هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡن

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡن

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡن

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡن

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡن

کلام اللّٰہ کی تفسیر

لسان اللّٰہ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین

کی احادیث کے مطابق

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

کلام اللہ کی تفسیر

لسان اللہ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین

کی احادیث کے مطابق

تفسیر ھذا کی ماخذ عربی کتب تفاسیر

مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات۔ بیروت، لبنان

۱۔ تفسیر قمی (علامہ علی بن ابراھیم القمیؒ۔ تیسری صدی ہجری)

۲۔ تفسیر البرھان (علامہ السید ھاشم البحرانیؒ۔ گیارہویں صدی ہجری)

۳۔ تفسیر الصافی (علامہ محسن فیض الکاشانیؒ۔ گیارہویں صدی ہجری)

نشریاتِ ولایتِ الٰہیہ

هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

المیزان العقائد و الاعمال

کلام اللہ عزوجل

نعت معصومینؐ

صحیفہ ولایت

شفا للصدور

ضابطۂ حیات

ترجمہ وترتیب وتالیف
ڈاکٹر السید ابو محمد نقوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

ناشر: نشریات ولایت الھیہ

ترجمہ وترتیب وتالیف: طالبعلم بابِ مدینۃ العلم
ڈاکٹر السید ابو محمد نقوی

ای میل: syyed.naqvi@yahoo.com

ویب سائٹ: www.shiamawaddatbooks.com
http://shiabooks.biz

طبع اول: اکتوبر 2010 (شوال 1431 ھجری)
طبع پنجم: مارچ 2013 (ربیع الثانی 1434 ہجری)
ہدیہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمان ورحیم نے ھدایت ونجات کیلئے قرآن کریم نازل فرمایا اپنے حبیب محمد مصطفیٰؐ پر اور اسکے وارث ومعلم آل محمدؐ ہیں۔

قرآن مبین اور عترتِ طاہرہ کو پس پشت ڈال کر خودساختہ خطوات الشیطان کی پیروی کی دعوت دی جارہی ہے۔جس کی وجہ سے نوجوان نسل متذبذب وحیران ہے کہ کس راستے کو اختیار کرے اور سینکڑوں سوالات ذھنوں میں ابھرتے ہیں: مثلاً

☆ کائنات کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ محمدؐ وآل محمدؐ کی مودت یا کچھ اور؟

☆ جن وانس کو اللہ نے عبادت کیلئے پیدا کیا ہے تو عبادت کیا ہے؟ عبادت کیسے کرنی چاہیے؟ اپنی مرضی سے یا ملاں کے اشاروں پر یا خالق کی منشاء کے مطابق؟

☆ دینِ الٰہی کا اصل مقصد کیا ہے؟ تمام انبیاءؑ اور رسولوںؑ کی تبلیغات کا خلاصہ کیا ہے؟

☆ کیا صرف طلبِ معاش کیلئے علم حاصل کرنا لازم ہے؟ یا ہر ایک پر دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا فرض ہے؟

☆ کیا صرف نیک اعمال کی کثرت معرفتِ محمدؐ وآل محمدؐ کے بغیر نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے؟

☆ کیا کوئی ایک شخص نیک اعمال کے بل بوتے پر شفاعت محمدؐ وآل محمدؐ کے بغیر دوزخ سے بچ سکتا ہے؟

☆ آجکل ہر ایک کو یہ تو معلوم ہے کہ ملاں جی کیا کہتے ہیں مگر کتنے لوگ جستجو کرتے ہیں کہ مولا (اللہ اور معصومینؑ) کیا کہتے ہیں؟

☆ دین الٰہی کا مرجع ومحور مولاؑ ہیں یا ملاں؟

☆ اللہ نے انسان کو احسن تقویم پر عقل وبصیرت دے کر پیدا کیا ہے۔کیا جانوروں کی طرح گلے میں پٹہ ڈلوائے اپنی عقل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی غیر معصوم کی پیروی جائز ہے؟ یا اطاعت صرف اللہ اور معصومینؑ کی ہوسکتی ہے؟

☆ کلام الٰہی کی تفسیر وترجمہ وتاویل کا زیادہ حق قرآن کے معلم ووارث کا ہے جو لسان اللہ ہیں؟ یا وہ ملاں جس کو عربی بھی صحیح طریقے سے نہ آتی ہو؟ مگر مجوسی زبان پر عبور ہو اور قرآن کو خودساختہ علوم کے تحت اپنے مطالب میں ڈھالنے کی کوشش کرے؟

☆ اللہ نے قرآن کو آسان کر کے ھدایت کیلئے نازل کیا ہے۔تو کیا اس کو فلسفے اور دوسرے خودساختہ اصول وضوابط سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا،عوام کیلئے مشکل بنانا،اس کو ناکافی بتانا جائز ہے؟

☆ شیطان تمام دنیا میں ہر مقام پر انسانوں کے دلوں،رگوں اور کانوں میں گھس کر گمراہ کرسکتا ہے تو کیا اللہ عادل نہیں ہے کہ اس کی حجت امام زمانہؑ ہماری براہِ راست ھدایت کرسکیں؟ یا ایسا شخص ہماری ھدایت پر مامور ہے جو خود ہدایت کا محتاج ہو؟

بہرحال سوالات کا سلسلہ تو ختم نہیں ہوسکتا مگر تمام مسائل اور سوالات کا واحد حل یہی ہے کہ قرآن وسنت کو پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔قرآن کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو! ہماری طرف سے جو تم تک پہنچے اگر وہ قرآن کے موافق ہے تو ہم نے کہا ہے اور اگر ایسی چیز پہنچے جو اللہ کی کتاب کے خلاف ہے تو وہ ہمارا قول نہیں ہے۔

ہر چیز کی کسوٹی کلام اللہ اور کلام معصومینؑ ہے۔ خود ساختہ علوم کو کسوٹی بنانا اور ان پر قرآن وحدیث کو پرکھنا بالکل باطل ہے۔

قیامت تک ہر ایک پیدا ہونے والے مسئلے کا حل قرآن وسنت میں موجود ہے اور اللہ اور اسکے معصومینؑ کے اقوال اس دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر ھدایت طلب کرنے سے ملتی ہے۔

کلام الٰہی کا ترجمہ، تفسیر اور تاویل صرف اقوال معصومینؑ کی روشنی میں کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ قرآن صامت کا مطلب صرف قرآن ناطق ہی بتا سکتا ہے اور ناطق صامت سے افضل ہوتا ہے۔

تمام ائمہ طاہرینؑ کا قول قولِ رسولؐ ہوتا ہے اور قول رسولؐ مشیت الٰہی ہوتا ہے۔ معصومینؑ لسان اللہ ہیں۔ کلام اللہ اور اقوال معصومینؑ درحقیقت ایک ہی چیز ہیں۔

ہمارا خالق ومولا اللہ عزوجل ہم سے کیا چاہتا ہے؟ کلام الٰہی قرآن حکیم کی آیات کو مشیت الٰہی کے تحت سمجھنے سے ہمیں رضائے الٰہی کا پتہ چلتا ہے۔

یاالٰہی! ہمارے ھادی ورہبر، حاضر وناظر، ناصر ومددگار، منتقم دشمنان محمدؐ وآل محمدؑ کا جلد از جلد ظہور فرما۔ الٰہی آمین۔

❖......❖......❖

سورة الفاتحة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اللہ کے اسم کے ساتھ جو رحمان ورحیم ہے۔(الفاتحہ۔1)

1. محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سبع مثانی اور قرآن عظیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ فاتحہ ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔اس نے پوچھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سات (آیات) میں سے ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں یہ ان میں افضل ہے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۹۹)
2. امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سورۃ جس کی ابتداء تحمید ہے وسط اخلاص ہے اور آخر دعا ہے سورۃ الحمد ہے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۰۱)
3. امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اکرم آیت جو اللہ کی کتاب سے چرالی گئی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۰۱)
4. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مومن صراط پر گزرے گا تو کہے گا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو اس سے آگ کے شعلے بجھنے لگیں گے اور وہ کہے گی: اے مومن جلدی گزر جاؤ کیونکہ تیرے نور سے میرے شعلے بجھ رہے ہیں۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۰۴)
5. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مطابق حور العین کے دائیں رخسار پر محمد رسول اللہؐ اور بائیں رخسار پر علی ولی اللہؑ اور پیشانی پر حسنؑ اور ٹھوڑی پر حسینؑ اور لبوں پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۰۴)
6. امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں فرمایا: الباء: بھاء اللہ اور سین: سناء اللہ، اور میم: ملک اللہ، اور اللہ کا الف: آلاء، اللہ کی نعمتیں اس کی مخلوق پر ہماری ولایت، اور ھاء: ھوان (پستی، ھلاکت) اس کیلئے جس نے محمد وآل محمد صلوات اللہ علیھم اجمعین کی مخالفت کی۔الرحمٰن: تمام عالم کے لئے، الرحیم: صرف مومنین کے لئے خاص طور پر۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۰۶)
7. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کی اللہ عزوجل فرماتا ہے: کسی بھی کام میں اگر "اسم اللہ" کا ذکر نہ کیا جائے تو وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۰۹)

فوائد:۔

1. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن پاک کی مکرم اور افضل آیت ہے۔
2. ہر کام کو "بسم اللہ" سے شروع کرنے کا حکم ہے کیونکہ اس میں معصومینؑ کا ذکر ہے۔معصومینؑ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ ہیں جن کے ذکر سے قرآن کریم کی ابتداء ہوتی ہے۔

❖......❖......❖

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝

ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت پر قائم رکھ۔ان لوگوں کی صراط جن پر تیرا انعام ہے جن پر نہ کبھی غضب ہوا اور نہ کبھی گمراہ ہوئے۔

(الفاتحہ۔6-7)

1. امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صراط مستقیم سے مراد امیر المؤمنین صلواۃ اللہ علیہ کا راستہ اور معرفت امامؑ ہے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۱۱)

2. امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صراط مستقیم امیر المؤمنینؑ اور ان کی معرفت ہے اور اس کی دلیل کہ وہ امیر المؤمنینؑ ہیں اس کا قول ہے'' **وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم** ''(الزخرف۔4) اور وہ امیر المؤمنینؑ ہیں ام الکتاب میں اس کے قول ''الصراط المستقیم'' میں۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۱۱)

3. امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا: **المغضوب علیھم** نصاب (ناصبی) ہیں اور **الضالین** وہ لوگ جو شک کرتے ہیں اور امامؑ کی معرفت نہیں رکھتے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۱۱)

4. امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صراط اللہ عزوجل کی معرفت کی طرف راستہ ہے اور وہ دو راستے ہیں: دنیا میں صراط اور آخرت میں صراط اور جو صراط دنیا میں ہے وہ امامؑ کی فرض کی گئی اطاعت ہے جس نے دنیا میں اس کی معرفت حاصل کر لی اور پیروی کی ھدایت پا گیا۔ دوسرا صراط وہ ہے جو آخرت میں جھنم پر پل ہے اور جس نے دنیا میں اس کی معرفت حاصل نہ کی اس کے قدم آخرت میں صراط پر پھسل جائیں گے اور جھنم کی آگ میں گر جائے گا۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۱۸)

5. امام سید العابدین علی بن الحسین صلی اللہ علیہما نے فرمایا: اللہ اور اس کی حجتؑ کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور نہ ہی اللہ اپنی حجتؑ سے پردہ کرتا ہے۔ ہم اللہ کے دروازے ہیں اور ہم صراط مستقیم ہیں اور ہم اس کے علم کے خزانے ہیں اور ہم اس کی وحی کے ترجمان ہیں اور ہم اس کی توحید کے ارکان ہیں اور ہم اس کے اسرار کی پناہ گاہ ہیں۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۱۹)

6. امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صراط الذین انعمت علیھم سے مراد محمدؐ اور ان کی ذریت صلوات اللہ علیھم ہے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۱۹)

7. رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کے شیعہ وہ لوگ ہیں جن پر ولایت علی بن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہما کی وجہ سے انعام ہے جن پر غضب نہیں اور نہ ہی وہ گمراہ ہیں۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۱۹)

فوائد:۔

1. صراط مستقیم معرفتِ ولایت اور اطاعتِ محمدؐ و آل محمدؐ ہے۔
2. سورۃ فاتحہ (ام الکتاب) میں مولا علیؑ کا نام صراط مستقیم ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کا اسم مبارک ''علی حکیم'' رکھا ہے۔
3. مغضوب وہ ناصبی لوگ ہیں جو معصومینؑ کی ولایت کے مقابلہ پر غیر معصوم کی ولایت کا جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ اور گمراہ (ضالین) وہ ہیں جو آئمہؑ میں کسی قسم کا شک کرتے ہیں مثلاً آئمہؑ کی عظمت، قدرت، علم غیب، عصمت اور ان کی احادیث اور وہ معصومینؑ کی معرفتِ نورانیہ حاصل کرنا ضرورتِ دین نہیں سمجھتے۔
4. شیعہ وہ لوگ ہیں جو ولایتِ علیؑ کے صدقے ھدایت یافتہ ہیں اور اسی کے صدقے آخرت میں نجات پائیں گے۔
5. قرآن پاک کی تفسیر تو درکنار، اس کے ترجمہ کا حق بھی صرف معصومینؑ کو ہے۔

❖……❖……❖

سورة البقرة

الٓمّٓ ۚ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚ فِیۡہِ ۚ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ

بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۝

الٓمّٓ......وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے متقین کیلئے۔ جوغیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اسے خرچ کرتے ہیں۔(البقرۃ 1-3)

1. امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''الکتاب'' علی صلواۃ اللہ علیہ ہیں جن میں کوئی شک نہیں۔ متقین کیلئے ھدایت ہمارے شعیوں کا بیان ہے۔ جولوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی جو امام قائم عجل اللہ تعالٰی کے قیام پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ حق ہے۔ اور جو رزق ہم نے دیا ہے اسے خرچ کرتے ہیں یعنی جوعلم ہم نے عطا کیا ہے اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔(البرہان۔ ج ۱۔ص ۱۲۴)
2. امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق غیب وہ ہے جو حواس اور مشاہدے سے باہر ہو مثلاً دوبارہ اٹھایا جانا، حساب، جنت، دوزخ اور توحید الٰہی جن پر ایمان رکھنا لازم ہے۔(البرہان۔ ج ۱۔ص ۱۳۲)

فوائد:۔

1. مولا علی صلواۃ اللہ علیہ اور تمام معصومین قرآن ناطق ہیں جس میں کسی قسم کا شک نہیں اور وہ متقین کے ھادیؑ ہیں اور متقین امام زمانہ عجل اللہ تعالٰی کے غیب اور ظہور پر یقین رکھتے ہیں اور نماز کو ولایت علیؑ کے ذریعے قائم رکھتے ہیں اور جو ولایتِ علیؑ کی تبلیغ کرتے ہیں وہی ھدایت یافتہ ہیں۔

❖......❖......❖

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِھِمۡ وَعَلٰی سَمۡعِھِمۡ ؕ وَعَلٰۤی اَبۡصَارِھِمۡ غِشَاوَۃٌ ۫ وَّلَھُمۡ

عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝

مہر لگادی ہے اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے عظیم عذاب ہے۔ (البقرۃ۔7)

1. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسن صلواۃ اللہ علیہ بیشک اللہ عزوجل نے فضائل اور ثواب میں آپ کیلئے واجب کردیا ہے جس کو کوئی اورنہیں جانتا۔ قیامت کے دن منادی اعلان کرے گا: علیؑ ابن ابی طالبؑ کے محبّ کہاں ہیں؟ تو صالحین کی ایک قوم اٹھے گی تو ان سے کہا جائے گا: میدان قیامت میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل ہو جاؤ عرصہ محشر میں کم از کم ایک ایک ہزار آدمی ان کی شفاعت سے نجات پائیں گے۔ پھر منادی

اعلان کرے گا: محبان علیؑ ابن ابی طالبؑ میں سے باقی کہاں ہیں؟ پس مقتصدین لوگ اٹھیں گے تو ان سے کہا جائے گا: مانگو اللہ تعالیٰ سے جو چاہو، پس وہ مانگیں گے تو ان میں سے ہر ایک کی مراد پوری ہوگی جو وہ مانگے گا پھر اس میں ایک لاکھ اضافہ کر دیا جائے گا۔ پھر منادی اعلان کرے گا: محبان علیؑ ابن ابی طالبؑ میں باقی کہاں ہیں؟ تو اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی۔ اور اعلان کیا جائے گا: علیؑ ابن ابی طالبؑ سے بغض رکھنے والے کہاں ہیں؟ تو ایک جم غفیر آ جائے گا جن کی تعداد بہت زیادہ ہوگی تو اعلان کیا جائے گا: خبردار! ان میں سے ایک ہزار کو ایک محبِ علیؑ ابن طالبؑ پر قربان کر دیا جائے تا کہ وہ جنت داخل ہو جائے۔ تو اللہ عزوجل آپؑ کے محبوں کو نجات دے گا اور آپؑ کے دشمنوں کو ان پر قربان کر دے گا.....'' (البرہان۔ ج ا۔ص ۱۳۵)

فوائد:۔

1. جو دل سے ولایت علیؑ قبول نہیں کرتے اور ولایت علیؑ کی بات نہیں سنتے اور ولایت علیؑ والی کتاب نہیں پڑھتے وہ قیامت کے دن محبّ علیؑ کے لئے صدقے کا بکرا بن جائیں گے اور ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

❖......❖......❖

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۘ

اور لوگوں میں سے کچھ جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر حالانکہ وہ مؤمن نہیں ہیں۔ (البقرۃ۔8)

1. امام موسیٰ کاظم صلواۃ اللہ علیہ کی حدیث کا خلاصہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم غدیر مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کی ولایت کا اعلان کیا اور اس کے بعد لوگوں کو مولا علیؑ کی امیر المؤمنین کہہ کر بیعت کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے حکم کی تعمیل کی اور مبارک بھی دی۔ پھر کچھ مردود ظالموں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ خلافت مولا علیؑ سے چھین لیں گے اور وہ ظاہراً رسول اللہؐ کے پاس آ کر مولا علیؑ کی ولایت کی تعریفیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے ان کی سازش فاش کر دی۔ (البرہان۔ ج ا۔ص ۱۳۶)

فوائد:۔

1. جو لوگوں کے سامنے تو ولایت علیؑ کا اقرار کرے مگر عمل کی منزل پر اس کو چھوڑ دے اور مخالفت کرے وہ اللہ کی نظر میں مؤمن نہیں ہوتا بلکہ بے ایمان ہوتا ہے۔

❖......❖......❖

يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ وَمَا يَخۡدَعُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ؕ

وہ دھوکہ بازی کر رہے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور (دراصل) وہ دھوکہ نہیں کر رہے مگر اپنے آپ سے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ (البقرۃ۔9)

1. امام موسیٰ کاظم صلواۃ اللہ علیہ کی حدیث کا خلاصہ ہے کہ جب لوگوں نے مولا علیؑ کے خلاف سازش کی تو رسول اللہؐ نے ان کو بلا کر پوچھا تو صاف مکر گئے اور کسی نے کہا کہ اس بیعتِ مولا علیؑ سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے اس کے صدقے اللہ ہمیں جنت میں وسیع محل عطا کرے گا اور کسی نے کہا کہ اس بیعت کی بدولت ہمیں دوزخ سے نجات ملی اور جنت میں جائیں گے اور کوئی کہنے لگا کہ ہمیں اس بیعت کے صدقے پریشانی سے نجات ملی اور خوشی نصیب ہوئی اور ہمیں یقین ہے کہ اگر تمام اھل دنیا کے گناہ بھی ہم پر ہوتے تو اس بیعت کے صدقے ختم ہو جاتے، وغیرہ وغیرہ اور پھر قسمیں کھائیں مگر بعد میں پھر وہی کیا جو دل میں تھا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ رسول اللہؐ اور مولا علیؑ کو دھوکہ نہیں دے رہے بلکہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اللہ ان سے بے نیاز ہے۔ اور اللہ نے ان کی منافقت، کفر اور جھوٹ کو ظاہر کر دیا اور ان بیعت توڑنے والے ظالموں پر دنیا میں لعنت اور آخرت میں شدید عذاب

ہے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۱۳۷)

فوائد:۔

1. آجکل بھی ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ مولاعلیؑ کی محبت کی بدولت نجات ملے گی مگر دل میں ٹھانے ہوئے ہیں کہ اقرار ولایت کے بغیر ہمارے اعمال ہمیں جنت لے جائیں گے۔ایسے لاشعور روحِ عبادات کے بغیر کوثر کا سراب دیکھ رہے ہیں۔ولایت علیؑ اور عزاداریِ امام مظلومؑ کی کھلی مخالفت کر کے اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں ایسے لوگ اس دنیا میں ملعون اور آخرت میں مغضوب ہیں۔

❖......❖......❖

فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ ۙ۬ بِمَا كَانُوۡا یَكۡذِبُوۡنَ ۝ وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ ۝ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰكِنۡ لَّا یَشۡعُرُوۡنَ ۝

ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے پس اللہ نے انکی بیماری زیادہ کر دی اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے اس لیئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ اور جب ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد نہ کرو تو انہوں نے کہا ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔خبردار بیشک یہی مفسدین ہیں لیکن شعور نہیں رکھتے۔ (البقرۃ۔10-12)

1. جو لوگ ولایتِ علیؑ کی مخالفت پر متفق ہو چکے تھے جبرائیلؑ ان کے بارے میں وحی لے کر آئے کہ اے حبیب محمدؐ! العلی الاعلی آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ ان سرکش لوگوں پر جو بیعت توڑنے والے ہیں اور اپنے دلوں میں علیؑ کی مخالفت کا فیصلہ کر چکے ہیں اللہ کا کرم جو علیؑ پر ہے ظاہر کر دو کہ زمین، پہاڑ، آسمان اور تمام مخلوقات اس کی اطاعت میں ہیں تاکہ اس کی منزلت ومقام واضح ہو جائے۔تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا ولی علیؑ ان سے بے نیاز ہے اور اس کو کوئی انتقام لینے سے نہیں روک سکتا مگر یہ کہ اللہ کے امر سے جس میں مکمل تدبیر اور حکمت کارفرما ہے۔تو رسول اللہؐ اس جماعت کو جو ظاہری طور پر ولایت کا اقرار کر چکے تھے مگر مخالفت پر متفق ہو چکے تھے لے کر نکلے۔مدینہ کے پہاڑوں کے دامن میں پہنچ کر فرمایا کہ یا علیؑ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو آپؑ کی مدد ونصرت اور دل لگا کر خدمت کرنے اور آپؑ کی اطاعت میں کوشاں رہنے کا حکم دیا ہے۔اگر یہ آپ کی اطاعت کریں تو یہ ان کیلئے بہتر ہے کہ اللہ کی جنت میں ہمیشہ کیلئے آرام سے مالک بن کر رہیں گے اور اگر آپ کی مخالفت کریں گے تو انکی لئے برا ہے کہ جھنم میں ہمیشہ عذاب پاتے رہیں گے پھر رسول اللہؐ نے اس جماعت سے فرمایا کہ جان لو اگر تم علیؑ کی اطاعت کرو گے تو تمہاری خوش قسمتی ہے اور اگر مخالفت کرو گے تو تمہاری شقاوت ہے اور اللہ نے علیؑ کو بے نیاز بنایا ہے جو تم ابھی دیکھو گے اور جو نہیں دیکھ سکو گے۔رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علیؑ اللہ سے محمدؐ وآل محمدؐ کی عظمت کا واسطہ دے کر سوال کرو کہ ان پہاڑوں کو بدل دے جو تم چاہتے ہو۔تو مولا علیؑ نے اپنے رب تعالیٰ سے اس کا سوال کیا تو پہاڑ چاندی میں تبدیل ہو گئے اور پہاڑوں نے پکار کر کہا کہ یا علیؑ یا وصی رسول رب العالمین! اللہ نے ہمیں بنایا ہے کہ اگر آپ چاہیں اپنے امر میں ہمیں خرچ کریں اور جب بلائیں ہم حاضر ہوں کہ ہم پر آپ کا حکم جاری ہو اور ہم پر آپ کا فیصلہ نافذ ہو۔پھر وہ تمام سونے میں بدل گئے اور وہی کلام کیا جو چاندی نے کیا تھا۔پھر وہ مشک وعنبر وزعفران وجواہرات ویاقوت میں تبدیل ہوئے اور پکار کر کہا کہ اے ابوالحسنؑ اے رسول اللہؐ کے بھائی اللہ نے ہمیں آپ کیلئے مسخر کر دیا ہے جو چاہیں ہمیں حکم دیں۔

پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ! اللہ سے محمدؐ اور اسکی پاک آلؑ جس کے آپ سردار ہیں میرے بعد، کا واسطہ دے کر سوال کرو کہ آپ کی خاطر

درخت اسلحہ سے لیس مرد اور یہ پتھر کالے سانپ، چیتے اور اژدھے بن جائیں۔آپ نے دعا کی تو وہ پہاڑ، زمینیں، سطح مرتفع، میدان اسلحہ سے لیس مردوں سے بھر گئے جن میں سے ایک دس ہزار سرکش لوگوں کیلئے کافی تھا۔اور وہ پہاڑ زمین اور سطح مرتفع سانپوں، شیروں اور اژدھوں سے بھر گئے۔اور سب نے پکار کر کہا کہ یا علیؑ اے رسول اللہؐ کے وصیؑ بیشک اللہ نے ہمیں آپ کیلئے مسخر بنایا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ کی بات مانیں۔پس جو آپ چاہیں ہمیں حکم دیں ہم قبول کریں گے اور اطاعت کریں گے۔یا علیؑ اے رسول اللہؐ کے وصیؑ اللہ کے نزدیک آپؐ کی شان عظیم ہے۔اگر آپ اللہ سے کہیں تو وہ زمین اور اس کی اطراف کو آپؐ کی مٹھی میں دے دے یا آپ کی خاطر آسمان کو زمین پر گرادے یا آپ کی خاطر زمین کو آسمانوں کی طرف بلند کردے یا آپ کی خاطر سمندروں کا کڑوا پانی میٹھا بنادے یا پارہ یا دودھ بنادے یا جیسے آپ چاہیں مشروب کی مختلف قسموں میں سے یا تیل بنادے، اور اگر آپ چاہیں تو سمندر جمادے یا تمام زمین کو سمندر بنادے تو وہ ضرور بنادے۔آپؐ کو ان سرکشوں کی سرکشی کا کوئی ملال نہیں اور ان مخالفوں کی مخالفت کا کوئی حزن نہیں کیونکہ یہ دنیا سے ایسے گزر جائیں گے جیسے تھے ہی نہیں اور آخرت میں ایسے وارد ہوں گے جیسے ہمیشہ وہیں تھے۔یا علیؑ ان کو آپ کی اطاعت سے کفر فسوق اور سرکشی کے ساتھ مہلت دی گئی ہے جس نے فرعون اور نمرود کو مہلت دی جو خدائی کا دعویٰ کرتے تھے اور سرکش تھے اور سرکشوں کا سرکش ابلیس جو ضلالتوں کا سردار ہے۔ اللہ نے آپ کو اور ان کو دار فنا کے لئے نہیں بنایا بلکہ آپ کو دار بقا کیلئے خلق کیا اور آپ کو ایک دار سے دوسری دار کو منتقل کیا۔آپ کے رب کو ان برے اور رذیل لوگوں سے کوئی حاجت نہیں مگر اللہ کا ارادہ آپ کی تشریف آوری اور آپ کے بیٹوں کی تشریف آوری سے ان پر فضل کرنا ہے اور ان کی ہدایت چاہتا ہے۔

جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ان کے مرض میں اضافہ ہوگیا یہ اضافہ ہوا اس مرض پر جو پہلے سے ان کے جسموں میں موجود تھی ان کے دلوں میں۔وہی سرکش، شک کرنے والے، بیعت توڑنے والے جو مولا علیؑ کی بیعت کر چکے تھے ان کے دل گمراہ ہو گئے جب انہوں نے ان آیات ومعجزات کو دیکھا۔ان کے لیئے عذاب الیم ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں کہ زبان سے مولا علیؑ کی بیعت کا اقرار کیا اور اس عھد پر قائم رہنے کا (مگر دل اور عمل میں ولایت کی مخالفت کرتے ہیں) (اقتباس حدیث۔امام موسیٰ کاظمؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۱۳۹)

2. یوم غدیر مولا علیؑ کی کی ہوئی بیعت کو توڑنے والوں کو جب کہا گیا کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ بیعت کو کھلے عام توڑ کر اور کمزور ایمان والوں کو شک وشبہ میں ڈالتے ہوا ان کے دین میں اور دین ومذہب میں انہیں متزلزل کرتے ہو۔تو وہ کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔اصل میں وہ نہ دینِ محمدؐ پر ہیں اور نہ کسی اور دین پر بلکہ وہ متزلزل کرنے والے مذہب پر ہیں اور وہ صرف ظاہری طور پر حضرت محمدؐ سے راضی ہوئے ظاہری طور پر دین وشریعت قبول کرکے اور حقیقی طور پر اپنی خواہشات نفسانی اور آرام کا اتباع کیا اور اپنے نفس کو دین محمدؐ سے آزاد رکھا اور مولا علیؑ کی اطاعت سے باز رہے۔اللہ عزوجل نے فرمایا کہ یہی فساد برپا کرنے والے ہیں کیونکہ وہ اپنے نفس کی پیروی کرتے ہوئے اعمال بجالاتے ہیں اور اللہ نے اپنے نبیؐ کو ان کے نفاق کی خبر دی تو آپؐ نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو بھی ان پر لعنت کرنے کا حکم دیا یہ مؤمنین کے دشمن ہیں ان پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ یہ منافق ہیں۔

(خلاصہ حدیث۔امام موسیٰ کاظمؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۱۴۱)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ کے فضائل کھل کر بیان کرو چاہے منافقوں کے کفر میں اس سے اضافہ ہو اس کی پرواہ نہ کرو۔
2. مولا علیؑ اس سے بے نیاز ہیں کہ کوئی ان کی ولایت کا اقرار کرے یا نہ کرے۔تمام مخلوقات ان کی گرفت میں ہیں۔محمدؐ وآل محمدؐ رحمان ہیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتے۔
3. جو مولا علیؑ کی اطاعت کرے اس کا اپنا فائدہ ہے اور جو ولایت علیؑ کی کسی طریقے سے بھی مخالفت کرے اس کی اپنی ہلاکت کا سبب ہے۔
4. پوری کائنات محمدؐ وآل محمدؐ کے حکم کے ماتحت ہے ایک اشارے سے ردوبدل ہوسکتا ہے نئی کائناتیں وجود میں آسکتی ہیں۔محمدؐ وآل محمدؐ مشیتِ الٰہی ہیں۔
5. ولایتِ علیؑ کے مخالفین کو مہلت دی گئی ہے جس طرح فرعون، نمرود اور شیطان کو دی گئی ہے۔ولایت علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے دینے والوں کو جان لینا

چاہیے کہ ان کا وقتِ معلوم ختم ہونے والا ہے۔

6. یہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے کہ اس نے محمدؐ وآل محمدؐ کو ہماری ھدایت کیلئے نازل کیا اور لباسِ بشری میں بھیجا تا کہ مخلوقات ان کی زیارت کی متحمل ہوسکیں۔

7. آجکل کے منافق ملاں بھی زبان سے ظاہری طور پر ولایتِ علیؑ کا اقرار کرتے ہیں مگر اپنے فتووں اور عمل سے کمزور ایمان والوں کو متزلزل اور گمراہ کررہے ہیں کہ ذکر محمدؐ وآل محمدؐ کے بغیر خالص اللہ کی عبادت کرو جیسے پیر حارث کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، اس کا حبیبؐ اور مؤمنین ان پر لعنت کرتے ہیں۔ ایسے منافقوں پر کسی قسم کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔

❖……❖……❖

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ‌ؕ اَ لَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے (دوسرے) لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کیا ہم ویسا ایمان لائیں جیسے احمق لوگ ایمان لائے ہیں۔ خبردار بیشک یہی احمق ہیں لیکن یہ جانتے نہیں ہیں

(البقرۃ۔13)

1. بیعتِ ولایت توڑنے والوں کو جب کہا جاتا ہے کہ رسول اللہؐ اور مولا علیؑ پر ایسے ایمان لاؤ جیسے بہترین مؤمنین ایمان لائے ہیں دین و دنیا میں ان کے تمام احکام کو مانتے ہیں نبی اکرمؐ پر ایمان لائے ہیں اور مولا علیؑ کو ظاہر و باطن میں تسلیم کرتے ہیں۔ تو مخالفینِ ولایت کہتے ہیں کہ ہم احمقوں کی طرح ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کا مطلب سلمان اور ان کے ساتھی ہیں جن کو اللہ نے مولا علیؑ کی خالص مودت عطا کی ہے۔ جو محمدؐ وآلِ محمدؐ کے موالیوں کو بیوقوف کہتے ہیں اللہ عزوجل ان کو احمق قرار دیتا ہے ان کی عقلوں اور رائے پر پردہ پڑا ہے وہ محمدؐ وآل محمدؐ کے امر میں غور نہیں کرتے جیسا غور کرنے کا حق ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام موسیٰ کاظمؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۴۱)

فوائد:۔

1. آجکل کا مقصر ملاں بھی اپنے مریدوں کو یہی بتا رہا ہے کہ احمق مسلمان نہ بنو ہر وقت ہر عمل میں ولایتِ علیؑ کی رٹ نہ لگاؤ۔ اللہ کے نزدیک ایسے لوگوں کی عقلوں اور دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔

2. محمدؐ وآل محمدؐ کی معرفت نورانی حاصل کرنا ہر ایک پر لازم ہے۔ نجات کا دارومدار صرف اور صرف مودتِ معصومینؑ پر ہے۔

❖……❖……❖

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَكُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ اَللّٰهُ يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَيَمُدُّهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ۝

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں ہم (بھی) ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم (دراصل) تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف (ان لوگوں سے) مذاق کر رہے ہیں۔ اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے اور انہیں مہلت دے رہا ہے یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ (البقرۃ۔14-15)

1. یہ ولایت علیؑ کے مخالفین کے بارے میں ہے کہ جب نبی اکرمؐ نے ولایت امیرالمؤمنینؑ کو قائم کیا تو انہوں نے ایمان اور رضا کا اظہار کیا اور جب امیرالمؤمنینؑ کے دشمنوں سے تنہائی میں ملاقات کرتے تو کہتے کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف مذاق کر رہے ہیں۔ (حدیث۔امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۱۔ص ۱۴۵)

2. ولایتِ علیؑ کے مخالفین جب حضرت سلمان، مقداد، ابوذر اور عمار سے ملتے تو کہتے کہ ہم حضرت محمدؐ پر ایمان لائے اور مولا علیؑ کی بیعت اور فضیلت کو تسلیم کرتے ہیں پھر ان مؤمن اصحاب کی تعریفیں کرتے کہ رسول اللہؐ نے آپ کے بارے میں یہ یہ فرمایا ہے۔ اور جب اپنے ساتھ منافقین کے ساتھ علیحدہ ہو جاتے تو پھر کہتے یہ تو جادوگر اور بے خطر جنگجو کے اصحاب ہیں (نعوذ باللہ) یعنی حضرت محمدؐ کا مذاق اڑانے کا بدلا دے گا۔ روز قیامت ان کو جنت میں مؤمنین کے لئے تمام نعمتیں دکھائی جائیں گی پھر دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے۔ جن مؤمنون کا یہ ولایتِ علیؑ کی وجہ سے مذاق اڑاتے تھے وہ جنتوں سے ان کو بلائیں گے کہ جنت کا دروازہ کھلا ہے ادھر آ جاؤ تا کہ عذاب سے بچ جاؤ تو وہ دوزخ کے عذاب کے سمندروں سے کئی کئی سال تیر تیر کر جنت کے دروازے تک پہنچیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا اور ایک دوسرا دروازہ کھول کر کہا جائے گا کہ اس دروازے سے آ ؤ۔ جب وہ مشکل سے دوسرے دروازے تک پہنچیں گے تو پھر وہی کیا جائے گا۔ اسطرح ان کے مذاق کی جزا آخرت میں دی جائے گی۔ (خلاصہ حدیث۔امام موسیٰ کاظمؑ)
(البرہان۔ج ۱۔ص ۱۴۲)

فوائد:۔

1. آجکل بھی شیعوں میں ایسے منافقین موجود ہیں جو منبر پر بیٹھ کرنا چاہتے ہوئے بھی مولا علیؑ کے فضائل بیان کرتے ہیں تا کہ مؤمنین سے مال اور خمس بٹورلیں اور جب اپنے ساتھیوں سے ملتے ہیں تو اقرار ولایت اور عزاداری کے مذاق اڑاتے ہیں۔ ولایت علیؑ کے مخالفین کو اللہ تعالیٰ شیطان قرار دیتا ہے اور اس دشمنی اور منافقت کا بدلہ آخرت میں دیا جائے گا۔ ناصبیوں کو یہ مہلت شیطان زینت بنا کر دکھلا رہا ہے۔

❖......❖......❖

١٦ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ
بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝١٧ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا
يَرْجِعُوْنَ ۝١٨

ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پس جب اس نے اس کے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی بصارت کو ختم کر دیا اور انہیں چھوڑ دیا اندھیروں میں کہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس یہ نہیں پلٹیں گے۔ (البقرۃ۔17-18)

1. منافقوں کی مثال ہے کہ وہ آگ روشن کرتے ہیں تو ان کے اردگرد روشنی ہو جاتی ہے تو اللہ ہوا یا بارش سے ان کی روشنی ختم کر دیتا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی بیعت لی تو ان منافقوں نے ظاہری طور پر زبانی کلامی شہادت دے دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں اور علیؑ اس کے ولی، وصی، وارث اور خلیفہ ہیں دین الٰہی کے قاضی ہیں۔ اس ظاہری اقرار سے ان پر زندگی میں مسلمانوں والے احکامات جاری ہوئے جس کے انہوں نے فائدے اٹھائے مگر جب ان کو موت آئی تو دلوں کے پوشیدہ رازوں کے جاننے والے اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں ڈال دیا ان کے باطنی کفر کی وجہ سے اور وہ عذاب کی تاریکیوں میں بھٹکتے رہیں گے اور اس سے کبھی نہ نکل سکیں گے وہ آخرت کے عذاب میں بہرے ہوں گے دوزخ کے طبقوں میں گونگے ہوں گے اور وہاں اندھے دھکے کھاتے پھریں گے اور اس کی مثال اللہ عزوجل کے قول میں ہے "اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا تو اس کے لیئے تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے" (طٰہٰ۔124) اور "اور قیامت کے دن ہم ان کو چہروں کے بل (گھسیٹ کر) اکٹھا کریں گے یہ اندھے گونگے اور بہرے ہونگے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی (آگ) دھیمی ہونے لگے گی تو ہم اسے مزید بھڑکا دیں گے" (بنی اسرائیل۔97) (خلاصہ حدیث۔امام موسیٰ کاظمؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۱۴۷)

فوائد:۔

1. جو منافقین منہ زبانی "علیؑ ولی اللہ" کا اقرار کرتے ہیں ان پر مؤمنین کے احکام جاری ہوتے ہیں مؤمنین میں ان کا نکاح ہوتا ہے اور باقی تمام احکامات کا فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ مگر ایسے منافق نہ تو ولایتِ علیؑ والی آیات واحادیث سنتے ہیں نہ ہی پڑھتے ہیں اور نہ ہی اللہ کے حضور ولایت کا اقرار کرتے ہیں۔ تو اسی ظلم کے سزا میں اللہ تعالیٰ انکو قیامت کے دن بہرا، گونگا اور اندھا منہ کے بل گھسیٹ کر محشور کرے گا اور وہ ہمیشہ دوزخ کے مختلف عذابوں میں رہیں گے۔ کیونکہ وہ زندگی میں اللہ کے ذکر علیؑ سے منہ موڑتے رہے اور علیؑ کو چھوڑ کر غیر معصوم کو اپنا ولی بنا لیا۔

❖......❖......❖

يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے لوگوں اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم ڈرو (عذاب الٰہی سے)۔ (البقرۃ۔21)

1. اے تمام آدم کی اولاد اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو جیسا وہ حکم دیتا ہے کہ اعتقاد رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ اس کی کوئی شبیہ ہے نہ کوئی مثال، وہ عدل کرتا ہے ظلم نہیں، سخی ہے بخیل نہیں، حلیم ہے جلد باز نہیں، حکیم ہے فضول کلام نہیں کرتا اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں اور یہ کہ آل محمدؐ تمام انبیاءؑ کی آلوں سے افضل ہیں اور علیؑ آل محمدؐ میں افضل ہیں اور امت محمدؐ مرسلینؑ کی امتوں سے افضل ہے۔ پھر انسان کو خلقت یاد دلاتے ہوئے کہا کہ تمہیں ماءِ مھین کے نطفے سے پیدا کیا گیا ہے۔ تو عبادت کرو اللہ کی حضرت محمدؐ اور مولا علیؑ کی تعظیم کے ساتھ۔ اللہ نے تمام انسانوں کو خلقت کے تمام مراحل سے گزار کر احسن صورت میں پیدا کیا ہے تا کہ اس کی عبادت کریں جیسا وہ چاہتا ہے تو اللہ کے جہنم کے عذاب سے ڈرو۔ (خلاصہ حدیث۔ امام زین العابدینؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۱۵۰)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی خلقت یاد دلا کر بتا رہا ہے کہ اپنے آپ کو محمدؐ و آل محمدؐ جیسا خیال نہ کرنا۔ اللہ الصمد یہ نہیں چاہتا کہ اس کی عبادت شیطان کی طرح کی جائے جو صرف

توحید کو مانتا تھا، بلکہ اللہ جس طرح چاہتا ہے اس طرح عبادت کی جائے گی تو تب دوزخ سے نجات ہے۔

2. اللہ اپنے حبیب محمدؐ اور علیؑ کی تعظیم کے ساتھ عبادت چاہتا ہے جیسے ہی محمدؐ وآل محمدؐ کا نور حضرت آدمؑ میں منتقل ہوا فرشتوں کو سجدہ کرنا پڑا۔ عبادات انؑ کی تعظیم کی خاطر ہیں ان کے ذکر کے بغیر عبادات ناقابل قبول ہیں۔

❖......❖......❖

۲۲ وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۲۳ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ

تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ

۝۲۴ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا

مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا

خٰلِدُوْنَ ۝۲۵

اور اگر تم شک میں ہو اس کے متعلق جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو لاؤ کوئی سورت اس کی مثال اور بلا لو اپنے ہمنواؤں کو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز نہیں کرسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیئے تیار کی گئی ہے۔ اور بشارت دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور صالح اعمال کیئے کہ ان کے لیئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جب انہیں وہاں کوئی پھل (کھانے کو) دیا جائے گا تو وہ کہیں گے یہ وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا تھا حالانکہ انہیں اس کے مشابہ دیا جائے گا اور وہاں ان کیلئے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرۃ۔23-25)

1. اللہ تعالٰی نے مثالیں بیان کی ہیں کافروں کیلئے جنھوں نے کھلے عام نبوت کا انکار کیا اور ناصبی منافقوں کیلئے جنھوں نے رسول اللہؐ کے قول کو مولا علیؑ کے بارے میں رد کیا جو اللہ کی طرف سے تھا اور ولایتِ علیؑ کو واضح بیان کرنے والی آیات و معجزات کو رد کیا اور ان کی سرکشی میں اضافے کے سوا اور کچھ اضافہ نہ ہوا۔ ناقابل تردید آیات دیکھتے رہے کہ سفر میں بادل کا سایہ ہے جمادات میں سے پہاڑوں چٹانوں اور پتھروں نے آپؐ کی گواہی دی۔ درخت چل کر آئے اور گواہی دی اور حکم کو تسلیم کرتے ہوئے واپس اپنی جگہ گئے۔ پھر بھی وہ شک کرتے ہیں کہ جو اللہ نے اپنے عبدؐ پر نازل کیا ہے تو اللہ نے ان منکروں اور ناصبیوں کو چیلنج کیا ہے جو اپنے آپ کو فصیح و بلیغ اور صاحب زبان سمجھتے ہیں کہ ایسا ایک سورہ لے آؤ۔ اگر تم شک کرتے ہو کہ جو کچھ محمد مصطفٰیؐ پر نازل کیا گیا ہے

وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے کہ آپؐ نے اپنے بھائی علیؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ کی ولایت کو قائم کیا ہے اور تمہیں معجزات بھی دکھائے ہیں۔ جانوروں نے گواہی دی ہے اور مختلف معجزات دکھائے گئے۔ اگر نہیں مانتے تو اپنے ہمنواؤں کو بلا لو اگر تم سچے ہو کہ قرآن اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور وہ ہمنوا بت ہیں جن کی مشرک پوجا کرتے ہیں ملحدین ہیں منافق مسلمان ہیں جو ناصبی اھل بیتؑ کی مخالفت کرنے والے اور ان کے مددگار جو مولا علیؑ کے فضل کا انکار کرتے ہیں۔ اے منکرین حجتِ الٰہی تم کبھی بھی کلام الٰہی کی مثال نہیں لا سکتے۔ ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لیئے جو کلام الٰہی، اللہ کے نبیؐ اور اس کے ولی و وصی علیؑ کے دشمن ناصبی ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۵۲)

فوائد:۔

1. جو لوگ ولایتِ علیؑ والی آیات واحادیث کو مختلف حیلوں بہانوں سے رد کرتے ہیں اپنے پیروں (بتوں) کے کہنے پر وہ مرید اور پیر دونوں دوزخ کا ایندھن ہیں۔ اور جو زبان، دل اور عمل سے توحید، رسالت اور ولایت پر قائم ہیں وہ لوگ آخرت میں کامیاب ہیں اور اللہ کی نعمتوں والی جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے جس کا ذکر آیۂ مبارکہ میں آیا ہے۔

❖......❖......❖

٢٦ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں اسے مضبوط باندھ لینے کے بعد اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کو جوڑا جائے اور وہ زمین میں فساد کرتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (البقرۃ۔ 27)

1. اللہ نے میثاق لیا اپنی ربوبیت کا اور حضرت محمدؐ کی نبوت کا اور مولا علیؑ کی امامت کا اور ان کے شیعوں کی محبت اور عزت کا اور حکم دیا کہ معصومینؑ سے رابطہ اور قربت رکھنا ان کا حق ادا کرنا۔ جیسے والد اور والدہ کیلیئے حق قرابت اور صلہ رحمی ہے اس سے بڑھ کر صلہ رحمی اور واجب حق رسول اللہؐ کیلیئے ہے۔ جس نے اس حقِ رحم کو کاٹ دیا اور اللہ کی فرض کی ہوئی امامت سے بیزاری کی اور فرض عقیدہ امامت کی مخالفت کی وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا کہ اپنے اوپر ہمیشہ رہنے والا عذاب لازم کر لیا اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو حرام کر لیا۔

اور جس نے معصومینؑ کو تسلیم کر لیا اور منافقت جھگڑا اور تقصیر نہ کی اگر وہ صراط پر گناھوں کی وجہ سے روکا بھی جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس سے نہ جھگڑو اس کو جنت میں داخل کرو کہ آئمہؑ کی قربت کا شرف حاصل کرے کیونکہ اس نے دنیا میں آئمہؑ کے اجر کو تسلیم کیا تھا۔ اور جس نے معصومینؑ کے امر میں جھگڑا کیا کہ کیوں اور کیسے اسے ملائکہ صراط پر روک کر اس کے اعمال پر جھگڑا کریں گے جیسے اس نے دنیا میں آئمہؑ سے کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملائکہ تم ٹھیک کر رہے ہو اس سے سخت حساب لو اور اس کی ندامت وحسرت شدت اختیار کر جائے گی نجات کی کوئی امید وہاں نہ ہو گی اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔

جس نے دنیا میں اپنے عھد کو نذر، ایمان اور وعدے میں پورا کیا اور محمدؐ و آل محمدؐ سے رشتہ جوڑے رکھا اور ان کے اسماء والقاب کو غیروں کیلیئے استعمال نہ کیا اس سے آخرت میں اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا اور جنتوں میں داخل کرے گا جہاں جو چاہے گا عطا کیا جائے گا۔ اور جس نے معصومینؑ سے صلہ رحمی کو قطع کیا اور ان کے اسماء والقابات سے غیروں کو پکارا ان کا آخرت میں کوئی مددگار نہ ہوگا اور عذاب الیم میں ڈال دیا جائے گا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ)

(البرہان۔ج ا۔ص ۱۵۹)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ معصومینؑ سے براہ راست رشتہ ورابطہ جوڑے رکھنے کا حکم دیتا ہے درمیان میں کسی غیر معصوم ملاں کے وسیلے کی ہرگز ضرورت نہیں۔
2. جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں اللہ کے نزدیک وہ مفسد ہیں۔
3. معصومینؑ کے القابات کسی اور کیلیئے جائز نہیں۔
4. آخرت میں نجات کا دارومدار محمدؐ وآل محمدؐ کی ولایت قبول کرنے پر ہے۔

❖......❖......❖

وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ق وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں ہو گیا۔(البقرۃ۔34)

1. جب رسول اللہؐ نے تیمی، عدی اور بنی امیہ کو اپنے منبر پر قابض دیکھا تو پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے تسلی کیلیئے قرآن نازل کیا ''اور جب ہم نے ملائکہ سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا'' پھر وحی کی آپؐ کی طرف: اے محمدؐ میں نے حکم دیا تو اس کو نہ مانا پس پریشان نہ ہو جب آپؐ حکم دیں گے اپنے وصیؑ کے بارے میں تو نہیں مانیں گے۔ (امام ابوالحسنؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۱۶۹)
2. جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ میں روح پھونکی تو ملائکہ سے فرمایا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے کیا مگر ابلیس کے دل میں جو حسد تھا اس نے ظاہر کر دیا تو اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے خلق کیا ہے اور اسے مٹی سے۔ امام صادقؑ نے فرمایا کہ جس نے سب سے پہلے قیاس کیا اور تکبر کیا وہ ابلیس ہے اور تکبر کرنا پہلا گناہ ہے جس سے اللہ کی معصیت کی گئی۔

ابلیس نے کہا کہ اے رب مجھے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے معاف رکھ اور میں تیری ایسی عبادت کرتا ہوں کہ ایسی عبادت فرشتے اور نبی بھی نہیں کرتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا مجھے تیری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں میں چاہتا ہوں کہ میری اسطرح عبادت کی جائے جس طرح میں چاہتا ہوں نہ کہ جسطرح تو چاہتا ہے۔ تو اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ تو اللہ نے فرمایا کہ فوراً یہاں سے نکل جا کہ تم رجیم ہو اور بیشک تم پر قیامت تک میری لعنت ہے۔ تو ابلیس نے کہا کہ اے رب کیسے؟ تو تو عادل ہے ظلم و زیادتی نہیں کرتا۔ تو کیا میرے اعمال ضائع ہو گئے؟ اللہ نے فرمایا کہ نہیں مانگ جو کچھ مانگتا ہے دنیا سے اپنے اعمال کے بدلے میں دوں گا۔ تو اس نے پہلے یوم الدین تک زندگی مانگی تو اللہ نے دے دی۔ پھر انسانوں پر قابو ہونا مانگا تو اللہ نے دے دیا۔ پھر رگوں میں خون کی طرح دوڑنے کا اختیار مانگا تو دیا گا۔ پھر ایک انسان کے بدلے دو شیطان پیدا ہوں اور شیطان انسانوں کو دیکھ سکیں مگر انسان شیطانوں کو نہ دیکھ سکیں اور شیطان کو کوئی صورت اختیار کرنے پر طاقت ہو۔ اللہ نے یہ بھی دیا۔ شیطانوں کو انسانوں کے دلوں پر سوار ہونے کا بھی اختیار مل گیا تو شیطان نے کہا کہ اب یہ میرے لیئے کافی ہے تیری عزت کی قسم سب کو اغوا کرلوں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔ پھر میں سامنے پشت دائیں بائیں جانب سے ان پر حملے کروں گا اور تو اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

حضرت آدمؑ نے عرض کی سب چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کا اختیار ابلیس کو دیا کہ میری اولاد کو کیا عطا کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری اولاد کیلیئے اگر گناہ کرے تو ایک لکھا جائے گا نیکی کا بدلہ دس گنا ہو گا۔ حضرت آدمؑ نے عرض کی کہ اے رب اضافہ فرما۔ فرمایا کہ سانس گلے تک پہنچنے تک توبہ کا

دروازہ کھلا رکھوں گا۔عرض کی اے رب اضافہ فرما۔اللہ نے فرمایا میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔حضرت آدمؑ نے کہا کہ کافی ہے۔ابلیس کو یہ سب کچھ اس لیئے دیا کہ اس نے آسمان پر دو رکعت پڑھیں تھیں جو چار ہزار سال پر محیط تھیں۔(خلاصہ حدیث۔امام باقرؑ و صادقؑ)

(البرہان۔ج ا ص ۱۷۴)

فوائد:۔

1. شیطان نے نور محمدؐ و آل محمدؐ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا جب اس نور کو آدمؑ میں اللہ تعالیٰ نے منتقل کیا۔اسی طرح شیطان کے پیروکار ولایت علیؑ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کرتے ہیں حتیٰ کہ مولا علیؑ کی عبادت میں ذکر تک برداشت نہیں کر سکتے۔

2. ابلیس کا حسد موروثی طور پر ناصبی ملاں کے دل میں منتقل ہوتا ہے اور خود اپنی برتری اور ولایت کا اعلان کرتا ہے۔

3. کائنات میں سب سے پہلے جس نے قیاس، ظن، رائے سے نتیجہ اخذ کیا وہ ابلیس ہے۔اللہ نے فوراً مردود بنا کر نکال دیا کہ اللہ کا حکم ماننے کی بجائے اپنا اجتہاد کرنے کی وبا آسمانوں میں نہ پھیل جائے۔

4. ابلیس نے اپنی خالص عبادت جتاتے ہوئے اللہ کو ایک طرح سے مشورہ دیا کہ عبادت تو صرف تیری ہونی چاہیے مگر اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ جس طرح میں چاہتا ہوں اور جس نور کو میں چاہتا ہوں سجدہ ہوگا۔اللہ خود تو عبادت اور سجدوں سے بے نیاز ہے۔

5. جو خالص ابلیس کی طرح ذکر محمدؐ و آل محمدؐ اور اقرار ولایت کے بغیر اس دنیا میں عبادت کرتے ہیں اللہ ان کو اس دنیا میں ابلیس کی طرح طاقت اور اقتدار بھی دے دیتا ہے فرعون کی طرح بڑے بڑے دعوے بھی کرتے ہیں بڑے بڑے القابات بھی استعمال کرتے ہیں جو معصومینؑ نے ممنوع قرار دیئے ہیں۔

6. اگر ابلیس اور اس کی اولاد سے بچنا ہے تو ولایت کی دہلیز پر اپنی پیشانی رکھ دو۔

❖......❖......❖

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۖ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہاری زوجہ جنت میں رہو اور اس میں آرام سے کھاؤ جہاں سے چاہو مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔پس شیطان نے ان دونوں کو اس بات سے پھسلا دیا اور انہیں اس سے نکلوا دیا جس میں وہ تھے۔اور ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیئے ایک مقررہ وقت تک زمین میں جائے قرار اور سرو سامان ہے۔

(البقرۃ۔35-36)

1. اللہ کی اطاعت میں آدمؑ کو سجدہ کرنے سے ملائکہ کا وقار بڑھا اور ابلیس ملعون بنا۔اللہ نے حضرت آدمؑ اور حواؑ کو جنت میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ آرام سے اپنی مرضی سے جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اس علم کے درخت کے پاس نہ جانا جو صرف اور صرف محمدؐ و آل محمدؐ کیلئے مخصوص ہے جو تمام مخلوقات میں سے

کسی اور کیلیئے نہیں ہے۔ جب محمدؐ و آل محمدؐ اپنا کھانا یتیموں مسکینوں اور اسیروں کو کھلا دیتے تو اللہ اس علم کے درخت سے ان کو کھلاتا۔ یہ درخت جنت کے درختوں میں اس لیئے بھی امتیاز رکھتا ہے کہ اس پر ہر قسم کے پھل اور کھانے کی اشیاء مہیا ہیں اسی لیئے کسی نے گندم کا درخت کہا کسی نے مختلف قسم کے انگور اور انجیر کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس درخت کے قریب جانے سے منع کیا یعنی محمدؐ و آل محمدؐ کے مقام و مرتبہ اور فضیلت کی تمنا نہ کرنا جو ان کے علاوہ کسی کیلیئے نہیں ہے۔ جس نے اللہ کے اذن کے بغیر اس درخت سے لیا وہ نامراد اور گناہ گار رہوا اور ظالموں سے ہو جائے گا۔ شیطان نے سانپ کے جبڑے میں چھپ کر حضرت آدمؑ کو پھسلانے کی کوشش کی اور قسمیں کھائیں مگر وہ نہ مانے۔ پھر شیطان نے حضرت حواؑ سے قسمیں کھا کر پھسلا دیا تو اللہ نے اس جنت ارضی سے جس میں سورج چاند بھی نکلتا تھا حضرت آدمؑ و حواؑ اور شیطان و سانپ کو نکل جانے کا حکم دیا اور سانپ و شیطان کو آدمؑ و حواؑ اور ان کی اولاد کا دشمن قرار دیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۱۷۸)

2. جب حضرت آدمؑ صفوۃ اللہ صفا پر اترے تو اس کا نام الصفا ہوا اور حضرت حواؑ مروہ پر اتریں تو اس کا نام مروہ ہوا کیونکہ اس پر المراۃ اتریں۔ حضرت آدمؑ سجدے میں گر کر رونے لگے تو جبرائیلؑ نے پوچھا اے آدمؑ کیا اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے نہ بنایا اور اپنی روح پھونک کر ملائکہ سے سجدہ نہ کرایا؟ آپؑ نے کہا کہ ہاں۔ جبرائیلؑ نے پوچھا کیا اللہ نے آپ کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا پھر آپ نے نافرمانی کیوں کی؟ آپؑ نے جواب دیا اے جبرائیل دراصل ابلیس نے اللہ کا حلف اٹھا کر اور مصلح بن کر بات کی میں نہیں سوچ سکتا تھا کہ اللہ کی مخلوق جھوٹی قسم بھی کھا سکتی ہے۔

(اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۱۸۱)

3- حضرت آدمؑ نے معصومینؑ کی منازل کی طرف دیکھا تو جنت کی منازل سے اشرف پایا تو پوچھا: اے میرے رب یہ منزلیں کس کیلیئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھو تو وہاں محمد، علی، فاطمہ، حسن، حسین اور آئمہ صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کے اسمائے مبارکہ کو اللہ جبار جل جلالہ کے نور کے ساتھ لکھا ہوا پایا۔ آدمؑ نے پوچھا اے میرے رب ان منازل کے مالک جو اکرم اشرف اور تیرے محبوب ہیں کون ہیں؟ اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ اگر یہ نہ ہوتے تو تم دونوں کو خلق نہ کرتا یہ میرے علم کے خزانے ہیں اور میرے اسرار کے امین ہیں۔ ان کو حسد کی نظر سے نہ دیکھنا اور نہ ان کے مرتبہ کی خواہش کرنا اور نہ ان کی کرامت کے مقام کی کیونکہ اس طرح کرنے سے میری نافرمانی اور ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے۔ آدمؑ نے پوچھا کہ ظالم کون ہیں؟ فرمایا جو بغیر حق کے ان کی مقام کی تمنا کریں۔ آدمؑ نے پوچھا کہ اے میرے رب مجھے دوزخ میں ظالموں کا ٹھکانہ دکھا دے تو اللہ نے دوزخ کو حکم دے کر تمام طرح کے عذاب اور سزائیں دکھلا دیں جسطرح جنت کی منازل دکھائیں تھیں۔

آدمؑ و حواؑ نے ان کی طرف رشک سے دیکھا تو اس کی وجہ سے پھسل گئے اور اس درخت کی مانند ایک اور درخت سے کھا لیا، اور اصل درخت کے پاس نہ گئے۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۱۸۶)

فوائد:۔

1. محمدؐ و آل محمدؐ کی غذا علم الٰہی ہے۔ ان کے مقام و منزلت کی تمنا کرنا یا حسد سے دیکھنا معصوم انبیاءؑ کیلیئے بھی جائز نہیں۔
2. مقصر ملاں نہ صرف فضائل و عظمت معصومینؑ سے حسد کرتا ہے بلکہ ان کے القابات اپنے لیئے جائز قرار دیتا ہے۔ اور سنتِ ابلیس پر چلتے ہوئے جھوٹے بیان دے کر شیعوں کو گمراہ کرتا ہے کہ جو میرے فتوؤں پر عمل کرے گا میں اس کا ذمہ دار ہوں اور وہ انشاء اللہ جوابدہی سے بری ذمہ ہے۔
3. شیطان سانپ کے جبڑے میں چھپ کر قسمیں کھا کر انسانوں کے ماں باپ کو پھسلا تا رہا۔ اس شیطان کے پیروکار مقصر ملاں شیعہ علماء کے لباس میں چھپ کر راہ حق سے گمراہ کر رہے ہیں۔
4. محمدؐ و آل محمدؐ کی مخالفت کر کے ابلیس نے ناصبی فرقے کی بنیاد رکھی۔
5. اللہ الصمد محمدؐ و آل محمدؐ کے اسمائے مبارکہ کو عرش پر نور جبار جل جلالہ سے لکھتا ہے۔ مقصر ملاں ان کے ذکر سے منہ موڑتا ہے۔

❖......❖......❖

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۝ قُلۡنَا اهۡبِطُوۡا مِنۡهَا جَمِيۡعًا ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى فَمَنۡ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝۳۸

پس آدم نے اپنے رب سے کلمات سیکھے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ پس اب میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت ضرور آئے گی تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے تو ان کیلئے کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ پریشان ہوں گے۔ (البقرۃ۔37-38)

1. جب ترک اولی نے آدمؑ کو پھسلا دیا تو انہوں نے اللہ عزوجل سے معذرت کی کہ اے رب میری طرف پلٹ اور میری معذرت قبول فرما اور مجھے میرے مرتبہ پر بحال فرما اور اپنے نزدیک میرا درجہ بڑھا۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدمؑ تجھے میرا حکم یاد نہیں کہ جب شدید مصیبتیں اور غم غلبہ پالیں تو محمدؐ اور اسکی پاک آلؑ کے صدقے مجھ سے دعا کرو۔پس خصوصاً محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کے توسل سے دعا کرو تو قبول کروں گا اور مراد سے کہیں زیادہ بڑھ کر دوں گا۔آدمؑ نے عرض کی اے میرے رب اور معبود مجھے ان کے مقام جو تیرے نزدیک ہے یقین ہوگیا ہے کہ تو ان کے توسل کے بغیر میری توبہ قبول نہیں کرے گا اور میری خطا معاف نہیں کرے گا۔اور ملائکہ سے تو نے مجھے سجدہ کروایا اور مجھے اور میری زوجہ حوا جو تیری کنیز ہے کو جنت میں رہنے کی اجازت دی اور اپنے مکرم فرشتوں کو ہماری خدمت پر لگایا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدمؑ صرف اور صرف اس لیئے تیری تعظیم کی خاطر ملائکہ کو تجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ تو ان انوار کا ظرف ہے۔اگر تو خطا سے قبل ان کے صدقے سوال کرتا کہ تجھے اس سے بچالوں اور ابلیس کی دشمنی کی سمجھ دے دوں کہ اس سے بچ سکے تو میں ضرور کرتا مگر میرے علم میں سب کچھ پہلے سے ہے اور میرے علم کے مطابق سب کچھ ہوتا ہے۔پس اب ان کے صدقے مجھ سے دعا کرو تا کہ میں قبول کروں۔تو اس وقت آدمؑ نے دعا کی کہ اے اللہ محمدؐ اور اس کی پاک آلؑ کی جاہ وعظمت کے صدقے، محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور ان کی طیب آلؑ کی جاہ وجلالت کے صدقے مجھ پر فضل کر میری توبہ قبول کر اور میری خطا معاف فرما اور جو تو نے مجھے عزت دی ہے اس مرتبے پر بحال فرما۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میں نے تیری توبہ قبول کی اور تجھ پر راضی ہوا اور اپنی مہربانیاں اور نعمتیں تجھ پر پلٹا دیں اور میری طرف سے عزت کے مرتبہ پر بحال کیا اور اپنی رحمت میں تیرا حصہ بڑھا دیا۔یہ وہ کلمات تھے جو آدمؑ نے اپنے رب سے سیکھے جن سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔(اقتباس حدیث۔امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۱۹۷)

2. آدمؑ نے اپنی پشت سے نور ساطع ہوتا دیکھا جب اللہ تعالیٰ نے ہمارا نور عرش کی چوٹی سے اس کی پشت میں منتقل کیا۔تو آدمؑ نے پوچھا کہ اے رب یہ نور کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان صورتوں کا نور جس کو میں نے اپنے عرش کے اشرف مقام سے تیری پشت میں منتقل کیا ہے اور اسی لیئے میں نے ملائکہ کو تیرا سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ تو ان صورتوں کا ظرف ہے۔آدمؑ نے کہا کہ اے رب مجھے صاف دکھا دے تو اللہ تعالیٰ نے عرش کی چوٹی پر دیکھنے کا حکم دیا تو آدمؑ نے بالکل صاف صورتیں دیکھیں جس طرح انسان آئینے میں اپنی صاف صورت دیکھتا ہے تو پوچھا یہ صورتیں کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدمؑ یہ صورتیں میری تمام مخلوقات اور پیدا کی ہوئی چیزوں سے افضل ہیں۔یہ محمدؐ ہے اور میں محمود الحمید ہوں اس کا نام اپنے نام سے علیحدہ کیا اور یہ علیؑ ہے اور میں علی العظیم ہوں اس کا نام اپنے نام سے علیحدہ کیا اور یہ فاطمہؑ ہے اور میں فاطر السماوات والارض ہوں فیصلے کے دن دشمنوں کو میری رحمت سے جدا کرے

گی اور محبوں کو بے عزتی اور عیبوں سے بچالے گی اس کا نام اپنے نام سے علیحدہ کیا ہے اور یہ دونوں حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور میں محسن الجمل ہوں ان کے نام اپنے نام سے علیحدہ کیئے ہیں یہ میری تمام مخلوقات سے بہترین ہیں اور میری پیدا کی ہوئی چیزوں سے اکرم ہیں انہیں کی وجہ سے میں پکڑتا ہوں اور انہیں کی وجہ سے جزا دیتا ہوں اور انہی کے توسل میری طرف پہنچا جاتا ہے اگر کوئی دھوکہ دے تو ان کو شفیع بناؤ پس میں نے اپنے آپ پر قسماً فرض کر لیا ہے کہ ان کے صدقے کسی امیدوار کو مایوس نہیں کروں گا اور نہ کسی سائل کو رد کروں گا اور انہی کے صدقے جب پھسل کر خطا کی تو اللہ سے دعا کی تو آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی اور معاف کیا۔(حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)(البرہان۔ج ا۔ص ۱۹۸)

3. نبی اکرمؐ سے ایک یہودی نے کہا کہ آپؐ افضل ہیں یا موسیٰ بن عمرانؑ جو کلمۃ اللہ ہیں اور ان پر تورات نازل کی گئی اور عصا اور سمندر شق کیا اور بادل کا سایہ کیا؟ رسول اللہؐ نے فرمایا عبد نہیں چاہتا کہ اپنی تعریف کرے مگر میں کہتا ہوں جب آدمؑ نے خطا کی تو ان کی توبہ قبول ہوئی جب یہ دعا کی اے اللہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف کردے پس اللہ نے اسے معاف کر دیا۔ اور جب نوحؑ کشتی پر سوار تھے اور غرق ہونے کا خطرہ ہوا تو دعا کی اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ مجھے غرق ہونے سے بچالے تو اللہ نے اس سے نجات دی۔ اور جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو دعا کی اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ اس سے مجھے نجات دے تو اللہ نے اسے ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔ اور جب موسیٰؑ نے عصا پھینکا تو دل میں خوف محسوس کیا تو دعا کی اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کے صدقے مجھے نجات دے تو اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ خوف نہ کر تو ہی غالب رہے گا۔ اے یہودی اگر میں موسیٰؑ کو بلاؤں اور وہ مجھ پر اور میری نبوت پر ایمان نہ لائے تو اس کے ایمان میں سے کوئی چیز اس کو فائدہ نہ دے گی اور نہ ہی اس کی نبوت اس کو نفع پہنچا سکے گی۔ اے یہودی جب میری ذریت میں سے مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف ظہور کرے گا تو عیسیٰؑ بن مریمؑ اس کی نصرت کیلئے نازل ہوگا اور ان کو آگے کر کے ان کے پیچھے نماز پڑھے گا۔(حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)(البرہان۔ج ا۔ص ۱۹۸)

فوائد:۔

1. تمام مخلوقات حتیٰ کہ معصوم مخلوق (ملائکہ۔انبیاء) کی دعا بھی اللہ تعالیٰ صرف تب سنتا ہے جب محمدؐ و آل محمدؐ کو وسیلہ بنا کر اللہ سے سوال کریں۔
2. سجدے اور عبادات بھی محمدؐ و آل محمدؐ کی تعظیم کی خاطر اللہ کرواتا ہے تا کہ ان کا ذکر مخلوق بھول نہ جائے۔
3. لاتعداد معصوم فرشتے جن کا شمار صرف ان کا خالق اور معصومینؑ جانتے ہیں محمدؐ و آل محمدؐ کے انوار کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور مقصر ملاں ان کے ذکر کو عبادات سے نکال کر اپنے پیر ابلیس کی سنت پوری کرتا ہے۔
4. اللہ تعالیٰ نے محمدؐ و آل محمدؐ کے اسمائے گرامی کو اپنے ناموں سے مشتق کیا اور اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے۔ نجات کا دارومدار اعمال پر نہیں بلکہ ان سے محبت ومودت پر منحصر ہے۔

۵۔ اگر ایک نبیؑ بھی ولایتِ محمدؐ و آل محمدؐ سے انکار کر دے تو اس کی نبوت و ایمان باللہ کسی کام نہیں آسکتے۔ غیر معصوم ملاں ولایتِ معصومینؑ اور عزاداری کے خلاف فتوے دے کر عقابِ الٰہی سے کیسے بچ سکتا ہے۔

❖......❖......❖

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرۃ۔39)

ا۔ یہ آیت ثبوت ہے حضرت محمدؐ کی سچائی کی کہ جو انہوں نے پہلے زمانوں کی خبریں دیں اور جو مولا علیؑ اور ان کی پاک آلؑ کی فضیلت بیان کی۔ جن لوگوں نے آپؐ کی خبروں کو رد کیا اور مولا علیؑ اور ان کی پاک ذریت کی ولایت قائم کرنے کی تکذیب کی وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔(خلاصہ حدیث۔امام

حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۲۰۰)

فوائد:۔

ولایت وفضائل مولا علیؑ والی آیات واحادیث سے مختلف طریقوں سے پہلو تہی کرنا دوزخی ہونے کی علامت ہے۔

❖......❖......❖

يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ ۝

اے بنی اسرائیل یاد کرو میری نعمت جو میں نے تمہیں عطا کی اور پورا کرو میرے (ساتھ کیئے ہوئے) عہد کو تا کہ میں پورا کروں تمہارے (ساتھ کیئے ہوئے) عہد کو اور صرف مجھ سے ڈرو۔ (البقرۃ۔40)

1. اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے بنی اسرائیل میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی یعنی جب حضرت محمدؐ کو مبعوث کیا اور تمہارے شہر میں رہتے ہیں اور تمہیں کوئی مشقت نہیں کرنا پڑی ان کی علامات تم پر واضح ہیں اور سچے ثبوت ہیں تو اپنے عہد کو پورا کرو جو تمہارے انبیاءؑ اور اجداد سے لیا گیا کہ محمدؐ عربی قرشی ھاشمی پر ایمان لائیں گے جو کھلی آیات اور بے شمار معجزات لے کر آئے ہیں اور اس کا بھائی اور ساتھی اکبر ولی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ جس کا علم حلم اور عقل رسولؐ سے ہے جو کاٹنے والی تلوار کے ساتھ دین کا مددگار ہے جو نا قابل تردید دلیلوں سے دشمنوں کے عذر ختم کرتا ہے جس کا علم افضل ہے اور فضل و کرم کامل ہے۔ اس واجب عہد کو پورا کرو تا کہ تمہیں ہمیشہ رہنے والی نعمتوں عزت والی جگہ رحمت الٰہی میں جگہ دی جائے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ کی مخالفت سے ڈرو کیونکہ قادر مطلق بلاؤں میں مبتلا کر سکتا ہے جسے انتقام سے کوئی نہیں روک سکتا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۲۰۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا قول کہ میرا عہد پورا کرو یعنی ولایتِ امیر المؤمنینؑ کا اور میں تمہارا عہد پورا کروں یعنی تمہارے ساتھ جنت کا وعدہ۔ (البرہان۔ج ا۔ص ۲۰۲)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ میرے عہد کو پورا کرو میں تمہاے عہد کو پورا کروں۔ اللہ کی قسم یقیناً آدمؑ اس دنیا سے نہ گئے جب تک اپنی قوم سے اپنے بیٹے شیثؑ کے ساتھ وفا کرنے کا عہد نہ لیا مگر انہوں نے اس سے وفا نہ کی۔ اور نوحؑ اس دنیا سے نہ گئے جب تک اپنے بیٹے سامؑ کے ساتھ وفا کرنے کا عہد قوم سے نہ لے لیا مگر ان کی امت نے وفا نہ کی۔ اور ابراہیمؑ اس دنیا سے نہ گئے جب تک اپنی قوم سے اپنے بیٹے اسماعیلؑ سے وفا کرنے کا عہد نہ لے لیا مگر ان کی امت نے وفا نہ کی اور موسیٰؑ اس دنیا سے نہ گئے جب تک اپنی قوم سے اپنے وصی یوشع بن نونؑ سے وفا کرنے کا عہد نہ لے لیا مگر ان کی امت نے وفا نہ کی۔ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ نہ اٹھائے گئے جب تک اپنی قوم سے اپنے وصی شمعون بن حمونؑ سے وفا کرنے کا عہد نہ لے لیا مگر ان کی امت نے وفا نہ کی۔ اور بیشک عنقریب میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہاری نظروں سے غائب ہو جاؤں گا اور میں نے اپنی امت سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں عہد لے لیا ہے اور میری امت بھی پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلتی ہوئی میرے وصیؑ کی مخالفت کرے گی اور اس کی معصیت کرے گی۔ خبردار کہ میں تم پر اپنے عہد کی تجدید کر رہا ہوں پس جس نے اسے توڑا اس نے اپنا ہی نقصان کیا اور جس نے اللہ کا عہد پورا کیا عنقریب اسے اجر عظیم عطا کیا جائے گا۔

اے لوگو! بیشک میرے بعد علیؑ تمہارا امام ہے اور تم میں میرا خلیفہ ہے اور وہ میرا وصیؑ ہے اور میرا وزیر ہے اور میرا بھائی ہے اور میرا مددگار ہے اور میری بیٹی کا سرتاج ہے اور میرے بیٹوں کا باپ ہے اور میری شفاعت کا مالک ہے اور میرے حوض اور لوائے حمد کا۔ جس نے اس کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے میرا انکار کیا اس نے اللہ عزوجل کا انکار کیا۔ اور جس نے اس کی امامت کا اقرار کیا اس نے میری نبوت کا اقرار کیا اور جس نے میری نبوت کا

اقرار کیا اس نے اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ اے لوگو! جس نے علیؑ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔ اور جس نے علیؑ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی۔ اے لوگو! جس نے علیؑ کو قول یا فعل میں رد کیا اس نے مجھے رد کیا اور جس نے مجھے رد کیا اس نے اللہ عزوجل کو عرش پر رد کیا۔ اے لوگو! جس نے تم میں سے کسی کو علیؑ پر امام بنا لیا اس نے مجھ پر نبی بنا لیا اس نے اللہ عزوجل پر کسی کو رب بنا لیا۔ اے لوگو! بیشک علیؑ سید الوصیین ہے قائد الغر المحجلین ہے مؤمنین کا مولیٰ ہے اس کا دوست میرا دوست میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ اس کا دشمن میرا دشمن ہے میرا دشمن اللہ عزوجل کا دشمن ہے۔ اے لوگو! اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کرو علیؑ کے بارے میں تا کہ وہ تمہارے ساتھ کیا ہوا جنت کا وعدہ روز قیامت پورا کرے۔ (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۰۲)

فوائد:۔

1. ازل سے ابد تک اللہ عزوجل کا نجات کیلئے وعدہ صرف اور صرف توحید الٰہی، نبوت محمدؐ اور ولایت علیؑ و آئمہ اطہارؑ پر ہے۔ اس کے برعکس مقصر ملاں کہتا ہے کہ ولایت علیؑ کو چھوڑ کر اس کے حارثی فتوے مانو تو جوابدہی سے بری ذمہ ہو جاؤ۔
2. رسول اللہؐ دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر آخر دن تک ولایتِ علیؑ کی تجدید کرتے رہے، جس کا انکار و مخالفت توحید الٰہی کا انکار و مخالفت ہے۔
3. علیؑ کو قول اور عمل دونوں میں واضح طور پر رد کرنے سے منع فرمایا ہے یعنی صرف زبانی کلامی ''علیؑ ولی اللہ'' کہنا کافی نہیں۔ اعمال میں اللہ کے سامنے بھی اس کا اقرار لازم ہے۔

❖......❖......❖

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ۝

اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے نازل کیا ہے جو تصدیق کرتا ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے اور پہلے انکار کرنے والے نہ بن جاؤ اور میری آیات کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو اور صرف مجھ سے ڈرو۔

(البقرۃ۔41)

1. اللہ عزوجل فرماتا ہے اے یہودیو! ایمان لاؤ جو میں نے محمدؐ پر نازل کیا ہے اس کی نبوت کا ذکر اور اس کے بھائی علیؑ اور عترت طاہرہؑ کی امامت کی خبریں جو تصدیق کرتی ہیں جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے یہی ذکر تمہاری کتابوں میں ہے کہ نبی محمدؐ اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ سید الوصیین اور رب العالمین کے رسولؐ کے خلیفہ سے اس کی مدد کی جو اس امت کا فاروق ہے اور باب مدینۃ العلم ہے اور رسول رحمتؐ کا وصیؑ ہے۔ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ اور اس کی پاک عترتؑ کی امامت کو دنیا کی خاطر نہ بیچو جو ختم ہونے والی خسارے اور ھلاکت والی ہے۔ اور اللہ سے ڈرو کہ محمدؐ کا امر اور اس کے وصیؑ کا امر نہ چھپاؤ اور ڈرو اللہ سے کہ نبیؐ کی نبوت اور اس کے وصیؑ کی وصایت کی شان میں گستاخی نہ کرو بلکہ وہ اللہ کی قائم حجت اور ثبوت ہیں تم پر جس سے تمہاے عذر ختم ہو گئے اور جھوٹ باطل ہو گیا۔ ان یہودیوں نے محمدؐ کی نبوت کی مخالفت کی اور خیانت کی اور کہنے لگے ہمیں علم ہے کہ محمدؐ نبی ہیں اور علیؑ اس کے وصی ہیں مگر وہ آپ نہیں ہیں اور نہ یہ علیؑ ہیں ان کی طرف اشارہ کر کے۔ اللہ نے ان کے لباس اور جرابوں کو قوت گویائی دی ان سب کپڑوں نے کہا جو انھوں نے پہنے ہوئے تھے کہ اے اللہ کے دشمن جھوٹ بولتا ہے یہی تو نبی محمدؐ ہیں اور یہی علیؑ وصی ہیں اور اگر اللہ ہمیں اجازت دے تو تمہیں دبوچ کر کاٹ لیں او زخمی کریں اور قتل کر دیں۔ اللہ نے ان کو مہلت دی کیونکہ ان میں سے مؤمن پیدا ہونے والے تھے اور اگر عذاب سے ذلیل کرنا چاہتا تو سخت سزا دیتا مگر جلدی وہی کرتا ہے جس کو ہاتھ

سے وقت نکلنے کا خوف ہو۔ (حدیث امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۲۰۳)

2. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے (اول) انکار کرنے والے نہ بنو یعنی جنھوں نے پہلے مولا علیؑ کی ولایت کا انکار کیا اور ان کے ساتھ جو ان کی اتباع کرتے تھے اور ان کے مذہب پر چلتے تھے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ)
(البرہان۔ج ا۔ص ۲۰۴)

فوائد:۔

1. مسلمان یہودی وہ ہیں جو ولایت علیؑ کی مخالفت میں اپنی ولایت نصب کرتے ہیں یعنی ناصبی اور مغضوب ہوتے ہیں۔ اور یہ ناصبی شیعہ کتب حقہ سے حضرت محمدؐ اور مولا علیؑ کے امر کو چھپاتے ہیں اور اپنے من گھڑت فتوے دین کے نام پر اس دنیا کی خاطر بیچتے ہیں۔

2. اللہ تعالیٰ خبردار کر رہا ہے کہ ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے ان لوگوں کے ساتھی نہ بن جانا جنھوں نے سب سے پہلے ولایت علیؑ کا انکار اور مخالفت کی۔

❖......❖......❖

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

اور حق میں باطل کی آمیزش نہ کرو اور حق کو نہ چھپاؤ جبکہ تم جانتے بھی ہو۔ اور صلواۃ قائم کرو اور زکواۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (البقرۃ۔42-43)

1. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حق میں باطل نہ ملاؤ کیونکہ یہودیوں نے غلط خیال کیا کہ نبی محمدؐ اور ان کے وصی علیؑ پانچ سو سال بعد آئیں گے تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تورات خود ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو وہ تورات لے کر آئے جو اس میں لکھا تھا اس کے خلاف پڑھنے لگے۔ تو وہ صحیفہ تورات جو ان پڑھنے والوں کے ہاتھوں میں تھا پہلے سے آخری آدمی تک اللہ نے اسے اژدھا بنا دیا جس کے دو سر تھے اس نے ان سب کے سروں کو ہڑپ کر لیا اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تو دوسرے یہودی فریاد کرنے لگے جن کے پاس تورات کا دوسرا نسخہ تھا تو اس نے کلام کر کے کہا تم اس عذاب سے ذلیل نہیں ہو گے اگر تم وہی پڑھو جو اس میں لکھا ہے محمدؐ اور ان کی نبوت کی صفات اور علیؑ اور ان کی امامت کی صفات کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو پھر انہوں نے صحیح صحیح پڑھ دیا اور رسول اللہؐ پر ایمان لے آئے اور علیؑ جو ولی اللہ اور وصی رسول اللہؐ ہیں کی امامت کا اعتقاد لے آئے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا کہ حق کو باطل سے نہ ملاؤ یعنی ایک طرف تو محمدؐ اور علیؑ کا اقرار کرتے ہو دوسری طرف ان کی مخالفت کرتے ہو اور حق چھپاتے ہو کہ یہی محمدؐ نبی ہیں اور یہی علیؑ امام ہیں اور جانتے بھی ہو کہ تم حق چھپا رہے ہو اور اپنے علم پر تکبر کرتے ہو اور اپنی عقل پر۔ اللہ نے خبروں سے تم پر حجت قائم کی مگر تم نے اس کو دوسرے طریقے سے بنا دیا تم اپنے رب پر غلبہ پانے کی قدرت نہیں رکھتے اور نہ اسے زیر کر سکتے ہو۔ اور محمدؐ جو فرض کی ہوئی صلاۃ لے کر آئے ہیں اسے قائم کرو اور قائم کرو صلاۃ محمدؐ اور اس کی پاک آلؑ پر جس میں علیؑ سردار اور افضل ہیں۔ اور اپنے مال ومتاع اور بدنوں کی زکواۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی اللہ عزوجل کی عظمت انکساری وتواضع کے ساتھ بیان کرو اور اللہ کے اولیاء محمدؐ نبی اللہ اور علیؑ ولی اللہ اور ان کے بعد آئمہ اطہارؑ جو اوصیاءؑ کے سردار ہیں کی پاکیزگی بیان کرو۔

(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۲۰۴)

فوائد:۔

1. درس عبرت ہے ان کیلئے جو اس دور میں قرآن پاک کی ان تفاسیر کو عام کر رہے ہیں جو فلسفہ اور دوسرے مختلف علوم کے مطابق کی گئی ہیں اور ان میں ذکر وفضائل معصومینؑ مفقود ہیں۔مزید یہ کہ کتب اربعہ جو احکامات معصومینؑ پر مبنی ہیں ان کی بجائے غیر معصوم ملاؤں کی ذاتی فتووں پر مبنی کتب رائج ہو چکی ہیں۔عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ یہ کتب بھی معصومینؑ کے احکامات کے مطابق ہیں مگر ان میں معصومینؑ کے اسمائے گرامی نظر نہیں آتے۔

2. اپنے علم (خود ساختہ علوم جن کو مدارس میں شامل کیا گیا ہے) اور عقل (ظن، قیاس، رائے) پر تکبر کرتے ہوئے حقِ معصومینؑ کو چھپانا یہودیت ہے۔

3. صلاۃ محمدؐ وآل محمدؐ کے ذکر سے قائم ہوتی ہے جس میں ان کے مرتبے اور عصمت وعظمت کا اقرار کیا جاتا ہے۔

4. ہر وہ برائے نام دینی کتاب یا عمل جس میں ذکر معصومینؑ نہ ہو اژدھے بن کر دوزخ میں انتظار کر رہے ہیں۔

❖......❖......❖

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝

کیا تم لوگوں کو حکم دیتے ہو نیکی کرنے کا اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو اور تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔
(البقرۃ۔44)

1. یہودی سردار اور علماء غریب عوام کو صدقات وخیرات اور امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتے اور اس کی آڑ میں ان کے اموال کو چھپا لیتے صدقات وخیرات کو کھا جاتے چھین لیتے۔رسول اللہؐ نے ان کو اور ان کی عوام کو بلا کر خبردار کیا تو وہ نعوذ باللہ آپؐ کے قتل پر آمادہ ہوئے اور تلواریں کھینچ کر ان کے سردار کہنے لگے کہ اے محمدؐ کیا آپؐ کا خیال ہے کہ آپؐ رب العالمین کے رسول ہیں موسیٰؑ اور تمام پہلے انبیاءؑ کی طرح؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہاں میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ کہ میں موسیٰؑ اور باقی تمام انبیاءؑ جیسا ہوں تو یہ میرا قول نہیں ہے اور نہ ہی اس سے میری عظمت وقدر کم ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔بلکہ میرا رب فرماتا ہے کہ اے محمدؐ بیشک تیری فضیلت تمام انبیاءؑ ومرسلینؑ اور ملائکہ مقربین پر اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت اور میں رب العزت ہوں باقی تمام مخلوقات کے لیئے اور یہی اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو بتایا جب اس نے ظن کیا کہ تمام عالمین پر اسے فضیلت ہے۔اس پر یہودی غصہ میں آ گئے اور قتل کے ارادے سے تلواریں کھینچ لیں تو ان میں ہر ایک نے اپنے ہاتھوں کو پشت پر سختی سے بندھا پایا اور حرکت کرنے تک کی طاقت نہ رہی تو حیرت زدہ ہو گئے۔تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پریشان نہ ہو اللہ کا ارادہ خیر کا ہے کہ تم کو اپنے ولی پر کود پڑنے سے منع کرنا چاہتا ہے اور تمہیں روکا ہے تاکہ اس کی دلیل سنو محمدؐ کی نبوت اور اس کے بھائی علیؑ کے وصی ہونے کے بارے میں۔پھر آپؐ نے یہودی عوام کو ان کے سرداروں کی کارستانیاں سنائیں تو وہ اعتراض کرنے لگے کہ اس بیان کا کیا مطلب ہے کیا یہ آپؐ کی نبوت اور آپ کے اس بھائی علیؑ کے وصی ہونے کی دلیل ہے (نعوذ باللہ) آپؐ کا دعویٰ غلط ہے اور اس سے آپؐ ہماری قوم کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو اجازت دی ہے کہ کمزوروں کا مال جو تم نے خیانت سے چھین لیا ہے یہاں تمہارے سامنے حاضر کردوں اور وہ بول کر بتائے گا۔رسول اللہؐ نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے تمام قسم کے اموال جو ان ظالموں نے عوام سے چھینے تھے وہاں لا کر حاضر کر دیئے چند لمحوں میں جو مال کی بوریاں، دینار، کپڑے، حیوانات اور تمام قسم کا مال تھا۔اور ملائکہ وہ کتاب بھی لائے جس میں درج تھا کہ کس کس کا مال ہے۔تو حاضرین میں سے جس جس کا مال تھا وہ دے دیا او جو غیر حاضر تھے ان کو بھجوا دیا او جو مر چکے تھے ان کے ورثاء کو دیا۔اس فضیحت سے بعض

کے دل اور شق ہو گئے اور بعض ایمان لے آئے۔ تو ان کے سرداروں نے کہا کہ اے محمدؐ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ افضل نبی ہیں اور آپ کا یہ بھائی وصی الاجل الاکمل ہے۔ پس اللہ نے ہمیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے ڈانٹا ہے۔ تو رسول اللہؐ نے ان ایمان لانے والوں کی تعریف کی اور تسلی دی کہ عوام اس فضیحت کو بھول جائے گی۔ تو پھر انہوں نے اقرار کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور اے محمدؐ آپؐ اس کے عبد اور رسول ہیں اور اس کے صفی اور خلیل ہیں اور یہ کہ علیؑ آپؐ کے بھائی اور وزیر ہیں اور دین کو قائم کرنے والے ہیں اور آپؐ کے نائب ہیں اور آپؐ کے غیروں سے لڑنے والے ہیں اور وہ آپؐ سے بمنزلۃ ھارونؑ من موسیٰؑ ہیں مگر آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا تم کامیاب ہو۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۰۶)

فوائد:۔

1. دین کے نام پر عوام سے مال بٹورنا یہودی علماء کی سنت ہے۔ مالِ امام حق داروں تک پہنچ جانا چاہیے نہ کہ بنکوں میں جمع کیا جائے۔
2. مقصر ملاں معصومینؑ کی شان میں اور حق میں تقصیر کرتا ہے مگر خود کو ظنِ اجتہادی کی بنا کر معصوم انبیاءؑ جیسا سمجھتا ہے اور معصومؑ کے القابات استعمال کرتا ہے۔
3. یہودیوں کو بھی معلوم ہے کہ پورا کلمہ کس طرح پڑھنا ہے مسلمان ہونے کیلئے جس میں ولایت علیؑ کا اقرار ضروری ہے مگر بدقسمت مقصر کو آج تک مکمل کلمہ نصیب نہ ہو سکا۔

❖......❖......❖

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

اور صبر اور صلواۃ (نماز) سے مدد لو اور بیشک یہ (نماز) ایک مشکل (بھاری) کام ہے سوائے خاشعین کے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ (البقرۃ۔45-46)

1. صبر کرو یعنی حرام سے بچو، امانتیں ادا کرو، باطل ریاست حاصل نہ کرو، محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کے وصی ہونے کا اعتراف کرو اور ان دونوں کی اطاعت و خدمت میں صبر سے کام لو اور اس کی بھی خدمت کرو جس کا یہ حکم دیں تا کہ تم رحمان کی قربت میں اس کی رضا و مغفرت اور دائمی نعمتوں والی جنتوں کے مستحق ہو جاؤ اور نیک مؤمنین کی رفاقت میں ہو اور محمدؐ اولین و آخرین کے سردار اور علیؑ اوصیاء کے سردار اور بہترین طاہر لوگوں کے سردار کی عترت طاہرہؑ کی زیارت کر سکو کیونکہ اس سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور تمہاری خوشی انتہا کو پہنچے گی اور جنت کی تمام نعمتیں مکمل ہوں گی۔ اور مدد بھی پانچ نمازوں سے مانگو، محمدؐ اور اس کی پاک آلؑ پر صلاۃ کے ساتھ تا کہ تمہیں نعمتوں والی جنتیں ملیں۔ اور بھاری مشکل یہ ہے کہ پنجگانہ نماز محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ کے ساتھ ان کا حکم بھی مانو اور دل سے ایمان لاؤ اور علی الاعلان بھی اور ان کی مخالفت چھوڑ دو۔ یہ بھاری کام ہے سوائے خاشعین کے جو اس عظیم فرض (ولایت) کی مخالفت میں اللہ کے عقاب سے ڈرتے ہیں جو اللہ کی ملاقات کو بڑی عظیم کرامت سمجھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں والی جنتوں میں جائیں گے۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۰۹)

2. خاشع کا مطلب ہے جو ذلیل ہو کر (انکساری کے ساتھ) اپنی نماز پیش کرے رسول اللہؐ اور امیر المؤمنین کو۔

(امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۱۱)

فوائد:۔

1. صبر سے مراد حضرت محمدؐ ہیں اور صلوٰۃ سے مراد مولا علیؑ ہیں کہ ہر وقت ان سے مدد مانگو۔ ان میں پہلا کام آسان ہے کہ ہر مسلمان کہتا ہے یا رسول اللہؐ مدد مگر دوسرا کام بھاری ہے ولایت علیؑ لوگوں کے حلق سے نیچے دل میں نہیں اترتی سوائے خاشعین متقین کے جو آخرت میں معصومینؑ کی مستقل زیارت وملاقات کی خاطر جنت نعیم میں جانا چاہتے ہیں ان کی زبان پر ہر وقت یا علیؑ مدد ہوتا ہے۔

2. مولا علیؑ نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مؤمن کی نماز ہوں۔

3. جو جنت نعیم سے نفرت کرتے ہیں وہی یا علیؑ مدد نہیں کہتے اور نہ نماز میں ذکر علیؑ کرتے ہیں اور نہ نماز معصومینؑ کے حضور ذلیل بن کر پیش کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۝

اے بنی اسرائیل یاد کرو میری وہ نعمت جو میں نے تمہیں عطا کی تھی اور یہ کہ میں نے تمہیں ساری قوموں پر فضیلت دی تھی۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جاسکے گی۔ (البقرۃ۔47-48)

1. اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور ھارونؑ کو مبعوث کیا تو انہوں نے قوم کو حضرت محمدؐ کی نبوت مولا علیؑ کے وصی ہونے اور عترت طاہرہؑ کی امامت کی ھدایت کی اور اس بات پر ان سے عہد و پیمان لیئے کہ اگر تم نے وفا کی تو جنت میں جاؤ گے اور اس عمل سے دین و دنیا میں تمام قوموں میں فضیلت پاؤ گے اور یہ دین میں فضیلت بادل کا سایہ، من وسلوی کا اترنا، پتھر سے تمہیں میٹھا پانی پلانا، سمندر میں تمہارے لیئے راستہ بنانا اور تمہیں نجات دینا اور تمہارے دشمنوں فرعون اور اس کی قوم کو غرق کرنا ہے۔ اگر کوئی اپنے زمانے میں محمدؐ و آل محمدؐ کی ولایت تسلیم کرے گا تو اس سے زیادہ اللہ فضل کرے گا۔ اور موت کے دن کو یاد کرو جس دن کوئی شخص، سفارش اور فدیہ کام نہ آئے گا کہ موت ٹل سکے۔

یہ ذکر موت کے دن کا ہے کہ سفارش اور فدیہ کام نہ آئیں گے مگر قیامت کے دن محمدؐ و آل محمدؐ اعراف پر ہوں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے۔ عرصہ محشر میں جن شیعوں نے اعمال میں کوتاہی کی ہوگی ان کیلئے ان کے زمانے کے اخیار شیعوں کو بھیجیں گے جو سلمان، ابوذر، مقداد، عمار جیسے ہونگے تاکہ ان کو جنت میں چن چن کر لے جائیں پھر ہم اپنے محبوں اور نیک شیعوں کو چن چن کر اپنی جنت میں لے جائیں گے۔ پھر ایسا شخص بھی آئے گا جس نے اعمال میں کوتاہی کی ہوگی مگر اس کے پاس ہماری ولایت، تقیہ اور بھائیوں کے حقوق ہوں گے تو اس کے لیئے ایک سو سے ایک لاکھ تک ناصبی فدیے کے طور پر قربان کر کے دوزخ میں پھینک کر اسے جنت داخل کیا جائے گا۔

(خلاصہ احادیث۔ امام حسن عسکریؑ و جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۱۲)

فوائد:۔

1. یہ درس عبرت ہے ان مقصر ناصبیوں کیلئے جو اقرار ولایت کے بغیر اپنے اعمال وعبادات پر غرور کر رہے ہیں کہ جنت میں نیک اعمال لے کر جائیں گے مگر یہ نہیں جانتے کہ ناصبی قربانی کے بکرے ہیں۔

2. دین ودنیا کی بھلائی اسی کیلئے ہے جو دل سے علی الاعلان ولایت علیؑ کا اقرار زبان وعمل سے کرے وہی اللہ کے نزدیک صاحب فضیلت ہے۔

❖......❖......❖

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝٥٠ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝٥١ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٢ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝٥٣

اور جب ہم نے تمہارے لیئے سمندر کو پھاڑ دیا پھر تمہیں بچالیا اور آل فرعون کو ہم نے غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔ اور جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس راتوں کا وعدہ دیا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو (معبود) بنالیا اور تم (اس بنا پر) ظالم تھے۔ مگر پھر ہم نے تمہیں اس کے بعد معاف کر دیا کہ شاید تم شکر گذار بنو۔ اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان عطا کی تا کہ تم ھدایت پا سکو۔ (البقرة۔ 50-53)

1. جب حضرت موسیٰؑ قوم کے ساتھ سمندر کے کنارے پہنچے تو اللہ عزوجل نے کہا کہ ان سے کہو کہ تجدید کریں میری توحید کی اور دل سے ذکر محمدؐ کریں جو میرے بندوں اور کنیزوں کا سردار ہے اور اپنے نفسوں پر ولایتِ علیؑ کا عہد کریں اور ان کی پاک آلؑ کی ولایت کا اور پھر ان کے صدقے دعا کریں تو پانی زمین کی طرح ہو جائے گا۔ قوم نے تردد کیا ان میں سے کالب بن یوحنا جو گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے اپنے دل میں توحید الٰہی، نبوت محمدؐ اور ولایت علیؑ و آلہ طیبینؑ کی تجدید کی اور ان کے صدقے دعا کی کہ پانی پر گزرنے کی اجازت دے اور اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر پانی پر چل پڑا یہ خلیج چار فرسخ چوڑی تھی وہ اسپر دوسرے کنارے پہنچا پھر واپس آ کر قوم سے کہنے لگا کہ یہ دعا تو جنت کے دروازوں کی کنجی ہے اور عذاب کے دروازے بند کرنے والی ہے رزق نازل کرنے والی ہے بندوں اور کنیزوں پر اللہ کی خوشنودی نازل کرنے والی ہے اے قوم اللہ اور موسیٰؑ کی بات مان لو۔ مگر قوم نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو صرف زمین پر چلیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰؑ محمدؐ و آل محمدؐ کا صدقہ دے کر عصا مارو تو سمندر پھٹ گیا اور خلیج کے آخر تک زمین ظاہر ہو گئی تو داخل ہونے کا حکم دیا تو قوم نے کہا کہ زمین گیلی ہے ہمیں غرق ہونے کا خوف ہے۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کیا تو ہوا چلی جس نے زمین کو خشک کر دیا۔ پھر قوم نے کہا کہ ہم تو بارہ قبیلے ہیں لڑائی ہو جائے گی ہر ایک کیلئے علیحدہ راستہ بناؤ۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر عصا بار بار سمندر پر مار کر بارہ رستے بنائے پھر ہوا نے ان کو خشک کیا۔ پھر قوم نے مطالبہ کیا کہ ہمیں پتہ نہیں چلے گا کہ دوسروں کے ساتھ رستے میں کیا ہو رہا ہے تو پھر حضرت موسیٰؑ نے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر رستوں کے درمیان پانی کی دیواروں پر عصا مارا تو ان میں کھڑکیاں بن گئیں کہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں۔ پھر قوم اس میں داخل ہوئی اور جب دوسری طرف پہنچ گئی تو فرعون کا آخری اس میں داخل ہو چکا تھا تو اللہ نے سمندر کو ان پر بند کر دیا اور وہ سب غرق ہو گئے اور قوم موسیٰؑ دیکھ رہی تھی۔ اللہ نے پوری قوم کو معصومینؑ کے صدقے نجات دی تم بھی عقل کرو اور محمدؐ و آل محمدؐ پر ایمان لے آؤ۔

فرعون سے نجات کے بعد حضرت موسیٰؑ نے قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں کتاب دینے والا ہے جس میں اوامر ونواہی اور نصیحت وعبرت اور مثالیں ہیں۔ پھر موسیٰؑ نے پہاڑ کے دامن میں جا کر تیس روزے رکھے اور مسواک کی آخری روز افطار کرنے سے پہلے تو اللہ نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو مجھے مشک سے

زیادہ اچھی لگتی ہے۔اس لیئے دس روزے مزید رکھوتو چالیس دن بعد اللہ نے کتاب عطا کی۔ دوسری طرف سامری نے کمزور ایمان والوں کوشک وشبہ میں ڈال دیا کہ بیس دن اور بیس راتیں ملا کر چالیس کا وعدہ پورا ہوااور موسیٰؑ کوغلطی لگ گئی اللہ تو قادر ہے خود بنفس نفیس تمہیں اپنی طرف بلاسکتا ہے اور موسیٰؑ کو مبعوث کرنے کی ضرورت نہیں۔تو یہ بچھڑا ہے اس سے اللہ کلام کرے گاتمہارے ساتھ جس طرح موسیٰؑ سے درخت میں سے کلام کرتا تھا تواس سے قوم گمراہ ہوگئی۔

حضرت موسیٰؑ نے بچھڑے سے پوچھا کہ ان کا گمان ہے کہ ہمارا رب تم میں بولا؟اس نے اللہ کی تقدیس کرتے ہوکہا کہ اللہ اس سے بالاتر ہے کہ کسی چیز میں سما جائے۔اصل میں یہ مردود میرے پیچھے چھپ کرآواز لگا تا تھا کہ یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو محمدؐ وآل محمدؐ کے صدقے معاف کردیا تا کہ ان کی آنے والی نسل جو رسول اللہؐ کے زمانے میں تھی اس معافی کی نعمت کو یاد کر کے شکرادا کرے(یعنی ایمان لے آئے)اور ان کے بعد والے بھی۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا کہ قوم سے تجدید عہد کرواؤ اور میں نے اپنے آپ پر حق قسم اٹھا کر فرض کرلیا ہے کہ کسی ایک کا بھی نہ ایمان لانا قبول کروں گا اور نہ ہی کوئی عمل مگر یہ کہ اس پر ایمان لائے کہ محمدؐ سب نبیوں سے افضل اور مرسلین کے سردار ہیں اور ان کے بھائی اور وصی علیؑ تمام اوصیاءؑ سے افضل ہیں۔حضرت موسیٰؑ نے ان سے تجدید عہد کروایا تو جن لوگوں نے سچا اقرار کیا ان کی پیشانی روشن ہوگئی نور مبین سے اور جن لوگوں نے دل کے بغیر خالی زبان سے اقرار کیا ان کے ماتھوں پر نور نہ آیا اور یہی فرقان ہے جو اللہ نے موسیٰؑ کو عطا کیا جو حق والوں اور باطل والوں میں فرق کرتا ہے۔شاید تم ھدایت پاسکو کا مطلب ہے کہ شاید تم جان لو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک وہی بندہ شرف وعزت والا ہے جو ولایت کا اعتقاد رکھتا ہے۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۲۱۵)

فوائد:۔

1. ولایت محمدؐ وآل محمدؐ کا دل سے اقرار اور ان کا ذکر اسم اعظم ہے۔ذکر معصومینؑ سے کائنات کی ہر چیز مسخر ہوجاتی ہے۔
2. سابقہ امتوں کا بیان واضح سبق ہے کہ نجات صرف ولایت کے اعتقاد اور اقرار پر ہے۔
3. کتاب الٰہی میں ہر چیز ہوتی ہے اوامر ونواہی اور نصیحت وعبرت اور مثالیں وغیرہ جن سے کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے قرآن کریم ضابطہ حیات ہے اَب اگر کوئی بصیرت کا اندھا یہ کہے کہ صرف چار یا پانچ سو آیات شریعت سے متعلق ہیں تو وہ خود بھی گمراہ ہے اور کمزور ایمان والوں کو بھی گمراہ کررہا ہے۔
4. اپنے وقت کی حجت موسیٰؑ کی غیر حاضری میں سامری نے جو کچھ اپنی قوم کو گمراہ کرنے کیلیئے کیا وہی کچھ آجکل کا مقصر ملاں کہتا ہے۔اور ایک بچھڑے کی بجائے کئی بچھڑے ہیں جن کی عبادت ہورہی ہے۔رائے پر مبنی ظنی فتووں کو اللہ سے منسوب کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ کا حکم سمجھ کر مانو جیسے بچھڑے سے آواز آئی میں معبود ہوں۔مقصر ملاں کہتا ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ کی ظاہری طور پر غیر حاضری میں میں تمہارا ولی ہوں!اللہ قادر مطلق غیر معصوم مقصر ملاں کے ذریعے فتوے صادر کررہا ہے بچھڑے کی طرح!اللہ کو معصومؑ وسیلے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ صرف اسی کے ذریعے مخلوق سے رابطہ رکھے اللہ یہ کام مکھی مچھر سے بھی لے سکتا ہے!(نعوذ باللہ)
5. اللہ بے نیاز نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے کہ ولایت کے اقرار کے بغیر نہ ایمان قبول نہ کوئی عمل۔تمام فروع دین اعمال ہیں جو ذکر ولایت علیؑ کے بغیر نا قابل قبول ہیں۔
6. شیعان مولا علیؑ کی دل کی دھڑکن اور ہر سانس سے علیؑ علیؑ کی صدائے اقرار بلند ہوتی ہے۔
7. روشن پیشانیوں والے اور اللہ کے نزدیک مشرف اور ہدایت یافتہ وہی لوگ ہیں جو ولایت محمدؐ وآل محمدؐ کا اقرار دل، زبان اور عمل سے کررہے ہیں۔

❖......❖......❖

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ

فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۝

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے قوم تم نے بچھڑے کو (معبود) بنانے سے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس توبہ کرو اپنے خالق سے اور قتل کرواپنے (مجرم) لوگوں کو یہ بات تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لیئے بہتر ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(البقرۃ-54)

1. حضرت موسیٰؑ نے بچھڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے سمندر میں غرق کر دیا جو سونے کا بنا ہوا تھا پھر قوم سے پانی پینے کو کہا تو جس جس نے بچھڑے کی پوجا کی تھی اس کے ہونٹ اور ناک کالے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے بچھڑے کو نہیں پوجا وہ ان کو قتل کر دیں۔جنھوں نے قتل کرنا تھا کہنے لگے کہ بڑی مشکل ہے،ہم پر کہ اپنے ہاتھوں سے باپ بیٹوں بھائیوں اور رشتہ داروں کو قتل کریں اور ہم نے اس کی عبادت بھی نہیں کی۔

تو اللہ نے وحی کی کہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے دعا کریں تو گناہ گاروں کو قتل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ رشتہ داروں کو قتل کرنے پر مغموم بھی نہیں ہوں گے۔اس بات کا گناھگاروں کو پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلے سے کی ہوئی دعا کو رد نہیں کرتا تو وہ سب جمع ہو کر گڑ گڑا کر دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب محمد اکرمؐ کی عظمت کے صدقے،علیؑ افضل واعظم کی عظمت کے صدقے اور فاطمہؑ کی افضلیت کے صدقے،سید المرسلین کے بیٹوں حسنؑ و حسینؑ کے صدقے جو جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں اور ان کی طیب وطاہر اولادؑ آل طٰہٰ و یٰس کی عظمت کے صدقے ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور سزا کو معاف فرما اور ہمارے قتل ہونے کے فیصلے کو ختم کر دے۔تو حضرت موسیٰؑ کو اس وقت وحی ہوئی کہ ان کو قتل نہ کیا جائے کیونکہ انہوں نے ان کے وسیلے سے سوال کیا ہے اور قسم دی ہے،اگر ابلیس بھی مجھے ان کی قسم دیتا تو ضرور اس کی ھدایت کر دیتا اور اگر نمرود و فرعون ان کی قسم دیتے تو انہیں ضرور نجات دیتا۔ پس ان پر سے قتل اٹھا لیا گیا۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۲۱۹)

فوائد:۔

1. گمراہی کے سامان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ضائع کر دو چاہے سونے چاندی سے بنا ہوا ہو۔جن کتب میں مکمل کلمہ طیبہ نہ ہو،نہ معصومینؑ کا حوالہ ہو بلکہ ولایت وعصمت کے خلاف فتوے ہوں اور عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے ہوں ان کتابوں کو دریا برد کر دیا جانا چاہیے۔
2. اگر بڑے بڑے مردود بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے در پر سر تسلیم رکھ دیتے تو اللہ شرک جیسے عظیم گناہ معاف کر دیتا۔ان کے صدقے اللہ سر پر آیا ہوا عذاب ٹال دیتا ہے۔شرمانے کی کیا ضرورت ہے ابھی بھی وقت ہے کہ اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت کا اقرار کر لو۔حر نے حسین رحمانؑ کے قدموں پر سر رکھ دیا تو علیہ السلام ہو گیا۔

❖......❖......❖

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ۝ ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارے (قول کا) یقین نہیں کریں گے حتیٰ کہ ہم خود علانیہ طور پر اللہ کو دیکھ لیں پس تم کو بجلی کی کڑک نے

آلیااورتم دیکھ رہے تھے۔پھر ہم نے تمہیں زندہ کردیاتمہارے مرجانے کے بعد شاید کہ تم شکر گذار بن جاؤ۔(البقرۃ۔55-56)

1. جب حضرت موسیٰؑ نے عہد فرقان لینا چاہا کہ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ وآئمہ طاہرینؑ کی امامت کا اقرار کروتا کہ حق والوں اور باطل والوں میں فرق ظاہر ہوجائے۔تو قوم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ اللہ کا حکم ہے وہ خود ہمیں علانیہ کہےتو اللہ نے ان پر بجلی کی کڑک نازل کی۔جو باقی بچ گئے ان سے موسیٰؑ نے پوچھا اب تم کیا کہتے ہوتو انہوں نے کہا ہمیں کیا پتا کہ ان پر بجلی کیوں گری بجلی تو ہر ایک اچھے برے پر گرتی ہے اور اگر ان پر بجلی محمدؐ وعلیؑ کے امر کو رد کرنے کی وجہ سے گری ہے تو اللہ سے دعا کرو کہ ان کو زندہ کرے تا کہ ہم ان سے پوچھ لیں۔موسیٰؑ کی دعا سے وہ زندہ ہوگئے اور پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ اے بنی اسرائیل ہم پر یہ مصیبت علیؑ کی امامت اور محمدؐ کی نبوت کے عقیدے سے انکار کرنے کی وجہ سے پڑی یقیناً ہم نے موت کے بعد رب کے آسمانوں،حجاب،عرش، کرسی،جنتوں اور دوزخ کے ممالک دیکھے اور ان تمام ممالک میں محمدؐ،علیؑ،فاطمہؑ،حسنؑ اور حسینؑ کے علاوہ کسی اور کا زیادہ حکم چلتے نہ دیکھا اور نہ ان سے بڑا سلطان دیکھا۔جب صاعقہ نے ہمیں مار دیا تو ہمیں دوزخ کی طرف لے جارہے تھے کہ محمدؐ وعلیؑ کی آواز آئی کہ روک لوان کو عذاب سے کیونکہ ان کو دوبارہ زندہ ہونا ہے کیونکہ ایک سائل نے ہمارا واسطہ دے کر اللہ سے اس کا سوال کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امت حضرت محمدؐ کو خبردار کیا ہے کہ پہلوں کی طرح محمدؐ وآل محمدؐ سے منہ نہ موڑو۔

(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۲۲۰)

فوائد:۔

1. محمدؐ وآل محمدؐ مشیت الٰہی ہیں لامحالہ ان کا اقتدار تمام کائنات پر ہے دنیا ہو یا آخرت فلاح اور رضائے الٰہی ان کی مودت واطاعت میں ہے۔

❖......❖......❖

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من وسلویٰ نازل کیا کہ کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تمہیں دیں ہیں۔انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کررہے تھے۔(البقرۃ۔57)

1. بنی اسرائیل پر صحرا کی دھوپ میں بادل کا سایہ کیا اور من وسلویٰ اتارا جو حلوہ اور پاک پرندے کا گوشت ہوتا تھا۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پاک رزق کھاؤ جو ہم نے دیا ہے اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اور عزت واحترام کرو محمدؐ وآل محمدؐ کا جن کے بارے میں تم سے عہد وپیمان لیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حکم دیا تھا اس میں تبدیلی اور تغیر کر کے اور عہد کو پورا نہ کرے وہ ہم پر ظلم نہیں کر سکتے کیونکہ کافر کا انکار ہماری سلطنت ومملکت میں کمی نہیں کر سکتا اور مومن کا ایمان ہماری سلطنت میں اضافہ نہیں کر سکتا۔بلکہ حکم میں کفر اور تبدیلی کر کے اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو تم پر ہم اہلبیتؑ کی ولایت کا عقیدہ رکھنا فرض ہے اور یہ کہ ہم میں تفریق نہ کرنا اور دیکھو کہ اللہ نے تمہیں کیسی وسعت دی کسی طرح محبت تم پر واضح کردی تا کہ حق کی معرفت تمہارے لیئے آسان ہوجائے پھر تمہیں تقیہ کی وسعت دی تا کہ مخلوق کے شر سے محفوظ رہو۔پھر تم اگر تغیر وتبدل کرو تو توبہ پیش کی اور اسے قبول بھی کرتا ہے تا کہ تم اللہ کی نعمت کا شکر گزار بن جاؤ۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۲۲۴)

فوائد:۔

1. رزق اور نعمت صرف کھانے پینے کی اشیاء نہیں ہوتیں۔ سب سے افضل رزق و نعمت ہدایت الٰہی ہے جو ولایت محمدؐ و آل محمدؐ کا علم و معرفت ہے۔

2. جمعہ جمعہ آٹھ دن کی مختصر زندگی میں بغیر معرفت کے چند ٹکریں مار کر اللہ پر کوئی احسان نہیں۔ اللہ کے اقتدار میں نہ کفر سے کمی آتی ہے نہ ایمان لانے سے اضافہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کا اپنا فائدہ یا نقصان ہے کہ ولایت معصومینؑ پر ایمان لائے یا انکار کرے۔

3. رسول اللہؐ نے واضح فرمایا ہے کہ ہم میں تفریق نہ کرنا کہ میری نبوت کی شہادت دینے کے بعد تمہاری زبانیں گونگی ہو جائیں میری آلؑ کی ولایت کی شہادت کیلئے۔ اور جو غلط راستے پر ہو تو توبہ کر لے قبول ہوگی پھر نعمتِ ولایت کا شکر ادا کرو۔

4. اللہ نے عالم ذر میں میثاق لیا پھر تمام انبیاءؑ اس کی تجدید کرواتے رہے کہ شہادت دو توحید الٰہی کی نبوت محمدؐ کی اور علیؑ اور ان کی آلؑ کی ولایت کی۔ اللہ تعالیٰ اس عہد میں تبدیلی و تغیر اور کانٹ چھانٹ کو منع فرماتا ہے کہ ولایت علیؑ کو چھوڑ کر اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔

❖ ...... ❖ ...... ❖

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا
وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى
لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ
الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ
عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا

يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ۧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور جب ہم نے کہا اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو بفراغت کھاؤ اور اس کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمیں بخش دے، ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیکو کاروں کو مزید دیں گے۔ پس جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اس بات کو بدل کر کچھ اور کہہ دیا جو ان سے کہی گئی تھی پھر ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا اس لیئے کہ وہ نافرمانی کر رہے تھے۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کیلیئے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا مارو اپنے عصا کو پتھر پر پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ یقیناً تمام لوگوں نے اپنی اپنی پانی لینے کی جگہ کو جان لیا۔ کھاؤ اور پیئو اللہ کے رزق سے اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ او جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے پس ہمارے لیئے اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیئے وہ مہیا کرے جو زمین اگاتی ہے جیسے سبزیاں اور ککڑیاں اور لہسن اور مسور اور پیاز۔ (موسیٰ نے) کہا کیا تم اس بدلے میں جو بہتر ہے ادنیٰ چیز لیتے ہو تو کسی شہر میں جا رہو وہاں جو مانگتے ہو تمہیں مل جائے گا اور ان پر ذلت اور پستی مسلط کر دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے یہ اس لیئے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کر دیتے تھے یہ اس لیئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھنے والے تھے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی ہیں اور عیسائی ہیں اور ستارہ پرست ہیں جو لوگ بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں کوئی خوف اور کوئی غم نہیں ہوگا۔

(البقرۃ۔58-62)

1. اللہ نے حکم دیا کہ اے بنی اسرائیل شام کی ایک بستی اریحا کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔ اس دروازے پر اللہ نے حضرت محمدؐ اور مولا علیؑ کی تصویریں بنائی ہوئی تھیں کہ ان تصویروں کی تعظیم میں سجدہ کرو اور ان دونوں کی بیعت کی تجدید کرو اور انکی ولایت کا ذکر کرو اور یاد رکھو ان کے متعلق کیا ہوا عہد اور میثاق اور تصویروں کی تعظیم کیلیئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے ان دونوں کی ولایت کا اعتقاد رکھتے ہوئے دعا کرو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں مٹا دے تو اللہ تمہاری سابقہ خطائیں معاف اور ماضی کے گناہ ختم کر دے گا اور جس نے ولایت کی مخالفت چھوڑ دی اور عہد ولایت پر ثابت قدم رہا تو اس کے اس عمل کی وجہ سے درجات اور ثواب بڑھا دیں گے۔ تو انہوں نے اس بات کو بدل دیا اور سجدہ نہ کیا جیسا کہ حکم دیا اور وہ کہا جو حکم نہیں تھا اور ظلم کیا اور وہ پیٹھ دکھا کر داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے ھطا سمقانا یعنی سرخ گندم۔ تو اللہ نے ان ظالموں پر عذاب نازل کیا کیونکہ انہوں نے تغیر و تبدل کیا اس میں

جو کہا گیا تھا اور اللہ کی ولایت اور محمدؐ کی اور علیؑ اور ان کی پاک وطاہر آلؑ کی ولایت قائم نہ کی تو اللہ کے امر اور اطاعت سے خارج ہو گئے اور طاعون کا عذاب آیا اور ایک لاکھ بیس ہزار مر گئے کیونکہ اللہ کے علم میں تھا کہ ان میں سے کوئی ایمان لانے والا یا توبہ کرنے والا نہیں ہوگا۔ اگر کوئی توبہ کرنے والا ہو یا اس کی اولاد میں سے کوئی توحیدِ الٰہی ماننے والا محمدؐ پر ایمان لانے والا ان کے بھائی اور وصی علیؑ کی ولایت کی معرفت رکھنے والا آنے والا ہوتو اللہ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

جب صحرا میں قوم کو پیاس نے مارڈالا تو روکر گڑگڑائے تو حضرت موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے اللہ نبیوں کے سردار محمدؐ کے صدقے اور اوصیاء کے سردار علیؑ کے صدقے اور سیدۃ النساء فاطمہؑ کے صدقے اور اولیاء کے سردار حسنؑ کے صدقے اور سب شہداء سے افضل حسینؑ کے صدقے اور ان کی عترتؑ اور خلفاءؑ جو پاک لوگوں کے سردار ہیں کے صدقے ان بندوں کو پانی پلا دے۔ تو اللہ کی وحی سے موسیٰؑ نے پتھر پر عصا مارا تو بارہ چشمے پھوٹ نکلے تو سب قبیلوں نے پانی پیا ایک دوسرے کی مزاحمت کے بغیر۔ جس نے اہلبیتؑ کی ولایت قائم کی اللہ اسے اپنی محبت کا جام پلائے گا اور جس نے مخالفت کی دل میں ٹھان لی وہ دوزخ کے عذابوں میں بھٹکتا پھرے گا۔ جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی ولایت پر اور نیک اعمال کیئے اس عہد ولایت کو وفا کرتے ہوئے ان کیلئے اللہ کے پاس اجر وثواب ہے ان کو خوف اور حزن نہیں ہوگا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۲۶)

2. اللہ کی آیات کا انکار اور نبیوں کو ناحق قتل کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہاتھوں سے مارتے تھے یا تلوار سے قتل کرتے تھے مگر یہ کہ وہ ان کی باتیں سنتے اور پھر تنقید کرتے ہوئے پھیلاتے تو یہ قتل، سرکشی اور معصیت ہوئی۔
(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۳۱)

فوائد:۔

1. عبادات دراصل ذکر محمدؐ و آلِ محمدؐ کو قائم رکھنے کیلئے ہیں کیونکہ یہ اللہ کے محبوب ہیں ان کے نور کو آدم کی پیشانی میں منتقل کر کے سجدہ کروایا معصوم مخلوق سے، باب حطہ پر محمدؐ و علیؑ کی تصویروں کی تعظیم میں سجدہ کروایا اور اس لیئے امام باقرؑ نے فرمایا کہ ہم تمہارے لیئے باب حطہ ہیں۔ مولا علیؑ کا کعبے میں ظہور کر کے اس کو مرکز سجود بنا دیا۔

2. نبیؐ کے قول پر تنقید اور انکار قتل کے مترادف ہے۔ اسی لیئے مفاتح الجنان میں زیارت امامؑ کا ایک فقرہ ہے کہ اللہ ان کو ہلاک کرے جنہوں نے آپؑ کو ہاتھ یا زبان سے قتل کیا۔ تو جو زبان سے ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے اور عملاً مخالفت کرے وہ امامؑ کا قاتل ہے۔

❖......❖......❖

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

اور جب ہم نے تم سے میثاق لیا اور تمہارے اوپر ہم نے طور کو اٹھایا (اور کہا) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ

اس میں ہے اسے یاد رکھو شاید کہ تم تقویٰ اختیار کرلو۔ پھر اس کے بعد تم پھر گئے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور خسارہ پانے والوں میں ہوتے۔ اور یقیناً تمہیں معلوم ہے کہ تم میں سے جن لوگوں نے ہفتے (کے قانون) کی خلاف ورزی کی تھی ہم نے ان سے کہا ذلیل ورسوا ہو کر بندر بن جاؤ۔ پھر ہم نے ان کو اس زمانے اور بعد میں آنے والوں کیلئے عبرت اور متقین کیلئے نصیحت بنا دیا۔ (البقرۃ۔ 63-66)

ا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ عمل کرو اس پر جو توراۃ میں ہے اور فرقان میں جو موسیٰ پر کتاب کے ساتھ نازل کی گئی جس میں خصوصاً محمدؐ کا علیؑ کا اور آئمہ طیبینؑ کا ذکر ہے جو تمام مخلوق کے سردار ہیں اور حق قائم کرنے والے ہیں۔ حضرت جبرائیل نے اللہ کے حکم سے فلسطین کے پہاڑوں میں سے پہاڑ اٹھایا جو ایک فرسخ لمبا اور ایک فرسخ چوڑا تھا جو قوم پر پورا آتا تھا۔ ان کے سروں کے اوپر لا کر معلق کر دیا اور موسیٰ نے قوم سے کہا کہ جو حکم (ولایت معصومینؑ) دیا گیا ہے قبول کرو ورنہ یہ طور پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا تو سب نے خاک پر سجدہ کرتے ہوئے حکم کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس امر جلیل یعنی ذکر محمدؐ و علیؑ اور ان کی پاک آلؑ کے ذکر کو مضبوطی سے پکڑلو اگر یاد رکھو گے تو اس پر قائم رہنے کا بڑا ثواب ملے گا اور اگر انکار کرو گے تو شدید پکڑ ہوگی۔ پھر تم عہد پر قائم نہ رہے اور اس عہد ولایت کو وفا نہ کیا اگر اللہ کے فضل سے تمہیں مہلت نہ دی گئی ہوتی اور اس کی رحمت سے توبہ کا موقع نہ دیا جاتا تو تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاتے۔

یہ قوم سمندر کے کنارے رہتی تھی اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ ہفتے کے دن مچھلیاں نہ پکڑیں۔ انہوں نے سمندر کے کنارے چھوٹے چھوٹے تالاب بنا لیئے اور ان کو سمندر سے ملا دیا اس طرح کہ مچھلی تالاب میں آجائے تو واپس نہ جا سکے۔ پھر اتوار کو جا کر تالاب سے ساری مچھلیاں لے آتے اور سمجھتے کہ اس طرح چالاکی سے انہوں نے اللہ اور نبیؐ کی حکم کی نافرمانی نہیں کی۔ اللہ نے انکو مسخ کر کے بندر بنا دیا اور تین دن بعد مر گئے۔

اللہ نے مچھلی کا شکار کرنے والوں کو مسخ کر دیا تو جنہوں نے اولاد رسولؐ کو قتل کیا اور حرم پاک کی ہتک کی اللہ ان کا کیا حال کرے گا۔ اللہ نے ان کو دنیا میں مسخ نہیں کیا بلکہ آخرت میں ان کے عذاب میں اضافے پر اضافہ ہو رہا ہے۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۳۳)

فوائد:۔

1. مقصر ملاں کو قرآن کریم دیکھ کر بڑی گھبراہٹ ہوتی ہے کہ اس میں بار بار تجدید میثاق ولایت مولا علیؑ کا ذکر ہے۔ ولایتِ علیؑ کا انکار کرنے والوں پر عتاب الٰہی کی تفاصیل ہیں۔ اس لیئے بہانے سے چار پانچ سو آیات نکال کر باقی سے جان چھڑانا چاہتا ہے۔ یا قرآن کے ظاہری الفاظ کے مطابق تفسیر کرتا ہے کہ یہ عذاب والی آیات یہودیوں کے بارے میں ہیں اور عوام سے وہ تفسیر چھپاتا ہے جو قرآن کے حقیقی وارث معلم مترجم مفسر معصومینؑ نے کی ہے تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے کہ یہ یہودی مزاج لوگ منکرین ولایت علیؑ ہیں۔ جب امام زمانہ عجل اللہ کی ذوالفقار موت کے پہاڑ کی طرح سر پر ہوگی تو مقصرین منافقوں کی طرح فوراً ولایت علیؑ کا اقرار کریں گے۔

❖......❖......❖

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۞ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَاهِیَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَیْنَ

ذٰلِکَ ط فَافۡعَلُوۡا مَا تُؤۡمَرُوۡنَ ۝۶۸ قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنۡ لَّنَا مَا لَوۡنُهَا ط قَالَ

اِنَّهٗ یَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَۃٌ صَفۡرَآءُ لا فَاقِعٌ لَّوۡنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیۡنَ ۝۶۹ قَالُوا ادۡعُ لَنَا

رَبَّکَ یُبَیِّنۡ لَّنَا مَاهِیَ لا اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیۡنَا ط وَاِنَّاۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهۡتَدُوۡنَ ۝

قَالَ اِنَّهٗ یَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَۃٌ لَّا ذَلُوۡلٌ تُثِیۡرُ الۡاَرۡضَ وَلَا تَسۡقِی الۡحَرۡثَ ج

مُسَلَّمَۃٌ لَّا شِیَۃَ فِیۡهَا ط قَالُوا الۡـٰٔنَ جِئۡتَ بِالۡحَقِّ ط فَذَبَحُوۡهَا وَمَا کَادُوۡا

یَفۡعَلُوۡنَ ۝۷۱ وَاِذۡ قَتَلۡتُمۡ نَفۡسًا فَادّٰرَءۡتُمۡ فِیۡهَا ط وَاللّٰهُ مُخۡرِجٌ مَّا کُنۡتُمۡ تَکۡتُمُوۡنَ

۝۷۲ فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡهُ بِبَعۡضِهَا ط کَذٰلِکَ یُحۡیِ اللّٰهُ الۡمَوۡتٰی لا وَیُرِیۡکُمۡ اٰیٰتِهٖ

لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝۷۳

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے انہوں نے کہا کیا تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو۔ اس نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لیئے دعا کرو کہ وہ ہمیں تفصیل سے بتائے کہ وہ کیسی ہو۔ اس نے کہا کہ اللہ کہتا ہے کہ وہ نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا اس کے درمیانی عمر کی ہو۔ پس جو حکم دیا جا رہا ہے اسے کرو۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لیئے دعا کرو کہ وہ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ اس نے کہا کہ اللہ کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہو اس کا رنگ شوخ ہو کہ دیکھنے والوں کو خوش کرے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ بتائے کہ وہ کیسی ہو کیونکہ گائیں ہمیں ملتی جلتی نظر آتی ہیں اگر اللہ نے چاہا تو ضرور اس کا پتہ لگا لیں گے۔ اس نے کہا اللہ کہتا ہے کہ وہ گائے کام کرنے والی نہیں کہ جو زمین جوتتی ہو اور نہ وہ کھیتوں کو پانی دیتی ہے صحیح سالم ہے اس میں کوئی داغ نہیں۔ انہوں نے کہا اب تم صحیح بات لائے ہو پھر انہوں نے اسے ذبح کیا۔ قریب نہ تھا کہ وہ ایسا کرتے۔ جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا پھر اس بارے میں ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا جو کچھ تم چھپاتے تھے۔ پھر ہم نے کہا اسے اس کے ایک حصے سے ضرب لگاؤ اس طرح اللہ مردوں کو زندگی دیتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ (البقرۃ۔67-73)

1. بنی اسرائیل کے ایک جوان کو اسکے چچا کے بیٹے نے حسد سے قتل کیا اور بڑے قبیلے کے گھروں کے پیچھے رات کے وقت لاش کو پھینک دیا۔اس طرح اصلی قاتل کا پتہ لگانے میں جھگڑا ہو گیا۔اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو کہا کہ آپ کی قوم میں ایک جوان ہے جو بہترین ہے اس کا دین ہی محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ اور ان کے فضائل بیان کرنا ہیں۔اس جھگڑے کے فیصلے کے ذریعے میں اس کا رزق زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔تو اللہ نے وحی کی کہ ایسی نشانیوں والی گائے ذبح کر کے اس کا ایک ٹکڑا مقتول پر مارو تو وہ زندہ ہو جائے گا۔(ساری نشانیاں جو اللہ نے بتائیں وہ اس گائے میں تھیں جو اس نیک جوان کے پاس تھی)۔ انہوں نے مذاق کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک میت کا ٹکڑا دوسری میت پر مارنے سے ان میں سے ایک زندہ ہو جائے؟ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ میں جاہلوں میں سے نہیں کہ کسی بات کو اللہ سے نسبت دوں جو اس نے نہیں کہی۔اور ان کو مثالوں سے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔پھر وہ گائے ڈھونڈنے نکلے تو ان نشانیوں والی گائے صرف اس نیک نوجوان کے علاوہ کسی کے پاس موجود نہ پائی۔اس کو اللہ نے خواب میں محمدؐ و آل محمدؐ دکھائے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ تو ہمارا محبّ ہے ہم تمہیں دنیا میں بھی جزا دینا چاہتے ہیں۔اپنی گائے کا سودا ماں کے حکم سے کرنا اس طرح اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو غنی کر دے گا۔قوم نے آ کر گائے خریدنا چاہی تو اس نے قیمت دو دینار ماں کی مرضی کے مطابق بتائی۔لوگوں نے کہا ایک دینار۔ماں نے کہا کہ اب قیمت چار ہے لوگوں نے کہا دو دینار اس کی ماں نے آٹھ دینار کہے قوم نے چار دینار چاہے اسطرح بڑھتے بڑھتے قیمت یہاں تک آئی کہ بیل کی کھال میں جتنے دینار آ جائیں۔پھر انہوں نے اسے ذبح کر کے اس کا حصہ مقتول کو مارا تو وہ زندہ نہ ہوا۔حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے تم نے وعدہ خلافی کی ہے کہ اس کی ابھی قیمت ادا نہیں کی۔انہوں نے مال جمع کر کے قیمت ادا کی وہ پچاس لاکھ دینار بنی۔پھر گائے کا ٹکڑا مقتول کو مارا تو وہ زندہ ہو گیا اور بتایا کہ اس کے چچا کے بیٹے نے اسے حسد کی وجہ سے قتل کیا تھا۔

اس نیک جوان کے اس طرح غنی بننے کی وجہ قوم نے پوچھی تو حضرت موسیٰؑ نے بتا دی۔پھر اس جوان نے پوچھا کہ دولت کی حفاظت کیسے کرے تو حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اسے لینے سے پہلے محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ بھیجو۔مقتول نے یہ سب کچھ سن کر محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے اللہ سے زندگی کی دعا مانگی تو اللہ نے ساٹھ سال عطا کی اور مزید ستر سال معصومینؑ کے صدقے میں یعنی اسکو ایک سوتیس سال زندگی مل گئی۔پھر جس قبیلے نے اپنا سارا مال گائے کی قیمت میں دے دیا تھا حضرت موسیٰؑ سے پوچھا تو ان کو بھی بتایا کہ اس نیک جوان اور مقتول کی دعا سن چکے ہو تو تم بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے مانگ لو۔انہوں نے دعا کی تو حکم ہوا کہ فلاں کھنڈر میں دفینہ مال جا کر کھود لو۔ان کو سولاکھ دینار ملے پچاس لاکھ گائے کی قیمت سے دگنے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دینے کی وجہ سے۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ۱۔ص ۲۳۸)

فوائد:۔

1. رزق، موت وحیات، جزا و سزا، کائنات کی بقا محمدؐ و آل محمدؐ کی وجہ سے ہے۔سب حقیقی واقعات اور معجزات کا صرف مقصد یہی ہے کہ انسان کو سمجھ آ جائے کہ کائنات کی تخلیق کا مقصد مودت معصومینؑ ہے، ہر آسمانی کتاب کا درس مودت معصومینؑ ہے، ہر عمل کی روح مودت معصومینؑ ہے۔دین الٰہی معصومینؑ کا نقش قدم ہے۔

❖......❖......❖

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ

الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر تمہارے دل اس کے بعد سخت ہو گئے پتھروں کی مانند یا اس سے زیادہ سخت اور پتھروں میں سے تو کوئی یقیناً ایسا بھی ہوتا ہے جس سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور ان میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو پھٹتا ہے تو اس سے پانی نکل آتا ہے اور ان میں سے کوئی اللہ کے خوف سے گر پڑتا ہے اور اللہ بے خبر نہیں ہے اس سے جو تم کر رہے ہو۔ (البقرۃ۔74)

1. پتھر دل اور اس سے بھی زیادہ سخت وہ ہیں جنہوں نے ولایت کی مخالفت کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہودیوں نے اعتراض کیا کہ ہمارے دل تو خیر سے بھرے ہیں صدقہ خیرات کرتے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا خیر وہ ہے جو وجہ اللہ کی خاطر ہو نہ کہ ریا کاری۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اگر آپؐ سچے ہیں تو پہاڑ گواہی دیں۔ آپؐ نے فرمایا جس پہاڑ سے چاہو شہادت دلوالو۔ تو انہوں نے جبل اوعر کا انتخاب کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کی عظمت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جن کے اسمائے مبارکہ کی وجہ سے آٹھ ملائکہ عرش اٹھائے ہوئے ہیں جس عرش کو لاتعداد ملائکہ حرکت تک نہ دے سکے جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور محمدؐ اور پاک آلؑ کے صدقے جن کے ناموں کے ذکر کے صدقے آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی اور خطا معاف ہوئی اور مرتبے پر بحال ہوا اور محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا صدقہ جن کے ناموں کا ذکر کر کے ادریسؑ نے سوال کیا تو مکاناً علیاً تک جنت میں بلند ہوا۔ محمدؐ کی شہادت دو اور تصدیق کرو کہ ان یہودیوں کے دل سخت ہیں یہ جھوٹے ہیں اور محمدؐ رسول اللہ کے قول کی مخالفت کرتے ہیں۔

پہاڑ متحرک ہوا اور زلزلہ آیا اور اس میں سے پانی جاری ہو گیا اور اس نے تفصیلاً شہادت دی اور رسول اللہؐ جو حکم دیتے رہے وہ کرتا رہا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۴۷)

فوائد:۔

1. ان پتھر دل لوگوں کی اولاد آج بھی کثرت سے موجود ہے جو ولایت علیؑ والی آیات اور احادیث سنتے ہیں مگر ان کے دل پھر بھی سخت اور خشک رہتے ہیں کیونکہ ان دلوں پر مقصر ملاں کی محبت کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ کائنات کی ہر چیز علیؑ علیؑ پکار رہی ہے مگر مقصر بہرے گونگے اندھے بے عقل نہ علیؑ ولی اللہ سن سکتے ہیں نہ کہہ سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سوچ سکتے ہیں۔

❖......❖......❖

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

کیاتم توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے اور یقیناً ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اللہ کا کلام سنتا ہے پھر سمجھ لینے کے بعد اس میں تحریف کرتے ہیں اور وہ جانتے بھی ہیں اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب ایک دوسرے کے ساتھ تخلیے میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم ان کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تا کہ وہ اس سے تم پر حجت لائیں تمہارے رب کے پاس سے کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ کیا انہیں معلوم نہیں بیشک اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ (البقرۃ۔75-77)

1. جب یہودیوں نے رسول اللہؐ کے نا قابل تردید دلائل و معجزات دیکھے تو ظاہری طور پر نبوت محمدؐ اور ولایت علیؑ کا اقرار کر لیا اور جب اپنوں کے ساتھ تخلیہ میں ہوتے تو کہتے یہ تو ہم نے اپنے بچاؤ کیلئے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے ان کی منافقت ظاہر کر دی۔ یہ منافق جب سلمان، مقداد، ابوذر اور عمار سے ملتے تو نبوت وولایت کا اقرار کرتے اور ولایت علیؑ کے فوائد بیان کرتے اور آل محمدؐ کے فضائل بیان کرتے۔

ابوجہل نے قاصد بھیجا جس نے گستاخانہ پیغام سنایا تو رسول اللہؐ نے جواب میں مستقبل کی خبر بھی دی کہ ہمارے تمہارے درمیان جنگ بدر ہوگی سب کچھ بتایا کب ہوگی کتنے دن ہوگی کون کون قتل ہوگا کتنے قیدی ہونگے پھر تمام مجمع جو اس وقت موجود تھا مدینہ میں کو کہا کیا میں تمہیں ان سب کی قتل گاہ دکھاؤں مجمع میں مومن، یہودی، عیسائی اور سب طرح کے لوگ تھے۔ سوائے مولا علیؑ کے سب نے کہا کہ بدر بہت دور ہے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک قدم اٹھاؤ دوسرا بدر میں ہوگا۔ وہاں پھر سب کو جنگ کے حالات، مقتولوں کی جگہ دکھائی پھر کہا کہ لکھ لو جو تم سن رہے ہو۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ دوات اور کاغذ کہاں ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ ملائکہ کیلئے ہے اور پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اسکو لکھ کر ہر ایک کی آستین میں رکھ دو۔ پھر لوگوں کو کہا کہ اپنی آستینوں میں سے نکال کر پڑھو سب نے نکال کر دیکھا تو بالکل وہی تھا جو آپؐ نے فرمایا تھا نہ کم نہ زیادہ نہ ترتیب میں فرق تھا۔ فرمایا اس کو واپس رکھ لو یہ مومنین کیلئے شرف ہے اور دشمنوں پر حجت ہے۔

جب یہودی آپس میں ملے تو ان کے سرداروں اور علماء نے کہا کہ تم مسلمانوں کو جو رسول اللہؐ کی نبوت اور ان کے بھائی علیؑ کی امامت کے بارے میں جو سچے ثبوت توریت میں ہیں کیوں بتاتے ہو اس طرح تو وہ ہم پر اللہ کی حجت لاتے ہیں کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے۔ تو اللہ نے ان کی غلط فہمی رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۵۲)

فوائد:۔

1. منکرین ولایت حق کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے اسلیئے وہ مقصر بن کر مومنین میں گھس گئے۔ یہ مقصر منافق مومنین کے سامنے منبر پر بیٹھ کر مجبوراً فضائل مولا علیؑ کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی کبھی زرد چہرے کے ساتھ یا علیؑ مدد بھی کہہ دیتے ہیں تا کہ نذرانہ ملتا رہے۔ مگر جب دوسرے مقصروں کے ہمراہ تخلیہ میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا کریں ہماری مجبوری ہے عوام جانوروں کی طرح ناسمجھ ہے ابھی ارتقاء کی اس منزل پر نہیں پہنچی کہ ان کو حقیقتِ عقائد بتائے جائیں، ان کو فضائلِ معصومینؑ اور فضائل محبِّ علیؑ مجالس میں زیادہ نہیں بتانے چاہیں ورنہ یہ ہم سے بھاگ جائیں گے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ مقصر ملاؤں کا یہ متفق فیصلہ ہے کہ اپنا اصلی عقیدہ اور چہرہ عوام سے چھپا کر رکھو۔

❖......❖......❖

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ ٧٨

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ۖ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ۝

اوران میں سے کچھ بے علم ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے سوائے جھوٹی امیدوں کے اور وہ محض ظن (وہم وگمان) کرتے ہیں۔ پس ان لوگوں کے لیئے تباہی ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس کے ذریعے قلیل سا معاوضہ حاصل کریں۔ پس ان کیلئے تباہی ہے اس کی وجہ سے جو یہ کرر ہے ہیں۔(البقرۃ۔78-79)

ا۔ یہ یہودی بالکل علم وعقل نہیں رکھتے۔ آسمانی کتاب میں تو کوئی جھوٹ نہیں ہوتا۔ مگر جو کچھ ان کو سنایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب میں سے ہے اور اس کا کلام ہے تو ان کو پتہ نہیں چلتا اور تمیز نہیں کر سکتے کہ جو ان کو سنایا جارہا ہے کتاب الٰہی میں نہیں ہے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ ظن ہے اور جھوٹ ہے حضرت محمدؐ کی نبوت اور مولا علیؑ کی امامت کے بارے میں اور لوگ ان کی تقلید کرتے ہیں حالانکہ ان کی تقلید ان پر حرام ہے۔

مسلمان اور ان کے علماء اور یہودی اور ان کے علماء ایک جہت سے مختلف ہیں اور ایک جہت سے مساوی ہیں۔ مساوات کے پہلو کے لحاظ سے مسلمان اللہ کے نزدیک خود ذمہ دار ہیں علماء کی تقلید کرنے پر جیسے یہودی عوام خود مجرم ہے۔ اور اسی طرح فرق کا پہلو ہے۔ یہودی جانتے تھے کہ ان کے علماء جھوٹ بولتے ہیں (حق چھپاتے ہیں) حرام اور رشوت کھاتے ہیں۔ واجب احکام میں تغیر وتبدل کرتے ہیں دنیا کی چیزوں کے لالچ میں۔ علماء شدید متعصب ہیں اگر کسی کو ناپسند کریں تو اس کا حق مارتے ہیں اور غیر مستحق کو دے دیتے ہیں جس سے حسد کرتے ہیں اس پر ظلم کرتے ہیں۔ حرام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہودی دل میں جانتے ہیں کہ علماء فاسقوں والے کام کررہے ہیں اللہ کے بارے میں سچ نہیں بولتے اور نہ وہ عوام اور اللہ کے درمیان وسیلہ بننے کے قابل ہیں۔ اسی لیئے یہودی خود تقلید کرنے کے نتیجہ کا ذمہ دار ہیں جبکہ وہ انہیں پہچانتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ ان کی بات نا قابل قبول ہے انکا بیان نا قابل تصدیق ہے اور عمل بھی۔ عوام پر تو واجب ہے کہ خود رسول اللہؐ کے امر کے بارے میں غور کرے کیونکہ آپؐ کے دلائل اتنے واضح ہیں کہ چھپائے نہیں جاسکتے اگر کوئی بیان نہ بھی کرے۔ اور اسی طرح مسلمان عوام ہے کہ اگر جانیں کہ علماء فاسق ہیں متعصب اور دنیا کے لالچی اور حرام کاموں کی طرف مائل ہیں۔ جس سے تعصب کریں اس کو ہلاک کرنے پر درپے ہیں حالانکہ اگر وہ مدد کا مستحق بھی ہو۔ اور جس کی طرفداری کریں اس کے لیئے نیکیاں اور احسان حالانکہ اگر وہ ذلالت وبے عزتی کا مستحق ہو۔ جو ایسے علماء کی تقلید کرے وہ یہودیوں جیسا ہے اللہ کے نزدیک وہ ایسی تقلید کا خود ذمہ دار ہے کہ فاسق علماء کی تقلید کی۔ علماء میں سے جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اپنے دین کی حفاظت کرے اپنی خواہشات کی مخالفت کرے مولاؑ کے امر کا مطیع ہو عوام اس کی تقلید کرے مگر یہ خصوصیات صرف چند شیعہ علماء میں ہیں تمام شیعہ علماء میں نہیں۔ جو قبیح اور فحش کا ارتکاب کرے جیسے عام علماء تو اس سے کوئی چیز قبول نہ کی جائے اور اس کی عزت نہ کرو کیونکہ جو علم اس نے اہلبیتؑ سے لیا اس میں ملاوٹ کرتا ہے اس کی جہالت ہے کہ تحریف کرتا ہے چیزوں کو اصلی مقام پر نہیں رکھتا کیونکہ معرفت نہیں رکھتا اور کچھ شیعہ علماء جان بوجھ کر ہم پر جھوٹ بولتے ہیں دنیا کی لالچ میں مگر یہ ان کے لیئے صرف دوزخ کی آگ میں اضافہ ہے۔ اور شیعہ علماء میں ایک ناصبی گروپ ہے جو ہماری شان میں گستاخی کی طاقت نہیں رکھتے وہ ہمارے شیعوں کو متوجہ کرنے کیلئے ہمارے کچھ صحیح علوم پڑھ لیتے ہیں پھر ہمیں گھٹانا شروع کر دیتے ہیں (یعنی شان وعظمت میں گستاخی) پھر اس میں اضافے پر اضافہ اور ہمارے متعلق جھوٹ پر جھوٹ باندھتے ہیں جس سے ہم مبرا ہیں۔ تو

کمزور شیعہ اس کو قبول کر لیتے ہیں کہ یہ علم کی باتیں معصومینؑ کی طرف سے ہیں۔ایسے شیعہ علماء خود بھی گمراہ ہیں اور شیعوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ایسے شیعہ علماء کمزور ایمان شیعوں کیلئے فوج یزید سے زیادہ نقصان دہ ہیں ان پر لعنت اور عذاب ہو۔انہوں نے امام حسینؑ اور ان کے صحابیوںؓ کی جانوں اور مالوں کو سلب کیا۔ان کا حال اللہ کے دشمنوں سے زیادہ برا ہوگا۔یہ علماء سوء ناصبی ہمارے محبوں کا روپ دھارے ہوئے ہیں مگر ہمارے دشمنوں کے مددگار ہیں ہمارے کمزور شیعوں کو شک وشبہ میں ڈالتے ہیں تا کہ وہ حق تک پہنچنے سے گمراہ اور منع ہو جائیں۔اللہ دلوں کا حال جانتا ہے کہ کس کے دل میں اپنے دین وعقیدہ کی حفاظت کرنے کا ارادہ ہے اور ولیؑ کی تعظیم ہے۔ایسا شخص اس طرح کے بہروپیئے کافر (ناصبی شیعہ عالم) کے ہاتھ میں کچھ نہیں دیتا بلکہ اپنا کام مومن کی صوابدید پر چھوڑتا ہے پھر اللہ کی مرضی ہے اسے قبول کرے یا نہ کرے۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت کے علمائے شرورہ ہیں جو لوگوں کو ہم سے گمراہ کریں ہماری طرف آنے والے رستہ کو کاٹیں ہمارے مخالفوں کو ہمارے ناموں سے پکاریں اور ہمارے القاب دیں ان پر سلام کریں اور وہ لعنت کے مستحق ہیں وہ ہمیں برا بھلا کہتے ہیں جبکہ ہم مکمل اللہ کی کرامتوں کے اندر ہیں اور اللہ کی صلواۃ اور اس کے مقرب ملائکہ ہم پر صلواۃ بھیجتے ہیں جسکی وجہ سے ہم ایسے لوگوں کی صلواۃ سے بے نیاز ہیں۔

مولا علیؑ کے فرمان کے مطابق آئمہ طاہرینؑ کے بعد صالح علماء اچھے ہیں اور ابلیس،فرعون نمرود،معصومینؑ کے اسماوالقاب اپنانے والوں،ان کے حق چھیننے والوں اور ملکیت کو غصب کرنے والوں کے بعد وہ علماء برے ہیں جو فساد کرتے ہیں باطل ظاہر کرتے ہیں حق چھپاتے ہیں اللہ اور لعنت کرنے والوں کی ان پر لعنت ہو۔تباہی ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے ہاتھ سے لکھ کر کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ کچھ قیمت پر اس کو فروخت کر سکیں۔یہودی اپنے ہاتھ سے حقیقت کے برخلاف حضرت محمدؐ کی صفات لکھتے اور کمزوروں کو کہتے کہ یہ صفات آخری زمانہ میں آنے والے نبیؐ کی صفات ہیں کہ بڑے لمبے اور عظیم الجثہ ہوں گے پیٹ بھی بڑا اور لمبے بال اور ابھی پانچ سو سال مزید کے بعد آئیں گے حالانکہ یہ صفات آپؐ کی نہیں ہیں۔اس کا مقصد تھا کہ کمزور لوگوں پر حکومت کر سکیں اور ہمیشہ اپنا تسلط رکھیں اور ان کو حضرت محمدؐ مولا علیؑ اور عترتؑ کی خدمت سے روکے رکھیں۔ان جھوٹی صفاتِ معصومینؑ لکھنے پر ان کیلئے تباہی ہے اور جہنم کے برے ٹھکانے میں شدید عذاب ہے اور اس شدید عذاب میں مزید اضافہ اس مال کی وجہ سے جو انہوں کے حاصل کیا اور عوام کو انکار نبوت پر ثابت قدم رکھا اور علیؑ ولی اللہ کی مخالفت پر۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ج ا۔ص ۲۵۷)

فوائد:۔

1. مقصر ناصبی شیعہ علماء کی اندھی تقلید کرنے والا بے علم وعقل بصیرت کا اندھا یہودی کی مانند ہے کہ بلا دلیل ملاں کی مانے جارہا ہے۔یہ نہیں پوچھتا کہ یہ پانچ فقرے جو سنا کر اپنی تقلید واجب بتا رہا ہے ہو حدیث صرف اتنی ہے یا بہت طویل حدیث کے پانچ اپنی مرضی کے جملے نکال کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہو؟ یزید لعنت اللہ آدھی آیت پڑھتا تھا کہ نماز کے قریب نہ جاؤ مگر اگلا حصہ چھوڑ دیتا تھا کہ جب تم غنودگی کی حالت میں ہو۔دراصل یہ حدیث اندھی تقلید اور ناصبی شیعہ علماء کی تقلید کرنے کی ممانعت ہے۔

2. ناصبی علماء جو مختلف طریقوں سے معصومینؑ کی عصمت وعظمت وولایت وعزاداری کی مخالفت کریں ان کی کوئی بات نہ سنو۔

3. اگر کوئی کسی کی تقلید کرے تو وہ قول معصومؑ کے مطابق خود اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے تقلید کے باوجود۔اگر عالم کہے کہ میری تقلید کرنے والا جوابدہی سے بری ذمہ ہے تو یہ خلاف حق ہے۔

4. ولایت مولا علیؑ والی آیات واحادیث بیان نہ کرنا حق چھپانا ہے۔شہادتِ ولایت اور عزاداری کے خلاف فتوے واجب احکامات میں تغیر وتبدیلی کرنا ہے۔

5. فضائل معصومینؑ سے حسد اور انکار ظلم ہے۔غیر معصوم ناصبی عالم کو وسیلہ بنانا ظلم ہے۔ایسے لوگوں کا قول وفعل ناقابل قبول ہے۔

6. ہر ایک پر بذات خود معرفت محمدؐ وآل محمدؐ حاصل کرنا واجب ولازم ہے۔ناصبی ملاں کی من گھڑت باتیں کوئی وزن نہیں رکھتیں۔

7. فاسق وہ جو مولاؑ کے امر کی نافرمانی کرے اور اس کے مقابلہ میں اپنے فتوے جاری کرے متعصب وہ ہے جو معصومینؑ کے فضائل سے حسد کرے اور پھر خود کو معصوم انبیاءؑ سے افضل سمجھے۔دنیا کے اقتدار اور مال کے لالچ میں آ جائے اور جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرے اس کا ہر فعل حرام ہے۔شیعہ علمائے حق پر ناصبی شیعہ علماء قاتلانہ حملے کرواتے ہیں اگر

بس نہ چلے تو الزام لگا کر نظر بند کر دیتے ہیں۔ اور ناصبی علماء کی جھوٹی مدح اور خوشامد کیلئے کتابیں چھاپی جاتی ہیں۔

8. جو امر مولاؑ کا مطیع ہو یعنی قرآن و حدیث سے قول معصومؑ کے مطابق واضح کر کے حکم بتائے اس کی بات مانو۔ جو اپنی عقل و ظن سے فتویٰ دے اور دلیل دینے سے گریز کرے اس کی بات ناقابل قبول ہے۔

9. علمائے حق شیعوں میں اقلیت میں ہیں اکثریت حق کی دلیل نہیں۔ ناصبی مقصر جو قبیح و فحش ہوتے ہیں ان کی بات ماننا اور عزت کرنا غلط بات ہے وہ جاہل اور لالچی ہیں۔ ناصبی گروپ سے معصومینؑ نے خبردار کیا ہے کہ وہ شیعہ مدارس سے ہی پڑھ کر نکلیں گے۔ پھر عوام میں بڑے پروپیگنڈے سے توجہ کا مرکز بن جائیں گے پھر اپنا کام شروع کر دیں گے یعنی ولایت و عزاداری کی مخالفت۔ ایسے بہروپیئے ناصبی یزید اور اس کی فوج سے بدتر ہیں۔ وہ اللہ کے نور اور مشیت کو بشر کہہ کر کمزور شیعوں کو شک و شبہ میں ڈالتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے درس و تدریس، نماز، نکاح و جنازہ پڑھوانا باطل ہے۔

10. ناصبی اللہ کے وسیلہ کو کاٹ کر براہ راست اللہ سے رابطہ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ معصومؑ ولی کے ساتھ ملاں کو بھی ولی مانتے ہیں مولاؑ کے القابات خود استعمال کرتے ہیں مثلاً حجت، صدیق اکبر، فاروق، آیت اللہ العظمیٰ وغیرہ وغیرہ۔ پھر عوام سے کہتے ہیں جب ہمارا نام لو تو ساتھ صلواۃ بھی پڑھو! ایسے لوگ حق معصومینؑ غصب کرنے والوں کے طرفدار ہیں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ فدک حق فاطمہؑ نہیں تھا۔

11. صالح علماء جو قابل تعریف ہیں ان کا قول و فعل ولایتِ مولا علیؑ پر منحصر ہوتا ہے اور وہ امرِ معصومینؑ کی اتباع کرتے ہیں خود فتویٰ نہیں دیتے بلکہ ہر بات قرآن و سنت کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ ناصبی علماء بھی یہی راگ آلاپتے ہیں کہ ان کے فتوے بھی قرآن و سنت کے مطابق ہوتے ہیں، اگر کوئی حوالہ مانگے تو چپ سادھ لیتے ہیں۔ اگر ان علماء کی کتب کا مطالعہ کیا جائے جنہوں نے چوتھی صدی میں یہ ناصبی مذہب شروع کیا تھا تو صاف ثبوت ملتا ہے کہ ان کو قرآن و سنت سے بہت کم واسطہ تھا۔

۱۲۔ اللہ اور لعنت کرنے والے ان ناصبی علماء پر لعنت کرتے ہیں جو حق کو چھپاتے ہیں یعنی ولایتِ علیؑ اور عزاداری کے خاص طور پر دشمن ہیں۔ انہوں نے یہودی علماء کی طرح خود کتابیں وضع کر کے عوام کو دیں ہیں جن میں معصومینؑ کا نام نہیں ہے۔ اس کے برعکس اگر مثلاً من لایحضر الفقیہ دیکھیں تو اس میں ہر مسئلے کے ساتھ معصومؑ کا نام گرامی موجود ہے۔ اسی لیئے ناصبی اب کتب اربعہ کی مخالفت کرتے ہیں ان کو صحیح نہیں مانتے۔ ناصبی علماء کی خودساختہ کتب سستے داموں کمزور شیعہ خریدتے ہیں۔

13. یہودی علماء کی طرح ناصبیوں نے بھی معصومینؑ کی صفات بدل دیں ہیں مثلاً سہو و نسیان معصومؑ کیلئے ماننا واجب ہے اور جو نہ مانے وہ غالی ہے۔ مولا علیؑ اب شہید ہو چکے ہیں لہٰذا مدد اللہ خود کرتا ہے۔ امام زمانہؑ کے ظہور میں ابھی کافی دیر ہے اس لیئے سورۃ قصص کی پانچوں آیت لکھ کر نیچے مقصر علماء کی تصویریں چھاپی جاتی ہیں کہ یہی امام اور وارث ہیں۔ حالانکہ یہ آیت واضح طور پر معصومینؑ اور امام زمانہ عجل اللہ کیلئے ہے۔ مقصرین آیات کا مطلب اپنی مرضی سے بیان کر کے عوام پر حکومت و تسلط قائم رکھنا چاہتے ہیں تاکہ محمدؐ و آل محمدؐ کے اتباع سے باز رکھ سکیں اور مالی طور پر بھی استحصال جاری رکھیں۔ اسلام کے نام پر جھوٹی کتابیں وضع کر کے، کمزور ایمان شیعوں کا مال غصب کر کے، ولایت علیؑ سے روک کر مقصر ناصبی علماء صرف عذاب کے مستحق بن رہے ہیں۔

❖......❖......❖

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨٠ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٨١

اور انہوں نے کہا کہ ہمیں دوزخ کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ کہو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اللہ اپنے عہد

کی مخالفت ہرگز نہیں کرے گا۔ یا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں؟ کیوں نہیں! جو بھی بدی کمائے گا اور اس کے گناہوں نے اسے گھیر لیا پس وہی لوگ اہل دوزخ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(البقرۃ۔80-81)

ا۔ شقی لوگ جو ایمان ظاہر کرتے ہیں اور اپنی منافقت چھپاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس منافقت کی سزا اگر ملی بھی تو زیادہ سے زیادہ گنتی کے کچھ دن ہوں گے پھر ہمیشہ نعمتوں والی جنت میں چلے جائیں گے۔ کیا اللہ نے ان سے کوئی وعدہ کرلیا ہے کہ محمدؐ کا انکار کرنے اور ان آیات جو نبوت، علیؑ اور خلفاءؑ کے بارے میں ہیں رد کرنے پر صرف چند دن کا عذاب ہوگا؟ دراصل یہ عذاب نہ ختم ہونے والا دائمی ہوگا۔ اپنے آپ کو قبیح گناہوں پر آمادہ نہ کرو انکار کرکے اللہ کا اس کے رسولؐ کا اس کے ولیؑ کا جو امت کی فلاح و بہبود کیلئے قائم کیا گیا ہے جیسے ایک شفیق رحیم کریم والد اپنی اولاد کیلئے مہربان و شفیق ہوتا ہے۔ پھر تم جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹا دعویٰ کرتے ہو۔ پھر وہ گناہ جو ان کو گھیرے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے دین کے دائرے سے خارج ہیں اللہ کی ولایت سے نکل گئے ہیں اور اللہ کے غضب میں پھینک دیئے گئے ہیں وہ اللہ کا شرک وانکار ہے محمدؐ رسول اللہ کی نبوت کا انکار ہے اور ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا انکار ہے۔ ان میں ہر گناہ ان کے اعمال باطل کررہا ہے۔ ان گھیرنے والے گناہوں کے کرنے والے اہل دوزخ ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ولایت علیؑ وہ نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا اگر موالی پر کوئی سختی آئے تو اس کی وجہ سے دنیا کی کسی بدبختی سے بچ جاتا ہے اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے معصومینؑ کی شفاعت کی برکت سے۔ اور علیؑ کے دشمنوں کی ولایت اور علیؑ کی مخالفت وہ گناہ ہے جس کے ساتھ کوئی چیز فائدہ نہیں دیتی۔ صرف نرمی سے صحیح طریقے سے کوشش کے ساتھ دنیا میں معصومینؑ کی اطاعت فائدہ دیتی ہے پس دشمنانِ ولایت کیلئے آخرت میں صرف دائمی عذاب ہے۔ اور جس نے علیؑ کی ولایت سے جھگڑا کیا وہ اپنی آنکھوں سے کبھی جنت نہیں دیکھ سکے گا مگر صرف اس لیئے جنت دکھائی جائے گی کہ جان لے کہ اگر محبت کرتا تو یہ اس کا مقام و محلّہ ہوتا تاکہ اس کی حسرت وندامت میں اضافہ ہوجائے۔ اور جس نے علیؑ سے محبت کی اور ان کے دشمنوں سے برأت کی اور ولیوںؑ کو تسلیم کیا وہ کبھی بھی آنکھوں سے دوزخ نہ دیکھے گا مگر صرف اس لیئے دکھا کر یہ کہا جائے گا کہ اگر غیر کی ولایت پر ہوتا تو تیری منزل یہ ہوتی یا دنیا میں کفر ولایت کے علاوہ نفسانی فضولیات میں مبتلا رہا تو دوزخ دکھا کر اسے صاف کردیا جائے جیسے گرم حمام میں نہانے سے گندگی دور ہوتی ہے تاکہ پھر اسے شفاعتِ معصومینؑ سے نجات مل سکے۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ج ا۔ص ۲۶۰)

فوائد:۔

1. شقی القلب جو ظاہراً شیعہ ہیں مگر دراصل ولایت کے مخالف ہیں وہ منافق سمجھتے ہیں کہ اللہ نے ان سے جنت کا وعدہ کیا ہوا ہے اگر سزا ملی بھی تو چند دن ملے گی ولایت علیؑ اور عزاداری کے خلاف فتوے دینے کی وجہ سے، اس کے بعد نماز اور روزوں کے عوض ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کب ان سے وعدہ کیا تھا کہ گناہ کبیرہ قبیح جو کہ مخالفت ولایت ہے کرنے کے باوجود بخش دوں گا۔

2. ولایت علیؑ کی مخالفت تو وہ گناہ ہے جو آگ بگولے کی طرح محیط ہوکر گھیر کر دین اور ولایت الٰہی کے حلقے سے نکال کر دوزخ کے اندھے کنوئیں میں پھینک دیتی ہے اور تمام اعمال نماز روزے وغیرہ جلا کر راکھ کردیتی ہے۔

3. ولایت علیؑ وہ بحر مطہر ہے جس میں جو داخل ہوجائے تو کوئی نجاست وگناہ باقی رہ ہی نہیں سکتا۔ اقرار ولایت کے ساتھ معصومینؑ کے دشمنوں سے بیزاری لازم ہے۔

4. اور جو علیؑ کے دشمن کو ولی مانے یعنی جو ولایتِ علیؑ کے اقرار پر فتوے لگائے اور حسینؑ مظلوم کی عزاداری کے خلاف فتوے دے اس کے نیک اعمال ہرگز فائدہ نہ دیں گے۔ ان کی حسرت بڑھانے کیلئے جنت دکھا کر دوزخ میں ہمیشہ کیلئے پھینک دیا جائے گا۔

5. شفاعتِ معصومینؑ کے بغیر کوئی مخلوق نجات نہیں پاسکتی۔ نیک اعمال کے بل بوتے پر جنت داخل ہونے کے وسوسے سب شیطانی ہے۔ صرف ولایت علیؑ وہ نیک عمل ہے جو شفاعت کی سند ہے۔

❖......❖......❖

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور حسن سلوک کرو گے والدین کے ساتھ اور قرابتداروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں سے بھلی بات کرنا اور نماز قائم کرنا اور زکواۃ ادا کرنا پھر قلیل آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے اور تم منہ پھیرنے والے ہو۔ (البقرۃ۔83)

1. تمہارے افضل والدین جن کا زیادہ حق ہے کہ ان کا شکر ادا کرو وہ محمدؐ اور علیؑ ہیں۔
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (البرہان۔ج۱۔ص۲۶۵)

2. میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں اور ہمارا حق ان پر زیادہ عظیم ہے ان کے والدین کی نسبت کیونکہ اگر ہماری اطاعت کرو گے تو ہم دوزخ سے بچا کر جنت لے جائیں گا اور نیک آزاد بندوں کے ساتھ ملا دیں گے۔ اور قرابت داروں کا حق پہچانو جو آئمہ طاہرینؑ ہیں۔ جس نے محمدؐ اور علیؑ کے قربیٰ کا خیال رکھا اسے جنت میں ہزار درجات عطا فرمائے جائیں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب۔ ایک درجے کی دوسرے درجے سے بلندی گھوڑے کی ایک لاکھ سال مسافت کے برابر ہوگی۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (البرہان۔ج۱۔ص۲۶۵)

3. یتیم سے زیادہ وہ یتیم ہے جس کا رابطہ اپنے امامؑ سے منقطع ہو کہ امامؑ سے کچھ وصول نہ کر سکے دین میں شرعی حاجت ہو تو اسے معلوم نہ ہو کہ امامؑ کا حکم کیا ہے اس بارے میں۔ خبردار جو ہمارے شیعوں میں سے ہمارے علوم کا عالم ہو اور ہماری شریعت سے ناواقف ہو، ہمارے مشاہدے سے منقطع ہو جائے وہ اپنے گھر میں یتیم ہے۔ خبردار جو رشد و ہدایت اور ہماری شریعت کا علم حاصل کرلے وہ ہمارے ساتھ اعلیٰ درجوں میں دوست ہوگا۔
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (البرہان۔ج۱۔ص۲۶۶)

4. سائل کو دینے کے متعلق پوچھا گیا تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہاں سب کو دو اگر وہ ولایت کی معرفت نہ رکھتا ہو مگر حق کی مخالفت نہ کرتا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے بھلی بات کرو۔ اور اسے ہرگز نہ دو جو حق کے کسی پہلو کے سامنے نصب کرے یا باطل کے کسی پہلو کی طرف بلائے۔ (امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج۱۔ص۲۶۴)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے میثاق لیا ہوا ہے کہ عبادت ایسے کرو گے جیسا میں کہوں گا نہ کہ شیطان کی طرح کہ اپنی مرضی سے صرف خالص اللہ کی عبادت کرو اور میرا حکم نہ مانو۔ شیطان نے نور محمدؐ وآل محمدؐ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اس کے پیروکاروں نے محمدؐ وآل محمدؐ کا ذکر عبادات سے نکال دیا۔ حالانکہ تمام عبادات اللہ نے ذکر محمدؐ وآل محمدؐ قائم رکھنے کیلئے انسانوں کو تحفہ دیا ہے۔

2. والدین اور قربیٰ محمدؐ و علیؑ اور ان کی اہلبیتؑ ہیں۔ جس نے ان کے حق ولایت کو جانا اور ادا کیا وہی نجات پائے گا۔ جو مولا علیؑ جیسے عظیم والد کی معرفت نہیں رکھتا اسی لیئے اس کی ولادت طاہر نہیں ہوتی۔

3. اللہ تعالیٰ اپنے زمانے کے امامؑ سے رابطے کا حکم دیتا ہے۔ بعض ضعیف الاعتقاد لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ امامؑ سے رابطہ نہیں کر سکتے بلکہ انکا پیر مقصر ملاں رابطہ کر کے ان کو نتیجہ بتا

دے گا حالانکہ ناصبی ملاں تو امامؑ سے رابطہ کرنا ہی نہیں چاہتا وہ تو اپنی سوچ سمجھ سے فیصلے کرتا ہے۔ تو ایسے لوگ یتیم ہیں جو شریعت کے مسائل میں امامؑ کے احکام کی بجائے مقصر ملاں کے فتوؤں پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام شرعی مسائل کے جوابات معصومینؑ نے فراہم کیئے ہیں جو کتب میں موجود ہیں مگر یتیم قسم کے لوگ امامؑ کے حکم کے باوجود غیر معصوم مقصر ملاں کا فتویٰ مانتے ہیں۔ اور وہ شیعہ عالم بھی یتیم ہے جو عالم تو بن جاتا ہے مگر شریعت سے جاہل ہوتا ہے یعنی فروعِ دین تو زبانی رٹ لیتا ہے مگر روحِ عبادت کی معرفت نہیں رکھتا۔ کتب میں موجود ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ کیسے نماز پڑھتے تھے اس میں کیا پڑھتے تھے مگر اس کی آنکھیں اس حقیقت کا مشاہدہ کرنے سے قاصر رہتی ہیں لہٰذا وہ اپنے حجرے میں یتیم ہوتا ہے۔ حالانکہ مولا علیؑ نے ایک فقرے میں علم شریعت کی وضاحت فرمادی کہ میں ہی مومنوں کی نماز ہوں ان کا حج ہوں ان کی زکواۃ ہوں ان کا جہاد ہوں۔ یعنی جو شریعت پر اس کی روح جو ولایت علیؑ ہے کے ساتھ عمل پیرا ہو وہی اعلیٰ درجوں میں ہوگا۔

4. جو مولا علیؑ کی ولایت کے سامنے مقصر ملاں کی ولایت نصب کرتا ہو اور لوگوں کو بھی مختلف بہانوں سے مقصر ملاں کا مرید بننے کی دعوت دیتا ہو اس کو خیرات تک دینے سے منع فرمایا گیا ہے۔ مگر اس کے برعکس غیر مسلم کو خیرات دیں اگر وہ سوال کرے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی مگر وہ ولایتِ علیؑ کی مخالفت نہ کرتے ہوں تو ان کے ساتھ میل جول، مریضوں کی عیادت، جنازے میں ساتھ دینے اور مسجدوں میں جانے تک کا حکم دیا گیا ہے۔

❖......❖......❖

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

اور جب ہم نے تم سے میثاق لیا کہ تم اپنوں کا خون نہیں بہاؤ گے اور ان کو اپنے گھروں سے نہیں نکالو گے پھر تم نے اقرار کیا اور تم اس کے گواہ ہو۔ پھر تم ایسے لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ایک گروہ کو ان کی بستیوں سے نکالتے ہو اور ان کے خلاف ظلم اور زیادتی کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی بن کر آجائیں تو ان کا فدیہ دیتے ہو اور حالانکہ ان کا نکالنا (ہی) تم پر حرام تھا۔

کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور ایک حصے کا انکار کرتے ہو۔ پس جو لوگ تم میں سے ایسا کریں ان کی سزا دنیا کی زندگی میں رسوائی کے سوا کچھ نہیں اور قیامت کے دن وہ شدید عذاب میں پلٹا دیئے جائیں گے اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو تم کرتے ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا ہے پس ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جاسکے گی۔

(البقرۃ۔84-86)

1. جب یہ آیت یہودیوں کے بارے میں اتری کہ انہوں نے اللہ کا عہد توڑ دیا اور اللہ کے رسولوںؑ کی تکذیب کی اور اللہ کے ولیوںؑ کو قتل کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اِس امت میں یہودیوں کی مثال یا ان سے بڑھ کر کون ہے؟ میری قوم کا ایک گروہ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کریں گے مگر میری ذریت کے افضل ترین اور پاک اصل کو قتل کریں گے اور میری سنت و شریعت کو بدلیں گے اور میرے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کو قتل کریں گے جیسے یہودیوں کے اجداد نے زکریاؑ اور یحییٰؑ کو قتل کیا۔ خبردار اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور قیامت سے پہلے ان کی بچی ہوئی اولاد پر حسینؑ مظلوم کی اولاد میں سے مہدی ہادیؑ کو ظاہر کرے گا تاکہ اس کے ساتھیوں کی تلواریں ان کو جہنم رسید کریں۔ خبردار اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے حسینؑ کو قتل کیا اور ان کے محبوں کو اور ان کے ناصروں کو اور جوان پر لعنت نہیں کرتے بغیر کسی مجبوری کے۔ اور اللہ کی رحمت و شفقت ان پر جو مولا حسینؑ پر روتے ہیں اور انؑ کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں کیلئے غیض و غضب سے پُر رہتے ہیں۔ خبردار جو حسینؑ کے قتل پر راضی ہوا وہ قتل میں شریک ہے۔ خبردار جس نے انؑ کو قتل کیا یا مدد کی یا سامان فراہم کیا یا لشکر کے کام کیئے وہ اللہ کے دین سے خارج ہیں۔ جان لو بیشک اللہ نے مقرب فرشتوں کو حکم دیا کہ قتل حسینؑ سے جو خون گرا ہے اسے جنت کے خزانوں میں لے کر آ ؤ اور اسے اب حیات میں ملا دیا تو آب حیات کی خوشبو و مٹھاس میں ہزار گنا اضافہ ہو گیا۔ اور اگر ملائکہ قتل حسینؑ پر خوش ہونے والوں اور ہنسنے والوں کا خون دوزخ میں لا کر اس کے کھولتے ہوئے پانی اور پیپ اور بدبودار اور گندے پانی میں ملایا جائے تو اس کی حرارت اور عذاب میں ہزار گنا اضافہ ہو جاتا ہے اور آل محمدؐ کے دشمنوں پر عذاب میں شدت آ جاتی ہے۔

(خلاصہ حدیث امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۲۶۹)

فوائد:۔

1. نام نہاد مسلمان جو محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمن ہیں وہ یہودیوں کی مثال ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر ہیں کہ جب معصومینؑ سامنے موجود تھے تو ان کو شہید کیا اب پردہ غیبت میں ہیں تو زبان سے شہید کر رہے ہیں اقرار ولایت سے انکار کر کے۔

2. یہ یہودی آستین کے سانپ ہیں بیرونی دشمن نہیں ہیں یہ سنت و شریعت کو بدل رہے ہیں حالانکہ اللہ کا قانون کبھی نہیں بدلتا۔ ولایت و عزاداری کی مخالفت، عصمت و طہارت پر زبان درازی دین الٰہی کو بدلنے کی ناپاک جسارت نہیں تو اور کیا ہے۔

3. معصومینؑ کو جنہوں نے شہید کیا ہاتھ سے یا زبان سے ان پر لعنت کرنا ان سے بیزاری اختیار کرنا لازمی ہے سنتِ الٰہی ہے۔

4. شہادت حسینؑ نے دین الٰہی اور کائنات کو بقا بخشی ہے۔ جنت میں جنتی صرف حسینؑ کے صدقے آب حیات پی کر ہمیشہ رہیں گے۔

5. دشمنانِ عزاداری امام مظلوم دوزخ کا بھڑکتا ہوا ایندھن ہیں۔ عزاداری کے خلاف ہر حربے کا علم اللہ جل جلالہ کو ہے۔ یا علیؑ مدد کے منکر آخرت میں بے یار و مددگار رہوں گے۔

6. حضرت ابوذرؓ کو ربذہ کے صحرا میں جلاوطن کر دینا بھی اس آیت کے زمرے میں آتا ہے۔ حضرت ابوذر کا جرم بھی تبلیغ ولایت مولا علیؑ تھا۔

❖......❖......❖

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اوا سکے بعد پے در پے رسول بھیجے اور عیسیٰ بن مریم کو روشن نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی۔ یہ کیا کہ جب بھی کوئی رسول اس چیز کو لے کر آیا جسے تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو تم نے سرکشی کی تم نے (انبیاء کے) ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو تم قتل کرتے رہے۔ (البقرۃ۔87)

1. یہودیوں نے رسول اللہؐ کے واضح معجزات دیکھے پھر بھی ایمان لانے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی کہ موسیٰؑ کو تورات عطا کی جس میں اللہ کے احکام، محمدؐ اوران کی پاک آلؑ کے فضائل، علیؑ ابن ابی طالبؑ اوران کے خلفاءؑ کا ذکر، مسلمانوں اور مخالفوں کا ذکر موجود ہے۔ پھر یکے بعد دیگرے رسولؑ بھیجے۔ عیسیٰؑ کو معجزات کے ساتھ بھیجا مثلاً مردہ زندہ کرنا، اندھے اور برص والے مریضوں کو شفا دینا، لوگ گھروں میں کیا کھاتے اور جمع کرتے ہیں کی خبر دینا اور روح القدس سے انکی مدد اللہ نے کی۔ ان کو آسمان کی طرف اٹھالیا گھر کے روشندان سے اور جس نے قتل کی سازش کی تھی وہ ان کے بدلے قتل ہو گیا۔ کیونکہ اللہ نے اسے عیسیٰؑ کی شبیہہ بنا دیا۔ اللہ نے رسولؑ بھیجے انہوں نے عہد اور میثاق لیئے اللہ کے افضل اور پاک اولیاء محمدؐ اوران کی طیب وطاہر آلؑ کے بارے میں کہ ولایت محمدؐ وآل محمدؐ وہ ہے جو انتہائی غرض ہے اور افضل ترین مراد ہے اللہ نے کوئی مخلوق پیدا نہیں کی اور کوئی ایک رسولؑ نہیں بھیجا مگر اس لیئے کہ محمدؐ علیؑ اوران کے خلفاءؑ کی ولایت کی دعوت دے اور عہد لے ان سے کہ ولایت پر قائم رہیں اور عمل کریں امتوں کی تمام عوام۔ تم اور تمہارے اجداد نے سرکشی کی یہاں تک کہ زکریاؑ اور یحییٰؑ کو قتل کر دیا۔ تم سرکشی کرتے ہو اور حضرت محمدؐ اور مولا علیؑ کے قتل کی سازشیں کرتے ہو اللہ نے تمہاری ان بد کوششوں کو ناکام بنایا اور بری چال کو رد کیا۔ شہید کرنے والوں کے فعل سے راضی ہونا اس عمل میں شامل ہونا ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۷۱)

2. جب بھی محمدؐ اس چیز کو لے کر آئے جو تمہارے دل نہیں چاہتے یعنی ولایت علیؑ تو تم انکار و سرکشی کرتے ہو تم نے آل محمدؐ میں سے کچھ کی تکذیب کی اور کچھ کو قتل کیا۔ (امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۷۲)

فوائد:۔

1. روز اول سے ہر امت سے اللہ نے میثاق ولایتِ محمدؐ وآل محمدؐ لیا پھر وعدہ بھی لیا کہ اس پر قائم رہنا اور عمل کرنا۔ اکثر لوگوں نے انکار و سرکشی کی اور کچھ نے تکذیب کی کہ ولایتِ علیؑ کے علاوہ کیا دین میں اور کچھ نہیں ہے اور کچھ نے عملی طور پر انکار کیا ہے۔ اور کچھ زبان سے شہید کرتے ہیں۔

2. حالانکہ اللہ عزوجل کی انتہائی سب سے آخری اعلیٰ غرض وغایت اور افضل ترین مقصد ومراد صرف ولایت محمدؐ وآل محمدؐ ہے۔ تمام مخلوقات کو پیدا کرنے کا مقصد صرف معرفتِ ولایت ہے جس عبادت کیلئے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا گیا ہے وہ یہی ولایتِ الٰہی ہے۔

❖......❖......❖

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی ہے اس لیئے وہ کم ہی

ایمان لاتے ہیں۔ (البقرۃ۔88)

ا۔ انبیاءؑ نے زبان سے بتایا، اللہ کی کتب میں محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل موجود تھے پھر رسول اللہؐ سے معجزات دیکھے پھر بھی دل سخت رہے اور خیر سے دور رہے۔ان کے دل غلاف میں لپٹے ہیں کہ رسول اللہؐ کی حدیث دل میں داخل نہیں ہوتی اسی لیئے ان کا ایمان کم ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے۔رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ کرلو جیسے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔توبہ مخالفت کے ساتھ قبول نہیں ہوتی۔حضرت آدمؑ نے پوچھا کہ یا اللہ میری توبہ کس طرح قبول ہوگی تو اللہ نے فرمایا کہ ان افضل ہستیوں کے توسل سے جن کے اسمائے مبارکہ کا تمہیں علم دیا اور جن کی وجہ سے تمہیں ملائکہ پر فضیلت دی اور وہ محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔حضرت آدمؑ نے محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے دعا کی تو قبول ہوئی تو پوچھا کہ یا اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کی شان کتنی عظیم ہے؟ اللہ نے وحی کی کہ اگر تو محمدؐ و آل محمدؐ کے جاہ وجلال کی حقیقت جان لے تو لازم ان سے محبت کرے محبت تیرا افضل ترین عمل ہو جائے۔اگر محمدؐ کا وزن روز اول سے آخر، تحت الثرٰی سے عرش تک تمام مخلوقات نبیوں رسولوں فرشتوں تمام نیک بندوں سے کیا جائے تو بھاری ہے۔اگر آل محمدؐ کے ایک فرد کا وزن تمام انبیاءؑ کی آلوں سے کیا جائے تو بھاری ہے اور اگر حضرت محمدؐ کے ایک نیک صحابی کا وزن تمام انبیاءؑ کے صحابیوں سے کیا جائے تو بھاری ہے۔اے آدمؑ اگر ایک کافر یا تمام کفار آل محمدؐ کے ایک فرد اور نیک صحابیوں سے محبت کریں تو اللہ کیلئے کافی ہے کہ ان کیلئے توبہ اور ایمان لکھ دے اور پھر جنت داخل کر دے۔بیشک اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے محبوں میں سے ایک پر اتنی رحمت فرماتا ہے کہ اگر اس رحمت کو تمام مخلوق جو اللہ نے اول سے آخر تک پیدا کی ہے پر تقسیم کیا جائے اگرچہ وہ سب کافر بھی ہوں تو وہ کافی ہوگی کہ ان سب کو قابل تعریف آخرت تک لے جائے یعنی اللہ پر ایمان اور جنت کا مستحق ہونا۔اور اگر کوئی شخص آل محمدؐ اور ان کے نیک صحابیوں سے بغض رکھے یا ان میں سے ایک سے تو اللہ اسے ضرور عذاب دے گا کہ اگر وہ عذاب تمام مخلوق کے برابر پر تقسیم کیا جائے تو سب کو ہلاک کر دے۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۲۷۲)

فوائد:۔

1. توبہ صرف محمدؐ و آل محمدؐ کے اسمائے مبارکہ کا ذکر اور واسطہ دینے سے قبول ہوتی ہے۔اسی طرح تمام اعمال کی قبولیت کی شرط ذکر معصومینؑ ہے۔
2. مودت محمدؐ و آل محمدؐ افضل ترین عمل ہے۔
3. اللہ تعالیٰ کو کسی مذہب وملت کی پرواہ نہیں۔اللہ کی رضا وخوشنودی صرف اس میں ہے کہ آل محمدؐ سے محبت کی جائے اور ان کے مخالفوں پر لعنت۔
4. غلافی دلوں والے افراد ہر دور میں ہوتے ہیں جن پر آیات واحادیث اثر نہیں کرتیں۔اگر ان کے سامنے ایک طرف آیت یا قول معصومؑ رکھا جائے اور دوسری طرف مقصر ملاں کا فتویٰ تو وہ بلاتردد فتوے کو اختیار کریں گے۔ایسے لوگوں کے شیطانی ظن میں غیر معصوم مقصر ملاں کا علم اللہ کے علم جو معصومینؑ سے ظاہر ہوتا ہے سے زیادہ ہوتا ہے (نعوذ باللہ) اور ایسے غلافی لوگ اس پر فخر بھی کرتے ہیں کہ ان پر قرآن وحدیث کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا جو کچھ ملاں کہتا ہے بس وہی صحیح ہے۔

❖......❖......❖

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۸۹

اور جب ان کی طرف اللہ کے پاس سے ایک کتاب آ گئی ہے جو اس کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس ہے اور یہ اس سے پہلے ان لوگوں

پر جو کافر ہیں فتح حاصل کرنے کی دعائیں مانگتے تھے لیکن جب وہ آ گیا جسے انہوں نے پہچان لیا تو اسے ماننے سے انکار کر دیا پس ان منکرین پر اللہ کی لعنت ہے۔(البقرۃ۔89)

ا۔ قرآن پاک تورات کی تصدیق کرتا ہے۔تورات میں بیان ہے کہ حضرت محمدؐ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہونگے اور ان کی مدد اللہ کے ولی علیؑ کریں گے۔مولا محمد مصطفیؐ کے ظہور سے پہلے یہودی دشمنوں پر فتح حاصل کرنے کیلئے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کرتے تھے تو فتح حاصل ہو جاتی تھی۔ آپؐ کا ظہور ہوا تو وہ آپؐ کو پہچان گئے کیونکہ آپؐ کی صفات و کمالات جانتے تھے مگر حسد کی وجہ سے انکار کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے انکو حکم دیا تھا کہ جب مصیبت پڑے تو محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر دعا کرنا۔وہ ایسا ظہور محمد مصطفیؐ سے کئی سال پہلے کرتے رہے۔اور دس سال پہلے قبیلہ اسد اور غطفان اور مشرکین نے مل کر ان کو تنگ کرنے کا پروگرام بنایا اور تین ہزار سوار لے کر یہودیوں کی ایک بستی کا رخ کیا وہ تین سو سواروں کے ساتھ نکلے اور محمدؐ و آل محمدؐ کے واسطے سے دعا کی اور فتح پائی۔شکست کے بعد انہوں نے تیس ہزار کا لشکر جمع کر کے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا اور ان پر کھانا پانی بند ہو گیا تو پھر انہوں نے محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے دعا کی کہ بھوک پیاس سے مر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بارش کی اور ان کی پانی والی ضروریات پوری ہوئیں اور بارش سے محاصرے والی فوج کا نقصان ہوا تو لشکر نے کہا اچھا پانی تو تمہیں مل گیا ہے مگر کھانا کہاں سے ملے گا؟ تو اللہ سے پھر انہوں نے محمدؐ و آل محمدؐ کے توسل سے دعا کی تو ایک قافلہ گندم اور کھانے کے سامان سے لدا ہوا ہزار اونٹوں خچروں گدھوں کے ساتھ آ گیا اور محاصرہ کیئے ہوئے لشکر کے سوتے ہوئے یہودیوں کے شہر میں داخل ہو گیا اور ان کی حاجت پوری ہو گئی۔پھر یہودی تین سو سواروں کے ساتھ مقابلہ کو نکلے اور تیس ہزار پر محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے فتح پا لی۔

اے امت محمدؐ تم بھی مصیبت و پریشانی کے وقت محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر کیا کرو تو اللہ تمہاری ملائکہ سے مدد کرتا ہے اور ان شیاطین پر فتح عطا کرتا ہے جو تمہارا قصد کرتے ہیں ہر شخص کے ساتھ دو ملک نیکیاں اور گناہ لکھنے کیلئے موجود ہوتے ہیں اور ابلیس کی طرف سے دو شیطان ہر وقت اغوا کرنے کے چکر میں ہوتے ہیں۔پس جب کوئی وسوسہ دل میں آئے تو کہو ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی محمد و آلہ الطیبین'' اس پر شیطان بھاگ کر ابلیس کے پاس جاتے ہیں وہ ایک ہزار شیطانوں کو مدد کیلئے بھیجتا ہے تو جب بندہ پھر اللہ اور محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر کرتا ہے تو انکو فرار کا کوئی راستہ نہیں ملتا۔پھر ابلیس لشکر بھیجتا ہے تو اللہ ایک لاکھ فرشتوں کا لشکر جن کے پاس آگ کا اسلحہ ہے بھیجتا ہے وہ ان کو ایسے زخم لگاتے ہیں جو ٹھیک نہیں ہوتے جب تک وہ مومن اللہ کی اطاعت اور اسکا ذکر اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ بھیجتا رہتا ہے۔اور اگر وہ بندہ مخالفت و معصیت شروع کر دے تو شیطانوں کے زخم بھر جاتے ہیں پھر وہ طاقتور ہو کر اس کی پشت پر سوار ہو جاتے ہیں۔اگر شیطان کی آنکھوں کو جلانا چاہتے ہو اور زخموں سے تکلیف دینا چاہتے ہو تو ہمیشہ اللہ کی اطاعت و ذکر کرو اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ بھیجو۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۱۴۷)

فوائد:۔

1. یہودیوں کی کتب میں لکھا تھا کہ محمد مصطفیؐ ہجرت کر کے عیر اور احد کے پہاڑوں کے درمیان تشریف لائیں گے تو ان کے قبیلے انتظار میں آ کر تیما، فدک، خیبر، احد اور عیر کے نزدیک آباد ہو گئے۔جب آپ آ گئے تو حسد میں آ کر انکار کر دیا۔اسی طرح مقصر ملاں قرآن و حدیث کو ولایت علیؑ سے مالا مال پاتا ہے تو حسد سے جل جاتا ہے اور اپنی ولایت کے قصیدے پڑھنا شروع کر دیتا ہے اور کتب حقہ کی صحت پر اعتراض کرتا ہے تا کہ لوگ صرف اس کی فتووں والی کتاب پڑھیں اور عمل کریں جس میں معصومینؑ کا نام حذف ہے۔
2. مومنین کو ہر وقت ہر عمل میں ذکر معصومینؑ کرنا چاہیئے تا کہ مقصر ملاں کی آنکھیں جلتی رہیں اور زخم گہرے ہوتے رہیں اور وہ کسی کی پشت پر سوار نہ ہو سکے۔

❖......❖......❖

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

فَضْلِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ج فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ط وَلِلْكٰفِرِیْنَ

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝

کیا ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ دیا ہے کہ وہ اس چیز کا جو اللہ نے نازل کی ہے اس بات کی ضد کر کے انکار کر رہے ہیں کہ اللہ اپنا فضل بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے بس وہ غضب در غضب لے کر لوٹے اور کافروں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔(البقرۃ۔90)

ا۔ کیا ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ دیا ہے کہ وہ اس چیز کا جو اللہ نے نازل کی ہے علیؑ کے بارے میں محض یہ ضد کر کے انکار کر رہے ہیں کہ اللہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے یعنی مولا علیؑ پر کیوں نازل کرتا ہے۔ پس دشمنان آل محمدؐ مغضوب ہیں اور کافر ہیں جن پر ذلت آمیز عذاب ہوگا۔

(خلاصہ حدیث۔امام باقرؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۲۸۰)

فوائد:۔

ا۔ مقصرین نے بھی ولایت مولا علیؑ کے بدلے دنیا کی عارضی چیزیں خریدلی ہیں اور ان کی ضد بھی یہی ہے کہ کیا ولایتِ علیؑ کے علاوہ دین میں کچھ اور نہیں ہے۔ دراصل وہ اپنا حسد نہیں چھپا سکتے جو ان کو وجہ اللہؑ سے ہے۔ اللہ قادر مطلق کو کون پوچھ سکتا ہے اسکی مرضی جسے چاہے اسے اپنی مشیت اور چہرہ بنائے۔

❖......❖......❖

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ط قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز پر ایمان لاؤ جو اللہ نے نازل کی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس چیز پر ایمان لاتے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور وہ چیز جو اس کے علاوہ ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے اور اس چیز کی تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان سے کہو پھر تم کیوں اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے قتل کرتے رہے اگر تم مومن ہو۔(البقرۃ۔91)

ا۔ یہودی قرآن پر ایمان نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم صرف تورات پر ایمان رکھتے ہیں جو ان پر نازل ہوئی۔ تورات میں تو انبیاءؑ کے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا یعنی تم تورات پر بھی ایمان نہیں رکھتے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کا قرآن پر ایمان نہیں وہ تورات پر بھی ایمان نہیں لایا کیونکہ اللہ نے دونوں پر ایمان کا عہد لیا ایک پر ایمان لانا قابل قبول نہیں حتیٰ کہ دوسری پر ایمان لائے۔ اسی طرح اللہ نے ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ پر ایمان لانا فرض کیا ہے جیسے محمدؐ پر ایمان لانا فرض ہے۔

جو یہ کہے کہ میں محمدؐ کی نبوت پر ایمان لایا اور ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا انکار کرے پس وہ محمدؐ کی نبوت پر بھی ایمان نہیں لایا۔ جب اللہ قیامت کے دن تمام مخلوقات کو دوبارہ زندہ کرے گا تو منادی مخلوقات کے ایمان اور کفر کی پہچان کیلئے آواز دے گا ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' اور تمام مخلوق کو دہرانے کا حکم ہوگا تو دھریہ اور معطلہ فرقے والے نہیں کہہ سکیں گے باقی تمام مخلوق کہے گی اس طرح دھریہ اور معطلہ فرقے والے علیحدہ ہو جائیں گے۔ پھر منادی کہے گا ''اشھد ان لا الہ الا اللہ'' تو سب کہیں گے سوائے ان کے جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تھا مجوسیوں، عیسائیوں اور بت پرستوں میں سے۔ پس وہ نہ بولنے سے دوسری مخلوق سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ پھر منادی کہے گا ''اشھد ان محمداً رسول اللہ'' تو تمام مسلمان کہیں گے مگر یہودی عیسائی اور تمام مشرکین چپ رہیں گے۔ پھر عرصہ محشر میں منادی کہے گا کہ ان کو محمدؐ کی نبوت کی شھادت کی وجہ سے جنت کی طرف لے جاؤ تو اس وقت اللہ کی طرف سے آواز آئے گی کہ نہیں ان کو روکو کہ ابھی ان سے سوال کرنا ہے۔ تو فرشتے کہیں گے کہ اے ہمارے رب کیوں روکیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی کہ ان کو روکو کیونکہ ان سے ولایتِ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آل محمدؐ کا سوال کرنا ہے۔ اے میرے بندو اور کنیزو! میں نے تمہیں محمدؐ کی شھادت کے ساتھ دوسری شھادت کا حکم دیا تھا اگر اسے لائے ہو تو ثواب بھی ملے گا اور عزت والا ٹھکانہ بھی اور اگر اسے نہیں لائے تو محمدؐ کی شھادت نبوت تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی اور نہ میری ربوبیت کی شھادت۔ پس جو اسے لے کر آیا ہے وہی کامیاب ہے اور جو نہیں لایا وہ ہلاک ہونے والوں میں ہے۔

ان میں سے کچھ کہیں گے کہ ہم علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کی گواہی دیتے تھے اور آل محمدؐ کے محبّ بھی تھے۔ اور وہ اس میں جھوٹے ہیں خیال کرتے ہیں کہ جھوٹ سے نجات پا جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا تو پھر علیؑ اس پر تمہارے گواہ ہیں یا علیؑ آپ گواہی دیں۔ تو وہ فرمائیں گے جنت میرے موالیوں کی شاہد ہے اور دوزخ میرے دشمنوں کا شاہد ہے۔ پس جو ان میں سچا ہوگا اسے جنت کی ہوا اور نسیم سوار کرا کے لے جائے گی رب کے فضل سے اعلیٰ مقام و منزل والی جنت میں اور جو ان میں جھوٹا ہوگا اسے دوزخ کی بھڑکتی آگ اور کھولتا پانی لے جائے گا اور اس پر سہہ شعبہ سایہ ہوگا جس کے شعلے اس کو اٹھا کر ہوا میں بلند کر کے دوزخ میں پھینک دیں گے۔ اسی لیئے مولا علیؑ جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۸۰)

فوائد:۔

1. ولایتِ مولا علیؑ و آئمہؑ کی شہادت کا اقرار توحید و نبوت کی شہادت کے اقرار کے ساتھ بلافصل ہے۔
2. جو اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں کہ لوگوں کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم بھی ولایت کے قائل ہیں اور آل محمدؐ سے محبت کرتے ہیں مگر ان مقصروں کی کتب ولایت علیؑ کی شہادت کو کسی چیز کا جز و بھی نہیں بتاتیں بلکہ مبطل اعمال ظاہر کرتی ہیں اور آل محمدؐ کی محبت کی بجائے عزاداری امام مظلومؑ پر فتوے لگاتی ہیں۔ ایسے عادی جھوٹے اور منافق قیامت میں بھی اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے اور بیان بازی کی کوشش کریں گے مگر مولا علیؑ جنت و جہنم کو حکم دے کر صادق اور کاذب کو علیحدہ علیحدہ کر دیں گے۔

❖......❖......❖

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٩٣

اور جب ہم نے تم سے میثاق لیا اور تمہارے اوپر طور کو بلند کیا (اور کہا) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور سنو۔

انہوں نے کہا ہم نے سنا اور نافرمانی کی۔ اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑا رچ بس گیا تھا۔ ان سے کہہ دو بہت بری ہے وہ چیز جس کا تمہیں تمہارا ایمان حکم دیتا ہے اگر تم مومن ہو۔ (البقرۃ۔93)

ا۔ موسیٰؑ جو دین کے احکام، اور محمدؐ و علیؑ اور ان کے خلفاءؑ کی تمام مخلوق پر فضیلت کے جو احکام لے کر آئے قوم نے انکار کیا۔ اللہ نے ان فرائض کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا اور توجہ سے سننے کو کہا تو انہوں نے سن تو لیا مگر اس پر عمل کرنے میں نافرمانی کی۔ جب بچھڑے کو ریزہ ریزہ کر کے پانی میں بہا دیا گیا تو قوم کو پانی پینے کا حکم دیا تا کہ جنہوں نے پوجا کی تھی اور جنہوں نے پوجا نہیں کی تھی ان میں فرق ظاہر ہو جائے۔ تمہارا ایمان کتنا برا حکم دیتا ہے کہ محمدؐ، علیؑ اور ولیوںؑ کا انکار کرو۔ تورات یہ تو حکم نہیں دیتی۔

جنہوں نے پوجا کی تھی جب انہوں نے پانی پیا تو وہ ان کے دلوں میں جا بیٹھا اور ان کے ہونٹ اور ناک کالے ہو گئے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۲۸۳)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے ولایت کے فرض کو مضبوطی سے پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ محمدؐ و آل محمدؐ کی مہربانی سے اس امت کو مہلت دی گئی ہے ورنہ ان پر بھی کوہ طور بلند کیا جاتا۔
2. مقصرین کے دلوں میں بچھڑوں کی محبت رچ بس گئی ہے جن کی وہ پوجا کرتے ہیں ہر بات مانتے ہیں کہتے ہیں یہی اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ولایتِ مولا علیؑ کی بات کبھی مجبوراً مجالس میں سن تو لیتے ہیں مگر ان کے دل انکار کرتے ہیں کہ ولایت الٰہی پر عمل پیرا نہ ہونا بلکہ جو بچھڑا (مقصر ملاں) کہتا ہے وہی کرنا۔

❖......❖......❖

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٩٤ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٩٥ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٩٦

ان سے کہو اگر اللہ کے ہاں آخرت کا گھر دوسرے لوگوں کے علاوہ صرف تمہارے لیئے مخصوص ہے تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔ اور وہ ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے ان (کرتوتوں) کی وجہ سے جو انہوں نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہیں اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور تم ان کو سب لوگوں سے زیادہ زندگی کا حریص پاؤ گے ان لوگوں سے بھی زیادہ جنہوں نے شرک کیا ہے۔ ان میں ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اس کو ہزار سال عمر دے دی جائے حالانکہ یہ عمر بھی اسے دی جائے تو یہ اسے عذاب سے بچانے والی نہیں ہے اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ

یہ کررہے ہیں۔(البقرۃ۔94-96)

1. جب اللہ نے ملامت کی رسول اللہؐ کی زبان مبارک کے ذریعے اوران کے تمام عذر ختم ہوگئے اور حجت واضح ہوگئی کہ محمدؐ نبیوںؑ کے سردار ہیں علیؑ وصیوںؑ کے سردار ہیں اور آل محمدؐ دین کو قائم کرنے والے آئمہؑ ہیں تو یہودی کہنے لگے مگر جنت تو صرف ہمارے لیئے ہے اور ہم اللہ کے دوست ہیں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں اللہ ہماری کوئی دعا رد نہیں کرتا۔تو اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ ان یہودیوں سے کہو کہ اگر جنت اور اسکی نعمتیں صرف تمہارے لیئے ہیں اور مومنوں کیلئے نہیں ہیں اور تمہاری دعا بھی قبول ہوتی ہے تو جھوٹوں کیلئے موت کی دعا کرو۔یہودی علماء کو پتہ تھا کہ وہ جھوٹے ہیں اور محمدؐ وعلیؑ اوران کے تصدیق کرنے والے سچے ہیں۔انہوں نے جھوٹوں پر موت کی دعا نہ کی کیونکہ اگر دعا کرتے تو خود مرجاتے اوران کو پتہ تھا کہ انہوں نے اللہ کا انکار اسکے رسول محمدؐ وصی علیؑ اور آئمہؑ کا انکار اپنے ہاتھوں سے آگے اللہ کے حضور بھیجا ہوا ہے اور اللہ ان جھوٹوں کو جانتا ہے۔اور یہ دنیا کی طویل زندگی کی لالچ کرتے ہیں مشرکوں سے بھی زیادہ کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ آخرت میں ان کے لیئے کوئی حصہ نہیں۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج۱۔ص۲۸۵)

2. جب یہودی ڈر کر عاجز ہوگئے تو کچھ یہودیوں نے عرض کی کہ آپؐ کی دعا قبول ہوتی ہے اس لیئے مولا علیؑ سے کہیں کہ ہمارے سردار کے بیٹے کیلئے دعا کریں جو بہت خوبصورت جوان تھا اب برص کی وجہ سے بوجھ بن گیا ہے کوئی اس کے نزدیک نہیں جاتا نیزے پر اسکو روٹی دیتے ہیں۔رسول اللہؐ نے فرمایا اسے لے آؤ۔وہ بہت بری حالت میں تھا۔آپؐ نے مولا علیؑ کو دعا کیلئے کہا تو وہ صحیح سلامت ہوگیا۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے جوان ایمان لے آؤ تو وہ اچھے طریقے سے ایمان لے آیا۔اس کے باپ نے کہا کہ ظلم ہوگیا اس سے تو بہتر تھا کہ کوڑھی رہتا مگر آپؐ کے دین میں داخل نہ ہوتا۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے اسے آفات سے نجات دی اور جنت کی نعمتیں دے گا۔اس کے باپ نے کہا کہ یہ تو اس کے ٹھیک ہونے کا وقت تھا ورنہ آپؐ کی دعا سے نہیں ہوا اگر آپؐ کی دعا قبول ہوتی ہے تو بددعا کریں کہ دوبارہ بیمار ہوجائے مگر ایسا نہ ہوگا۔پھر اس نے اصرار کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپؐ سچے ہیں تو یہ بیماری مجھے لگ جائے۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ کافر سرکش ہے بددعا کردو تو وہ فوراً جزام و برص میں بالکل بیٹے کی طرح مبتلا ہوگیا اور چالیس سال زندہ رہا کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور محمد مصطفیٰؐ کی سچائی کی دلیل رہے اوراس کا بیٹا صحیح سالم اسی سال زندہ رہا۔(خلاصہ حدیث۔امام حسنؑ)(البرہان۔ج۱۔ص۲۸۶)

فوائد:۔

1. مقصرین پر واضح ہے کہ کائنات کی بقا اور عذاب سے نجات ولایت علیؑ پر منحصر ہے۔ان کے تمام عذر ختم ہوگئے ہیں تو کہتے ہیں کہ ان کے روزے نمازیں انہیں جنت لے جائیں گے کیونکہ ان کے نزدیک فروع دین اصول دین سے افضل ہیں۔اگر انہیں معلوم ہے کہ انہوں نے اللہ کے حضور اپنے ہاتھوں سے سوائے مخالفتِ ولایت وعزاداری کے کچھ آگے نہیں بھیجا اس لیئے آخرت میں حسرت کے علاوہ اور کیا ملے گا۔یہ مشرکوں سے بھی زیادہ دنیا کے لالچی ہیں۔

2. مقصرین لوگوں کیلئے درس عبرت ہیں کھلے عام ولایت علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کی مخالفت بھی کرتے ہیں پھر باجماعت رورو کر مغفرت بھی طلب کرتے ہیں۔اسی لیئے انکا دوغلا منافقانہ بائی پولر رویہ درس عبرت ہے۔

❖......❖......❖

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

کہو جو جبرائیل کا دشمن ہے (وہ جان لے) جبرائیل نے اس قرآن کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے تمہارے دل پر نازل کیا ہے جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو (کتابیں) تمہارے پاس ہیں اور مومنین کیلئے بشارت ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ (البقرۃ۔97-98)

ا۔ اللہ کے نزدیک یہودی اور ناصبی مجرم ہیں جبرائیل میکائیل اور ملائکہ سے بغض رکھنے کی وجہ سے کیونکہ وہ مولا علیؑ کی تائید میں نازل ہوتے تھے اور قرآن پاک قلب محمد مصطفیؐ پر نازل ہوا جو تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ قرآن نور مبین، حبل متین، عروۃ الوثقی، درجۃ العلیا، شفا الاشفیٰ، فضیلت کبریٰ، سعادت العظمیٰ ہے جس نے اس سے روشنی لی اللہ نے اسے منور کیا جس نے اپنے کام اس کے ذریعے کیئے اللہ نے اس بچالیا، جس نے اس سے تمسک رکھا اللہ نے نجات دی، جس نے اس کے احکام سے علیحدگی اختیار نہ کی اللہ نے اسے رفعت بخشی، جس نے اس سے شفا چاہی اللہ نے شفا دی، جس نے کسی اور چیز کے علاوہ اس کو اپنا لیا وہ ہدایت پا گیا۔ جس نے کسی اور چیز سے ہدایت طلب کی گمراہ ہو گیا جس نے اسے اپنا لباس (اوڑھنی) بنالیا خوشبخت ہو گیا جس نے اسے امام بنا کر پیروی کی جنت میں پہنچ گیا۔ اسی لیئے یہ قرآن مومنین کیلئے بشارت ہے۔

ناصبی اللہ کے دشمن ہیں کیونکہ اس نے محمدؐ علیؑ اور ان کی پاک آلؑ پر انعام واکرام کیا ہے اور رسولوںؑ کے دشمن ہیں کیونکہ وہ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور جبرائیل میکائیل اور ملائکہ کے دشمن ہیں کیونکہ وہ مولا علیؑ کے حمایتی ہیں۔ مولا علیؑ کے بارے میں رسول اللہؐ نے بتایا کہ جبرائیل ان کے دائیں جانب، میکائیل بائیں جانب، اسرافیل پیچھے اور ملک الموت آپؑ کے آگے اور اللہ عرش پر اوپر اسکا مددگار فرشتوں کے ساتھ اس کو دیکھتا ہے۔ تو ناصبیوں نے اللہ سے برأت کا اظہار کیا تو اللہ نے ان کافروں سے جو علیؑ سے تعصب رکھتے ہیں دشمنی کا اعلان کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ملائکہ میں اللہ کے نزدیک زیادہ بلند مرتبہ والا وہ ہوتا ہے جس کی محبت علیؑ ابن ابی طالبؑ کیلئے شدید ہوتی ہے اور فرشتے آپس میں قسمیں بھی مولا علیؑ کی اٹھاتے ہیں اور آسمانوں اور حجابوں کے فرشتے علیؑ کی زیارت کے اس طرح مشتاق رہتے ہیں جس طرح محبت کرنے والی ماں نیک شفیق بیٹے کی مشتاق رہتی ہے۔

(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۲۸۹)

فوائد:۔

1. جو بھی مولا علیؑ کی ولایت وفضیلت بیان کرے ناصبی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اسی لیئے وہ اللہ رسولوںؑ، آئمہؑ اور قرآن کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لیئے کہتے ہیں کہ اللہ نے نعوذ باللہ دین نامکمل دیا جس کو وہ اپنے فتووں سے مکمل کریں گے، بنی اسرائیل کے انبیاءؑ سے خود کو افضل جانتے ہیں۔ محمدؐ و آل محمدؐ کی عصمت پر حملے کرتے ہیں عزاداری کی مخالفت کرتے ہیں۔ قرآن کو نا کافی سمجھتے ہیں مجبوراً چار پانچ سو آیات لیتے ہیں ولایتِ علیؑ والی آیات سے روگردانی کرتے ہیں۔ حالانکہ جس نے قرآن وحدیث چھوڑ کر کسی کے فتووں سے ہدایت لینا چاہی وہ گمراہ ہو گیا۔
2. اللہ تعالیٰ کی قربت کا معیار مولا علیؑ سے محبت میں شدت ہے۔
3. ملائکہ مولا علیؑ کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں آسمانوں میں قرب الٰہی میں رہنے کے باوجود۔ ناصبی ملاں ذکر علیؑ سے روگردانی کرکے اللہ کی کھلی دشمنی کا اعلان کرتا ہے اور وحشی اس کی پیروی کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَوَكُلَّمَا

عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اور یقیناً ہم نے تمہاری طرف واضح آیات نازل کی ہیں اوران سے انکار نہیں کرتے مگر فاسق لوگ کیا جب بھی انہوں نے عہد کیا توان میں سے ایک گروہ نے اسے پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔(البقرۃ۔99-100)

ا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیؐ پر واضح آیات نازل فرمائیں جو محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کی سچائی کا ثبوت ہیں۔ان دونوں کی فضیلت میں شک اوران کا امر تسلیم کرنے میں پس وپیش وہی کرتا ہے جو فاسق ہے۔ناصبیوں نے اس عہد کو پھینک دیا ہے۔اکثریت یعنی ناصبی ایمان نہیں رکھتے۔(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۲۹۳)

فوائد:۔

1. ولایتِ محمدؐ وعلیؑ کی واضح آیات میں شک کرنے والے اوران کے امر کو تسلیم کرنے کی بجائے ظن پر مبنی فتوے قبول کرنے والے ناصبی فاسق ہیں اور بے ایمان ہیں۔ اکثریت حق کی دلیل نہیں ہوتی۔

❖......❖......❖

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے (حق کو ماننے سے) انکار کیا ہے وہ پسند نہیں کرتے اور نہ ہی مشرکین کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی خیر نازل ہو مگر اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔(البقرۃ۔105)

ا۔ یہودی مشرک ناصبی پسند نہیں کرتے کہ محمدؐ وعلیؑ اور انکی پاک آلؑ کے فضل وشرف میں زیادہ آیات نازل ہوں اور دلائل ومعجزات نازل ہوں۔وہ لوگوں کو روکتے ہیں کہ کہیں خلق عظیم کی حق باتیں سن کر مومن نہ ہو جائیں۔اللہ جسے دین کی سمجھ اور ہدایت دینا چاہتا ہے تو اسے محمدؐ وآل محمدؐ کی محبت عطا کر دیتا ہے۔

یہودی آ کر ان آیات پر اعتراض کرنے لگے رسول اللہؐ نے سمجھایا مگر نہ سمجھے تو پھر آپؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ ان کے اعضاء وجوارح کو حکم دو کہ شہادت دیں تو ان لوگوں کے اعضاء نے شہادت دی اور کہا کہ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کے بارے میں آیات ومعجزات نازل ہوں۔تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم نے تو نہیں سنا کہ اعضاء نے گواہی دی ہے۔تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اگر تمام آیات بھی آ جائیں۔ ان کیلئے ہلاکت کی بددعا کرو تو ان کے اعضاء جسم سے علیحدہ ہو گئے اور وہ اسی جگہ ہلاک ہو گئے۔دوسرے گروہ نے کہا کہ ان سب کو سختی سے کیوں مار دیا۔تو فرمایا کہ اگر یہ محمدؐ اور علیؑ اوران کی پاک آلؑ کا واسطہ دے کر سوال کرتے تو ان کو مہلت مل جاتی جس طرح بچھڑا پوجنے والوں کو ان کے صدقے معافی ملی تھی۔(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ج ا۔ص ۳۰۱)

فوائد:۔

1. مقصرین کہتے ہیں کہ ضروی نہیں کہ شریعت کے متعلق جو پانچ سو آیات ہیں زبانی یاد ہوں۔اگر آیت بوقت ضرورت تلاش کر کے پیش کی جا سکے تو کافی ہے۔کیا خوب بہانہ ہے قرآن سے دور کرنے کا تا کہ لوگ قرآن زبانی یاد نہ کریں کیونکہ اس طرح ولایت علیؑ والی آیات بھی یاد ہو جائیں گی پھر ملاں کی دکان کا کیا بنے گا۔

2. انسانی بچھڑے پوجنے والوں کو چاہیے کہ ذوالفقار کے نیام سے باہر آنے سے پہلے پہلے جو مہلت ہے اس میں توبہ کرلیں اور ولایتِ مولا علیؑ کا اقرار اللہ کے حضور میں کر لیں۔

❖......❖......❖

۱۰۹ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۝

اور نماز قائم کرو اور زکواۃ ادا کرو اور جو بھلائی تم اپنی جانوں کیلئے آگے بھیجو گے تم اسے اللہ کے ہاں پا لو گے بیشک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔(البقرۃ۔110)

ا۔ نماز مکمل وضو، تکبیر، قرأت، رکوع، سجدے اور حدود کے ساتھ پڑھو۔زکواۃ کافر اور منافق کو نہ دو۔معصومینؑ کے مخالفوں کو صدقہ دینا حرم پاک میں چوری کرنے کے برابر ہے۔اور جو اللہ کی راہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے گناہ ختم کر دے گا اور نیکیوں میں اضافہ اور درجات بلند کر دے گا۔اللہ تعالیٰ ظاہر، باطن، عقاید اور نیت کو جانتا ہے۔اللہ تعالیٰ عادل ہے دنیا کے بادشاہوں کی طرح جاہل نہیں ہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ نماز کی چابی طہارت، تحریم تکبیر، تحلیل تسلیم ہے۔اللہ نماز قبول نہیں کرتا بغیر طہارت کے اور نہ خیانت کے مال سے صدقہ اور نہ اطاعات (فرائض) میں سے کوئی چیز جس میں فقدان ہو محمدؐ کی محبت کا کہ وہ سید المرسلین ہیں اور علیؑ کی محبت کا کہ وہ سید الوصیین ہے اور ان کے اولیاءؑ کی محبت کا اور ان کے دشمنوں سے عداوت کا۔

(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۳۰۷)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ فرائض کو قبول ہی نہیں کرتا بغیر اقرار ولایتِ آل محمدؐ کے۔

2. اللہ باطن اور نیت سے واقف ہے۔لوگوں کے سامنے زبانی کلامی اقرار ولایت کافی نہیں ہو سکتا۔تولا کے ساتھ تبرا بھی لازم ہے۔

❖......❖......❖

وَقَالَتِ الۡیَہُوۡدُ لَیۡسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیۡءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی لَیۡسَتِ الۡیَہُوۡدُ عَلٰی شَیۡءٍ ۙ وَّہُمۡ یَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ ؕ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ مِثۡلَ قَوۡلِہِمۡ ۚ فَاللّٰہُ یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ

يَخْتَلِفُوْنَ ۝

اور یہودیوں نے کہا عیسائی کسی چیز پر نہیں ہیں اور عیسائیوں نے کہا یہودی کسی چیز پر نہیں ہیں اور وہ کتاب پڑھتے ہیں۔اسی طرح کی بات ان لوگوں نے بھی کہی جو علم نہیں رکھتے۔پس اللہ قیامت کے دن ان کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ (البقرۃ۔113)

ا۔ یہودی کہتے ہیں کہ عیسائیوں کا دین باطل ہے اور وہ کافر ہیں اور یہی عیسائی یہودیوں کو کہتے ہیں اور وہ تورات وانجیل بھی پڑھتے ہیں۔دونوں بلا دلیل مقلدین ہیں کہ اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہیں مگر علم حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے جو واجب ہے تا کہ گمراہی سے چھٹکارا پاسکیں۔اسی طرح جو حق کو نہیں پہچانتے اور نہیں دیکھتے کہ اس کے بارے میں ان کو اللہ نے کیا حکم دیا ہے وہ یہود ونصاریٰ کی طرح کہتے ہیں وہ کافر ہے یہ کافر ہے۔قیامت کے دن اللہ انکو انکی دنیا میں گمراہی اور فسق ظاہر کردے گا اور ہر ایک کو اس کے حق کے مطابق سزا ملے گی۔

یہودی اور عیسائی رسول اللہؐ کے پاس آئے کہ فیصلہ کردیں۔یہودیوں نے کہا کہ ہم ایک اللہ اور اس کے ولیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور عیسائی دین وحق میں سے کسی چیز پر نہیں ہیں۔عیسائیوں نے بھی یہی کہا۔رسول اللہؐ نے فرمایا تم دونوں باطل، خطا کار، اللہ کے دین اور حکم کے فاسق ہو۔دونوں نے کہا کہ کیسے ہم کافر ہوئے جبکہ ہم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہیں۔رسول اللہؐ نے فرمایا تم دونوں اللہ کی کتاب کی مخالفت کرتے ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے اگر تم کتاب پر عمل کرتے ہوتے تو ایک دوسرے کو بلا دلیل کافر نہ کہتے۔اللہ کی کتاب تو اندھوں کو شفا دیتی ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کو گمراہی سے سیدھے رستے پر لے آتی ہے اور اگر اس پر عمل نہ کرو تو تم پر وبال اور غضب اور تم نافرمان ہو۔اللہ کے امر اور کتاب کی مخالفت سے ڈرو۔جیسے تمہارے پہلوں نے اللہ کے قول کو بدل دیا تو ان پر عذاب نازل ہوا اور وہ ایک لاکھ بیس ہزار طاعون سے مر گئے۔انہوں نے کہا کہ باب حطہ تو بہت بڑا ہے اس میں جھک کر سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے اور وہ پشت کے بل ''سرخ گندم'' کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

امیر المؤمنین نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لیئے باب حطہ نصب کیا گیا اور امت محمد مصطفٰیؐ کیلیئے باب حطہ اہل بیت محمدؐ کو نصب کیا گیا ہے اور تمہیں حکم ہے کہ انؑ کی اتباع کر کے ہدایت حاصل کرو اور انکی سنت پر لازم چلو تا کہ خطائیں اور گناہ معاف ہوں اور تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہو۔اور تمہارا باب حطہ ان کے باب حطہ سے افضل ہے۔کیونکہ وہ لکڑی کا تھا اور ہم ناطق صادق مرتضٰی ھادی اور افضل ہیں جیسے رسول اللہؐ نے فرمایا آسمان کے ستارے ڈوبنے سے بچاتے ہیں اور بیشک میری اہلبیتؑ میری امت کیلیئے گمراہی سے بچانے والی ہے ان کے دین میں۔وہ ہلاک نہیں ہوگا جو ان کی ہدایت وسنت کی اتباع پر قائم رہا۔اور فرمایا۔جو میری طرح زندگی گزارنا چاہے اور میری طرح دنیا سے جانا چاہے اور جنت عدن میں رہنا چاہے جسکا میرے اللہ نے وعدہ کیا ہے اور اس درخت سے مس کرنا چاہے جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے پس وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ سے محبت کرے اور اس کے دشمن سے عداوت کرے اور افضل ذریتؑ سے محبت کرے جو میری طینت سے خلق ہوئی انکا رزق میرا علم وفہم ہے جو انکیؑ فضیلت کو جھٹلائے اس کے لیئے ہلاکت اور ان سے رابطہ (صلہ رحم) قطع کرنے والے تک اللہ میری شفاعت نہیں پہنچنے دے گا۔

(خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۳۱۰)

فوائد:۔

1. بلا دلیل فتوے ماننے والے مقلدین علم نہیں رکھتے کیونکہ وہ کتاب الٰہی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور حقؑ کو نہیں پہچانتے کہ اللہ کا اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔اسی لیئے وہ دوسروں کے اعمال کو باطل قرار دیتے پھرتے ہیں کہ حقؑ کا ذکر نہ کرو۔

2. فاسق وہ ہے جو اللہ کی کتاب کی مخالفت کرتے ہوئے اس پر عمل نہ کرے اور غیر معصوم ملاں کی وضع کی ہوئی کتاب پر بلا دلیل مانگے عمل کرے۔کیونکہ انکے ظن کے مطابق

کتاب الٰہی کافی نہیں ہے۔

3. بنی اسرائیل کا باب حطہ صامت تھا یعنی لکڑی کا بنا ہوا تھا جس پر محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔امت محمد مصطفیٰؐ کیلئے باب حطہ ناطق ہے جو آل محمدؐ ہیں۔ جن کے نقش قدم کی پیروی میں نجات ہے۔

4. رسول اللہؐ نے واضح کر دیا کہ ان کی حیات وممات اور آخرت صرف علیؑ اور اسکی اولاد کی محبت ہے۔

5. آل محمدؐ جن کا رزق علم الٰہی ہے مقصر ملاں انکو اپنے جیسا سمجھتا ہے انکے فضائل کا کئی حیلوں بہانوں سے انکار کرتا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ حدیثوں پر عمل کرنے کی بجائے میرے فتووں پر عمل کرو تو جوابدہی سے بچ جاؤ گے۔

❖......❖......❖

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۬ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے اسم کا ذکر کرنے سے روکے اور ان میں ویرانی پیدا کرنے کی کوشش کرے یہ لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ ان میں داخل بھی ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کیلئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ (البقرۃ۔114)

ا۔ نیک اصحاب شیعان محمدؐ وعلیؑ نے صحن کعبہ اور مساجد مکہ کو آباد کیا ہوا تھا مشرکین نے ان کو ہجرت پر مجبور کر دیا تا کہ مساجد ویران ہو جائیں۔تو اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ علی الاعلیٰ کا ارادہ ہے کہ آپؐ کو فاتح غنی سالم قادر قاہر بنا کر مکہ واپس لائے گا۔فتح مکہ کے بعد مشرکین کا داخلہ منع کر دیا گیا جب حضرت علیؑ نے حج اکبر کے موقع پر سورۃ توبہ کی آیات تلاوت فرما کر اللہ کا حکم سنا دیا۔ پہلے یہ آیات ایک دوسرے صحابی کو دی گئیں تھیں کہ حضرت جبرائیل وحی لے کر آئے کہ آپؐ خود یا جو مرد آپؐ میں سے ہو وہ اس کام کو کرے۔تو حضرت علیؑ نے جا کر راستے میں وہ آیات اس صحابی کے ہاتھ سے لے لیں اور مکہ جا کر حکم الٰہی سنا دیا۔حضرت جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ کوئی بھول چوک یا شک وشبہ والی بات نہیں تھی بلکہ آپؐ کے بھائی علیؑ کا مقام ومنزلت کمزور مسلمانوں پر ظاہر کرنے کا اللہ کا ارادہ ہے۔(خلاصہ حدیث۔امام حسنؑ)

(البرہان۔ج ا۔ص ۳۱۲)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ اپنی مجالس کو ذکر علیؑ سے زینت دو۔اور معصومینؑ کا فرمان ہے کہ ہم اللہ کے خوبصورت اسماء ہیں۔

2. قرآن ہر دور کیلئے ہے آجکل کا ظالم مقصر مسجدوں میں ذکر علیؑ سے روکتا ہے تا کہ مسجد کی زینت ویران ہو جائے۔

3. عنقریب ذوالفقار ایسے مشرکوں کا داخلہ مساجد میں بند کر دے گی جو ولایتِ الٰہی میں غیر معصوم کو داخل کر کے شرک کرتے ہیں۔

4. ان مقصرین کے بڑے قائد خوف کی وجہ سے بہت کم کعبہ جاتے ہیں کہ کہیں مقام ظہور مولا علیؑ پر نظر نہ پڑ جائے اور منافقت کی وجہ سے کوئی پتھر نہ برس پڑے۔

❖......❖......❖

۱۲۱ اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ط اُولٰٓئِکَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ ط
وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝۱۲۱

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی اسطرح تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ تلاوت کا حق ہے۔ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں وہی خسارہ پانے والے ہیں۔(البقرۃ۔121)

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ آئمہؑ ہیں۔(البرہان۔ج ا۔ص ۳۱۶)

فوائد:۔

1. آل محمدؑ ہی قرآن کے وارث ہیں جن کو کتاب الٰہی دی گئی ہے وہی اس کی کما حقہ تلاوت کرتے ہیں وہی قرآن پاک کے مترجم ہیں وہی اس کی تفسیر و تاویل بتانے والے ہیں۔کسی غیر معصوم کو اس کے ترجمہ و تفسیر کا حق نہیں۔معصومینؑ مشیت الٰہی ہیں وہی جانتے ہیں کہ اللہ کے کلام کا کیا مطلب ہے۔
2. جو لوگ مکمل قرآن پر دل سے ایمان نہیں رکھتے وہ خسارہ پانے والے ہیں کہ اپنے مطلب کیلئے کچھ آیات لے لیں تاکہ اسلام کا لیبل لگا رہے اور ولایت وفضائل ومودت و اطاعت والی آیات نظر انداز کر دیں۔

❖......❖......❖

۱۲۴ وَاِذِ ابۡتَلٰٓی اِبۡرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ط قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ
اِمَامًا ط قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ط قَالَ لَا یَنَالُ عَھۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ۝۱۲۴

اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کلمات میں آزمایا تو اس نے ان کو پورا کر دیا۔ اللہ نے فرمایا بیشک میں تجھے تمام لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔اس نے کہا" اور میری اولاد میں سے بھی" اللہ نے فرمایا میرا (یہ) عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔(البقرۃ۔124)

1. یہ کلمات وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تعلیم فرمائے کہ اے رب میں تجھے محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں تو اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔اور پورا کرنے کا مطلب ہے کہ ابراہیمؑ نے بارہ آئمہؑ حضرت قائمؑ تک کے اسمائے مبارکہ کا ذکر کیا۔ان میں نو آئمہؑ امام حسینؑ سے ہوں گے قیامت تک۔حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں بھائی نبی مرسل تھے اور نبوت ہارونؑ سے آگے چلی۔امامت اللہ کی خلافت ہے کسی کو حق نہیں کہ پوچھے کہ امامت امام حسنؑ کی بجائے امام حسینؑ سے کیوں چلی کیونکہ اللہ اپنے کاموں میں حکیم ہے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے بلکہ وہ سب سے پوچھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو نبی بنانے سے پہلے عبد بنایا، رسول سے پہلے نبی بنایا، خلیل بنانے سے پہلے رسول بنایا، امام بنانے سے پہلے خلیل بنایا۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۳۱۸)

2. قوم اپنی جہالت میں دھوکہ کھا جاتی ہے اپنے دین میں۔بیشک اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو اپنے پاس نہ بلایا جب تک دین کو اس کیلئے مکمل نہ کر دیا اور قرآن کو اس پر نازل نہ کر دیا جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اس میں حلال وحرام حدود واحکام کا بیان ہے اور وہ تمام چیزیں جن کا انسان محتاج ہو سکتا ہے مکمل طور پر اس میں ہیں۔اللہ عزوجل فرماتا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی (الانعام۔38) اور حجۃ الوداع میں نازل فرمایا آج کے دن میں نے

تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیئے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا (المائدہ۔3)۔ پس امامت کے حکم نے دین کو مکمل کر دیا۔ پس آپ ؐ نہیں گئے جب تک امت کیلئے دین مکمل نہ کیا اور ان کیلئے سبیل کو واضح نہ کر دیا اور ان کو حق کے راستے پر نہ چھوڑا اور علیؑ کو ان کیلئے علم ہدایت اور امام قائم نہ کر دیا۔ اور کوئی چیز نہ چھوڑی جس کی امت کو ضرورت ہو سکتی ہے مگر اس کو بیان کر دیا۔ اور جس نے یہ خیال کیا کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو مکمل نہیں کیا تو اس نے کتاب الٰہی کو رد کیا اور جس نے کتاب الٰہی کو رد کیا وہ کافر ہے۔ کیا تم امامت کی قدر و منزلت امت میں جانتے ہو کہ امام کو امت پر اختیار کیوں ہے؟ بیشک امامت کی قدر بہت اعلیٰ ہے اور شان بہت عظیم ہے اور مقام بہت اعلیٰ ہے اور اطراف سلامتی والے اور گہرائی بہت زیادہ ہے کہ انسانوں کی عقلیں اس کو پہنچ سکیں اور انکے خیال اس کو پا سکیں یا وہ اپنے اختیار سے امامؑ بنا سکیں۔ امامت صرف اللہ عزوجل کیلئے ہے۔ اللہ نے ابراہیمؑ کو نبوت اور خلت کے بعد تیسرے مرتبے پر امامت سے مخصوص کیا اور اس سے ان کو فضیلت و شرف بخشا۔ اور امامت قیامت تک کسی ظالم کو نہیں مل سکتی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضاؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۲۳)

فوائد:۔

1. انبیاءؑ میں سے اولوالعزم وہی ہیں جنہوں نے چہاردہ معصومینؑ کی ولایت کا اقرار فوراً بلاتردد کیا۔ جو سرچشمہ ولایت کی شہادت کے اقرار سے رو کے وہ دین الٰہی کا کھلا دشمن ہے۔

2. معصومینؑ کے درمیان مقابلہ یا تفریق کرنا منع فرمایا گیا ہے۔ نسل رسالت دو نور کے سمندروں سے چلی: حضرت ابوطالبؑ کے نورچشم مولا علیؑ اور رسول اللہؐ کے دل کی چین سیدۃ فاطمہ زہراؑ سے۔ اسی طرح نسل امامت دو نور کے سمندروں سے چلی: مولا حسینؑ کے نورچشم امام زین العابدینؑ اور مولا حسنؑ کے دل کی چین حضرت فاطمہؑ (ام عبداللہ) سے۔ اللہ تعالیٰ کے پُرحکمت فیصلوں پر بحث کی اجازت نہیں صرف ہمیں تسلیم و اطاعت کرنی ہے۔

3. فرمان الٰہی اور قول معصومؑ بالکل حق ہے کہ دین مکمل ہے اور اسکا وارث امامؑ بھی موجود ہے تو غیر معصوم مقصر کے ظنی فتاویٰ کی ضرورت کہاں سے پیدا ہو گئی۔ دراصل جاہل ابھی تک نہ توحید سمجھے ہیں نہ دین نہ امامؑ۔ جاہل مقصر دین کو ابوسفیان کی طرح فٹ بال سمجھتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ج وَ اِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۳۰ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ لا قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۳۱ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ط يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۳۲

اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقے سے اعراض کرے مگر وہی جو اپنے آپ کو حماقت میں مبتلا کرے اور یقیناً ہم نے اسے دنیا میں چن لیا تھا اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہوگا۔ جب اسے اس کے رب نے کہا تسلیم کر لو۔ اس نے کہا میں نے رب العالمین کیلئے تسلیم کیا۔ اور اس بات کی ابراہیم نے اپنی اولاد کو وصیت کی اور یعقوب نے بھی۔ اے بیٹو اللہ نے تمہارے لیئے دین منتخب کر لیا ہے پس تم نہ مرنا مگر اس

حال میں کہ تم مسلم ہو۔(البقرۃ۔130-132)

ا۔ آیت نمبر132 کے بارے میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

فوائد:۔

1. ملتِ (طریقہ) ابراہیمؑ تبلیغ ولایت ہے جس کی وجہ سے اللہ نے ان کو چن لیا انسانوں کا امام بنایا اور صالحین میں قرار دیا۔ اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ مرتے وقت تک ولایت مولا علیؑ پر قائم رہنا۔ دین صرف انہیں کے لیئے ہے جو ولایت علیؑ پر قائم رہتے ہیں۔

❖......❖......❖

قُوۡلُوۡٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَآ اُنۡزِلَ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَآ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَمَآ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ۖ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝١٣٦

فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَآ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا هُمۡ فِىۡ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝١٣٧ صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۫ وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ ۝١٣٨

کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد کی طرف نازل کی گئی ہے اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور ہم اس کے مسلم ہیں۔ پس اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر منہ موڑیں تو یقیناً وہ ہٹ دھرمی میں مبتلا ہیں پس عنقریب ان پر اللہ تمہیں کافی ہوگا او وہ سننے والا جاننے ولا ہے۔ اللہ کا رنگ (اختیار کرو) اور اللہ کے رنگ سے زیادہ اچھا رنگ کس کا ہوگا؟ اور ہم اس کی بندگی کرنے والے ہیں۔ (البقرۃ۔136-138)

1. ولایت علیؑ کے دشمن اس دنیا سے بغیر توبہ کے جاتے ہیں اور ان پر اللہ، ملائکہ اور لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ ''ایمان لاؤ اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل ہوا'' اس کا مطلب جو علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور اسکے بعد آئمہؑ کی طرف نازل ہوا۔ ''پس اگر وہ اس طرح ایمان لائیں'' یعنی لوگ ''جس طرح تم لائے ہو'' یعنی علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور آئمہؑ تو پھر وہ ہدایت پا گئے اور اگر منہ موڑیں تو ہٹ دھرمی کر رہے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ)

(البرہان۔ج ا۔ص ۳۳۸)

2. اللہ کا رنگ جس سے کوئی رنگ اچھا نہیں وہ امیر المؤمنینؑ کی ولایت ہے جس کا میثاق لیا گیا۔ (امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج ا۔ص ۳۴۰)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کے زبان وعمل میں دشمنی کرنے والوں کی اللہ توبہ قبول نہیں فرماتا وہ دنیاوآخرت میں ملعون رہیں گے۔

2. اولادعبدالمطلبؑ کی طرح ایمان لاؤجنہوں نے اپنی جانیں ولایت پرقربان کردیں۔

3. اللہ کوصرف ولایت مولاعلیؑ کارنگ پسند ہے جوولایتِ الٰہی اورولایت محمدؐ کارنگ ہے۔

❖......❖......❖

اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطَ كَانُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَتَمَ شَهَادَةً عِنۡدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۴۰

کیاتم کہتے ہوکہ ابراہیم اوراسماعیل اوراسحاق اوریعقوب اوران کی اولادیہودی تھے یاعیسائی تھے۔کہوکیاتم زیادہ جانتے ہویااللہ؟اوراس شخص سے بڑھ کرظالم اورکون ہوسکتاہے جواس گواہی کوچھپائے جواللہ کی طرف سے اس کے پاس ہے اوراللہ اس سے بےخبرنہیں ہے جوتم کررہے ہو۔(البقرۃ۔140)

ا۔ حجۃ الوداع سے واپسی پرغدیرخم کے مقام پررسول اللہؐ نے خطبہ دیااورچلنے سے پہلے منافقین کوبلاکرکہااس دن تم کیاسرگوشیاں (سازشیں) کرتے ہو اورتمہیں سرگوشی سے منع بھی کیاتھا۔منافقین مکرگئے اورکہاکہ ہم نے توکچھ نہیں کیا۔رسول اللہؐ نے غصہ بھری نگاہوں سے دیکھ کرفرمایاکہ تم زیادہ علم رکھتے ہویا اللہ اوراس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جواس شہادت کوچھپائے جواللہ کی طرف سے اس کے پاس ہے اوراللہ غافل نہیں ہے جوتم کررہے ہو۔

(خلاصہ حدیث)(البرہان۔ج ا۔ص ۳۴۰)

فوائد:۔

1. جسطرح بصیرت کے اندھے بحث کرتے تھے کہ ابراہیمؑ یہودی تھے یاعیسائی حالانکہ موسیٰؑ اورعیسیٰؑ ان کے بعدآئے اورابراہیمؑ مسلمان تھے۔اسی طرح مقصرین کہتے ہیں کہ آیارسول اللہؐ ولایت علیؑ کی گواہی دیتے تھے یانہیں۔حالانکہ رسول اللہؐ کی پوری ظاہری حیات دنیادعوت ذوالعشیرۃ سے لےکرغدیرخم اوروہاں سے واقعہ قرطاس وقلم تک ولایت علیؑ کی تبلیغ میں گزرگئی۔

2. اللہ نے عالم ذرمیں ولایت علیؑ کی امانت کوسونپاتھااورمیثاق لیاتھا،اب جوظالم اس گواہی کوچھپارہے ہیں جواللہ نے دی تھی تووہ یقیناً ظالم ہیں اوراللہ اورمعصومینؑ ان کو غضب کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

❖......❖......❖

سَيَقُوۡلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰٮهُمۡ عَنۡ قِبۡلَتِهِمُ الَّتِىۡ كَانُوۡا عَلَيۡهَا ؕ قُلۡ لِّلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ؕ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝۱۴۲ وَكَذٰلِكَ

جَعَلۡنٰکُمۡ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوۡنُوۡا شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَیۡکُمۡ
شَہِیۡدًا ؕ وَمَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَۃَ الَّتِیۡ کُنۡتَ عَلَیۡہَآ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ
مِمَّنۡ یَّنۡقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیۡہِ ؕ وَاِنۡ کَانَتۡ لَکَبِیۡرَۃً اِلَّا عَلَی الَّذِیۡنَ ہَدَی اللّٰہُ ؕ
وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیۡعَ اِیۡمَانَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدۡ نَرٰی
تَقَلُّبَ وَجۡہِکَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَۃً تَرۡضٰہَا ۪ فَوَلِّ وَجۡہَکَ
شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ؕ وَاِنَّ
الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا
یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾

لوگوں میں سے بیوقوف کہیں گے کہ ان کو اس قبلہ سے جس پر یہ پہلے تھے کس چیز نے ہٹا دیا۔ کہہ دو مشرق اور مغرب اللہ ہی کے لیئے ہیں جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں میانہ رو امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو اور جس قبلہ پر تم تھے اس کو ہم نے مقرر نہیں کیا تھا مگر اس لیئے کہ ہم معلوم کریں کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے ان لوگوں میں سے جو الٹے پھر جاتے ہیں اور بے شک یہ ایک بڑی سخت بات تھی سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا بے شک اللہ لوگوں کے ساتھ شفیق رحیم ہے۔ یقیناً ہم تمہارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ پس ہم تمہیں اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے تم پسند کرتے ہو۔ پس تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر لیا کرو۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ (البقرۃ۔142-144)

ا۔ رسول اللہؐ تیرہ سال مکہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے مگر کعبہ کو درمیان رکھتے (یعنی کعبہ کی جنوبی طرف کھڑے ہوتے کہ کعبہ قبلہ رہے) اور مدینہ میں سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے تو یہودی کٹ حجتی کرنے لگے کہ آپ نماز ہی نہیں آتی جب تک ہمارے قبلہ کی طرف منہ نہ کریں اور نماز بھی ہمارے طریقے پر پڑھتے ہو۔ رسول اللہؐ رنجیدہ ہوئے اور آسمان کی طرف دیکھا۔ جبرائیل آئے تو کہا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیر دے کیونکہ یہودیوں نے اذیت دی ہے۔ جبرائیل نے کہا اللہ آپ کی دعا تو رد ہی نہیں کرتا۔ آپؐ مسجد

بنی سالم میں ظہر کی دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تحویل قبلہ کی وحی آ گئی اور باقی دو رکعتیں آپؐ نے مولا علیؑ کے ساتھ کعبہ کی طرف ادا کیں۔ اسی لیئے اس مسجد کا نام مسجد القبلتین ہے۔ یہودیوں نے پھر اعتراض کیا کہ اگر بیت المقدس حق ہے تو پھر آپ نے حق سے باطل کی طرف منہ پھیر لیا اور اگر بیت المقدس باطل ہے تو پھر آپ اتنی مدت تک مومن نہ تھے کہ باطل پر رہے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ مشرق و مغرب سب اللہ کیلیئے ہیں۔ اللہ نے تو صرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ رسول اللہ کی پیروی کون کرتا ہے (اور کون اعتراض کرتا ہے)

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۳۴۱)

2. امام محمد باقرؑ و جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم امت وسطیٰ ہیں ہم اللہ کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اسکی زمین میں حجت ہیں۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ اس آیت میں اللہ کا مطلب تمام اہل قبلہ موحد (مسلمان) ہیں؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس کی اس دنیا میں ایک صاع (تقریباً تین سیر) کھجوروں کے لیئے گواہی قبول نہ ہو اللہ قیامت کے دن اس سے تمام گزری ہوئی امتوں پر گواہی قبول کرلے گا۔ اللہ کا مطلب ہر گز اس جیسی مخلوق نہیں۔ اللہ کا مطلب وہ امت ہے جو دعائے ابراہیمؑ ہے ''تم خیر (بہترین) امت ہو جس کو لوگوں کیلیئے بھیجا گیا ہے (آل عمران۔ 110) او یہی امت وسطیٰ اور بہترین امت ہیں جن کو انسانوں (کی ہدایت) کے لئے بھیجا گیا ہے۔ عمل کو بھی ایمان کہا جاتا ہے جیسے اللہ نے فرمایا ''اور اللہ تمہاوے ایمان (نمازوں) کو ضائع نہیں کرے گا'' جو پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی جا چکی تھیں اور بعض لوگ فوت بھی ہو چکے تھے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۳۴۶)

فوائد:۔

1. تحویل قبلہ اس لیئے ہوا کہ پتہ چل جائے کہ رسول اللہ کی دل و جان سے پیروی کون کرتا ہے اور اعتراض کرنے والے کون ہیں۔ اور رسول اللہ کی مرضی بھی تھی کہ کعبہ ہی قبلہ رہے جہاں ان کے بھائی نے ظہور کیا۔ اور تیسرے یہ کہ معصومینؑ جدھر منہ پھیریں حق اسی طرف مڑتا جاتا ہے۔ دین معصومینؑ کے نقش قدم کا نام ہے۔ ورنہ تمام سمتیں تو اللہ کی ہیں جدھر دیکھو گے وجہ اللہ حاضر ناظر آئے گا۔

2. معصومینؑ امت وسطیٰ اور بہترین امت اور امت مسلمہ ہیں جو تمام مخلوقات پر حاضر ناظر گواہ ہیں اور ان پر رسول اللہ گواہ ہیں۔ ہر روز معصومینؑ کے حضور تمام مخلوقات کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں۔

3. جن لوگوں نے لاعلمی میں ماضی میں اقرار ولایت کے بغیر اعمال کیئے ہیں وہ اب بھی اپنا قبلہ بدل کر ولایت الہی کی پیروی کرلیں تو ان کے ماضی کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے اگر وہ کٹ حجتی نہ کریں اور دین کو مذاق نہ بنالیں۔

❖......❖......❖

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے اس کو پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور یقیناً ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو جانتے ہوئے بھی حق کو چھپاتا ہے۔ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ بن جاؤ۔ (البقرۃ۔ 147-146)

ا۔ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل سے محمد مصطفیؐ اور انکی ولایت کی ایسے معرفت رکھتے تھے جیسے وہ اپنے گھروں میں اپنے بیٹوں کو پہچانتے تھے اور جانتے تھے کہ رسول اللہؐ اللہ کی طرف سے حق رسول ہیں۔ جب انہوں نے معرفت رکھتے ہوئے مخالفت کی تو اللہ نے انکی روح ایمان چھین لی اور وہ جانوروں سے بدتر ہو گئے۔

(خلاصہ حدیث۔امیر المومنینؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۳۴۸)

فوائد:۔

1. قرآن پاک میں واضح ہے کہ ولایت کا عہدہ اللہ کی طرف سے ہے اور حق ہے انسان خود ولی نہیں بنا سکتے اور نہ ولایت میں شرکت کر سکتے ہیں۔ ولایت صرف محمدؐ و آل محمدؐ کیلیئے ہے اس کے باوجود جو ولایت الٰہی کی مخالفت کریں اللہ ان کی روح ایمان چھین لیتا ہے اور وہ جانوروں کی طرح گلے میں رسی (قلادہ) ڈالے ہوئے پھرتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

اور ہر ایک کے لیئے ایک سمت ہے وہ اسی کی طرف رخ کرنے والا ہے پس تم بھلائیوں کی طرف سبقت کرو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(البقرۃ۔148)

1. امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اللہ عزوجل کو ایک عبرانی نام سے پکاریں گے تو آپ کے تین سو تیرہ اصحاب خریف کے بادلوں کی طرح اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور وہ صاحب ولایت ہیں ان میں سے کچھ رات کو اپنے بستر سے غایب ہوں گے اور صبح مکہ میں ہوں گے اور کچھ دن کے وقت بادل پر سوار سفر کرتے نظر آئیں گے۔ معصومینؑ ان کے نام ان کے باپ کا نام اور حسب نسب جانتے ہیں۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج ا۔ص ۳۴۹)

2. پس تم خیرات (بھلائیاں۔نیکیاں) کی طرف سبقت کرو۔ خیرات ولایت ہے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا یعنی اصحاب قائمؑ تین سو تیرہ مرد جو امت معدودہ ہیں اللہ ان کو ایک گھڑی میں خریف کے بادلوں کی طرح جمع کر دے گا۔(امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۳۵۱)

3. امام قائم ظہور فرما کر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انکا حق قائم کر دے گا اور وہ ہی مضطر ہیں اللہ کے قول میں "اے وہ اللہ جو مضطر (حق کو قائم کرنے کیلیئے بے قرار) کی دعا سنتا ہے جب وہ پکارے اور اسکی تکلیف (باطل) مٹاتا ہے اور ان کو زمین کا خلیفہ بنایا ہے۔" آپؑ رکن اور مقام کے درمیان بیعت لیں گے اور ان کے پاس رسول اللہؐ کا عہد موجود ہوگا اور سب سے پہلے جبرائیلؑ بیعت کریں گے پھر 313 مرد۔ آپؑ کے مددگاروں میں پچاس خواتین بھی ہوں گی۔(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۳۵۱)

فوائد:۔

1. حکم الٰہی ہے کہ ولایت علیؑ کی طرف سبقت کرو ہر روز معرفتِ ولایتِ الٰہی میں آگے بڑھو اور اس کی تبلیغ کرو۔ امام زمانہؑ کے اصحاب بھی صاحب ولایت ہیں یعنی ولایت کی معرفت رکھنے والے ہیں جن کیلیئے زمین سکڑ جائے گی بادل سواری بن جائیں گے وہی امت معدودہ ہیں۔ تبلیغ ولایت میں خواتین کو اپنا کردار ہر مقام پر ادا کرنا چاہیے۔ معصومینؑ کا اقتدار پوری کائنات پر ہے اسی لیئے سردار ملائکہ سب سے پہلے بیعت کریں گے۔

❖......❖......❖

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾

پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکریہ ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔(البقرۃ۔152)

ا۔ تسبیح فاطمہ الزہراؑ اللہ کا ذکر کثیر ہے جس کے بارے فرمایا تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

(امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۳۵۸)

فوائد:۔

ہر چیز میں سنت معصومینؑ پر عمل کرنا لازم ہے اگر چہ وہ عمل قلیل بھی ہو تو وہ اللہ کے نزدیک کثیر اور قابل قبول ہوتا ہے۔اور اللہ کی نعمت ولایت کا شکریہ ادا کرو اسکی مخالفت اور کفر نہ کرو۔

❖......❖......❖

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو خوشدلی سے نیکی کرے گا اللہ اس کی قدر کرنے والا جاننے والا ہے۔(البقرۃ۔158)

ا۔ صفی اللہ آدمؑ جس پہاڑ پر اترے اس کا نام صفا ہو گیا اور جس پر مراۃ حواؑ اتریں اس کا نام مروہ ہو گیا۔ جب حضرت ابراہیمؑ اللہ کے حکم سے حضرت اسمائیلؑ اور ھاجرہؑ کو مکہ چھوڑ کر گئے تو اسماعیلؑ جو بچے تھے کو پیاس لگ گئی تو ان کی والدہ صفا پر گئیں اور پکارا کہ ہے کوئی مددگار اس وادی میں؟ کوئی جواب نہ آیا تو بھاگ کر مروہ پر گئیں اور پھر پکارا۔اسطرح سات چکر لگائے جس کو اللہ نے سنت جاری کر دیا۔حضرت جبرائیل نے آ کر پوچھا کہ آپ کا وکیل کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کو ہمارا وکیل بنایا ہے۔ دیکھا تو بچے کے پاؤں مارنے سے زمزم جاری ہو گیا ہے تو حضرت ھاجرہؑ مروہ سے بچے کی طرف آئیں اور پانی کے گرد مٹی اکٹھی کی تا کہ پانی بہہ نہ جائے۔

(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۳۶۵)

فوائد:۔

ا۔ صفا اور مروہ کی پہاڑیاں شعائر اللہ ہیں کیونکہ ان پر آدمؑ وحواؑ اترے اور نبی اللہ اسماعیلؑ کی والدہ ماجدہ نے ان پر سات چکر لگائے کہ شاید اسماعیلؑ کی پیاس بجھانے کیلئے پانی مل جائے اور استغاثہ بھی بلند کیا۔تو اللہ نے اس پاک خاتون ھاجرہؑ کا دوڑنا سنت بنا کر حج کا جزو بنا دیا۔تو شعائر اللہ کو دیکھنے اور ان کی تعظیم کرنے سے اللہ کے بندے یاد آتے ہیں جنہوں نے اللہ کی محبت میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ جہاں تمام انبیاءؑ کے مددگار مظہر صفات الٰہی مولا علیؑ نے ظہور فرمایا اس کعبہ کو اللہ نے مرکز سجود بنا دیا۔

فخر انبیاءؑ مولا حسینؑ کی یاد میں محبانِ اہلبیتؑ شعائر اللہ (علم، ذوالجناح، تعزیہ، جھولا، مہندی، تابوت) کی تعظیم کرتے ہیں اور معصومہ سیدہ زینبؑ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے خون کا پرسہ دیتے ہیں جس پر انبیاءؑ اور آئمہؑ نے بھی عمل کیا۔ ولایت علیؑ کے مخالفوں میں گھرے ہوئے مظلوم امامؑ نے بھی استغاثہ بلند کیا جو قیامت تک جاری ہے کہ کون ہے جو جہاد ولایت مولا علیؑ کرے، اپنے وقت کے یزیدیوں کے سامنے کلمہ ولایت بلند کرے۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡهُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَیَّنّٰهُ

لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا

وَ اَصۡلَحُوۡا وَ بَیَّنُوۡا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوۡبُ عَلَیۡهِمۡ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶۰﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ

وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا

هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾

بے شک جو لوگ کھلی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کی ہیں بعد اس کے کہ ہم نے وہ کتاب میں لوگوں کے لیئے کھول بیان کردی ہیں تو اللہ ایسے لوگوں پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اصلاح کر لی اور (حق کو) بیان کیا تو میں ان کی توبہ قبول کرلوں گا میں بڑی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور کافر رہتے ہوئے مر گئے ان لوگوں پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ (البقرۃ۔159-162)

1. جو لوگ کھلی نشانیاں اور ہدایت چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کی ہیں یعنی علیؑ کے بارے میں۔ (امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج ۱۔ص ۳۶۸)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اس سے مراد ہم ہیں۔ (البرہان۔ج ۱۔ص ۳۶۸)

3. نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر کسی سے علمی سوال کیا جائے اور وہ اس کو جانتا ہو مگر چھپائے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔ انہی لوگوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

(البرہان۔ج ۱۔ص ۳۶۹)

4. مخلوق میں اچھے وہ علماء ہیں جو اصلاح کریں۔ اور ابلیس، فرعون اور معصومینؑ کے اسماء والقابات اپنانے والوں اور ان کی ملکیتوں اور حکومت کو چھیننے والوں کے بعد بدترین وہ علماء ہیں جو فساد برپا کریں باطل ظاہر کر کے اور حق کو چھپا کر، انہیں کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ (فرمان امیر المؤمنینؑ۔ اقتباس حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ۱۔ص ۳۶۹)

5. مگر جو لوگ حق چھپانے سے توبہ کرلیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں اور اصلاح کرلیں کہ غلط تاویل سے فساد نہیں کریں گے اور فضیلت والوں

کے فضل اور حق والوں کے استحقاق کی مخالفت نہیں کریں گے اور محمد مصطفیٰؐ کی نعت وصفات بیان کریں گے جن کو اللہ نے بیان کیا ہے اور جو اللہ نے علیؑ اور ان کی سیرت کا ذکر کیا اور جو رسول اللہؐ نے ان کا ذکر کیا ان لوگوں کی توبہ قبول ہوگی۔ (خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۳۶۹)

6- جن لوگوں نے محمدؐ کی نبوت اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت رد کر کے اللہ کی نافرمانی کی اور اسی کفر پر ان کو موت آئی تو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے وہ اللہ کی رحمت سے دور اور ثواب سے محروم رہیں گے اور ملائکہ ان پر لعنت کرتے ہیں اور تمام انسان مجموعی طور پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ تمام کو لعنت پر مامور کیا گیا ہے اور کافر بھی کہتے ہیں کہ کافروں پر اللہ کی لعنت یعنی وہ اپنے آپ پر لعنت کرتے ہیں اور ہمیشہ لعنت میں رہیں گے دوزخ کی آگ میں جہاں ایک دن یا ایک ساعت کیلئے بھی عذاب کم نہ ہوگا اور نہ ایک ساعت کی مہلت دی جائے گی کہ عذاب مؤخر ہو جائے۔ (خلاصہ حدیث۔امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۳۷۰)

7. جو محمد رسول اللہؐ کی صفت کو چھپاتے ہیں اور علی ولی اللہؑ کی سیرت کی مخالفت کرتے ہیں جب ملک الموت ان کی روح قبض کرنے آتا ہے تو بڑے خوفناک منظر کے ساتھ اور غضبناک چہرے کے ساتھ اور جان نکلنے کے وقت اس کے جاننے والے سرکش شیطان اس کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔اس وقت ملک الموت کہتا ہے کہ اے نفس خبیثہ تو نے محمدؐ کی نبوت کی مخالفت اور علیؑ وصی کی مخالفت کر کے رب کی نافرمانی کی تو اللہ کی لعنت اور غضب کی خوشخبری ہو۔سر کو اٹھاؤ اور آنکھیں کھول کر دیکھو۔تو وہ دیکھے گا کہ عرش رحمٰن کے سامنے تخت پر محمدؐ جلوہ افروز ہیں اور علیؑ ان کے سامنے کرسی پر تشریف فرما ہیں اور تمام آئمہؑ اپنے اپنے مقام شریف پر ان کے ساتھ ہیں۔پھر جنت کے دروازے کھول کر محلات درجے اور منزلیں دکھائیں جائیں گی اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر معصومینؑ کی محبت رکھتا تو تیری روح ان کے حضور بلند ہوتی اور تیرا ٹھکانہ یہ جنتیں ہوتیں اور یہ تیری منزلیں ہوتیں۔مگر تو نے ان کی مخالفت کی اس لیئے تو ان کے حضور نہیں جا سکتا اور جنت کی منازل تم پر حرام ہیں۔پھر دوزخ کا پردہ ہٹے گا تو اس کی بلائیں مصیبتیں، بچھو سانپ اژدھے، عذاب کے کوڑے اور لگا میں دیکھے گا اور بتایا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہے، یہ شیطان جو تجھے گھیرے ہوئے ہیں انہوں نے تجھے گمراہ کیا اور تو نے ان کا کہا مانا اب ان کے ساتھ رہو۔تو بڑی شدید حسرت ویاس میں اس کی موت واقع ہوگی۔ (خلاصہ حدیث۔رسول اللہؐ) (البرہان۔ج ا۔ص ۳۷۰)

فوائد:۔

1. جب علماء سے ولایت علیؑ کے بارے میں آیات واحادیث کے بارے میں بات کی جائے اور وہ جان بوجھ کر مختلف بہانوں اور مصلحتوں کے باعث گول مول بات کریں تو وہ ملعون ہیں اور آخرت میں شدید عذاب کے مستحق ہیں۔کیونکہ وہ فساد برپا کرتے ہیں باطل ظاہر کر کے یعنی یہ کہتے ہیں کہ ذکر ولایت علیؑ کا اقرار اللہ کے حضور نہ کرو۔اور ایسے علماء سے بڑھ کر ملعون ومغضوب وہ ہیں جو معصومینؑ کے القابات استعمال کرتے ہیں۔

2. اگر کوئی توبہ کر لے کہ آئندہ فضائل معصومینؑ میں شک نہیں کروں گا، معصومینؑ کے حق ولایت کا اقرار اللہ کے سامنے روزانہ کروں گا اور شان ولایت والی آیات واحادیث پر دل سے ایمان رکھتے ہوئے ذکر کروں گا تو اس کی توبہ قبول ہے اور اللہ کی اس پر رحمت ہوگی۔

3. جب سب مل کر دشمنانِ اھلبیتؑ پر لعنت بے شمار کرتے ہیں تو دراصل ان میں مقصرین اپنے آپ پر لعنت کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ وہ ولایت علیؑ کو رد کرنے والے ہیں اور رسول اللہؐ کے تمام کار رسالت پر اپنی طرف سے پانی پھیرتے ہیں۔

4. جو لوگ رسول اللہؐ کی صفت کو چھپاتے ہیں کہ انہوں نے پوری حیات ظاہری میں علی ولی اللہؑ کی دعوت دی اعلانات کیئے تحریری وصیتیں کیں اقرار لئے اس پر عمل کیا اور اسی پر جان دے دی اور الزامات لگوائے اپنے آپ پر جنون وہذیان کے علی ولی اللہؑ کی خاطر۔اور علیؑ کا حلیہ اور سیرت چھپاتے ہیں کہ مولا علیؑ اللہ کی تمام صفات کا مظہر ہے نور اللہ ہے عین اللہ ہے اذن اللہ ہے لسان اللہ ہے وجہ اللہ ہے جنب اللہ ہے ید اللہ ہے نفس اللہ ہے مشیت اللہ ہے آل اللہ ہے ذکر اللہ اکبر ہے اسم اللہ ہے آیت الکبریٰ آیت العظمٰی ہے، محمدؐ کا سر اور روح ہے، تمام عبادات الٰہیہ کی روح ہے۔ان حقائق کو چھپانے والوں کی موت کا منظر آپ حدیث رسول اللہؐ میں تفصیل سے دیکھ چکے ہیں۔

❖......❖......❖

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾

اورلوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسرے مدمقابل بناتے ہیں اوران سے اس طرح محبت کرتے ہیں جیسا کہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔اور جولوگ ایمان لائے ہیں جو شدید محبت رکھتے ہیں اللہ کیلیئے۔اور کاش وہ لوگ جوظلم کرتے ہیں وہ بات سمجھ جائیں جو وہ عذاب کو دیکھ کر سمجھیں گے کہ یقیناً تمام قوت اللہ کے لئے ہے اور بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔جب وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی ان لوگوں پر جنہوں نے انکی پیروی کی تھی تبرا کریں گے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور انکے سب اسباب (تعلقات۔وسائل۔ذرائع) ٹوٹ جائیں گے۔اور وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی کہیں گے کاش اگر ہمارے لیئے دنیا واپس جانا ممکن ہو تو ہم بھی ان پر اسی طرح تبرا کریں جسطرح انہوں نے ہم پر تبرا کیا ہے اسی طرح اللہ ان کے اعمال حسرتیں بنا کر دکھا دے گا اور وہ آگ سے نہیں نکل سکیں گے۔(البقرۃ۔ 167-165)

1. اورلوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے علاوہ دوسرے مدمقابل بناتے ہیں اوران سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کرنی چاہیے یعنی وہ لوگ جنہوں نے مولا علیؑ کے مخالفوں کو امام بنا لیا بجائے اس امامؑ کے جسے اللہ نے لوگوں کیلیئے بنایا۔ایسے امام اور انکے شیعہ ظالم ہیں۔(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۳۷۴)

2. روز قیامت عرش سے منادی ندا دے گا کہ زمین میں خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟ تو نبی داؤدؑ اٹھیں گے اللہ کی طرف سے آواز آئے گی کہ ہماری مراد آپ نہیں بیشک آپ اللہ کے خلیفہ ہیں۔پھر دوسری دفعہ منادی ہوگی تو امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ قیام فرمائیں گے تو اللہ عزوجل کی طرف سے اعلان ہوگا: اے تمام مخلوق یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جو زمین میں اللہ کے خلیفہ ہیں اوراس کے بندوں پر حجت ہیں جس نے دنیا میں اس کی رسی تھامے رکھی پس وہ آج بھی اس کی رسی پکڑے رہے تاکہ اس کے نور سے روشنی پا سکے اوراس کے پیچھے پیچھے جنت کے اعلیٰ درجوں میں چلا جائے۔پس وہ لوگ اٹھیں گے جنہوں نے دنیا میں آپؑ کی رسی پکڑے رکھی اور آپؑ کے پیچھے جنت چلے جائیں گے۔پھر اللہ جل جلالہ کی طرف سے آواز آئی گی کہ خبردار جس نے دنیا میں جس امام

سے تعلق رکھا اس کے پیچھے پیچھے جہاں وہ جائے چلا جائے۔ پس اس وقت مقلدین پر ان کے پیر تبرا کریں گے اور انہوں نے عذاب دیکھ لیا ہوگا اور ان کے سبب ٹوٹ چکے ہونگے۔ مقلدین کہیں گے کاش ہم دنیا میں دوبارہ جائیں اور اپنے راہنماؤں پر تبرا کریں جس طرح وہ ہم پر تبرا کر رہے ہیں اوا اس طرح اللہ ان کے اعمال انکو حسرتیں بنا کر دکھلا دے گا اور وہ دوزخ سے نہیں نکل سکتے یعنی دشمنان علیؑ ہمیشہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ص ۳۷۳)

فوائد:۔

1. چاہے کتنا بڑا شیعہ عالم ہوا سے امام کہہ کر نہیں پکار سکتے۔ امام بنانا اللہ کا کام ہے۔ خود ساختہ امام اور اس کے ماننے والے پیروکار (شیعہ) ظالم ہوتے ہیں۔
2. محبت اور اطاعت صرف اللہ کے بنائے آئمہ طاہرینؑ کیلئے ہے۔
3. تفرقے اور دوزخ سے بچنے کیلئے دنیا و آخرت دونوں میں صرف مولا علیؑ کی حبل ولایت کو مضبوطی سے تھام لو۔
4. جو آئمہ طاہرینؑ کے علاوہ کسی اور کی تقلید و اتباع کرتا ہے تو روز قیامت زبردستی وہیں جائے گا جہاں اسکا راہنما امام خود ساختہ جائے گا اور دونوں ایک دوسرے کو لعن طعن کرتے جائیں گے۔ خود ساختہ امام کہے گا کہ میں نے کب تمہیں ذاتی طور پر آ کر تقلید کی دعوت دی تھی میں نے تو ساری زندگی تمہارا چہرہ تک نہیں دیکھا تھا تم نے خود ہی میری کتاب پڑھ کر تقلید کر لی لہذا خود ذمہ دار ہو۔ مقلدین لعنت کریں گے کہ تیری کتاب میں مہر اور دستخط کے ساتھ ذمہ داری لی گئی تھی کہ اس پر عمل کرنے والے جوابدہی سے بری الذمہ ہوں گے۔ اب جو ہم نے نیک اعمال تیرے حکم کے مطابق کیئے تھے اللہ نے وہ راکھ بنا کر اڑا دیئے ہیں کیونکہ وہ امر الٰہی اور امر معصومینؑ کے تحت نہیں کیئے گئے تھے۔ مقلدین حسرت سے کہیں گے کاش ہم ملاں کی کتاب کی بجائے کتب اربعہ جن میں احکامات الٰہی معصومینؑ نے بیان فرمائے ہیں پر عمل کرتے اور خود ساختہ امام سے بیزاری رکھتے۔

❖......❖......❖

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝١٦٩

وہ صرف تمہیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تم نہیں جانتے۔ (البقرۃ۔169)

ا۔ شیطان صرف اور صرف برے مذہب اور عقیدے کا حکم دیتا ہے اللہ کی سب سے بہترین خلق محمد رسول اللہؐ کے بارے میں اور محمد رسول اللہؐ کے بعد سب اولیاءؑ سے افضل ولیؑ کی ولایت کی مخالفت کے بارے میں کہ ان کی امامت کے بارے میں وہ باتیں کہو جو اللہ نے انکی امامت کے بارے میں قرار نہیں دیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ص ۳۷۷)

فوائد:۔

ا۔ جو لوگ معصومین کے علم غیب پر شک کرتے ہیں، انکے حاضر و ناظر اور مددگار ہونے پر اعتراض کرتے ہیں۔ انکی عصمت و طہارت کے متعلق زبان درازی کرتے ہیں، ان کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں۔ ان سے سہو و نسیاں ہونا جائز سمجھتے ہیں، شفاعت سے زیادہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرتے ہیں، قول معصوم اور آیات قرآنی پر غیر معصوم ملاں کے فتوے کو ترجیح دیتے ہیں، مختلف بہانوں سے عزاداری مظلوم روکنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ ابلیس کے مذہب پر ہیں۔

❖......❖......❖

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝١٧٢

اے ایمان والو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (البقرۃ۔172)

ا۔ اللہ کی توحید، محمد رسول اللہؐ کی نبوت اور علی ولی اللہؑ کی امامت پر ایمان رکھنے والو جو پاک رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اس رزق پر جو ولایت محمدؐ و علیؑ پر قائم رہنے کی وجہ سے ہے جو تمہیں سرکش شیطانوں کے شر پر غلبہ دیتا ہے۔ جب بھی تم اپنے دلوں میں ولایت محمدؐ و علیؑ کی تجدید کرو تو سرکش شیطانوں پر اللہ کی لعنت کی بھی تجدید کرو اور اللہ سے انکی پھونکوں اور جادو سے پناہ مانگو۔ وہ پھونکیں وہ وہم و گمان ہیں کہ اس امت میں کوئی شخص ہم (معصومینؑ) سے افضل ہے یا ہم اھلبیتؑ کی برابری یا شرک ہے۔ اللہ کی قسم محمدؐ و آل محمدؐ تمام امت سے افضل ہیں جیسے اللہ نے آسمان کو زمین پر فوقیت دی ہے۔ اور جادو یہ ہے کہ اگر کوئی سمجھے کہ قرآن کے بعد ہم اھلبیتؑ کا ذکر اور ہم پر صلواۃ کے علاوہ کوئی اور چیز شفا دیتی ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے ہم اھلبیتؑ کا ذکر کو دلوں کی شفا بنایا ہے اور ہم پر صلواۃ سے مصیبتیں اور گناہ ختم ہوجاتے ہیں اور عیب پاک ہوجاتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو تو اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اس کا حکم مانتے ہوئے کہ محمدؐ و علیؑ اور ان کے خلفاءؑ کی اطاعت کرو۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) ۳۷۸)

فوائد:۔

1. مومن کی روح کی غذا ولایت محمدؐ و آل محمدؐ ہے اور معصومینؑ کے دشمنوں پر لعنت ہے۔ موت آنے تک اقرار ولایت مولا علیؑ کرتے رہو تا کہ اللہ سے کیئے ہوئے عہد کی تجدید ہوتی رہے۔

2. جو ولایت معصومینؑ میں شرکت کرے یا اپنے آپ کو معصوم انبیاء سے افضل سمجھے اور ذکر علیؑ سے روکے سمجھ لو کہ وہ شیطان کا لشکری ہے جو اپنی جادوگری کر رہا ہے۔ ایسے مداریوں کے ارد گرد جھرمٹ مت لگاؤ۔

3. اگر اللہ کی عبادت کرنا چاہتے ہو تو محمدؐ وال محمدؐ کی اطاعت کرو۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ وَیَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۙ اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۚۖ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالۡہُدٰی وَالۡعَذَابَ بِالۡمَغۡفِرَۃِ ۚ فَمَآ اَصۡبَرَہُمۡ عَلَی النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِی الۡکِتٰبِ لَفِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۱۷۶﴾ الرّبع

جو لوگ اس چیز کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے کتاب میں نازل کی ہے اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت وصول کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے اور اللہ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا ہے اور مغفرت کے بدلے عذاب کو۔ پس کتنے صابر ہیں یہ

آ گ پر۔ یہ اس لیئے کہ اللہ نے تو کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور یقیناً جن لوگوں نے کتاب کے بارے اختلاف کیا وہ ضد میں دور نکل گئے۔(البقرۃ۔174-176)

1. اللہ تعالیٰ اہلبیتؑ کے فضائل چھپانے والوں کے کرتوت بتاتا ہے کہ وہ چھپاتے ہیں جو اللہ نے قرآن میں نازل کیا ہے جو مشتمل ہے تمام نبیوں پر محمدؐ کی فضیلت پر اور تمام اوصیاء پر علیؑ کی فضیلت پر۔ اور اس کو چھپا کر دنیا کا تھوڑا سا مال حاصل کرتے ہیں اور اسی بنا پر لوگوں کی جہالت کی وجہ سے دنیا میں ریاست پر قبضہ کر لیتے ہیں ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آخرت کی آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے جو انہوں نے حق کو چھپا کر دنیا کی آسائشوں کے بدلے لی ہے۔ اور اللہ قیامت کے دن ان سے کلام خیر نہیں کرے گا بلکہ ان پر لعنت کرے گا اور پکڑ لے گا اور کہے گا کہ کتنے بدانسان تم ہو۔ تم نے میری ترتیب کو بدل دیا جس کو میں نے اولیت دی تھی اسے تم نے مؤخر کر دیا اور جس کو میں نے مؤخر کیا تھا اسے اولیت دے دی اور جس سے میری دشمنی ہے اس سے تم نے محبت کی اور جس سے میری محبت ہے اس سے دشمنی کی۔ اور اللہ ان کو گناہوں سے پاک نہیں کرے گا۔ کیونکہ گناہ صرف محمدؐ علیؑ اور ان کی پاک آلؑ کی محبت کے ملنے سے پگھل کر اڑ جاتے ہیں۔ اور اگر محمدؐ اور انکی آلؑ کی محبت نہ ملے تو گناہوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، جرم زیادہ ہو جاتے ہیں، پکڑ عظیم ہو جاتی ہے اور آگ کے دردناک عذاب میں پھینک دیا جاتا ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۳۸۱)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کا قول کہ کتنے صابر ہیں یہ آگ پر یعنی کتنے صابر ہیں ان اعمال پر کہ جانتے ہیں کہ وہ اعمال دوزخ کی آگ میں لے جائیں گے۔ (البرہان۔ ج ا۔ ص ۳۸۲)

3. وہ عذاب جو ان گناہوں او جرموں کی وجہ سے واجب ہوا جو محمدؐ کے بھائی اور وصیؑ کی محبت چھوڑنے اور مخالفت کرنے کی وجہ سے ہیں۔ اللہ نے کتاب نازل کی ہے جس میں حق والوں کی مخالفت، سچوں سے کنارہ کشی اور فاسقوں کی اطاعت سے ڈرایا ہے۔ جو کتاب حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے کہ ایسی خطا نہ کرنا۔ اور جن لوگوں نے اختلاف کیا وہ اس پر ایمان ہی نہیں رکھتے بعض کہتے ہیں یہ جادو ہے بعض شعر و شاعری کہتے ہیں بعض نجومیوں والی باتیں کہتے ہیں اور وہ اس مخالفت کی وجہ سے حق سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۳۸۲)

فوائد:۔

1. محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کے فضائل چھپانا یعنی فضائل والی آیات کی تفسیر اقوال معصومؑ کی بجائے اپنی رائے اور فلسفہ سے کر کے عوام کے سامنے پیش کر دینا تا کہ عوام کو اصلی حقیقت کا پتہ نہ چلے۔ اپنی رائے پر مبنی کتب کو عوام میں رائج کرنا تا کہ دنیا کا مال اور حکومت ہاتھ میں رہے اور عوام مولاؑ کی اطاعت کی بجائے ملاں کے گرد چکر لگاتی رہے۔ ایسا مال واقتدار دوزخ کی آگ ہے۔

2. ایسے ملاں پر اللہ لعنت کرے گا روز قیامت جس نے اللہ کی ترتیب بدل دی جس کو اللہ نے مولا بنایا اس کو ہٹا کر خود ولی بن گیا اور عوام کو گمراہ کیا کہ معرفتِ محمدؐ و آل محمدؐ لازمی نہیں بس اللہ کی عبادت کرو نجات پا جاؤ گے۔ درحقیقت محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت کے بغیر صرف گناہ جرم اور عذاب بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

3. دراصل وہ بے ایمان ہیں جو قرآن کی مختلف حیلوں سے مخالفت کرتے ہیں کہ یہ شعر و شاعری ہے، جادو ہے، پرانی کہانیاں ہیں یا یہ کہنا کہ اس میں کام کی آیات صرف چند سو ہیں اور اللہ نے اس میں جو قانون بیان کیئے ہیں وہ ناکافی اور غیر واضح ہیں اس لیئے قرآن کی بجائے ملاں کی بات غور سے سنو اور اس پر عمل کرو۔ ایسے لوگ حق سے بہت دور ہیں۔

4. لوگ جانتے ہیں کہ اللہ اور معصومینؑ کا حکم ماننے کی بجائے ملاں کی بات مانی تو دوزخ کا عذاب ملے گا مگر پھر بھی لوگ بڑی مستقل مزاجی اور صبر سے ملاں کی وضع کی ہوئی کتابوں پر عمل کرتے چلے جاتے ہیں۔

❖......❖......❖

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰئكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۸۵

۔اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا اور تاکہ تم تعداد پوری کرو اور جو ہدایت اللہ نے تمہیں دی ہے اس پر اللہ کی بڑائی کرو تاکہ تم اس کا شکر ادا کر سکو۔(البقرۃ۔185)

1. آسانی (یسر) مولا علیؑ ہیں اور سختی (عسر) ان کے فلانے مخالفین ہیں اور جو آدمؑ کی اولاد ہے وہ کسی فلانے کی ولایت میں داخل نہیں ہوتا۔

(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج۱۔ص۴۰۲)

فوائد:۔

1. جو شرکت شیطان کے بغیر اپنے باپ آدمؑ کی حلالی اولاد ہے وہ کسی ایرے غیرے ملاں کی ولایت میں داخل نہیں ہوتا۔
2. غیر معصوم کی ولایت سختی اور عذاب ہے۔مولاؑ کی ولایت آسان و سھل ہے اور ہدایت الٰہی ہے اور اس ہدایتِ ولایت کی نعمت پر اللہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اللہ ھوا کبر کے نعرے بلند کرو جب علیؑ کا ذکر ہو۔

❖......❖......❖

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۸۹

۔اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے سے داخل ہو بلکہ نیکی ہے جو اللہ سے ڈرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔(البقرۃ۔189)

1. اوصیاءؑ اللہ عزوجل کے دروازے ہیں جن سے آنا چاہیے اور اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی اور انہیں کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوق پر اپنی حجت پوری کی۔(امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج۱۔ص۴۱۵)
2. ہم وہ گھر ہیں جن کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ ان کے دروازوں سے آؤ۔ہم اللہ کا دروازہ اور اسکا گھر ہیں جس میں آنا چاہیے جس نے ہماری بیعت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا تو یقیناً وہ گھروں میں دروازوں کے ذریعے آیا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور کسی غیر کو ہم پر فضیلت دی تو یقیناً وہ گھروں کے پچھواڑے سے آیا۔

(امیر المؤمنین مولا علیؑ) (البرہان۔ج۱۔ص۴۱۵)

3. میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے اور شہر میں داخل نہ ہو سوائے اس کے دروازے سے۔

(رسول اللہ مولا محمدؐ) (البرہان۔ج۱۔ص۴۱۶)

فوائد:۔

1. جو مولا علیؑ کی ولایت کا اقرار کرے اور ان کا حکم مانے وہ اللہ کے دروازے سے آیا اور جو اقرار ولایت سے منہ موڑتے ہیں وہ چوروں ڈاکوؤں کی طرح اللہ کے گھر داخل ہونا

چاہتے ہیں۔

2. علم مدرسوں میں غیر مومنوں کے خود ساختہ علوم حاصل کرنے سے ہرگز نہیں ملتا۔علم صرف باب العلم پر اقرار ولایت کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے ملتا ہے۔علم قرآن اور اقوال معصومینؑ سے ملتا ہے مقصر ملاں کی لکھی ہوئی آئین اکبری سے نہیں ملتا۔علم امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ دل میں ڈالتے ہیں۔ جب مولا علیؑ کی ولایت کی معرفت ہو تو بصیرت کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

❖......❖......❖

۱۹۲ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۹۳

اوران سے لڑو حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کیلئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہ کرو مگر ظالموں کے خلاف۔ (البقرۃ۔193)

ا۔ جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو قاتلان امام حسینؑ کی اولاد کو ان کے اجداد کے فعل کے بدلے قتل کریں گے۔ کیونکہ قاتلان امام حسینؑ کی اولاد اپنے اجداد کے فعل پر راضی ہے اور اس پر فخر کرتی ہے۔اور جو کوئی کسی چیز پر راضی ہو تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کرنے والا ہے اور اگر ایک شخص مشرق میں قتل ہوا اور ایک شخص مغرب میں اس کے قتل پر راضی ہو تو اللہ کے نزدیک راضی ہونے والا قتل میں شامل ہے۔اور صرف اسی لیئے جب امام قائمؑ ظہور کریں گے تو ان کو ان کے اجداد کے فعل پر راضی ہونے کی وجہ سے قتل کریں گے۔(خلاصہ حدیث۔امام علی رضاؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۴۱۸)

فوائد:۔

ا۔ دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ کو نہ اس دنیا میں معافی ہے اور نہ آخرت میں نجات بلکہ سب سے بدترین درجہء دوزخ میں ہونگے۔اور محمدؐ و آل محمدؐ کے مخالفوں کے ہمنوا بھی ان کے ساتھ شامل ہونگے۔جو ملاں کہتا ہے کہ فدک (نعوذ باللہ) حق سیدہ فاطمہؑ نہیں تھا وہ غاصبوں کے ساتھ محشور ہوگا اور جو ماتم حسینؑ کو روکنا چاہتا ہے وہ فوج یزید کے ساتھ محشور ہوگا اور جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتا ہے وہ شیطانوں کے ساتھ محشور ہوگا اور جو غیر فطری اعمال کو رائج کرنا چاہتے ہیں ایسے مقصر ملاں قوم لوط کے ساتھ محشور ہونگے اور جو ملاں عریانی پھیلانا چاہتا ہے وہ جانوروں کے ساتھ محشور ہوگا۔یہ سارے کام مقصرین کر رہے ہیں۔

❖......❖......❖

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝۲۰۴ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝۲۰۵ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۲۰۶

اورلوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جس کی باتیں اس دنیا کی زندگی میں تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اس پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ کٹر دشمن حق ہے۔اور جب وہ بااختیار ہوجاتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور کھیتوں اور نسل انسانی کو تباہ کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو غرور نفس اسے گناہ پر جما دیتا ہے پس اس کے لیئے جہنم کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔(البقرۃ۔204-206)

1. مخالفین ولایت مولاعلیؑ وہ لوگ ہیں جن کی باتیں لوگوں کو دنیا میں اچھی لگتی ہیں اور وہ نسلوں اور فصلوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام ابوالحسنؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۴۴۸)

2. اللہ اس زیادتی کرنے والے ظالم کو مجرم قرار دیتا ہے جو مخالفین میں سے ہے اور جو وہ زبان سے کہتا ہے دل میں اس کے خلاف چھپا ہوتا ہے اور وہ پوشیدہ طور پر مومنین کو نقصان پہنچاتا ہے۔اے اللہ کے بندو تقویٰ اختیار کو جو ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور کبھی کبھار گناہ پر اگر اصرار ہو تو اس کے کرنے والے کو ولایت محمدؐ وعلیؑ اور انکی پاک آلؑ کی ولایت سے خروج کی طرف لے جاتا ہے اور اگر اس پر کوئی اصرار کرنے لگے تو ناکامی شقاوت کی طرف لے جاتی ہے اور ولایت سے علیحدگی کر دیتی ہے اور وہ سب سے زیادہ خسارہ پانے والوں میں ہوجاتا ہے۔وہ گناہ جو اس کے کرنے والے کو بڑی ناکامی کی طرف لے جاتا ہے وہ اپنے ان بھائیوں پر ظلم ہے جو مولاعلیؑ کی فضیلت و امامت پر ہوں اور انکی آلؑ کی اعلیٰ امامت کے قائل ہوں، اور ان کے خلاف ناصبیوں کی مدد کرنا۔اور دھوکے میں نہ رہو اللہ کے حلم پر اور لمبی مہلت دینے پر۔کہ ایسے ہوجاؤ جس کے بارے اللہ فرماتا ہے کہ شیطان کی مانند کہ وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔(الحشر۔16) (خلاصہ حدیث۔ امام زین العابدینؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۴۴۹)

فوائد:۔

1. اللہ ایسے لوگوں سے خبردار کر رہا ہے جو ظاہری طور پر بڑے پرہیزگار اور دین حق پر نظر آتے ہیں لوگوں کو اعتماد میں لینے کیلئے قسمیں بھی کھاتے ہیں، محمدؐ وآل محمدؐ کے صدقے دعائیں بھی مانگتے ہیں مگر دل میں محمدؐ وآل محمدؐ کے حسد کی آگ رکھتے ہیں۔جب دین کے خود ساختہ ٹھیکہ دار بن جاتے ہیں تو نسلوں کو گمراہ کر کے ہلاک کر دیتے ہیں۔اور جو رزق زمین اگاتی ہے وہ ولایت کے صدقے میں اگتا ہے تو وہ لوگوں کو معصومینؑ کے بارے میں شک وشبہ میں ڈال دیتے ہیں تو نمک حرامی کی وجہ سے جو کھاتے ہیں حرام کھاتے ہیں۔اور ایسے فرعون ولایت علیؑ میں شرک کر کے گناہوں پر جم جاتے ہیں۔دین کو اپنی نفسیاتی خواہشات کے مطابق کھیل تماشہ بنا لیتے ہیں۔
2. ایسے لوگ شیعت کا لبادہ اوڑھے پوشیدہ طور پر مومنین کا گلا گھونٹ رہے ہیں اور یہ شقی القلب ولایت سے خارج ہیں اور ولایت علیؑ پر قائم مومنین پر ظلم کرتے ہیں۔یہ ناصبی اللہ کے حلم اور مہلت سے غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں۔
3. ایسے شیطان سیرت مقصر ملاں لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ انکے اعمال کے ذمہ دار ہیں اور جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم بری الذمہ ہیں ہم خود عذاب الٰہی سے ڈر رہے ہیں ہمیں تو خود کوئی سبب نظر نہیں آتا۔

❖......❖......❖

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

اورلوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے بدلے بیچ دیتا ہے اور اللہ ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ (البقرۃ۔207)

ا۔ یہ آیت مولا علیؑ کی مدح میں نازل ہوئی جب آپؑ ایک رات رسول اللہؐ کے بستر پر سوئے۔ کفار مکہ نے رسول اللہؐ کو قتل کرنے کی قسم کھالی کہ تمام قبیلوں کے نوجوان مل کر رات کے وقت محاصرہ کرلیں گے اور جب آپؐ سورہے ہوں گے تو ہر جوان وار کرے گا اس طرح وہ کسی سے بدلہ نہیں لے سکیں گے اور نہ قاتل کا پتہ چلے گا کیونکہ سب قبیلے اس میں شریک ہوں گے۔ تو جبرائیلؑ وحی لے کر اترے اور پیغام الٰہی دیا کہ اپنے چچا کے بیٹے علیؑ کو اپنے بستر پر سلا دیں اور خود مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ تمام قبیلوں کے جوانوں نے گھر کا محاصرہ کرلیا مگر وہاں بستر پر مولا علیؑ کو سوتے ہوئے پایا اور ناکام لوٹے اور اللہ نے انکی سازش کو ناکام بنا دیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۴۵۱)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی مولا علیؑ کے پاس ہے۔ درحقیقت معصومینؑ ازل سے مشیتِ الٰہی ہیں مگر گاہے بگاہے اللہ ان کے فضائل کا اعلان کرتا رہتا ہے۔ معصومینؑ ازل سے صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں۔

2. تمام مقصرین اپنی اپنی زبان کی تلواریں سونتے ہوئے دین محمدؐ کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ شاید پردۂ غیبت میں آخری محمدؐ سو رہا ہے اس کو ہماری سازش کا پتہ ہی نہیں چلے گا۔ مگر جب علیؑ کا علیؑ بیٹا پردہ ہٹا کر قیام کرے گا تو سب سے پہلے دشمنانِ ولایت کو ذوالفقار سے تہہ تیغ کرے گا۔ دشمنانِ عزاداری کو یزیدیوں کے ساتھ ہلاک کرے گا۔ حلال محمدی اور حرام محمدی کے بدلنے والوں کو واصلِ جہنم کرے گا۔

❖......❖......❖

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (البقرۃ۔ 208)

1. داخل ہو جاؤ پورے کے پورے اسلام میں یعنی ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ میں اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو یعنی کسی اور کا اتباع نہ کرو۔ السلم سے مراد مولا علیؑ اور انکے اوصیاء آئمہؑ کی ولایت ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۴۵۵)

2. آل محمدؐ باب حطہ ہیں اور باب السلم ہیں پس السلم میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو۔ (اقتباس حدیث۔ امیر المؤمنینؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۴۵٦)

فوائد:۔

ا۔ اللہ کا حکم ہے کہ مولا علیؑ کی ولایت میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ اور آل محمدؐ کی ولایت کے علاوہ کسی اور کی اتباع نہ کرو۔ اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے مقصر ملاں کہتا ہے کہ مولا علیؑ کی ولایت کا اقرار بھی نہ کرو اور میری ولایت میں داخل ہو جاؤ۔ ملاں کی دیدہ دلیری دیکھو کہ جو اس کا اتباع کرے گا اس کا جوابدہ اللہ کے سامنے ملاں ہوگا۔ دراصل ملاں کمزور ایمان والوں کو باب حطہ، باب السلم اور سفینۂ نجات سے نکال کر عذاب کے سمندر میں غرق کرنا چاہتا ہے۔

❖......❖......❖

فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡكُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۰۹﴾

پس اگر تم واضح ہدایت آ جانے کے بعد پھسل گئے تو جان لو کہ اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

(البقرۃ۔209)

ا۔ اگر تم ولایت (سلم) سے پھسل گئے اور اسلام سے جو مکمل ہی عقیدہ ولایت علیؑ سے ہوا تو پھر اقرار نبوت، ولایت علیؑ کی مخالفت کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں دیتی، جیسے اقرار توحید، نبوت کی مخالفت کے ساتھ فائدہ نہیں دیتی۔ اگر تم واضح ہدایت آ جانے کے بعد پھسل گئے یعنی جو رسول اللہؐ نے بتایا اور تمہیں محمدؐ نے علیؑ کی امامت وفضیلت پر نا قابل انکار واضح دلیلیں دیں، وہ نبیؐ جو سچا ہے اور اس کا دین حق ہے، تو جان لو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے کہ اپنے دین کے مخالفوں کو پکڑنے پر قدرت رکھتا ہے اور اپنے نبیؐ کی تکذیب کرنے والوں کو بھی۔

کسی کی بھی طاقت نہیں کہ مخالفوں سے اسے انتقام لینے سے روک سکے۔ اور وہ قادر ہے اپنے دین کے جاننے والوں کو ثواب دینے پر اور کسی ایک کی طاقت نہیں کہ اسے اپنے مطیع کو ثواب دینے سے روکے اور وہ حکیم ہے جو کرتا ہے اس میں۔ اور وہ فضول نہیں دیتا جو اسکی اطاعت کرتا ہے اور اس کو کثرت سے خیر دیتا ہے اور اس کو اس کے مقام پر رکھتا ہے اور اس پر اپنا کرم مکمل کرتا ہے۔ او جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اس پر ظلم نہیں کرتا اور اس کی پکڑ شدید ہے۔

بیشک علیؑ کعبہ کی طرح ہے جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔ اللہ نے اس کو بنایا ہے کہ تم دین و دنیا کے امور کیلئے اس کے پاس آ ؤ۔ اور اگر کافر اس سے منہ موڑ لیں تو کعبہ کے شرف وفضل میں سے کوئی چیز کم نہیں ہوتی نہ اس کی شان میں گستاخی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر علیؑ کے حق کو مقصروں نے مؤخر کر دیا ہے تو علیؑ کی شان میں کمی نہیں ہوتی اور واجب کو دفع کرنے والے ظالم ہیں۔ (اقتباس حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۴۵۷)

فوائد:۔

1. نماز ایسے پڑھو کہ منہ کعبہ کی طرف ہو جو علیؑ کی مثال ہے، زبان پر اور دل میں علیؑ ہو۔
2. مقصرین جو اقرار ولایت سے انکار وکفر کرتے ہیں تو حید ونبوت کی گواہی انکو نفع نہیں دے گی۔ دراصل وہ نبیؐ حق کی سچی دلیلوں کی تکذیب کرتے ہیں اور واجب امر ولایت کو رد کر کے ظلم کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّآ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۲۱۰﴾

کیا وہ انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ غمام کے سایہ میں ان کے سامنے آ جائے اور فرشتے بھی اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے اور تمام معاملات اللہ کی طرف ہی لوٹائے جانے والے ہیں۔ (البقرۃ۔210)

ا۔ ابلیس نے قیامت کے دن تک مہلت مانگی مگر اللہ نے یوم وقت معلوم تک دی۔ جب یوم وقت معلوم آئے گا تو ابلیس تخلیق آدمؑ سے لے کر یوم وقت معلوم تک کے اپنے تمام پیروکاروں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور آخری بار امیر المؤمنینؑ ظہور فرمائیں گے۔ امیر المؤمنینؑ اور آپؑ کے اصحاب یوم وقت معلوم

ابلیس اوراس کے اصحاب سے فرات کی ایک زمین جس کو روحاء کہتے ہیں کوفہ کے قریب ہے پر آمنے سامنے آئیں گے اور ایسا قتال ہوگا کہ جیسا پہلے کبھی نہ ہوا ہوگا عالمین کے خلق ہونے سے لے کر۔ اصحاب امیر المؤمنینؑ سو قدم پیچھے ہٹیں گے کہ کچھ کے پاؤں فرات میں داخل ہو جائیں گے اس وقت جبار عزوجل غمام کے سائے میں اترے گا اور فرشتے اتریں گے اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور رسول اللہؐ نور کا نیزہ لیئے ہوئے آگے آئیں گے جب ابلیس دیکھے گا تو الٹے پاؤں بھاگے گا تو اسکے صحابی پوچھیں گے تمہارا کیا ارادہ ہے کہ بھاگ رہے ہو؟ وہ کہے گا جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے میں اللہ رب العالمین سے خوفزدہ ہوں۔ نبی اللہؐ اس کا پیچھا کر کے نیزہ اس کے شانوں کے درمیان ماریں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے تمام پیروکار ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اس وقت صرف اللہ کی عبادت ہوگی اور کوئی شرک نہ ہوگا اور امیر المؤمنینؑ چوالیس ہزار سال حکومت کریں گے۔ اور مولا علیؑ کے شیعوں میں ہر مرد کے ہزار بیٹے پیدا ہوں گے ہر سال ایک بیٹا اور اس وقت اللہ کی مرضی سے مسجد کوفہ اور اس کے نواح میں دو جنتیں ظاہر ہوں گی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج۱۔ ص۴۵۸)

فوائد:۔

1. دشمن ولایت محمدؐ و آل محمدؐ یعنی ابلیس اپنے تمام شعبوں کے ساتھ آخری جنگ کیلئے ظہور امام زمانہؑ کے بعد آئے گا اور شیعان مولا علیؑ کے ساتھ سخت جنگ و جدل ہوگا۔ اس وقت اللہ غمام کے سایہ میں آئے گا یعنی وہ غمام آئے گا جو تمام صفات الہیہ کا مظہر ہے۔ اور غمام مولا علیؑ کا اسم مبارک ہے۔ معصومینؑ کی حکومت مشیت الہی کے تحت عرصہ دراز تک قائم رہے گی اور سرزمین کربلا و نجف مؤمنوں کی جنتیں ہوں گی اور تمام شیعہ نجاستوں سے پاک ہوں گے اور اللہ ان کو نیک و پاک اولاد عطا فرمائے گا۔

❖......❖......❖

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط وَيَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۵ قُلِ الْعَفْوَ ط كَذٰلِکَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱۹

یہ تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دو ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے فوائد بھی ہیں مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے۔ اور یہ تم سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں کہو جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لیئے آیات بیان کرتا ہے شاید کہ تم فکر کرو۔

(البقرۃ۔219)

1. شراب کے متعلق کسی نے پوچھا کہ یہ منع ہے یا حرام ہے؟ امامؑ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں اسے حرام قرار دیا ہے ''کہہ دو میرے رب نے فحش کاموں کو حرام کیا ہے جو ظاہر ہوں یا چھپے ہوں اور گناہ (اثم) اور ناحق زیادتی کو'' (الاعراف۔33) جو ظاہر ہوں یعنی زنا جیسے دور جاہلیت میں علی الاعلان کیا جاتا تھا، اور جو چھپے ہوں یعنی جب کوئی مرد مر جاتا تو اس کا بیٹا اسکی ازواج سے تزویج کر لیتا۔ اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اثم بالکل شراب ہے کہ اللہ فرماتا ہے ''یہ تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو ان میں اثم کبیر ہے اور لوگوں کیلئے منافع بھی ہے'' تو قرآن میں اثم سے مراد شراب اور جوا

ہے جس کا گناہ منافع سے بہت بڑا ہے۔

جب یہ آیت (البقرۃ۔219) شراب کی حرمت میں پہلے نازل ہوئے تو لوگوں کو شراب جوئے بت اور پانسے کی حرمت پتہ چلی۔ پھر اللہ نے حکم دیا ''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے محض نجس ہیں شیطانی کاموں میں سے، ان سے اجتناب کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔'' (المائدہ۔90) اس آیت میں پہلی سے زیادہ شدت سے حرمت بیان کی گئی ہے۔ پھر تیسری آیت پہلی اور دوسری سے زیادہ سخت آئی ''شیطان تو محض یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں ذکر اللہ اور صلاۃ سے روک دے۔ تو کیا تم باز آتے ہو؟'' (المائدہ۔91) اس طرح اللہ نے اس سے بچنے کی وجوہات کھول کر بیان کیں اور پھر چوتھی آیت میں اس کی حرمت کھول کر بیان کی (الاعراف۔33 جو اوپر بیان ہے۔ (خلاصہ حدیث۔امام ابوالحسن)

(البرہان۔ج ا۔ص ۴۶۶)

2. امام باقرؑ نے فرمایا کہ نرد اور شطرنج جوئے میں سے ہیں۔

3. امام علی نقیؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ تمام جوئے میسر ہیں اور تمام نشہ آور چیزیں حرام ہیں۔

(البرہان۔ج ا۔ص ۴۶۸)

فوائد:۔

1. شراب اور جوا تمام اخلاقی اور معاشی برائیوں کی جڑ ہیں۔ جس چیز کی کثیر مقدار حرام ہو اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔ اللہ کا قانون وسنت تبدیل نہیں ہوتا اور حلال محمدی و حرام محمدی قیامت تک برقرار رہیں گے۔

مقصر ملاں علی الاعلان کہتے ہیں کہ وہ حلال وحرام کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ شطرنج کو کھیلنا جائز قرار دیا جا چکا ہے۔ مدارس میں شراب کے فوائد پر بحث کی جاتی ہے اور اگر کوئی کم مقدار میں شراب پی کر اپنے ہوش وحواس پر قابو رکھ سکتا ہے تو اس کے لیئے حرام نہیں۔ اخلاقی بدفعلی کو حرام کے دائرے سے نکال کر مکروہ کے دائرے میں داخل کیا جا چکا ہے ایسی بدفعلی جس پر اللہ نے پوری قوم کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔ یعنی دین حق کی کھلی مخالفت ہو رہی ہے۔

❖......❖......❖

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝۲۳۸

نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے اطاعت کے ساتھ (قنوت پڑھتے ہوئے) قیام کرو۔ (البقرۃ۔238)

ا۔ نمازیں رسول اللہؐ، امیر المؤمنینؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور درمیانی (وسطیٰ) نماز امیر المؤمنینؑ ہیں اور قیام کرو اللہ کیلئے اطاعت کے ساتھ یعنی آئمہؑ کی اطاعت۔ قنوت وہ دعا ہے جو نماز میں حالت قیام میں ہے۔ (امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۵۱۰)

فوائد:۔

1. اللہ عزوجل نے نمازوں کو صرف اس لیئے فرض کیا تا کہ ذکر محمدؐ و آل محمدؐ باقی رہے اور لوگ خصوصاً ولایت مولا علیؑ نہ بھول جائیں اور دعائے قنوت میں امام زمانہؑ کے ظہور کی دعائیں مانگیں اور دشمنان معصومینؑ پر لعنت کریں۔

مقصر ملاں چاہتا ہے کہ نماز اطاعت معصومینؑ کی بجائے سنتِ ابلیس کے تحت پڑھی جائے۔

❖......❖......❖

مَنۡ ذَا الَّـذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَاللّٰہُ

یَقۡبِضُ وَیَبۡصُطُ ۪ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾

اور کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے کہ اللہ اس کو اس کیلئے کئی گنا بڑھا دے اور اللہ ہی تنگدستی دیتا ہے اور کشادگی دیتا ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔ (البقرۃ۔245)

ا۔ جب یہ آیت ''جو شخص بھلائی (حسنہ) لے کر آئے گا اس کیلئے اس سے بہتر (صلہ) ہے۔'' (النمل۔89) نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یا اللہ اضافہ فرما تو آیت نازل ہوئی ''جو نیکی (حسنہ) لے کر آئے گا اس کے لیئے دس گنا اجر ہے'' (الانعام۔160) تو پھر فرمایا کہ یا اللہ اضافہ فرما تو پھر یہ آیت (البقرۃ۔245) نازل ہوئی۔ اور اللہ کی طرف سے کئی گنا (کثیر) وہ ہوتا ہے جس کا حساب نہیں اور نہ ختم ہونے والا ہوتا ہے۔

(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۵۱۶)

۲۔ اسحاق بن عمار نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا کہ ''کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے'' کا کیا مطلب ہے تو فرمایا یہ صلۃ الامام ہے۔ (البرہان۔ج ا۔ص ۵۱۶)

فوائد:۔

1. حسنہ سے مراد صلۃ الامامؑ ہے یعنی امامؑ سے رابطہ یا امامؑ کا حق یا حق ولایت۔ اقرار ولایت وہ حسنہ ہے جسکا اجر کبھی ختم نہ ہونے والا ہے۔ لوگ حق امامؑ اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرنے کی بجائے مقصر ملاں کو دیتے ہیں جو امامؑ کے حق ولایت کا مخالف ہے اور اس میں شرک بھی کرتا ہے۔

❖......❖......❖

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الۡمَلَاِ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰی ۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِیٍّ لَّہُمُ

ابۡعَثۡ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ قَالَ ہَلۡ عَسَیۡتُمۡ اِنۡ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ

الۡقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا ؕ قَالُوۡا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا

مِنۡ دِیَارِنَا وَاَبۡنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیۡہِمُ الۡقِتَالُ تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡہُمۡ ؕ

وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌۢ بِالظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَہُمۡ نَبِیُّہُمۡ اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ بَعَثَ لَکُمۡ طَالُوۡتَ

مَلِکًا ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰی یَکُوۡنُ لَہُ الۡمُلۡکُ عَلَیۡنَا وَنَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡکِ مِنۡہُ وَلَمۡ

يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَ اسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۴۷ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۴۸ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۲۴۹ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۵۰ ؕ

کیاتم نے بنی اسرائیل کے سرداروں کونہیں دیکھا کہ جب انہوں نے موسیٰ کے بعد اپنے نبی سے کہا ہمارے لیئے ایک بادشاہ مقرر کردو کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں۔اس نے کہا کیا ایسا تونہیں کہ اگرتم پر جہادفرض کردیا جائے توتم نہ لڑو۔انہوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہمیں ہمارے گھروں اور بچوں سے نکالا گیا ہے۔پھر جب ان پر جہادفرض کیا گیا تو بہت کم لوگوں کے سوا سب منہ موڑ گئے اور اللہ ظالموں کوخوب جانتا ہے۔اوران کے نبی نے ان سے کہا بیشک اللہ نے تمہارے لیئے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔انہوں نے کہا ہم پر اس کی بادشاہت کیسے ہوسکتی ہے۔اس سے زیادہ بادشاہت کے ہم حقدار ہیں اسے تو مال میں وسعت بھی نہیں دی گئی۔اس نے کہا اللہ نے

اس کوتم پر چنا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ کشادگی عطا کی ہے اور اللہ اپنی بادشاہی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔ ان کے نبی نے ان سے کہا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت (واپس) آ جائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکینہ ہے اور آل موسیٰ او آل ہارون کا ترکہ ہے اور اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ اس بات میں تمہارے لیئے نشانی ہے اگر تم مومن ہو۔ پھر جب طالوت لشکر لے کر نکلا اس نے کہا بیشک اللہ ایک نہر پر تمہاری آزمائش کرنے والا ہے جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ مجھ سے نہیں اور جو اس کو نہیں چکھے گا وہ مجھ سے ہے مگر یہ کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ تو انہوں نے اس میں سے خوب پیا سوائے تھوڑے سے لوگوں کے۔ پھر جب اس نے اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں نے اس کو پار کر لیا تو انہوں نے کہا آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی طاقت نہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں انہوں نے کہا کتنے قلیل گروہ اللہ کے اذن سے بڑے گروہوں پر غالب آ گئے ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ پر نکلے تو انہوں نے دعا کی اے ہمارے رب ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور اس کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (البقرۃ۔ 250-246)

ا۔ حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل نے اللہ کی نافرمانی اور دین کو بدلنا شروع کر دیا اور اپنے نبی ارمیاؑ کی بات نہ مانی تو جالوت ان پر مسلط ہو گیا جو قبطی تھا اس نے مردوں کو قتل اور گھروں سے نکالنا شروع کیا، مال چھین لیا۔ پھر انہوں نے اپنے نبیؑ سے فریاد کی کہ اللہ سے درخواست کریں کہ انکو لڑنے کیلئے بادشاہ عطا فرمائے۔ نبیؑ نے کہا کہ جنگ فرض کی گئی تو پھر تم لڑنے سے انکار کرو گے۔ تو قوم کہنے لگی کیوں نہ لڑیں گے جبکہ انہیں گھروں اور بچوں کے پاس سے نکال دیا گیا ہے۔ اللہ نے طالوت کو ان کا بادشاہ بنایا جو حضرت یوسفؑ کے بھائی بنیامین کی اولاد سے تھے اور اللہ نے ان کو علم اور طاقت عطا فرمائی تھی اور اس کی بادشاھی کی علامت اللہ نے بتائی کہ تابوت سکینہ واپس آ جائے گا جس کو ملائکہ اٹھائے ہوں گے۔ تابوت سکینہ وہ صندوق ہے جو اللہ نے بھیجا تھا و حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے ان کو اس میں رکھ کر دریا میں ڈالا تھا۔ جو تین ہاتھ لمبا اور دو ہاتھ چوڑا تھا۔ بنی اسرائیل اس تابوت کی تعظیم کرتے اور برکت حاصل کرتے۔ حضرت موسیٰؑ نے اس میں الواح تورات، زرہ، اور نبوت کی نشانیاں رکھ کر حضرت یوشعؑ کے حوالے کر دیا۔ بنی اسرائیل نے بعد میں اس کی قدر نہ کی اور انکے بچوں نے اسے کھیل تماشہ بنالیا تو اللہ نے تابوت کو اٹھالیا۔ جب نبی ارمیاؑ نے دعا کی تو حضرت طالوت کیلئے واپس آ گیا۔ اس میں سے جنت کی ہوا نکلتی تھی جس کا نام سکینہ ہے۔ اللہ نے حضرت ارمیاؑ کو وحی کی کہ جس کو موسیٰؑ کی زرہ پوری آئے گی وہ جالوت کو قتل کرے گا اور وہ لاوی بن یعقوبؑ کی اولاد میں سے داؤدؑ بن آسی ہے۔ آسی کے دس بیٹے تھے۔ حضرت طالوت نے لشکر جمع کیا اور آسی سے بھی بیٹے حاضر کرنے کو کہا تو انہوں نے داؤدؑ کو ریوڑ کے پاس چھوڑا اور باقی بیٹوں کو حاضر کیا کسی کے زرہ پوری نہ آتی کسی کے بڑی کسی کے چھوٹی آتی۔ پھر داؤدؑ کو بلایا گیا تو ان کو پوری آئی وہ اپنی غلیل ساتھ لائے راستے سے تین پتھروں کی درخواست پر انہیں بھی اٹھالیا۔ حضرت داؤدؑ قوت و شجاعت میں شدید تھے۔ حضرت طالوت جب لشکر لے کر نکلے تو کہا کہ راستے میں نہر سے پانی نہ پینا یہ تمہاری آزمائش ہے۔ ساٹھ ہزار نے پانی پی لیا اور تین سو تیرہ نے پانی نہ پیا۔ اور وہی لڑنے کے قابل رہے۔ جالوت ہاتھی پر سوار تھا سر پر تاج میں یاقوت لگا ہوا تھا۔ حضرت داؤد نے ایک پتھر میمنہ پر مارا وہ شکست کھا گئے ایک میسرہ پر مارا وہ بھی شکست خوردہ ہوئے۔ تیسرا پتھر جالوت کے ماتھے پر مارا وہ یاقوت پر لگا اور دماغ میں گھس گیا اور وہ گر کر مر گیا۔ (خلاصہ احادیث۔ آئمہ معصومینؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۵۱۸)

فوائد:۔

1. جو اللہ کی نافرمانی اور معصیت کرتے ہوئے دین الٰہی میں تغیر و تبدل کرتے ہیں ایسے لوگ پھر شعائر اللہ کی تعظیم نہیں کرتے۔ حالانکہ معصوم فرشتے بھی تابوت اٹھا کر فخر کرتے ہیں۔ شعائر الحسینیہ جو تابوت سکینہ سے افضل ہیں مقصرین ان کی توہین کرتے ہیں جاہلانہ رسم و رواج کہہ کر مذاق اڑاتے ہیں۔ مگر خیال نہیں کرتے کہ خون حسینؑ کا انتقام

لینے والا پردے میں مسلسل ان کے کرتوت ملاحظہ فرما رہا ہے۔

2. قوم کا سردار و راہنما وہ ہوتا ہے جس کو اللہ نے علم اور شجاعت عطا فرمائی ہو۔ اندھوں میں کانا راجہ جو پیش نمازی کی ساری شرائط پوری نہ کر سکے اور نہ اس کے علم کی کوئی دلیل ہو وہ رہبر و سردار نہیں بن سکتا۔

3. شعائر اللہ کی تعظیم سے برکت حاصل ہوتی ہے اور دل کا تقویٰ بڑھتا ہے۔

❖......❖......❖

وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٥١

......اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے نہ ہٹاتا تو زمین کا نظام ضرور بگڑ جاتا لیکن اللہ عالمین پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ (البقرۃ۔251)

1. بیشک اللہ ہٹا لیتا ہے (بلاؤں کو) ان شیعوں سے جو نماز نہیں پڑھتے انکی وجہ سے جو شیعہ نماز پڑھتے ہیں اور اگر سب نماز چھوڑ دیں تو ضرور ہلاک ہو جائیں۔ اور جو روزے رکھتے ہیں انکی وجہ سے جو روزے نہیں رکھتے بچ جاتے ہیں (بلاؤں سے) او اگر سب روزے چھوڑ دیں تو ضرور ہلاک ہو جائیں۔ اور بیشک جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کی وجہ سے بچ جاتے ہیں جو اپنا تزکیہ نفس نہیں کرتے اور اگر سب تقویٰ چھوڑ دیں تو ضرور ہلاک ہو جائیں۔ اور بیشک جو حج کرتے ہیں انکی وجہ سے بچ جاتے ہیں وہ شیعہ جو حج نہیں کرتے اور اگر سب حج ترک کر دیں تو ضرور ہلاک ہو جائیں اور یہی اللہ کا قول ہے کہ اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے نہ ہٹاتا تو زمین کا نظام ضرور بگڑ جاتا لیکن اللہ عالمین پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ اللہ کی قسم یہ آیت صرف تم (شیعوں) کے لیئے اتری اور اس سے کوئی اور مراد نہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ا۔ ص ۵۲۵)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیشک اللہ ایک صالح مسلم کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ اردگرد (ہمسایہ) گھروں کو بلاؤں سے بچا لیتا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (البرہان۔ ج ا۔ ص ۵۲۶)

فوائد:۔

1. صالح وہ ہوتا ہے جو ولایت پر زبان و عمل سے قائم ہو۔ ہمارے کریم معصومینؑ کتنے احسن طریقے سے محبت کے ساتھ معرفتِ الٰہی رکھتے ہوئے عبادات کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اس سے زیادہ شفقت ہو ہی نہیں سکتی کہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے گناہ گار شیعوں کا خیال رکھتے ہیں۔ معصومینؑ چاہتے ہیں کہ ہم اعلان ولایت علیؑ کی خاطر نماز پڑھیں۔ کربلا کی یاد میں روزے رکھیں۔ کربلا کی یاد میں روزے رکھیں۔ ولایت علیؑ کی خاطر جان و مال کی زکواۃ دیں۔ مقام ظہور مولا علیؑ کے طواف کرنے کو جائیں کیونکہ اللہ صرف موالیان حیدر کرار کی عبادتوں سے خوش ہوتا ہے۔

❖......❖......❖

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقۡتَتَلَ الَّذِیۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنٰتُ

وَ لٰکِنِ اخۡتَلَفُوۡا فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ کَفَرَ ؕ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقۡتَتَلُوۡا ۟ قف

وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَفۡعَلُ مَا یُرِیۡدُ ﴿۲۵۳﴾

ان رسولوں کو ہم نے بعض پر بعض کو فضیلت دی ہے ان میں سے بعض سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کیئے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے اسکی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے واضح نشانیاں آ جانے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا ان میں سے کچھ ایمان لائے اور کچھ نے کفر کیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (البقرۃ۔253)

ا۔ دوران جنگ ایک شخص نے مولا علیؑ سے پوچھا کہ یا امیر المؤمنینؑ اس قوم جس سے ہم لڑ رہے ہیں کیا نام دیں کہ ایک اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں رسولؐ ایک، نماز ایک، حج ایک؟ آپؑ نے فرمایا کہ جو نام اللہ نے ان کا اپنی کتاب میں رکھا ہے (اور پھر یہ آیت تلاوت فرما کر کہا) کہ جب اختلاف ہو گیا تو ہم زیادہ حق بجانب ہیں اللہ کیلئے نبیؐ کیلئے اور حق کیلئے، پس ہم وہ ہیں جو ایمان والے ہیں اور وہ وہ ہیں جو کفر کرنے والے ہیں اور اللہ چاہتا ہے کہ ہم ان سے لڑیں اس کی مشیت اور ارادے کے تحت۔ (خلاصہ حدیث۔امیر المؤمنینؑ) (البرہان۔ج ا۔ص ۵۲۷)

فوائد:۔

1. توحید، رسالت، نمازیں اور حج یعنی اصول دین اور فروغ دین ایک جیسے ہونے کے باوجود اگر کوئی ولایت علیؑ سے ٹکرائے تو وہ یقیناً کافر ہے چاہے شیعہ کہلواتا ہو۔
2. اللہ دین زبردستی نہیں ٹھونستا اور یہ دنیا آزمائش گاہ ہے کہ کون ولایتِ الٰہی کی اطاعت کرتا ہے اور کون اس میں شرک کرتا ہے۔
3. عام انسانوں کے پاس تین روحیں ہوتی ہیں۔ روح قوت کے ساتھ اپنا دفاع کرتا ہے اور روزی کماتا ہے، روح شہوت سے غذا کی لذت اور دنیا کی لذتیں حاصل کرتا ہے، روح بدن سے زمین پر چلتا پھرتا ہے اور ولایت پر قائم مومنین کے پاس روح ایمان بھی ہوتی ہے جس سے وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی ولایت میں کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور معصوم انبیاءؑ مرسلینؑ اور آئمہؑ کے ساتھ روح القدس بھی ہوتی ہے۔

❖......❖......❖

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا

بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

۲۵۵

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے اس کو نہ اونگھ لاحق ہوتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لیئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور کسی کی شفاعت کر سکے مگر اس کی اجازت سے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اسے نہیں تھکا سکتی اور وہ علی العظیم ہے۔ (البقرۃ۔255)

1. امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ ''کون ہے جو اللہ کے سامنے شفاعت کر سکے مگر اس کے اذن سے''؟ تو امامؑ نے فرمایا ہم وہ شفاعت کرنے والے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۲۹)

2. امام علی رضاؑ سے پوچھا گیا کہ کیا اللہ مخلوق پیدا کرنے سے پہلے اپنی ذات کو پہچانتا تھا؟ آپؑ نے فرمایا ہاں۔ پوچھا کہ اللہ دیکھتا اور سنتا بھی تھا؟ فرمایا کہ وہ اس کا محتاج نہیں کیونکہ نہ اس کو سوال کرنے کی ضرورت ہے نہ کسی طلب کی۔ اس کا نفس قدرت نافذہ ہے اور نہ ہی اس کو اپنی ذات کا نام رکھنے کی ضرورت ہے لیکن اس نے دوسروں کیلیئے اپنی ذات کے نام رکھے تاکہ ان کے ذریعے اس کو پکار سکیں کیونکہ اگر اس کو نام سے نہ پکاریں تو جانیں گے کیسے۔ سب سے پہلے اس نے اپنی ذات کیلیئے علی العظیم نام رکھا کیونکہ وہ تمام اشیاء سے اعلیٰ ہے پس اس کا معنی اللہ ہے اور اس کا اسم علی العظیم ہے اور یہ اس کا پہلا اسم ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۳۳)

3. ساتوں آسمان اور سات زمینیں کرسی میں ایسے ہیں جیسے صحرا میں ایک انگوٹھی پڑی ہو اور پھر عرش کرسی سے ایسے بڑا ہے جیسے صحرا ایک انگوٹھی سے۔ (خلاصہ حدیث۔ رسول اللہؐ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۳۴)

فوائد:۔

1. شفاعت کے مالک صرف معصومینؑ ہیں۔ کوئی غیر معصوم کسی کی جوابدہی کی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔

2. اللہ نے سب سے پہلا نام جو اپنے لیئے اختیار کیا وہ علی العظیم ہے اور اس کا پسندیدہ اسم علی المرتضیٰؑ ہے جو مظہر صفاتِ الٰہیہ ہے۔ معصومین علم الٰہی کا خزانہ ہیں۔

❖ ...... ❖ ...... ❖

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

وَيُؤْمِنْ م بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲۵۶ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۵

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

دین میں کوئی زبردستی نہیں تحقیق ھدایت گمراہی سے الگ ہوگئی ہے۔ جو طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے ایک مضبوط سہارا (عروۃ الوثقیٰ) تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اللہ ایمان لانے والوں کا ولی ہے۔ وہ انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے اور جو کفر اختیار کریں ان کے ولی طاغوت ہیں وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف نکال لے جاتے ہیں یہ لوگ اہل دوزخ ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرۃ۔256-257)

1. امام جعفر صادقؑ سے کسی نے کہا کہ میں لوگوں سے ملتا ہوں تو اکثر حیران ہوتا ہوں کہ جو لوگ آپؑ کی ولایت پر نہیں اور دوسروں کی ولایت پر ہیں وہ امانتدار اور سچے اور وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو آپؑ کی ولایت پر ہیں ان میں وہ امانت، وفا اور صدق نہیں۔ امامؑ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور غصہ کے عالم میں فرمایا: اس کا کوئی دین نہیں جس نے اللہ کی اطاعت کی ظالم امام کی ولایت کی وجہ سے جو اللہ کی طرف سے نہیں۔ اور اس کی کوئی پکڑ نہیں جس نے امامؑ عادل کی اطاعت کی جو اللہ کی طرف سے ہے۔ اس شخص نے کہا تو اُن لوگوں کا کوئی دین نہیں اور اِن لوگوں کی کوئی پکڑ نہیں؟ فرمایا ہاں اُن کا کوئی دین نہیں اور اِن کی کوئی پکڑ نہیں۔ کیا تم اللہ عزوجل کا قول نہیں سنتے ''اللہ ایمان والوں کا ولی ہے وہ ان کو ظلمات سے نور کی طرف نکال کر لاتا ہے'' یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ و مغفرت کی روشنی میں تمام عادل آئمہؑ کی ولایت کی وجہ سے جو اللہ کی طرف سے ہیں۔ اور اللہ کا قول ''جن لوگوں نے کفر کیا انکے ولی طاغوت ہیں جو انہیں نور سے ظلمات کی طرف نکال کر لے جاتے ہیں'' اس سے صرف یہی مراد ہے کہ وہ نور اسلام پر تھے پھر جب انہوں نے ظالم امام کی ولایت مان لی جو اللہ کی طرف سے نہیں تو وہ ان کی ولایت کی وجہ سے نور اسلام سے نکل کر کفر کی تاریکیوں میں داخل ہوگئے تو اللہ نے ان پر آگ واجب کر دی کفار کے ساتھ اور وہ اہل دوزخ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البرہان۔ج ا۔ص ۵۳۵)
2. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ عروۃ الوثقیٰ کو پکڑ لے جو کبھی نہ ٹوٹے تو وہ میرے بھائی اور وصی علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کو پکڑ لے۔ کیونکہ وہ ہلاک نہ ہوگا جس نے اس سے محبت کی اور ولی مانا۔ اور وہ نجات نہ پائے گا جس نے اس سے بغض اور عداوت رکھی۔ (البرہان۔ج ا۔ص ۵۳۶)
3. رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے حسینؑ کی ذریت میں آئمہؑ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ وہ عروۃ الوثقیٰ ہیں اور وہ اللہ کی طرف وسیلہ ہیں۔

(البرہان۔ج ا۔ص ۵۳۷)

4. رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد ظلم والا فتنہ ظاہر ہوگا اس سے وہی نجات پائے گا جس نے عروۃ الوثقیٰ کو پکڑ لیا۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہؐ عروۃ الوثقیٰ کیا ہے؟ فرمایا ولایت سید الوصیینؑ۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ سید الوصیین کون ہے؟ فرمایا امیر المؤمنینؑ۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ امیر المؤمنین کون ہے؟ فرمایا مسلمانوں کا مولیٰؑ اور میرے بعد امامؑ۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ مسلمانوں کا مولی اور آپؐ کے بعد امام کون ہے؟ فرمایا میرا بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

(البرہان۔ج ا۔ص ۵۳۷)

5. اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میں ان لوگوں کو ضرور عذاب دوں گا جنہوں نے اس امام کی اطاعت کی جو اللہ کی طرف سے نہیں چاہے ان لوگوں کے اعمال نیک و پاک ہی کیوں نہ ہوں۔ اور میں ان لوگوں کو ضرور بخش دوں گا جنہوں نے آئمہؑ کی اطاعت کی جو اللہ کی طرف سے ہیں چاہے ان لوگوں کے

اعمال میں برائیاں ہوں۔

علیؑ امیرالمؤمنین کے دشمن ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے چاہے ان کے دین کا مقصد تقویٰ زہد اور عبادت ہو۔ اور علیؑ پر ایمان رکھنے والے ہمیشہ جنت میں رہیں گے چاہے ان کے اعمال اس کے خلاف ہوں۔

(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج ا۔ص ۵۳۹)

6. امام محمد باقرؑ نے فرمایا اس آیت کے بارے میں کہ جن لوگوں نے ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا انکار کیا ان کے ولی طاغوت ہیں یعنی علیؑ کے دشمن اور انکے پیروکار جو لوگوں کو نور سے نکال لیتے ہیں اور نور ولایتِ علیؑ ہے اور ان کو دشمنوں کی ولایت کی تاریکی میں لے جاتے ہیں۔(البرہان۔ج ا۔ص ۵۳۹)

فوائد:۔

1. اللہ کے نزدیک صرف اور صرف نجات ولایت علیؑ پر قائم رہنے میں ہے۔
2. جو مولا علیؑ کی ولایت میں شرک کرے اور عزاداری امام حسینؑ کے خلاف ہو اور عصمت معصومینؑ کی مخالفت کرے وہ ظالم ہے ایسے ظالم کی ولایت اسلام سے خارج کروا دیتی ہے۔ اور ایسے ظالم کی پیروی کرنے والے کافروں سے نچلی منزل میں دوزخ میں رہیں گے۔
3. رسول اللہؐ کے پردہ فرمانے کے بعد ظلم والا فتنہ مسلسل برپا ہے جو نجات چاہتا ہے غیر معصوم ظالموں کی ولایت چھوڑ کر اللہ کے مضبوط سہارے ولایت علیؑ کو تھام لے۔
4. ولایت علیؑ کے بغیر زہد، تقویٰ، عبادتیں کسی کام کی نہیں جو مقصر ملاں کے فتووں کے مطابق ہوں۔ حکم صرف اللہ اور معصومینؑ کیلئے ہے۔
5. طاغوتی ملاں کا انکار کرتے ہوئے ولایت مولا علیؑ کا اقرار کرنا لازم ہے۔

❖......❖......❖

۲۵۹ وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىۡ كَيۡفَ تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنۡ لِّيَطۡمَئِنَّ قَلۡبِىۡ ؕ قَالَ فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّيۡرِ فَصُرۡهُنَّ اِلَيۡكَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنۡهُنَّ جُزۡءًا ثُمَّ ادۡعُهُنَّ يَاۡتِيۡنَكَ سَعۡيًا ؕ وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۲۶۰

اور جب ابراہیم نے کہا اے رب مجھ دکھا دے تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اللہ نے کہا کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن اسلیئے کہ میرا دل مطمعن ہو جائے، اللہ نے کہا تم چار پرندے لے لو اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو پھر ان کا ایک ایک جز ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں بلاؤ وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لو کہ اللہ غالب و حکیم ہے۔ (البقرۃ۔260)

ا۔ اللہ نے حضرت ابراھیمؑ کو وحی کی کہ میں نے اپنے بندوں میں سے ایک خلیل بنایا ہے اگر وہ مردہ کو زندہ کرنے کا سوال کرے گا تو قبول کروں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے دل میں سوچا کہ وہ خلیل میں ہی ہوں تو انہوں نے عرض کی اے رب مجھے دکھا کہ تو مردہ کو کیسے زندہ کرتا ہے تو اللہ نے فرمایا کیا تو ایمان نہیں رکھتا، تو ابراہیمؑ نے جواب دیا کیوں نہیں مگر اطمینانِ قلب کیلئے کہ وہ خلت میرے لئے ہے۔ تو ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے چار پرندے لیئے جو باز، مرغابی، مور اور مرغ تھے (بعض روایات میں کوے، فاختہ، ہدہد کا نام بھی مذکور ہے بہر حال چار پرندے تھے) ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں ملا دیا پھر اور گردوں

پہاڑوں پر انکے ٹکڑے ڈال دیئے اور انکی چونچیں اپنی انگلیوں میں پکڑ کر انہیں بلایا اور اپنے پاس دانے اور پانی بھی رکھ لیا۔ انکے اجزاء آ کر آپس میں ملتے گئے اور ابراہیمؑ نے چونچیں چھوڑیں تو وہ بھی جا کر جسم سے لگ گئیں اور وہ پانی پینے لگے اور دانہ چننے لگے اور کہنے لگے اے نبی اللہؑ آپ نے ہمیں زندگی بخشی اللہ آپکو عمر دراز دے۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا۔ بیشک اللہ زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضاؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۵۵۰)

فوائد:۔

1. حضرت ابراہیمؑ کو پتہ تھا کہ اللہ جس کو امام بناتا ہے اس کو زندگی اور موت پر بھی اختیار دیتا ہے۔ تو انہوں نے اطمینان قلب کیلئے کہ اللہ نے انہیں خلیل و امام بنایا ہے اور امامت ان کی ذریت میں ہوگی یہ سوال کیا جس کو اللہ نے پورا کیا۔

2. باطنی تفسیر یہ بھی ہے کہ اگر امامؑ اپنے اطاعت کرنے والوں کو بلائے چاہے وہ دنیا کے دور دراز کونوں میں رہتے ہوں تو وہ آنِ واحد میں امامؑ کے بلاوے پر اکٹھے ہو جائیں گے جس طرح امام زمانہ عجل اللہ کے اصحاب اکٹھے ہوں گے۔

❖......❖......❖

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۲۶۷

اے ایمان والو اپنی کمائی میں سے اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیئے زمین سے پیدا کی ہیں پاکیزہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور بری چیزوں کو خرچ کرنے کا قصد نہ کرو حالانکہ تم خود اسے لینے کو تیار نہ ہو مگر یہ کہ تم چشم پوشی کرو اور جان لو بیشک اللہ بے نیاز اور اعلیٰ صفات والا ہے۔

(البقرۃ۔267)

ا۔ لوگ جاہلیت میں برے روزگار رکھتے تھے جب مسلمان ہوئے تو اپنے مال سے صدقہ دینا چاہا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے منع فرمایا کہ صرف پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ا۔ ص ۵۶۰)

فوائد:۔

1. دھوکہ، فراڈ، منشیات اور ممنوع کاروباروں سے کمائی ہوئی دولت اللہ کے راہ میں خرچ کرنا منع ہے۔ حالانکہ لالچی مقصر ملاں لوگوں سے ایسی دولت کا پانچواں حصہ لے کر در پردہ انکی کمائی پاک قرار دے رہا ہے۔ اللہ کے بندوں کو بلا وجہ نقصان دے کر کمائی ہوئی دولت کی اللہ کو ہرگز ضرورت نہیں ہے۔

❖......❖......❖

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ

وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۶۹﴾

وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کی جائے تو یقیناً اسے خیر کثیر عطا کی گئی اور نصیحت نہیں لیتے (ذکر نہیں کرتے) مگر عقلمند لوگ۔(البقرۃ۔269)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ جس کو حکمت عطا کی گئی تو یقیناً اسے خیر کثیر عطا کی گئی یعنی اللہ کی اطاعت اور امامؑ کی معرفت۔معرفتِ امامؑ اور کبائر سے اجتناب کی وجہ سے اللہ آگ اور عذاب سے رعایت کردے گا۔(البرہان۔ج ا۔ص ۵۶۳)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ نے عقل سے افضل کوئی چیز بندوں میں تقسیم نہیں کی۔عقلمند کی نیند جاہل کے جاگنے سے بہتر ہے، عاقل کا قیام جاہل کی بے قراری سے افضل ہے اور اللہ نے کوئی نبی اور رسول مبعوث نہ فرمایا جب تک اس کی عقل مکمل نہ کردی اور اس کی عقل تمام امت کی مجموعی عقول سے افضل ہوتی ہے اور جو کچھ نبیؐ کے دل میں ہوتا ہے وہ مجتہدین کے اجتہاد سے افضل ہوتا ہے اور بندہ اللہ کے فرائض ادا ہی نہیں کرسکتا جب تک اس سے عقل حاصل نہ کرلے اور تمام عبادت کرنے والے عبادتوں کی فضیلت کو نہیں جان سکتے جیسے عاقل جانتا ہے اور عاقل لوگ ہی اولوالباب ہیں اور اللہ فرماتا ہے: اور نصیحت حاصل نہیں کرتے سوائے اولولباب کے۔(البرہان۔ج ا۔ص ۵۶۴)

فوائد:۔

1. حکمت ولایت علیؑ ہے جس کو وہ مل گئی یقیناً اسکو اللہ نے ہر چیز عطا کردی۔اور ذکر ولایت صرف عاقل اولوالباب ہی کرتے ہیں۔
2. قول معصومؑ اجتہادی فتووں سے افضل و بالاتر ہوتا ہے۔اگر عقل معصومؑ سے حاصل نہ کی گئی ہو یعنی عقلِ انسانی معصومؑ کے تابع نہ ہو تو دلائلِ عقلی باطل ہوتے ہیں۔قول معصومؑ کے سامنے ظنی فتاویٰ کی ہرگز کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔
3. جو عبادت کی فضیلت اور روح کو نہیں جانتا کہ ولایت علیؑ حقیقتِ عبادات ہے اسکی جاگ جاگ کر کی ہوئی عبادتیں کیا فائدہ دیں گی۔
4. نجات معرفت امامؑ اور کبائر سے بچنے میں ہے۔مختصراً ولایت علیؑ کی مخالفت ہی گناہ کبیرہ ہے یعنی معصومینؑ کی کسی پہلو سے مخالفت ہی گناہان کبیرہ ہیں۔

❖......❖......❖

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾

جو لوگ اپنے مال رات اور دن، پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں ان کے لیئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کیلئے کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔(البقرۃ۔274)

ا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ رات کو آپؑ نے کیا عمل کیا؟ آپؑ نے پوچھا: یا رسول اللہؐ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا تمہارے بارے میں چار منزلیں نازل ہوئی ہیں۔مولا علیؑ نے جواب دیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان میرے پاس صرف چار درہم تھے ایک میں نے رات کو صدقہ کردیا ایک دن کے وقت، ایک درہم پوشیدہ طور پر اور ایک درہم علانیہ۔تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آپؑ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(البرہان۔ج ا۔ص ۵۶۶)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ کی شان، مرتبہ ومقام اور ولایت تو روز اول سے ہے جس میں اضافے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ جیسے جیسے مولا علیؑ دن رات گزارتے جائیں گے اللہ ان کی شان میں اور ان کی ولایت کے بارے میں آیات نازل کرتا جائے گا۔

2. ولایت علیؑ کی تبلیغ دن رات کرو، تخلیہ ہو یا محفل برپا ہو، ذکر ولایتِ علیؑ سے اسے زینت دیتے رہو۔

❖......❖......❖

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۷۵ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝۲۷۶

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں اٹھیں گے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو یہ اس لیئے کہ انہوں نے کہا کہ بس تجارت سود کی طرح ہی ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ تو جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچ جائے اور وہ باز آ جائے تو پہلے جو گزر چکا ہے وہ اس کیلئے ہے اور آئندہ اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے اور جو شخص دوبارہ یہ حرکت کرے تو ایسے لوگ اہل دوزخ ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی منکر بدعمل کو پسند نہیں کرتا۔ (البقرۃ۔275-276)

ا۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہؐ اہل دوزخ کون ہیں؟ فرمایا جو میرے بعد علیؑ کو قتل کریں گے وہ اہل دوزخ ہیں کافروں کے ساتھ کیونکہ انہوں نے حق کا انکار کیا جبکہ وہ ان کے پاس آیا اور بیشک علیؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی اور میرے رب کو غضبناک کیا۔ پھر مولا علیؑ کو بلا کر فرمایا: یا علیؑ جو تم سے لڑا وہ مجھ سے لڑا۔ جس نے تمہارے سامنے سر تسلیم خم کیا اس نے میرے سامنے سر تسلیم خم کیا اور تم میرے بعد میری امت میں علم ہدایت ہو۔

(البرہان۔ج ا۔ص ۵۷۱)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ کو قتل کرنے والا ایک نہیں بلکہ پوری قوم ہے لوگوں کی۔ ابن ملجم لعنت اللہ اور اسکو بھیجنے والے ملعون ہیں جنہوں نے ہاتھوں سے امامؑ کو قتل کیا اور ایک دوسری قوم ہے جو مولا علیؑ کو اپنی زبانوں سے قتل کرتی ہے اور اللہ ان سب کو دوزخ میں کافروں کے ساتھ جمع کردے گا۔

2. اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو خبردار کر رہا ہے کہ جو لوگوں کی جہالت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حلال اور حرام کمائی کو دیکھے بغیر اپنا غنڈہ ٹیکس وصول کر کے لوگوں کے خراب مال کو پاک بنا رہے ہیں۔ جو اللہ کے واضح احکام کی بجائے مقصر ملاں کے فتوؤں پر بھروسہ کرے اللہ ایسے منکر ولایت بدعمل کو پسند نہیں کرتا۔

❖......❖......❖

فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّہَدَآءِ

......پس اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں ان گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو............(البقرۃ۔۲۸۲)

ا۔ اللہ نے ہرگز عورت کو مرد کے برابر نہیں بنایا سوائے اس کے کہ اللہ نے فاطمہؑ کو علیؑ کے مساوی بنایا ہے اور گواہی میں بھی۔(اقتباس حدیث۔رسول اللہ ؐ)(البرہان۔ج ا۔ص ۵۷۹)

فوائد:۔

1. چہاردہ معصومینؑ میں تفریق کرنا جائز نہیں۔سب نورِ واحد سے ہیں سیدۃ فاطمۃ الزہراؑ اور مولا علیؑ دونور اور علم الٰہی کے سمندر ہیں جو ایک دوسرے کے ہمسر ہیں۔
2. سیدۃ فاطمہ الزہراؑ کی گواہی کے سامنے تمام کائنات کی گواہیاں اور دلائل باطل ہیں۔اگر کوئی بھی مقصر ملاں حق زہراؑ کا انکار کرے تو وہ ملعون نسل یزید ہے۔
3. صرف اس آیت نمبر۔282 میں پندرہ احکام ہیں اور سورۃ بقرہ میں پانچ سو سے زیادہ احکام ہیں۔مگر بصیرت کے اندھوں کو قرآن حکیم میں صرف پانچ سو آیات نظر آتی ہیں، کیونکہ وہ احکامِ ولایت والی آیات سے گھبراتے ہیں۔

❖......❖......❖

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ

یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ

قَدِیۡرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا

وَاَطَعۡنَا ٭ غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا

وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡهَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ

اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۟ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۟ وَارۡحَمۡنَا

وقفة اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۲۸۶

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کیلئے ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جسے چاہے گا معاف کردے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسولؐ اس پر ایمان لایا ہے جو اس پر اس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور مومنین ایمان لائے ہیں۔ یہ سب اللہ پر ایمان لائے اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (اور کہتے ہیں) ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے رب ہم تیری مغفرت کے طالب ہیں اور تیری طرف ہی پلٹنا ہے۔ اللہ کسی شخص پر ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ اسی کیلئے ہے وہ (نیکی) جو اس نے کمائی اور اسی پر ہے (وبال) اس (بدی) کا جو اس نے کمائی۔ اے ہمارے رب ہمارا مواخذہ نہ کرنا اگر ہم سے بھول یا چوک ہوجائے۔ اے ہمارے رب ہم پر بھاری بوجھ نہ ڈالنا جیسا کہ تم نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولا ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ (البقرۃ۔ 284-286)

ا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جس رات میں آسمانوں کی سیر کو گیا جلیل جل جلالہ نے مجھ سے فرمایا ''رسولؐ ایمان لایا جو اس کے رب نے اس پر نازل کیا'' میں نے کہا ''اور تمام مومنین (معصومینؑ) ایمان لائے اللہ پر'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ آپؐ نے سچ کہا اور اپنی امت میں خلیفہ کس کو بنایا ہے؟ میں نے کہا سب سے بہترین کو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا علیؑ ابن ابی طالبؑ۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا اے محمدؐ زمین پر خبر دینا کہ میں نے تمہیں چنا اور تمہارے اسم کو اپنے اسموں سے نکالا پس کسی جگہ میرا ذکر نہیں مگر تمہارے ذکر کے ساتھ پس میں محمود ہوں تو محمدؐ ہے۔ پھر دوسری خبر، پس میں نے علیؑ کو چنا اور اس کا اسم اپنے اسماء سے نکالا پس میں اعلیٰ ہوں وہ علیؑ ہے۔ اے محمدؐ میں نے تمہیں خلق کیا اور علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور اسکی ذریت سے آئمہؑ کو خلق کیا اپنے اصلِ نور سے۔ اور تمہاری ولایت آسمانوں اور زمین والوں کے سامنے پیش کی پس جس نے اس کو قبول کیا وہ میرے نزدیک مؤمنین میں سے ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی میرے نزدیک کافروں میں سے ہے۔ اے محمدؐ اگر میرے بندوں میں سے ایک بندہ میری عبادت کرے حتیٰ کہ اسکے ٹکڑے کردیئے جائیں یا لاغر ہوکر پرانی مشک کی طرح ہوجائے پھر تمہاری ولایت کی مخالفت کے ساتھ میرے پاس آئے میں اس کی مغفرت نہیں کروں گا حتیٰ کہ تمہاری ولایت کا اقرار کرے۔ اے محمدؐ کیا آپؐ ان کو دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ اللہ نے مجھ سے فرمایا: عرش کے دائیں جانب توجہ فرمائیں میں نے دیکھا کہ وہاں علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ بن حسینؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور جعفرؑ بن محمدؑ اور موسیٰؑ بن جعفرؑ اور علیؑ بن موسیٰؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور علیؑ بن محمدؑ اور حسنؑ بن علیؑ اور مھدیؑ ہیں جو مائع نور میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور مھدیؑ ان کے وسط میں ہے اور وہ کوکب دری کی طرح ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ اے محمدؐ یہ حجتیںؑ ہیں اور وہ تیری عترت میں انتقام لینے والا ہے اور مجھے میری عزت وجلال کی قسم کہ وہ میرے محبت کرنے والوں پر حجت واجبہ ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے۔ (البرہان۔ ج ا۔ ص ۵۸۶)

فوائد:۔

1. ولایت مولا علیؑ وہ نعمت ہے جو معراج پر اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ عطا فرمائی۔
2. چودہ معصومینؑ کو اللہ نے اپنے اصلِ نور سے اختراع کیا اور وہ سب امام قائمؑ کو درمیان میں کھڑا کر کے صلواۃ پڑھتے ہیں۔ اور چہاردہ معصومینؑ کے پاؤں مائع نور میں ہوتے

ہیں۔ جن کے پاؤں عرش الٰہی پر نور کے پانی میں ہوں ان کی ولایت میں مقصر ملاں شریک ہونے کی ناپاک جسارت کرتا ہے جس کے دماغ میں بھی ہر وقت نجاست رہتی ہے۔

3. مذکورہ بالا آیات کی وحی معراج پر ہوئی جس میں واضح ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنی امت کے مومنین کیلئے بہت زیادہ سہولتوں، رعایتوں، مغفرت اور رحم کی درخواست کی اور اللہ تعالیٰ نے سب کچھ عطا کر دیا۔

4. اللہ کے نزدیک مومن وہ ہے جس نے ولایت علیؑ قبول کی اور کافر وہ ہے جس نے مخالفت کی اور نجات اقرار ولایت کے بغیر ناممکن ہے۔ اور مومن کی دعا بھی یہی آیات ہیں کہ اے اللہ تو ہی ہمارا مولا ہے۔ پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری نصرت فرما۔ اور انتقام لینے والے کا پردہ غیبت سے جلد ظہور فرما۔ الٰہی آمین۔

❖......❖......❖

سورة آل عمران

هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ وَ مَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘؔ وَ الرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝

وہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس میں محکم آیات ہیں جو کتاب کا اصل ہیں اور کچھ دوسری متشابہ ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ متشابہ کے بارے میں اس (ٹیڑھ۔شک) کا اتباع کرتے ہیں کہ کوئی فتنہ تلاش کریں اور (اپنی مرضی کی) تاویل تلاش کریں۔ حالانکہ ان کی تاویل (حقیقت) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے رب کے پاس سے ہیں اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر عقلمند لوگ۔ (آل عمران 7)

1- امام جعفر صادق نے فرمایا ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ان کی تاویل جانتے ہیں۔ (البرہان۔ج ۲۔ص ۸)

2- اور اللہ کے سوا کوئی ان کی تاویل نہیں جانتا اور راسخون فی العلم۔ پس رسول اللہؐ راسخین فی العلم میں افضل ہیں۔ اللہ عزوجل نے انہیں علم دیا سب کچھ جو ان پر نازل کیا تنزیل و تاویل میں۔ اور اللہ نے کوئی ایسی چیز نازل نہیں کی جس کی تاویل (حقیقت) آپ کو اور آپکے اوصیاءؑ کو تعلیم نہ دی ہو۔ وہ ان سب کا علم رکھتے ہیں اور جو لوگ نہیں جانتے جب عالم انکو علم سے بتاتا ہے تو اللہ نے فرمایا ''وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے'' اور راسخون فی العلم قرآن کا خاص و عام محکم و متشابہ، ناسخ و منسوخ جانتے ہیں۔

(امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۸)

فوائد:۔

1- قرآن حکیم کی محکم آیات واضح ہیں جو عقلمند انسان کی سمجھ میں آسکتی ہیں اور کچھ آیات متشابہ ہیں یعنی محکم آیات سے ملتی جلتی انکی شبیہہ۔ اور جن لوگوں کے دل میں ولایت کے بارے میں ٹیڑھ (شک) ہے وہ اپنے دل کے شک کی پیروی کرتے ہیں اور تفسیریں لکھتے ہیں اپنی مرضی کی تاویل کے مطابق۔ حالانکہ قرآن کی تاویل و حقیقت قرآن کے معلم و وارث اور لسان اللہ سے پوچھنی چاہیے جو قرآن کے ظاہر و باطن اور اللہ کی مرضی کو جانتے ہیں۔

2- لہٰذا قولِ معصومؑ کے بغیر قرآن کے ظاہری الفاظ پر اپنے عقل و منطق کے مطابق آیات کی تشریح کرنا غلط ہے۔عقل انسانی کو بھی معصومؑ کی راہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔

❖......❖......❖

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ النصف

اللہ نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ملائکہ نے اور اہل علم (اولوا العلم) جو عدل کے ساتھ قائم ہیں اور اس غالب و حکیم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (آل عمران۔۱۸)

1- اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ویسا ہی ہے جیسا وہ کہتا ہے اور عزت والے فرشتے اپنے رب کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے تصدیق کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں جیسی اللہ نے اپنی ذات کیلئے فرمایا ہے اور اولوا العلم انبیاءؑ اور اوصیاءؑ ہیں جو قسط پر قائم ہیں اور قسط کا ظاہر عدل ہے اور عدل کا باطن (حقیقت) امیر المومنینؑ ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۱۵)

2- ہم اولوا الذکر ہیں اور ہم اولوا العلم ہیں اور ہمارے پاس حلال و حرام ہے۔ (امام محمد باقرؑ)
(البرہان۔ج ۲۔ص ۱۵)

فوائد:۔

1- عدل الٰہی جس پر انبیاءؑ اوصیاءؑ آئمہؑ قائم ہیں وہ ولایت مولا علیؑ ہے۔

2- اگر کوئی اقرار ولایت کرتا ہے تو اس میں اسکا اپنا فائدہ ہے۔اللہ اور معصومینؑ لوگوں کی گواہیوں سے بے نیاز ہیں۔

3- تمام علم، حلال و حرام اور احکامات معصومینؑ کے پاس ہے جو بیان کر دیا گیا ہے اور قیامت تک وہی برقرار رہے گا۔

❖......❖......❖

۱۸ ؕ النصف اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ قف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹

بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے انہوں نے اس میں اختلاف نہیں کیا مگر علم آجانے کے بعد آپس میں زیادتی کرنے کیلئے اور جو بھی اللہ کی آیات سے انکار کرے گا تو اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (آل عمران۔19)

1- بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے جو علیؑ ابن ابی طالبؑ کو انکی ولایت کے ساتھ تسلیم کرنا ہے۔ (امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۱۶)

2- میں اسلام کی تعریف بیان کروں جیسی نہ کسی نے مجھ سے پہلے بیان کی نہ میرے بعد بیان کرے گا۔اسلام تسلیم ہے اور تسلیم یقین ہے اور یقین تصدیق

ہےاور تصدیق اقرار ہےاور اقرار اداء ہےاور اداء عمل ہے۔اور مومن وہ ہے جو اپنا دین اپنے رب سے لے اور مومن کا ایمان اس کے عمل سے پہچانا جاتا ہے اور کافر کا کفر اس کے انکار سے پہچانا جاتا ہے۔اے لوگو(شیعو) تمہارا دین دین ہے کیونکہ اس میں گناہ دوسرے دین میں نیکی سے اچھا ہے کیونکہ اس میں گناہ قابل معافی ہےاور دوسرے دین میں نیکی قابل قبول نہیں۔(خلاصہ حدیث۔امیر المومنین)

(البرہان۔ج ۲۔ص۱۶)

3- بیشک اللہ نے ایمان کو اسلام پر ایک درجہ فضیلت دی ہے جیسے کعبہ کو مسجد حرام پر۔(امام محمد باقرؑ)

(البرہان۔ج ۲۔ص۱۶)

فوائد:۔

1- ملاں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ ''علی ولی اللہؑ'' جزو اسلام نہیں بلکہ جزو ایمان ہے۔اسلام کی ابتداء ہی والایت علیؑ کو تسلیم کرنے سے ہوتی ہے۔پھر والایت علیؑ کو یقین کے ساتھ دل سے تصدیق کرتے ہوئے زبان سے اس کا اقرار کرو اور اس کا حق عمل سے ادا کرو۔

2- دین اپنے رب سے لو نہ کہ ملاں سے۔مومن وہی ہے جسکا ایمان ولایت اعمال سے ظاہر ہو۔ولایت علیؑ کے ساتھ کوئی خطا نقصان نہیں دیتی اور غیر معصوم کی ولایت ماننے والے کی کوئی نیکی قابل قبول نہیں۔

❖......❖......❖

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

......اور مردہ سے زندہ کو نکالتا ہےاور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہےاور تو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔(آل عمران۔27)

ا۔ بیشک جب مومن مرتا ہے تو مردہ نہیں ہوتا بلکہ کافر مردہ ہوتا ہے۔اور اللہ کے فرمان کہ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہےاور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے کہ کافر سے مومن اور مومن سے کافر۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج ۲۔ص۱۸)

فوائد:۔

1- منکر ولایت علیؑ مقصر کے گھر مومن موالی پیدا ہو سکتا ہےاور کبھی مومن کے گھر مقصر منکر بھی آ جاتا ہے۔ہر بچہ پیدا تو فطرت الٰہی اسلام ولایت علیؑ پر ہوتا ہے مگر مقصر ملاں کا سایہ اسے منکر بنا دیتا ہے۔

2- امام زمانہؑ سے التجا کرو تو اللہ رزق ولایت مولا علیؑ بے حساب عطا کرتا ہے۔اور منکرین ولایت چلتے پھرتے مردے ہیں۔کیونکہ حیات اور روح ولایت علیؑ ہے۔

❖......❖......❖

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔(آل عمران۔31)

1- اللہ تعالیٰ کی اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے ''جس نے رسولؐ کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ گیا تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا (النساء۔80) پس آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور آپؐ کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی، پس یہ دلیل ہے جس پر اللہ نے آپؐ کو مامور کیا اور اس پر شاہد ہے کہ کون آپ کا اتباع کرتا ہے اور کون نافرمانی۔ اور کتاب عظیم میں ایک اور جگہ آپؐ کی اتباع پر ابھارنے کیلئے اور آپؐ کی تصدیق کی ترغیب اور آپؐ کی دعوت قبول کرنے کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ'' کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا'' پس آپؐ کا اتباع اللہ کی محبت ہے اور آپ کی رضا وخوشنودی گناہوں سے بخشش ہے اور کامیابی کی تکمیل ہے اور جنت کا واجب ہونا ہے اور جس نے آپؐ سے منہ موڑا اور کنارہ کشی کی وہ اللہ سے دور ہو گیا اور اس پر قہر اور غضب ہے اور ٹھکانہ آگ ہے اور یہی اس کا قول ہے'' اور گروہوں میں سے جس نے اس سے کفر کیا پس اسکے وعدے کی جگہ آگ ہے'' (ھود۔17) یعنی جس نے مخالفت کی اور آپؐ کی نافرمانی کی۔ (خلاصہ حدیث۔امیرالمؤمنینؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص۲۰)

2- جو یہ جان کر خوش ہونا چاہے کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہو تو وہ اللہ کی اطاعت میں عمل کرے اور ہماری اتباع کرے، کیا تم نے نبیؑ کے بارے میں اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا'' کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاے گناہ بخش دے گا'' اللہ کی قسم کوئی بندہ اللہ کی ہرگز اطاعت نہیں کر سکتا جب تک ہماری اتباع کرتے ہوئے اللہ کی اطاعت میں داخل نہ ہو۔ اور اللہ کی قسم کوئی بندہ ہرگز ہماری اتباع نہیں کر سکتا جب تک اللہ اس سے محبت نہ کرے۔ اور اللہ کی قسم ہم سے بغض رکھنے والے ہرگز ہماری اتباع کا دعویٰ نہیں کرتے اور اللہ کی قسم کوئی ہرگز ہم سے بغض نہیں رکھتا سوائے جو اللہ کی نافرمانی کرلے۔ اور جو اللہ کی نافرمانی میں مر گیا اللہ اسے پکڑ کر منہ کے بل آگ میں پھینک دے گا اور ہر تعریف اللہ کیلئے ہے جو عالمین کا رب ہے۔ (اقتباس حدیث۔امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص۲۱)

3- دین محبت کے سوا کچھ نہیں۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کا قول نہیں دیکھتے'' کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا'' (امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص۲۲)

4- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ اللہ عزوجل سے محبت نہیں رکھتا جو اس کی نافرمانی کرے:

تعصی الا له وانت تظهر حبه ...... هزا محال فی الفعال بدیع

لو کان حبک صادقاًلاطعته ...... ان المحب لمن یحب مطیع

(البرہان۔ج ۲۔ص۲۱)

فوائد:۔

1- سنت رسولؐ قول وفعل میں ولایت علیؑ ہے۔ جو سنت رسولؐ کا اتباع نہیں کرتا وہ اللہ کا نافرمان ہے۔

2- عمل کے بغیر صرف زبانی کلامی محبت محمدؐ وآل محمدؐ کا دعویٰ مناسب نہیں۔ اگر سچی محبت ہے تو معصومینؑ کی اطاعت کرو۔

3- دین الٰہی صرف مودت معصومینؑ ہے۔

❖......❖......❖

اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ذُرِّيَّةً

بَعۡضُهَا مِنۡۢ بَعۡضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۚ

بیشک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراھیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر منتخب کیا۔ یہ ایک دوسرے کی ذریت سے ہیں اور اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔(آل عمران -33-34)

1- مامون نے پوچھا کہ کیا اللہ نے عترتؑ کو تمام امت پر فضیلت دی ہے؟ امام علی رضاؑ نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل نے اپنی محکم کتاب میں تمام انسانوں پر عترتؑ کی فضیلت واضح کی ہے اللہ کا قول ہے ''بیشک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراھیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر منتخب کیا۔ یہ ایک دوسرے کی ذریت سے ہیں''، یعنی عترتؑ آل ابراھیمؑ میں داخل ہے کیونکہ رسول اللہؐ ذریت ابراھیمؑ سے ہیں اور آپؐ دعائے ابراھیمؑ ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔امام علی رضاؑ)
(البرہان۔ج ۲۔ص ۲۴)

2- لوگوں نے علیؑ کے بارے میں غدیر خم کے دن والے رسول اللہؐ کے فرمان سے غفلت کی ہے جیسے ام ابراھیمؑ کے گھر والے واقعہ سے غفلت کی۔ لوگ رسول اللہؐ سے ملنے آرہے تھے جب مولا علیؑ آئے تو رسول اللہؐ کے قریب جانا چاہا مگر جگہ نہ پائی جب رسول اللہؐ نے دیکھا کہ وہ علیؑ کے لیئے جگہ نہیں بنا رہے تو پکار کر فرمایا اے لوگو! علیؑ کیلئے کشادگی کرو پھر ان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس اپنے بستر پر بٹھالیا اور فرمایا اے لوگو! یہ میرے اھل بیتؑ ہیں انہیں ہلکا سمجھ رہے ہو جبکہ میں تم میں زندہ موجود ہوں اور اگر میں تم سے غایب ہو جاؤں تو کیا ہوگا حالانکہ ہم غایب نہیں ہوتے۔ بیشک روح اور راحت اور رضا اور خوشی اور خوشخبری اور مہر و محبت اس کیلئے ہو جو علیؑ اور اس کی ولایت سے رابطہ رکھے اور اسے تسلیم کرلے اور اس کے بعد اسکے اوصیاءؑ کیلئے بھی جو حق ہیں وہ ضرور میری شفاعت میں داخل ہیں کیونکہ وہ میری اتباع میں ہیں اور جو میری اتباع کرے وہ مجھ سے ہے جس طرح ابراھیمؑ کی اتباع کرنے والا ابراھیمؑ سے ہے اور ابراھیمؑ مجھ سے ہے اور اس کا دین میرا دین ہے اور میرا دین اسکا دین ہے اور اسکی سنت میری سنت ہے اور اسکی فضیلت میری فضیلت سے ہے اور میں اس سے افضل ہوں اور میری فضیلت اسکی فضیلت سے ہے اور اسکی تصدیق اللہ کا قول ہے ''یہ ایک دوسرے کی ذریت سے ہیں اور اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے'' اور یہ رسول اللہؐ نے اس وقت فرمایا جب آپؐ ام ابراھیمؑ کے حجرے میں تھے اور لوگ عیادت پرسی کیلئے آرہے تھے۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)
(البرہان۔ج ۲۔ص ۲۵)

فوائد:۔

1- آل ابراھیمؑ محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کے پاک اجداد ہیں اور آل عمران ابو طالبؑ آل محمدؐ ہیں جو تمام عالمین سے افضل ہیں۔

2- اللہ کی طرف سے روح، خوشی، کامیابی، نجات، برکت، بخشش، عافیت، معافی خوشخبری، نورانیت، رضا، قرب، مدد، تسکین، سرور، محبت، صرف اس کے لیئے ہے جو علیؑ سے محبت کرے اسکو ولی بنالے اس سے متمسک ہو جائے اور اس پر قائم ہو کر اقرار کرے اسکی فضیلت (ولایت) کا اور اسکے بعد اسکے اوصیاءؑ کو بھی ولی مانے۔ رسول اللہؐ اسکی شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

3- اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ دین صرف اسلام ہی ہے۔ حضرت ابراھیمؑ کا دین وہی ہے جو محمد رسول اللہؐ کا دین ہے۔ مقصر ملاں عوام کو دھوکہ دینے کیلئے کہتا ہے کہ شریعتیں بدلتی رہتی ہیں لہذا میرا فتویٰ ٹھیک ہے۔

❖......❖......❖

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا زَكَرِيَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا ۚ قَالَ يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى

لَکِ ھٰذَا ؕ قَالَتْ ھُوَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۳۷

......زکریا جب کبھی اس کے عبادت کے حجرے میں جاتا تو اس کے پاس رزق پاتا۔وہ کہتا اے مریم تیرے پاس یہ کہاں سے آیا ہے۔وہ کہتی یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔(آل عمران-37)

1- جب حضرت جعفرؑ بن ابی طالبؑ حبشہ سے واپس تشریف لائے تو رسول اللہؐ کو خیبر کے مقام پر ملے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں فتح خیبر کی خوشی مناؤں یا اس سے زیادہ جعفرؑ کے آنے کی۔حضرت جعفرؑ نے آپؐ کو بہترین خوشبو اور مخمل کا کپڑا جو سونے کی تاروں سے بنا ہوا تھا پیش کیا۔آپؐ نے فرمایا میں یہ کپڑا صرف اسے دوں گا جو اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اسکا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں۔صحابہ نے اپنی گردنوں کو اونچا کیا۔رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ کہاں ہے؟ عمار بن یاسرؓ جلدی سے اٹھے اور مولا علیؑ کو بلایا۔رسول اللہؐ نے فرمایا یا علیؑ یہ مخمل کا کپڑا آپؑ لے لیں۔مولا علیؑ نے صرف مدینہ پہنچنے تک انتظار کیا اور سیدھے بقیع کی طرف مدینہ کے بازار میں سنار کے پاس پہنچے اور اسے حکم دیا کہ اس کپڑے سے سونے کے تار علیحدہ کردو اور وہ ایک ہزار مثقال وزن (تقریباً پندرہ سو درھم کے وزن کے برابر) کے برابر سونا تھا جو مہاجرین اور انصار کے غریبوں میں تقسیم کردیا اور اپنے لیئے کچھ بھی نہ بچا یا اور اپنے بیت الشرف تشریف لائے۔صبح رسول اللہؐ اور کچھ صحابہؓ ملے تو رسول اللہؐ نے فرمایا یا علیؑ کل آپؑ کو ہزار مثقال سونا ملا آج میری اور میرے ان اصحاب کی دعوت کرو۔مولا علیؑ کے پاس اس دن نہ سونا تھا نہ چاندی مگر آپؑ کی حیا و تکریم میں جواب دیا: یارسول اللہؐ خوش آمدید، اندر تشریف لے آئیں جو آپؐ کے ساتھ ہیں۔رسول اللہؐ اندر داخل ہوئے اور حذیفہ، عمار، سلمان، ابوذر اور مقداد کو بھی داخل ہونے کا حکم دیا، مولا علیؑ سیدہ فاطمہ زہراؑ کے پاس گئے کہ شاید کوئی چیز کھانے کو مل جائے تو دیکھا کہ گھر میں بڑا برتن ثرید سے بھرا پڑا ہے جس میں گوشت اور شوربہ ہے۔مولا علیؑ نے وہ لا کر رسول اللہؐ کے سامنے رکھ دیا۔سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر اس میں سے کچھ کم نہ ہوا۔رسول اللہؐ اٹھ کر سیدہ فاطمہؑ کے پاس گئے اور فرمایا اے فاطمہؑ یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے؟ سیدہؑ نے جواب دیا یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے عطا کرتا ہے۔رسول اللہؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے فرمایا الحمد اللہ میں نے اپنی بیٹی کیلیئے وہ دیکھا جو زکریاؑ نے مریمؑ کیلیئے دیکھا کہ جب حجرے میں داخل ہوئے تو اس کے پاس رزق پایا تو پوچھا اے مریمؑ یہ کہاں سے آیا ہے تو اس نے کہا کہ میرے اللہ کی طرف سے آیا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۱)

2- مولا علیؑ نے ایک دن پوچھا کہ یا فاطمہؑ آپ کے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا قسم سے تین دن سے کچھ نہیں کہ آپؑ کو کھانے کیلیئے دوں۔آپؑ نے فرمایا: آپؑ نے بتایا کیوں نہیں؟ سیدہؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے منع کیا تھا کہ آپ سے کسی چیز کا سوال کروں، انہوں نے فرمایا تھا کہ اپنے چچا کے بیٹے سے سوال نہ کرنا، اگر کچھ لے آیں تو شکر کرنا مگر سوال نہ کرنا۔مولا علیؑ باہر نکلے اور کسی شخص سے ایک دینار قرض لیا تو وہ شام کا وقت تھا اور مقداد رد سے ملاقات ہوگئی مولاؑ نے پوچھا: اس وقت کس لیئے نکلے ہو؟ اس نے جواب دیا: اے امیر المومنینؑ بھوک کی وجہ سے۔تو مولاؑ نے دینار اسے دے دیا اور گھر تشریف لے آئے تو دیکھا رسول اللہؐ تشریف فرما ہیں اور سیدۃ فاطمہ زہراؑ نماز پڑھ رہی ہیں اور ان کے درمیان کوئی چیز ڈھکی ہوئی پڑی ہے۔سیدۃؑ نے فارغ ہو کر وہ چیز پیش کردی وہ بڑا برتن تھا جس میں روٹی گوشت تھا۔فرمایا اے فاطمہؑ یہ آپکے لیئے کہاں سے آیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ کی طرف سے ہے یقیناً اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا کیا میں تمہاری دونوں کی مثال بیان کروں کہ جب حضرت زکریاؑ حضرت مریمؑ کے حجرہ میں داخل ہوتے تو وہاں رزق موجود پاتے تو پوچھتے اے مریم یہ آپکے لیئے کہاں سے آیا ہے تو وہ کہتی یہ میرے اللہ کی طرف سے ہے بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

سیدۃ فاطمہؑ اور مولا علیؑ ایک ماہ تک اس میں سے تناول فرماتے رہے وہ برتن معصومینؑ کے پاس ہے اور امام قائم عجل اللہ بھی اس میں کھائیں گے۔

(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ)(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۱)

فوائد:۔

1- رسول اللہؐ حضرت جعفرؓ اور حضرت عقیلؓ سے دوہری محبت کرتے ہیں ایک انکی اپنی عظمت ہے اور دوسرے وہ حضرت ابوطالبؑ کے عظیم فرزندان ہیں۔رسول اللہؐ کو جعفرؓ کی ملاقات کی خوشی فتح خیبر سے زیادہ ہوئی۔

۲۔ رسول اللہؐ اپنے صحابہؓ کو بتانا چاہتے تھے کہ علیؑ مال کو ایک دن بھی جمع نہیں رکھتے بلکہ راہ حق میں تقسیم کر دیتے ہیں۔اور سیدہ فاطمہ زہراؑ تمام عالمین کی عورتوں جن میں معصومہ خواتین بھی شامل ہیں کی سرادر ہیں۔

❖......❖......❖

وَاِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرۡیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰئکِ وَطَهَّرَکِ وَاصۡطَفٰئکِ عَلٰی نِسَآءِ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم تجھے اللہ نے چن لیا ہے اور تجھے پاک کیا ہے اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھے چن لیا ہے۔(آل عمران-42)

۱۔ مفضل نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ رسول اللہؐ کا کیا فرمان ہے سیدہ فاطمہ زہراؑ کے بارے میں کہ وہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں یا اپنے زمانے کی عورتوں کی؟ امامؑ نے فرمایا وہ مریمؑ تھیں جو اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں اور فاطمہؑ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اولین اور آخرین میں سب کی۔(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۱)

فوائد:۔

جو مقصر ملاں سیدۃ کونینؑ کے مطالبہ حق کو صحیح نہیں مانتا وہ یقیناً شرکت شیطان سے پیدا ہوا ہے۔سیدۃ فاطمہ زہراؑ تمام اھل جنت (مرد، خواتین، حوریں غلمان، فرشتے وغیرہ) کی حاکمہ ہیں۔کیا کسی معصومؑ کی کسی پہلو سے بھی مخالفت کرنے والا جنت کی خوشبو بھی سونگھنے کا حقدار ہے؟ ہرگز نہیں۔

❖......❖......❖

وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۙ۬ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَةٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۙ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡهِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبۡرِئُ الۡاَکۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝

اور بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔(عیسیٰؑ نے کہا) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں۔میں مٹی سے پرندے کی صورت بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے اذن سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں اندھے اور کوڑی کو اچھا کرتا ہوں اور اللہ کے اذن سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔اس میں تمہارے لیئے نشانی ہے اگر تم مومن ہو۔(آل عمران۔ 49)

1- حضرت عیسیٰؑ کا ایک اچھا دینی دوست تھا کچھ عرصہ اس سے ملاقات نہ ہوئی تو اسکی خیریت پتہ کرنے گئے، اس کی ماں نے باہر نکل کر سلام کیا اور بتایا کہ اے اللہ کے رسولؑ وہ تو وفات پا چکا ہے۔حضرت عیسیٰؑ نے کہا کیا تو اسے دیکھنا چاہتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔فرمایا صبح آنا میں اسے اللہ کے حکم سے تمہارے لیئے زندہ کروں گا۔اگلے دن اسکے ساتھ اسکی قبر پر گئے اور دعا کی تو وہ قبر سے زندہ نکل آیا، جب انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو رونے لگے تو حضرت عیسیٰؑ کو ان پر رحم آیا اور پوچھا کیا تو اپنی ماں کے ساتھ دنیا میں رہنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہؑ کھانے پینے، رزق اور مدت کے ساتھ یا بغیر مدت، رزق اور کھانے پینے کے؟ حضرت عیسیٰؑ نے کہا بلکہ رزق کھانے پینے اور مدت کے ساتھ بیس سال زندگی اور شادی اور بچے بھی۔عیسیٰؑ نے اسے اس کی ماں کے حوالے کیا اور وہ بیس سال زندہ رہا اور اسکے بچے ہوئے۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۹)

فوائد:۔

1- حضرت عیسیٰؑ سات آٹھ برس کی عمر میں غیب کی خبریں دیتے تھے بیماروں کو تندرست کر دیتے تورات کا علم رکھتے تھے اور مردے کو زندہ کرتے تھے۔امام قائم عجل اللہ جن کا اقتدار زمان و مکان پر ہے کا وزیر ایسا ہی تو ہونا چاہیے۔

❖......❖......❖

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۵۳ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ ۵۴

اے ہمارے رب جو کچھ تو نے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم رسول کی پیروی کرتے ہیں پس تو ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔اور انہوں نے چال (مکر) چلی اور اللہ نے تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔(آل عمران -53-54)

1- امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ہم وہ ہیں جو رسولوںؑ کیلیئے ان کی امتوں پر شہادت دینے والے ہیں۔

(البرہان۔ج ۲۔ص ۴۰)

2- اللہ کے قول ''اور انہوں نے مکر کیا اور اللہ نے تدبیر کی'' کے بارے میں امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ مکر نہیں کرتا بلکہ اللہ عزوجل ان کو مکر کی سزا دیتا ہے۔(البرہان۔ج ۲۔ص ۴۰)

فوائد:۔

1- آئمہ طاہرینؑ تمام مخلوقات پر گواہ ہیں اور رسول اللہؐ آئمہ طاہرینؑ کے شاھد ہیں۔معصومینؑ ازل سے حاضر و ناظر ہیں۔

2- قول معصومؑ کے بغیر قرآن کے ظاہری الفاظ سے مطالب اخذ کرنے والے یہی ترجمہ کرتے ہیں کہ اللہ نعوذ باللہ مکر کرتا ہے اور بہترین مکر کرنے والا ہے۔ایسی آیات صرف اسی لیئے نازل کی گئیں تا کہ معلم قرآن کی معرفت ہو کہ پتہ چلے قرآن کے وارث کون ہیں جو قرآن کا ترجمہ تفسیر اور تاویل بتائیں اور دوسری طرف مخالفین حق کا بھی پول کھل جائے

کہ وہ اپنے دل کے ٹیڑھ (زیغ،کجی) کی پیروی کرتے ہوئے آیات کا کیسے ترجمہ کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

۶۰ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝۶۱

پس جو شخص تم سے اس معاملہ میں تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جھگڑا کرے تو کہو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلالیں اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو پھر ہم دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔ (آل عمران-61)

ا۔ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد رسول اللہؐ کے پاس آیا جن کے سردار عاقب، سید اور اھتم تھے۔انہوں انے اپنی عبادت مسجد نبوی میں کی رسول اللہؐ کی اجازت سے، پھر رسول اللہؐ نے ان کو توحید اپنی رسالت اور عیسیٰؑ کو اللہ کا بندہ ماننے کی دعوت دی۔اور اللہ کا قول سنایا کہ عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک آدمؑ کی سی ہے اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر کہا ہوجا تو وہ ہوگیا۔مگر وہ نہ مانے تو رسول اللہؐ نے مباھلہ کی دعوت دی کہ اگر ہم سچے ہیں تو اللہ تم پر لعنت نازل کرے گا۔ انہوں نے اگلے دن کا وعدہ کرلیا۔رسول اللہؐ اس شان سے نکلے کہ اپنے نفس کی جگہ مولا علیؑ، اور بیٹیوں کی جگہ مولا حسنؑ اور مولا حسینؑ کو، خواتین کی جگہ سیدۃ فاطمہ الزہراؑ کو لیا تمام لوگوں کے موجود ہونے کے باوجود صرف اھلبیتؑ کو لیا جن کا گوشت خون اور نفس ایک ہے۔رسول اللہؐ نے امام حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا سیدہ فاطمہ زہراؑ آپؐ کے پیچھے اور مولا علیؑ سیدۃؑ کے پیچھے چل رہے تھے۔رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ ان کی قطوانی کساء کو دو درختوں کے درمیان تان دیا جائے اور اس کے نیچے معصومینؑ تشریف فرما ہوئے۔رسول اللہؐ نے فرمایا معصومینؑ سے کہ میں دعا کروں گا تو آپ سب آمین کہنا، رسول اللہؐ اپنی کمان کا سہارا لیئے ہوتے تھے اور دائیاں ہاتھ دعا کیلئے اٹھایا تو عیسائی سرداروں کے رنگ زرد پڑ گئے۔ان کے پادری نے کہا اے عیسائیوں میں وہ چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر اللہ سے کہیں تو پہاڑ اپنے مقام سے ہٹ جائے ان سے مباھلہ نہ کرنا ھلاک ہوجاؤ گے اور زمین پر کوئی عیسائی باقی نہ رہے گا قیامت تک۔تو انہوں نے جزیہ دینا قبول کرلیا اور ہر سال ایک ہزار تلوار، ایک ہزار زرہ، ایک ہزار چمڑے کی ڈھالیں اور ایک ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا۔

(خلاصہ احادیثِ معصومینؑ) (البرہان۔ج۲۔ص۴۳)

2- امام موسیٰ کاظمؑ سے ہارون الرشید نے پوچھا کہ آپ کیسے کہتے ہیں کہ آپؑ نبیؐ کی اولاد ہیں اور نبیؐ کی اولاد (نرینہ) نہیں تھی اور وارث لڑکا ہوتا ہے لڑکی نہیں اور آپؑ تو ان کی بیٹی کی اولاد ہیں جس سے شجرہ نہیں چلتا؟ امامؑ نے اس خبیث سے فرمایا کہ اس مسئلے سے مجھے معاف رکھو۔تو اس نے مجبور کیا کہ جواب تو آپؑ کو دینا پڑے گا اے مولا علیؑ کے بیٹے آپؑ تو سردار ہیں اور زمانے کے امام ہیں آپؑ کو قرآن سے دلیل دینا پڑے گی اور آپؑ ہی تو لوگوں کو کہتے ہیں کہ آپؑ کے پاس قرآن کی ساری تاویل ہے اور آپؑ دلیل دیتے ہیں اللہ کے قول سے ''اور ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی'' (انعام 38) اور یقیناً آپؑ کو علماء کی رائے اور قیاس کی ضرورت نہیں۔امامؑ نے فرمایا کہ جواب سن اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر آیت تلاوت فرمائی ''......اور اس کی نسل سے داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ اور اسی طرح ہم نیکو کاروں کو صلہ دیتے ہیں اور زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور الیاسؑ ......'' (الانعام-84-85) تو اے

بادشاہ! عیسیٰؑ کا باپ کون ہے؟ اس نے کہا اس کا باپ نہیں تھا۔ امامؑ نے فرمایا کہ اللہ نے اسے مریمؑ کے ذریعے انبیاءؑ کی ذریت سے ملحق کیا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی اکرمؐ کی ذریت سے قرار دیا ہے ہماری جدہ فاطمہؑ کے ذریعے سے۔ اور مزید سنو کہ اللہ فرماتا ہے ''پس جو تم سے اس معاملہ میں تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جھگڑا کرے تو کہو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو۔ پھر ہم دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں (آل عمران۔ 61) اور کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ میں نبی اکرمؐ نے اسے کساء کے نیچے داخل کیا ہو سوائے علیؑ ابن ابی طالبؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے پس یہی اللہ عز وجل کے قول کی تاویل (حقیقت) ہے ''ابناءنا'' حسنؑ اور حسینؑ اور ''ونساءنا'' فاطمہؑ اور ''وانفسنا'' علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۴۸)

فوائد:۔

1- مسجد میں کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے نہیں روکا جا سکتا۔

2- جو قرآن وحدیث کے واضع دلائل کے باوجود حق تسلیم کرنے سے انکار کرے تو اس پر لعنت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

3- خبیث بادشاہ نام نہاد مسلمان آئمہ کو اپنی فضیلت قرآن سے ثابت کرنے پر مجبور کرتے اور پھر زہر سے شہید بھی کرتے۔ خبیث جانتے تھے کہ عقیدہ حق یہی ہے کہ قرآن اور اقوال معصومینؑ میں سب کچھ موجود ہے اور اجتہاد کی ضرورت نہیں ہے۔ مقصرین کا بھی یہی حال ہے کہ قرآن وحدیث سے ولایت مولا علیؑ واضح ہونے کے باوجود اپنی زبانوں سے امام کو شہید کرتے ہیں۔

4- مولا علیؑ نفس اللہ بھی ہیں اور نفس رسول بھی۔

❖......❖......❖

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَانَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

ابراھیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ سیدھے مسلم تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ (آل عمران -67)

ا۔ امیر المومنین نے فرمایا ''ابراھیمؑ نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی''، یعنی یہودی نہیں تھے کہ مغرب کی طرف نماز پڑھتے تھے اور نہ عیسائی تھے کہ مشرق کی طرف نماز پڑھتے تھے'' بلکہ یکسو مسلم تھے'' یعنی دین محمد مصطفیٰؐ پر تھے۔

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۵۳)

فوائد:۔

1- ازل سے دین الٰہی اسلام ہی ہے جو دین محمدؐ ہے جس کی تبلیغ تمام انبیاءؑ اور مرسلینؑ کرتے رہے اور اپنی امتوں سے توحید، نبوت محمدؐ اور ولایت علیؑ کا اقرار لیتے رہے اسی دین پر ابراھیمؑ بھی تھے اور اجداد رسالت بھی اسی دینِ محمدؐ پر تھے۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَاخَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ص وَلَهُمْ

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝

بیشک جولوگ اللہ کے عہد اوراپنی قسموں کوتھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں ان لوگوں لیئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی قیامت کے دن اللہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ (آل عمران۔77)

ا۔ قیامت کے دن تین اشخاص کی طرف نہ اللہ نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے: جس نے اللہ کی طرف سے امامت کا دعویٰ کیا جو اس کیلئے نہیں۔ اور جس نے اللہ کے بنائے ہوئے امامؑ کی مخالفت کی، اور جس نے کہا کہ فلانے اور فلانے کا اسلام میں حصہ ہے۔ (خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج۲۔ص۵۷)

فوائد:۔

1- اللہ کا عہد ولایت علیؑ کا عھد ہے جو تمام مخلوقات سے لیا گیا اور وعدہ (قسم) لیا گیا کہ اس پر قائم رہنا جو اس اللہ کے عہد اور دی ہوئی قسم کو دنیا کی لالچ میں بیچ دے اور لوگوں کو دھوکہ دے کہ میں بھی تمہارا امام ہوں کیونکہ تمہارا امامؑ پردہ غیبت میں ہے اتنی دیر میں تمہای نجات کی ذمہ داری لے لیتا ہوں مگر میری طرف تھوڑی سی توجہ کرو (یعنی مولا علیؑ کی ولایت کے اقرار سے پہلوتہی کرو) اور میرے پیروکار رو! تھوڑی سی میری تعریف بھی کرو کہ امام صاحب نے اسلام کو بچالیا یہ اسلام کی پہچان ہیں حجت الاسلام ہیں ان کی شان میں گستاخی نہ کرو۔

ایسے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ اسلام لاکر یا ملاں بن کر انہوں نے اسلام پر احسان کیا ہے اللہ ان سے نہ کلام کرے گا نہ ان پر نظر کرم کرے گا نہ ان کی نجاستوں کو پاک کرے گا کیونکہ وہ آیت تطہیر کے ہوتے ہوئے معصومینؑ کی شان میں زبان درازی کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کے علاوہ آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

❖......❖......❖

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰى ذٰلِكُمۡ اِصۡرِىۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ۝۸۱

اور جب اللہ نے نبیوںؑ سے عہد لیا (اور کہا) یہ جو میں نے تمہیں کتاب اور حکمت عطا کی ہے پھر جب رسولؐ اس چیز کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے پاس ہے تمہارے پاس آئے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ ارشاد ہوا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر میرے عہد کی ذمہ داری لیتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد ہوا پس گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

(آل عمران۔81)

1- اللہ نے اولاد آدمؑ سے کوئی مرد نبیؑ مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ وہ دنیا میں واپس آئے گا اور امیر المومنینؑ کی مدد کرے گا۔ اور یہی اللہ کا قول ہے "ضرور اس

پر ایمان لانا'' یعنی رسول اللہؐ ''اور ضرور اسکی مدد کرنا'' یعنی امیرالمومنینؑ پھر عالم زر میں ان سے کہا'' کیا تم اقرار کرتے ہو اور ان شرائط پر مجھ سے عھد کرتے ہو'' یعنی میرا عھد انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے ملائکہ سے کہا'' پس تم گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں'' اور یہ اس آیت کے ساتھ والی ہے جو سورۃ الاحزاب میں ہے'' اور جب ہم نے نبیوں سے عھد لیا اور آپ سے اور نوح سے۔۔۔'' اور آیت جو سورۃ الاعراف میں ہے'' اور جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا۔۔'' یہ تین آیات تین سوروں میں لکھیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج۲۔ص۶۰)

2- بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ احد ہے واحد ہے اپنی وحدانیت میں یکتا ہے تو اس نے ایک کلمے سے کلام کیا تو وہ نور ہو گیا پھر اس نور سے محمدؐ کو خلق کیا اور مجھے اور میری ذریت کو خلق کیا۔ پھر ایک کلمے سے کلام کیا تو وہ روح ہو گئی اس کو اللہ تعالیٰ نے اس نور میں ساکن کر دیا اور اس کو ہمارے بدنوں میں ساکن کیا پس ہم روح اللہ ہیں اور اس کے کلمات ہیں اور مخلوقات پر اللہ نے ہمارے ذریعے حجت پیش کی۔ پس ہم ہمیشہ سبز سائے میں تھے جب نہ سورج تھا اور نہ چاند اور نہ رات تھی اور نہ دن اور نہ جھپکنے والی آنکھ، اور ہم اللہ کی عبادت تقدیس و تسبیح کرتے تھے اور یہ مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے کی بات ہے۔ اور اللہ نے انبیاءؑ سے ہم پر ایمان لانے اور ہماری مدد کرنے کا پکا وعدہ لیا اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے'' اور جب اللہ نے انبیاء سے میثاق لیا کہ یہ جو کتاب اور حکمت تمہیں دے رہا ہوں پھر تمہارے پاس رسولؐ آئے گا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے پاس ہے تو ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اسکی مدد کرنا'' یعنی محمدؐ پر ایمان لانا اور اس کے وصیؑ کی مدد کرنا پس وہ محمدؐ پر ایمان لائے اور اس کے وصیؑ کی ابھی مدد نہیں کی اور وہ جلد (عنقریب) سب مل کر اس کی مدد کریں گے۔ اور بیشک اللہ نے میرا میثاق محمدؐ کے میثاق کے ساتھ لیا ایک دوسرے کی نصرت کیلئے۔ تحقیق میں نے محمدؐ کی نصرت کی اور ان کے سامنے جہاد کیا اور ان کے دشمنوں کو قتل کیا اور اللہ نے جو مجھ سے میثاق اور عھد لیا تھا محمدؐ کی نصرت کا، پورا کیا۔ اور نبیوںؑ اور رسولوںؑ میں سے ابھی کسی ایک نے میری نصرت نہیں کی اور یہ اس وقت ہوگا کہ اللہ ان کو اپنی طرف اکٹھا کرے گا پھر وہ میری مدد کو آئیں گے۔ (خلاصہ حدیث۔ امیرالمومنینؑ) (البرہان۔ ج۲۔ص۶۰)

فوائد:۔

1- انبیاءؑ زمانہ رجعت میں مولا علیؑ کی کمان میں طاغوتی طاقتوں سے لڑنے کیلئے آئیں گے تاکہ بصیرت کے اندھوں کو معلوم ہو کہ امیرالمومنینؑ کون ہے اور اللہ کے ساتھ کیا ہو میثاق بھی پورا ہو جائے۔ کیونکہ دین اسی کا قبول ہوگا جو اللہ سے کیا ہوا عھد ولایت پورا کرے گا۔

2- اللہ نے مولا علیؑ اور اسکی تمام اولاد کو نور سے خلق کیا ہے زمان و مکان سے پہلے۔ یہ سارا گھرانا نورانی معصوم ہے۔

❖......❖......❖

اَفَغَيۡرَ دِيۡنِ اللّٰهِ يَبۡغُوۡنَ وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ ۝

کیا یہ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی اور ناخوشی سے اس کے تابع ہیں اور سب اسی کی طرف واپس لائے جائیں گے۔ (آل عمران۔ 83)

1- اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے دو سمندر پیدا کیئے ایک میٹھے شہد پانی کا اور دوسرا نمکین کڑوے پانی کا پھر آدم کی مٹی کو میٹھے سمندر سے پیدا کیا پھر اس کو کڑوے پانی پر جاری کر کے تیز گرم ہوا چلائی۔ آدمؑ کو پیدا کرنے کے بعد دائیں ہاتھ میں مٹی لے کر ذروں کی صورت میں صلب آدمؑ میں ڈال دی اور فرمایا یہ جنت میں جائیں گے مجھے کسی کی پروا نہیں۔ پھر دائیں ہاتھ میں مٹی لے کر ذروں کی صورت میں صلب آدمؑ میں ڈال دی اور فرمایا یہ آگ

میں جائیں گے مجھے کسی کی پرواہ نہیں اور مجھے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ تو اصحاب شمال نے جو عالم ذر میں تھے اپنے خالق سے پوچھا کہ اے ہمارے رب ہم پر آگ کیوں واجب قرار دی، تو حکمت وعدل والا ہے، قبل اس کے کہ ہم پر تو حجت تمام کرتا رسولؐ بھیج کر اطاعت و نافرمانی کی تعلیم دے کر؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا پس میں اب تم پر حجت پیش کرتا ہوں اطاعت و نافرمانی اور خبر ہو جانے کے بعد عذر کے بارے میں۔ اللہ نے دوزخ کے فرشتے کو جہنم لانے کو کہا اور اصحاب شمال کو حکم دیا کہ اس میں اطاعت (خوشی) کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا ہم اطاعت کے ساتھ داخل نہیں ہوں گے۔ پھر ارشاد ہوا اس میں اطاعت کے ساتھ داخل ہو جاؤ ورنہ ضرور تمہیں اس میں زبردستی (کرھاً) عذاب دوں گا۔ انہوں نے جواب دیا ہم اس سے تمہارے طرف بھاگیں گے اور شکایت کرتے ہیں کہ کیسے اس آگ کو ہم پر واجب کیا اور اصحاب شمال میں قرار دیا پس کیسے ہم خوشی سے داخل ہوں بلکہ اس میں داخل ہونے کی ابتداء اصحاب یمین سے کرتا تاکہ ہمارے اور ان کے درمیان عدل ہو جاتا۔ پھر اللہ نے اصحاب یمین جو عالم ذر میں سامنے تھے کو حکم دیا اس آگ میں اطاعت کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ، جب وہ داخل ہوئے تو آگ بجھ کر ٹھنڈی ہوگئی اور وہ سب اس میں داخل ہوگئے اور اللہ نے اسے سلامتی والی سرد بنا دیا پھر ان کو اس میں سے نکالا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اصحاب یمین اور اصحاب شمال کو پکارا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اصحاب یمین نے کہا ہاں اے ہمارے رب ہم تیری مخلوق ہیں اور اقرار کرنے والی اطاعت (خوشی سے) کرنے والی مخلوق ہیں۔ اور اصحاب شمال نے کہا: ہاں اے ہمارے رب ہم تیری مخلوق ہیں اور کرھاً (ناخوشی سے۔ مجبوراً) تیری مخلوق ہیں۔

(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج۲۔ ص۶۳)

2- جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے طوعاً یا کرھاً اس کے تابع ہے، یہ امام قائم عجل اللہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ دنیا کے مشرق و مغرب کے یہودیوں، عیسائیوں، ستارہ پرستوں، دھریوں، مرتدوں اور کافروں کے سامنے اسلام پیش کریں گے جو خوشی سے قبول کرلے گا اسے نماز اور زکواۃ کا حکم دیں گے اور جو مسلمان کے لیئے احکامات ہیں اور جو اللہ نے ان پر واجب کیا ہے اور جو قبول نہیں کرے گا اس کی گردن ماردی جائے گی حتیٰ کہ مشرقوں اور مغربوں میں کوئی باقی نہ رہے گا سوائے اللہ کے موحد کے۔ (امام ابوالحسنؑ) (البرہان۔ ج۲۔ ص۶۵)

فوائد:۔

1- مخلوق پر زبردستی نہیں مگر خلق کرنے سے قبل علم الٰہی میں ہے کہ کون اطاعت کرے گا کون نافرمانی کرے گا اور اللہ نے عالم ذر میں اس کی دلیل بھی ثابت کردی کہ مطیع کو آگ میں چھلانگ لگانے کو حکم دے تو وہ بغیر چوں وچراں حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ امام جعفر صادقؑ نے ایسی مثال دنیا والوں کو پیش کی۔ سہل بن حسن خراسانی جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اس کو امامؑ نے جلتے تنور میں داخل ہونے کا حکم دیا تو اس نے عذر پیش کیا پھر سچے شیعہ اور صحابی ھارون مکی کو کہا تو فوراً اس میں داخل ہو گیا مگر صحیح سلامت رہا۔

2- اصحاب یمین زور زور سے سینہ زنی کرتے ہیں قمع وزنجیر سے خون کا پرسہ دیتے ہیں آگ پر ماتم امام مظلومؑ کرتے ہیں مگر تکلیف اصحاب شمال کو ہوتی ہے۔ مگر خالق کو کوئی پرواہ نہیں صرف اصحاب یمین (ولایت مولا علیؑ پر قائم مومنین) ہی جنت میں جائیں گے۔

3- آسمانوں والے اور زمین پر مومنین خوشی سے دین ولایت الٰہی کی اطاعت کرتے ہیں اور منافقین کرھاً تسلیم کرتے ہیں یعنی زبانی کلامی اقرار کرتے ہیں مگر عمل کی منزل پر انکار کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

۹۵ اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۚ‏ ۹۶ فِيۡهِ اٰيٰتٌ ۢ

بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ‌ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ

مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾

بیشک پہلا گھر جولوگوں کیلیئے بنایا گیا ہے وہی ہے جو مکہ میں ہے اور تمام عالمین کیلیئے بابرکت اور ھدایت ہے۔اس میں واضح نشانیاں ہیں مقام ابراھیم ہے، جو اس میں داخل ہو جائے وہ محفوظ ہو گیا اور اللہ کا لوگوں پر حق ہے کہ بیت اللہ کا حج کریں جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو اس سے انکار کریں تو اللہ سب جہان والوں سے بے نیاز ہے۔(آل عمران۔96-97)

1- جب اللہ عزوجل نے زمین بنانے کا ارادہ کیا تو ہوا کو سطح آب پر مارنے کا حکم دیا حتی کہ موجیں بلند ہوئیں اور جھاگ بنا اس کو بیت کی جگہ اکٹھا کردیا (یعنی بیت اللہ کی زمین بنادی) پھر جھاگ سے پہاڑ بنائے اور اس کے نیچے زمین بچھادی اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے بیشک پہلا گھر جولوگوں کے لیئے بنایا گیا ہے وہی ہے جو مکہ میں ہے۔

(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ)(البرہان۔ج۲۔ص۷۰)

2- مقام ابراھیمؑ ،جس پتھر پر کھڑے ہوئے تو اس پر ان کے قدموں کے نشان بن گئے اور حجر اسود اور منزل اسمٰعیلؑ واضح نشانیاں ہیں۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج۲۔ص۷۰)

3- جس نے اس بیت کا قصد کیا اور جانتا ہو کہ یہی وہ گھر ہے جس کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے اور ہم اھلبیتؑ کی معرفت رکھتا ہو جیسے معرفت رکھنے کا حق ہے تو وہ دنیا اور آخرت میں محفوظ ہو گیا۔(خلاصہ حدیث۔امام حسینؑ)

(البرہان۔ج۲۔ص۷۰)

4- امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول "اور جو اس میں داخل ہو گیا امان پا گیا" کے بارے میں فرمایا کہ یہ ہم اھلبیتؑ کے قائمؑ کے متعلق ہے کہ جس نے اس کی بیعت کرلی اور اس کے ساتھ داخل ہوا اور اس کے ہاتھ کو مس کرلیا اور اس کے اصحاب کے ساتھ ہو گیا وہ امان پا گیا۔(البرہان۔ج۲۔ص۷۱)

5- بیت کا مقام بکہ ہے اور اس کی بستی مکہ ہے۔اس کا نام بکہ اس لیئے ہے کہ اس میں مرد اور عورتیں روتی ہیں۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج۲۔ص۷۰)

6- امام محمد باقرؑ سے بیت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا لوگ نبی اکرمؐ کے مبعوث ہونے سے پہلے حج کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں تم نہیں جانتے کہ لوگ حج کرتے تھے اسکا، اور میں تمہیں بتاؤں کہ آدمؑ اور نوحؑ نے اور سلیمانؑ نے جنوں انسانوں اور پرندوں کے ساتھ بیت کا حج کیا اور موسیٰؑ نے اسکا حج سرخ اونٹ پر بیٹھ کر کیا اور کہہ رہے تھے لبیک لبیک۔اور یہی ہے جو اللہ نے فرمایا ہے بیشک پہلا بیت جولوگوں کیلیئے بنایا گیا ہے وہ یہی بکہ ہے جو عالمین کیلیئے مبارک اور مرکز ھدایت ہے۔(البرہان۔ج۲۔ص۷۳)

7- عبدالعزیز نے پوچھا اس آیت کے بارے میں کہ بیت اللہ میں تو مرجئ، قدری، حروری اور زندیق جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے داخل ہو جاتے ہیں؟ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نہیں ان کیلیئے کوئی کرم نہیں۔مگر جو اس میں داخل ہو اور وہ ہمارے حق کا عارف ہو جیسے وہ بیت کا عارف ہے تو وہ گناہوں سے نکل جائے گا اور دنیا اور آخرت کی تکلیفوں سے نجات پا جائے گا۔(البرہان۔ج۲۔ص۷۶)

8- اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: نماز، زکواۃ، حج، روزہ اور ولایت پر، ولایت ان میں سب سے افضل ہے کیونکہ یہ انکی کنجی ہے اور انکی والی (حکمران، محافظ) ہے اور ان پر دلیل (حجت) ہے...... (اقتباس حدیث۔امام محمد باقرؑ)

(البرہان۔ج۲۔ص۷۹)

فوائد:۔

1- بیت اللہ کا حج کرنے والا گناھوں سے پاک ہوکر فلاح تب ہی پا سکتا ہے جب کہ وہ بیت کو بھی جانتا ہواور اھل بیت کو بھی جانتا ہوا نکے حق کا دل وزبان اور عمل سے اقرار کرتا ہو۔اورامام زمانہ عجل اللہ کی بیعت میں ہواور کسی غیر معصوم کی اندھی تقلید نہ کرتا ہو۔

2- تمام عبادات سے افضل ولایت ہے جو اسلام کی روح اور بنیاد ہے ،تمام انبیاؑ ومرسلینؑ کی محنت کا صلہ ہے ،اللہ کے دروازے کی کنجی ہے ، ہر عمل کی قبولیت کی دلیل ہے،اصول وفروع کی محافظ ہے۔ولایت کے بعد نماز ہے جو دین کا ستون ہے پھر اسکی ہمسر زکواۃ ہے جس سے گناہ ختم ہوجاتے ہیں پھر حج ہے جو باعث بخشش ہے اور پھر روزہ ہے جو دوزخ کی ڈھال ہے۔

❖......❖......❖

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر (اس حال میں کہ) تم مطیع ہو۔(آل عمران -102)

1- امیر المومنینؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اے صاحب ایمان اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اسکے تقویٰ کا حق ہے'' کے متعلق فرمایا اللہ کی قسم اھل بیت رسولؐ کے علاوہ اس پر کسی نے عمل نہیں کیا ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اسے بھولتے نہیں اور ہم اسکا شکر ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں اور نافرمانی نہیں کرتے۔جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے کہا ہم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اللہ نے نازل فرمایا پس اللہ سے ڈرو جتنی تم استطاعت رکھتے ہو'' (التغابن 16) (البرہان۔ج ۲۔ص۸۲)

2- تم نہ مرنا مگر اطاعت میں رسول اللہؐ کی پھر ان کے بعد امامؑ کی۔(خلاصہ حدیث۔امام علی رضاؑ)

(البرہان۔ج ۲۔ص۸۲)

فوائد:۔

1- اللہ عزوجل کی تسبیح وتقدیس کا حق صرف محمدؐ وآل محمدؐ ادا کر سکتے ہیں۔اس لیئے اللہ کریم نے مخلوق کو اپنی عقل وبصیرت کے مطابق عبادت کی رعایت دے دی۔

2- اللہ کا حکم ہے کہ مرتے دم تک ولایت محمدؐ وآل محمدؐ کے سامنے سر تسلیم خم رکھنا اپنے آپ کو مکمل طور پر ولایت کے سپرد کردینا۔اور پورے کے پورے ولایت (سلم) میں داخل ہوجاؤ۔یہ نہیں کہ جب نماز کا وقت آئے تو چھلانگ لگا کر ابلیس کی طرح باہر آجاؤ۔

❖......❖......❖

۱۰۳ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور حبل اللہ کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ کرو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کو جو تم پر ہے۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو تم کو اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے لیئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے شاید کہ تم ھدایت پا جاؤ۔ (آل عمران۔103)

1- اھل یمن سے پکے ایمان والے محبوں کا ایک وفد آیا اور عرض کی یا رسول اللہؐ آپؐ کا وصیؑ کون ہے؟ فرمایا وہ جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے مضبوطی سے تھام لو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حبل اللہ کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ انہوں نے عرض کی: اس حبل (رسی) کو ہمارے لیئے واضح کریں۔ فرمایا جو اللہ کا قول ہے ''مگر حبل من اللہ اور حبل من الناس کی وجہ سے'' (آل عمران۔ 112) پس حبل من اللہ اسکی کتاب ہے اور حبل من الناس میرا وصیؑ ہے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپؐ کا وصیؑ کون ہے؟ فرمایا جس کے بارے میں اللہ نے نازل کیا ہے'' کہ کوئی شخص کہے گا ہائے افسوس اس کوتاہی پر جو میں جنب اللہ کے بارے میں کرتا رہا (الزمر۔56) انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ جنب اللہ کون ہے؟ فرمایا جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے ''اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہے گا اے کاش میں رسولؐ کے ساتھ سبیل کو بھی اختیار کر لیتا'' (الفرقان۔ 27) وہی میرا وصی اور میری طرف سبیل ہے میرے بعد۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ اس کا واسطہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبیؐ مبعوث فرمایا اس کی ہمیں زیارت کرا دیں ہم اس کے بہت مشتاق ہو گئے ہیں۔ فرمایا وہ جس کو اللہ نے عقلمندوں کیلیئے آیت بنایا ہے پس جب تم اس کی طرف دیکھو تو جس کے بارے میں دل گواہی دے تو جان لینا کہ وہی میرا وصیؑ ہے جیسے تم نے جان لیا کہ میں تمہارا نبیؐ ہوں پس صفوں میں گزرو اور چہروں کو پہچانو پس جس کی طرف تمہارے دل مائل ہو جائیں وہی ہے جس کے بارے میں اللہ عزوجل اپنی کتاب میں کہتا ہے ''پس لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا دے'' (ابراھیم۔37) اسؑ کا اور اسکی ذریتؑ کا۔ پھر ابو عامر اشعری، ابوغرۃ خولانی، ظبیان بن قیس اور عثمان بن قیس، عرفہ دوسی اور لاحق بن علاقہ اٹھے اور صفوں میں گذرتے ہوئے چہروں کو دیکھتے گئے اور نورانی پیشانی والے صاحب علم کا ہاتھ تھام لیا اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ اس کی طرف ہمارے دل مائل ہیں۔ فرمایا تم اللہ کے منتخب لوگ ہو کیونکہ تم نے رسول اللہؐ کے وصی کو پہچان لیا قبل اس کے کہ تمہیں تعارف کرایا جاتا۔ تم نے اسے کیسے پہچانا؟ وہ اونچی آواز میں روتے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہؐ ہم نے لوگوں کو دیکھا مگر ہمارے دل ان کی طرف مائل نہ ہوئے اور جب اس کو دیکھا ہمارے دل بجنے لگے اور ہمارے نفوس کو اطمینان آ گیا اور ہماری آنکھیں اور دل بھر آئے اور ہمارے سینے روشن ہو گئے حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہو گیا کہ یہ ہمارا باپ ہے اور ہم اس کے بیٹے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ''اور کوئی حقیقت نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور راسخون فی العلم کے'' (آل عمران۔7) تمہاری اس کے نزدیک منزلت ہے نیکی میں سبقت کی وجہ سے اور تم آگ سے نجات پا گئے۔ یہ مذکورہ اصحابؓ زندہ رہے حتیٰ کہ امیر المؤمنین کے ساتھ جمل اور صفین میں جہاد کیا اور شھید ہوئے اللہ ان پر رحم کرے۔ نبی اکرمؐ نے ان کو جنت کی بشارت دی تھی اور بتایا تھا کہ تم علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ساتھ شھید ہو گے۔

(البرہان۔ج۲۔ص۸۳)

2- رسول اللہؐ ایک دن مسجد میں صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ فرمایا کہ اس دروازے سے تمہارے پاس اھل جنت سے ایک شخص آنے والا ہے مجھ سے اپنی مراد پوچھے گا۔ پس ایک طویل قامت مرد مضر کے مردوں میں سے آیا آگے بڑھ کر رسول اللہؐ کو سلام کیا اور بیٹھ کر عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میں نے سنا ہے کہ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے کہ ''حبل اللہ کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو'' وہ حبل کیا ہے جس کے بارے میں اللہ نے مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے اور اسکو چھوڑنے پر خبردار کیا ہے؟ رسول اللہؐ تیزی سے چلے اور سر مبارک اٹھا کر اپنے دست مبارک سے علیؑ بن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ حبل اللہ ہے جس سے تمسک رکھو اور دنیا میں مضبوطی سے پکڑ لو اور اسکی وجہ سے آخرت میں گمراہ نہیں ہو گے۔ پس وہ شخص جلدی سے علیؑ کی طرف گیا اور کمر کی طرف جا کر مولا سے بغل گیر ہو گیا اور کہنے لگا میں نے حبل اللہ اور اس کے رسولؐ کی حبل کو پکڑ لیا۔ پھر وہ اٹھا اور مڑ کر چلا گیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جو خوش ہونا

چاہے کہ اھل جنت میں سے ایک مرد کو دیکھا ہے تو وہ اس مرد کو دیکھ لے۔ مجمع میں سے ایک شخص اٹھا اور اجازت لے کر اس کے پیچھے گیا کہ اس کے لیئے بھی استغفار طلب کرے اور اس سے مل کر کہنے لگا کہ میرے لیئے بھی اللہ سے بخشش کی دعا مانگ دو۔ اس نے جواب دیا کیا تو نہیں سمجھا جو مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا اور تجھ سے نہ کہا ہو؟ کہ اگر تم اس حبل سے متمسک ہو جاؤ اللہ تمہیں بخش دے گا اور اگر نہیں تو تمہیں نہیں بخشے گا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام زین العابدینؑ)
(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸۵)

3- جب رسول اللہؐ کی طبیعت ناساز تھی تو فرمایا میرے چچا عباسؓ کو بلاؤ۔ پھر اس اور مولا علیؑ کے سہارے نکلے نماز پڑھائی پھر انہوں نے آپ کو منبر پر بٹھایا اور تمام اھل مدینہ مہاجر و انصار اکٹھے تھے اور آہ و بکا کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ نبی اکرمؐ تھوڑا خطاب کرتے پھر چپ ہو جاتے اور خطبہ میں فرمایا اے گروہ مہاجرین و انصار جو بھی انسان اور جن آج کے دن اور اس گھڑی موجود ہے جو تم میں حاضر ہیں وہ جو غیر حاضر ہیں ان تک ضرور پیغام پہنچا دیں خبردار یقیناً میں تم میں کتاب اللہ چھوڑ کر جا رہا ہوں جس میں نور اور ھدایت ہے اور جو چیز بھی اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے اس کا بیان ہے اللہ کی تم پر حجت ہے اور میری حجت اور میرے ولیؑ کی حجت۔ اور میں تم میں علمِ اکبر، علمِ دین اور ہدایت کا نور اور روشنی چھوڑ رہا ہوں اور وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے جو حبل اللہ ہے ''اور حبل اللہ کو تم سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو اور اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جو تم پر ہے۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اس نعمت کی بدولت بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لیئے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم ھدایت پا جاؤ'' اے لوگو! یہ علیؑ ہے جس نے اس سے آج اور آئیندہ دنوں میں محبت کی اور اسے ولی بنایا تو اللہ اسکے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرے گا اور جس نے اس سے دشمنی کی اور بغض رکھا آج اور آنے والے دنوں میں وہ قیامت کے دن بہرہ اور اندھا محشور ہوگا اللہ کے نزدیک اس کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام ابی الحسنؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸۶)

4- امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ''اور تفرقے میں نہ پڑو'' کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جانتا ہے کہ نبیؐ کے بعد یہ تفرقہ میں پڑ جائیں گے اور اختلاف کریں گے پس ان کو تفریق سے منع کیا جیسے جو ان سے پہلے تھے انکو منع کیا اور حکم دیا کہ ولایت آل محمدؐ پر جمع ہو جاؤ اور اس سے متفرق نہ ہو جاؤ۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸۷)

5- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کا قول ہے کہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے پس تمہیں اس سے نجات دی محمدؐ کے صدقے۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸۸)

فوائد:۔

1- ولایت مولا علیؑ ہی وہ مضبوط سہارا اور رسی ہے جو نجات کی ضمانت ہے اور اللہ اسکو پکڑنے کا حکم دیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اندھے بہرے ہو کر حسرت میں اپنے ہاتھ نہ چبانا۔

2- اتفاق اور اتحاد اور یکجہتی صرف ولایت علیؑ پر اکٹھا ہونے کا نام ہے اس کے علاوہ تمام باتیں تفرقہ و فساد ہے۔

3- جو ولایت علیؑ کے تمسک کو چھوڑ کر غیر معصوم ملاں سے مغفرت طلب کروائے اور اسے اپنے اعمال کا ذمہ دار بھی ٹھہرائے اسے حسرت و یاس کے علاوہ کچھ نہ ملے گا۔

4- تبلیغ ولایت مولا علیؑ ہر انسان اور جن پر فرض ہے تاکہ محمدؐ و آل محمدؐ کی ولایت کے صدقے دوسروں کو بھی آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچا لے۔

❖......❖......❖

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

الْمُنكَرِ ط وَاُولَٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اورتم میں ایک گروہ (امت) ہونا چاہیے جونیکی کی طرف بلائے اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (آل عمران۔ 104)

1- امام جعفرصادقؑ سے پوچھا گیا کیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمام امت پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں صرف اس پر جو طاقت رکھتا ہو جس کی اطاعت ہو اور تمام معروف کا عالم ہو اور تمام منکر کا۔ یہ کمزور پر نہیں کہ جو راستہ نہ پہچان سکے کہ کونسا ٹھیک ہے حق کا یا باطل کا۔ اور اس کا ثبوت اللہ کی کتاب میں اس کا قول ہے ''اور تم میں ایک امت ہے جو معروف کا حکم دیتی ہے اور منکر سے روکتی ہے'' یہ آیت خاص ہے عام نہیں جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا'' اور موسیٰ کی قوم میں ایک امت تھی جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی تھی اور اسی کے ساتھ عدل کرتی تھی'' (الاعراف۔159) اور یہ موسیٰ کی قوم میں نہ تھوڑوں کیلئے ہے نہ تمام قوم کیلئے وہ مختلف قومیں تھیں یہ امت واحد ہے اونچے درجہ والی جیسے اللہ عزوجل فرماتا ہے'' بیشک ابراھیم ایک امت تھا اللہ کا مطیع'' (النحل۔120) اور یہ بزدل کمزور پر نہیں کہ جس پر اعتراض ہو سکے کہ نہ اس کے پاس قوت ہو نہ دلیل اور نہ اسکی کوئی مانتا ہو۔ (خلاصہ حدیث۔امام جعفرصادقؑ)
(البرہان۔ج ۲۔ص ۸۸)

2- امام جعفرصادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت اھل قبلہ کی نفی میں ہے نافرمانی کی وجہ سے۔ کیونکہ جو (مسلمانوں میں سے) خیر کی طرف نہ بلائے اور معروف کا حکم نہ دے اور برائیوں سے نہ روکے وہ امت میں سے نہیں جس کی یہ صفت ہے کیونکہ تم خیال کرتے ہو کہ تمام مسلمان امت محمدؐ ہیں۔ اس آیت نے ظاہر کر دیا اور امت محمدؐ کی صفات بتا دیں کہ خیر کی طرف بلاتی ہے اور معروف کا حکم اور منکر سے روکتی ہے اور جس میں یہ صفت نہ ہو وہ کیسے امت میں سے ہو گیا اور یہ خلاف ہے جو اللہ نے امت کیلئے شرائط وصفات بیان کی ہیں۔
(خلاصہ حدیث۔امام جعفرصادقؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۸۹)

فوائد:۔

1- اللہ کے نزدیک نیکی کیا ہے؟ برائی کیا ہے؟ حلال اور حرام کیا ہے؟ اسکے فیصلے اور حکم کا اختیار صرف معصومؑ کو ہے جو ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے۔ غیر معصوم ملاں معروف اور منکر کا نہ فیصلہ کر سکتا ہے نہ اس کو بدل سکتا ہے۔

2- مومنین کا بس یہی فرض ہے کہ خیر، معروف اور نیکیوں کی ایک دوسرے کو یاددھانی کراتے رہیں اور منکر اور برائیوں سے خبردار کرتے رہیں۔ خیر، معروف، حسنہ یہ سب ولایت مولا علیؑ پر قائم رہنے کا نام ہے اور منکر اور برائیاں ولایت کی مخالفت کا نام ہے۔

❖......❖......❖

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ج فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا تو اب چکھو عذاب اس لیئے کہ تم کفر کرتے تھے۔ اور جن لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (آل عمران -106-107)

ا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا قیامت کے دن میری امت میرے پاس پانچ پرچموں تلے آئے گی۔ اس امت کے بچھڑے کے ساتھ پرچم والوں سے پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا؟ وہ کہیں گے قرآن کی ہم نے تحریف کی اور پس پشت پھینک دیا اور آپؐ کی عترتؑ کے ساتھ عداوت کی بغض رکھا اور ظلم کیا۔ میں کہوں گا ان کو دوزخ کی طرف لے جاؤ پیاسے اور سیاہ چہروں کے ساتھ۔ پھر اس امت کے فرعون کے ساتھ پرچم والوں کو لایا جائے گا تو میں ان سے پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے قرآن کی ہم نے تحریف کی ٹکڑے ٹکڑے کیا اس کی مخالفت کی اور آپؐ کی عترتؑ سے ہم نے عداوت کی اور لڑائی کی ،تو میں کہوں گا ان کو پیاسا دوزخ کی طرف لے جاؤ ان کے منہ کالے ہو جائیں، پھر اس امت کے سامری کے ساتھ پرچم والے آئیں گے تو ان سے پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے قرآن کی ہم نے نافرمانی کی اور اس کو چھوڑ دیا اور عترتؑ کی شان میں گستاخی کی اس کو کمزور کیا اور انکے خلاف تمام قبیح اعمال کیئے تو میں کہوں گا ان کالے منہ والوں کو پیاسا دوزخ کی طرف لے جاؤ۔ پھر ذی ثدیہ پرچم والے آئیں گے پہلے اور آخری خارجی کے ساتھ تو ان سے پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اس سے برات کی اور عترتؑ سے جنگ کی انکو شہید کیا۔ تو میں کہوں گا انکو پیاسے سیاہ چہروں کے ساتھ دوزخ کی طرف لے جاؤ۔ پھر امام المتقینؑ ،سید الوصیینؑ ، قائد الغر المحجلین اور وصیؑ رسولؐ رب العالمین کے ساتھ پرچم والے آئیں گے تو ان سے پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ عرض کریں گے قرآن کا ہم نے اتباع کیا اور اطاعت کی اور عترتؑ سے ہم نے محبت کی اور اس کو اپنا ولی مانا اور اس کی پشت پناہی کی اور نصرت کی اور انکے لیئے اپنا خون بہایا تو میں کہوں گا ان روشن چہروں والوں کو سیراب کر کے جنت کی طرف لے جاؤ۔ پھر رسول اللہؐ نے یہ آیات تلاوات فرمائیں۔ (آل عمران -106-107)(البرہان۔ج ۲۔ص ۹۰)

فوائد:۔

1- خبردار! قرآن وحدیث قیامت تک کیلیئے ہے۔ غیر معصوم مقصر ملاں کو بچھڑے کی طرح نہ پوجنا شروع کر دینا کہ جو کہے وہ ضرور مانو بلا دلیل۔ اور نہ اسے فرعون بنالینا کہ قرآن وسنت کے خلاف بھی کہے تو مانو۔ پھر سامریوں سے بھی خبردار رہنا جوان بچھڑوں کے حق میں پروپیگنڈا کر کے قوم کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور قرآن کی معنوی تحریف نہ کرنا اپنی مرضی کی تفسیر کر کے۔ سارا قرآن ماننا اس کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا کہ صرف چند سو آیات کے علاوہ باقی آیات کو پس پشت ڈال دو۔ قرآنی آیات کی واضح مخالفت میں فتووں کو نہ ماننا کہ قرآن وسنت کی بجائے رائے پر مبنی فتووں کو مان لو۔ اور اھل بیتؑ پر ظلم نہ کرنا کم از کم ان کے حق ولایت کا اقرار کرنا اور بغض وعداوت سے ان کے القابات نہ چھین لینا۔ انکی عصمت وطہارت کے خلاف زبان درازی نہ کرنا۔ ولایت سے خالی قبیح اعمال انجاد کر کے خارجی نہ بن جانا اور ہاتھوں اور زبانوں سے عترتؑ کو شہید نہ کرنا۔ مومن کہلوانے کے بعد ولایت مولا علیؑ کا کفر وانکار کر کے منہ پر سیاہی نہ مل لینا ورنہ کوثر سے سیراب کیئے بغیر بچھڑے فرعون سامری اور خارجیوں کے ساتھ ٹھکانے لگا دیئے جاؤ گے۔

❖......❖......❖

كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

وَاَكۡثَرُهُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ

الۡاَدۡبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ۝ ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ

مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ

ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ

بِمَا عَصَوۡا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ۝

تم بہترین امت ہو جس کا ظہور لوگوں (کی ہدایت) کے لیئے کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اھل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لیئے بہتر ہوتا ان میں سے کچھ ایمان دار ہیں اور ان میں اکثر فاسق ہیں۔ یہ تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے ستانے کے اور اگر یہ تم سے جنگ کریں تو تمہیں پیٹھ دکھا جائیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہیں کی جا سکے گی یہ جہاں کہیں بھی پائے گئے ان پر ذلت مسلط کر دی گئی سوائے اس کے کہ حبل من اللہ اور حبل من الناس کے ذریعے (بچ جائیں) اور یہ اللہ کے غضب میں گھر چکے ہیں اور ان پر پستی مسلط کر دی گئی ہے یہ اس لئے کہ یہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے رہے اور انبیاءؑ کو ناحق قتل کرتے رہے۔ یہ اس لیئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھتے رہے۔ (آل عمران۔ 110-112)

1- کیا بہترین امت (خیر امت) وہ ہے جس نے امیر المومنین علیؑ اور انکے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کو قتل کیا؟ بلکہ خیر امت آئمہؑ ہیں جن کو لوگوں کی ہدایت کے لیئے بھیجا جن کی اللہ مدح کرتا ہے کہ نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۹۱)

2- آیت 112 کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حبل من اللہ کتاب اللہ ہے اور حبل من الناس علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۹۲)

3- اس آیت ''یہ اس لیئے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس لیئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے زیادہ بڑھ گئے'' کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ ان کو ہاتھوں سے نہیں مارتے تھے اور نہ تلواروں سے قتل کرتے تھے بلکہ ان کی حدیثیں سنتے اور ان کے اسرار سنتے پھر افواہیں پھیلا دیتے تا کہ ان کو پکڑ سکیں ان سے لڑ سکیں پس یہ قتل سرکشی اور نافرمانی ہوگئی۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۹۴)

فوائد:۔

1- خیر امت آئمہ طاہرینؑ ہیں جن کو اللہ نے عالمین کا ھادی بنایا ہے۔ ظالم اگر ظاہری طور پر ان کو شھید کرتے رہے مگر ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا وہ حاضر ناظر رہتے ہیں انکا اقتدار لامتناہی ہے۔

2- نجات قرآن اور ولایت علیؑ کے ساتھ ملے گی۔ جو قرآن و حدیث سن کر پھر اقرار ولایت سے انکار کرے وہ قاتلوں میں شمار ہوا۔

وَلَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَحۡمَۃٌ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ۝۱۵۷

اور اگر تم اللہ کی سبیل میں قتل کیئے گئے یا تم مرجاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت بہتر ہے جو کچھ وہ لوگ جمع کرتے ہیں۔(آل عمران -157)

1- امام محمد باقرؑ نے فرمایا سبیل اللہ علیؑ اور اس کی ذریتؑ ہیں اور جو انؑ کی ولایت میں قتل ہوا وہ اللہ کی سبیل میں قتل ہوا اور جو ان کی ولایت میں مرا وہ اللہ کی سبیل میں مرا۔(البرہان۔ج ۲۔ص ۱۲۳)

فوائد:۔

ا۔ جو ولایت علیؑ پر دل وزبان و عمل سے قائم ہوگیا وہ مرحوم و مغفور ہے چاہے بستر پر مرجائے یا قتل کردیا جائے ہر حال میں اس نے اللہ کی راہ میں جان دی۔

❖......❖......❖

وَمَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّغُلَّ ؕ وَمَنۡ یَّغۡلُلۡ یَاۡتِ بِمَا غَلَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ۝۱۶۱

اور یہ نبیؐ کی شان نہیں کہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کے ساتھ آئے گا پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جاے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

(آل عمران۔161)

1- لوگوں نے بدر کے دن ہمارے نبی محمدؐ پر جھوٹی تہمت لگائی کہ انہوں نے مال غنیمت سے سرخ مخمل کا کپڑا اپنے لیئے رکھ لیا ہے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے وہ مخمل ظاہر کیا، اپنے نبیؐ کو خیانت سے بری ثابت کیا اور اپنی کتاب میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۱۲۷)

فوائد:۔

1- تمام غیر مسلم تو رسول اللہؐ کو اعلان رسالت سے پہلے امین مانتے تھے اور صادق وامین کہہ کر پکارتے تھے۔مگر کچھ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ رسول اللہؐ کو امانت میں خیانت کرنے والا سمجھتے ہیں۔اور وہ بھی کائنات کی سب سے بڑی امانت جو ولایت علیؑ ہے جس کو رسول اللہؐ نے روز اول سے آخر تک اعلان کر کر کے پہنچایا، تحریر لکھ کردی، نمازوں میں پڑھ کر دکھایا اور اس پیغام کو اگلی نسلوں تک پہچانے کا حکم دیا پھر بھی مقصر رسول اللہؐ پر تہمت لگاتا ہے کہ ایسی تو کوئی امانت ہم تک نہیں پہنچی۔

❖......❖......❖

۱۶۱ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰہِ كَمَنۡۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ وَمَاۡوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ۝۱۶۲ هُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۶۳

کیا جو شخص اللہ کی رضا کی اتباع کرے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گھر گیا ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ کے نزدیک ان کے بڑے درجات ہیں اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ (آل عمران -162-163)

ا۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو اللہ کی رضا کے تابع ہیں وہ آئمہ طاہرینؑ ہیں اور اللہ کی قسم صرف وہی ہیں (یعنی مشیت الٰہی صرف معصومینؑ ہیں) اور درجات والے مومنین ہیں اور آئمہؑ کی ولایت اور معرفت کے صدقے اللہ ان کے نیک اعمال میں اضافہ کرتا ہے اور انؑ ہی کے صدقے درجات بلند کر کے اعلیٰ کر دیتا ہے۔ اور اے عمار جو اللہ کے غضب میں گھر گیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے اللہ کی قسم یہ وہ لوگ ہیں جو علیؑ ابن ابی طالبؑ کے حق اور ہم آئمہ اھلبیتؑ کے حق کا انکار کرتے ہیں پس اسی وجہ سے ان پر اللہ کا غضب ہے۔

(البرہان۔ج ۲۔ص ۱۲۸)

فوائد:۔

ا۔ مشیت الٰہی معصومینؑ کی معرفت حاصل کرنے والے اور ولایت کا اقرار کرنے والے مومنین کے اللہ کے ہاں بلند درجات میں جن میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جیسے جیسے مومن بحر معرفت میں آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور ولایت معصومینؑ کی مخالفت کرنے والوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

❖......❖......❖

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت قدم رہو اور رابطہ رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (آل عمران -200)

1- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ صبر کرو فرائض پر اور صبر کرو مصائب پر اور رابطہ رکھو آئمہؑ سے۔

(البرہان۔ج ۲۔ص ۱۴۹)

2- امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ فرائض ادا کرنے میں صبر کرو اور اپنے دشمنوں کے سامنے ثابت قدم رہو اور اپنے امام منتظرؑ سے رابطہ رکھو۔

(البرہان۔ج ۲۔ص ۱۴۹)

فوائد:۔

ا۔ ولایت معصومینؑ جو فرضِ لازم ہے اسکی تبلیغ صبر و استقلال سے جاری رکھو اور دشمنان ولایت کی طرف سے مصائب کا مقابلہ صبر و ثابت قدمی سے کرو اور کسی مقصر ملاں سے ہرگز رابطہ نہ رکھو بلکہ خود امام منتظر عجل اللہ سے سب مومنین رابطہ رکھیں اور تقویٰ اختیار کرو یعنی وہی کرو جس کا حکم اللہ اور معصومینؑ نے دیا ہے اور غیر معصوم ملاں کے ذاتی فتووں سے پرہیز گاری کرو۔

❖......❖......❖

سورۃ النساء

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس (جان) سے پیدا کیا اور اسی (کی بچی ہوئی مٹی) سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر آپس میں تم سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے بچو بیشک اللہ تم پر نگران ہے۔ (النساء -1)

ا۔ زرارہ نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو وحی کی تھی کہ اپنی بیٹیوں کی شادی اپنے بیٹوں سے کر دے اور یہ تمام مخلوق بھائی بہن سے ہیں؟ اور حواؑ کو بھی آدمؑ کی انتہائی بائیں پسلی سے پیدا کیا؟ امامؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی منتخب مخلوق، دوستوں، انبیاء، رسولوں، مومن اور مسلمان مرد اور عورتوں کو حرام سے پیدا کیا۔ اور اللہ کے پاس یہ قدرت نہیں کہ ان کو حلال سے پیدا کرتا حالانکہ اللہ نے ان سے حلال پاک طیب و طاہر پر میثاق بھی لیا۔ اور کیا اللہ میں قدرت نہیں تھی کہ آدمؑ کی زوجہ اس کی پسلی کے علاوہ بنا سکتا اور آدمؑ کا نکاح اس کے جسم کے ایک حصے کا دوسرے حصے سے ہوا یعنی حواؑ کو اس کی پسلی سے پیدا کیا؟ اللہ تعالیٰ نے حواؑ کو آدمؑ کی بچی ہوئی مٹی سے خلق کیا اللہ عزوجل نے قلم کو حکم دیا کہ لوح محفوظ پر لکھ دے جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے آدمؑ کی خلقت سے ایک ہزار سال قبل۔ اور حرام کی ہوئی چیزوں میں یہ بھی تھا کہ بہنیں بھائیوں پر حرام ہیں اور یہ ہم اس دنیا میں چار مشہور کتب میں دیکھتے ہیں تورات، زبور، انجیل اور قرآن جو اللہ نے لوح محفوظ سے اپنے رسولوںؑ پر نازل کیں تورات موسیٰؑ پر اور زبور داؤدؑ پر اور انجیل عیسیٰؑ پر اور فرقان محمد مصطفیٰؐ پر، ان میں سے کسی چیز کو ان میں حلال نہیں کیا۔ جو یہ کہتا ہے اور ایسی ملتی جلتی باتیں کرتا ہے اس کا ارادہ صرف مجوسیوں کی دلیل کو تقویت دینا ہے اللہ انکو ھلاک کیوں نہ کرے!

حضرت ھابیلؑ کے قتل ہونے کے بعد آدمؑ پانچ سو سال سخت حزن و ملال میں رہے پھر اللہ نے ان کو شیث ھبت اللہؑ عطا کیا اور وہ پہلے وصی تھے پھر یافث پیدا ہوئے جب اللہ نے ان کی نسل بڑھانا چاہی تو جمعرات کے دن عصر کے بعد جنت سے ایک حور جس کا نام برکۃ تھا نازل کی اور اللہ عزوجل نے آدمؑ کو حکم دیا کہ اس کا نکاح شیثؑ سے کر دیں پھر اگلے دن عصر کے بعد جنت سے حور نزلۃ نازل کی اور حکم دیا کہ اس کی شادی یافثؑ سے کر دیں۔ پھر شیثؑ کے گھر بیٹا پیدا ہوا اور یافثؑ کے گھر بیٹی۔ جب وہ بڑے ہو گئے تو اللہ نے یافثؑ کی بیٹی کی شادی شیثؑ کے بیٹے سے کرنے کا حکم دیا پس اسطرح نسل چلی اور ان کی ذریت میں منتخب انبیاءؑ و مرسلینؑ آئے اور اللہ کی پناہ اس سے جیسا وہ کہتے ہیں کہ بھائی بہن سے نسل چلی۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۱۵۵)

۲۔ صلہ رحمی بیشک آل محمد آئمہؑ سے متعلق ہے جو عرش الہی سے معلق ہے اور وہ کہتا ہے یا اللہ اس سے تعلق رکھ جو مجھ سے تعلق رکھے اور اس سے قطع تعلقی کر جو

مجھ سے قطع تعلقی کرے۔اس کے بعد یہ صلہ رحمی مومنین میں بھی جاری ہے۔(خلاصہ حدیث۔امام علی رضاؑ)(البرہان۔ج ۲۔ص ۱۵۹)

فوائد:۔

1- دشمنان حق کی یہ عادت ہے کہ عصمت انبیاءؑ ومرسلینؑ پر حملے کرتے ہیں تا کہ اپنی ناپاک زبانوں سے ان کی شان میں گستاخی کریں پھر اپنے آپ کو انبیاءؑ سے افضل قرار دیں اور اللہ کو مجبور ثابت کرتے ہیں کہ قادر مطلق کو نعوذ باللہ حرام کا سہارا لینا پڑا۔

2- اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی خلقت سے ہزار سال پہلے حلال وحرام شریعت کو لوح محفوظ پر لکھ دیا،تمام آسمانی کتب میں ایک ہی شریعت بیان ہوتی رہی۔امامؑ نے بیان کیا ہے کہ یہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے جس میں حلال وحرام تبدیل ہوتے ہیں۔آج علی الاعلان انہی مجوسیوں کی اولاد فتوے دی رہی ہے کہ مقصر ملاں یہ حق رکھتا ہے کہ حلال وحرام کو بدل دے(نعوذ باللہ)۔امامؑ نے مجوسی اعتقادات کو تقویت دینے سے منع فرمایا ہے۔

3- دشمنان ولایت سے قطع تعلقی کر کے آل محمدؐ سے رشتہ جوڑنے کا حکم ہے۔کیونکہ سب رشتے اور نسب قیامت کے دن قطع ہو جاپیں گے سوائے رسول اللہؐ کے تعلق اور نسب کے۔قیامت کے دن جنب اللہؑ کے بارے میں کوتاہی کرنے والے مقصر پیروں اور مریدوں کے سبب وتعلق اور امیدیں ٹوٹ جائیں گی تو پھر وہ ایک دوسرے پر تبرا کریں گے۔ اسی لیئے حکم ہے کہ مولا علیؑ کے نہ ٹوٹنے والی حبلِ ولایت سے رشتہ جوڑلو۔

❖......❖......❖

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلاً كَرِيۡمًا ۝

اگر تم کبیرہ گناھوں سے اجتناب کرو جن سے تمھیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہاری (چھوٹی) برائیاں تم سے مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔(النساء -31)

1- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس آیت کے بارے میں کہ کبائر سے مراد ہے کہ جن کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔ (البرہان۔ج ۲۔ص ۲۱۴)

2- کبائر سات ہیں جو ہمارے بارے میں نازل ہوئے اور ان کا تعلق ہم سے ہے اور گناہان کبیرہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک اور اس نفس کا قتل جس کو اللہ نے حرام کیا ہے اور والدین کی نافرمانی اور باعزت خواتین پر الزام تراشی اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد سے بھاگنا اور ہم اھلبیتؑ کے حق کا انکار کرنا۔

جہاں تک اللہ کے ساتھ شرک کا تعلق ہے وہ یہ کہ جو کچھ اللہ نے ہمارے بارے میں فرمایا ہے اور جو کچھ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اس میں اللہ کا جھٹلانا اور اس کے رسولؐ کو جھٹلانا اور جس نفس کے قتل کرنے کی اللہ کی طرف سے حرمت ہے تو انہوں نے حسینؑ بن علیؑ اور انؑ کے اصحابؓ کو قتل کیا اور جو والدین کی نافرمانی ہے تو اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ نبیؐ کا حق مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ ہے اور اسؐ کی ازواج تمہاری مائیں ہیں (الاحزاب -6) او وہؐ ان کا باپ ہے پس رسول اللہؐ کی انکے دین اور انکی اھلبیتؑ کے بارے میں نافرمانی کی گئی اور جہاں تک باعصمت خواتین کی شان میں گستاخی کا تعلق ہے تو اپنے منبروں پر بیٹھ کر سیدہ فاطمہؑ کو جھٹلانا ہے اور جو یتیم لا مال کھانا ہے تو وہ جو اللہ کی کتاب میں مال میں ہمارا حق ہے اس کو اڑا لینا ہے اور جو میدان جنگ سے بھاگنا ہے تو وہ امیر المومنینؑ کی خود بیعت کرنا ہے اور پھر اسے سے فرار کرنا ہے اور اس کو چھوڑ دینا ہے اور جو ہمارے حق کا انکار کرنا ہے وہ اس (ولایت) کو اختیار نہ کرنا ہے۔ (خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج ۲۔ص ۲۱۴)

فوائد:۔

1- جو لوگ ان گناھان کبیرہ سے اجتناب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو کریم جنت میں داخل فرمائے گا یعنی جو ولایت الٰہی میں کسی غیر معصوم کو شریک نہ کرے اور ولایت مولا علیؑ کے

اقرار سے منہ موڑ کر معصوم گو زبان سے قتل نہ کرے اور امت کے روحانی باپوں (مولا محمد مصطفیؐ اور مولا علی مرتضیٰؑ) اور سیدۃ خدیجۃ الکبریٰؑ کی نافرمانی نہ کرے اور جو پیغام ولایت انہوں نے دیا اسکو نہ جھٹلائے اور ایسے مقصر ملاؤں پر لعنت کر جو گستاخانہ فتوے دیتے ہیں کہ فدک حق سیدۃ فاطمہ الزھراؑ نہ تھا، اور مال امام کو مقصر ملاؤں کے حوالے نہ کرے اور اذان میں ولایت علیؑ کا اعلان کر کے پھر اس پر قائم رہتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں گواہی دے اور معصومینؑ کے حق ولایت پر زبان و عمل سے ثابت قدم رہے۔

2- مذکوہ بالا گناھان کبیرہ سے بچنے پر باقی تمام گناہ اللہ غفور و رحیم مٹا دے گا اور عزت والی جنتوں میں جگہ عطا فرمائے گا۔ آجکل کا مقصر ملاں ان گناھان کبیرہ کی علی الاعلان دعوت دے رہا ہے اور باقی چھوٹے گناھوں سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ کمزور ایمان والوں کو گمراہ کر سکے۔

❖......❖......❖

وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا...

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین سے حسن سلوک کرو۔۔۔ (النساء۔36)

1- میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں پس والدین کے نافرمان پر اللہ کی لعنت ہے۔

(رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم) (البرہان۔ج ۲۔ص ۲۲۵)

2- رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ نکل کر اعلان کردو: خبردار جس نے کام انجام دینے والے کے اجر میں ظلم کیا اس پر اللہ کی لعنت۔ خبردار جس نے اپنے والی کے علاوہ کسی اور کو ولی بنایا اس پر اللہ کی لعنت۔ خبردار جس نے اپنے باپ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت۔ مولا علیؑ نے یہ اعلان کر دیا تو ایک شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ نبی اکرمؐ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اس اعلان کی تفسیر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں سنو بیشک اللہ فرماتا ہے ''میں تم سے اس (کار رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے میرے قربیٰ کی مودت کے'' (الشوریٰ -23) پس جس نے ہم پر ظلم کیا اس پر اللہ کی لعنت۔ اور اللہ فرماتا ہے'' نبیؐ مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہے'' (الاحزاب۔6) اور جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ پس جس نے اس کے علاوہ کسی کو ولی بنایا اور اسؑ کی ذریتؑ کے علاوہ کسی کو ولی بنایا تو اس پر اللہ کی لعنت اور میں تمہارے سامنے گواہی دیتا ہوں کہ میں اور علیؑ مومنین کے باپ ہیں پس جس نے ہم میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت۔

وہ شخص باہر نکل کر کہنے لگا اے اصحاب محمدؐ! نبی اکرمؐ نے علیؑ کی ولایت کے بارے میں نہ غدیر خم میں نہ اور کسی موقع پر اتنی شدت سے تاکید کی جتنی آج کے دن کی ہے۔ یہ واقعہ رسول اللہؐ کی شہادت سے سترہ دن قبل کا ہے۔

(خلاصہ حدیث۔رسول اللہؐ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۲۲۵)

فوائد:۔

1- واضح طور پر مولا علیؑ اور عترت طاہرہؑ کے علاوہ کسی کو ولی بنانے کی ممانعت ہے۔ جو بھی غیر معصوم مقصر ملاں ولایت کا دعویٰ کرے تو وہ ظالم اجر رسالت کا منکر، والدین کا نافرمان، نسل انسانی سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کو پس پشت ڈالنا مقصرین کی عادت ہے۔

❖......❖......❖

فَكَيۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيۡدٍ وَّجِئۡنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيۡدًا ۞

پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے۔ (النساء -41)

ا۔ اوصیاءؑ وہی ہیں جو صراط کے مالک ہوں گے اور اس پر کھڑے ہونگے کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا مگر جو انؑ کی معرفت رکھتا ہوگا اور وہؑ اس کو

جانتے ہوں گے اور کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے جس نے انؑ کا انکار کیا ہوگا اور وہؑ اس کو نہیں پہچانیں گے۔ کیونکہ وہ اللہ عزوجل کو جانتے ہیں اور وہ ان کو جانتا ہے جب ان سے میثاق لیئے تھے اور ان کی صفات اپنی کتاب میں بیان کی ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے "وہ ہر ایک کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہوں گے" (الاعراف۔46) اور وہؑ اپنے موالیوں پر گواہ ہوں گے اور نبی اکرمؐ انؑ پر گواہ ہوں گے۔ اللہ نے بندوں سے انؑ کی اطاعت کا میثاق لیا اور نبیؐ کیلئے اطاعت کا میثاق لیا پس کار نبوت انؑ میں جاری ہوئی اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے کہ پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے۔ (خلاصہ حدیث۔ مولا علی مرتضیٰؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۶)

2- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ خاص طور پر امت محمد مصطفیٰؐ کے بارے میں نازل ہوئی کہ ہر زمانے میں ہم میں سے ان میں ایک امامؑ ہوتا ہے جو ان پر گواہ ہوتا ہے اور محمدؐ تمام زمانوں میں ہم پر گواہ ہیں۔

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۶)

فوائد:۔

1- جو اس دنیا میں ولایت مولا علیؑ کی گواہی سے پہلو تہی کرتا ہے قیامت کے دن صراط پر اس کا کیا حال ہوگا آئمہؑ اُس کو نہیں پہچانیں گے۔ یہ وہی بدقسمت لوگ ہیں جنھوں نے عالم ذر میں اپنی مرضی سے ولایت مولا علیؑ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

2- تمام انبیاء و مرسلینؑ کے کار رسالت کے گواہ معصومینؑ ہیں اور انؑ کے سردار حضرت محمد مصطفیٰؐ ہیں۔ معصومینؑ ہر زمانے میں نہیں بلکہ زمان و مکان سے پہلے کے شاہد ہیں۔

❖......❖......❖

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝

اس دن تمنا کریں گے وہ لوگ جنھوں نے کفر (انکار) کیا اور رسولؐ کی نافرمانی کی کہ کاش ان کے سمیت زمین کو برابر کر دیا جائے اور (اس دن) وہ اللہ سے کوئی بات (حدیث) چھپا نہیں سکیں گے۔

(النساء -42)

1- جن لوگوں نے امیر المومنینؑ کا حق غصب کیا وہ تمنا کریں گے کہ زمین ان پر برابر کر دی جائے جس دن وہ اکٹھے کیئے جائیں گے حق غصب کرنے کی وجہ سے اور جو رسول اللہؐ نے اس بارے میں فرمایا تھا وہ نہیں چھپا سکیں گے۔ (خلاصہ حدیث معصومؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۷)

2- امیر المومنینؑ نے قیامت کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ منہ پر مہر لگا دی جائے گی کہ کلام نہ کر سکے پس ہاتھ بولیں گے اور پاؤں گواہی دیں گے اور جلد بولے گی کہ کیا اعمال کرتے رہے اور اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۷)

فوائد:۔

1- جن لوگوں نے دنیا میں رسول اللہؐ کی مولا علیؑ کے حقِ ولایت والی احادیث کو چھپایا کبھی کہا یہ احاد ہے، کبھی شاذ کہا، کبھی کہا کہ متواتر نہیں، متفق علیہ نہیں اور اقرارِ ولایتِ مولا علیؑ عدالتِ الٰہی میں نہ کیا تو قیامت کے دن ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ پھر ہاتھ پاؤں اس کے کرتوت بتائیں گے۔

2- مختلف حیلوں بہانوں سے رسول اللہؐ کی حدیثیں چھپانا اور رسول اللہؐ کی تبلیغ ولایت کے بارے میں نافرمانی کرنا عذاب کا موجب ہے۔

❖......❖......❖

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ...

اے ایمان والو جب تم غنودی گی کی حالت میں ہوتو نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ جو تم کہہ رہے ہوا سے جانو......(النسا۔ 43)

1- اس آیت کے بارے میں معصومؑ نے فرمایا کہ نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر غنودگی طاری ہو یعنی نیند کی غنودگی۔ اور تمہیں نیند کی غنودگی میں اس لیئے منع کیا ہے تا کہ جان سکو کہ اپنے رکوع، سجدے اور تکبیر میں کیا کہہ رہے ہو۔ اور اس طرح نہیں ہے جیسے اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ مومن شراب کے نشے میں ہوتا ہے بلکہ مومن تو کوئی نشہ آور چیز نہیں پیتا اور نہ نشے میں ہوتا ہے۔(البرہان۔ ج۲۔ص ۲۲۸)

فوائد:۔

1- کچھ دشمنان ولایت مقصر اب بھی اللہ کی واضح طور پر حرام کی ہوئی چیزوں میں فائدے تلاش کر کے ان کو قابل استعمال بنانے کی بڑی کوشش کر رہے ہیں مثلاً شراب کے فائدے اور اس کے حرام ہونے کی حدود زیر بحث ہیں، شطرنج کو دماغ کیلئے مفید سمجھا جا رہا ہے۔

قرآن کے ظاہری الفاظ سے معصومؑ کی راہنمائی کی بغیر اپنی مرضی کے مطابق مطالب نکالے جا رہے ہیں۔ احادیث اور آیات کے سیاق وسباق کے بغیر مروڑ توڑ کر مطالب بیان کیئے جاتے ہیں۔ جیسے یزید لعنت اللہ صرف ''لاتقربواالصلواۃ'' کہتا تھا۔

❖......❖......❖

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝

کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو کتاب میں سے حصہ دیا گیا ہے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی سبیل سے بھٹک جاؤ۔(النساء۔44)

ا- وہ گمراہی خریدتے ہیں یعنی امیر المومنینؑ سے بھٹک گئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی سبیل سے بھٹک جاؤ یعنی لوگوں کو ولایت امیر المومنینؑ سے نکالنا چاہتے ہیں اور وہ (مولا علیؑ) صراط مستقیم ہے۔(تفسیر قمی۔ص ۱۳۳)

فوائد:۔

1- آج بھی ماضی کی طرح تمام مقصرین مل کر یہی کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح مومنین کو ولایت علیؑ سے خارج کر دیں۔ مجوسیوں نے اس کے لیئے بڑے اقدامات کیئے ہیں مستقبل کے خارجیوں کیلیئے خصوصی مدارس اور وظائف کا انتظام کرتے ہیں ایسے مدرسہ کو خارجیوں کا مدرسہ کہا جاتا ہے پھر اس میں مجوسی زبان سکھائی جاتی ہے جو اھل دوزخ کی زبان ہے۔ پھر درس خارج کا بھی موقع مہیا کیا جاتا ہے تا کہ کوئی کسر باقی نہ رہے۔

❖......❖......❖

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۴۷

اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے اس پر ایمان لاؤ جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور پھر ان کو پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ہم نے اصحاب سبت پر کی تھی اور اللہ کا امر ہو کر رہے گا۔ (النساء۔47)

ا۔ اے لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے اس پر ایمان لاؤ جو کچھ اللہ نے علیؑ کے بارے میں نازل کیا ہے جو نور مبین ہے اور رسول اللہؐ کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہیں۔قبل اس کے کہ تمہارے چہرے بگاڑ کر پشت کی طرف پھیر دیئے جائیں۔جس طرح امام قائمؑ کے دشمن سفیانی کا لشکر بیدا کے مقام پر دھنس جائے گا سوائے تین آدمیوں کے جن کہ منہ پشت کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔(اقتباس حدیث معصومؑ)(البرہان۔ج ۲۔ص ۲۳۷)

فوائد:۔

ا۔ ولایت معصومینؑ سے جھگڑنے اور منہ موڑنے والوں کے منہ اللہ پشت کی طرف موڑ دیتا ہے اور ان پر لعنت کرتا ہے جیسے اصحاب سبت پر اللہ کی لعنت پڑی جنھوں نے ہفتے کے قانون کو علم الاصول سے موڑ توڑ کر اپنا مطلب نکال لیا۔اسی طرح مقصر قانون ولایت کو موڑ توڑ کر اپنا مطلب نکالتا ہے یہی مقصرین ظہور امام قائمؑ کو ناپسند کرتے ہیں یہی لوگ امامؑ کے خلاف فتوے دیں گے اور کچھ ذوالفقار کے ڈر سے چپ سادھ لیں گے۔

❖......❖......❖

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝۴۸

بیشک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس کو جسے چاہے معاف کر دے اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا یقیناً اس نے عظیم گناہ کیا۔(النساء۔48)

1- امیر المؤمنینؑ فرمایا کہ مومن جس حال میں بھی مرتا ہے اور جس دن مرتا ہے اور جس گھڑی بھی اس کی روح قبض ہوتی ہے وہ صدیق شہید ہوتا ہے اور بیشک میں نے اپنے حبیب رسول اللہؐ سے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر مومن دنیا سے رخصت ہو اور اس پر تمام دنیا والوں کے برابر گناہ ہوں تو موت ان گناھوں کا کفارہ بن جاتی ہے جس نے لا الہ الا اللہ اخلاص سے کہا پس وہ شرک سے بری ہو گیا اور جو دنیا سے اس حال میں گیا کہ کسی چیز میں اللہ کا شرک نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی بیشک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس کو جسے چاہے معاف کر دے۔اے علیؑ جو تیرے محبّ اور تیرے شیعہ ہیں۔

امیر المؤمنینؑ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ میرے شیعوں کیلئے ہے؟ فرمایا وہی میرے رب کی قسم وہ صرف تیرے شیعہ ہیں اور وہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے''لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ بن ابی طالبؑ حجۃ اللہ'' پھر ان کو جنت سے سبز لباس عطا ہونگے اور جنت کے ہار اور جنت کے تاج اور جنت سے بہترین سواریاں۔پس ان میں سے ہر ایک کو سبز حلہ پہنایا جائے گا اور سر پر بادشاھی تاج رکھا جائے گا اور کرامت کا ہار پھر ان کو

سواری پر سوار کرا کے اڑا کر جنت لے جایا جائے گا'' ان کو بڑی گھبراہٹ پریشان نہیں کرے گی اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا'' (الانبیاء۔103)(البرہان۔ج ۲۔ص ۲۳۸)

2- اللہ کے قول ''بیشک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے'' کا مطلب ہے کہ اللہ معاف نہیں کرتا جو ولایت علیؑ کا انکار کرے اور اس کا قول'' اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے جس کو چاہے معاف کر دے'' کا مطلب ہے کہ جنہوں کے علیؑ کو والی بنایا ہے۔(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۲۳۹)

فوائد:۔

1- اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا واضح مطلب ہے کہ اللہ کے بنائے ہوئے ولی کی مخالفت کرنا، اسکی ولایت کے اقرار سے پہلو تہی کرنا اور اس کے مقابلے میں اپنے چھوٹے چھوٹے جھوٹے ولی بنالینا۔اس شرک کو اللہ معاف نہیں کرے گا۔

2- قبروں سے تو وہی شیعہ پورا کلمہ طیبہ تلاوت کرتے ہوئے نکلیں گے جو دنیا میں اس کو اللہ کے سامنے پڑھتے تھے اور کلمے کا جزو اور دین کی بنیاد سمجھتے ہیں۔جو ''علی ولی اللہؑ'' کو جزو کلمہ ہی نہیں مانتا اسکی زبان تو قیامت میں بند ہو جائے گی منہ پر مہر کان بہرے اور انکھیں اندھی ہوں گی۔

3- جو اللہ کی ولایت اس کے رسولؐ کی ولایت اور اس کے امامؑ کی ولایت کی سچی گواہی دیتا ہے وہی تو صدیق ہوتا ہے اور دنیا سے شہید رخصت ہوتا ہے۔

4- اللہ مومنین کے تمام گناہ اپنے کرم سے معصومینؑ کے صدقے معاف فرماتا ہے مگر معصومینؑ کی ولایت میں شرک موجب عذاب ہے۔

❖......❖......❖

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝

کیا یہ انسانوں پر حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے یقیناً ہم نے تو آل ابراھیم کو بھی کتاب اور حکمت دی ہے اور ان کو ہم نے عظیم ملک عطا کیا ہے۔(النساء۔54)

1- ہم نے آل ابراھیمؑ کو کتاب اور حکمت عطا کی یعنی ان میں سے رسول نبی اور امام بنائے۔تو پھر کیسے آل ابراھیمؑ کا اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ کا انکار کرتے ہیں۔اور ملک عظیم کا مطلب کہ ان میں آئمہ قرار دیئے جن کی اطاعت اللہ اطاعت ہے اور جن کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ)(البرہان۔ج ۲۔ص ۲۴۱)

2- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم ہم ہی وہ انسان ہیں جن سے حسد کیا گیا اور ہم ہی اس ملک کے مالک ہیں جس کی طرف تمہیں پلٹنا ہے۔(البرہان۔ج ۲۔ص ۲۴۴)

3- امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہم انسان ہیں اور شیعہ ہماری صورت انسان اور باقی سب نسناس ہیں۔

فوائد:۔

1- مقصرین ملاں معصومینؑ کے حسد سے لبریز ہیں اپنے آپ کو بنی اسرائیل کے معصوم انبیاءؑ سے افضل سمجھتے ہیں اور لوگوں کو اطاعت معصومینؑ چھڑوا کر اپنی تقلید کے پھندے میں پھانسنا چاہتے ہیں۔

2- آل ابراھیمؑ یعنی رسول اللہؐ کے اجداد کی اس آیت میں فضیلت بیان کی گئی ہے اور وہ حجت الٰہی تھے اور کتاب وحکمت والے تھے۔

3- اصل انسان معصومینؑ ہیں اور مومنین ان کی شبیہہ ہیں اور ولایت علیؑ کے مخالفین نسناس ہیں۔حضرت آدمؑ کی صورت حضرت علیؑ کے مشابہ تھی یعنی مولا علیؑ نے ان کو اپنی صورت پر بنایا۔

❖……❖……❖

يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْـعُـوا الـلّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَـاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَـرُدُّوْهُ اِلَـى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلاً ۝۵۹

اے ایمان والواطاعت کرواللہ کی اوراطاعت کرورسولؐ کی اوراولی الامرؑ کی جوتم میں موجود ہیں پھر اگر تمہارا کسی چیز کے بارے میں تنازع ہوجائے تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام اچھا ہے۔ (النساء۔59)

1- جب یہ آیت نازل ہوئی تو جابر نے پوچھا: یارسول اللہؐ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کو تو جانتے ہیں مگر اولوالامر کون ہیں جن کی اطاعت اللہ نے آپؐ کی اطاعت کے ساتھ قرار دی ہے؟ فرمایا کہ وہ میرے خلفاء ہیں اور میرے بعد مسلمانوں کے آئمہؑ ہیں ان میں اول علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن حسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ جو تورات میں باقرؑ کے نام سے مشہور ہے تم اس سے ملاقات کرو گے اے جابر جب اس سے ملنا تو میرا سلام کہنا۔ پھر جعفر صادقؑ بن محمدؑ پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ پھر علیؑ بن موسیٰؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر علیؑ بن محمدؑ پھر حسنؑ بن علیؑ پھر میرے نام اور کنیت والا حجت اللہؑ زمین پر اور بندوں میں بقیۃ اللہ ابن الحسنؑ بن علیؑ یہ وہ ہے جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کا ذکر زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں پھیل جائے گا وہ شیعوں اور محبوں سے غایب ہوگا اتنی لمبی غیبت کہ لوگ اس کی امامت پر ثابت قدم نہیں رہیں گے سوائے ان کے جن کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے لے لیا ہے۔ جابر نے پوچھا کہ ان کی غیبت میں شیعہ ان سے کیسے فائدہ اٹھائیں گے؟ فرمایا اس کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا وہ اس کے نور سے روشنی حاصل کریں گے اور اس کی ولایت سے فائدہ حاصل کریں گے زمانہ غیبت میں جس طرح لوگ سورج سے فائدہ حاصل کرتے ہیں جب کہ وہ بادلوں کی اوٹ میں ہوتا ہے۔ اے جابر یہ اللہ کے چھپے ہوئے رازوں میں سے ہے اور اللہ کے علم کے خزانوں میں سے ہے پس اس راز کو چھپاؤ سوائے جو اس کے اہل ہوں۔(البرہان۔ج۲۔ص۲۵۲)

2- اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا اس سے خاص ہم مراد ہیں۔ تمام مومنین کو قیامت تک ہماری اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور اگر تم میں کسی امر پر تنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسولؐ اور اولی الامرؑ جو تم میں موجود ہے کی طرف پھیر دو۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ لوگوں کو ولی الامرؑ کی اطاعت کا حکم تو دے مگر ان کے تنازع کے وقت رخصت دے دے۔(البرہان۔ج۲۔ص۲۵۳)

3- ہم غالب حزب اللہ ہیں اور اس کے رسولؐ کی عترت قربیٰ ہیں اور اس کی طیب وطاہر اھل بیت ہیں اور جو ثقلین رسول اللہؐ نے امت میں چھوڑیں ان میں سے ایک ہیں اور دوسری اللہ کی کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے جس میں آگے سے اور نہ پیچھے سے باطل داخل ہوسکتا ہے اور ہم پر اس کی تفسیر کی ذمہ داری ڈالی گئی اور ہم اس کی تاویل ظن سے نہیں کرتے بلکہ ہم یقین سے اس کی حقیقت بیان کرتے ہیں۔ پس ہماری اطاعت کرو کیونکہ ہماری اطاعت فرض کی گئی ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت قرادی گئی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ایمان والواطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اولی الامرؑ کی جو تم میں موجود ہیں پھر تم کسی چیز میں تنازع کرو تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو۔ اور اگر اسے رسولؐ اور اولی الامرؑ کی طرف پھیر دو گے جو

تم میں موجود ہیں تو ان لوگوں کو ضرور علم حاصل ہو جائے گا جو تم میں استنباط کرتے ہیں۔ اور تم شیطان کی باتوں پر کان دھرنے سوڑ رو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور شیطان کے دوستوں کی طرح نہ ہو جانا جن سے اس نے کہا کہ آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں لیکن جب دونوں گروہ آمنے سامنے ہوئے تو وہ الٹے پاؤں پھر گیا اور کہنے لگا میں تم سے لاتعلق (بری) ہوں میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے (الانفال۔ 48) پس وہ بھاری نیزوں، کاٹنے والی تلواروں، ہلاک کرنے والے گرزوں اور نشانے پر لگنے والے تیروں کا سامنا کریں گے۔ پھر کسی شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو (الانعام۔ 158)

(اقتباس خطبہ۔ امام حسنؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۵۸)

فوائد:۔

1- اطاعت بھی اللہ رسولؐ اور آئمہ طاہرینؑ کی ہے اور ہر مسئلے میں رجوع بھی انہی کی طرف ہے۔ کسی غیر معصوم کو مرجعیت کا حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی چوتھی اطاعت کا حکم نہیں دیا۔

2- زمانہ غیبت میں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف خود پردہ غیبت سے مسلسل ہدایت فرما رہے ہیں۔ کسی مقصر ملاں کے مشوروں کی مومنین کو ذرا بھر حاجت نہیں۔ قیامت تک اطاعت صرف معصومینؑ کی ہے اور مسائل کا حل بھی انہی کی طرف سے ہے۔

3- قرآن و حدیث میں قیامت تک کے ہر مسئلے کا حل تفصیلاً موجود ہے۔

4- ظن اور رائے کا تعلق نہ تفسیر سے ہے نہ دین کے کسی پہلو سے ہے۔ دین الٰہی کی بنیاد یقین پر ہے اور دلیل کے ساتھ ہے۔

5- مقصر ملاں کی باتوں میں نہ آنا کہ تمہارے اعمال کا ذمہ دار بن رہا ہے اور پشت پناہی کر رہا ہے قیامت کے دن تمہیں چھوڑ کر تبرا کرتا ہوا الٹے پاؤں بھاگے گا۔

6- عذاب آنے سے پہلے پہلے ولایت مولا علیؑ پر ایمان لے آؤ اور ولایت کے صدقے بھلائیاں کما لو اور دشمنان ولایت مقصر ملاؤں کی دوستی چھوڑ دو۔

❖......❖......❖

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِاخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ

اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو یہ لوگ نہ کرتے سوائے ان میں سے تھوڑے لوگوں کے لیکن اگر وہ کرتے جس کی ان کو نصیحت کی جا رہی ہے تو ان کے لیئے بہتر ہوتا اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔ (النساء۔ 66)

ا۔ اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو امامؑ کو ایسا تسلیم کرتے ہوئے جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے یا امامؑ کی رضا کی خاطر اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو وہ نہ کرتے سوائے چند ایک کے ان میں سے۔ اگر مخالفت کرنے والے وہ کرتے جو ان کو علیؑ کے بارے میں نصیحت کی گئی تو ان کیلئے بہتر اور ثابت قدمی کا باعث ہوتا۔ اور پھر جو ولی امرؑ فیصلہ کریں اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اللہ کیلئے ان کی اطاعت ایسے تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۷۳)

فوائد:۔

1۔ جب امام العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف گھروں سے نکل کر جان کی بازی لگاتے ہوئے باطل قوتوں سے ٹکرا جانے کا حکم دیں گے تو کون لبیک کہے گا؟ جو غم حسینؑ میں

سے ماتم کرنا بھی حرام سمجھتے ہیں یا جو جان کی پروانہ کرتے ہوئے زنجیر اور قمع کا خونی ماتم کرتے ہیں؟ جن لوگوں کے ولایت علیؑ کو چھوڑنے کی وجہ سے پاؤں ثابت قدم نہیں رہے اور ذکر علیؑ سن کر ان کا سینہ تنگی محسوس کرتا ہے اور دل منہ کو آتا ہے وہ حق کی اطاعت کیسے کر سکتے ہیں!

❖......❖......❖

اَفَلاَ یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ وَلَوۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَیۡرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوۡا فِیۡہِ اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا ﴿۸۲﴾

کیا یہ قرآن پر غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔(النساء۔82)

ا۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے۔''ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی''اور''اس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے''اور اس کتاب کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تصدیق کرتا ہے۔اور یہ کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں پس اللہ سبحانہ فرماتا ہے''اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے''اور بیشک قرآن کا ظاہر بہت اعلیٰ ہے اور اس کا باطن بہت گہرا ہے اور اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں اور اس کے غرائب ختم ہونے والے نہیں اور اندھیرے ختم نہیں ہو سکتے مگر اس کے ذریعے۔(خلاصہ حدیث۔امیر المؤمنینؑ)(البرہان۔ج ۲۔ص ۲۸۴)

فوائد:۔

1- قرآن پاک میں احادیث کی روشنی میں تدبر کرنے کا حکم ہے۔جس میں ہر چیز موجود ہے۔مقصر ملاں کے خیال میں صرف چار یا پانچ سو آیات شریعت کے متعلق ہیں تاکہ لوگ قرآن میں تدبر کرنے سے باز آجائیں اور اس کو ناکافی سمجھ کر ملاں کے فتوے خریدنا شروع کردیں۔

2- مقصر ملاؤں کے فتووں میں اختلاف کا باعث علم بتایا جاتا ہے حالانکہ علم آجانے کے بعد اختلاف ختم ہوتا ہے۔اسی لیئے احکامات الٰہی (قرآن وحدیث) میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

3- ظلمت و گمراہی کا خاتمہ قرآن وحدیث سے ہوتا ہے۔ظنی فتاویٰ سے نہیں۔

❖......❖......❖

اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنۡ یَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَیۡطٰنًا مَّرِیۡدًا ﴿۱۱۷﴾

یہ لوگ اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر دیویوں کو اور یہ نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو۔(النساء۔117)

ا۔ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس حاضر ہو کر بولا: السلام علیک یا امیر المومنینؑ۔آپؑ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: خاموش ہو جا، یہ اسم صرف امیر المومنین علیؑ کے لیئے درست ہے اللہ نے انہیں یہ اسم عطا کیا اور کسی بھی شخص کو اس اسم سے نہ پکارا جائے جو اس پر راضی ہوا وہ عورت ہے اور مصیبت میں مبتلا ہوا اور یہ اللہ کا اس کی کتاب میں فرمان ہے''یہ لوگ اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر دیویوں کو اور یہ نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو''۔اس شخص نے عرض کی تو آپؑ کے قائمؑ کو کیسے پکاریں۔آپؑ نے فرمایا: السلام علیک یا بقیۃ اللہ۔اسلام علیک یا بن رسول اللہؐ۔ (البرہان۔ج ۲۔ص ۳۲۸)

فوائد:۔

چہاردہ معصومینؑ ایک نور سے ہیں پھر بھی معصوم امامؑ نے برداشت نہ کیا کہ ان کو مولا علیؑ کے لقب سے پکارا جائے۔تو ایک مقصر ملاں کیسے معصومینؑ کے القابات اپنے لیئے جائز قرار دے سکتا ہے۔آیت اللہ العظمٰی اور آیت اللہ الکبریٰ مولا علیؑ کے القابات ہیں۔ایسے لوگ جو دشمناں ولایت بھی ہیں اور معصومینؑ کے القابات بھی اپناتے ہیں وہ مرد نہیں ہیں بلکہ مصیبت میں گرفتار شیطان ہیں۔

❖......❖......❖

...وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾

......اور اللہ نے ابراھیم کو اپنا دوست بنایا۔(النساء۔125)

ا۔ امام علی نقیؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ابراھیمؑ کو محمدؐ اور انکی اھلبیتؑ پر کثرت سے صلواۃ پڑھنے کی وجہ سے خلیل بنایا۔(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۳۱)

فوائد:۔

قربت الٰہی محمدؐ و آل محمدؐ کی مودت میں شدت کی وجہ سے ملتی ہے۔انکار اقرار ولایت معصومینؑ غضب الٰہی کا موجب ہے۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

بیشک جو لوگ ایمان لائے پھر کفر کیا پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں راہ راست کی ہدایت کرے گا۔ (النساء۔137)

1- کچھ لوگ رسول اللہؐ کی دعوت پر پہلے ایمان لے آئے۔جب ''من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ'' کہہ کر ولایت پیش کی گئی تو کفر کیا۔جب رسول اللہؐ نے اللہ اور اپنے حکم سے امیر المومنینؑ کہہ کر بیعت کرنے کا حکم دیا تو ایمان لائے اور بیعت کی اور جب رسول اللہؐ نے دنیا سے پردہ فرمایا تو کفر کیا اور بیعت پر قائم نہ رہے اور کفر میں بڑھتے چلے گئے،بیعت مولا علیؑ پر قائم رہنے کی بجائے اپنی بیعت لینی شروع کردی اور ان میں ایمان کی کوئی چیز باقی نہ رہی۔ (خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۴۰)

2- رسول اللہؐ نے مولا علیؑ اور عمار یاسر کو اھل مکہ کی طرف روانہ کیا تو کچھ مسلمانوں نے ابوسفیان،عبداللہ بن عامر اور اھل مکہ کے بہادروں سے ڈرایا تو مولا علیؑ نے فرمایا ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل'' تو اللہ نے اسے آیت بنا کر رسول اللہؐ پر نازل فرمایا (آل عمران 173)۔ان ڈرانے والے مسلمانوں کے بارے میں مندرجہ بالا آیت (النساء -137) ہے اور یہ ان کا پہلا کفر تھا۔اور دوسرا کفر جب رسول اللہؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس دروازے سے تمہارے پاس ایک مرد آنے والا ہے اور تمہیں اپنا چہرہ دکھائے گا پس اس کی مثال اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ جیسی ہے۔ہر ایک کی تمنا یہی تھی کہ اسکے رشتہ داروں میں سے کوئی آجائے تو اس وقت مولا علیؑ نکلے اور اپنا چہرہ دکھایا۔وہ غصے سے اٹھ کر چلے اور کہنے لگے یہ وہ ہے اس کے سوا کچھ نہ رہا کہ اس کو نبی بھی بنا دیا۔خدا کی قسم ہمارے بتوں کی پوجا بہتر تھی اس سے کہ ہم اسؑ سے اسکے چچا کے بیٹے کے فضائل سنتے اور اگر اسی طرح رہا تو ہم علیؑ سے لڑیں گے۔اسوقت اللہ نے آیت نازل فرمائی ''اور جب ابن مریم کی مثال پیش کی گئی تو تیری قوم کے لوگ یکا یک جھگڑا کرنے لگے'' (الزخرف۔57) تو یہ دوسرا کفر ہوا۔اور ان کے کفر میں اضافہ ہوا جب اللہ نے فرمایا ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال انجام دیئے وہی لوگ خیر البریہ ہیں'' (البینۃ۔7) تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ تم ہمیشہ کیلئے خیر البریہ ہو۔ تو وہ لوگ پوچھنے لگے کہ کیا یہ آدمؑ اور نوحؑ اور ابراھیمؑ اور انبیاءؑ سے بہتر ہے؟ تو اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیات نمبر 33-34 آل محمدؐ کی شان میں نازل فرمائیں۔پھر وہ لوگ پوچھنے لگے اے محمدؐ یہ تم سے بھی بہتر ہے؟ تو اللہ نے فرمایا ''کہہ دو اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں'' (الاعراف۔ 58) لیکن یہ تم سب سے افضل ہے اور اسؑ کی ذریتؑ تمہاری نسلوں سے افضل ہے اور جنہوں نے ان کی اتباع کی وہ بہتر ہیں ان سے جنہوں نے تمہاری اتباع

کی۔تو وہ لوگ غصے میں اٹھ گئے اور مزید کہنے لگے ہمیں کفر کی طرف رجوع زیادہ پسند ہے اس سے جو یہ اپنے چچا کے بیٹے کے بارے میں کہتے ہیں اور یہی اللہ کا قول ہے کہ پھر وہ کفر میں بڑھتے چلے گئے۔(البرہان۔ج۲۔ص۳۴۰)

فوائد:۔

1- تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے آج کل بھی ایسے لوگ ہیں جو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ'' کہہ کر پہلے ایمان ظاہر کرتے ہیں پھر یہ کہہ کر کفر کرتے ہیں کہ دراصل ''علی ولی اللہ'' کلمے کا جزو نہیں ہے۔پھر ایمان کا اظہار کرتے ہیں جب اذان دیتے ہیں اور ولایت مولا علیؑ کی گواہی دے کر ولایت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور پھر جب لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں مسجد میں تو یہ کہہ کر کفر کرتے ہیں کہ ولایت کی گواہی سے تو نماز باطل ہو جاتی ہے اور پھر کفر میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی ولایت علیؑ سے روکتے ہیں اور اپنی بیعت کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ہمارے فتووں پر عمل کرو۔

2- ایسے لوگ اپنے اباؤ اجداد کی طرح فضائل علیؑ سے تنگ آ چکے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم خود بنی اسرائیل کے انبیاءؑ سے افضل ہیں اور یہ فضائل علیؑ والے قرآن واحادیث سے بہتر تو ہمارے امام شافعی کا علم الاصول اور غیروں کا فلسفہ ہے اب ہم اسے ہی رائج کریں گے۔محمد مصطفیٰؐ اور اس کے ماننے والوں کو تو فضائل علیؑ کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

❖......❖......❖

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۡ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۨ ۝

اور بیشک تم پر کتاب میں نازل کیا گیا ہے کہ جب تم سنو کہ آیات اللہ کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح ہو گے۔بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔(النساء -140)

1- تفسیر قمی میں روایت ہے کہ آیات اللہ سے مراد آئمہ طاہرینؑ ہیں۔(البرہان۔ج۲۔ص۳۴۲)

2- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں جب تم سنو کہ کوئی شخص حق کا انکار کر رہا ہے اور اس کی تکذیب کر رہا ہے اور آئمہؑ کے بارے میں بے دھڑک باتیں بنا رہا ہے تو اس کے پاس سے اٹھ جاؤ اور اس کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دو۔(البرہان۔ج۲۔ص۳۴۳)

3- اللہ نے قوت سماعت پر فرض کیا ہے کہ جو چیزیں اللہ نے حرام کی ہیں ان سے سماعت کو پاک رکھے اور جو چیزیں حلال نہیں جن کو اللہ عزوجل نے منع کیا ہے انکی طرف متوجہ نہ ہو اور جن چیزوں سے اللہ عزوجل غضبناک ہوتا ہے ان کو نہ سنے،اس بارے میں اللہ فرماتا ہے ''اور بیشک تم پر کتاب میں نازل کیا گیا ہے کہ جب تم سنو کہ آیات اللہ کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں'' مگر اللہ عزوجل نے بھول چوک کو مستثنیٰ قرار دیا ہے اللہ کا فرمان ہے ''اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو'' (الانعام۔68) (خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج۲۔ص۳۴۳)

فوائد:۔

1- معصوم آئمہ اطہارؑ آیات اللہ ہیں۔ انکے حق ولایت میں شرک شرکِ الٰہی ہے۔

2- اگر کوئی کہے کہ ہمارے رہبر یا پیر صاحب بھی آیت اللہ ہیں اور ولایت کے مالک ہیں تو یہ حق کا انکار اور مذاق ہے۔ ایسے لوگوں سے میل جول اور انکی محفلوں میں اٹھنا بیٹھنا منع ہے۔ آئمہؑ کے حق کے بارے میں ظلم کرنے والوں کی باتیں سننا اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

3- اللہ نے کان فضائلِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کو سننے کیلئے دیئے ہیں، آنکھیں زیارات مقدس کیلئے دیں ہیں، ہاتھ شعائر اللہ کو اٹھانے کیلئے دیئے ہیں، زبان تبلیغ ولایت مولا علیؑ کے لیئے دی ہے، حتیٰ کہ مومن کے تمام اعضاء و جوارح اطاعت معصومینؑ کیلئے ہیں۔

❖......❖......❖

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾

بیشک منافق اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں اور وہ انہیں دھوکے کا بدلہ دے گا اور جب نماز کیلئے اٹھتے ہیں تو بے دلی سے لوگوں کو دکھانے کے لیئے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت کم۔ وہ اس بارے میں تذبذب میں ہیں نہ اِن کی طرف اور نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کردے تم اس کے لیئے کوئی سبیل نہیں پاسکتے۔ (النساء -142-143)

1- امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ دھوکہ نہیں دیتا بلکہ وہ ان (دھوکہ دینے والوں) کو دھوکے کی سزا دیتا ہے۔ (البرہان۔ ج۲۔ ص۳۴۶)

2- بیشک منافقین اللہ کو اپنی طرف سے دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکے کا بدلہ اللہ کی طرف سے عذاب ہے اور جب منافقین رسول اللہؐ کے پیچھے نماز کے لیئے کھڑے ہوتے تو بد دلی کے ساتھ صرف مومنین کو دکھانے کیلئے (کہ وہ بڑی نمازیں پڑھتے ہیں) اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت ہی کم اور وہ تذبذب میں رہتے ہیں کہ ان کی طرف ہوں یا اُن کی طرف یعنی مومنین میں ہو جائیں یا یہودی رہیں۔ (خلاصہ روایت۔ تفسیر قمی۔ ص۱۵۰)

فوائد:۔

1- اللہ کا ذکر اور سبیل مولا علیؑ کی ذات بابرکات ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

2- منافق لوگ بے دلی کے ساتھ ریاکاری کرتے ہوئے بہت نمازیں پڑھتے ہیں مگر اس میں ذکر اللہ یعنی ذکر مولا علیؑ نہیں کرتے۔ لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہم بہت مومن ہیں مگر امیر المومنینؑ سے غداری کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی اس غداری کی جزا دیتا ہے کہ وہ پھر سبیل یعنی صراط مستقیم نہیں پاسکتے۔ ایسے منافق لوگ تذبذب میں ہیں کہ ملاں کی طرف رہیں یا مولاؑ کی طرف ہو جائیں۔

❖......❖......❖

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ۙ

اے ایمان والو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ولی نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ کی کھلی حجت اپنے اوپر قائم کرلو۔ یقیناً منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

(النساء -144-145)

1- اے ایمان والو کافروں یعنی دشمنان مولا علیؑ کو ولی نہ بناؤ مومنینؑ یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ کو چھوڑ کر۔

(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۳۴۷)

فوائد:۔

1- آل محمدؐ کو چھوڑ کر ولایت علیؑ کے مخالفین کو ولی بنانے کی واضح ممانعت ہے جس نے دشمنان ولایت مولا علیؑ کو ولی مان لیا اس نے اپنے اوپر اللہ کے عذاب کی دلیل قائم کرلی۔ پھر ولایت معصومینؑ میں منافقت کرنے والے دوزخ کے سب سے نیچے والے طبقے میں ہوں گے اور ان کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے ظاہر ہے کہ جو اس دنیا میں یا علیؑ مدد کا منکر ہوگا وہ آخرت میں سلطان نصیر کی مدد کیسے پا سکتا ہے۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا
﴿۱۵۰﴾ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض سے انکار کریں گے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راہ نکالیں۔ یہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔(النساء -150-151)

1- یہی وہ لوگ ہیں جو رسول اللہؐ کا اقرار تو کرتے ہیں مگر امیر المؤمنینؑ کا انکار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے درمیانی راستہ اختیار کیا ہے یعنی نیکی (خیر) پالی ہے۔(خلاصہ حدیث۔تفسیر قمی۔ص ۱۵۱)

فوائد:۔

1- ''رسول'' اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے، نبی، رسول اور امام کو کہتے ہیں۔ کچھ لوگ سید الانبیاءؐ کا اقرار تو کر لیتے ہیں مگر سید الاوصیاءؑ کے اقرار سے پہلو تہی کرتے ہیں یعنی اللہ کے بعض احکامات پر ایمان لاتے ہیں اور بعض سے انکار کرتے ہیں، کلمہ طیبہ کے ایک حصے کو مانتے ہیں دوسرے کو جزو ہی نہیں سمجھتے اور سمجھتے ہیں کہ درمیانی راستہ اختیار کر کے بڑی

نیکیاں کمالی ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک ولایت علیؑ کے اقرار سے بھاگنے والا ہی پکا کافر مشرک اور منافق ہوتا ہے جو ولایت الٰہی یعنی ولایت معصومینؑ میں کسی ایرے غیرے کو شریک بنالے اور اس ایرے غیرے کے حکم کو حکمِ الٰہی سمجھ کر عمل کرے۔

❖......❖......❖

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ج وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًام بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور گواہی کے لیئے اللہ کافی ہے۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور سبیل سے روکا وہ دور کی گمراہی میں بھٹک گئے۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ ان کو بخشنے والا نہیں اور نہ ہی ان کو راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کے لئے آسان ہے۔ اے لوگو یہ رسولؐ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ آیا ہے پس ایمان لے آؤ یہ تمہارے لیئے بہتر ہے اور اگر تم کفر کرو تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے اور اللہ سب جاننے والا حکمت والا ہے۔ (النساء۔ -166-170)

1- امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے علیؑ کے بارے میں تمہاری طرف نازل کیا اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے اور ملائکہ بھی اس کی شہادت دیتے ہیں اور اللہ شہادت دینے کیلیئے کافی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور آل محمدؐ کے حق میں ظلم کیا اللہ ان کو معاف نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں (سیدھا) راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کیلیئے آسان ہے۔ اے لوگو یہ رسولؐ تمہارے پاس ولایت علیؑ کے بارے میں حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے آیا ہے پس ایمان لے آؤ یہ تمہارے لیئے بہتر ہے اور اگر تم ولایت علیؑ کا انکار کرو تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کیلیئے ہے۔ (البرہان۔ ج۲۔ ص۳۵۶)

فوائد:۔

1- ولایت علی علم الٰہی کے خزانوں سے نازل ہوئی۔ معصوم فرشتے بھی ولایت علیؑ کی شہادت دیتے ہیں۔ اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی ولایت علیؑ کی گواہی دے یا نہ دے وہ بے نیاز قادر مطلق ہے کہ آل محمدؐ کی ولایت کے بارے میں ظلم کرنے والوں کو سیدھا جہنم رسید کرے گا۔ اگر کوئی ولایت علیؑ پر ایمان لے آتا ہے تو یہ اس کی اپنی فائدہ مندی ہے اور اگر منہ موڑتا ہے تو نمک حرام ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین سے رزق تو اسی کا کھاتا ہے پھر نافرمانی بھی کرتا ہے۔

❖......❖......❖

يَـاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ
وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برھان (دلیل) آچکا ہے اور ہم نے تمہاری طرف نور مبین نازل کیا ہے۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کا دامن تھام لیا پس ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور ان کو اپنی طرف سیدھے راستے کی راہنمائی کرے گا۔ (النساء -174-175)

1- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ 'البرھان' محمد مصطفیٰ ہیں اور 'النور' علی مرتضیٰؑ ہیں۔ اور 'صراط مستقیم' علیؑ ہیں۔ (البرہان۔ج ۲۔ص ۳۵۸)

2- نور امیر المؤمنین علیؑ کی امامت ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اس کا دامن تھام لیا پس ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو امیر المؤمنینؑ اور آئمہ کی ولایت سے تمسک رکھتے ہیں۔ (خلاصہ روایت۔ تفسیر قمی) (البرہان۔ج ۲۔ص ۳۵۸)

فوائد:۔

1- اللہ رحمان و رحیم واضح برھان و دلیل اور روشن نور وھدایت کو نازل کرتا ہے تاکہ لوگ ولایت علیؑ کے سیدھے راستے پر چلتے ہوئے آسانی سے قرب الٰہی حاصل کر سکیں اور اسکی رحمت و فضل کے سائے میں ہمیشہ رہیں۔

دوسری طرف مقصر ملاں بلا دلیل مانگے اندھی تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ شیطان ولایت علیؑ سے تمسک کو توڑنا چاہتا ہے اور نور ولایت سے نکال کر بحر ظلمات میں غرق کرنا چاہتا ہے۔

❖......❖......❖

سورة المائدة

يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۙ۬ ... ۞

اے ایمان والو اپنے پکے عھدوں کو پورا کرو......(المائدہ۔1)

1- اس آیت کے بارے میں کہ ''ایمان والو اپنے عقود کو پورا کرو'' امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس سے مراد عھد ہے۔

(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۶۳)

2- امام محمد تقیؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ بیشک رسول اللہؐ نے صحابہ سے مولا علیؑ کی خلافت کے متعلق دس موقعوں پر پکا عھد لیا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ایمان والو اپنے پکے عھد کو پورا کرو جو عھد تم سے امیر المؤمنینؑ کے لیئے پکا باندھا گیا۔(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۶۴)

3- جہاں بھی اللہ نے قرآن میں ایمان والوں کو خطاب کیا ہے ان مومنوں کا سردار شریف اور امیر علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ (روایت۔ ابن عباسؓ)

(البرہان۔ج ۲۔ص ۳۶۳)

فوائد:۔

1- اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ کا عھد و میثاق بہت پکا باندھا ہے اس پر صرف مومنین ہی قائم رہ سکتے ہیں۔

❖......❖......❖

...اَلۡيَوۡمَ يَئِسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ دِيۡنِكُمۡ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِ ؕ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ ... ۞

آج کے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیئے اسلام کو دین پسند کر لیا...... (المائدہ - 3)

1- قوم جہالت میں ہے اور اپنے دین میں دھوکہ کھا رہی ہے۔ بیشک اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو واپس نہ بلایا جب تک لوگوں کے لیئے دین کامل نہ کر دیا اور ان پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں حلال اور حرام واضح بیان ہے اور حدود اور احکام بھی، اور مکمل طور پر وہ تمام چیزیں جن کی انسانوں کو ضرورت ہو سکتی ہے، پس اللہ عزوجل فرماتا ہے ''ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی'' (الانعام-38) اور حجۃ الوادع میں نازل فرمایا جو رسول اللہؐ کا آخری حج تھا '' آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیئے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا''، پس امر امامت ہی ہے جس نے دین کو مکمل کیا اور رسول اللہؐ نے پردہ نہ فرمایا جب تک دین کے معالم واضح کرے نہ بتا دیئے اور لوگوں کیلئے سبیل واضح

کر دی اوان کو حق کے راستے پر نہ چھوڑ دیا اور مولا علیؑ کو ان کے لیئے علم ہدایت اور امام قائم نہ کر دیا اور راوکوئی چیز نہ چھوڑی کہ اسکو بیان نہ کر دیا ہو جس کی ان کو ضرورت پڑ سکتی ہے، پس جو یہ خیال کرے کہ اللہ عز وجل نے اپنا دین مکمل نہ کیا تو اس نے اللہ عز وجل کی کتاب کو رد کر دیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو رد کیا پس وہ کافر ہے۔ (خلاصہ حدیث۔امام علی رضاؑ)

(البرہان۔ج ۲۔ص۳۷۲)

2- جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ اکبر کہ دین کی تکمیل اور اللہ کی نعمت اور رضا کا اتمام میری رسالت اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت پر ہوا۔(البرہان۔ج ۲۔ص۳۷۳)

3- رسول اللہؐ کے خطبہ غدیر خم سے چند اقتباسات:۔

......میں اپنے نفس کی طرف سے اس کیلیئے اقرار کرتا ہوں کہ میں اس کا عبد ہوں اور اس کی ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اور جو کچھ اس نے میری طرف وحی فرمائی ہے اسے پہنچاتا ہوں اس احساس کے ساتھ کہ اگر میں ایسا نہ کروں تو مجھ پر ایسی بلا نازل ہو جسے مجھ سے کوئی دفع نہ کر سکے چاہے وہ بہت بڑا احسان کرنے والا اور دوست صفت ہو کیونکہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے یقیناً اس نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ جو حکم مجھ پر نازل کیا گیا ہے اگر میں اسے نہ پہنچاؤں تو گویا میں نے اس کی رسالت ہی نہیں پہنچائی اور اللہ نے مجھے ضمانت دی ہے کہ مجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور اللہ کی ذات ہی کافی اور کریم ہے اور اس نے مجھے وحی فرمائی ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اے رسولؐ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ (المائدہ۔67)

......اور میں نے جبرائیلؑ سے خواہش کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حکم کے تم لوگوں تک پہنچانے سے معاف رکھے اس لیئے کہ اے لوگو میں یقیناً جانتا ہوں کہ متقین کی کمی ہے اور منافقین کی کثرت ہے اور گناہ گاروں کے مکر وفریب ہے اور اسلام کے مذاق اڑانے والوں کی چالیں ہیں جن لوگوں کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ ''وہ اپنی زبانوں سے جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کے دلوں میں نہیں ہوتا'' اور وہ اسے معمولی سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت بات ہے اور یہ لوگ مجھے بار بار اذیتیں پہنچا چکے ہیں حتیٰ کہ میرا نام کان رکھا اور سمجھ لیا کہ میں ایسا ہی ہوں صرف اس وجہ سے کہ میں علیؑ کو اپنے پاس زیادہ رکھتا ہوں اور ان کی طرف ہی توجہ رکھتا ہوں۔آخر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں نازل فرمایا ''جو لوگ نبیؐ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان ہی کان ہیں۔تم ان لوگوں کے جواب میں جو تم کو ایسا سمجھتے ہیں یہ کہہ دو کہ تم لوگوں کے لیئے اس کا کان ہونا ہی بہتر ہے اور اگر میں چاہوں کہ ان کہنے والوں کے نام بتاؤں تو بتلا سکتا ہوں اور اگر ان کی طرف اشارہ کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں اور اگر ان کا پتہ بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں مگر میں نے ان معاملات میں کریمانہ اخلاق کا برتاؤ کیا۔اور اس بارے میں اللہ مجھ سے راضی ہی نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جو اس نے مجھ پر حکم نازل کیا ہے اسے پہنچا دوں پس اللہ فرماتا ہے اے رسولؐ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

اے لوگو جان لو اور سمجھ لو کہ اللہ نے یقیناً علیؑ کو تمہارے لیئے ولی اور امام مقرر کیا ہے اس کی اطاعت فرض کی ہے مہاجرین اور انصار پر اور نیکی میں اس کی اتباع کرنے والوں پر اور دیہاتوں وشہروں میں رہنے والوں پر اور عجمیوں اور عربیوں پر اور آزاد وغلام پر اور ہر چھوٹے اور بڑے پر اور ہر گورے اور کالے پر اور تمام موحدوں پر اس کا حکم جاری ہوگا اور اس کی بات ماننی واجب ہوگی اس کا حکم نافذ ہوگا۔جو اس کی مخالفت کرے گا وہ ملعون ہے۔جو اس کی اتباع کرے گا وہ مرحوم ہے۔جو اس کی تصدیق کرے گا وہ مومن ہے یقیناً اللہ نے اس کی مغفرت کر دی جس نے سنا اور اطاعت کی اس کی۔

اے لوگو یہ آخری موقع ومقام ہے کہ میں علیؑ کو قائم کر رہا ہوں پس سنو اور اطاعت کرو اور اپنے رب کا حکم مانو کیونکہ اللہ عز وجل تمہارا معبود اور تمہارا ولی ہے۔اس کے بعد اس کا رسول محمدؐ تمہارا ولی ہے جو تم سے کھڑا خطاب کر رہا ہے۔پھر میرے بعد اللہ جو تمہارا رب ہے کے حکم سے علیؑ تمہارا ولی ہے اور تمہارا امام

ہے۔ پھر امامت ان لوگوں میں ہے جو اس کی ذریت سے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ سے ملاقات کے دن تک۔ کوئی چیز حلال نہ ہوگی سوائے اس کے جسے اللہ نے حلال قرار دیا ہے اور کوئی چیز حرام نہ ہوگی سوائے اس کے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ مجھے اللہ نے حلال وحرام کی معرفت عطا فرمائی ہے اور میں نے اس کو علیؑ کے سپرد کر دیا، کتاب کا علم جو میرے رب نے مجھے دیا اور حلال اور حرام کا علم۔ اے لوگو کوئی علم ایسا نہیں ہے جسے اللہ نے میری ذات میں محصور نہ فرمایا ہو اور میں نے وہ امام المتقین علیؑ کو نہ دے دیا ہو۔ کوئی ایسا علم نہیں جو میں نے علیؑ کو تعلیم نہ کیا ہو اور وہی امام مبین ہے۔

اے لوگو اس کی فضیلت تسلیم کرو کہ اللہ نے اسے فضیلت عطا کی ہے اور اس کی ولایت مانو کہ اللہ نے اسے مقرر کیا ہے۔

اے لوگو یہ اللہ کی طرف سے امام ہے اور اللہ کسی ایک کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اس کی ولایت کا انکار کرے اور ہرگز اس کی مغفرت نہ کرے گا اور اللہ کا یہی حق ہے کہ جو اس کے حکم کی مخالفت کرے اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے کہ اس کو ہمیشہ ہمیشہ اور تمام زمانوں کیلئے سخت سے سخت عذاب دے پس تم اس کی مخالفت سے بچتے رہنا کہ کہیں آگ میں نہ چلے جاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو منکرین کیلئے تیار کی گئی ہے۔

اے لوگو اللہ کی قسم پہلے انبیاء ومرسلین کو میری ہی بشارت دی گئی تھی اور میں خاتم الانبیاء ومرسلین ہوں اور آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوقات پر حجت ہوں پس جس نے اس میں شک کیا وہ کافر ہے پہلی جہالت والا کفر۔ اور جس نے میرے اس قول (پیغام ولایت) پر شک کیا اس نے میری تمام رسالت پر شک کیا اور اس میں شک کرنے والا آگ میں جائے گا۔

اے لوگو علیؑ کو افضل مانو کیونکہ وہ میرے بعد سب پر افضل ہے وہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں۔ ہماری ہی سبب اللہ رزق نازل فرماتا ہے اور ہمارے صدقے مخلوقات کی بقا ہے۔ ملعون ہے ملعون ہے مغضوب ہے مغضوب ہے جو میرے اس قول کو رد کرے اور اس سے اتفاق نہ کرے۔ خبردار جبرائیلؑ نے اللہ کی طرف سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ جو شخص علیؑ سے دشمنی کرے اور اس سے دوستی نہ رکھے اس پر میری لعنت اور میرا غضب۔ تو ہر نفس غور کرے کہ کل کے لیئے آگے کیا بھیجتا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی مخالفت نہ کرو کہ ثابت قدمی کے بعد پاؤں نہ پھسل جائیں بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے۔

اے لوگو یہ (علیؑ) جنب اللہ ہے جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے ''ہائے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کیسی کوتاہی کی''

اللہ کی قسم قرآن کی تنبیہوں کو تمہارے لیئے صحیح طور پر کوئی بیان نہیں کرے گا اور اس کی تفسیر کو تمہارے لیئے واضح نہ کرے گا سوائے اس شخص کے جس کا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہوں اور جس کو میں اٹھائے ہوئے ہوں اور جس کا بازو میں تھامے ہوئے ہوں اور تمہیں تعلیم دے رہا ہوں کہ بیشک جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا یہ علیؑ مولا ہے اور وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ میرا بھائی اور میرا وصی ہے اور اس کا ولی ہونا اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور اسی نے یہ حکم مجھ پر نازل فرمایا ہے۔

پھر رسول اللہؐ نے علیؑ کے بازو پر ہاتھ رکھ کر ان کو اور بلند کیا یہاں تک کہ ان کے پاؤں رسول اللہؐ کے گھٹنوں کے برابر آ گئے حالانکہ امیر المؤمنینؑ کا ہاتھ تو اسی وقت سے تھامے ہوئے تھے جس وقت آپؐ منبر پر تشریف لے گئے تھے۔

اے اللہ تو اس سے دوستی رکھنا جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھنا جو اس سے دشمنی رکھے اور اس پر لعنت کرنا جو اس کا انکار کرے اور اس کے حق کی مخالفت کرے اور اس پر غضب کرنا جو اس سے لڑائی کرے۔

اے اللہ تو نے ہی مجھ پر یہ نازل فرمایا کہ امامت تیرے ولی علیؑ کے لیئے ہے اور جب میں نے اس کی فضیلت کھول کر بیان کی کہ جس سے تو نے اپنے بندوں کے دین کو مکمل کیا اور ان پر اپنی نعمت تمام کی اور انکے لیئے اسلام کو دین پسند کر لیا تو تو نے فرمایا ''اور جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اپنائے گا تو اس سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں ہوگا'' (آل عمران 85) یا اللہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔

اے لوگو یہ علیؑ تم سب سے زیادہ میری نصرت کرنے والا اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک حقدار اور تم سب سے زیادہ میرا قریب اور عزیز ہے اور اللہ عزوجل اور میں دونوں اس سے راضی ہیں اور کوئی رضائے الٰہی والی ایسی آیت نہیں اتری جو اس کے بارے میں نہ ہو اور مومنوں کو کسی جگہ اللہ نے مخاطب

نہیں کیا مگر یہ کہ اس کا اصل خطاب اس سے ہے اور قرآن میں مدح کی ایسی کوئی آیت نہیں اتری جو اس کی شان میں نہ ہو اور اللہ نے سورۃ ہل آتی میں جنت کی شہادت خاص اسی کے لیئے دی ہے اور وہ سورۃ اس کے سوا کسی دوسرے کی شان میں نازل نہیں فرمائی اور نہ اس کے سوا کسی اور کی اس میں مدح فرمائی۔

اے لوگو ہر نبیؑ کی ذریت خود اس کے سلب سے ہے اور میری ذریت علیؑ کے صلب سے ہے۔

اے لوگو ابلیس نے آدمؑ کو حسد کے سبب جنت سے نکلوایا۔ پس تم علیؑ سے حسد نہ کرنا ورنہ تمہارے سارے اعمال اکارت ہو جائیں گے اور تمہارے قدم ڈگمگا جائیں گے۔ آدمؑ صرف ایک ترک اولیٰ کی وجہ سے زمین پر اتارے گئے تھے حالانکہ اللہ کے چنے ہوئے تھے تو پھر تمہاری کیا حالت ہو گی اگر تم پھسل گئے اور تم تو صرف اللہ کے بندے ہو۔ شقی کے سوا علیؑ سے کوئی بغض نہیں کرتا اور متقی کے علاوہ کوئی علیؑ سے محبت نہیں کرتا اور مخلص مومن کے علاوہ کوئی اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اللہ کی قسم علیؑ کے ہی بارے میں اس نے سورۃ العصر نازل فرمائی ہے۔

اے لوگو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولؐ پر اور اس نور پر جو اس کے ساتھ نازل ہوا قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں پھر ان کو پشت کی طرف پھیر دیں۔

اے لوگو اللہ عزوجل کی طرف سے نور میری ذات میں ہے پھر وہ علیؑ میں منتقل ہوا پھر اس کی ذریت میں القائم المہدیؑ تک جو اللہ کے حق کی بابت مواخذاہ کرے گا اور تمام مومنوں کے حق کی بابت کیونکہ اللہ عزوجل نے ہمیں تمام عالمین کے مقصروں دشمنوں مخالفوں خائنوں گناہ گاروں اور ظالموں پر حجت قرار دیا ہے۔

اے لوگو تم ہم پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتلاؤ ورنہ اللہ تم پر غضب ناک ہو جائے گا اور پھر اس کی طرف سے تم پر عذاب آ پڑے گا اور وہ ایسے لوگوں کی گھات میں ہے۔

اے لوگو عنقریب میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو آگ کی طرف بلائیں گے اور قیامت کے دن انکی مدد نہ کی جائے گی۔ اے لوگو بیشک اللہ اور میں دونوں ان سے بیزار ہیں۔ اے لوگو یقیناً وہ امام اور ان کے مددگار اور ان کے شیعہ اور ان کے پیروکار (مقلد) دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔ تکبر کرنے والوں کی ایسی بری جگہ ہے۔

اے لوگو میں امامت اور وراثت کو قیامت تک اپنی اولاد میں چھوڑتا ہوں اور جس بات کو پہنچانے کا مجھے حکم دیا گیا ہے وہ میں نے پہنچا دی جو حجت ہے ہر حاضر و غائب پر اور ہر اس شخص پر جو یہاں موجود ہے یا موجود نہیں اور ہر اس شخص پر جو پیدا ہو چکا ہے یا جو پیدا نہیں ہوا۔ پس جو حاضر ہے غائب کو اس کی تبلیغ کر دے اور ہر باپ اپنے بیٹے کو تبلیغ ولایت کر دے یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور عنقریب لوگ غصب کر کے سلطنت بنالیں گے، خبردار غاصبوں اور انکے ساتھیوں پر اللہ کی لعنت۔ اور اے دونوں گروہو! اسی وقت ہم تمہارا حساب لینے کیلئے جلدی سے فارغ ہو جائیں گے پھر دونوں پر آگ کی لپیٹ اور پگھلا ہوا تانبا بھیجا جائے گا کہ تم دونوں اسے روک نہ سکو گے۔

اے لوگو اللہ کی قسم کوئی بستی ایسی نہیں کہ جس کو اس کی تکذیب کی وجہ سے ھلاک نہ کیا گیا ہو اور اسی طرح ہر ظلم کرنے والی بستی تباہ کی جائے گی جیسا اللہ عزوجل نے ذکر کیا ہے اور یہ علیؑ تمہارا امام اور تمہارا ولی ہے اور وہ اللہ کے وعدے ہیں اور اللہ اپنا وعدہ سچا کر دکھاتا ہے۔

اے لوگو نماز پڑھنا اور زکواۃ دینا جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے۔ اگر تمہاری مدت بڑھا دی جائے اور پھر تم سے کوتاہی ہو جائے تو یہ علیؑ تمہارا ولی (حاکم) ہے یہ تمہارے لیئے (حقائق) واضح کر دے گا جس کو اللہ عزوجل نے مقرر کیا ہے۔

اے لوگو ہر حلال جو میں تمہیں بتا چکا ہوں اور ہر حرام جس سے تمہیں میں منع کر چکا ہوں یقیناً میں اس سے کبھی نہ ہٹوں گا اور نہ کبھی بدلوں گا لہذا تم اسے یاد رکھو اس کی حفاظت کرو اور اس کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہو اور اس کو کبھی نہ بدلنا اور نہ اس میں تغیر کرنا خبردار میں پھر اس بات کی تجدید کرتا ہوں۔

خبردار نماز قائم کرو اور زکواۃ دو اور نیکی کا حکم دو اور بدی سے منع کرو۔ خبردار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہم بات یہ ہے کہ اسے میرے قول کے مطابق کیا

جائے اور یہ بات جواس وقت حاضر نہیں اس تک پہنچا دواور اسے میرا حکم قبول کرنے کا حکم کرواور میری بات کی مخالفت سے منع کرو کیونکہ یہ اللہ عزوجل اور میرا حکم ہے اور بغیر امامؑ کے نہ امر بامعروف ہے نہ نہی عن المنکر۔

اے لوگو تمہاری تعداد اس سے زیادہ ہے کہ ایک وقت میں مجھ سے ایک ایک کر کے بیعت کر سکو لیکن اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تمہاری زبانوں سے اس بات کا اقرار لے لوں کہ علیؑ کے امیر المؤمنینؑ ہونے کا پکا عھد لے لیا ہے اور اسکے بعد ان آئمہؑ کیلئے جو میری اور اس کی اولاد سے ہیں، تم کو بتا چکا ہوں کہ میری ذریت اسی کے صلب سے ہے۔تو اب تم سب مل کر یہ اقرار کرو کہ آپ نے ہمارے رب کی طرف سے اور اپنے رب کی طرف سے علیؑ کے معاملہ میں اوران آئمہؑ کے معاملہ میں جو ان کی اولاد سے اور ان کے صلب سے ہیں جو کچھ بھی پہنچایا ہم نے سن لیا اور ہم اس پر راضی ہیں، اطاعت پر تیار ہیں۔ہم اپنے دل سے جان سے زبان سے اور ہاتھ سے اسی پر بیعت کرتے ہیں اسی پر ہم جئیں گے اور اسی پر ہم مریں گے اور اسی پر مبعوث ہوں گے اور ہم اس میں کوئی تغیر وتبدل نہ کریں گے اور نہ اس میں کوئی شک وشبہ کریں گے اور نہ کبھی اس عھد سے پھریں گے اور نہ اس میثاق کو توڑیں گے اور ہم اللہ کی اطاعت کریں گے اور آپؐ کی اور امیر المؤمنین علیؑ کی اطاعت کریں گے اور آئمہؑ کی جو ان کی اولاد سے ہیں اور جن کا آپؐ نے ذکر فرمایا کہ آپؐ کی ذریت سے اور ان کے صلب سے حسنؑ اور حسینؑ کے بعد ہوں گے۔

اے لوگو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں وہ کہو اور علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو اور یہ بھی کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور تیری طرف ہی بازگشت ہوگی اور یہ بھی کہو کہ ہر تعریف اسی اللہ کیلئے ہے جس نے ہم کو اس بات کی ہدایت فرمائی اور اگر اللہ ہماری ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

اے لوگو اللہ کے نزدیک علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بہت فضائل ہیں اور جو کچھ اس نے قرآن میں نازل فرمایا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے کہ میں کسی ایک مقام پر اپنے خطبے میں ان کو بیان کر سکوں پھر جو شخص بھی تم کو وہ فضائل بتائے اور سمجھائے تو تم اس کی تصدیق کرنا۔

اے لوگ وہی بات کہو جس بات کے کہنے سے اللہ تم سے راضی ہو۔پھر اگر تم اور تمام تر اھل ارض کافر ہو جاؤ تو تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔یا اللہ تو سب مومنوں کو بخش دے اور سب کافروں پر اپنا غضب نازل کر اور ہر تعریف اللہ کے لیئے ہے جو عالمین کا رب ہے۔(البرہان۔ج۲۔ص ۳۷۶)

4- جب رسول اللہؐ اس خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ایک حسین وجمیل مرد کو دیکھا جس کی خوشبو اچھی تھی اور وہ کہہ رہا تھا ''اللہ کی قسم جیسا آج محمد مصطفیؐ کو دیکھا کبھی نہ دیکھا، اپنے چچا کے بیٹے (کی ولایت) کیلئے کتنی شدت سے تاکید کر رہے ہیں اور عھد اتنا پکا باندھا ہے کہ کوئی نہیں توڑ سکتا سوائے اس کے جو اللہ عظیم اور اسکے رسولؐ کا منکر ہو۔جو اس پکے عھد کو توڑے گا اس کیلئے ہمیشہ کی ھلاکت ہے''۔ایک شخص نے جب اس کا یہ کلام سنا اور اسکی خوبصورت شکل دیکھی تو نبی اکرمؐ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کیا آپ نے سنا یہ مرد کیا کہہ رہا ہے یہ ایسے ایسے کہہ رہا ہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ یہ مرد کون ہے یہ روح الامین جبرئیلؑ ہے۔اسکی مراد تم ہو کہ عھد کو نہ توڑنا اور اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ اور اس کا رسولؐ اور اسکے ملائکہ اور مومنین تم سے بیزار ہیں۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج۲۔ص ۳۹۱)

5- جمعہ کے دن جب رسول اللہؐ عرفات سے اترے تو جبرئیلؑ آئے اور پیغام دیا: یا محمدؐ اللہ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ سے فرماتا ہے کہ اپنی امت سے کہہ دو آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیئے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت سے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیئے اسلام کو دین پسند کر لیا اور اس کے بعد کوئی اور حکم نازل نہیں ہوگا۔تم پر صلاۃ، زکاۃ، صوم اور حج نازل کیا گیا اور یہ پانچواں (ولایت) ہے اور یہ (پہلے) چار ہرگز اس (ولایت علیؑ) کے بغیر قبول نہ ہوں گے۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج۲۔ص ۳۹۱)

فوائد:۔

1- اللہ کا حکم اور رسول اللہ کا خطبہ اتنا واضح اور جامع ہے کہ پورا دین سمجھ میں آجاتا ہے۔ اگر اسلام میں ولایت علیؑ نہ ہو تو اللہ الصمد ایسے اسلام سے بھی راضی نہیں۔ اور اسلام کے تحت تمام نیک اعمال بھی ولایت علیؑ کے بغیر قبول نہیں کرتا۔

2- اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر دیا، ہر مسئلے کا حل قرآن وحدیث میں موجود ہے اور حجت الٰہیؑ بھی حاضر و ناظر ہے۔ کسی مقصر ملاں کو دین میں ذاتی دخل اندازی کی اجازت نہیں ہے۔ دین میں حلال وحرام رسول اللہؐ نے واضح کر دیئے ان میں قیامت تک تغیر وتبدل ناممکن ہے۔

3- تبلیغ ولایت کرنے والے کی حفاظت کی ضمانت اللہ نے لی ہے اور تبلیغ کو روکنے والا غضب الٰہی میں گرفتار ہے۔ رسول اللہؐ پوری زندگی مودت علیؑ کی وجہ سے لوگوں کے طعنے سنتے رہے اذیتیں سہتے رہے۔ مگر رحمت العالمینؐ یہی چاہتے رہے کہ کہیں مسلمان مرتد نہ ہو جائیں۔

4- قرآن کے ترجمہ وتفسیر کا حق صرف معصومینؑ کو ہے۔ قرآن معصومینؑ کی شان میں قصیدہ ہے اور انکے دشمنوں کیلئے عذاب کی خوشخبری ہے۔ غدیر خم میں مولا محمد مصطفیٰؐ نے مولا علی مرتضیٰؑ (قرآن ناطق) کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا ہوا تھا۔

6- مولا علیؑ اور آئمہ طاہرینؑ تمام مقصروں ظالموں پر حجت ہیں اگر وہ دلیل وبرھان کو نہ مانے تو ان کے چہرے بگاڑ کر پشت کی طرف موڑ دیئے جائیں گے۔

7- کوئی مقصر ملاں یہ حق نہیں رکھتا کہ اپنے اسلام کا احسان جتلائے کہ مقصروں کی وجہ سے اسلام بچتا چلا آیا اور اسلام پھیلا۔ بلکہ ہر ایک کی عزت اسلام کی وجہ سے ہے۔

8- خود ساختہ امام جو تکبر کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی بڑی آیت ہیں اور اسلام پر حجت ہیں یعنی جو کھلے بندوں معصومینؑ کے القابات چراتے ہیں وہ اور ان کے شیعہ جو مخالفین ولایت علیؑ ہیں دوزخ میں جائیں گے۔

9- تمام لوگوں کا فرض ہے کہ آنے والی نسل تک پیغام ولایت علیؑ پہنچائیں اور والدین پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ولایت علیؑ کی تبلیغ کریں۔ ولایت علیؑ کا مطلب چہاردہ معصومینؑ کی ولایت ہے اور یہی ولایت الٰہیہ ہے۔

10- نماز، روزہ، زکواۃ، حج کو اللہ اور معصومینؑ کے حکم کیمطابق ادا کرنا ہوگا حلال وحرام کو تبدیل کرنے والے مقصر ملاں کا کوئی حکم قابل قبول نہیں ہے۔

11- اقرار ولایت مولا علیؑ اللہ اور اسکے رسولؐ کے سامنے کرنا لازم ہے اور ولایت پر ہی جینا اور مرنا لازم ہے۔ ولایت میں شک کرنا یا کسی مقصر ملاں کو اس میں شریک کرنا باعث عذاب ہے۔

12- فضائل مولا علیؑ لامحدود ہیں۔ اگر تمام اھل دنیا بھی ولایت کے منکر اور مقصر ہو جائیں تو اللہ اور معصومینؑ کو ہرگز کوئی پرواہ نہیں۔ ولایت علیؑ انسان کے اپنے فائدے اور کامیابی کے لیئے ہے۔

❖......❖......❖

...وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥

......جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے پس اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ (المائدہ -5)

ا۔ امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ جس نے ولایت علیؑ کے ساتھ کفر کیا۔ اور علیؑ ہی ایمان ہے۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۴۰۵)

فوائد:۔

اگر کوئی جاھل کہے کہ وہ ولایت علیؑ پر ایمان رکھتا ہے اور ولایت مولا علیؑ اور عزاداری مولا حسینؑ کے خلاف فتوے دینے والے مقصر ملاؤں کی تقلید بھی کرتا ہے تو ایسا جاھل شخص جو دو کشتیوں پر سوار ہے غرق نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا؟ سفینۂ نجات صرف ایک ہے۔

❖......❖......❖

۶ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِىْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ

اَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اللہ نے جوتم پرنعمت کی ہے اس کا ذکر کرو اور اس میثاق کا جو اس نے تم سے پکا کیا جب کہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دلوں کے راز جانتا ہے۔(المائدہ -7)

ا۔ جب رسول اللہؐ نے لوگوں سے ولایت کا میثاق لیا تو انہوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی پھر انہوں نے اپنے عھد کو توڑ دیا۔ (خلاصہ حدیث۔ تفسیر قمی)(البرہان۔ج ۲۔ص ۴۱۵)

فوائد:۔

1- اللہ کی سب سے بڑی نعمت ولایت علیؑ ہے۔اللہ کا ذکر مولا علیؑ ہیں۔مقصرین لوگوں کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم ولایت علیؑ کے قائل ہیں مگر جب وہ اللہ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تو نہ اللہ کی نعمت (ولایت) کا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی اس (علیؑ) کا ذکر کرتے ہیں، اللہ ان کے دلوں میں چھپا ہوا بغضِ معصومینؑ جانتا ہے۔

❖......❖......❖

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ

اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

اور تحقیق اللہ نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیب مقرر کیئے اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی اور زکواۃ ادا کی اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی اور اللہ کو اچھا قرض دیا تو میں تمہاری برائیاں تم سے مٹا دوں گا اور تمہیں ضرور ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پھر اس کے بعد جس نے تم میں سے کفر کیا تو اس نے سیدھے راستے کو گم کر دیا۔ (المائدہ-12)

ا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو جو یہ چاھتا ہے کہ اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس سے راضی ہو تو پس وہ آئمہؑ جن کی تعداد معلوم ہے کو اپنا ولی بنالے۔

جابر نے پوچھا کہ وہ گنے ہوئے آئمہ کون ہیں؟ فرمایا اللہ تم پر رحمت کرے تم نے سارے اسلام کے متعلق پوچھ لیا۔ ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے اور وہ اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں جو اللہ کی کتاب میں آسمان وزمین خلق ہونے کے دن سے موجود ہیں اور ان کی تعداد ان چشموں جتنی ہے جو موسیٰؑ بن عمران کیلئے پھوٹے تھے جب اس نے اپنا عصا پتھر پر مارا تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقیبوں کے برابر ہے اللہ فرماتا ہے۔ ''اور یقیناً اللہ نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا اور ان میں سے بارہ نقیب مقرر فرمائے'' اور اے جابر! آئمہؑ بارہ ہیں ان میں اول علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور آخر قائمؑ ہیں۔

(البرہان۔ج ۲۔ص ۴۱۶)

فوائد:۔

1- ہر قوم سے اللہ نے میثاق ولایت مولا علیؑ لیا۔ اس میثاق پر قائم رہتے ہوئے جو نماز قائم کرے زکواۃ دے تو اللہ اسکے گناہ معاف کردے گا اور جس نے میثاق ولایت کا کفر کیا تو اس نے سبیل کو گم کردیا یعنی صراط مستقیم (ولایت) سے گمراہ ہو گیا۔

2- آئمہؑ اللہ کی طرف سے صرف بارہ ہیں۔ سیدہ فاطمہ الزہراؑ گیارہ آئمہ کی ماں ہیں اور اگر ان کے ایک ہزار بیٹے بھی امام ہوتے تو پھر بھی سیدہؑ کی عظمت ان سے بلند ہے۔ یعنی لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

❖......❖......❖

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پھر ان کے اپنے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت بنادیا وہ کلمات کو ان کے مقام سے بدل دیتے ہیں اور جو نصیحت (ذکر) انہیں کی گئی تھی اس کے ایک بڑے حصے کو بھول گئے اور تم ان کی خیانت سے آگاہ ہوتے رہتے ہو سوائے ان میں سے چند ایک کے پس ان سے درگذر کرو اور منہ موڑ لو بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (المائدہ-13)

ا۔ پس ان کے اپنے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی یعنی امیر المؤمنین علیؑ کا عہد توڑنے کی وجہ سے۔ اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت بنادیا وہ کلمات کو ان کے موقع ومقام سے بدل دیتے ہیں یعنی جنہوں نے امیر المؤمنینؑ کو ان کے مقام سے ہٹادیا اور یہ کہ امیر المؤمنینؑ کلمہ ہیں اس کی دلیل اللہ کا قول ہے ''اور اس کلمہ کو پیچھے باقی رہنے والا بنادیا تا کہ (لوگ) اس کیطرف رجوع کریں'' (الزخرف-28) یعنی امامت۔

(خلاصہ حدیث۔ تفسیر قمی۔۱۵۷)

فوائد:۔

1- اللہ نے سب سے بڑی امانت ولایت علیؑ انسانوں کو سونپی اور اسکا میثاق پکا لیا اور اس ذکر کو بار بار دھرانے کا حکم دیا۔ اس آیت میں ان خیانت کرنے والوں کا ذکر ہے کہ وہ اس کلمے کے ایک بڑے حصے ''علیؑ ولی اللہ'' کو جان بوجھ کر بھول گئے اور اس کا مقام بدل دیا کہ یہ تو جز وکلمہ ہی نہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کلمے کا ایک بڑا حصہ ہے اور اللہ نے اس کائنات کی ہر چیز پر ثبت فرمایا ہے۔ ایسے لوگوں کی خیانتیں آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہی ہیں یعنی معصومینؑ کی مخالفت میں ایک ایک کرکے فتوے آرہے ہیں۔ لیکن اللہ نے اپنے کلمہ کو

قائم رکھا ہے اور مقصرا اپنے منہ کی پھونکوں (فتووں) سے اس نور کو نہیں بجھا سکتے۔ ''یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین آ چکے ہیں'' (المائدہ-15) یہ نور چہاردہ معصومینؑ ہیں۔

❖......❖......❖

مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ط وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ز ثُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝۳۲

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائل پر لکھ دیا (فرض کیا) کہ جس نے کسی شخص کو قتل کیا بغیر (اس کے کہ وہ) کسی شخص (کو قتل کرے) یا زمین میں فساد (پھیلائے) تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی (زندہ کیا) تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا یا (زندہ کیا) اور یقیناً ان کے پاس ہمارے رسول واضح ہدایت لے کر آئے۔ پھر بھی اس کے بعد ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔ (المائدہ-32)

1- جس نے کسی کو گمراہی سے ہدایت کی طرف نکالا تو گویا اس نے اسے زندہ کیا اور جو کسی کو ہدایت سے گمراہی کی طرف لے جائے تو یقیناً اس نے اسے قتل کیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۴۳۸)

2- مسرفون (زیادتی کرنے والے) وہ لوگ ہیں جو حرام کو حلال کرتے ہیں اور خون بہاتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۴۴۰)

فوائد:۔

1- تبلیغ ولایت علیؑ انسانیت کو زندگی بخشنے کا ذریعہ ہے۔

2- مقصر ملاں تمام انسانوں کا قاتل ہے کیونکہ وہ لوگوں کو ولایت علیؑ کے صراط مستقیم سے ہٹا رہا ہے عزاداری سے باز کرتا ہے اور مقصر ملاں ہی مسرف ہے حرام محمدی کو حلال کرتا ہے اور شھادت ولایت سے انکار کر کے معصومؑ کو زبان سے شھید کرتا ہے۔

3- حکم معصومؑ ہے کہ ہمارے امر کو زندہ کرو اور مقصرین امر معصومؑ کو اپنی منہ کی پھونکوں (فتووں) سے مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۵

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے والا وسیلہ تلاش (حاصل) کرلو اور اس کی سبیل میں جہاد کرو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (المائدہ-35)

1- مولا علیؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ میں وسیلہ ہوں۔(البرہان۔ج ۲۔ص ۴۴۹)

2- اس آیت کا مطلب ہے کہ امامؑ کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کو۔(تفسیر قمی۔ص ۱۶۱)

فوائد:۔

1- حجت اللہ، آیت اللہ، امام اور وسیلہ خود بنانے کا حکم نہیں ہے بلکہ اللہ کے بنائے ہوئے کا دامن تھام لینے کا حکم ہے اور سبیل (مولا علیؑ) کے راستے میں جہاد (تبلیغ ولایت) کا حکم ہے۔

2- قرب الٰہی اور کامیابی کا راز ولایت معصومینؑ ہے۔

❖......❖......❖

یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمۡ بِخٰرِجِیۡنَ مِنۡهَا ۫ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ۝۳۷

وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں مگر وہ اس سے نہ نکل سکیں گے اور ان کے لیئے دائمی عذاب ہے۔ (المائدہ-37)

ا- امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ علیؑ کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے جیسا اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ آگ سے نہیں نکل سکیں گے۔ (البرہان۔ج ۲۔ص ۴۵۲)

فوائد:۔

1- منکرین ولایت اگر تمام دنیا کے خزانوں کا دوگنا بھی قیامت کے دن فدیہ دے کر آگ سے بچنا چاہیں گے تو قبول نہیں کیا جائے گا۔اس دنیا کی چند دن زندگی میں دولت اور اقتدار کی خاطر ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب مقدر بنتا ہے۔

❖......❖......❖

... فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ۝۴۴

......پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو قلیل معاوضے پر نہ بیچ ڈالو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔(المائدہ -44)

1- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس نے دو درھموں کے بارے میں بھی اللہ کے نازل کردہ (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو یقیناً اس نے کفر کیا۔ پوچھا گیا کہ جو اللہ نے نازل کیا اس کا کفر یا جو محمدؐ پر نازل ہوا؟ فرمایا: تمہاری تباھی ہو! جو محمدؐ پر نازل ہوا اس کا کفر کیا اللہ کے نازل کردہ کا کفر نہیں ہے!(البرہان۔ج ۲۔ص ۴۶۷)

فوائد:۔

1- قرآن اور احادیث معصومینؑ لازم وملزوم ہیں ان میں تفریق کرنا ھلاکت ہے۔ جو بھی قرآن وحدیث کو چھوڑ کر ظن اجتہادی اور اپنے عقل ومنطق سے فیصلہ کرے وہ اللہ کے نزدیک کافر ہے۔

2- رسول اللہؐ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ جو دو درھموں کے بارے میں بھی حکم جور سے فیصلہ کرے اور اسے زبردستی نافذ کردے تو وہ اس آیت میں شامل ہوگا۔

3- مقصر ملاں کے لیئے دو درھم تو بہت معمولی ہیں وہ تو حرام محمدی کو مختلف حیلوں بہانوں سے حلال کررہے ہیں اور سب سے اہم لازم فرائض کو مبطل اعمال قرار دے رہے ہیں۔ قرآن سے چند آیات قبول کررہے ہیں اور باقی سب قرآن کو شریعت سے لاتعلق بتارہے ہیں۔ یعنی کھلے عام دین کا مذاق اڑارہے ہیں۔

❖......❖......❖

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۞

اے ایمان والو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو جلد اللہ ایسی قوم کو لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور وہ (قوم) اس سے محبت کرتی ہے۔ وہ مومنوں کے لیئے نرم اور کافروں کے لیئے سخت ہیں۔ اللہ کی سبیل میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاھتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ (المائدہ-54)

1- امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آیت مولا علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۴۷۴)

2- آل محمدؐ کے حق کو غصب کرنے والوں سے خطاب ہے کہ جو اللہ کے دین سے مرتد ہو گئے تو اللہ ایسی قوم کو لائے گا جس سے اللہ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں یعنی امام قائمؑ اور انکے اصحاب جو اللہ کی سبیل میں جہاد کرتے ہیں اور ملامت کرنے والوں کی ملامات سے نہیں ڈرتے۔ (خلاصہ روایت۔ تفسیر قمی۔ ص ۱۶۳)

فوائد:۔

1- اس آیت میں مولا علیؑ کو قوم کے نام سے پکارا گیا ہے کہ اگر مسلمان مرتد ہو جائیں تو مولا علیؑ رسول اللہ کی مدد کیلئے کافی ہیں۔ اور قول معصومؑ کے مطابق خیبر کے دن رسول اللہ کا اعلان اس آیت کا مولا علیؑ کے بارے میں ہونے کی تائید کرتا ہے: کل میں ضرور علم ایسے مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں جو بار بار حملہ کرنے والا ہے فرار کرنے والا نہیں جب تک اللہ اس کے ہاتھوں فتح نہ دے وہ پلٹنے والا نہیں ہے۔

2- یہ آیت امام العصرؑ اور انکے اصحاب کے بارے میں بھی ہے۔ مقصر ملاں ان کے قتل کا فتویٰ دیں گے مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کریں گے اور اللہ کی سبیل میں جہاد کریں گے پھر وہی مقصر ملاں ذوالفقار کے ڈر سے منافقوں کی طرح بیعت کرلے گا اور امامؑ کے حکم میں کرھاً داخل ہو جائے گا۔ ❖......❖......❖

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝۵۵

صرف اور صرف تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسولؐ اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں جبکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں۔ (المائدہ-55)

1- جب یہ آیت (المائدہ -55) نازل ہوئی تو کچھ لوگ مدینہ کی مسجد میں اکٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے: اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کچھ کہنے لگے کہ اگر اس آیت کا انکار کرتے ہیں تو گویا ہر چیز کا انکار کرتے ہیں اور اگر اس پر ایمان لائیں تو ہمارے لیئے ذلت ہے کیونکہ تب ہم پر علیؑ ابن ابی طالبؑ مسلط ہو جاتا ہے۔ اور کچھ نے کہا کہ ہمیں یقین کے ساتھ علم بھی ہے کہ محمدؐ سچ کہتے ہیں جو بھی فرماتے ہیں۔ لیکن ہم اسے ولی نہیں بنائیں گے اور ہرگز کسی امر میں علیؑ کی اطاعت نہیں کریں گے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ''وہ اللہ کی نعمت کو جانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں'' (النحل-83) یعنی ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی معرفت رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر ولایت کا انکار کرتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسینؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۴۷۵)

2 امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ کچھ یہودی مسلمان ہوئے جن میں عبداللہ بن سلام اور اسد اور ثعلبہ اور ابن یامین اور ابن صوریا بھی شامل تھے۔ وہ نبی اکرمؐ کے پاس آ کر کہنے لگے: اے نبی اللہؐ بیشک موسیٰؑ نے یوشع بن نونؑ کو وصی بنایا۔ یارسول اللہؐ آپؐ کا وصیؑ کون ہے؟ اور آپؐ کے بعد ہمارا ولیؑ کون ہے؟ پس یہ آیت (المائدہ-55) نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اٹھو۔ پس وہ اٹھے اور مسجد کی طرف آئے کہ ایک سائل باہر نکل رہا تھا۔ اس سے فرمایا: اے سائل تجھے کسی نے کوئی چیز عطا کی ہے؟ اس نے کہا: ہاں یہ انگوٹھی فرمایا: کس نے عطا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ مجھے اس مرد نے عطا کی ہے جو نماز پڑھ رہا ہے۔ فرمایا: کس حال میں عطا کی ہے؟ اس نے کہا: جب وہ حالت رکوع میں تھا۔ پس نبی اکرمؐ نے تکبیر بلند کی اور اھل مسجد نے بھی اللہ اکبر کہا۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: میرے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ تمہارا ولی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے ہمارے نبی ہونے پر اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ولی ہونے پر۔ پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ''اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنوں کو ولی بناتے ہیں پس اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے'' (المائدہ-56) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۴۷۷)

فوائد:۔

1- کلام الٰہی کے مطابق صرف اور صرف (کلمہ حصر) اللہ، رسول اللہؐ اور آئمہ طاہرینؑ ولی ہیں۔ کسی مقصر ملاں کے ولایت میں شامل ہونے کی گنجائش نہیں ہے۔

2- مقصر ملاں اپنے آباء واجداد کی سنت پر قدم بقدم چل رہا ہے اور سارے قرآن کو ماننے سے گریز کرتا ہے کیونکہ پھر مولا علیؑ اور اسکی ذریتؑ اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ پھر صرف اللہ کے نازل کردہ احکامات کے تحت فیصلے کرنے پڑیں گے اور ظنی فتاویٰ کا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔

3- سورۃ مائدہ کی آیت 56 کے بارے میں قول معصومؑ کا خلاصہ ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین یعنی علیؑ سے محبت کرتے ہیں وہی حزب اللہ یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ اور اسکے ولیؑ کے شیعہ ہیں اور وہی تمام بندوں پر غالب ہیں۔ اللہ نے اس آیت کی ابتداء اپنی ذات سے کی ہے پھر اپنے نبیؐ اور پھر اپنے ولیؑ کا ذکر کیا ہے۔

❖......❖......❖

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے رسولؐ جو کچھ تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسے پہنچادو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے تمہیں محفوظ رکھے گا بیشک اللہ کافر قوم کو ھدایت نہیں کرتا۔ (المائدہ-67)

1- ایک دن رسول اللہؐ باہر نکلے اور وہ سوار تھے۔ اور مولا علیؑ بھی نکلے اور وہ پیدل تھے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا:۔ اے ابوالحسنؑ آپ یا تو سوار ہو جائیں یا واپس چلے جائیں کیونکہ اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ بھی سوار ہوں جب میں سوار ہوں اور آپ پیدل ہوں جب میں بھی پیدل ہوں اور آپ بھی بیٹھیں جب میں بیٹھا ہوا ہوں یہ اللہ کے قوانین میں سے قانون ہے جو تمہاری نشت و برخاست کے لیئے ضروری ہے اور اللہ نے اپنی کرامتوں میں سے مجھے کوئی کرامت نہیں عطا کی مگر تمہیں بھی ویسی ہی کرامت عطا کی اور اللہ نے مجھے نبوت و رسالت سے مخصوص فرمایا اور اس میں آپؑ کو میرا ولی بنایا تم اللہ کی حدود قائم کرنے والے ہو اور مشکلات میں قیام کرنے والے ہو۔ اور مجھے اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو تیراا نکار کرے۔ اور وہ میرا اقرار نہیں کرتا جو تمہاری مخالفت کرے اور اس کا اللہ پر ایمان ہی نہیں جس نے تیرا کفر (انکار) کیا اور بیشک تیرا فضل میرا فضل ہے اور بیشک میرا فضل اللہ کا فضل ہے اور یہی اللہ کا قول ہے ''اے رسولؐ کہہ دو یہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت کی وجہ سے ہے اس پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے اس سے جو کچھ وہ (لوگ) جمع کرتے ہیں'' (یونس۔58) یعنی اللہ کا فضل تمہارے نبیؐ کی نبوت ہے اور اس کی رحمت ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے اور نبوت و ولایت کی وجہ سے شیعہ خوش ہوتے ہیں اور یہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں یعنی دنیا میں ان کے مخالفوں کے پاس مال اور بال بچے۔ اللہ کی قسم یا علیؑ تمہیں صرف اس لیئے خلق کیا گیا تا کہ تیرے رب کی عبادت ہو اور تیری ذات سے دین کے معالم کی معرفت ہو اور تجھ سے بوسیدہ سبیل کی اصلاح ہو جائے۔ وہ یقیناً گمراہ ہو گیا جس نے تجھے گم کر دیا اور وہ ہرگز اللہ عزوجل کی طرف ھدایت نہیں پا سکتا جو تیری طرف اور تیری ولایت کی طرف ھدایت نہیں پاتا اور یہی میرے رب عزوجل کا قول ہے ''اور بیشک میں بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے پھر سیدھے راستے پر چلے'' یعنی تیری ولایت کی طرف۔ اور یقیناً میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تیرا حق اسی طرح فرض ہے جیسے میرا حق فرض ہے اور بیشک تیرا حق لازمی فرض ہے اس پر جو مجھ پر ایمان لائے اور اگر تم نہ ہوتے تو حزب اللہ کا تعارف نہ ہوتا اور تیری وجہ سے اللہ کے دشمنوں کا پول کھل گیا اور جس کے پاس تیری ولایت نہیں اس کے پاس کوئی چیز بھی نہیں اور بیشک اللہ عزوجل نے مجھ پر نازل فرمایا ''اے رسولؐ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دو یعنی یا علیؑ تیری ولایت کے بارے میں اور اگر تم نے ایسا کر کے نہ دکھایا تو تو نے میری رسالت نہیں پہنچائی۔ اور جو حکم تیری ولایت کے بارے میں دیا گیا تھا اگر میں نہ پہنچاتا تو میرے اعمال ختم ہو جاتے۔ اور جو اللہ عزوجل سے تیری ولایت کے بغیر ملاقات کرتا ہے تو اسکے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور مجھے اپنا وعدہ وفا کرنا ہے اور میں تو کچھ نہیں بولتا سوائے میرے رب تبارک وتعالیٰ کے قول کے اور بیشک میں جو کچھ کہتا ہوں تیرے بارے میں وہ اللہ عزوجل کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ (البرہان۔ج۲۔ص۴۹۵)

فوائد:۔

1- اس آیت کی تفصیل سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 3 کے ذیل میں گذر چکی ہے۔ لوگوں نے نماز روزہ حج زکواۃ کو تو لے لیا مگر سب سے اہم فرض ولایت کو ترک کر دیا۔

2- تبلیغ ولایت صرف زبانی اعلان کا نام نہیں بلکہ عمل کا نام ہے جیسا کہ آیت میں کر کے دکھانے کا حکم آیا اور رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کو دونوں ہاتھوں سے بلند کر کے تبلیغ ولایت انجام فرمائی سوا لاکھ سے زیادہ حاجیوں کے سامنے۔

3- اللہ عزوجل کو پسند نہیں کہ اس کا ایک حبیبؐ سوار ہو تو دوسرا حبیبؑ پیدل چلے۔ پھر عزیز الجبار کیسے برداشت کرے کہ نماز میں ایک کو داخل کر دو دوسرے کو خارج کر دو یا کلمہ میں ایک کو طوعاً جز وقرار دو دوسرے سے انکار کر دو بغض وحسد سے۔ جو ولایت سے انکار کرے اس کا تو توحید و رسالت پر ایمان ہی نہیں ہوتا۔ ولایت علیؑ دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر

ہے۔

4- غدیرخم کے مقام پر رسول اللہؐ نے صلاۃ جامع کا حکم دیا اور ولایت علیؑ پر طویل خطبہ دیا یعنی با جماعت نماز ہوتی وہی ہے جس میں ولایت علیؑ سے لے کر ظہور قائمؑ تک کا ذکر خیر ہو۔

❖......❖......❖

قُلْ يَـٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۸

کہہ دو اے اھل کتاب تم کسی چیز پر نہیں ہو حتیٰ کہ تم تورات اور انجیل کو قائم کرو اور اس چیز کو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور (اے نبیؐ) جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں ہی اضافہ کرتا ہے پس تم کافر قوم پر افسوس نہ کرو۔ (المائدہ-68)

1- امام محمد باقرؑ کے قول کے مطابق جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے کا مطلب ولایت امیر المؤمنینؑ اور ولایت آئمہ طاہرینؑ ہے۔ (البرہان۔ج ۲۔ص ۵۰۰)

فوائد:۔

1- ولایت مولا علیؑ تمام امتوں پر بطور فرض نازل کی گئی۔ جب ولایت مولا علیؑ والی آیات سنائیں جاتی ہیں تو مقصرین کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ انہیں قرآن و حدیث سے زیادہ ملاں کے فتوں پر بھروسہ ہے۔ منکر ولایت کا فر قوم کی جہالت و گمراہی پر افسوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انہوں نے عالم زر میں اپنی مرضی سے ولایت علیؑ کو ٹھکرایا تھا اس لیئے ان پر قرآن و حدیث کا اثر نہیں ہوتا۔

❖......❖......❖

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝۷۱

اور وہ گمان کرتے ہیں کہ اب کوئی فتنہ برپا نہیں ہوگا پس وہ اندھے اور بہرے بن گئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے اکثر اندھے اور بہرے بن گئے اور اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو وہ کرر ہے ہیں۔ (المائدہ-71)

1- اور وہ گمان کرتے ہیں کہ اب کوئی فتنہ برپا نہیں ہوگا جب نبی اکرمؐ ان میں موجود تھے۔ جب رسول اللہؐ نے پردہ فرمایا تو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اور جب امیر المؤمنینؑ نے قیام کیا تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی۔ اس کے بعد پھر ساعت تک اندھے اور بہرے ہو گئے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج ۲۔ص ۵۰۱)

فوائد:۔

ا۔ رسول اللہؐ کی ظاہری حیات میں یہی سمجھتے رہے کہ کوئی آزمائش نہیں پڑے گی مگران کے پردہ فرمانے کے فوراً بعد ہر چیز بھول گئے نہ قرآن کی آیاتِ ولایت نظر آتی تھیں نہ خطبہ غدیرخم کانوں میں گونجتا تھا۔ جب مولاعلیؑ کولوگوں نے مجبور کیا تو مولانے ظاہری خلافت سنبھال لی اوران پراللہ نے مہربانی کی مگراس کے بعدا کثریت پھرفرضِ ولایت کو بھول گئی اورامام عصرؑ کے آنے تک اکثریت اندھی اور بہری رہے گی۔مقصرین کوقرآن کی آیات ساری نظرنہیں آتیں اوراحادیث کانوں پراثرنہیں کرتیں۔

❖......❖......❖

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَايَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیاان پرداوُدؑاورعیسیٰؑ بن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی یہ اس لیئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اورحد سے آگے بڑھے۔وہ اس برائی سے بازنہیں آتے تھے جس کو کرلیتے تھے بہت بری بات تھی جووہ کرتے تھے۔تم ان میں سے اکثرلوگوں کو دیکھتے ہوکہ وہ منکروں (کافروں) کوولی بناتے ہیں بہت براہے جوکچھ انہوں نے اپنے لیئے آگے بھیجا ہےاس لیئے ان پراللہ کا غضب ہے اوروہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گےاوراگروہ اللہ اور نبی پراوراس چیز پرجواس نبی پرنازل کی گئی ہے ایمان لائے ہوتے تووہ ان کواپنا ولی(سرپرست)نہ بناتےلیکن ان میں سے اکثرنافرمان ہیں۔

(المائدہ-78-81)

1- شیعوں میں سے کچھ لوگ سلطان (حاکم) کے اعمال (کارندے) بن جاتے ہیں اوران کے لیئے کام کرتے ہیں اوران سے محبت کرتے ہیں اوران کواپنا ولی (سرپرست) بناتے ہیں۔ایسے لوگوں کے بارے میں ایک شخص نے امام جعفرصادقؑ سے پوچھا تو آپؑ نے فرمایا'' وہ شیعوں میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ انہیں میں سے ہیں'' پھرامامؑ نے سورہ مائدہ کی یہ آیات (78-81) تلاوت فرمائیں اورفرمایا خنزیرداوٗدؑ کی زبان سےاور بندرعیسیٰؑ کی زبان سے۔ (البرہان۔ج۲۔ص۵۰۳)

2- اللہ کےقول'' تم ان میں سے اکثرکودیکھتے ہوکہ وہ کافروں (منکروں) کوولی (سرپرست) بناتے ہیں'' کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ وہ جابر بادشاہوں کوولی بناتے ہیں اوران کی نفسانی خواہشات کوان کے لیئے خوبصورت بناتے ہیں تاکہ دنیا کا کچھ حصہ مل جائے۔(البرہان۔ج۲۔ص۵۰۴)

فوائد:۔

1- منکرین ولایت جو جابر بادشاہ بنے ہوئے ہیں ایسے خودساختہ ولیوں کا وکیل (کارندہ) بننا منع ہے، ایسے وکیل شیعہ نہیں ہوتے بلکہ وہ انہی مجوسیوں میں سے ہوتے ہیں جن کے لیئے کام کرتے ہیں اور کمزور ایمان والے شیعوں سے رقمیں بٹورتے ہیں پھر اس میں سے ان کو بھی حصہ ملتا ہے۔ ایسے کارندے وکیل اپنے جابر حاکموں کی خواہشات کو آراستہ کرتے ہیں کہ آپ تو حجت خدا ہیں آپ کی ذاتی رائے پر مبنی فتویٰ بالکل حکم الٰہی ہے اور آپ جابر ہیں اس لیئے آپ کا فتویٰ بغیر دلیل کے سب پر ماننا واجب ہے۔

2- شیعہ قوم اگر کسی منکرِ ولایت علیؑ کو خنزیر کہہ کر پکارتی ہے تو وہ سنت حضرت داوٗدؑ پر عمل کرتی ہے۔

❖......❖......❖

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ ج وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَلَكُمْ ط عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝١٠١ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝١٠٢

اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم ان کے متعلق سوال کرو جب قرآن نازل کیا جارہا ہو تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی۔ اللہ نے ان سے درگذر کیا اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔ تم سے پہلے ایک قوم نے (اسی طرح کا) سوال کیا تھا پھر وہ ان کے منکر ہوئے۔ (المائدہ-101-102)

1- حضرت صفیہؑ بنت عبدالمطلبؑ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا تو وہ آرہی تھیں کہ راستے میں ایک شخص نے کہا: اپنے کانوں کی بالیاں چھپالو کیونکہ رسول اللہؐ سے قرابت داری تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ حضرت صفیہؑ نے جواب دیا: اے حرام زادے تو میری بالیاں دیکھتا ہے۔ پھر رسول اللہؐ کے پاس پہنچ کر رو کر خبر سنائی۔ رسول اللہؐ باہر نکلے اور صلاۃ جامع کا حکم دیا تو لوگ جمع ہوگئے تو آپؐ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں دے سکتی؟ جب میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو (اپنے تو اپنے) تمہارے محتاجوں کی شفاعت کروں گا۔ آج کوئی مجھ سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھ لے میں بتاؤں گا۔ ایک شخص اٹھا اور پوچھا: یارسول اللہؐ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تیرا باپ وہ نہیں جسے تو پکارتا ہے تیرا باپ فلاں بن فلاں ہے۔ ایک اور شخص اٹھا اور پوچھا: یارسول اللہؐ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ وہی ہے جسے تو پکارتا ہے۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: اس شخص کو کیا ہوگیا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ میری قرابت فائدہ نہیں دے سکتی وہ اپنے باپ کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتا؟ پھر وہ شخص کھڑا ہوگیا اور عرض کی: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یارسول اللہؐ۔ اللہ کے غضب سے اور اس کے رسولؐ کے غضب سے۔ مجھے معاف فرمادیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (البرہان۔ ج۲۔ ص۵۳۳)

2- امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے قیل وقال اور مال برباد کرنے اور کثرت سے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پوچھا گیا کہ یہ اللہ کی کتاب میں کہاں ہے تو آپؑ نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 114 اور آیت نمبر 5 اور سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 101 تلاوت فرمائی۔ (البرہان۔ ج۲۔ ص۵۳۴)

3- مولا علیؑ نے فرمایا کہ ایک خطبہ میں رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ نے تم پر حج واجب کیا ہے۔ ایک شخص (عکاشہ یا سراقہ) نے سوال کیا: یارسول اللہؐ کیا ہر سال کیلیئے؟ آپؐ نے یہ سن کر رخ پھیر لیا۔ سائل نے دو تین دفعہ سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دوں تو پھر کیا ہو۔ اللہ کی قسم اگر ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال کے لیئے واجب ہوجاتا اور واجب ہوجاتا تو تم سے بن نہ پڑتا اور بن نہ پڑتا تو تم کافر ہوجاتے لہذا جب تک میں خود کسی امر کی تصریح نہ کرنا چاہوں تو تم اسکے پیچھے نہ پڑا کرو اس لیئے کہ تم سے پہلے والے بہت سے سوال کرنے کے سبب اور اپنے انبیاءؑ سے اختلاف کرنے کے سبب ہلاک ہوئے۔ لہذا جس

چیز کے کرنے کا میں تم کوحکم دوں اسے جہاں تک ممکن ہو بجا لاؤ اور جس چیز سے میں تم کو باز رکھوں اس سے حتماً اور قطعاً باز رہو۔ (تفسیر صافی۔ج ا۔ص ۴۵۴)

فوائد:۔

1۔ اسلام آسان اور دین فطرت ہے۔ رسول اللہؐ نے تمام فرائض اور حلال وحرام اور حدود واحکام واضح بتا دیئے۔مزید قیل وقال اور سوالات کی ضرورت ہی نہیں۔ دراصل دین کی بنیاد سے توجہ ہٹانے کے لیئے مقصر ملاں نے نام نہاد ماڈرن مسائل اور غیر اہم مسائل کی طرف کمزور عوام کا رخ پھیر دیا ہے۔مقصر ملاں رسول اللہؐ کے قربیٰؑ کی مودت سے ہٹا کرلوگوں کے گلے میں اپنی تقلید کی رسی ڈالنا چاہتا ہے۔انسان کا کام تو بس سننا اور اطاعت کرنا ہے۔ ❖......❖......❖

سورة الانعام

وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝

اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر جن لوگوں نے شرک کیا ان سے ہم کہیں گے تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم (اللہ کا شریک) سمجھتے تھے۔ پھر ان کا اس کے سوا کوئی اور فتنہ (بہانہ) نہیں ہوگا کہ وہ کہیں گے اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے۔(الانعام-22-23)

1- اللہ عزوجل کے قول ''اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرکین نہیں تھے'' کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ان کا مطلب ہوگا کہ ولایت علیؑ کے بارے میں۔(البرہان۔ج۳۔ص۱۹)

2- جہاں تک ھدایت یافتہ مومن فرقے کا تعلق ہے جو صحیح مسلمان رشد وہدایت والا ہے وہ وہی ہے جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے میرے امر کو تسلیم کرتا ہے میری اطاعت کرتا ہے مجھے ولی مانتا ہے میرے دشمنوں سے برأت کرتا ہے میری محبت رکھتا ہے میرے دشمنوں سے بغض کرتا ہے۔ میرے حق اور امامت اور میری اطاعت جو اللہ کی کتاب اور اس کے نبیؐ کی سنت میں فرض کی گئی ہے اس کی معرفت رکھتا ہے اور کبھی شبہ نہیں کرتا اور کبھی شک نہیں کرتا کیونکہ درحقیقت اللہ نے ان کے دل ہمارے حق کی معرفت سے منور کر دیئے ہیں اور ہمارے فضل کی ان کو معرفت دے دی ہے اور ان پر الہام کر دیا ہے اور ان کو ان کے سر کے بالوں سے پکڑ کر ہمارے شیعوں میں داخل کر دیا ہے حتیٰ کہ ان کے دل اطمینان میں ہیں اور یقین پکا ہے وہ شک نہیں کرتے اس میں کہ میرے بعد میرے اوصیاءؑ قیامت تک ھادی ہدایت کرنے والے ہیں جن کا ذکر قرآن کی کثیر آیات میں اللہ نے اپنی ذات اور اپنے نبیؐ کے ساتھ کیا ہے اور ہمیں طاہر اور معصوم

بنایااورہمیں اپنی مخلوق پر شاہد بنایااوراپنی زمین میں اپنی حجت بنایااوراپنے علم کا خزانچی بنایااوراپنی حکمت کی کان بنایااوراپنی وحی کا ترجمان بنایااورہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ رکھا نہ ہم اس سے دور ہوں گے اور نہ وہ ہم سے دور ہو گا حتیٰ کہ ہم حوض پر رسول اللہؐ کے پاس وارد ہوں گے جیسا کہ رسول اللہؐ فرما چکے ہیں۔اور یہ تہتر میں سے ایک فرقہ جو آگ سے نجات پانے والا ہے اور تمام فتنوں اور گمراہیوں اور شبہات سے نجات یافتہ ہے اور یہی حق طور پر اھل جنت میں سے ہیں اور یہی ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔اور یہ سارے بہتر فرقے جن کا دین حق کے بغیر ہے شیطان کے دین کی مدد کرتے ہیں جوانہوں نے ابلیس اور اسکے دوستوں سے لیا ہے وہی اللہ کے دشمن ہیں اور اس کے رسولؐ کے دشمن ہیں اور انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو بھلا دیا ہے اور اللہ اور اسکے رسولؐ سے شرک کرتے ہیں اور اس کا کفر کرتے ہیں اور غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں ایسے طریقے سے کہ جانتے نہیں اور وہ گمان یہ کرتے ہیں کہ وہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں وہ قیامت کے دن کہیں گے ''اور اللہ کی قسم ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے'' ''پس وہ اس کے سامنے اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں خبردار وہی جھوٹے ہیں''۔(المجادلہ۔18)

(البرہان۔ج۳۔ص۲۰)

فوائد:۔

1- ناجی مومنین وہ ہیں جن کے دین میں نہ شک ہے اور نہ شرک ہے۔ان کو ولایت الہیہ پر مکمل یقین ہوتا ہے اس لیئے ان کو کسی غیر معصوم ملاں کے فتووں کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ وہ کسی غیر معصوم ملاں کو ولایت میں شریک ٹھہراتے ہیں۔

2- اور دوسرے لوگ جو قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے تو اس سے یہ مطلب ہے کہ ہم ولایت وخلافت وامامت کو علیؑ اور اولاد علیؑ ہی کا حق سمجھتے تھے اور غیر کو اس میں نہیں شریک کیا کرتے تھے۔باوجود یہ جاننے کے کہ اس سے کچھ نفع نہیں پہنچے گا پھر بھی وہ کم بخت خوف و پریشانی کے مارے اللہ کے حضور میں جھوٹ بول دیں گے اور اس پر قسم بھی کھالیں گے۔

یعنی صرف منہ زبانی ولایت مولا علیؑ کو ماننا اور واضح آیات واحادیث کے ہوتے ہوئے مقصر ملاں کا فتویٰ تسلیم کرنا شرک ہے۔اور ظلم یہ ہے کہ مقصر ملاں کہتا ہے کہا اس کے فتوے کو حکم الٰہی سمجھ کر اس پر عمل کرو۔

❖......❖......❖

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢٧ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٢٨

اور کاش تم دیکھو کہ جب ان کو آگ پر کھڑا کیا جائے گا تو یہ کہیں گے کاش ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی آیات کی تکذیب نہ کریں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں بلکہ ان پر (وہ حقیقت) ظاہر ہو چکی ہو گی جس کو وہ اس سے پہلے چھپاتے تھے اور اگر ان کو واپس بھیجا جائے تو وہ دوبارہ وہی کچھ کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور وہی ضرور جھوٹے ہیں۔ (الانعام-27-28)

ا۔ جابر بن عبداللہ نے امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کو کوفہ سے باہر دیکھا تو آپؑ کے پیچھے چل پڑا حتیٰ کہ آپؑ یہودیوں کے قبرستان پہنچ کر اس کے وسط میں کھڑے ہو گئے اور آواز دی اے یہودیو! اے یہودیو! قبروں میں سے جواب آیا لبیک اے ہمارے سردار۔فرمایا: تم عذاب کو کیسا پاتے ہو؟ تو انہوں نے

جواب دیا: آپؑ کی نافرمانی ھارونؑ کی نافرمانی جیسی ہے۔ پس ہم اور جو آپؑ کی نافرمانی کرتے ہیں قیامت کے دن تک عذاب میں رہیں گے۔ پھر آپؑ نے ایک ایسی آواز بلند کی کہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹ پڑیں گے۔ جابر کہتا ہے کہ میں نے جو دیکھا اس سے بے ہوش ہو گیا۔ جب افاقہ ہوا تو دیکھا کہ امیر المؤمنینؑ سرخ یاقوت کے تخت پر ہیں اور ان کے سر پر جواہرات کا تاج ہے اور سبز اور زرد لباس ہے اور رخ انور چودھویں کے چاند کی طرح ہے۔ میں نے عرض کی: اے میرے سید! یہ تو بڑی سلطنت ہے۔ فرمایا: ہاں اے جابر بیشک ہمارا ملک سلیمانؑ بن داؤدؑ کے ملک سے بہت بڑا ہے اور ہمارا غلبہ واقتدار اس کے غلبہ سے بہت بڑا ہے۔ پھر آپؑ واپس پلٹے اور ہم کوفہ میں داخل ہوئے اور میں آپؑ کے پیچھے مسجد میں داخل ہوا اور آپؑ آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہے تھے اور فرمار ہے تھے: نہیں اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ نہیں اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا'' میں نے عرض کی اے میرے مولا آپؑ کس سے کلام فرمار ہے تھے؟ اور آپؑ کس سے مخاطب تھے جبکہ میں کسی کو نہیں دیکھتا؟ فرمایا: اے جابر مجھے برھوت دکھلایا جارہا ہے اور میں اپنے دشمنان دیکھ رہا ہوں کہ وہ تابوت کے اندر بند برھوت میں عذاب میں مبتلا ہیں اور مجھے پکارتے ہیں: اے ابوالحسنؑ اے امیر المؤمنینؑ ہمیں دنیا میں واپس بلا لیں ہم آپؑ کی فضیلت کا اقرار کریں گے اور آپؑ کی ولایت کا اقرار کریں گے۔ تو میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا نہیں اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور اگر ان کو واپس بھیجا جائے تو وہ دوبارہ وہی کچھ کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور وہی یقیناً جھوٹے ہیں''۔ اے جابر جو کوئی بھی نبیؐ کے وصیؑ کی مخالفت کرے گا وہ قیامت کے دن اندھا محشور ہوگا اور میدان قیامت میں اوندھے منہ پھرایا جائے گا۔

(البرہان۔ج۳۔ص۲۳)

فوائد:۔

1- یہودیوں میں سے ہو کر مرنے اور قبر و قیامت کے عذابوں سے بچنے کا صرف واحد ایک ہی ذریعہ ہے کہ مولا علیؑ کے فضائل اور ولایت کا اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل اور زبان سے اقرار کیا جائے۔

2- اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب اور خودساختہ آیات کی تکریم چھوڑ دینی لازم ہے۔

❖......❖......❖

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا ۳۸

فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۸ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۹ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ

السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۰ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا

تَدۡعُوۡنَ اِلَيۡهِ اِنۡ شَآءَ وَتَنۡسَوۡنَ مَا تُشۡرِكُوۡنَ ۝ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمۡ يَتَضَرَّعُوۡنَ ۝ فَلَوۡلَاۤ اِذۡ جَآءَهُمۡ بَاۡسُنَا تَضَرَّعُوۡا وَلٰـكِنۡ قَسَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝

اور زمین میں کوئی چلنے والا نہیں اور کوئی اڑنے والا نہیں جو اپنے پروں سے اڑتا ہے مگر یہ سب تمہاری طرح امتیں ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب میں کسی چیز کی کسر نہیں چھوڑی پھر یہ سب اپنے رب کی طرف اکٹھے کیئے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں۔ اللہ جسے چاہے گمراہ چھوڑ دے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر ڈال دے۔ کہو کیا تم نہیں سمجھتے کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو بلکہ تم صرف اسی کو پکارتے ہو اور وہ اس (مصیبت) کو اگر چاہے تو دور کر دیتا ہے جس کے لیئے تم اسے پکارتے ہو اور تم ان سب کو بھول جاؤ جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو۔ ہم نے تم سے پہلے امتوں کی طرف رسول بھیجے اور بدحالی اور مصیبت سے ہم نے ان پر گرفت کی کہ شاید وہ عاجزی اختیار کریں۔ پس جب ان پر ہماری طرف سے سختی آئی تو انہوں نے عاجزی کیوں اختیار نہ کی بلکہ ان کے دل اور سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کیلئے ان اعمال کو خوشنما بنا دیا جو وہ کر رہے تھے۔ (الانعام۔38-43)

1- بیشک اللہ عزوجل نے ہمارے نبیؐ کو اپنے پاس نہ بلایا جب تک ان کیلئے دین مکمل نہ کر دیا اور آپؐ پر قرآن نازل فرمایا جس میں تمام چیزوں کا بیان ہے اس میں حلال اور حرام اور حدود اور احکام کا بیان ہے اور وہ تمام چیزیں جن کی انسان کو ضرورت ہو سکتی ہے اس میں مکمل ہیں اسی لیئے اللہ فرماتا ہے ''ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی''۔ (خلاصہ حدیث۔امام علی رضاؑ) (البرہان۔ج ۳۔ص ۲۸)

2- اللہ تعالیٰ کے فرمان ''جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں بہرے اور گونگے ہیں'' کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ھدایت والی بات نہیں سنتے اور گونگے خیر (ولایت) کی بات نہیں کرتے ''ظلمات میں ہیں'' یعنی کفر کے اندھیروں میں ہیں ''اور اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم پر ڈال دیتا ہے'' اور یہ اس امت کے قدریہ فرقے کی رد ہے اللہ ان کو قیامت کے دن ستارہ پرستوں اور عیسائیوں اور مجوسیوں کے ساتھ محشور کرے گا اور وہ کہیں گے ''اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے'' اللہ فرمائے گا ''دیکھو یہ کس طرح اپنے آپ پر جھوٹ بولتے ہیں اور جو کچھ یہ جھوٹ باندھا کرتے تھے وہ سب گم ہو جائے گا'' (الانعام۔24)۔ اور رسول اللہؐ کا فرمان ہے: خبردار ہر امت میں مجوسی ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: کوئی تقدیر نہیں اور گمان کرتے ہیں کہ مشیت اور قدرت ان کی طرف ہے اور انہی کے لیئے ہے۔ (البرہان۔ج ۳۔ص ۲۹)

3- اسی آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے بارے میں اتری ہے جنہوں نے اوصیاءؑ کی تکذیب کی وہ بہرے اور گونگے ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے وہ گمراہی کے اندھیروں میں ہیں جو ابلیس کی اولاد ہوتا ہے وہ اوصیاءؑ کی تصدیق نہیں کرتا اور نہ کبھی ان پر ایمان لائیں گے اور یہ وہی

لوگ ہیں جن کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور جو آدمؑ کی اولاد ہیں وہ اوصیاءؑ پر ایمان لاتے ہیں پس وہی صراط مستقیم پر ہیں۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۹)

فوائد:۔

1- علم الٰہی کے مطابق جن چیزوں کی انسان کو قیامت تک ضرورت ہوسکتی ہے وہ قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔لہذا کسی مقصر ملاں کو دین میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دی گئی۔قادر مطلق نے دین کو ولایت علیؑ سے کامل واکمل بنادیا ہے۔

2۔ جو لوگ ولایت والی آیات واحادیث کو نہیں سنتے اور نہ منہ سے ولایت کا اقرار کرتے ہیں وہی گمراہی کے اندھیروں میں دھکے کھانے والے ہیں۔اللہ بے نیاز کو ان کی پرواہ نہیں ہے انہیں ظلمات میں چھوڑ دیتا ہے۔

3۔ قول معصومؑ حق ہے ولایت علیؑ میں شرک کرنے والے مجوسی ہیں وہی قیامت کے دن جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ وہ تو شرک نہیں کرتے تھے حالانکہ انہوں نے کھلم کھلا مشیت اور قدرت کو اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے یعنی اپنی مرضی سے دین میں جو چاہیں تبدیلی کرلیں حرام وحلال کو بدلنا ان کے لیئے معمولی بات ہے اور قدرت کا مظاہرہ بھی کرتے ہیں کہ خود کو معصوم انبیاءؑ بنی اسرائیل سے افضل قرار دیتے ہیں۔اور اپنے آپ کو لوگوں کے اعمال کا ٹھیکیدار قرار دیتے ہیں۔

4۔ قول معصومؑ حق ہے کہ شیطان کی اولاد ولایت مولا علیؑ پر نہ ایمان رکھتی ہے اور نہ تصدیق (شہادت دینا) کرتی ہے۔حضرت آدمؑ کی پاک ولادت والی اولاد ہی ولایت کے سیدھے راستے پر ہے۔مقصروں کے دل دن بدن سخت ہورہے ہیں۔

❖......❖......❖

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوۡا بِمَآ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ؕ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝

پس جب انہوں نے اس نصیحت (ذکر) کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھی ہم نے ہر چیز کے دروازے ان پر کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں میں خوب مگن ہوگئے جو ان کو دی گئی تھیں ہم نے اچانک ان کو پکڑ لیا اور تب وہ مایوس ہوکر رہ گئے پھر ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی جنہوں نے ظلم کیا اور ہر تعریف اللہ رب العالمین کے لیئے ہے۔ (الانعام -44-45)

1۔ اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قول ''پس جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی'' کا مطلب ہے کہ جب انہوں نے ولایت علیؑ امیر المؤمنین کو ترک (چھوڑ) کر دیا حالانکہ اس کا ان کو حکم دیا گیا تھا'' پھر ان پر ہم نے ہر چیز کے دوازے کھول دیئے'' یعنی دنیا کی دولت کے اور جو کچھ اس میں مہیا ہے ان کے لیئے۔اور اللہ کو قول'' حتیٰ کہ جب وہ خوب مگن ہوگئے اس میں جو ان کو دیا گیا ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا تو وہ مایوس ہوکر رہ گئے'' یعنی قیام قائمؑ سے کہ ان کا قطعاً کوئی مددگار نہ ہوگا اور یہی اچانک گرفت ہے۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۳۰)

2۔ امیر المؤمنینؑ کے خدمت گار حضرت قنبر کو حجاج بن یوسف کے سامنے پیش کیا گیا اس نے پوچھا: تم علیؑ ابن ابی طالبؑ کا کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان کے وضو کا پانی مہیا کرتا تھا اس نے پوچھا: وہ وضو سے فارغ ہوکر کیا فرماتے تھے؟ جواب دیا: یہ آیات (الانعام -44-45) تلاوت فرمایا کرتے تھے۔حجاج نے کہا کہ ان کی تاویل ہمارے خلاف کرتے تھے؟ جواب دیا: ہاں۔اس نے کہا: اگر میں تمہاری گردن ماردوں تم کیا کروگے؟ جواب دیا: تب میں سعادت پاؤں گا اور تو شقی ہوجائے گا۔پس اس نے حضرت قنبر کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔

(خلاصہ حدیث۔امام علی نقیؑ)(البرہان۔ج ۳۔ص ۳۲)

فوائد:۔

1۔ جولوگ ذکر ولایت مولا علیؑ کو چھوڑ کر ضعیف شیعوں کا مال اکٹھا کرنے میں خوب مگن ہیں ان کو امام زمانہ عجل اللہ اچانک پکڑنے والے ہیں اور ولایت علیؑ سے روکنے والے ظالموں کی جڑ کاٹ دیں گے۔

2۔ سلمان وبوذر ومیثم وقنبر کے پیروکار ابلیس کی مجوسی اولاد کی آمریت سے ہرگز نہیں ڈرتے اور تبلیغ ولایت جاری رکھتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَاِذَا رَاَیۡتَ الَّذِیۡنَ یَخُوۡضُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِهٖ ؕ وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۝۶۸

اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو ان سے اعراض کرو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں غور وخوض کرنے لگ جائیں اور اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ (الانعام-68)

ا۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اس مجلس میں نہیں بیٹھتا جس میں امامؑ کو برا بھلا کہا جائے یا اس میں مسلمان کی غیبت کی جائے بیشک اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات پر (فضول) بحث کرتے ہیں تو ان سے اعراض کرو جب تک کہ وہ کسی دوسری بات پر غور کرنے لگ جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ (خلاصہ حدیث۔ رسول اللہؐ) (البرہان۔ج ۳۔ص ۴۱)

فوائد:۔

نام نہاد شیعہ مقصر ملاں ایسی مجالس برپا کرتے ہیں جس میں معصومینؑ کی حقیقت نورانیہ، عصمت، عظمت واقتدار، علم وحکمت اور ولایت کے بارے میں زبان درازی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ ایسے ظالم لوگوں کی مجالس میں جانے سے واضح طور پر منع کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۝۸۲ ع

جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا امن انہی کیلئے ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔(الانعام-82)

1۔ اللہ عزوجل کے قول ''جولوگ ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا'' کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کچھ محمد مصطفیؐ ولایت کے بارے میں لائے اس کو کسی فلانے ڈھمکانے کی ولایت سے خلط ملط نہ کیا۔ یہی ظلم سے خلط ملط (ملانا، آلودہ کرنا) کرنا ہے۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۵۸)

2۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں اس کے معانی شک اور شرک بھی بتلائے ہیں۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۵۸)

فوائد:۔

ا۔ ولایت مولا علیؑ میں شک کرنا یا ولایت معصومینؑ میں چپکے چپکے مقصر ملاؤں کو شریک کر لینا واضح طور پر شرک اور ظلم ہے۔ ولایت صرف اللہ اور چہاردہ معصومینؑ کے لیئے ہے۔

❖......❖......❖

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹۲

اور یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا ہے برکت والی ہے اپنے سے پہلے (کتب) کی تصدیق کرتی ہے تاکہ تم ام القریٰ (مکہ) اور اس کے اردگرد (تمام دنیا) والوں کو خبردار کرو اور جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔(الانعام -92)

ا۔ امام محمد تقیؑ سے پوچھا گیا: نبی اکرمؐ کو ''الامی'' نام کیوں دیا گیا؟ فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ عرض کی: وہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو امی اس لیئے پکارا گیا کیونکہ وہ پڑھنا نہیں جانتے تھے۔امامؑ نے فرمایا: جھوٹ بولتے ہیں اللہ کی ان پر لعنت ہو۔ یہ اسیلئے اللہ کی قسم وہ اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے'' وہ وہ ہے جس نے امیین میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان کو آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے'' (الجمعہ -2) پس وہ ان کو کیسے تعلیم دیتے تھے اگر جانتے نہیں تھے؟ اللہ کی قسم رسول اللہؐ بہتر زبانوں میں پڑھ اور لکھ لیتے تھے اور صرف ان کو امی اس لیئے کہا گیا کیوں کہ وہ اھل مکہ میں سے تھے اور مکہ امہات القریٰ میں سے ہے اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے'' تاکہ تم ام القریٰ اور اس کے اردگرد والوں کو ڈراؤ''۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۶۶)

فوائد:۔

1۔ بہتر اور تہتر کا عدد کثرت ظاہر کرنے کے لیئے استعمال ہوتا ہے یعنی معصومینؑ جن وانس، ملائکہ، حیوانات، نباتات اور جمادات اور ان تمام مخلوقات جن کا ہمیں ادراک نہیں ہے سب کی زبانیں جانتے ہیں اور سب کے لیئے رحمت ہیں اور علم الٰہی کے خزانہ دار ہیں۔

2۔ جس کا آخرت پر ایمان ہے وہی قرآن پر مکمل طور پر ایمان رکھتا ہے کہ اس کی ہر آیت ھدایت ہے نہ کہ صرف پانچ سو آیات۔ اور مومن ہی مقصروں کے حملوں سے اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مجوسی زبان کے دلدادہ جاھل مقصرین عظمت معصومینؑ کو کیا جانیں۔ اسی لیئے وہ اپنے بلوں سے باہر نہیں آتے تاکہ انکی جعلی علمیت کا پول نہ کھل جائے۔

❖......❖......❖

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًام بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں برا بھلا نہ کہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ وہ حد سے بڑھ کر اور جانے بغیر اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں۔ہم نے اسی طرح ہر گروہ کے لیئے ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا ہے پھر ان سب کو اپنے رب کی طرف واپس آنا ہے اور جو کچھ وہ کرتے رہے تھے انہیں بتائے گا۔(الانعام-108)

ا۔ اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''کیا تم نے کسی کو اللہ کو برا بھلا کہتے دیکھا ہے؟ عرض کی گئی: اللہ ہمیں آپؑ کا فدیہ بنا دے، پھر کیسے؟ فرمایا جس نے اللہ کے ولیؑ کو برا بھلا کہا یقیناً اس نے اللہ کو برا بھلا کہا۔(البرہان۔ج۳۔ص۸۴)

فوائد:۔

جو لوگ ولایت علیؑ کے بارے میں نکتہ چینی اور زبان درازی کرتے ہیں دراصل اللہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے کرتوت بڑے اچھے ہیں یہ تو قیامت کے دن پتہ چلے گا کہ جنب اللہ کے بارے میں کیا کیا کوتاہیاں کرتے رہے۔

❖......❖......❖

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

اور تیرے رب کا کلمہ سچائی اور عدل (کے لحاظ) سے کامل ہے اور اس کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اور اگر تم نے ان لوگوں میں سے اکثر کی اطاعت کی جو زمین میں (بستے) ہیں تو یہ تمہیں اللہ کی سبیل سے گمراہ کر دیں گے۔وہ اتباع نہیں کرتے مگر ظن کا اور وہ نہیں ہیں مگر قیاس آرائیاں کرنے والے۔(الانعام -115-116)

ا۔ امامؑ جب اپنی والدہ ماجدہ کے پاس ہوتا ہے تب بھی سنتا ہے اور جب ظہور فرماتا ہے تو اس کے شانوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے۔''اور تیرے رب کا کلمہ صدق و عدل سے مکمل ہے اس کے کلمات کو کوئی نہیں بدل سکتا اور وہ سب سننے والا جاننے والا ہے'' اور جب امر اس کے سپرد ہوتا ہے تو اللہ نور کا ایک مینار مقرر کرتا ہے جس سے وہ تمام شہروں کے رہنے والوں کے اعمال دیکھتا ہے۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج۳۔ص۹۰)

فوائد:۔

1۔ اللہ کے کلمات اور آیات معصومینؑ ہیں جو حق اور عدل الٰہی کے تقاضوں کے مطابق کامل و اکمل ہیں۔ٹیلی کمیونیکیشن ٹاور اور سیٹلائیٹ کے ذریعے اگر کوئی پوری دنیا کو دیکھ سکتا ہے تو

کسی کے ماتھے پر بل نہیں پڑتے نہ حیرت ہوتی ہے۔ مگر اللہ کے بنائے ہوئے امامؑ کو حاضر ناظر کہیں اور بتایا جائے کہ پوری کائنات امامؑ کے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے تو مقصر ملاں کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے۔

2۔ بڑی بڑی پگڑیوں والوں کی اکثریت سے مرعوب ہونے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ وہ ظن اجتہادی اور انسانی عقل وقیاس سے نتائج اخذ کرکے اس کو دین سمجھتے ہیں جس کا اتباع اللہ اور معصومینؑ نے منع فرمایا ہے۔ مقصر ملاں لوگوں کو اللہ کی سبیل (ولایت مولا علیؑ) سے گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔

❖......❖......❖

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢٢

کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اسکے لیئے نور قرار دیا جس سے وہ چلتا ہے لوگوں میں اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہے ان سے نکلنے والا نہیں ہے۔ اسی طرح کافروں کیلئے وہ اعمال خوشنما بنادیئے گئے ہیں جو وہ کررہے رہیں۔

(الانعام -122)

ا۔ ''کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا'' یعنی حق اور ولایت سے جاھل تھا پھر ہم نے اس کی طرف اسے ھدایت کی۔ ''اور اس کے لیئے نور قرار دیا جس سے وہ لوگوں میں چلتا ہے'' یعنی نور ولایت۔ ''اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں'' یعنی آئمہ طاہرینؑ کے علاوہ کسی اور کی ولایت میں ہے ''منکروں کیلئے وہ اعمال خوشنما بنادیئے گئے ہیں جو وہ کررہے ہیں''۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص۲۰۳)

فوائد:۔

1۔ ولایت علیؑ کے مخالفین مردہ ہیں جو گمراہی کی تاریکیوں میں گرے ہوئے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ولایت علیؑ کے بغیر انکے نماز، روزے، حج، زکواتیں بڑی خوشنما اور خالصی ہیں۔

2۔ نورِ معرفتِ ولایتِ مولا علیؑ ہی زندگی ہے کامیابی ہے رضائے الٰہی ہے قرب الٰہی ہے دنیا و آخرت کی نہ ختم ہونے والی دولت و نعمت ہے۔

❖......❖......❖

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢٥

پس جسے اللہ ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جسے وہ گمراہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے سینے کو تنگ اور بھنچا ہوا بنادیتا ہے گویا کہ وہ آسمان میں چڑھ رہا ہے اسی طرح اللہ ان لوگوں پر رجس مسلط کردیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

(الانعام-125)

1۔ جب اللہ عزوجل کسی بندے کی خیر چاہتا ہے تو اس کے دل میں نور میں سے ایک نکتہ لگا دیتا ہے اور اس کے دل کے در کھول دیتا ہے اور ایک فرشتے کو اس کا محافظ لگا دیتا ہے جو اسکو بچاتا ہے۔ اور جب کسی بندے کی بدبختی ہوتی ہے تو اس کے دل میں سیاہ نکتہ لگا دیتا ہے اور اس کے دل کے در بند ہو جاتے ہیں اور شیطان اس کو گمراہ کرنے کے لیئے اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔ پھر امامؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج۳۔ ص۹۴)

2۔ اللہ تعالیٰ کے قول "اسی طرح اللہ ان لوگوں پر رجس مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے" کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ شک ہے۔ (البرہان۔ ج۳۔ ص۹۶)

فوائد:۔

1۔ بیشک نور کا مطلب معرفت ولایت علیؑ ہے۔ جو بندے اللہ سے ھدایت کی دعا مانگتے ہیں تو اللہ ان کے دلوں میں ولایت علیؑ کی محبت کا نور ثبت کر دیتا ہے اور فرشتے اس کی محافظت کرتے ہیں پھر وہ فضائل مولا علیؑ سن کر سمجھتا اور برداشت کرتا ہے پھر اسے قرآن کی آیات سے نور ولایت پھوٹتا نظر آتا ہے پھر وہ صرف پانچ سو آیات پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔

2۔ اور جو بدبخت پہلے ہی سے ارادہ کر لے کہ ہم تو صرف مجوسی ملاں کی بات مانیں گے اور قرآن وحدیث پر اعتبار نہ کرے تو پھر اللہ اس کے دل کو سیاہ کر دیتا ہے اور اس کے دل کے تمام مسام بند ہو جاتے ہیں پھر کوئی حق کی بات اس میں داخل نہیں ہو سکتی اور اس پر اللہ رجس (شک) مسلط کر دیتا ہے اور وہ ولایت الہی پر شک کرتا ہے اور اس پر مسلط شیطان اس کے لیئے مجوسی ملاں کی ولایت خوشنما بنا کر دکھاتا ہے۔ اسطرح اپنے رجس اور نجاست کی وجہ سے ایسے لوگ معصومینؑ سے دور ہو جاتے ہیں کیونکہ رجس کو اللہ نے معصومینؑ سے دور رکھنا ہے۔

❖......❖......❖

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اور یہی میرا صراط مستقیم ہے پس تم اسی کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے۔ اس بات کی اس نے تمہیں ہدایت کی ہے شاید کہ تم بچ سکو۔ (الانعام-153)

1۔ نبی اکرمؐ کے پاس اصحاب بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے مولا علیؑ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا بیشک یہ میرا صراط مستقیم ہے پس اسی کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں کا اتباع نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے علیحدہ کر دیں گے۔ (البرہان۔ ج۳۔ ص۱۲۰)

2۔ اللہ کے قول "اور بیشک یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو" کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا آل محمدؐ وہ صراط ہیں جو اللہ کی مراد ہے۔ (البرہان۔ ج۳۔ ص۱۱۹)

3۔ امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ علیؑ ہے اور اللہ کی قسم وہی صراط ہے اور میزان ہے۔ (البرہان۔ ج۳۔ ص۱۱۹)

4۔ برید عجلی سے اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ "میرا صراط مستقیم" سے کیا مراد ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: علیؑ اور اس کے اوصیاءؑ کی ولایت۔ پھر فرمایا: اور تو جانتا ہے کہ "پس اس کی پیروی کرو" کا کیا مطلب ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ اور فرمایا: اور تو جانتا ہے "اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں سبیل سے دور کر دیں گے" کے کیا معنی ہیں؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اللہ کی قسم

فلانے ڈھمکانے کی ولایت۔اور فرمایا اور تو جانتا ہے کہ ''وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے'' کیا کیا معنی ہے؟ عرض کی: نہیں۔فرمایا: اس کے معنی علیؑ کی سبیل ہے۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۱۱۹)

فوائد:۔

1۔ سب جانتے ہیں اللہ کی سبیل علیؑ ہے رسول اللہؐ کا صراط مستقیم علیؑ ہے۔جس نے مقصر دشمنِ ولایت وعزاداری کی تقلید کی وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کے رستے سے دور ہو گیا۔اللہ رحمان ورحیم ہے لوگوں کو ولایت علیؑ کے ذریعے عذاب سے بچانا چاہتا ہے۔اس میں مخلوق کا اپنا فائدہ ہے اللہ تو بے نیاز ہے اس کو لوگوں کے گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور نہ لوگوں کی اطاعت اس کو فائدہ دیتی ہے اور معصومینؑ کو بھی کسی کی پرواہ نہیں صرف وہ مخلوقات کی فلاح چاہتے ہیں۔

❖......❖......❖

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْيَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْيَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۞۱۵۸

کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی آیات آجائیں۔جس دن تیرے رب کی بعض آیات آجائیں گی تو پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی خیر نہ کمائی ہو۔ان سے کہو انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔(الانعام-158)

1۔ امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اس دن جو ایمان لائیں گے ان کا ایمان ان کو فائدہ نہیں دے گا۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۱۲۱)

2۔ اللہ تعالیٰ کے قول ''کسی ایسے شخص کو اسکا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو'' کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یعنی میثاق (عالم ذر میں عہد ولایت) میں۔''یا اپنے ایمان میں خیر نہ کمائی ہو'' فرمایا کہ انبیاءؑ اور اوصیاءؑ اور خاص طور پر امیر المؤمنینؑ کا اقرار۔فرمایا کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا کیونکہ اسے سلب کر لیا جائے گا۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۱۲۱)

3۔ اس آیت کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آیات آئمہؑ ہیں اور آیت منتظرہ القائم عجل اللہ تعالیٰ ہیں۔پس اس دن کسی کو ایمان لانا فائدہ نہ دے مگر سوائے اس کے جس نے تلوار کے ساتھ قیام سے قبل ایمان لایا ہو اور انؑ سے پہلے انؑ کے اجدادؑ پر بھی ایمان لایا ہو۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۱۲۲)

فوائد:۔

1۔ ظہور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پہلے پہلے دل وجان سے ولایت معصومینؑ پر قائم ہو جاؤ۔ظہور ہونے کے بعد مقصر فرعونوں کی طرح پورا کلمہ پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور ذوالفقار بھی مولا علیؑ کے مخالفوں کا پورا شجرہ جانتی ہے وہ ان کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنی پیاس بجھائے گی۔

2۔ مؤمنین خوش بخت ہیں جو وہی کام کرتے ہیں جو اللہ اور اسکے ملائکہ کرتے ہیں یعنی معصومینؑ پر صلوات، دشمنان اہلبیتؑ پر لعنت اور تبرا، ولایت علیؑ پر مسرت اور امام زمانہؑ کا انتظار اور ان کے دین میں خیر ہے یعنی ولایت۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَھُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡھُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمۡرُھُمۡ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (اپنے دین سے جدا ہو گئے) اور گروہ گروہ بن گئے ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ کے پاس ہے وہی ان کو بتائے گا جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔ (الانعام-159)

1۔ اس آیت کے بارے میں فرمایا گیا کہ یعنی انہوں نے امیرالمؤمنینؑ سے علیحدگی اختیار کر لی اور گروہ در گروہ ہو گئے۔ (تفسیر قمی۔ص ۲۰۹)

2۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے دین سے جدا ہو گئے اللہ کی قسم قوم نے اپنے دین سے علیحدگی اختیار کر لی۔ (البرہان۔ج ۳۔ص ۱۲۴)

فوائد:۔

1۔ اصل دین صرف اور صرف شیعان مولا علیؑ کے پاس ہے جو دین ابراہیمؑ ہے جو دین محمد مصطفیٰؐ ہے جو اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ اور ولایت علیؑ کا کا جہاں بھی ذکر ہو اس کا مطلب چہاردہ معصومینؑ کی ولایت ہے۔

تو اللہ کے دینِ حق سے کچھ شیعوں نے ولایت پر پورا ایمان چھوڑ دیا یعنی کچھ آئمہؑ کی ولایت کو مانا باقی آئمہؑ کی ولایت کو چھوڑ دیا اور دین سے جدا ہو کر نیا گروہ بنا لیا مثلاً کیسانیہ، زیدیہ، مغیریہ، اسماعیلیہ، باطنیہ اور سمیطیہ فرقہ۔ پھر چوتھی صدی میں چند شیعوں نے ولایت علیؑ کی بجائے اپنی ولایت کا اعلان کر دیا اور دین حق سے جدا ہو کر علیحدہ اصولی فرقہ بنا لیا اور شیعان علیؑ پر ظلم کیا تمام مدارس پر قبضہ کر لیا احادیث معصومینؑ کی چار سو سے زائد کتب ضائع کر دیں۔ اب یہ اصولی فرقہ جو پہلے شیعہ تھا کھل کر ولایت علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے دے رہا ہے۔ دین کے سیاہ وسفید کے مالک بن چکے ہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے انشاء اللہ بہت جلد امام زمانہؑ آ کر انہیں بتائیں گے کہ وہ کیا کرتے رہے۔

❖......❖......❖

۱۵۹ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِھَا ۚ وَ مَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا مِثۡلَھَا وَ ھُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

جو حسنہ (نیکی) لے کر آئے گا اس کے لیئے دس گنا اجر ہے اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو صرف اس کے مثل ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ (الانعام-160)

۱۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حسنہ سے اللہ کی مراد ہم اھل بیتؑ کی ولایت ہے اور سیات (بدی) ہم اھل بیتؑ کی دشمنی ہے۔ (البرہان۔ج ۳۔ص ۱۲۶)

فوائد:۔

جن لوگوں کے اعمال ولایت معصومینؑ پر مبنی ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انکا ثواب کم از کم دس گنا کر دے گا۔ اور جن کے اعمال ایسے ملاں کے فتووں پر مبنی ہیں جو ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلومؑ کے خلاف فتوے دیتے ہیں ان کو جو سزا دی جائے گی وہ صرف ان کے غلط اعمال کے برابر ہو گی یعنی وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان پر عذاب زیادتی ہو گی۔

اگر مولاؑ کے احکام کے مطابق عمل کیئے تو اللہ جزا دے گا اور اگر ملاں (مقصر) کے حکم کے مطابق عمل کیئے تو سزا ملے گی۔

❖……❖……❖

قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِىۡ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ ‌ؕ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ اِلَّا ۱۶۳

عَلَيۡهَا ‌ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى‌ ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ

بِمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ۝

کہو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں اور وہ ہر چیز کا رب ہے۔ ہر شخص جو کچھ کماتا ہے (اس کی ذمہ داری) اسی پر ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے پھر وہ تمہیں اس چیز کے متعلق بتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

(الانعام -164)

ا۔ عبدالسلام نے امام علی رضاؑ سے عرض کی کہ آپؑ امام صادقؑ کی حدیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ "جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو جنہوں نے امام حسینؑ کو قتل کیا ان کی نسلوں کو ان کے اجداد کے فعل کی وجہ سے قتل کریں گے" امامؑ نے فرمایا کہ یہ اسی طرح ہوگا۔ اس نے عرض کی کہ پھر اللہ عزوجل کے قول "کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا" کا کیا مطلب ہے؟ امامؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے تمام تر اقوال میں سچا ہے۔ مگر امام حسینؑ کو قتل کرنے والوں کی نسلیں اپنے اجداد کے فعل پر راضی ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جو کسی چیز پر راضی ہو وہ اسی طرح ہے کہ جیسے اس کا کرنے والا ہے۔ اور اگر ایک شخص مشرق میں قتل ہو جائے پھر ایک شخص مغرب میں اس کے قتل پر راضی ہو جائے تو اللہ کے نزدیک راضی ہونے والا قاتل کا شریک ہے اور جب قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو صرف ان کو قتل کریں گے اپنے باپ دادا کے فعل پر راضی ہونے کی وجہ سے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۳۰)

فوائد:۔

1۔ عزاداری امام حسینؑ کو ختم اور بے معنی قرار دینے کیلئے سازشیں ہو رہی ہیں فتوے دیئے جا رہے ہیں، مصائب کو گھٹانے اور چھپانے کی مقصرین کوششیں کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ اور ان کے پیروکار امام حسن عسکریؑ کے قول کے مطابق فوج یزید (لعنت اللہ) سے بدتر ہیں۔

2۔ جو کسی مقصر بغض ولایت رکھنے والے ملاں کی پیروی کرے گا وہ خود اپنے اعمال سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ مقصر ملاں اعمال کی ذمہ داری اٹھانے کا دعویٰ کرتا ہے دراصل مقصر ملاں اور اس کے مریدوں دونوں کو اپنے کرتوتوں کا جواب دینا پڑے گا اور جو کچھ ولایت علیؑ، عزاداری امام مظلومؑ اور دین میں اختلافات پیدا کر رہے ہیں ان سب کا جواب دینا پڑے گا۔

❖……❖……❖

سورۃ الاعراف

قَالَ مَامَنَعَکَ اَلَّا تَسۡجُدَ اِذۡ اَمَرۡتُکَ ؕ قَالَ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ ۚ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ ﴿۱۲﴾

اللہ نے کہا تجھے کس چیز نے روکا تھا کہ تو سجدہ نہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ (الاعراف۔12)

ا۔ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا تو آپؑ اس سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تو قیاس کرتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: قیاس نہ کیا کرو کیونکہ جس نے سب سے پہلے قیاس کیا وہ ابلیس ہے اور اگر وہ آدمؑ کی نورانیت اور آگ کی ناریت پر قیاس کرتا تو نور اور نار کی ایک کی دوسرے پر فضیلت اور پاکیزگی جان جاتا۔

(البرہان۔ ج۳۔ ص۱۳۸)

فوائد:

1۔ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ و آل محمدؐ کے نور کو حضرت آدمؑ کی پیشانی میں قرار دے کر معصوم فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا۔ شیطان نے قیاس و اجتہاد سے اپنے آپ کو افضل سمجھ لیا۔ قیاس، رائے، ظنِ اجتہادی وغیرہ سب الفاظ کا ہیر پھیر ہے تاکہ مختلف گروہوں کو قابو کیا جا سکے ورنہ سب کا مطلب ایک ہی ہے جس کی دین میں ممانعت ہے۔

2۔ سجدہ نماز کا حصہ ہے اولادِ ابلیس بھی اسی کام میں مصروف ہے کہ آل محمدؐ کا ذکر نماز میں نہیں آنے دیں گے۔ اور مقصر ملاں دشمن ولایت سنت ابلیس پر عمل کرتے ہوئے اپنے ظن و قیاس سے اپنے آپ کو بنی اسرائیل کے معصوم انبیاءؑ سے افضل قرار دے رہا ہے۔

3۔ جیسے ابلیس نے حکم الٰہی کو رد کرتے ہوئے اپنے قیاس کو ترجیح دی تھی اسکی اولاد آیات قرانی اور احادیث معصومین گو رد کرتے ہوئے حارثی ملاں کے فتاویٰ کو ترجیح دیتی ہے۔

❖......❖......❖

قَالَ فَبِمَاۤ اَغۡوَیۡتَنِیۡ لَاَقۡعُدَنَّ لَہُمۡ صِرَاطَکَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِہِمۡ وَعَنۡ اَیۡمَانِہِمۡ وَعَنۡ شَمَآئِلِہِمۡ ؕ وَلَا تَجِدُ اَکۡثَرَہُمۡ شٰکِرِیۡنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخۡرُجۡ مِنۡہَا مَذۡءُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ؕ لَمَنۡ تَبِعَکَ مِنۡہُمۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنۡکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۸﴾

اس نے کہا اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہی میں ڈالا ہے میں ضرور تیری صراط مستقیم پر ان کے لیئے (گھات میں) بیٹھوں گا۔ پھر میں ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور بائیں سے (حملہ کرنے) آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گذار نہ پائے گا۔ اللہ نے کہا نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا تو میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

(الاعراف-16-18)

ا۔ صحابی زرارہ نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اے زرارہ! صرف اور صرف وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو روکنے کیلیئے بیٹھا ہے کیونکہ دوسروں سے تو وہ فارغ ہو چکا ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۳۸)

فوائد:۔

1۔ صراط مستقیم ولایت علیؑ کا راستہ ہے اور شیطان صرف شیعان مولا علیؑ کی گھات میں بیٹھا ہے کیونکہ وہ صراط مستقیم پر ہیں۔ جو ولایت علیؑ کا کسی جہت سے بھی مخالف ہے اس سے تو شیطان فارغ ہو چکا ہے۔ شیعوں کیلیئے ابلیس کیا اپنی اصل شکل میں آئے گا؟ وہ مصلح بن کر آئے گا جیسا کہ امام حسن عسکریؑ نے وضاحت فرمائی ہے کہ وہ شیعہ مدارس میں ہی ہمارے کچھ علوم حاصل کریں گے پھر کمزور ایمان والے شیعوں میں مقبول ہو جائیں گے پھر معصومینؑ کی شان گھٹانا اور ان پر جھوٹ باندھنا شروع کریں گے۔ شیعان علیؑ کو ایسے شیطانوں سے ہوشیار رہنا چاہیے جو عمامہ، عبا قبا پہن کر بہروپیا بن کر لوگوں کو ولایت علیؑ کی صراط مستقیم سے گمراہ کرتے ہیں۔ اکثریت ان کے جال میں پھنس جائے گی مگر عذاب الہی سے نہ بچ سکے گی۔

2۔ ابلیس سامنے سے حملہ کرتا ہے کہ آخرت کو ان کی نظر میں سبک کرتا ہے مثلاً اپنے نیک اعمال نماز روزے (بغیر ولایت) کے بل بوتے پر جنت جانا اور شفاعت معصومینؑ کو سبک سمجھنا۔ پیچھے سے حملہ مثلاً کمزور ایمان والے شیعوں سے مال جمع کرو مگر خرچ نہ کرنا تا کہ تمہارے وارث بعد میں مال امامؑ پر قبضہ کرلیں۔ دائیں طرف سے حملہ مثلاً دین کے معاملات کو ولایت علیؑ خارج کر کے خراب کرنا۔ گمراہی کو زینت دینا یعنی ماڈرن مسائل (اخلاقی بدحالی) کے حل کو زینت دینا۔ ولایت معصومینؑ میں ملاں کی ولایت شامل کر کے اس میں شک وشبہ داخل کر دینا۔ بائیں طرف سے حملہ مثلاً نفسانی خواہشات اور لذتوں کو غالب کر دینا یعنی حلال وحرام کو آنکھ مچولی بنا لینا۔

❖......❖......❖

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۟ؕ۲۹ فَرِیْقًا هَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۟۳۰

کہہ دو میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر عبادت کے وقت اپنا رخ سیدھا قائم رکھو اور اسی کو پکارو دین کو اسی کیلیئے خالص رکھ کر۔ اس نے جس طرح تمہاری ابتداء کی ہے اسی طرح تم دوبارہ (پلٹ کر) آؤ گے۔ ایک گروہ کو اس نے ھدایت دی اور دوسرے گروہ پر گمراہی (بطور استحقاق) مسلط ہوگئی کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا شیطانوں کو اپنے ولی بنا لیا ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ ھدایت یافتہ ہیں۔

(الاعراف-29-30)

1۔ اللہ کے قول کہ جس طرح اس نے تمہاری ابتدائے خلقت کی اسی طرح تم واپس آؤ گے۔ایک گروہ کو اس نے ھدایت عطا فرمائی اور دوسرے گروہ کا حق تھا کہ ان پر گمراہی مسلط کی، کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب اللہ نے ان کو خلق کیا تو مومن اور کافر، شقی اور سعید خلق کیا اور اسی طرح وہ قیامت کے دن ہدایت یافتہ اور گمراہ واپس آئیں گے۔اللہ فرماتا ہے یقیناً انہوں نے اللہ کے سوا شیطانوں کو اپنے ولی بنالیا اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہی ہدایت یافتہ ہیں اور وہ قدریہ فرقے والے ہیں جو کہتے ہیں کہ کوئی قدر نہیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت اور گمراہی پر قادر ہیں اور یہ ان پر منحصر ہے کہ چاہیں تو ہدایت یافتہ ہو جائیں اور چاہیں تو گمراہی اختیار کرلیں اور یہی اس امت کے مجوسی ہیں اور ان اللہ کے دشمنوں نے اللہ کی مشیت اور قدرت کی تکذیب کی ہے۔جسطرح اس نے تمہاری ابتداء کی اسی طرح واپس آؤ گے یعنی جس کو خلقت کے دن شقی پیدا کیا وہ اسی طرح اس کے پاس شقی پلٹے گا اور جس کو خلقت کے دن سعید پیدا کیا وہ اسی طرح اسکے پاس سعید واپس آئے گا۔رسول اللہؐ نے فرمایا شقی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بھی شقی ہوتا ہے۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۱۴۷)

2۔ اللہ کے قول''کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا شیطانوں کو اپنے ولی بنالیا تھا'' کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا یعنی آئمہ حقؑ کو چھوڑ کر آئمہ جور کو (ولی بنایا) اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہی ھدایت یافتہ ہیں۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۱۴۷)

فوائد:۔

1۔ دین خالص اللہ کی طرف سے ہے یعنی جو قرآن وحدیث کی صورت میں اللہ نے مکمل کر دیا اب کسی غیر معصوم مقصر ملاں کا حق نہیں کہ دین میں دخل اندازی کرے اور ظنی فتاویٰ کو دین قرار دے۔

2۔ جن لوگوں نے اللہ کی ولایت (یعنی ولایت الٰہی اور ولایت معصومینؑ) کو چھوڑ کر ایک نہیں کئی ایک شیطانوں کو اپنا ولی بنالیا ہے یعنی ولایت الٰہی میں شرک کیا وہی لوگ قدریہ اور مجوسی ہیں۔شیطان اس لیئے کہ وہ شیطان کی طرح اپنا قیاس وظن استعمال کر کے معصومینؑ سے شرک کرتے ہیں خود لوگوں کے ولی بن بیٹھے ہیں اور اللہ کی مشیت اور قدرت جو معصومینؑ ہیں اس کی بھی تکذیب کرتے ہیں۔یعنی اپنی منشاء کے مطابق دین میں دخل اندازی کریں، حلال وحرام بدلیں اور قادر ہیں کہ خود کو معصومؑ سے افضل قرار دے لیں ،لوگوں کے اعمال کی ذمہ داری لے لیں۔اور یہی لوگ واضح طور پر اس امت کے مجوسی ہیں جو آئمہ حقؑ کی ولایت کو چھوڑ کر خود امام بناتے ہیں جو حقِ معصومینؑ کے خلاف فتوے دے کر ظلم وجور کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو رہبر وھادی بھی سمجھتے ہیں۔

3۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ قدریہ عقیدہ درست نہیں اسی طرح جبریہ عقیدہ بھی درست نہیں کہ انسان مکمل طور پر نیکی اور بدی کرنے پر مجبور ہے پھر تو جزا اور سزا بے معنی ہو جاتے ہیں۔حقیقت اس کے مابین ہے کہ انسان کو ھدایت اللہ کی رحمت اور معصومینؑ کی راہنمائی سے ملتی ہے جس کا ہمیں شکر ادا کرنا ہے، اور گمراہی انسان کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے مسلط ہو جاتی ہے یعنی جن لوگوں نے عالم ذر میں اپنی مرضی سے ولایت علیؑ کا اقرار نہ کیا وہی اس دنیا میں شقی ہیں۔

❖......❖......❖

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

اے اولاد آدم ہر عبادت کے وقت اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(الاعراف -31)

ا۔ اللہ کے قول ’’ ہر عبادت کے وقت اپنی زینت اختیار کرو‘‘ کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اس کا مطلب آئمہؑ ہے۔
(البرہان۔ج ۳۔ص ۱۴۹)

فوائد:۔

قول معصومؑ ہے کہ اپنی مجالس کو ذکر علیؑ سے زینت دو۔ یعنی زینت سے مراد ذکر علیؑ ہے، ذکر آئمہؑ ہیں یعنی تمام عبادات اور مجالس کی زینت ذکر معصومینؑ ہونی چاہیے۔ لہذا جس عبادت میں ذکر ولایت علیؑ نہ ہو وہ بدصورت اور نا قابل قبول ہوتی ہے۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے

سرکشی (تکبر) کی ان کے لیئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے اور ہم اسی طرح مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں ان کے لیئے جہنم کا بچھونا ہوگا اور اسی کا اوڑھنا اور اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح اعمال کیئے ہم کسی شخص پر اس کی وسعت (استطاعت) سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے یہی لوگ جنتی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کے سینوں میں جو کچھ کدورت ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔

ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے ہر تعریف اس اللہ ہی کیلئے ہے جس نے اس کی ہمیں ھدایت عطا کی۔ اگر اللہ ہمیں ھدایت نہ دیتا تو ہم ھدایت نہ پاتے۔ یقیناً ہمارے رب کے رسولؐ حق کے ساتھ آئے تھے۔(اس وقت) ان ندا آئے گی کہ یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کی وجہ سے ہے جو تم کرتے رہے ہو۔(الاعراف -40-43)

ا۔ اللہ عزوجل کے قول ''ہر تعریف اس اللہ ہی کیلئے ہے جس نے اس کی ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ممکن نہ تھا کہ ہم ہدایت پاتے'' کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو نبی اکرمؐ اور امیر المؤمنینؑ اور آئمہؑ جو ان کی ذریت سے ہیں کو بلایا جائے گا اور لوگوں کے سامنے ان کی نشست لگائی جائے گی۔ جب ان کے شیعہ ان کو دیکھیں گے تو کہیں گے ''ہر حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے اس کی ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا'' یعنی اللہ نے ہمیں امیر المؤمنینؑ اور آئمہؑ جو ان کی ذریت سے ہیں کی ولایت کی ھدایت عطا فرمائی۔(البرہان۔ج۳۔ص۱۶۳)

فوائد:۔

1۔ احادیث کے مطابق اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے اور ان سے تکبر کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ولایت مولا علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں۔ یعنی جو اللہ کی آیتِ کبریٰ کی ولایت کے خلاف فتوے دیتے ہیں اور پھر تکبر و سرکشی کرتے ہوئے خود آیت اللہ بن بیٹھتے ہیں ان کے لیئے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے چاہے وہ با جماعت رو رو کر جمعرات کو توبہ اور استغفار کریں۔ نجات اسی میں ہے کہ ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلومؑ کی مخالفت چھوڑ دیں۔

2۔ ولایت علیؑ مشکل کام نہیں کیونکہ اللہ انسان کی استطاعت کے مطابق بوجھ ڈالتا ہے صرف شک، ظن اور رجس والے عقاید کو خیر باد کہنا ہوگا اور تقویٰ اور یقین والے دینِ ولایت کو اپنانا ہوگا۔

3۔ شیعان علیؑ جب معصومینؑ کو روز قیامت دیکھیں گے تو بے اختیار اللہ کی حمد و ثنا کریں گے جس نے ولایت کی نعمت ان کو عطا کی تھی۔ شیعان علیؑ اپنے نماز روزوں پر فخر نہیں کرتے۔ ولایت علیؑ کا کم از کم اجر جنت کی وراثت ہے جو ولایت علیؑ کی بنیاد پر کیئے گئے اعمال کا نتیجہ ہے۔

❖......❖......❖

وَ نَادٰٓی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ ۴۴

وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى

الظّٰلِمِيۡنَ ۝ۙ الَّـذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ

كٰفِرُوۡنَ ۝۴۵

اور جنت والے دوزخ والوں کو آواز دیں گے یقیناً ہم نے تو اس وعدے کو سچا پایا ہے جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا۔ کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا سچا پایا؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ تب ایک مؤذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو

ظالموں پر۔ جو اللہ کی سبیل سے (لوگوں کو) روکتے تھے اور اس کو ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور وہ آخرت سے منکر تھے۔

(الاعراف -44-45)

1۔ مولا علیؑ نے نہروان سے واپسی پر ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا ''اور میں ہی دنیا اور آخرت میں مؤذن ہوں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ''تب مؤذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر'' میں وہ مؤذن ہوں۔ اور اللہ فرماتا ہے ''اور اذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے'' اور میں وہ اذان ہوں۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۶۴)

2۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ کی کتاب میں مولا علیؑ کے بہت نام ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے۔ اللہ کا قول ''تب مؤذن ان کے درمیان اذان دے گا'' پس وہ مؤذن علیؑ ہیں ان کے درمیان کہیں گے ''خبردار اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنہوں نے میری ولایت کی تکذیب کی اور میرے حق کو ہلکا سمجھا''۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۶۵)

فوائد:۔

1۔ مومنین کی اذان بھی علیؑ، مؤذن بھی علیؑ، ہر عمل علی علیؑ ہے۔ پھر جو اذانِ ولایت کے بعد لوگوں کو اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ) سے روکے، اس کو نماز سے خفیف سمجھے وہ آخرت کا منکر ظالم ہے جس پر دوزخ جانے کے بعد بھی مولا علیؑ خود لعنت کریں گے۔

❖.....❖.....❖

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ
وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿۴۶﴾
وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ ﴿۴۷﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا
أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿۴۸﴾ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا
يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿۴۹﴾
وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ

اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ۵۰

اوران دونوں (گروہوں) کے درمیان حجاب حائل ہوگا اوراعراف پر کچھ لوگ ہوں گے وہ ہرایک کواس کی علامت سے پہچانتے ہونگے اور جنت والوں کو آواز دے کر کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔ یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے مگر اس کے امیدوار ہوں گے اور جب ان کی نظریں دوزخ والوں کی طرف پھیری جائیں گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا۔ اور یہ اعراف والے کچھ اشخاص کو جنہیں یہ ان کی علامتوں سے پہچانتے ہونگے آواز دے کر کہیں گے تمہارے جتھے اور جن پر تم گھمنڈ کرتے تھے تمہارے کسی کام نہ آئے۔ کیا یہ (شیعہ) وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان کو اپنی رحمت سے (کچھ بھی فائدہ) نہیں پہنچائے گا (ان شیعوں سے کہا جائے گا) داخل ہو جاؤ جنت میں نہ تمہارے لیئے خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔ اور دوزخ والے جنت والوں کو آواز دیں گے کہ پانی یا ان چیزوں میں سے کچھ جو اللہ نے تمہیں دی ہیں ہم پر بھی ڈال دو۔ وہ کہیں گے اللہ نے ان دونوں کو کافروں (منکرین حق) پر حرام کر دیا ہے۔

(الاعراف -46-50)

1۔ اعراف کے متعلق پوچھا گیا تو امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ہم اعراف پر ہوں گے اور ہم اپنی نصرت کرنے والوں کو ان کی علامتوں سے پہچانتے ہیں اور ہم اعراف ہیں کہ اللہ عزوجل پہچانا ہی نہیں گیا مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم اعراف ہیں ہم کو اللہ عزوجل قیامت کے دن صراط پر کھڑا کرے گا۔ پس کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جو ہمیں پہچانتا ہوگا اور ہم اسے پہچانتے ہوں گے۔ اور دوزخ میں بھی کوئی نہ جائے گا مگر وہ جو نہ ہم کو پہچانتا ہوگا اور نہ ہم اس کو پہچانتے ہوں گے۔

اگر اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا کہ لوگ اس کی ذات کی معرفت (کسی اور ذریعے سے) حاصل کرتے تو وہ معرفت حاصل کر لیتے اور اسکے دروازے پر آجاتے مگر اس نے ہمیں اپنے دروازے اور صراط اور سبیل قرار دے دیا ہے اور وہ دروازہ جس سے اس کی طرف آیا جاتا ہے۔ پس جس نے ہماری ولایت سے منہ موڑ لیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی پس وہ صراط سے ہٹ گیا۔ پس برابر نہیں جن لوگوں نے اس کو پکڑ لیا ان لوگوں کے جو گندے چشموں پر جاتے ہیں جو ایک دوسرے پر ختم ہوتے ہیں۔ اور جس نے ہماری طرف جانا تھا چلا گیا صاف چشموں کی طرف جو اللہ کے امر سے جاری ہیں جو نہ ختم ہوتے ہیں نہ کم ہوتے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۶۶)

2۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان بلندیاں ہیں اور رجال آئمہؑ ہیں جو اپنے شیعوں کے ساتھ اعراف پر کھڑے ہونگے اور نیک شیعہ جنت میں بلاحساب جا چکے ہوں گے تو آئمہؑ اپنے گناہ گار شیعوں سے فرمائیں گے: جنت میں اپنے بھائیوں کی طرف دیکھو جو اس میں بلاحساب جا چکے ہیں۔ اور یہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول ہے ’’تم پر سلامتی ہو۔ وہ ابھی اس میں داخل نہیں ہوئے ہونگے مگر اس کے امیدوار ہوں گے‘‘ پھر ان سے کہا جائے گا: دوزخ میں اپنے دشمنوں کو دیکھو اور یہی اللہ کو قول ہے‘‘ اور جب ان کی نظریں دوزخ والوں کی طرف پھیر دی جائیں گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا اور اعراف والے ان اشخاص کو جن کو وہ ان کی علامتوں سے جانتے ہوں گے‘‘ دوزخ میں آواز دیں گے اور‘‘ کہیں گے تمہیں تمہاری جھتے نے فائدہ نہ دیا‘‘ دنیا میں ’’اور جن پر تم گھمنڈ کرتے تھے‘‘ پھر دوزخ میں ان کے دشمنوں کو کہیں گے ’’ کیا یہی ہمارے شیعہ اور بھائی ہیں جن کے بارے میں تم دنیا میں قسمیں کھاتے تھے کہ وہ اللہ کی رحمت حاصل نہیں کر سکیں گے؟ پھر آئمہؑ اپنے شیعوں سے کہیں گے: ’’جنت میں داخل ہو جاؤ

تمہارے لیئے کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے" پھر "دوزخ والے جنت والوں سے کہیں گے کہ پانی یا جو اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہم پر ڈال دو"۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۱۷۱)

فوائد:۔

1۔ اعراف پر تمام خاندانِ رسالت تشریف فرما ہوگا اس میں سیدہ فاطمہ زہراؑ اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ بھی شامل ہیں۔سلمان و بوذر جیسے شیعہ تو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ہم جیسے گناہ گار محبوں کی شفاعت کیلئے معصومینؑ اعراف پر کھڑے ہوں گے۔جن لوگوں نے بڑے جتھے اور تنظیمیں بنا رکھی ہیں اور پیسہ اور طاقت استعمال کر کے اکثر مساجد پر قبضہ کر رکھا ہے کہ کوئی ان میں مولا علیؑ کا ذکر نہ کر سکے اور آیت اللہ و حجت اللہ بنانے کی فیکٹریاں لگا رکھی ہیں ان پر گھمنڈ اور تکبر کرتے ہیں۔مولا علیؑ کے محبوں اور امام مظلومؑ کے عزاداروں کو طعنے دیتے ہیں کہ اے بے عملو! تم کو آخرت میں کچھ نہ ملے گا کیونکہ تم صرف ولایت علیؑ اور ماتم و زنجیر زنی پر زور دیتے ہو۔مگر یہ نہیں سوچتے کہ محبّ علیؑ ناصبی مقصر ملاں کے پیچھے نماز پڑھ کر عذاب کیوں مول لے۔محبّ علیؑ تو گھر میں ہی فرشتوں کے ساتھ باجماعت ولایت علیؑ سے مزین نماز کو ترجیح دیتا ہے۔ناصبی مقصرین اپنے اعمال پر گھمنڈ کرتے ہیں اور محبانِ علیؑ شفاعت معصومینؑ پر بھروسہ اور یقین رکھتے ہیں۔

❖......❖......❖

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے بیشک وہ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اس کو پکارو خوف اور امید کے ساتھ بیشک اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔ (الاعراف -55-56)

ا۔ فرمایا کہ اللہ کا قول "اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو" یعنی علانیہ بھی اور چھپ کر بھی اور "زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو" یعنی رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ کے ذریعے اللہ نے زمین کی اصلاح فرما دی۔پس اس میں فساد برپا ہوا جب امیر المؤمنینؑ اور ان کی ذریت کو ترک کر دیا۔ (تفسیر قمی۔ص ۲۱۹))

فوائد:۔

1۔ ولایت مولا علیؑ کو ترک کرنا اور اس کی مخالفت کرنا اور اس میں شریک بن بیٹھنا ہی فساد ہے اور قرآن ناطق کو مھجور کرنا ہے۔

2۔ ولایت علیؑ پر عمل پیرا ہی محسن ہوتا ہے جو اللہ کی رحمت میں ہوتا ہے جو کھل کر اور چپکے سے اور قول و فعل اور تقریر و تحریر سے ولایت علیؑ کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔

❖......❖......❖

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْطَةً ج

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تم میں ایک مرد پر تمہارے رب کی نصیحت آ گئی ہے تا کہ وہ تمہیں خبردار کرے۔ یاد کرو اس نے نوح کی قوم کے بعد تمہیں جانشین بنایا اور تماری جسامت میں اضافہ کیا تو اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔ (الاعراف-69)

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے یہ آیت "پس اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو" تلاوت فرما کر ابو یوسف بزاز سے پوچھا: کیا تو جانتا ہے اللہ کی نعمتیں کیا ہیں؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ امامؑ نے فرمایا: وہ اللہ کی مخلوق پر سب سے عظیم نعمت ہے اور وہ ہماری ولایت ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۸۱)

فوائد:۔

1۔ ہر نبیؑ نے ولایت معصومینؑ پر ایمان اور اس کے ذکر پر زور دیا اور انتظار ظہور امام زمانہؑ کی تاکید کی (اسکا ذکر آیت نمبر 71 میں ہے)۔ اور ذکرِ نعمتِ ولایتِ علیؑ کو فلاح کا ضامن بتایا۔ لہذا اگر کوئی ملاں اللہ کی سب سے عظیم نعمت کے ذکر سے کسی حیلے بہانے سے منع کرے تو وہ دراصل لوگوں کو ناشکرا اور مغضوب و گمراہ بنانا چاہتا ہے۔

❖......❖......❖

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی

التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ز یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ

الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ

عَلَیْهِمْ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

جو اس رسول نبی امیؐ کی پیروی کریں گے جسے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لیئے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان سے وہ بوجھ اور طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی عزت کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کا اتباع کریں جو اس کے ساتھ نازل ہوا وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (الاعراف -157)

1۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس جگہ نور سے مراد امیر المومنینؑ اور آئمہؑ ہیں۔

(البرہان۔ج۳۔ص۲۲۱)

2۔ امام محمد باقرؑ سے ابوعبیدہ نے استطاعت اورلوگ کیا کہتے ہیں اس بارے میں پوچھا۔آپؑ نے فرمایا''وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے۔مگر سوائے ان کے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے اوراسی لیئے ان کو پیدا کیا ہے''(ھود -118-119)اے ابوعبیدہ لوگ قول کے مطلب میں اختلاف کرتے ہیں اور وہ سب ھلاک ہونے والے ہیں۔

''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے''وہ ہمارے شیعہ ہیں اوراللہ نے ان کواپنی رحمت کیلیئے پیدا کیا ہے اور''اسی لیئے ان کو پیدا کیا ہے'' یعنی امامؑ کی اطاعت کے لئے اور وہ رحمت جو ہے اللہ فرماتا ہے''اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے''(الاعراف -156)یعنی امامؑ کا علم اوراسکا علم وسیع ہے جس علم میں ہر چیز ہے اور وہ ہمارے شیعہ ہیں۔''جسے وہ اپنے ہاں تورات اورانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں''یعنی نبی اکرمؐ اوروصیؑ اورالقائمؑ جوان کو نیکی کا حکم دیتے ہیں جب قیام کرتے ہیں اوران کو وہ منکر سے روکتے ہیں اور منکر وہ ہے جو امامؑ کی فضیلت کا انکار کرے اوراس کی مخالفت کرے''اوران کے لیئے پاک چیزیں حلال کرتا ہے''یعنی علم اس کے اھل سے حاصل کرنا''اورخبیث چیزیں ان پرحرام کرتا ہے''خبائث ان کے مخالفوں کی باتیں ہیں''اوران سے بوجھ اتارتا ہے''یہ وہ گناہ ہیں جوان پر امامؑ کی فضیلت جاننے سے پہلے تھے''اور جو طوق ان پر پڑے ہوئے تھے''اورطوق یعنی انہوں نے امامؑ کی فضیلت ترک کی کہ جو حکم دیا گیا تھا وہ نہ کیا۔پس جب انہوں نے امامؑ کی فضیلت کی معرفت حاصل کرلی ان سے بوجھ اتارلیا گیا اور بوجھ گناہ ہے اوریہی وہ بوجھ ہیں۔

''پس جولوگ اس پرایمان لائیں''یعنی امامؑ پر''اوراس کی عزت کریں اوراس کی نصرت کریں اوراس نور کا اتباع کریں جواس کے ساتھ نازل ہوا وہی لوگ فلاح پانے والاے ہیں''یعنی جن لوگوں نے جبت اور طاغوت سے اجتناب کیا ان کی عبادت نہ کی۔جبت اور طاغوت ولایتِ مولاعلیؑ کے سارے مخالفین ہیں اور عبادت کا مطلب کہ لوگ ان کی اطاعت کریں۔پھر فرمایا''پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اوراس کے مطیع بن جاؤ''(الزمر -54)پھران کی جزا یہ ہے''ان کے لیئے بشارت ہے اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں''(یونس-64)اورامامؑ ان کو قیام قائمؑ اوران کےظہور کی بشارت دیتا ہے اوران کے دشمنوں کے مارے جانے کی اورآخرت میں نجات کی اور محمدؐ اوران کی سچی آلؑ کے پاس حوض کوثر پروارد ہونے کی۔(البرہان۔ج۳۔ص۲۲۲)

فوائد:۔

1۔ نور کے اتباع کا حکم ہے وہ نور جو علم الٰہی کا لامحدود خزانہ ہیں جن چہاردہ انوارؑ کا ذکر تمام آسمانی کتب میں موجود ہے۔علم اوردین ان سے لینے کا حکم ہے جو معروف ہے۔ مقصر ملاں جو نور کواپنے جیسا سمجھتا ہے اس کا قول خبیث ہے جو آئمہؑ کی فضیلت اورولایت کی مخالفت کرتا ہے۔امامؑ کی ولایت وفضائل کی مخالفت گناہوں کا بوجھ اورطوق ہیں۔ ولایت مولاعلیؑ کی مخالفت کرنے والے مقصر ملاں کی بات ماننا اس کی عبادت کرنے کے مترادف ہے۔ہر جبتی اور طاغوتی ملاں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

❖......❖......❖

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ

يَتَّقُوْنَ ۝١٦٤ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝١٦٥ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝١٦٦

ان سے اس بستی کے متعلق پوچھو جو سمندر (کے کنارے) پر واقع تھی جب وہ (لوگ) ہفتے کے دن کے بارے میں حد درازی کرتے تھے جب ہفتے کے دن مچھلیاں ان کیلئے نمایاں ہو کر آتی تھیں اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا تو وہ نہیں آتی تھیں۔ اسی طرح ہم ان کو آزما رہے تھے اس لیئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے (دوسرے سے) کہا تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب دینے والا ہے تو انہوں نے کہا تمہارے رب کے حضور معذرت کیلئے اور شاید یہ لوگ بھی (اللہ سے) ڈرنے لگیں۔ پس جب انہوں نے بھلا دیا جس چیز کی انکو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے اور ان لوگوں کو سخت عذاب میں پکڑ لیا جنہوں نے ظلم کیا اس لیئے کہ نافرمانی کرتے تھے۔ جب انہوں نے سرکشی کی اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا تو ہم نے ان سے کہا کہ بندر ہو جاؤ ذلیل وخوار۔ (الاعراف -163-166)

1۔ کچھ لوگوں نے مولا علیؑ سے پوچھا "یا امیر المؤمنینؑ! یہ جو مچھلیاں ہمارے بازاروں میں آتی ہیں؟ امیر المؤمنینؑ نے مسکرا کر فرمایا: اٹھو تا کہ میں تمہیں عجیب چیز دکھاؤں اور وصیؑ کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ کہنا۔ پس اٹھ کر ان کے ساتھ سمندر کنارے آئے اور اس میں لعاب دھن پھینکا اور کچھ ارشاد فرمایا تو اس وقت ایک خاص قسم کی مچھلی نے سر اٹھایا اور منہ کھولا۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: تم کون ہو تم پر اور تمہاری قوم پر ہلاکت؟ اس نے جواب دیا: ہم اھل قریہ میں سے ہیں جو سمندر کنارے رہتے تھے جیسا کہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے" جب ہفتے کا دن ہوتا تو مچھلیاں نمایاں ہو کر آتیں....." پس اللہ نے ہمارے سامنے آپؑ کی ولایت پیش کی تو ہم نے اس سے پشت پھیر لی تو اللہ نے ہمیں مسخ کر دیا ہم میں سے کچھ خشکی پر اور کچھ ہم میں سے پانی میں۔ جو پانی میں ہیں وہ مچھلیاں اور جو زمین میں وہ چوہے۔ پھر امیر المؤمنینؑ ہماری طرف مڑے اور فرمایا: کیا تم نے ان کی باتیں سنیں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

(البرہان۔ ج۳۔ ص۲۳۱)

2۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ان مچھلیوں کے شکار کرنے والوں کو مسخ کر دیا۔ پس اللہ کے نزدیک ان کا کیا برا حال ہوگا جنہوں نے رسول اللہؐ کی اولاد پاکؑ کو قتل کیا ان کے حرم پاکؑ کی شان میں گستاخی کی! بیشک اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں مسخ نہیں کیا تو ان کے لیئے مسخ شدہ سے کئی گنا زیادہ آخرت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (البرہان۔ ج۳۔ ص۲۲۹)

فوائد:۔

1۔ جس قوم کو ہفتے کے دن مچھلی پکڑنے سے منع کیا گیا انہوں نے شیطان کے مشورے سے ظن وقیاس سے نتیجہ اخذ کیا اور سمندر کنارے ایسے چھوٹے چھوٹے تالاب بنا لیئے کہ مچھلی اس میں پانی کے ساتھ داخل تو ہو جاتی مگر واپس سمندر میں نہ جا سکتی تھی پھر وہ اتوار کو جا کر ان کو پکڑ لیتے اور سمجھتے تھے کہ انہوں نے نافرمانی نہیں کی اور ان لوگوں نے ولایت علیؑ کے اقرار سے بھی منہ پھیر لیا۔ کچھ لوگوں نے نصیحت کی تو وہ نہ مانے تو نصیحت کرنے والے عذاب الٰہی کے ڈر سے شہر سے باہر چلے گئے صبح واپس آئے تو کوئی شہر کا دروازہ نہ

کھولتا تھا، فصیل پر چڑھ کر دیکھا تو تمام بندر بن چکے تھے۔ مسخ شدہ لوگ تین دن زندہ رہ کر مرجاتے تھے۔ لہذا وہ مرگئے اور بارش ان کو بہا کر سمندر میں لے گئی۔

ماضی میں اللہ نے جتنی قومیں ہلاک کیں دراصل انہوں نے ولایت علیؑ کو ٹھکرایا تھا ایسی قوموں پر مختلف قسم کے عذاب آئے اللہ نے ان کو مسخ کر کے بندر، سور، چوہے اور عجیب قسم کی مچھلیاں بنا دیا پھر چند دن بعد وہ مرجاتے تھے۔ اس امت میں ولایت علیؑ کے منکرین پر عذاب اس لیئے نہیں ہوتا کیونکہ معصومینؑ حاضر و ناظر ہیں ان کی رحمت کی وجہ سے مہلت مل رہی ہے۔ مگر کوئی حارث بن نعمان فہری کی طرح عذاب مانگے تو اسے مل بھی سکتا ہے۔

❖......❖......❖

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

اور جو لوگ کتاب سے تمسک رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بیشک ایسے صالح لوگوں کا ہم اجر ضائع نہیں کرتے۔ (الاعراف-170)

ا۔ اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا: یہ آل محمدؐ اور ان کے شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(البرہان۔ ج۳۔ ص۲۳۳)

فوائد:۔

ا۔ جو لوگ اللہ کی کتاب جس میں ہر چیز بیان ہے سے تمسک رکھتے ہیں رابطہ رکھتے ہیں اس سے ھدایت حاصل کرتے ہیں وہ یہ نہیں کہتے کہ اس میں تو (نعوذ باللہ) صرف چار یا پانچ سو آیات شریعت سے متعلق ہیں۔ نیک لوگ غیر معصوم ملاں کی ذاتی رائے قیاس اور ظن پر مبنی کتب کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے، اور نماز پڑھتے نہیں بلکہ ولایت علیؑ سے نماز کو قائم کرتے ہیں ایسے صالح مومنین کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا۔

❖......❖......❖

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

اور جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا۔ (پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں (یہ اس لیئے کیا) تا کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس سے بے خبر تھے۔ (الاعراف -172)

1۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدمؑ کو خلق کرنا چاہا تو میٹھے پانی کو خلق کیا اور نمکین کڑوے پانی کو خلق کیا اور قشر ارض سے ایک مٹھی خاک لی اور اس میں بہت میٹھا پانی ملا دیا پھر اسے چالیس دن چھوڑ دیا پھر اس میں نمکین کڑوا پانی ملا دیا پھر اسے چالیس دن چھوڑ دیا جب اس کی طینت خمیر ہوگئی تو اسے پکڑ کر زور سے مروڑا تو اس میں سے دائیں اور بائیں ذرات خارج ہوئے تو دائیں جانب والوں (اصحاب یمین) سے کہا کہ چلے جاؤ جنت کی طرف سلامتی کے ساتھ اور

بائیں جانب والے (اصحاب شمال) آگ کی طرف کہ مجھے کوئی پروانہیں۔ پھر فرمایا'' کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔انہوں نے کہاہاں ہم گواہی دیتے ہیں۔ تا کہ قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے'' پھرانبیاءؑ سے میثاق لیااور کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں،اور یہ محمدؐ میرا رسول اور یہ علیؑ امیر المؤمنینؑ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔تو ان کیلئے نبوت لکھ دی۔اور اولی العزمؑ سے میثاق لیا کہ بیشک میں تمہارا رب ہوں اور محمدؐ میرا رسول ہے اور علیؑ امیر المؤمنینؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ میرے اولیاء امر ہیں اور میرے علم کے خزانچی ہیں اور یہ کہ مہدیؑ سے میں اپنے دین کی نصرت کروں گا اور اس کے ذریعے اپنی زمین پاک کروں گا اور اپنی حکومت اس کے ذریعے ظاہر کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کے ذریعے طوعاً یا کرھاً عبادت کراؤں گا۔ انہوں نے کہا اے ہمارے رب، ہم اقرار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں،اس وقت آدمؑ نے انکار کیا اور نہ ہی اقرار کیا تو صرف ان پانچ (انبیاءؑ) کیلئے مہدیؑ کے بارے میں عزم لکھ دیا گیا اور آدمؑ نے اقرار کا عزم نہ کیا اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے'' ہم نے اس سے پہلے آدمؑ کو ایک حکم دیا تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا'' (طٰہٰ-115)۔پھر آگ کو بھڑ کنے کا حکم دیا اور اصحاب شمال سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ تو وہ اس سے خوفزدہ ہو گئے۔اور اصحاب یمین سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ تو وہ داخل ہو گئے اور وہ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔تو اصحاب شمال نے کہا کہ اے رب ہمیں حقیر کر دیا۔ یقیناً تم خود حقیر ہوئے تمہیں جانے کا حکم دیا تھا تو داخل ہو جاتے پس تم خوف کھا گئے۔پس اس طرح اطاعت، ولایت اور نافرمانی (معصیت) لکھی گئی۔(خلاصہ حدیث۔امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۳۔ص ۲۳۵)

2۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ نے اپنی حکومت کے زمانے میں حج کیا جب طواف شروع کیا تو حجر اسود کو چھو کر بوسہ دیا اور کہا میں نے تمہیں بوسہ دیا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے مگر رسول اللہؐ نے تیرے احترام کی وصیت کی تھی اور اگر میں ان کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے نہ چومتا۔

حاجیوں میں مولا علیؑ ابن ابی طالبؑ بھی تھے کہ فرمانے لگے: کیوں نہیں اللہ کی قسم یہ ضرر بھی پہنچا سکتا ہے نفع بھی دے سکتا ہے۔اس نے کہا: اے ابوالحسنؑ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب سے۔اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم رکھتے ہیں، پس یہ کتاب میں کہاں ہے؟ فرمایا: اللہ عزوجل کا قول'' اور جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور انہیں خود پر ان کا گواہ بنایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہاہاں ہم گواہی دیتے ہیں'' اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جب اللہ سبحانہ نے آدمؑ کو خلق کیا تو اس کی پشت کو مس کیا تو اس کے صلب سے اس کی ذریت ذرات کی صورت میں نکلی اور ان کو عقل دی اور ان سے اقرار لیا کہ وہ رب ہے اور وہ اس کے بندے ہیں۔پس انہوں نے اس کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اپنے آپ کی عبد ہونے کی گواہی دی اور اللہ عزوجل جانتا تھا کہ وہ اس بات میں مختلف منازل پر ہیں۔پس اس نے اپنے بندوں کے نام ایک کاغذ پر لکھے اور اس دن اس پتھر کی دو آنکھیں اور دو ہونٹ اور زبان تھی۔ پھر اللہ نے فرمایا: منہ کھولو۔جب اس نے منہ کھولا تو کاغذ اس میں ڈال دیا۔ پھر اس سے فرمایا: قیامت کے دن گواہی دینا جو اپنا وعدہ وفا کرے۔ پھر جب آدمؑ (زمین پر) اترے تو یہ پتھر بھی ساتھ اترا تو اس کو اس جگہ رکھ دیا اس رکن میں جہاں دیکھتے ہو اور فرشتے اس بیت کا حج کرتے تھے قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو خلق کیا پھر آدمؑ نے اس کا حج کیا پھر اس کے بعد نوحؑ نے، پھر یہ گر گیا اور اس کی بنیادیں پرانی ہو گئیں تو اسے کوہ ابی قبیس میں رکھ دیا گیا۔ پھر جب ابراھیمؑ اور اسماعیلؑ نے دوبارہ بیت کو بنایا اور اس کی بنیادیں بنائیں اور اللہ عزوجل کی وحی سے پتھر کو کوہِ ابوقبیس سے نکالا اور اس جگہ لگا دیا جہاں یہ آج اس رکن میں ہے اور یہ جنت کے پتھروں میں سے ہے اور جب اسے نازل کیا گیا تھا تو اسکا رنگ موتی کی طرح سفید تھا اور یاقوت کی طرح صاف اور چمکدار تھا، پھر کفار کے ہاتھوں سے کالا ہو گیا اور اھل شرک بتوں پر قربان کرنے والے جانوروں کو اس سے مس کرتے تھے۔خلیفہ نے کہا اس امت میں کوئی زندگی نہیں جس میں آپ نہ ہوں اے ابوالحسنؑ۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۴۰)

فوائد:۔

1۔ عالم ذر میں ہی منکرین نے اپنی مرضی سے اللہ کو رب تو تسلیم کیا مگر اس کا حکم نہ مانا اور اعتراض کیا کہ ہمیں دوزخ کیلئے کیوں بنایا تو اللہ نے عالم ذر میں ہی ان کو ثابت کر دیا

کہ اصحاب یمین اللہ کے حکم کو مان کر فوراً آگ میں داخل ہو گئے تو آگ ٹھنڈی ہو گئی مگر اصحاب شمال نے آگ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ اللہ عادل ہے جبر اور ظلم نہیں کرتا۔ منکرینِ ولایت عالم ذر سے ہی منکر ہیں اسی لیئے ان کی ولادت نجس ہے۔ اور مودت معصومینؑ میں جتنی شدت بڑھتی ہے اللہ کے نزدیک اتنا درجہ بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔

2۔ عالم ذر میں اللہ نے بیت اللہ کے حج کا وعدہ کیا جنہوں نے وعدہ کیا ان کے نام لکھ کر حجر اسود کے سپرد کر دیئے تا کہ قیامت کے دن گواہی دے کہ ان میں سے کن لوگوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ جیسے حجر اسود نفع نقصان دے سکتا ہے اسی طرح شعار الحسینیہ بھی فائدہ دیتے ہیں۔ شعار اللہ کو بدعت سمجھنا سنت ثانی ہے۔

❖......❖......❖

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

اور انہیں اس شخص کا قصہ سناؤ جس کو ہم نے اپنی آیات دیں مگر وہ ان سے الگ ہو گیا اور شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ گمراہوں میں شامل ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان (آیات کے ذریعہ) سے بلندی عطا کرتے لیکن وہ خود ہی زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش نفس کا اتباع کرنے لگا پس اس کی مثال کتے کی مانند ہے کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ پس یہ قصہ ان کو سناؤ شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔
(الاعراف -175-176)

1۔ بلعم بن باعور کو اسم اعظم عطا کیا گیا تھا اور وہ اس کے ذریعے دعا کرتا تھا تو قبول ہوتی تھی پس وہ فرعون کی طرف مائل ہو گیا۔ جب فرعون حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کی تلاش میں نکلا تو فرعون نے بلعم کو بلایا کہ موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کے لیئے بد دعا کرے کہ وہ ہماری قید میں آ جائیں تو وہ اپنے گدھے پر سوار ہوا موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کی تلاش میں تو اسکے گدھے نے چلنے سے انکار کر دیا تو اس نے اسے مارنا شروع کر دیا پس اللہ عزوجل نے اس کو قوتِ گویائی دی تو اس نے کہا: تم پر ہلاکت ہو مجھے کیوں مارتے ہو تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ اللہ کے نبی موسیٰؑ اور مومن لوگوں کیلئے بد دعا کرنے آؤں؟ اور وہ اسے مارتا رہا حتیٰ کہ وہ مر گیا اور وہ اسم اس کی زبان سے جاتا رہا اور یہی اللہ کا قول ہے" پس وہ ان سے الگ ہو گیا اور شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ گمراہوں میں سے ہو گیا اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان (آیات) سے بلندی عطا کرتے لیکن وہ خود ہی زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے لگا پس اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے" اور یہ مثال اللہ نے پیش کی ہے۔ (اقتباس حدیث۔ امام علی رضاؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۴۶)

2۔ اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا: یہ اصل تو بلعم کے بارے میں ہے پھر اللہ نے مثال پیش کی ہے اہل قبلہ (مسلمان) میں سے ان تمام کے لیئے جو اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہیں اللہ کی ھدایت کے مقابلے میں۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۴۷)

فوائد:۔

1۔ مقصر ملاں کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں اگر کسی کے پاس اسم اعظم بھی ہو تو شیطان اس پر قابو پالیتا ہے اگر وہ معصومؑ کی مخالفت کرے۔علم کے باوجود بھی اگر کوئی مقصر ملاں اپنے وقت کے فرعون کی حکومت اور دولت کی طرف مائل ہو جائے تو کوئی حیرت والی بات نہیں اس نے خود پستی کو اختیار کیا۔حالانکہ اللہ کے اسم اعظم جو معصومینؑ ہیں ان کے ذریعے اللہ کے نزدیک بلند مرتبے حاصل کر سکتا تھا۔

2۔ معصومینؑ کی مخالفت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کتے کی مثل قرار دیتا ہے کہ وہ روکنے کے باوجود زبان درازی کرتا رہتا ہے۔اور دوسروں پر بھی ظلم کرتا ہے کہ اس کے ساتھ مل جائیں۔

3۔ جو لوگ معصومینؑ کی ھدایت (قرآن وحدیث) کو چھوڑ کر رائے قیاس اور ظن کی پیروی کرتے ہیں ان پر یہ آیات ثابت آتی ہیں۔

4۔ نیک لوگوں کی طرفداری کرنے والے جانور بھی جنت میں جائیں گے چاہے نجس جانور ہو۔بلعم بن باعور کا گدھا،اصحاب کھف کا کتا،بھیڑیا،صالحؑ نبی کی اونٹنی سب جنت میں ہوں گے۔شعائر الحسینیہ کا مذاق اڑانے والے اور بدعت قرار دینے والے قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔جو بھی معصومینؑ کا طرفدار ہو گیا کامیاب ہو گیا۔

❖......❖......❖

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ ١٧٩ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٨٠

اور اللہ ہی کیلئے اسمائے حسنیٰ ہیں پس تم اسے انہی کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے اسماء میں الحاد (کجروی) اختیار کرتے ہیں۔انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے رہے تھے۔(الاعراف -180)

1۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم ہم اسمائے حسنیٰ ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر اللہ بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔ (البرہان۔ج ۳۔ص ۲۴۹)

2۔ امام علی رضاؑ نے فرمایا: کہ جب تم پر کوئی سختی آپڑے تو اللہ عزوجل سے ہمارے واسطے سے مدد مانگو اور یہی اس کا فرمان ہے" اور اللہ ہی کے لیئے اسمائے حسنیٰ ہیں پس اسے انہی کے ساتھ پکارو"۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۴۹)

3۔ جابر بن عبداللہ نے پوچھا: یارسول اللہؐ آپ علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ میرا نفس ہے۔پوچھا: آپ حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: وہ دونوں میری روح ہیں اور فاطمہؑ میرے ان دونوں بیٹوں کی والدہ ہیں، اس نے مجھ کو دکھ دیا جس نے اسے دکھ دیا اور اس نے مجھے خوش کیا جس نے اسے خوش کیا، اللہ شاہد ہے کہ اس نے مجھ سے جنگ کی جس نے ان سے جنگ کی اور اس نے مجھ سے صلح کی جس نے ان سے صلح کی۔اے جابر جب تم چاہو کہ اللہ سے دعا کرو اور وہ تمہارے لیئے قبول ہو تو اسے ان کے اسماء سے پکارو کیونکہ اللہ کے نزدیک وہ محبوب اسماء ہیں۔ (البرہان۔ج ۳۔ص ۲۴۹)

فوائد:۔

۱۔ کسی اسم کو اس کے موضع سے ہٹ کر استعمال کیا جائے تو وہ الحاد ہے۔اور اللہ کے خوبصورت نام چہاردہ معصومینؑ ہیں ان کے القابات کسی اور کے لیئے جائز نہیں ہیں اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں اللہ ان سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے۔

۲۔ اللہ کا حکم ہے کہ اس کو معصومینؑ کی معرفت اور ان کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ پکارو۔یعنی اگر مقصر ملاں کہے کہ مولا علیؑ کا نام لینے سے نماز باطل ہوتی ہے (نعوذ باللہ) تو وہ

ملاں بلاشبہ ملحد ہے جو اللہ کے اسم اعظم سے الحاد کرتا ہے۔

❖......❖......❖

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

اور ان میں جن کو ہم نے خلق کیا ایک گروہ (امت) ایسا بھی ہے جو حق کی ہدایت کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے۔ (الاعراف -181)

1۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ آئمہؑ ہیں۔اور امام محمد باقرؑ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۵۰)

2۔ ابن عباس کی روایت کے مطابق اس آیت میں امت محمدؐ سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۵۰)

فوائد:۔

1۔ اللہ اور اس کے محبوب چہاردہ معصومینؑ ہمارے ولی ہیں اور حق ہیں اور حق کی ھدایت کرتے ہیں اور حق کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔جس نے ھدایت (دین) کو کسی اور سے لیا گمراہ ہوگیا۔

2۔ آئمہ طاہرینؑ ہی ھادیان امت ہیں اور یہی علمائے امت ہیں جو انبیاءؑ سے افضل ہیں۔ھدایت یافتہ شیعہ طالبعلم ہوتے ہیں علماء نہیں ہوتے۔ایک معصوم کیلئے بھی امت کا لفظ صادق آتا ہے جیسے حضرت ابراھیمؑ کیلئے سورۃ نحل (آیت 120) میں آیا ہے۔

❖......❖......❖

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

عفو (معافی) اختیار کرو اور نیکی کا حکم دیتے رہو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔(الاعراف۔199)

1۔ کوئی مومن مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں: اس کے رب کی سنت اور اس کے نبیؐ کی سنت اور اس کے ولیؑ کی سنت۔ جو اس کے رب کی سنت ہے وہ راز کو چھپانا ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے ''وہ عالم الغیب ہے اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اس رسولؐ کے جسے اس نے پسند کرلیا (مرتضٰی بنایا) (سورۃ الجن -26-27)۔اور جو سنت اس کے نبیؐ کی ہے وہ لوگوں کے ساتھ مدارت سے پیش آنا ہے۔پس اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو لوگوں کے ساتھ مدارت کا فرمایا اور کہا ''عفو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے پہلوتہی کرو'' اور جو اس کے ولیؑ کی سنت ہے وہ سختی اور مصیبت پر صبر ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے ''تنگی اور مصیبت میں اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں'' (البقرۃ - 177)۔(خلاصہ حدیث۔امام علی رضاؑ) (البرہان۔ج ۳۔ص ۲۵۷)

2۔ امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ''عفو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو'' کے بارے میں فرمایا کہ ولایت کا۔''اور جاھلوں سے اعراض کرو'' یعنی ولایت کے بارے میں۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۵۸)

فوائد:۔

1۔ شھادۃ وہ جو ہو چکا ہے اور غیب جو ابھی وقوع پذیر نہیں ہوا۔معصومینؑ اللہ کے علم کا خزانہ ہیں۔موت، قیام قائمؑ اور قیامت کا وقت انسانوں کو بتانا ضروری نہیں۔

2۔ مومنین اسرارِ معصومین گو نااھل لوگوں سے بیان نہیں کرتے اور خوش اخلاقی اور دلیل کے ساتھ ولایت مولا علیؑ کی دعوت دیتے ہیں اور جاہل مقصر منکروں سے منہ موڑ لیتے ہیں کیونکہ ان کے دل رجس کی وجہ سے جذبِ حق کی صلاحیت کھو چکے ہوتے ہیں۔ ولایت علیؑ کی تبلیغ میں جو سختیاں اور مصیبتیں آئیں مومنین ان پر صبر کرتے ہیں۔ یہی سچائی اور تقویٰ ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ الانفال

وَاِذۡ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحۡدَی الطَّآئِفَتَیۡنِ اَنَّہَا لَکُمۡ وَتَوَدُّوۡنَ اَنَّ غَیۡرَ ذَاتِ الشَّوۡکَۃِ تَکُوۡنُ لَکُمۡ وَیُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّحِقَّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقۡطَعَ دَابِرَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۙ﴿۷﴾ لِیُحِقَّ الۡحَقَّ وَیُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۚ﴿۸﴾

اور جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دونوں گروہوں میں سے ایک یقیناً تمہارے لیئے ہوگا اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے لیئے ہو اور اللہ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ وہ حق کو حق کر دکھائے اور باطل کو باطل کر دکھائے خواہ مجرموں کو ناگوار ہو۔ (الانفال -7-8)

1۔ ان آیات کی تفسیر بتاتے ہوئے امام محمد باقرؑ نے فرمایا ''اپنے کلمات سے حق کو حق کر دکھائے'' کا مطلب ہے کہ آل محمدؑ کے حق کو حق کر دکھائے اور ''اپنے کلمات کے ساتھ'' یعنی اللہ کے کلمات باطن میں علیؑ ہے وہی باطن میں کلمۃ اللہ ہے۔ اور فرمان ''اور کافروں کی جڑ کاٹ دے'' وہ بنی امیہ ہیں وہی کافر ہیں اللہ نے ان کی جڑ کاٹ دی اور ''تاکہ وہ حق کو حق کر دکھائے'' اس کا مطلب ہے کہ جب قائمؑ قیام کریں گے تو آل محمدؑ کے حق کو حق کر دکھائیں گے۔ اور ''باطل کو باطل کر دکھائے'' کا مطلب ہے کہ جب قائمؑ قیام کریں گے تو بنی امیہ کے باطل کو باطل کر دکھائیں گے اور یہی اللہ کا قول ہے'' تاکہ حق کو حق کر دکھائے اور باطل کو باطل کر دکھائے خواہ مجرموں کو ناگوار گذرے''۔ (اقتباس حدیث)

(البرہان۔ ج۳۔ ص۲۸۷)

فوائد:۔

اللہ عزوجل کا اعلیٰ کلمہ مولا علیؑ ہیں اور کسی حق کی حقانیت ثابت کرنے کیلیئے ذکرِ علیؑ ضروری ہوتا ہے۔ ذکرِ علیؑ سے منکرین ولایت کی جڑ کٹ جاتی ہے اور حق قائم ہو جاتا ہے۔ اسی لیئے مومن کے ہر عمل کی بنیاد ولایت ہوتی ہے۔

❖......❖......❖

اِذۡ یُـغَشِّیۡکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنۡہُ وَیُنَزِّلُ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَہِّرَکُمۡ بِہٖ وَیُذۡھِبَ عَنۡکُمۡ رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ وَلِیَرۡبِطَ عَلٰی قُلُوۡبِکُمۡ وَیُثَبِّتَ بِہِ الۡاَقۡدَامَ ؕ۝

جب وہ اپنی طرف سے اطمینان کیلئے تم پر غنودگی طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تم پر پانی نازل کر رہا تھا تا کہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی نجاست کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے۔(الانفال -11)

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: آسمان باطن معنی میں رسول اللہؐ ہے اور پانی علیؑ ہے جس کو اللہ نے رسول اللہؐ سے قرار دیا ہے اور یہی اس کا قول ہے کہ پانی جس سے تمہیں پاک کرے اور یہ علیؑ ہے جس سے اللہ ان کے دلوں کو پاک کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس کا قول ''اور تم سے شیطان کی نجاست دور کر دے'' کا مطلب ہے جس نے علیؑ سے محبت کی (اس کو ولی مانا) اس سے نجاست دور ہو گئی اور اس کا دل مضبوط ہو گیا'' اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے'' اس کا مطلب علیؑ ہے کہ جس نے علیؑ کو ولی بنایا اللہ نے اس کا دل مضبوط کر دیا علیؑ کے ذریعے سے اور اس کو اسؑ کی ولایت پر ثابت قدم کر دیا۔

(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۸۹)

فوائد:۔

1۔ ولایت علیؑ دلوں کی طہارت اور قوت کا باعث ہے۔ دین الٰہی پر ثابت قدم وہی ہے جو ولایت علیؑ پر عمل پیرا ہے۔ ولایت علیؑ شیطان، اسکے وکیلوں اور ان کی نجاستوں سے دور رکھتی ہے۔ ولایت علیؑ کی بدولت انسان دنیا میں بھی قوی اور ثابت قدم رہتا ہے اور آخرت میں بھی صراط پر قدم نہ پھسلیں گے۔

❖......❖......❖

فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡھُمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمۡ ۪ وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۚ وَلِیُبۡلِیَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡہُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝

پس تم نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکیں جب تو نے پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں تا کہ اللہ مومنوں کو اچھی طرح آزمالے۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔(الانفال -17)

ا۔ اس آیت کے بارے میں ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ مجھے ایک مٹھی باریک کنکریوں کی دو۔ حضرت علیؑ نے دیں تو آپؐ نے ان کو قریش کے چہروں پر پھینک دیا۔ کوئی ایک بھی نہ بچا کہ جس کی آنکھوں میں کنکریاں نہ پڑ گئی ہوں۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۲۹۲)

فوائد:۔

محمد مصطفیؐ اور علی مرتضیٰؑ کے عمل کو اللہ اپنا عمل قرار دیتا ہے۔ معصومینؑ مشیت الٰہی ہیں اللہ کی صفات کے مظہر ہیں۔ جس نے معصومینؑ کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار کیا، انکے ذکر سے انکار کیا یا انکی مدد کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا۔ اللہ کی آزمائش و امتحان میں وہی پاس ہوتا ہے جس کے دل میں ولایت علیؑ ہو۔

❖......❖......❖

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ ۚ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوۡلُ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَقَلۡبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسولؐ کی پکار پر لبیک کہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تمہیں جمع کیا جائے گا۔ (الانفال -24)

ا۔ امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ''اے ایمان والو اللہ اور اس کا رسولؐ جب تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جس میں تمہارے لیئے حیات ہے تو قبول کرو'' کے متعلق فرمایا کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے اور اسی کی تم اتباع کرو اور اس کی ولایت تمہارے امور کو جمع رکھے گی اور تم میں عدل باقی رہے گا۔ اور اس کا قول ''اور جان لو کہ اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے'' کا مطلب ہے کہ اللہ بندے اور اس کے گناہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے کہ اسے دوزخ میں نہ لے جائے اور کافر اور اس کی اطاعت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے کہ اس کا ایمان مکمل نہ ہو جائے اور جان لو کہ اعمال کا دارومدار ان کے انجام پر ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۹۳)

فوائد:۔

1۔ ولایت مولا علیؑ حیات ابدی ہے، انتشار و پراگندگی سے بچاتی ہے عدل وانصاف پر قائم رکھتی ہے۔ ولایت علیؑ ہی وہ نماز ہے جو برائیوں سے روکتی ہے معصیت الٰہی سے بچاتی ہے۔ جس کے دل میں ولایت علیؑ ہو اللہ اس سے گناہ سرزد ہی نہیں ہونے دیتا اور نہ اسے دوزخ کی آگ میں جانے دے گا۔

2۔ جو ولایت علیؑ کا کسی پہلو سے بھی منکر و کافر ہوتا ہے اللہ اس کو بے ایمان رکھتا ہے، نہ اس کا ایمان مکمل، نہ دین مکمل، نہ نماز مکمل، نہ کلمہ مکمل، نہ طہارت مکمل، نہ ولادت پاک، اور وہ ظلم و معصیت میں ڈوبا رہتا ہے اور انجام بھی بخیر نہ ہوگا۔

❖......❖......❖

وَاتَّقُوۡا فِتۡنَةً لَّا تُصِيۡبَنَّ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡكُمۡ خَآصَّةً ۚ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۵﴾

اور اس فتنے سے بچو جو محض انہی لوگوں پر نہیں آئے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہو اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (الانفال -25)

1۔ امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ جب اللہ نے اپنی نبیؐ کو واپس بلایا تو لوگ فتنہ میں پڑ گئے یہاں تک کہ علیؑ کو چھوڑ دیا اور دوسرے کی بیعت کر لی اور یہی وہ فتنہ تھا جس سے روکا گیا تھا حالانکہ رسول اللہؐ نے ان کو علیؑ کی اتباع کا حکم دیا تھا اور اوصیاءؑ کی جو آل محمدؐ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۹۵)

2۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے فرمایا جس نے میرے جانے کے بعد میری اس جانشینی کے بارے میں علیؑ پر ظلم کیا تو گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کی نبوت کا۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۹۶)

فوائد:۔

1۔ ولایت علیؑ سے انکار فتنہ وفساد ہے۔ مقصر ملاں کی ولایت وہ میٹھا زہر ہے جو انسان کو نور اور زندگی سے نکال کر ظلمت اور ھلاکت کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

2۔ ولایت علیؑ قول وفعل میں بلافصل جانشین ہے، جب بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو تو فوراً لازم ہے علیؑ ولی اللہ کہو۔ یہ ہر عمل میں فرض لازم ہے جو اس کا انکار کرے اس نے اللہ کے تمام انبیاءؑ کے کارنبوت کا انکار کر دیا۔ اور یہی اللہ کا قول ہے ''اے رسولؐ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا کار رسالت کا کوئی کام انجام نہ دیا''۔

3۔ خبردار! مومنین کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ ولایت علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کے خلاف جو فتوے دیتے ہیں محض وہی فتنے کی لپیٹ میں نہیں آئے۔ اگر مومنین چپ کر کے بیٹھے رہیں اور حق بیان نہ کریں تو سب اللہ کے غضب کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق احسن طریقے سے حق کی تبلیغ کرے ولایت کا پیغام ہر مجلس میں ہو، عزاداری میں بڑھ چڑھ کر اپنا کردار ادا کریں اور امام زمانہؑ سے رابطہ رکھیں۔

❖......❖......❖

۳۱ وَاِذۡ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنۡ كَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَاَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ۝

اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ واقعی حق ہے تیری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ۔ اور اللہ ان کو اس وقت تو عذاب دینے والا نہ تھا جب کہ تو ان کے درمیان موجود تھا اور نہ اللہ ان کو اس وقت عذاب دینے والا ہے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ (الانفال -32-33)

1۔ ایک دن رسول اللہؐ تشریف فرما تھے کہ امیر المؤمنینؑ تشریف لائے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک تم عیسیٰؑ بن مریمؑ کی شبیہہ ہو اور اگر میری امت میں سے کچھ گروہ وہ نہ کہیں جو عیسائی عیسیٰؑ بن مریمؑ کے بارے میں کہتے ہیں تو میں تو تمہاری شان میں کچھ کہوں تو لوگوں کی اکثریت تمہارے قدموں کے نیچے کی خاک لیئے بغیر نہ جائے تا کہ اس سے برکت حاصل کریں۔ اس وقت اعرابی، مغیرہ بن شعبہ اور کچھ قریشی غصے میں آ گئے اور کہنے لگے یہ تو راضی ہی نہیں ہوتا کہ اب اپنے چچا کے بیٹے کو عیسیٰؑ بن مریمؑ کی مثال بنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر سورۃ زخرف کی آیات (57-60) نازل فرمائیں۔ حارث بن عمرو فہری غصے میں آ کر کہنے لگا: اے اللہ اگر یہ حق ہے تمہاری طرف سے کہ بنی ھاشم ہی وارث ہوتے رہیں جیسے بادشاہ کے بعد بادشاہ تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب لے آ۔ تو اس وقت اللہ نے حارث کا یہ قول نازل کر دیا اور یہ آیت بھی نازل کی ''اور اللہ ان کو اس وقت تو عذاب دینے والا نہ تھا جب کہ آپؐ انکے درمیان موجود ہوں اور نہ اللہ ان کو اس وقت عذاب دینے والا ہے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں''۔ پھر اس سے فرمایا: اے ابن عمرو! یا تو تم توبہ کر لو اور یا یہاں سے چلے جاؤ۔ اس نے کہا: اے محمدؐ جو کچھ تمہارے اختیار میں ہے سارے قریش کو کوئی چیز بنا دو تا کہ بنو ھاشم عرب وعجم پر مکرم ہو جائیں۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: میری طرف سے یہ نہیں ہے، یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا: اے محمدؐ میرا دل آپؐ کی مان کر توبہ نہیں کرتا البتہ میں آپؐ کے پاس سے چلا جاتا ہوں۔ پھر وہ سواری منگوا کر اس پر سوار ہو گیا، جب مدینہ کی پشت پر پہنچا تو ایک بڑا پتھر آیا اور اس کو کچل کر ھلاک کر دیا۔ اس وقت نبی اکرمؐ پر وحی آئی ''ایک مانگنے والے نے عذاب مانگا جو ولایت علیؑ کے منکرین پر آتا ہے جسے کوئی روکنے والا نہیں جو اللہ کی طرف سے ہے جو عروج کی سیڑھیوں کا مالک ہے''۔ تو اردگرد بیٹھے ہوئے منافقوں سے رسول اللہؐ نے فرمایا ''جاؤ اپنے ساتھی کی طرف کہ وہ فیصلہ آ چکا ہے جو مانگا تھا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے'' اور انہوں نے فیصلہ مانگا اور تمام جابر اور دشمن حق ناکام ہو گئے'' (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۱۱)

2۔ نبی اکرمؐ کونضر بن حارث نے آ کر سلام کیا تو آپؐ نے جواب دیا۔ پھر وہ کہنے لگا: یا رسول اللہؐ آپ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں اور آپؐ کا بھائی سردارِ عرب ہے اور آپؐ کی بیٹی فاطمہ سیدۃ النساء العالمین ہیں اور آپؐ کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور آپؐ کے چچا حمزہؓ سید الشھداء ہیں اور آپؐ کے چچا کا بیٹا دو پروں والا ہے جن سے جو جنت میں جہاں چاہتا ہے پرواز کرتا ہے اور آپؐ کے چچا عباسؓ آپؐ کی آنکھوں کی درمیانی جلد ہیں اور آپؐ کے والد ماجد کے بھائی ہیں اور بنی شیبہ انکا خدمت گار رہے۔ تو قریش کے باقی تمام لوگوں اور سارے عرب کیلئے کیا ہے؟ آپؐ نے اسلام کے شروع میں ہمیں بتایا کہ اگر ہم ایمان لائیں جو آپؐ کہیں تو ہمارے لیئے وہی جو آپ کیلئے ہوگا، اور ہم پر وہی جو آپ پر۔ رسول اللہؐ کچھ دیر خاموش رہے پھر سر اٹھا کر فرمایا اللہ کی قسم میں نے تو ان کے ساتھ ایسا نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کے ساتھ ایسا کیا ہے تو میرا کیا قصور ہے؟ پس نضر بن حارث پشت پھیر کر چلا اور کہنے لگا: اے اللہ اگر یہ حق ہے تمہاری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب لے آ۔ پس اللہ نے نضر بن حارث کا قول نازل کر دیا۔ تو رسول اللہؐ نے نضر بن حارث کو بلا بھیجا اور اس کو یہ آیات سنائیں۔ وہ کہنے لگا۔ یا رسول اللہؐ یقیناً آپؐ سب چھپی باتیں جان چکے ہیں میری اور ان کی جن کو وہ نہیں دیا گیا جو کچھ آپؐ کو اور آپؐ کی اھل بیتؑ کو دنیا اور آخرت کے شرف و فضل سے عطا دیا گیا ہے اور یقیناً اللہ نے ہمارے چھپے رازوں کو ظاہر کر دیا ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں آپؐ سے مدینہ سے باہر چلے جانے کی اجازت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ میں یہاں رکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ نبی اکرمؐ نے اسے نصیحت کی کہ تمہارا رب کریم ہے۔ اگر تو صبر کرتا تو تیرے صبر سے اللہ تجھے اپنی عطا سے خالی ہاتھ نہ رکھتا، اس لئے مان لو اور تسلیم کرلو کیونکہ اللہ اپنی مخلوق سے مختلف طریقوں سے امتحان لیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے ان سے پوشیدہ رکھتا ہے اور اسی کیلئے امر اور خلق ہے اس کی عطائیں عظیم ہیں اور اس کے احسان وسیع ہیں۔ مگر نضر بن حارث نے انکار کر دیا اور اجازت چاہی تو پھر رسول اللہؐ نے اس کو اجازت دے دی۔ پس وہ اپنے گھر پہنچا اور اپنی سواری تیار کی اور بڑے تعصب کے ساتھ سوار ہو گیا اور وہ کہنے لگا: اے اللہ اگر یہ حق ہے تمہاری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب ہم پر لے آ۔ جب وہ مدینہ کی پشت پر پہنچا کہ ایک پرندہ جس کے پنجے میں پتھر تھا اس نے پتھر کو گھما کر پھینکا اور اس کی طرف ارسال کر دیا پس وہ اس کے سر پر لگا پھر اس کے دماغ میں داخل ہو گیا اور اس کے پیٹ سے ہوتے ہوئے پشت سے نکلا اور اس کی سواری کی پشت پر لگا اور گھومتا ہوا اس کے پیٹ سے نکل گیا تو سواری مضطرب ہو گئی اور گر گئی اور نضر بن حارث بھی گرا اور دونوں مر گئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ایک مانگنے والے نے عذاب مانگا جو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے منکروں پر نازل ہوتا ہے جسے کوئی ٹالنے والا نہیں جو عروج کی سیڑھیوں کے مالک اللہ کی طرف سے ہے۔ تو اس وقت رسول اللہؐ نے ان منافقوں کو بلایا جو رات کو نضر بن حارث کے پاس جمع تھے اور ان کو یہ آیات سنائیں اور فرمایا: نکل جاؤ اپنے ساتھی کی طرف تا کہ اس کا حال دیکھو۔ جب انہوں نے اسے جا کر دیکھا تو پسینے نکل گئے اور رونے لگے اور کہنے لگے: جس نے علیؑ سے بغض کیا اور اپنے بغض کو ظاہر کر دیا تو علیؑ اس کو اپنی تلوار سے قتل کرتا ہے اور جو علیؑ کے بغض میں مدینہ سے نکل جاتا ہے تو اللہ اس پر وہ نازل کرتا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۱۴)

فوائد:۔

1۔ حارث بن عمرو، نضر بن حارث اور نعمان بن حرث ایسے مردود لوگ تھے جن پر اللہ نے پتھروں کا عذاب نازل کیا کیونکہ انہوں نے رسول اللہؐ کی وعظ و نصیحت کے باوجود ولایت علیؑ کی کھل کر مخالفت کی۔ وہ بھی مقصر ملاں کی طرح ولایت میں حصہ چاہتے تھے۔

2۔ ولایت علیؑ کے مخالف مردود جانتے تھے کہ رسول اللہؐ کے قریب عذاب نازل نہیں ہوتا اسلیئے مدینہ سے باہر چلے عذاب حاصل کرنے کیلئے مگر ولایت قبول نہ کی۔ ولایت علیؑ کے مخالف اور حاسد مقصر ملاں بھی اسی لیئے مقامات مقدسہ کے قریب رہتے ہیں اور باہر نہیں جاتے تا کہ کہیں عذاب نازل نہ ہو جائے۔

3۔ تمام مخلوقات کی نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے جو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ کی ولایت پر ایمان لے آؤ اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کردو۔

❖......❖......❖

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰهِ ج فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾

اوران سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ کا ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے۔(الانفال -39)

1۔ امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس آیت کی تاویل نہیں آئی ہے اور جب ہمارا قائمؑ بعد میں قیام کرے گا تو جو اس زمانہ کو پائے گا وہ اس آیت کی تاویل بھی دیکھ لے گا اور یقیناً دین محمد مصطفیٰ پھیل جائے گا یہاں تک کہ پوری دنیا میں شرک باقی نہ رہے گا جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔

(البرہان۔ج۳۔ص۳۱۷)

2۔ ظہور قائمؑ کے بارے میں ایک طویل حدیث میں امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ امام زمانہؑ لوگوں کو کتاب اللہ اور اس کے نبیؐ کی سنت اور ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ اور انؑ کے دشمنوں سے برأت کی دعوت دیں گے۔

(البرہان۔ج۳۔ص۳۱۸)

فوائد:۔

1۔ مومنین تو اللہ کے فضل سے اسی دین پر ہیں جس کو امام زمانہؑ تمام عالم میں پھیلا دیں گے یعنی قرآن حکیم، سنت رسول اللہؐ، ولایت مولا علیؑ اور ان کے دشمنوں پر لعنت۔ طاغوت یہ سبق سکھاتا ہے کہ قرآن وسنت ناکافی ہیں مقصر ملاں کے قیاس وظن پر مبنی فتاویٰ ضروری ہیں۔ ذکر ولایت سے اعمال باطل ہوتے ہیں اور دشمنان اھل بیت کو برا بھلا نہ کہو۔ دراصل طاغوت سفیانی کا لشکر تیار کررہا ہے۔

❖......❖......❖

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَآءٍ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۸﴾

اور اگر تمہیں کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو پھینک دو (ان کا عہد) ان کی طرف اسی طرح (جیسے انہوں نے پھینکا)۔ بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (الانفال-58)

1۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت مولا علیؑ سے خیانت کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(البرہان۔ج۳۔ص۳۳۹)

2۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس میں تین خصلتیں ہوں وہ منافق ہوتا ہے چاہے وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور یہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے: جس کو امانت دی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ بیشک اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔''بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا'' اور فرماتا ہے'' بیشک اللہ کی لعنت ہے ان پر جو جھوٹے ہیں'' اور اس کے فرمان میں'' اور ذکر کرو

اسماعیلؑ کا کتاب میں کہ وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول نبی تھا'' (البرہان ۔ج ۳۔ص ۳۳۹)

فوائد:۔

1۔ امانت میں خیانت، جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنا یہ تین خصلتیں ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والوں کی بیان کی گئی ہیں چاہے وہ لوگ بڑے نمازی، روزے دار، پرھیز گار اور اپنے آپ کو بڑا مسلمان سمجھتے ہوں۔ اللہ ایسے لوگوں سے نفرت کرتا ہے اور ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نماز روزے کو نہیں دیکھتا اس کی نظران تین باتوں پر ہے کہ سب سے بڑی امانت ولایت کی دی تو اس میں خیانت تو نہیں کی کہ ولایت پر ڈاکہ ڈال کر اپنی ولایت کا اعلان کر دیا۔ دوسرا جھوٹ بولنا کہ لوگوں کو جھوٹ بول کر گمراہ کرنا کہ رسول اللہؐ نے تو ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دی حالانکہ رسول اللہؐ ولایت علیؑ کی گواہی نماز میں بھی دیتے تھے جس کا بیان سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 110 کی تفسیر میں موجود ہے اور کتب احادیث میں رسول اللہؐ کے تشہد کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ اور رسول اللہؐ تو ساری حیاتِ ظاہری میں ولایت علیؑ کی تبلیغ کرتے رہے اور دشمنان ولایت کے طعنے سنتے رہے۔ تیسرا وعدہ خلافی کرنا یعنی اللہ سے جو وعدہ کا تھا ولایت پر کہ اللہ، اس کے رسولؐ اور اولی الامرؑ کا اتباع کریں گے انکا حکم مانیں گے، اس کو چھوڑ کر ولایت علیؑ کے مخالف ملاں کی تقلید کرنا اور قرآن وسنت چھوڑ کر مقصر ملاں کے ظنی فتاویٰ کو ماننا۔

❖......❖......❖

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور اگر وہ تمہیں دھوکہ دینے کا ارادہ کریں تو تمہارے لیئے اللہ کافی ہے وہ وہی ہے جس نے اپنی مدد (نصر) سے اور مومنوں سے تمہیں قوت بہم پہنچائی۔ اور ان کے دلوں کو جوڑ دیا۔ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں کو باہم نہ جوڑ سکتے لیکن اللہ نے ان کو جوڑ دیا۔ بیشک وہ غالب اور دانا ہے۔ اے نبی تمہارے لیئے اللہ اور مومنین میں سے جو تمہارا اتباع کرتے ہیں وہی کافی ہیں۔

(الانفال -62-64)

1۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: عرش پر لکھا ہے: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں واحد ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ میرا عبد اور میرا رسول ہے اور اس کو میں نے علیؑ کے ذریعے قوت بہم پہنچائی۔ پس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا'' وہ وہی ہے جس نے تمہیں نصر اور مومنین سے قوت بہم پہنچائی'' اور وہ نصر علیؑ ہے اور وہ مومنین میں بھی داخل ہے پس دونوں پہلووں سے مکمل داخل ہے۔ (البرہان ۔ج ۳۔ص ۳۴۱)

2۔ حدیث میں وارد ہے کہ آیت نمبر 64 علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی اور مومنین کا مطلب وہی ہیں۔ (البرہان ۔ج ۳۔ص ۳۴۱)

فوائد:۔

1۔ اللہ عزوجل نے اپنے عرش پر'' یاعلیؑ مدد'' کا بورڈ لگایا ہوا ہے تاکہ موالی خوش ہوں اور ولایت علیؑ کے مخالفین اس دنیا میں بھی جلیں اور آخرت میں بھی دوزخ میں جلیں۔ یاعلیؑ

مدد کا منکر دراصل اللہ کی مدد کا انکار کرتا ہے۔

2۔ ولایت علیؑ ہی وہ خزانہ اور قوت ہے جس سے اللہ مومنین کے دلوں کو جوڑتا ہے یہی وہ جبل (رسی) ہے جو تفرقے سے بچاتی ہے۔

3۔ رسول اللہؐ کو اللہ تعالیٰ اور انکا اتباع کرنے والے مومنین (مولا علیؑ اور انکی ذریتؑ) ہی کافی ہیں۔ اللہ اور معصومینؑ چاہتے تو یہی ہیں کہ تمام انسان ہدایت حاصل کریں لیکن اگر کوئی ولایت معصومینؑ سے انکار کرتا ہے تو اپنی مرضی سے اپنا نقصان کرتا ہے۔

❖......❖......❖

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ۝ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا مَعَکُمۡ فَاُولٰٓئِکَ مِنۡکُمۡ ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۝ الربع

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا اور جنہوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیئے مغفرت اور بہترین رزق ہے۔ اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ (مل کر) جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں۔ مگر اللہ کی کتاب میں (خون کے) رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ (الانفال -74-75)

1۔ رسول اللہؐ کی طبیعت ناساز تھی اور وہ آرام فرما رہے تھے کہ مولا علیؑ داخل ہوئے۔ اور انکا سر اقدس جبرائیلؑ کی گود میں تھا اور جبرائیلؑ اس وقت دحیہ کلبی کی صورت میں تھے۔ جب مولا علیؑ داخل ہوئے تو جبرائیلؑ نے ان سے کہا: آپؑ اپنے چچا کے بیٹے کا سر لے لیں کیونکہ مجھ سے زیادہ آپؑ کا حق ہے کیونکہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ''رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں''۔ پس مولا علیؑ تشریف فرما ہوئے اور رسول اللہؐ کے سر اقدس کو لیا اور اپنی گود میں رکھ لیا اور رسول اللہؐ کا سر اپنی گود میں رکھے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ اور رسول اللہؐ کو تھوڑا افاقہ ہوا تو سر مبارک اٹھا کر علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یا علیؑ جبرائیلؑ کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو دحیہ کلبی کو دیکھا کہ آپؐ کا سر مبارک مجھے دیا اور کہا یا علیؑ اپنے چچا کے بیٹے کا سر لے لو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ حق رکھتے ہو کیونکہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ''اور اللہ کی کتاب میں رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں'' پس میں بیٹھ گیا اور آپؐ کا سر لے لیا پھر میری گود میں ہی رہا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا آپؑ نے عصر پڑھ لی؟ مولا علیؑ نے جواب دیا: نہیں فرمایا: پھر تجھے نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ جواب دیا: آپؐ سو رہے تھے اور آپؐ کا سر میری گود میں تھا میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپؐ کو تکلیف دوں۔ یا رسول اللہؐ میں نے کراہت کی کہ اٹھوں اور نماز پڑھوں اور آپؐ کا سر رکھ دوں۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا: اے اللہ بیشک یہ (علیؑ) تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسولؐ کی اطاعت میں تھا حتیٰ کہ اس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی۔ اے اللہ اس کے لیئے سورج پلٹا دے تا کہ عصر اس کے وقت کے اندر ادا کر لے۔ پس سورج چڑھ آیا اور صاف عصر کے وقت کی طرح چمکنے لگا اور اہل مدینہ نے اسے دیکھا اور علیؑ نے قیام کیا اور نماز پڑھی جب فارغ ہو گئے تو سورج ڈوب گیا اور انہوں نے مغرب ادا کی۔ (خلاصہ۔ حدیث معصومؑ)

(البرہان۔ ج۳۔ ص۳۵۶)

2۔ اللہ نے اس آیت (75) سے ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ ثابت کی ہے کیونکہ علیؑ کسی دوسرے سے زیادہ رسول اللہؐ کے حقدار ہیں کیونکہ وہ ان کے بھائی ہیں۔جیسا کہ انہوں نے فرمایا۔اس دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔اور یقیناً انہوں نے ان کی میراث ان کا اسلحہ ان کا مال اور ان کا خچر شھباء اور سب کچھ جو انہوں نے چھوڑا حاصل کیا اور ان کے بعد ان کی کتاب کے وارث ہوئے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں مین چن لیا'' اور وہ (کتاب) پورا قرآن ہے جو رسول اللہؐ پر نازل ہوا اور وہ نبی اکرمؐ کے بعد لوگوں کو تعلیم دیتے تھے اور کسی ایک نے ان کو نہیں پڑھایا اور لوگ ان سے سوال پوچھتے تھے اور انہوں نے اللہ کے دین میں کسی چیز کے بارے میں کسی سے مسئلہ نہ پوچھا۔(خلاصہ۔حدیث معصومؑ) (البرہان۔ج۳۔ص۳۵۷)

فوائد:۔

1۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ نے چہاردہ معصومینؑ کی محبت میں خلق کی ہے اور نماز بھی اس کائنات میں ایک عمل ہے۔معصومؑ نماز قضا کر کے نہیں پڑھتے۔معصومؑ کی خاطر سورج اور وقت کو واپس پلٹنا پڑتا ہے۔اور بد بخت مقصر ملاں اپنی نماز کو معصومؑ سے افضل گمان کرتا ہے۔معصومؑ کے آرام اور خوشی کا خیال رکھنا اللہ کی اطاعت ہے۔مولا علیؑ نے اپنے بھائی محمد مصطفیؐ کے آرام کی خاطر نماز ترک کی۔نماز فروع دین ہے،معصومینؑ اصول دین ہیں،مشیت الٰہی ہیں،اللہ تعالیٰ کے بعد تمام کائنات سے افضل ہیں۔

2۔ یہ آیت ولایت علیؑ کا ثبوت ہے کہ کائنات کی ہر چیز اور وقت (زمان ومکان) معصومینؑ کے تابع ہیں۔معصومینؑ علم الٰہی کا خزانہ ہیں اور تمام کائنات کو علم وھدایت عطا فرماتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورة التوبه

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۙ

اعلان برأت ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ان مشرکین کو جن سے تم نے معاہدے کیئے تھے۔ پس تم لوگ زمین میں چار ماہ اور چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے اور آذان (اطلاع عام۔ کھلم کھلا اعلان) ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیئے کہ اللہ مشرکین سے بری الذمہ ہے اور اس کا رسول بھی۔ اب اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیئے بہتر ہے اور اگر تم منہ پھیر لو تو جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ (التوبہ۔ 1-3)

1- رسول اللہؐ کی غزوہ تبوک سے واپسی پر نو ھجری میں سورۃ توبہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہؐ نے ایک صحابی کو دے کر حکم دیا کہ مکہ جاؤ اور منیٰ میں قربانی کے دن لوگوں کو پڑھ کر سنا دو۔ جب وہ صحابی نکل گیا تو جبرئیلؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا: اے محمدؐ اس کام کو کوئی ادا نہیں کر سکتا سوائے اس مرد کے جو آپؐ میں سے ہے۔ تو رسول اللہؐ نے امیر المؤمنینؑ کو صحابی کے پیچھے روانہ کیا تو وہ مقام روحا پر جا ملے اور اس سے آیات لے لیں اور صحابی رسول اللہؐ کے پاس واپس آ گیا اور پوچھا: یا رسول اللہؐ کیا اللہ نے میرے بارے میں کچھ نازل کیا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ مگر اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اللہ کی طرف سے کوئی کام انجام نہیں دے سکتا سوائے میرے یا جو مرد مجھ سے ہو۔

حج اکبر کے دن مولا علیؑ نے قربانی والے دن بعد از ظہر خطاب فرمایا کہ بیشک میں تمہاری طرف رسول اللہؐ کا رسول ہوں پھر لوگوں کو یہ آیات سنائیں اور فرمایا کہ اس سال کے بعد کو مرد یا عورت بیت اللہ کا عریان طواف نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک مرد یا عورت۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۶۰)

2- امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ''اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کیلیئے'' کا مطلب ظہور قائمؑ ہے اور آذان لوگوں کو اپنی طرف انکا دعوت دینا ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۶۴)

3- امام جعفر صادقؑ سے اللہ کے قول ''اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کیلیئے'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: بیشک اللہ نے علیؑ کا نام آذان آسمان سے رکھا ہے کیونکہ وہ وہی ہے جو رسول اللہؐ کی طرف سے برأت کا کام انجام دیتا ہے۔ حالانکہ پہلے آیات کے ساتھ ایک صحابی کو روانہ کیا تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا: یا محمدؐ بیشک اللہ آپؐ سے فرماتا ہے کہ آپؐ کی طرف سے کوئی تبلیغ نہیں کر سکتا سوائے خود آپؐ کے یا جو مرد آپؐ سے ہے۔ اس وقت رسول اللہؐ نے علیؑ کو بھیجا تو وہ صحابی سے جا ملے اور اس کے ہاتھ سے صحیفہ لے لیا اور مکہ چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ان کا نام رکھا بیشک یہ نام اللہ نے آسمانوں سے علیؑ کے لیئے اتارا۔

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۶۵)

4- نہروان سے واپسی پر مولا علیؑ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اور میں دنیا و آخرت میں مؤذن ہوں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ''پس ان کے درمیان مؤذن اذان دے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو'' (الاعراف۔ 44) میں وہ مؤذن ہوں اور اللہ فرماتا ہے ''اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے'' پس میں وہ آذان ہوں۔

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۶۷)

فوائد:۔

1- جب مشرکوں، عھد توڑنے والوں، بے حیاؤں اور ظالموں سے برأت کرنی ہوتو اللہ کلام بسم اللہ سے شروع نہیں کرتا۔اسی لیئے موالیان حیدر کرارؑ جب ولایت علیؑ میں شرک کرنے والوں، عھد ولایت توڑنے والوں، حق معصومؑ پر ظلم کرنے والے بے شرموں پر تبرا کرتے ہیں تو بغیر کسی تمہید کے کرتے ہیں۔

2- آیات الٰہی کی تبلیغ، ترجمہ، تفسیر اور تاویل صرف اقوال معصومینؑ کے مطابق صحیح ہے۔آذان ونماز ولایت کا اعلان وتجدید ہے اور دشمنانِ ولایت پر لعنت ہے۔قیامت کے دن کی ابتداء بھی مولاعلیؑ کی اذان سے ہوگی جس میں وہ اپنی ولایت کے مخالفوں پر لعنت کریں گے۔

3- آذان ولایت معصومؑ کی طرف دعوت اور اس کی اتباع کا نام ہے اور قیام قائمؑ کا دن حج اکبر اور مبارک جمعہ کا دن ہوگا جب امامؑ اپنی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔اور معصومؑ ہی اصل نماز ہیں اور وہی ذکراللہ ہیں ''جب پکارا جائے نماز کیلئے جمعہ کے دن کی طرف سے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو''

❖......❖......❖

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝

اور اگر عہد کرنے کے بعد یہ اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے اماموں سے لڑو کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں شاید کہ وہ باز آ جائیں۔(التوبہ۔ 12)

1- جنگ جمل کے دن مولاعلیؑ نے یہ آیت تلاوت فرما کر اللہ کی قسم اٹھا کر فرمایا اس آیت کے مورد لوگوں سے کوئی نہیں لڑا جب سے یہ نازل ہوئی حتیٰ کہ آج (اس پر عمل ہوگا)۔(البرہان۔ج۳۔ص۳۷۵)

2- جمل کے بعد مولاعلیؑ نے منبر پر تشریف فرما کر خطبہ دیا، اللہ کی حمد وثنا اور رسول اللہؐ پر صلواۃ وسلام کے بعد فرمایا اے لوگو! اللہ کی قسم میں نے ان لوگوں سے کل جنگ نہیں کی تھی مگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت کے موجب جس کو ترک کر دیا گیا تھا۔بیشک اللہ فرماتا ہے ''اور اگر وہ اپنی قسمیں توڑ دیں اپنے عہد کے بعد اور تمہارے دین کے بارے میں طعنے دیں تو کفر کے اماموں سے لڑو ان کی کوئی قسمیں نہیں شاید کہ وہ باز آ جائیں'' اور اللہ کی قسم رسول اللہؐ نے مجھے حکم دیا تھا اور مجھ سے فرمایا: یا علیؑ تم باغی گروہ سے اور ناکثین کے گروہ سے اور مارقین کے گروہ سے ضرور جنگ کرو گے۔

(البرہان۔ج۳۔ص۳۷۶)

فوائد:۔

1- یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے مولاعلیؑ کی بیعت خود اپنی مرضی سے کی پھر اپنی بیعت کو توڑا اور ولایتِ علیؑ کے مخالف گروہ میں شامل ہوگئے۔کیونکہ وہ اپنے لیئے امارت کی لالچ میں تھے۔یہی حال مقصر ملاں کا ہے پہلے اپنے آپ کو مولاعلیؑ کا شیعہ ظاہر کرتا ہے پھر جب چند ایک علوم رٹ لیتا ہے تو امارت کی لالچ میں خود اندھوں میں کانا راجہ بن جاتا ہے اور اپنی ولایت کا اعلان کرتا ہے۔ایسے ہی لوگ ولایت علیؑ سے بغاوت کرنے والے ہیں اللہ سے کیا ہوا عہد ولایت توڑنے والے ہیں (ناکثین)، پھر ولایت کو عام کرتے ہیں رقیق بناتے ہیں اس کی قسطیں کرتے ہیں اور آپس میں بانٹ کر تمام مقصر ملاں اندھے مقلدوں کے ولی بن جاتے ہیں۔پھر مومنین کو طعنے دیتے ہیں کہ ہم متقی پرہیزگار اصول کے پابند ہیں کہ آیات واحادیث کو اپنی عقل کے مطابق چھانٹ پھٹک کر رکھ دیتے ہیں، اور تم آئمہ معصومینؑ کے ماننے والو قرآن وحدیث کو ھادی بنائے ہوئے ہو۔

2- عہد ولایتِ مولاعلیؑ کو توڑنے والوں پر دلیل وبرھان کے ذریعے حقِ معصومینؑ ثابت کرنا سنت آئمہؑ ہے۔ولایت علیؑ کے مخالف گروہ کے راہنما ورہبر کفر کے امام ہوتے ہیں۔ایسے اماموں کی ظاہری بن ٹھن، چکنی چپڑی باتوں اور قسموں کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے جو ولایت وعزاداری کے مخالف ہوں۔

❖......❖......❖

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ لا اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی خدمت کو اس کے مانند بنا دیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخر پر اور جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا؟ اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا درجہ بہت عظیم ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جن میں ان کیلئے ابدی نعمتیں ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔(التوبہ۔19-22)

ا۔ یہ آیات مولا علیؑ اور حمزہ اور عباس اور شیبہ کے بارے میں نازل ہوئیں۔ عباس نے کہا کہ میں افضل ہوں کیونکہ اپنے ہاتھ سے حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں۔ اور شیبہ نے کہا کہ میں افضل ہوں کیونکہ میں بیت اللہ کا دربان ہوں اور حمزہ نے کہا کہ میں افضل ہوں کیونکہ مسجد حرام کی اپنے ہاتھ سے خدمت کرتا ہوں اور مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں افضل ہوں کیونکہ میں تم سب سے پہلے ایمان لایا پھر ہجرت کی اور جہاد کیا۔ پس وہ رسول اللہؐ کے پاس فیصلے کیلئے راضی ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۸۲)

فوائد:۔

1- اللہ کے نزدیک حضرت ابوطالبؑ کی اولاد کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ حج، نماز، طواف، کعبہ، زمزم، مسجدیں، مسلمان، اسلام، معرفت توحید سب کی بقا مولا علیؑ کی وجہ سے ہے۔ کوئی مقصر ملاں یہ نہ سمجھے کہ اس نے اسلام کو سر پر اٹھایا ہوا ہے اور اسلام کا ٹھیکیدار ہے لہٰذا اسلام میں دخل اندازی کر سکتا ہے۔ اسلام کو بچانے والے صرف علیؑ کے طاہر بیٹےؑ اور معصومہ بیٹیاںؑ ہیں۔

2- جو لوگ ولایت علیؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور طاغوت و ظلمت سے ولایت کی طرف مستقل ہجرت کر جاتے ہیں اور اللہ کی سبیل میں اپنی جان و مال سے تبلیغ ولایت کا جہاد کرتے ہیں وہی لوگ کامیاب ہیں۔

❖......❖......❖

يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ وَاِخۡوَانَكُمۡ اَوۡلِيَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡكُفۡرَ عَلَى الۡاِيۡمَانِ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝ قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَاَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝

اے ایمان والو اپنے آباء واجداد اور اپنے بھائیوں کو ولی (سرپرست) نہ بناؤ اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے محبت کرتے ہوں اور جو ان کو ولی بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ (اے حبیبؐ) کہہ دو اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے خاندان اور وہ مال جو تم نے کمائے اور وہ تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تمہیں خوف ہے اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی سبیل میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنے فیصلے کو لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (التوبہ۔23-24)

1- امام محمد باقرؑ سے ان آیات کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ کفر کا باطنی مطلب مولا علیؑ کے مخالفین کی ولایت ہے اور وہ کفر ہے اور اللہ کے قول ایمان کا معنی ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ)

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۸۵)

فوائد:۔

1- مولا علیؑ کے مخالفین کو ولی بنانا ظلم فسق وفجور ہے۔ یعنی اگر کوئی مقصر ملاں کہے کہ ''علیؑ ولی اللہ'' کلمہ کا جزو نہیں مگر کلمہ کے آخر پر اس مقصر کے نام کے ساتھ حجت اللہ علی خلق لکھا جائے اور اس کے نام کے ساتھ درود پڑھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، یہی لوگ ظالم ہیں جن کو اللہ ظہور قائمؑ تک مہلت دے رہا ہے کہ انتظار کرو ذوالفقار لے کر آنے والے کا۔ کیونکہ ایسے فاسق منکرین ولایت قابل ہدایت نہیں ہیں۔

2- باپ دادا، بھائی بہن، ازواج، رشتہ داران سب رشتوں کی کسوٹی ولایت مولا علیؑ ہونی چاہیے۔ اور یہ بھی نہیں ڈرنا چاہیے کہ میری نوکری، کاروبار، مال اور اچھے گھر کو کہیں ولایت علیؑ کی وجہ سے مقصرین سے نقصان نہ پہنچے۔ اللہ چاہتا ہے کہ مؤمنین اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ) میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی خاطر جہاد کریں تبلیغ کریں اور مؤمنین اپنے مقصر رشتہ داروں سے جو ولایت وعزاداری کے مخالف ہوں محبت چھوڑ دے منہ موڑ لے اور اپنا رشتہ ورابطہ امام زمانہؑ سے مسلسل رکھے۔

❖......❖......❖

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ

اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱

انہوں نے اپنے فقہاء اور راہبوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو واحد معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پاک ہے وہ ان چیزوں سے جن کو یہ شریک بناتے ہیں۔ (التوبہ۔31)

ا۔ اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ اپنے نفس (اپنی ذات) کی عبادت کی (لوگوں کو) دعوت نہیں دیتے تھے اور اگر وہ اپنی ذات کی عبادت کی دعوت دیتے تو لوگ قبول نہ کرتے۔ لیکن وہ ان کے لیئے حرام کو حلال بنا دیتے اور حلال کو ان پر حرام کر دیتے پس اسطرح وہ ان کی بغیر شعور کیئے عبادت کرتے تھے۔ (البرہان۔ج ۳۔ص ۴۰۵)

فوائد:۔

1- قول معصومؑ حق ہے کہ یہ امت بھی پہلی امتوں کے قدم بقدم چلے گی۔ پہلی قوموں نے اللہ کی نازل کردہ کتب چھوڑ کر اپنے فقہاء کی اندھی تقلید شروع کر دی انکا ہر فتویٰ رب کے حکم کی طرح ماننے لگے۔ ان کے فقہاء حلال وحرام کے مختار ہو گئے اور ان لوگوں نے روح اللہؑ کو معبود بنالیا۔ جو عالم اللہ کے دین میں دخل اندازی کرتا ہے اس کی بات ماننا اس کی عبادت کرنا ہے شرک کرنا ہے۔ بالکل یہی اس امت نے کیا ہے کہ قرآن وسنت کو چھوڑ کر فقہاء کی ذاتی فتاویٰ کی کتاب کو سینے سے لگالیا ہے۔ ولایت معصومینؑ کو چھوڑ کر اس سے منہ موڑ کر ولایت فقیہہ کا نعرہ بلند کر دیا ہے اور بلا تامل کھلے عام کہتے ہیں کہ فقیہہ حلال وحرام پر اختیار رکھتا ہے۔ اللہ ایسے مشرکینِ ولایت سے بیزار ہے۔

2- حلال محمدی قیامت تک لیئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک حرام ہے اس میں کسی کی مجال نہیں کہ تبدیلی کر سکے۔

❖......❖......❖

۳۵ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا

تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً

ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۶

بیشک مہینوں کی تعداد اللہ کے ہاں کتاب اللہ میں بارہ مہینے ہے جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار مہینے محترم ہیں اور یہی سیدھا دین ہے پس تم ان کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے سب مل کر جنگ کرو جیسا کہ وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ متقین کے ساتھ ہے۔ (التوبہ۔36)

ا۔ امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تاویل فرمائی ہے کہ سال (سن) سے مراد ہمارے جدامجد رسول اللہؐ ہیں اور اس کے ماہ بارہ مہینے ہیں اور وہ امیر المؤمنینؑ ہیں اور پھر حسنؑ اور پھر حسینؑ اور پھر میرے بابا علی زین العابدینؑ اور پھر میں اور پھر میرا فرزند جعفرؑ اور انکا فرزند موسیٰؑ اور انکا فرزند علیؑ اور انکا فرزند محمدؑ اور انکا

فرزند علیؑ اور پھر انکا فرزند حسنؑ اور پھر انکا فرزند محمد ھادی مہدیؑ بارہ امام ہیں اللہ کی مخلوق پر حجت اللہ ہیں اور اللہ کی وحی اور علم کے امین ہیں اور چار محترم ہیں جو دین قیم ہیں اور ان میں سے چار ایک ہی اسم سے نکلے ہیں: علیؑ امیر المؤمنین اور میرے بابا علیؑ بن حسینؑ اور علیؑ بن موسیٰؑ اور علیؑ بن محمدؑ پس انکا اقرار ہی سیدھا دین ہے پس ان کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور انہی سے سب ھدایت پاتے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۴۱۲)

فوائد:۔

1- تخلیق کائنات سے پہلے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف یہی بارہ ھادی امامؑ ہیں یہی حجت اللہ علی الخلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے وہ بہتر جانتا ہے کہ قیامت تک کتنے امام ہونے ضروری ہیں لہٰذا کسی ادارے کو حق نہیں ہے کہ امام، حجت اللہ، آیت اللہ بنانے شروع کردے۔

2- ان بارہ اماموںؑ میں سے چار کا اسم مبارک اللہ کے نام سے مشتق ہے اور باقی آئمہؑ ان کو محترم قرار دیتے ہیں اور یہی اللہ کا قول بھی ہے۔ اور ان چار علیؑ اماموں کا اقرار ہی سیدھا دین ہے۔ تمام آئمہ طاہرینؑ کے جد امجد مولا علیؑ ہیں جن کی ولایت کی مخالفت کر کے مقصر ملاں اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

❖......❖......❖

٥٢ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٥٣

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝٥٤ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٥٥

ان سے کہو تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے ہرگز وہ قبول نہیں کیئے جائیں گے کیونکہ تم فاسق قوم ہو۔ اور کوئی چیز ان کیلئے مانع نہیں کہ ان سے ان کے دیئے ہوئے مال قبول کیئے جائیں مگر یہ کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ نماز کیلئے نہیں آتے مگر سستی کے ساتھ اور نہیں خرچ کرتے مگر بادل نخواستہ۔ پس تمہیں انکی مال و دولت اور اولاد تعجب میں نہ ڈالے۔ صرف اللہ یہ چاھتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کی وجہ سے عذاب دے دنیاوی زندگی میں اور ان کی جان ایسی حالت میں نکلے کہ وہ کافر ہوں۔ (التوبہ -53-55)

1۔ جس نے ہم سے محبت کی وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہوگا۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی شخص دن کو روزے رکھے رات کو عبادت میں کھڑا رہے پھر اللہ عزوجل سے ہماری ولایتِ اھل بیتؑ کے بغیر ملے تو وہ ملاقات میں اس سے ناراض ہوگا اور اس پر غضبناک ہوگا اور یہی اللہ کا قول ہے (امام نے یہ آیات (53-55) تلاوت فرمائیں) پھر فرمایا: اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی عمل نقصان نہیں دیتا اور اسی طرح کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

(اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۴۳۳)

فوائد:۔

1۔ ولایت معصومینؑ کے بغیر دین کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال، نمازیں روزے تہجدیں ہرگز قابل قبول نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ کی مخالف قوم کو فاسق قرار دیتا ہے اور مومنین کو خبردار کر رہا ہے کہ ولایت علیؑ کے اقرار سے انکار کرنے والی قوم کی حکومت طاقت اکثریت اور غریبوں سے دین کے نام پر اکٹھا کیا ہوا مال تمہیں تعجب میں نہ ڈالے

غضب الٰہی میں ہوگی۔ جو مولاؑ سے محبت کرتا ہے اور مولاؑ کی بات مانتا ہے وہ قیامت کے دن اپنے مولاؑ کے ساتھ ہوگا جو مقصر ملاں کی بات مانتا ہے وہ ملاں کے ساتھ ساتھ جائے گا۔

2۔ ولایت علیؑ ایمان ہے اسکے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی اور ولایت علیؑ سے انکار اور اسکی مخالفت کفر و شرک ہے کہ پھر اسکے ساتھ نیک عمل بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

❖......❖......❖

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

یہ منافق ڈر رہے ہیں کہ کہیں ان پر سورۃ نازل نہ کی جائے جو ان کو اس بات کی خبر دے دے جو ان کے دلوں میں ہے۔ کہو اور مذاق اڑاؤ۔ اللہ اس چیز کو یقیناً ظاہر کرنے والا ہے جس سے تم ڈرتے ہو۔ اور اگر تم ان سے پوچھو تو یہ کہیں گے ہم تو صرف گپ شپ اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسولؐ سے ہنسی مذاق کر رہے تھے؟ اب بہانے نہ بناؤ۔ یقیناً تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ اگر ہم نے تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر بھی دیا تو دوسرے گروہ کو تو ہم ضرور سزا دیں گے اس لیئے کہ وہ مجرم ہیں۔ (التوبہ -64-66)

ا۔ فاسق و فاجر لوگوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہؐ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا اور باقی منافق مردوں نے مدینہ میں مولا علیؑ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا مگر اللہ نے انہیں کامیاب نہ ہونے دیا۔ ان پر رسول اللہؐ کیلئے حسد طاری تھا مولا علیؑ کی وجہ سے جب آپؐ نے مولا علیؑ کے امر (ولایت) کا، اعلیٰ مرتبہ اور انکی شان کی عظمت بیان کی۔

جب رسول اللہؐ تبوک کیلئے مدینہ سے نکلنے لگے تو جبرائیلؑ نے نازل ہو کر عرض کی کہ اے محمدؐ علی الاعلیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ سے فرماتا ہے کہ اگر آپؐ نکلیں تو علیؑ رہیں یا پھر آپؐ رہیں اور علیؑ کو جانے دیں۔ رسول اللہؐ کے جانے کے بعد منافقین نے مولا علیؑ کو طعنے دیئے کہ رسول اللہؐ تم سے بیزار ہیں اور ساتھ نہیں رکھنا چاہتے۔ مولا علیؑ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے اور ان کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا آپؑ راضی نہیں کہ آپؑ مجھ سے اسی منزلت پر ہیں جیسے ھارونؑ موسیٰؑ سے تھے مگر میرے بعد کوئی نبیؑ نہیں۔ مولا علیؑ واپس مدینہ تشریف لائے۔ منافقوں نے مولا علیؑ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور آپؑ کے رستے میں پچاس ہاتھ لمبا گڑھا کھودا اس پر ایک بوریا ڈالا اور اس پر مٹی ڈال دی کہ بوریا چھپ گیا۔ ان کا ارادہ تھا کہ مولاؑ اور انکی سواری اس میں گریں گے پھر پتھر مار کر ان کو

شہید کر دیں گے۔ جب مولا علیؑ گڑھے کے اوپر پہنچے تو گھوڑا رک گیا اور مولا علیؑ سے عرض کرنے لگا کہ یہاں گڑھا ہے اور آپ کو نشانہ بنانے کا منصوبہ بنایا ہے مگر آپ سب جانتے ہیں۔ مولاؑ نے گھوڑے کو جزائے خیر کی دعا دی اور اسے اس پر چلنے کا حکم دیا اور وہ زمین کی طرح سخت ہوگئی اور مولاؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گذر گئے۔ گذرنے کے بعد آپؑ نے ساتھیوں کو حکم دیا اس کھولا تو گڑھا ظاہر ہوگیا۔ ساتھی دیکھ کر حیران و پریشان ہوگئے۔ مولا علیؑ نے اپنے گھوڑے کو حکم دیا کہ تم ہی ان کو بتاؤ یہ کیسے ہے اور کس نے کیا ہے۔ گھوڑے نے بتایا اور ان چودہ آدمیوں کے نام بھی بتائے جو رسول اللہؐ کے ساتھ تھے کہ عقبہ میں ان کو شہید کریں گے۔ ساتھیوں نے عرض کی کہ رسول اللہؐ کو ان کے خلاف سازش کی خبر جلد پہنچانی چاہیے تو مولا علیؑ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بتلا دیا ہے۔ عقبہ پہنچ کر رسول اللہؐ نے لوگوں کو جمع کر کے مولا علیؑ کے خلاف منصوبہ کی خبر دی تو منافقین ڈر گئے کہ ہمارا پتہ نہ چل جائے تو آ کر رسول اللہؐ کو مولا علیؑ کی سلامتی پر مبارک دی۔ اور پوچھنے لگے کہ یا رسول اللہؐ ہمیں بتائیں کہ علیؑ افضل ہیں یا ملائکہ مقربین؟ رسول اللہؐ نے تفصیلاً سمجھایا کہ ملائکہ کو تو شرف و مرتبہ ہی محمدؐ اور علیؑ کی محبت کی وجہ سے اور انکی ولایت قبول کرنے کی وجہ سے ملتا ہے اور علیؑ کا ایک بھی محبّ نہیں کہ اس کا دل دھو کے کینے اور حسد کی گندگی اور گناھوں کی نجاست سے صاف کر کے اسے ملائکہ سے زیادہ پاک اور افضل نہ کر دے اور اللہ نے ملائکہ کو آدمؑ کا سجدہ کرنے کا حکم بھی اسی وقت دیا جب اس میں ان کا نور رکھ دیا اور حضرت آدمؑ اور ملائکہ کا پورا واقعہ بیان فرمایا۔

پھر لشکر چلنے کا حکم دیا اور فرمایا کوئی رسول اللہؐ سے پہلے عقبہ پر نہ جائے اور حذیفہؓ کو گھاٹی کے دامن پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ وہ منافقین گھاٹی پر چڑھ گئے کچھ دائیں بائیں اور کچھ اوپر چوٹی پر کہ جب رسول اللہؐ کی سواری گذرے تو پتھر لڑھکا دیں گے۔ منافقوں نے نقاب چڑھائے ہوئے تھے۔ حذیفہؓ نے آ کر رسول اللہؐ کو سب کا بتا دیا۔

پھر رسول اللہؐ چلے حذیفہؓ اور سلمانؓ ناقہ کے آگے پیچھے اور عمارؓ ایک طرف چل رہے تھے۔ گھاٹی پر پہنچ کر رسول اللہؐ نے عمارؓ کو حکم دیا تو اس نے منافقوں کی سواریوں کے منہ پر عصا کو مار مار کر بھگا دیا اور انکو شدید زخمی کیا۔ اس طرح اللہ نے ان کے دونوں منصوبوں کو نا کام کیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۴۵۱)

فوائد:۔

1۔ دشمنانِ ولایت علیؑ نہ مولاؑ کی شان سن سکتے ہیں نہ انکا ذکرِ ولایت کر سکتے ہیں اور رسول اللہؐ کے بھی اسی لیئے مخالف ہیں کہ ساری ظاہری حیات طیبہ میں تبلیغ ولایت علیؑ کرتے رہے، اسی لیئے مقصرین احادیث رسولؐ سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ اور ان منافقوں کی مقصر اولاد مولا علیؑ کو زبان سے شہید کرتی ہے، اقرار ولایت سے مثلِ ابلیس انکار کرتی ہے مگر لوگوں کے سامنے منافقوں کی طرح کہہ دیتے ہیں ہم بھی ولایت مانتے ہیں۔

❖......❖......❖

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ج وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ج فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ج وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا لا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۞

یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی اور یقیناً انہوں نے وہ کفر کا کلمہ کہا ہے اور اپنے اسلام کے (اظہار کے) بعد کفر کیا ہے اور انہوں نے اس چیز کا ارادہ کیا جو وہ نہ پاسکے اور انہوں نے یہ انتقام نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ پس اگر یہ توبہ کرلیں تو ان کیلئے بہتر ہے اور اگر یہ منہ پھرلیں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین میں ان کا کوئی ولی اور مدگار نہیں ہوگا۔ (التوبہ-74)

1۔ عذیرخم کے مقام پر رسول اللہؐ نے شدید گرمی میں جگہ صاف کروا کے کجاوں کا منبر بنوایا پھر اس پر کپڑا ڈال کر اس پر کھڑے ہو کر طویل خطبہ دیا اور ولایت مولا علیؑ کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد لوگ اپنی جگہوں پر چلے گئے۔ حذیفہ بن یمان نے ایک خیمے میں تین آدمیوں کو رسول اللہؐ کی شان میں سخت گستاخی کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے علیؑ کو ولی کیوں بنایا ہے، وہ یہ نہیں ہونے دیں گے۔ تو حذیفہؓ نے ان سے کہا کر رسول اللہؐ کو بتاؤں گا اور اللہ بھی بتائے گا۔ انہوں نے کہا جو چاہو کرلو۔ ہم انکار کر دیں گے کہ ہم نے نہیں کہا اور تم ہم پر بہتان باندھ رہے ہو اور تم جھوٹ کہتے ہو کہ تم سچے ہو اور ہم جھوٹے ہیں اور ہم تو تین ہیں۔ حذیفہؓ نے رسول اللہؐ کو جا کر بتایا تو رسول اللہؐ نے ان کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم ہم نے تو کچھ بھی نہیں کہا جو آپؐ کو بتایا گیا ہے ہم پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ جبرائیلؑ اس وقت یہ آیات لے کر نازل ہوئے۔ (خلاصہ روایت۔ تفسیر عیاشی) (البرہان۔ج ۳۔ص ۴۶۲)

فوائد:۔

1۔ منافقوں کے بارے میں اسی طرح کی مزید احادیث وروایات ہیں کہ غدیرخم کے اعلان کے بعد لوگ اپنے خیموں میں چلے گئے تو مقدادؓ نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا کہ قسم بخدا اگر ہم قیصر وکسریٰ کے صحابی ہوتے تو ہم ریشم ودیباج اور نقش ونگار والے بنے ہوئے کپڑے پہنتے مگر ہم ان میں پھس گئے جو سخت غذا کھاتے ہیں اور موٹے کپڑے پہنتے ہیں اور جب (نعوذ باللہ) موت قریب آئی ہے دن ختم ہوگئے اور اجل آگئی ہے تو اپنے بعد علیؑ کو ولی بنانے کا ارادہ ٹھان لیا ہے۔ مقدادؓ نے رسول اللہؐ کو بتایا تو وہ قسمیں کھا کر مگر گئے۔ اسی طرح ابوذرؓ نے سنا کہ کچھ کہہ رہے تھے کہ کاش علیؑ کی بجائے کسی اور چیز کو ولی بنا دیتے تو انہوں نے بھی قسم کھا کر انکار کر دیا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ابوذرؓ سے زیادہ سچے پر نہ آسمان نے سایہ کیا ہے نہ زمین نے اٹھایا ہے۔

ایسے منافقوں نے ولایت علیؑ کا انتقام لینے کیلئے عقبہ میں رسول اللہؐ کو اور مدینہ میں مولا علیؑ کو شہید کرنے کی سازش کی۔ حالانکہ یہ لوگ نادار تھے اور مولا علیؑ کی فتوحات کی بدولت مال غنیمت اکٹھا کر کر کے مالدار ہو چکے تھے۔

ایسے ہی لوگ بھیس بدل کر شیعوں میں داخل ہیں ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں اور اپنی ولایت کا اعلان کر کے قیصر وکسریٰ بنے بیٹھے ہیں اور کمزور ایمان والے شیعوں کا مال اکٹھا کیئے ہوئے ہیں ایسے لوگوں کا مولا علیؑ نہ اس دنیا میں ولی اور مدگار ہے نہ آخرت میں ہوگا۔

❖......❖......❖

اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۞ ۸۰

تم ان کیلئے دعائے مغفرت مانگو یا ان کیلئے دعائے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کیلئے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرو تو اللہ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا اس لیئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا اور اللہ فاسق لوگوں کو ھدایت نہیں دیتا۔ (التوبہ-80)

1۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہؐ مدینہ واپس تشریف لائے اور عبداللہ بن ابی (منافق) بیمار تھا اور اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ جو مومن تھا رسول اللہؐ کے پاس آیا، اسکا والد حالت احتضار میں تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہؐ میرے ماں باپ قربان اگر آپؐ میرے باپ کے پاس نہ آئے تو ہمارے لیئے بے عزتی ہوگی۔ پس رسول اللہؐ اس کے پاس گئے اور اس کے پاس منافقین بھی بیٹھے ہوئے تھے تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے عرض کی: یارسول اللہؐ اسکے لیئے مغفرت کی دعا کریں تو آپؐ نے مغفرت کی دعا کردی۔ ایک شخص کہنے لگا: یارسول اللہؐ کیا اللہ نے آپؐ کو منع نہیں کیا تھا کہ نہ ان پر نماز پڑھو اور نہ انکے لیئے دعائے مغفرت مانگو؟ رسول اللہؐ نے اس سے اعراض کیا اور اس نے پھر یہی کہا تو اس سے فرمایا: تجھ پر ھلاکت ہو مجھے اختیار دیا گیا ہے تو میں اپنا اختیار استعمال کرتا ہوں بیشک اللہ فرماتا ہے: "تم ان کیلئے دعائے مغفرت مانگو یا انکے لیئے دعائے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کے لیئے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کروتو ہرگز اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا"۔ پھر جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اگر آپؐ مناسب سمجھیں تو اس کے جنازے پر تشریف لے چلیں تو رسول اللہؐ تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہوئے تو پھر وہی شخص کہنے لگا: یارسول اللہؐ کیا اللہ نے آپؐ کو منع نہیں کیا کہ جو ان میں سے مرجائے تو کبھی بھی ان پر نماز نہ پڑھنا یا ان کی قبر پر کھڑا ہونا؟ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: تو ھلاک ہو، کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیا کہا میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اے اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھردے اس کے پیٹ کو آگ سے بھردے اور اسے دوزخ بھیج دے" اس طرح وہ ظاہر ہوگیا جو خلقِ عظیم رسول اللہؐ نہیں چاہتے تھے۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: کیونکہ اس کا بیٹا مومن مرد ہے اور اس کا ہم پر حق ہے میں نے اس کا حق ادا کیا ہے۔ پھر وہ شخص کہنے لگا: میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غضب سے اور آپؐ کے غضب سے یا رسول اللہؐ۔ (البرہان۔ج ۳۔ص ۴۶۸)

فوائد:۔

1۔ دین میں اجتہاد کرنے والے اشخاص اس وقت بھی موجود تھے جو اجتہاد کر کے نتیجہ اخذ کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔ اجتہادی لوگ یہ نہ سمجھ سکے کہ دین صرف معصومینؑ کے اتباع کا نام ہے۔

2۔ اگر کوئی مومن کسی دشمنِ ولایت مقصر فاسق کی تیمارداری یا جنازے پر اخلاقاً چلا جائے تو مقصر کو کوئی ثواب نہیں پہنچتا۔ اللہ اور اس کے رسول اللہؐ کے حکم سے منہ موڑ کر ولایت مولا علیؑ میں تقصیر کرنے والے چاہے ستر سال رو رو کر دعاء کمیل پڑھ کر استغفار کرتے رہیں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ منافقوں کو جو ولایت علیؑ سے فسق کرتے ہیں ھدایت نہیں دیتا۔

❖......❖......❖

وَقُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمۡ وَرَسُوۡلُہٗ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوۡنَ اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ۚ

(اے حبیبؐ) کہہ دو کہ تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال دیکھتے ہیں پھر تمہیں غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے کی طرف واپس لایا جائے گا اور وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے تھے۔ (التوبہ -105)

1۔ رسول اللہؐ کے حضور تمام بندوں کے اعمال اچھے اور برے ہر صبح پیش کیئے جاتے ہیں پس ڈرو اور حیا کرو کہ کسی کے برے عمل نبی اکرمؐ کے سامنے پیش ہوں۔ جب بھی کسی مومن کو موت آتی ہے یا کسی کافر کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال رسول اللہؐ اور امیر المؤمنین علیؑ کے حضور پیش کیئے جاتے ہیں اور اسی طرح آخر (قائمؑ) تک کے سامنے پیش ہوتے ہیں جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اور یہی اللہ کا قول ہے کہ (اے میرے حبیبؐ) کہہ دو تم عمل کرو

پس اللہ اوراس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔اور فرمایا کہ مومنین سے مراد آئمہؑ ہیں۔

(حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج۳۔ص۴۸۸)

2۔ علیؑ باب الھدیٰ ہیں جو آپؑ سے آگے نکل گیا کافر ہوگیا اور جو آپؑ سے پیچھے رہ گیا وہ بھی کافر۔جب قیامت کا دن ہوگا عرش کے دائیں جانب ایک منبر نصب کیا جائے گا جس کی چوبیس سیڑھاں ہوں گی مولا علیؑ اپنے ہاتھ میں لوائے حمد لیئے ہوئے آئیں گے اور اس پر رونق افروز ہوں گے اور پھر مخلوق کو ان کے سامنے پیش کیا جائے گا پس جس کو وہ جانتے ہوں گے جنت میں داخل کریں گے اور جس کو نہیں جانتے اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔پوچھا گیا: کیا اس بارے میں کتاب اللہ میں کوئی آیت ہے؟ فرمایا ہاں۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ ''پس تمہارے اعمال اللہ اوراس کا رسولؐ اور مومنون دیکھتے ہیں'' اللہ کی قسم وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج۳۔ص۴۸۸)

فوائد:۔

1۔ اللہ فرماتا ہے کہ رسول اللہؐ اور آئمہ طاہرینؑ حاضر ناظر ہیں تمام کائنات ان کی نظر میں ہے اور مقصر ملاں ان کو حاضر ناظر ماننے سے انکار کرتے ہیں۔قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے کرتوت بتائے گا۔

2۔ جو باب ھدایت سے آگے نکل گیا اور مولا علیؑ کو اللہ کہنا شروع کر دیا وہ بھی کافر ہوگیا اور جو پیچھے رہ گیا مولاؑ کو اپنے جیسا سمجھا، مولاؑ کی ولایت چھوڑ کر ملاں کی ولایت کے پیچھے لگ گیا وہ بھی کافر و مشرک ہوگیا۔

3۔ مولا علیؑ کے ماننے والے گناھوں سے اور برے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ معصومینؑ دیکھ رہے ہیں۔

❖......❖......❖

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا م بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور جن لوگوں نے ایک مسجد بنائی ہے نقصان پہنچانے اور کفر کرنے کیلیئے اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کیلیئے اور ان لوگوں کی کمین گاہ بنانے کیلیئے جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ کر چکے ہیں اور وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو بھلائی کے سوا کچھ نہیں اور اللہ گواہ ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔تم اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہی اس کی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے تقویٰ اور اس کی رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گڑھے کے کنارے پر رکھ دی جو گرنے والا ہو اور اسے ساتھ لے کر جہنم کی آگ میں جا گرا اور اللہ ظالم لوگوں کو ھدایت نہیں دیتا۔

(التوبہ-107-109)

1۔ منافقین نے محلّہ بنی سالم میں اس بہانے سے مسجد بنائی کہ بیمار بارش والی راتوں اور انتہائی بوڑھے لوگ اس میں نماز پڑھیں۔اور انہوں نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ تشریف لا کر اس میں نماز پڑھیں۔آپؐ نے فرمایا کہ ابھی تو میں سفر پر جا رہا ہوں لیکن جب واپس آؤں گا تو اگر اللہ نے چاہا تو آ کر اس میں نماز پڑھوں گا۔لیکن جب رسول اللہؐ تبوک سے واپس آئے تو مسجد ضرار اور ابو عامر راھب کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں لیکن منافقوں نے رسول اللہؐ کے سامنے قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے اصلاح اور بھلائی کے لیئے بنائی ہے۔ابو عامر راھب رسول اللہ کی مخالفت پہلے کر چکا تھا اور جنگ بھی کر چکا تھا۔(خلاصہ روایت۔تفسیر قمی)(البرہان۔ج ۳۔ص ۴۹۷)

فوائد:۔

1۔ منافقوں نے مسجد قبا کے مقابلے میں مسجد ضرار بنائی۔مسجد قبا اس مقام پر ہے جہاں مدینہ سے باہر ہجرت کے بعد رسول اللہؐ مولا علیؑ کا انتظار کرتے رہے اور مدینہ میں داخل نہ ہوئے جب تک مولا علیؑ نہ آ گئے۔اس لیئے اس مسجد کی بنیاد تقویٰ اور اللہ کی رضا ہے۔اور مسجد ضرار بنانے والے وہ منافقین ہیں جنھوں نے ولایت علیؑ سے حسد کرتے ہوئے رسول اللہؐ اور مولا علیؑ کے قتل کا منصوبہ بنایا اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کی یعنی ولایت علیؑ کے مخالف ہی فساد تفرقہ برپا کرتے ہیں۔ولایت علیؑ کی مخالفت میں بنی ہوئی مسجد کو رسول اللہؐ نے اللہ کے حکم سے جلانے اور منہدم کرنے کا حکم دیا اور صحابہ کرام نے اس کی تعمیل کی۔

2۔ ولایت علیؑ کی مخالفت میں بنی ہوئی مسجد دوزخ کے کنارے پر ہوتی ہے جو اس میں مقصر نمازیوں سمیت آگ میں گر جاتی ہے اس طرح پتھر اور انسان آگ کا ایندھن بن جاتے ہیں۔

3۔ اس دور کے منافقین بھی یہی کہتے ہیں کہ مسجد میں علیؑ کا نعرہ مت لگاؤ، ذکر علیؑ اور ذکر حسینؑ نہ کرو، ولایت علیؑ کی گواہی نہ دو۔مومنین کو ایسی جگہوں کی نشاندہی کرنی چاہیئے تا کہ دوسرے مومنین غضب الٰہی والے مقامات سے اجتناب کریں کیونکہ اللہ نے ایسی مسجد میں کھڑے بھی ہونے سے منع کیا ہے۔

❖......❖......❖

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ۝١١٩

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔ (التوبہ -119)

1۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سلمان نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ یہ آیت عام ہے یا خاص ہے؟ فرمایا کہ مومنین عام ہیں کیونکہ مومنین کی جماعت کو اس کا حکم دیا گیا ہے اور صادقین خاص ہیں جو میرا بھائی علیؑ اور اس کے بعد قیامت تک اوصیاءؑ ہیں۔(خلاصہ حدیث۔مولا علیؑ)(البرہان۔ج ۳۔ص ۵۱۶)

2۔ ابو حمزہ ثمالی سے امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اے ابو حمزہ صرف اس نے اللہ کی عبادت کی جس نے اللہ کی معرفت حاصل کر لی اور جس نے اللہ کی معرفت حاصل نہ کی گویا اس نے کسی اور کی عبادت کی اور یہ گمراہی ہے۔اس نے عرض کی: اللہ کی معرفت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی تصدیق کرنا اور محمدؐ رسول اللہ کی تصدیق

کرنا علیؑ کی ولایت کے بارے میں اور اس کی اور اس کے بعد آئمہ ھدیٰؑ کی اطاعت کرنا اور اللہ کی خاطر ان کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرنا اور یہی اللہ کا عرفان ہے۔ اس نے عرض کی: وہ کونسی چیز ہے جس پر عمل کروں تو میری حقیقت ایمان مکمل ہو جائے؟ فرمایا: اللہ کے اولیاءؑ سے محبت کرو اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی اور صادقینؑ کے ساتھ ہو جاؤ جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے اولیاءؑ کون ہیں اور اللہ کے دشمن کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ولی محمد رسول اللہؐ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ بن حسینؑ پھر امر میرے لیئے ہے پھر میرا فرزند جعفرؑ (اور مولا جعفرؑ کی طرف اشارہ کیا اور وہ تشریف فرما تھے) پس جس نے ان سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور صادقینؑ کے ساتھ ہو گیا جیسا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس نے عرض کی: اور اللہ کے دشمن کون ہیں؟ فرمایا: وہ بت ہیں اور ان اشخاص کے نام بتا کر فرمایا کہ جس نے ان سے دین لیا اور جو ان کی طرف مڑ گیا تو وہ اللہ کے دشمنوں میں ہو گیا۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۵۱۶)

فوائد:۔

1۔ اللہ تعالیٰ اپنے بنائے ہوئے سچے ولیوںؑ کے ساتھ ہو جانے کا حکم دیتا ہے۔ مقصر ملاں جو خود ساختہ ولی ہیں ان سے دین لینے سے منع فرمایا ہے اور دشمنان ولایت سے برأت کا حکم ہے۔ اور ولایت علیؑ کے مخالفین بت ہیں جن کی لوگ پوجا کرتے ہیں۔

2۔ معصومؑ نے بغیر معرفت الٰہی کے عبادت کو غیر کی عبادت قرار دیا ہے یعنی شرک۔ اور معرفت الٰہی کو ولایت علیؑ کی تصدیق اور اطاعت قرار دیا ہے یعنی ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر عبادت شرک ہے۔

❖......❖......❖

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝۱۲۲

اور مومنوں کیلیئے ضروری نہیں کہ سب نکل پڑیں پس ان کے ہر گروہ سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلتے کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم میں پلٹ کر آئیں تو ان کو ڈرائیں تا کہ وہ بچیں۔ (التوبہ -122)

1۔ عبدالمومن انصاری نے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: سچ کہتے ہیں۔ اس نے عرض کی: اگر ان کا اختلاف رحمت ہے تو ان کا اجتماع عذاب ہے؟ فرمایا: وہ نہیں جس طرف تیرا خیال گیا ہے اور انکا خیال گیا ہے۔ صرف اور صرف ان کا ارادہ (مطلب) اللہ تعالیٰ کا فرمان ''پس ان کے ہر گروہ سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلتے کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم میں واپس آئیں تو ان کو ڈرائیں تا کہ وہ بچیں'' ہے پس اللہ حکم دیتا ہے کہ رسول اللہؐ کی طرف نکلو اور مختلف علاقوں سے آپؐ کے پاس علم حاصل کرنے آئیں پھر اپنی قوم میں واپس جائیں اور ان کو تعلیم دیں۔ صرف ان کا مطلب مختلف شہروں سے آنا جانا تھا نہ کہ دین میں اختلاف۔ دین تو صرف اور صرف ایک ہی ہے، دین تو صرف ایک ہے۔

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۵۲۱)

2۔ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی قوم کا راہنما (عالم دین) فوت ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا: کیا تم اللہ کی کتاب کی تلاوت نہیں کرتے ''پس ان کے ہر گروہ سے کچھ لوگ نکلیں......تا کہ وہ بچیں'' عرض کی گئی: تو انتظار کرنے والوں کا کیا حال ہو گا حتیٰ کہ سمجھ بوجھ حاصل کرنے والے واپس آئیں؟ فرمایا

یا: اللہ تم پر رحم کرے کیا تو نہیں جانتا کہ محمد مصطفیؐ اور عیسیٰؑ کے درمیان پانچ سو سال تھے پس جو لوگ دین عیسیٰؑ پر محمد مصطفیؐ کے دین کا انتظار کرتے ہوئے مر گئے اللہ انکو دھرا اجر عطا فرمائے گا۔(البرہان۔ج ۳۔ص ۵۲۲)

3۔ بیشک ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہمارا اتباع کرتے ہیں اور ہماری مخالفت ہر گز نہیں کرتے۔ وہ ہماری مصیبت میں غمگین اور ہماری راحت میں خوش ہوتے ہیں اللہ فرماتا ہے "پس اھل ذکرؑ سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے""پس ان کے ہر گروہ سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلتے ......" تو یقیناً اللہ نے تم پر سوال کرنا فرض کیا ہے اور ہمارے طرف رجوع کرنا مگر ہم پر (ہر سوال کا) جواب دینا فرض نہیں۔(فرمان امام علی رضاؑ)(البرہان۔ج ۳۔ص ۵۲۲)

فوائد:۔

1۔ جاھل مقصرین بھی یہی کہتے ہیں کہ اختلافِ امت رحمت ہے کا مطلب مختلف ملاؤں کے مختلف فتوے ہیں حالانکہ دین میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔

2۔ کچھ کا گمان ہے کے مقصر ملاؤں کی وجہ سے دین لوگوں تک پہنچا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی علاقے میں عالم دین نہ ہو تو وہ مقصر ملاں کے ہونے سے بہتر ہے کیونکہ ان لوگوں کو انتظار ظہور سے دوہرا اجر ملے گا بجائے اس کے کہ مقصر ملاں ان کو ولایت علیؑ سے دور کر کے گمراہ اور ھلاک کر دے۔

3۔ مومنین کا فرض ہے کہ امام العصرؑ سے بدستور رابطہ رکھیں اور اپنے مسائل پیش کریں مگر امامؑ ہمارے حق میں بہتر جانتے ہیں کہ مسائل کب اور کیسے حل کرنے ہیں۔ امامؑ مقصروں کے ہر بے تکے سوال کا جواب دینے پر مجبور نہیں ہیں۔ خوامخواہ سوال کرتے رہنا اور اطاعت نہ کرنا غلط ہے۔ ❖......❖......❖

سورۃ یونسؑ

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝

کیا لوگوں کیلئے یہ تعجب کی بات ہے کہ ہم نے ایک مرد کی طرف وحی کی ہے جو ان میں موجود ہے تا کہ لوگوں کو خبردار کرے اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لیئے ان کے رب کے پاس سچا درجہ ہے۔ منکرین نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔(یونسؑ -2)

1۔ امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خوشخبری دے کہ ان کیلئے ان کے رب کے پاس سچا درجہ ہے" کے متعلق فرمایا کہ یہ ولایت امیر المؤمنینؑ ہے۔(البرہان۔ج ۴۔ص ۷)

فوائد:۔

1۔ ''قدم صدق'' (سچی سبقت /درجہ) سے مراد رسول اللہؐ کی شفاعت بھی ہے یعنی جو ولایت مولا علیؑ کا قائل نہیں رسول اللہؐ اس کی شفاعت نہیں کریں گے۔ جن کے اعمال کی بنیاد ولایت علیؑ نہیں ان کیلئے اللہ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

2۔ منکرین ولایت مولا علیؑ نے اسی ولایت کی وجہ سے رسول اللہؐ کو بہت اذیتیں دیں (نعوذ باللہ) نام رکھے، جادوگر کہا، دیوانہ کہا۔ رسول اللہؐ نے اپنی جان قربان کر دی مگر تبلیغ ولایت نہ چھوڑی۔ منکرین ولایت کی اولاد آجکل وہی کر رہی ہے جو انکے آباؤ اجداد نے کیا۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَ نَا وَرَضُوۡا بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَاطۡمَاَنُّوۡا بِہَا وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ۙ﴿۷﴾ اُولٰٓئِکَ مَاۡوٰىہُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۸﴾

بیشک جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور جو ہماری آیات سے غافل ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کماتے تھے۔ (یونسؑ -7-8)

1۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی کوئی آیت مجھ سے بڑی نہیں اور نہ ہی اللہ کی کوئی خبر مجھ سے بڑی ہے۔

(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۱۰)

فوائد:۔

1۔ آیت الکبریٰ، آیت العظمیٰ، نباء العظیم مولا علیؑ کے القابات ہیں جو کسی غیر کیلئے جائز نہیں ہیں۔ چند روزہ دنیا کی خاطر ولایت مولا علیؑ سے غفلت اور کوتاہی کرنا آخرت برباد کرنا ہے۔ دراصل ایسے لوگوں کا آخرت پر یقین نہیں ہوتا۔

❖......❖......❖

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ ہٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡہُ ؕ قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَہٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ نَفۡسِیۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾

اور جب انہیں ہماری واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔ ان سے کہو میرے لیئے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اسے بدل دوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جا رہی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (یونسؑ-15)

1۔ امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو'' کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ ہے اور ان سے کہہ دو میرے لئے ممکن نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسے بدل دوں میں تو اس وحی کی صرف پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی

جاتی ہے'' کا مطلب ہے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ امیر المؤمنین کے بارے میں۔ (البرہان۔ج ۴۔ص ۱۵)

فوائد:۔

1۔ منکرین ولایت مولا علیؑ کا اُس دور میں بھی یہی مطالبہ تھا کہ ولایت علیؑ سے بھر پور قرآن نہیں چاہیے یا مولا علیؑ کے علاوہ کسی اور کو ولی بنا دو یا ولایت والی آیات کو بدل دو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ ولایت علی حکم الٰہی ہے اس میں کسی کی مرضی نہیں چل سکتی۔

2۔ آجکل کے منکر ولایت مقصر کا بھی یہی مطالبہ ہے مگر اس کا بس نہیں چلتا اس لیئے ملاں کہتا ہے کہ قرآن میں صرف پانچ سو آیات شریعت سے متعلق ہیں تا کہ لوگوں کا دھیان قرآن سے ہٹ کر اس ملاں کے فتوؤں کی طرف ہو جائے اور لوگ ولایت کو بھول جائیں جو دین کی بنیاد ہے۔ مقصر ملاں چاہتا ہے کہ لوگ ولایت علیؑ کی بجائے ملاں کی ولایت کے ترانے گائیں۔

❖......❖......❖

۱۹ وَ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَـقُلۡ اِنَّمَا الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوۡا ۚ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ۝۲۰

اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی آیت کیوں نازل نہیں کی گئی پس کہہ دو غیب اللہ کیلیئے ہے پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (یونسؑ-20)

1۔ امام جعفر صادقؑ سے اللہ عزوجل کے قول ''الم وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ھدایت ہے متقین کے لیئے جو لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: متقین مولا علیؑ کے شیعہ ہیں اور غیب حجت قائم (عجل اللہ) ہے اور اللہ کا یہ قول اس کا شاھد ہے ''اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اسکے رب کی طرف سے کوئی آیت کیوں نازل نہیں کی گئی پس کہو کہ غیب اللہ کے پاس ہے پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں''۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۱۶)

فوائد:۔

1۔ امام صاحب العصر والزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا انتظار کرنا حدیث نبوی کے مطابق افضل عبادت ہے۔ ولایت وعزاداری کے خلاف فتوے دینے والے مقصر ملاں اپنی عادت سے مجبور امام زمانہؑ کی بھی مخالفت کریں گے مگر اللہ عزوجل کی آیت کے سامنے مجوسی آیتوں کے سر جھک جائیں گے۔

2۔ آل محمدؐ اور قرآن حکیم وہ کتاب ہیں جو صرف متقین کی ھدایت کرتے ہیں۔ ولایت الٰہی مقصرین کے حلق سے نیچے نہیں اترتی اور نہ ہی بصیرت کے اندھوں کو کتاب الٰہی کی سمجھ آتی ہے۔ سارے کا سارا قرآن ھدایت ورحمت ہے، دلوں کیلیئے شفا ہے۔

❖......❖......❖

۲۴ وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝۲۵

اور اللہ تمہیں دار السلام (سلامتی کے گھر) کی طرف دعوت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ھدایت دیتا ہے۔ (یونسؑ-25)

1۔ زید بن امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ''اور اللہ دار السلام کی طرف دعوت دیتا ہے'' کا مطلب جنت ہے اور'' جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ھدایت دیتا ہے'' کا مطلب ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۲۰)

فوائد:۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی چاہت ولایت علیؑ ہے جس کی طرف اللہ دعوت دیتا ہے تاکہ انسان ابدی امن وسلامتی والے گھر کو حاصل کرلے۔مومنین کو ولایت علیؑ کی نعمتِ عظیم پر ہرلحہ اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہیے اوراللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ اس پر قائم رکھے اور غیر معصوم منکرولایت ملاں کی ولایت سے دور رکھے جولوگوں کو صراط مستقیم سے ہٹا کر دارالبوار لے جاتی ہے۔

❖......❖......❖

۳۴ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۚ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۳۵ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶

کہو کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف راہنمائی کرے کہو اللہ ہی حق کیلئے ھدایت کرتا ہے۔ پھر کیا وہ شخص جو حق کی طرف ھدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اس کی راہنمائی کی جائے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کیسے (الٹے) فیصلے (فتوے) دیتے ہو۔اوران میں سے اکثر لوگ محض ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ بیشک ظن حق کی کچھ بھی ضرورت پوری نہیں کرتا۔جو کچھ یہ کرر ہے ہیں اللہ یقیناً اس کو جانتا ہے۔(یونسؑ-35-36)

1۔ بیشک اللہ انبیاءؑ اور آئمہؑ کو اپنے علم وحکمت کے خزانوں سے روشناس اورعطا کرتا ہے جو کسی اور کو عطا نہیں کرتا پس ان کا علم تمام اھل زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے''کیا وہ جو حق کی طرف ھدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے یا وہ جو ھدایت نہیں پا سکتا جب تک کہ اس کی ھدایت نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے کیسے فیصلے کرتے ہو؟''(خلاصہ حدیث۔امام علی رضاؑ)(البرہان۔ج ۴۔ص ۲۴)

فوائد:۔

1. تمام لوگ جاھل پیدا ہوتے ہیں اور معصومینؑ کی ھدایت کے محتاج ہیں چاہے کتنا بڑا عالم بھی ہو۔تمام مخلوق کا علم مل کر بھی علم معصومؑ کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔اسی لیئے اتباع اطاعت، پیروی یا تقلید صرف معصومؑ کی ہوتی ہے جو علم الٰہی کا خزانہ ہوتا ہے ھادی ہوتا ہے۔جو خود ھدایت کا محتاج ہو وہ رہبر وراہنما نہیں بن سکتا۔

2. جمعہ جمعہ آٹھ دن گردانیں رٹ کر اور شامی سیاست وفلسفہ پڑھ کر ظن سے الٹے سیدھے فتوے دینے سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ظن پر مبنی فیصلے اور فتوے باطل کی مدد کرتے ہیں حق کی کوئی ضرورت پوری نہیں کرتے۔

❖......❖......❖

۵۰ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۵۱ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ

ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ج هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۵۲

وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ط قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ج وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

ع ۝۵۳

پھر کیا جب وہ تم پر آ جائے تو (اس وقت) اس پر ایمان لاؤ گے کیا اب حالانکہ تم خود اس کے لیئے جلدی کر رہے تھے پھر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا کہا جائے گا ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو، کیا تم کو ان اعمال کے سوا کسی اور کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کما رہے تھے۔ اور یہ تم سے پوچھتے ہیں کیا یہ واقعی حق ہے۔ کہو ہاں میرے رب کی قسم بیشک یہی حق ہے اور تم اسے عاجز کر سکنے والے نہیں ہو۔ (یونسؑ-51-53)

1. پھر کیا جب تم پر آ جائے تو اس پر ایمان لاؤ گے یعنی رجعت میں تصدیق کرو گے۔ پھر ان سے کہا کیا اب تم ایمان لاتے ہو امیر المؤمنینؑ پر حالانکہ تم اس سے پہلے اس بارے میں جلدی میں تھے۔ پھر ان لوگوں سے جنہوں نے آل محمدؐ کے حق میں ظلم کیا کہا جائے گا دائمی عذاب کا مزا چکھو کیا تمہیں بدلہ دیا جائے اس کے علاوہ جو تم کماتے رہے۔ پھر فرمایا اور وہ تم سے پوچھتے ہیں اے محمدؐ، مکہ والے علیؑ کے بارے میں کہ کیا وہ حق ہے یعنی کیا وہ امام ہے؟ کہہ دو ہاں میرے رب کی قسم یہی حق امام ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ تفسیر قمی) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۰)

2. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول "اور وہ تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے" کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپؐ سے پوچھتے ہیں یا محمدؐ کیا علیؑ آپؐ کا وصی ہے؟ کہہ دو ہاں میرے رب کی قسم یقیناً یہی میرا وصی ہے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۰)

فوائد:۔

1. صاحب الزمانؑ کے ظہور کے بعد ولایت علیؑ کا اقرار کرنے سے فائدہ نہیں ہوگا۔ منکرینِ ولایت کی مقصر اولاد بہت بے چینی میں ہے ملاں سے پوچھتی رہتی ہے کہ ولایت علیؑ کا اقرار حق ہے یا مبطل اعمال ہے؟ معصومینؑ کے حق ولایت پر ظلم کرنے والوں کو عذاب کے علاوہ امام زمانہؑ اور کیا دے سکتے ہیں اور پھر اللہ دائمی عذاب دے گا۔ مقصرین صاحب الزمانؑ کو عاجز نہیں کر سکیں گے یقیناً حق کا غلبہ ہو کر رہے گا۔

❖......❖......❖

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸

کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کی وجہ) سے ہے کہ اس پر (لوگ) خوشی منائیں یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ جمع کر رہے ہیں۔ (یونس-58)

1. اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا، وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جس نے تیرا انکار کیا اور وہ میرا اقرار نہیں کرتا جو تیری (علیؑ) مخالفت کرے اور وہ مجھ پر ایمان نہ لایا جس نے تیرا (علیؑ) کفر کیا اور بیشک تیرا فضل میرے فضل سے ہے اور میرا فضل اللہ کے فضل سے ہے اور یہی اللہ کا قول ہے "کہہ دو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی بدولت ہے پس اس پر خوشی مناؤ یہ بہتر ہے ان چیزوں سے جو وہ جمع کرتے ہیں" پس اللہ کا فضل تمہارے نبیؐ کی

نبوت ہے اوراس کی رحمت ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ ہے پس اس کی بدولت یعنی نبوت وولایت کی بدولت شیعہ خوشیاں منائیں اور یہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں یعنی ان کے مخالف جو دنیا میں بال بچے اور مال جمع کرتے ہیں۔

(اقتباس حدیث۔رسول اللہؐ)(البرہان۔ج ۴۔ص ۳۲)

فوائد:۔

1. مومنین جواللہ اور اسکے رسولؐ کا حکم مان کر ولایت علیؑ کا اتباع کرتے ہیں وہ بڑے خوش قسمت ہیں کیونکہ ان کے پاس ولایت معصومینؑ کی وہ دولت ونعمت ہے جو کائنات کے خزانوں سے بہتر ہے۔کمزور شیعوں کا مال بٹورنے کی بجائے ولایت کی نعمت کو عام کرنا چاہیے تا کہ تمام مومنین تک نور ولایت پہنچے تا کہ دنیا وآخرت کی کامیابی نصیب ہو سکے۔

❖......❖......❖

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

خبردار اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ انہیں کوئی غم ہوگا جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کیلئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے۔اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (یونسؑ-62-64)

1. کسی مومن شخص کی ہرگز موت نہیں آتی جب تک وہ رسول اللہؐ اور علیؑ دونوں کو نہ دیکھ لے۔جب وہ مومن کے پاس آتے ہیں تو رسول اللہؐ اس کے سر کی طرف تشریف فرما ہوتے ہیں اور علیؑ اس کے دوسری طرف۔رسول اللہؐ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں اے اللہ کے دوست تمہیں خوشخبری ہو کہ میں رسول اللہؐ ہوں میں تمہارے لیئے بہتر ہوں اس سے جو تم دنیا میں چھوڑ رہے ہو پھر رسول اللہؐ پیچھے ہٹتے ہیں اور علیؑ اٹھ کر اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے اللہ کے دوست خوشخبری ہو میں علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں جس سے تم محبت کرتے ہو اب میں تمہیں ضرور فائدہ دوں گا۔پھر امام صادقؑ نے فرمایا یہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے سورۃ یونس میں ''جو لوگ ایمان لائے اور تقوی اختیار کیا ان کے لیئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بشارت ہے۔اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(اقتباس حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج ۴۔ص ۳۴)

فوائد:۔

1. مودت معصومینؑ اور نہ تبدیل ہونے والے کلمے کے اقرار کی بدولت مومن کو اس دنیا میں بھی معصومینؑ کی زیارت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی ابدی زیارت ہوتی رہے گی۔ دیدارِ معصومینؑ کائنات کی تمام نعمتوں سے افضل ہے۔معصومؑ کی زیارت اللہ عزوجل کی زیارت ہے۔

2. اللہ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے۔کلمہ ازل سے وہی ہے جو اللہ نے کائنات کی ہر چیز پر برکت کیلئے ثبت کیا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ، بہت بڑی کامیابی ہے جو اس حقیقت کو سمجھ لے۔یہ اعلی ترین کلمہ دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔شیطان کے وکیل لوگوں کو پھسلا رہے ہیں کہ ''علیؑ ولی اللہ'' اس کلمے کا جز نہیں ہے تا کہ لوگ گمراہ ہو کر شیطان کے نقش قدم پر چلنے لگیں۔اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تمام اعلیٰ اور پاک چیزوں پر اس مکمل کلمے کو لکھا اس بات کا کیا مقصد تھا؟ تا کہ عقلمند صاحب بصیرت سمجھ سکیں کہ مولا کیا چاہتا ہے اور ملاں کی سازش کیا ہے!

❖......❖......❖

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا

بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ۞

پھر ہم نے اس کے بعد رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے مگر وہ جس چیز کو پہلے ہی جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان لانے والے نہ تھے۔ اس طرح ہم حد سے گذرنے والوں کے دلوں پر چھاپا لگا دیتے ہیں۔ (یونسؑ-74)

1. جب اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا کیا تو جو محبت کرنے والے تھے ان کو محبت کرنے والی چیز سے پیدا کیا اور محبت کرنے والوں کو جنت کی طینت سے پیدا کیا، اور جو بغض کرنے والے تھے ان کو بغض والی چیز سے پیدا کیا اور بغض کرنے والوں کو آگ کی طینت سے پیدا کیا، پھر ان سب کو سایوں کی صورت میں ظاہر کیا۔ عقبہ نے پوچھا: ظلال (سائے) کیا چیز ہے؟ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: کیا تم سورج میں اپنا سایہ نہیں دیکھتے کہ کوئی چیز ہو حالانکہ وہ کوئی چیز نہیں۔ پھر ان میں انبیاءؑ کو مبعوث کیا پس انہوں نے ان کو اللہ عزوجل کے اقرار کی دعوت دی اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ''اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے'' (الزخرف-87) پھر ان کو انبیاءؑ کے اقرار کی دعوت دی تو کچھ نے اقرار کیا اور کچھ نے انکار کیا پھر ان کو ہماری ولایت کی دعوت دی تو اللہ کی قسم محبت کرنے والوں نے اقرار کیا اور بغض کرنے والوں نے اس کا انکار کیا اور یہی اللہ کو قول ہے ''مگر وہ جس چیز کی پہلے ہی تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لانے والے نہیں تھے'' پھر فرمایا: یہ ان کی وہاں تکذیب تھی۔ پھر ان کو دوسری شکل میں (یعنی دنیا میں انسان کی صورت میں) بھیجا تو وہی ایمان لائے جو عالم ظلال میں ایمان لا چکے تھے اور انہوں نے مخالفت کی جو اس دن مخالفت کر چکے تھے پس یہی اللہ کا فرمان ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ)

(البرہان۔ ج۴۔ ص۴۱)

فوائد:۔

1. عالم ارواح ہو یا عالم ذر ہو یا عالم ظلال جنھوں نے ان عوالم میں توحید، نبوت اور ولایت کا اقرار کیا وہی لوگ اس دنیا میں بھی اقرار کرتے ہیں۔ تبلیغ ولایت علیؑ اللہ نے فرض کی ہے قیامت تک کیلیے اور اس کا حکم رسول اللہؐ نے غدیر خم میں واضح طور پر پہنچا دیا تا کہ محبت کرنے والے تبلیغ ولایت سن سن کر خوشیاں منائیں اور دشمنان الٰہی اس سے دنیا و آخرت میں جلتے رہیں۔ سورۃ فتح کی آخری آیت اس پر دلالت کرتی ہے ''...... کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تا کہ ان کی وجہ سے کافر جلیں......''

❖......❖......❖

وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَ اَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّ ۸۶

اجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ مصر میں اپنی قوم کیلئے گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ بنا لو اور نماز قائم کرو اور مومنین کو بشارت دے دو۔ (یونسؑ-87)

1. امام علی رضاؑ مامون الرشید کے دربار میں تشریف فرما تھے۔ اور اس کے دربار میں علماء فقہاء اور متکلمین جمع تھے تو علماء نے آپؑ سے عترت طاہرہؑ اور

امت کا فرق پوچھا کہ عترتؑ کا شرف کیا ہے؟ آپؑ نے تفسیر معصومینؑ کے مطابق قرآن میں بارہ مواقع کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ محمد مصطفیؐ نے تمام لوگوں کو اپنی مسجد سے خارج کر دیا سوائے عترتؑ کے حتیٰ کہ لوگوں نے اس بارے میں باتیں بنانا شروع کر دیں۔ تو عباسؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ آپؐ نے علیؑ کو کیوں رہنے دیا اور ہمیں (سب کو) خارج کر دیا؟ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: نہ میں نے اس کو رکھا اور نہ میں نے تمہیں خارج کیا لیکن اللہ عزوجل نے اسے رہنے دیا او تمہیں خارج کر دیا۔ اور علیؑ کیلئے اس بارے میں رسول اللہؐ کا قول وضاحت کرتا ہے "تم مجھ سے وہی منزلت رکھتے ہو جو ھارونؑ کو موسیٰؑ سے ہے"

علماء نے پوچھا کہ یہ قرآن میں کہاں ہے؟ فرمایا کہ اللہ عزوجل کا قول ہے کہ "اور ہم نے موسیٰؑ اور اسکے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لیئے مصر میں گھر بنالو اور اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو" پس اس آیت میں ھارونؑ کی موسیٰؑ سے منزلت ہے اور اسی میں علیؑ کی رسول اللہؐ سے منزلت ظاہر ہے اور اس کے ساتھ رسول اللہؐ کا قول ظاہری دلیل بھی ہے کہ جب فرمایا "خبردار اس مسجد میں بغیر طہارت کے کوئی نہیں آ سکتا سوائے محمدؐ اور اس کی آلؑ کے (کیونکہ وہ ہر وقت طاہر و مطہر ہیں)"

علماء کہنے لگے یا ابوالحسنؑ ایسی شرح اور ایسا بیان سوائے آپؑ کے جو اھل بیت رسول اللہؐ ہیں کہیں سے نہیں مل سکتا۔ آپؑ نے فرمایا: جو اس بات میں ہمارا انکار کرے تو رسول اللہؐ نے فرمایا ہے: میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے پس جو شہر کا ارادہ رکھتا ہوا سے دروازے سے ہی آنا ہوگا۔ اور اس میں ہمارے فضل، شرف، تقدیم، اصطفاء اور طہارت کی وضاحت اور شرح ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا سوائے دشمن خدا کے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۳)

2. رسول اللہؐ نے مسجد میں تشریف لا کر فرمایا "بیشک اللہ نے اپنے نبی موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ میرے لیئے مسجد کو پاک رکھو اس میں کوئی نہیں رہ سکتا سوائے تمہارے اور ھارونؑ کے اور ھارونؑ کی اولاد کے اور بیشک اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ مسجد کو طاہر رکھو کوئی اس میں سکونت اختیار نہیں کر سکتا سوائے میرے اور علیؑ کے اور فاطمہؑ کے اور علیؑ کی اولاد کے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۵)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ معصومینؑ کی عصمت وطہارت اور شرف وعظمت کی وضاحت کرتا ہے معصومؑ کا گھر ہی مسجد ہے اور معصومؑ کا گھر ہی قبلہ ہوتا ہے۔ مگر بدبخت ظالم مقصر ملاں مولا علیؑ کے ذکر کو مسجد اور نماز سے خارج کرتا ہے مگر یہ نہیں سمجھتا کہ ایسے فتووں سے خود وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جیسے تیر کمان سے خارج ہو جاتا ہے تو واپس نہیں آ سکتا۔

2. کوئی بھی حاجت یا مسئلہ ہو تو اھل ذکرؑ باب العلمؑ سے درخواست کرنی چاہیے مقصر منکر ولایت ملاں سے کوئی بھی سوال کرنا ذلت و گمراہی ہے، اللہ سے دشمنی ہے۔

❖......❖......❖

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۹۴

پس اگر تمہیں اس چیز کے بارے میں شک ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے تھے یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق ہی آیا ہے لہذا تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ (یونسؑ-94)

1. جب رسول اللہؐ آسمان کی سیر کو گئے تو اللہ نے آپؐ کی طرف علیؑ کے بارے میں وحی کی، اللہ کے نزدیک ان کا جو شرف وعظمت ہے اس کے بارے میں جو بھی وحی کی۔ پھر رسول اللہؐ بیت المعمور واپس آئے اور ان کے لیئے انبیاءؑ کو جمع کیا گیا تا کہ آپؐ کے پیچھے نماز پڑھیں اور رسول اللہؐ اپنے دل میں سوچ رہے تھے کہ اللہ نے علیؑ کے بارے میں کتنی بڑی وحی کی ہے۔ پھر یہ آیت اللہ نے نازل فرمائی "پس اگر تمہیں اس بارے میں شک ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تو ان سے پوچھ لو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے رہے ہیں" یعنی انبیاءؑ، یقیناً ہم نے ان پر ان کی کتابوں میں بھی اس (علیؑ) کے فضل کے بارے

میں نازل کیا جیسا کہ ہم نے تمہاری کتاب میں نازل کیا ہے ''یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق ہی آیا ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ'' ''اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے ہیں ورنہ تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے'' پھر امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم نہ انہوں نے شک کیا نہ انہوں نے سوال کیا۔ (حدیث۔امام جعفر صادقؑ)(البرہان۔ج۴۔ص۵۳)

2. امام محمد باقرؑ سے اللہ کے قول ''پس ان لوگوں سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے تھے'' کے بارے میں پوچھا تو امامؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جب میں چوتھے آسمان پر گیا تو جبرائیلؑ نے اذان اور اقامت کہی اور انبیاءؑ اور صدیق اور شھداء اور ملائکہ جمع ہوئے پھر میں آگے بڑھا اور ان کو نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو جبرائیلؑ نے مجھ سے عرض کی کہ ان سے پوچھیئے: تم سب کس کی شھادت دیتے ہو(بــــم تشهـــدون؟) انہوں نے کہا ہم شھادت دیتے ہیں کہ **لا اله الا الله وانک رسول الله وان علیا امیر المؤمنین**۔(البرہان۔ج۴۔ص۵۵)

فوائد:۔

1. یہ آیت معراج میں نازل ہوئی لہذا خطاب رسول اللہؐ سے ہے مطلب عوام کو سمجھانا ہے کہ علیؑ کی عظیم ولایت کے بارے میں شک نہ کرنا پہلے انبیاءؑ کی کتب میں بھی بالکل اسی طرح ولایت علیؑ کا ذکر تھا اور انبیاءؑ اپنی قوموں کو ولایت معصومینؑ اور ظہور قائمؑ کی تبلیغ کرتے رہے اور ان سے اقرار بھی لیتے رہے۔ لہذا اب مقصر ملاں عوام کو گمراہ نہیں کر سکتا کہ ولایت علیؑ غدیر خم کے بعد آئی اور دین میں شامل ہوئی۔ ولایت علیؑ ازل سے لاگو ہے اور یہ اللہ کی طرف سے حق ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

2. جس طرح آیت مباہلہ میں عیسائیوں کو بلایا کہ جھوٹوں پر لعنت کریں گے حالانکہ نبی اکرمؐ جانتے تھے کہ وہ سچے نبیؐ ہیں اور عیسائی جھوٹے ہیں مگر انصاف سے کام لیا۔ اسی طرح اس آیت کا خطاب رسول اللہؐ سے ہے مطلب انسانوں کو سمجھانا ہے جیسے محاورہ ہے کہ بات تجھ سے کرتا ہوں مگر سمجھانا ہمسائے کو ہے۔ اور اس آیت کے بارے میں رسول اللہؐ نے بھی فرمایا کہ نہ میں نے شک کیا اور نہ سوال کیا (ولایت علیؑ کے بارے میں)

3. جبرائیلؑ ملائکہ میں سب سے بڑا محب علیؑ ہے تو اس نے موقع دیکھا جب ہی رسول اللہؐ تشہد سے فارغ ہوئے تو عرض کی ان سب انبیاءؑ و ملائکہ سے پوچھیں کہ یہ کیا تشہد پڑھتے ہیں تا کہ شیعوں پر واضح ہو جائے کہ ازل سے شھادت ایک ہی ہے جس میں توحید رسالت اور امامت کی گواہی ہوتی ہے۔

4. یہود و نصاریٰ کے علماء و فقہاء نے لوگوں کو ذکر معصومینؑ سے دور کرنے کیلئے اور مال بٹورنے کیلئے عوام کے لیئے کتابیں وضع کر دیں تا کہ عوام آسمانی کتب سے دور ہو جائیں جن میں ھدایت اور ذکر ولایت معصومینؑ تھا۔ یہی کام اس دور کے مقصر ملاں نے کیا اور لوگوں کو اپنے اپنے نام سے توضیح المسائل کتب مہیا کر دیں تا کہ قرآن و سنت سے دور ہو جائیں جو ھدایت اور ذکر ولایت علیؑ سے بھرپور ہیں پھر مزید عوام کو گمراہ کیا کہ قرآن میں تو صرف 500 آیات شریعت سے متعلق ہیں اور احادیث کی کثرت ناقابل اعتبار ہے تا کہ ملاں عوام کے ذھنوں پر شیطان کی طرح سوار ہو جائے۔

5. شجرہ طیبہ، کلمہ طیبہ، قول ثابت، کلمہ علیا، کلمہ شھادت، تشھد، میثاق اور عھد سب کا ایک ہی مطلب ہے یہ الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ ان سب سے مراد ذکر توحید، رسالت اور ولایت معصومینؑ ہے اور اقرار ہے۔

❖......❖......❖

۹۵ اِنَّ الَّذِیۡنَ حَقَّتۡ عَلَیۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۹۶﴾ وَ لَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰیَةٍ

حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ ﴿۹۷﴾

درحقیقت ان لوگوں پر تیرے رب کا قول پورا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے خواہ ان کے پاس ساری آیات آجائیں حتیٰ کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔(یونسؑ-96-97)

۱۔ جو لوگ امیر المؤمنینؑ کی مخالفت کرتے ہیں اور اللہ کا فرمان ''ان پر اللہ کا قول پورا ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے'' یعنی ان پر ولایت پیش کی گئی

اور یقیناً اللہ نے ان پر فرض بھی کیا کہ اس پر ایمان لائیں مگر وہ اس پر ایمان نہ لائے۔(حدیث۔تفسیر قمی۔ص۲۹۴)

فوائد:۔

1. شقی القلب صاحب نجاست لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں کہ تمام معصومین بھی تشریف لے آئیں پھر بھی اقرار ولایت نہیں کریں گے۔حالانکہ ان کے سامنے آیاتِ ولایت اور احادیث پڑھی جاتی ہیں اور سب کچھ سننے اور سمجھنے کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو مقصر ملاں کی ہی بات مانیں گے۔مگر جب امام زمانہ کا ظہور ہوگا تو پھر فرعون کی طرح شور مچا دیں دے کہ ہم ''علیؑ ولی اللہ'' کا اقرار کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّھُمْ جَمِیْعًا ط اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

اگر تیرا رب چاہتا تو جو زمین میں (بستے) ہیں ایمان لے آتے۔تو کیا تم لوگوں کو مجبور کو گے کہ وہ مومن ہو جائیں۔کسی شخص کیلئے (ممکن) نہیں ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے اور جو عقل سے کام نہیں لیتے اللہ ان پر رجس ڈال دیتا ہے۔(یونسؑ -99-100)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رجس شک ہے اور ہم اپنے دین میں ہرگز شک نہیں کرتے۔

(البرہان۔ج۴۔ص۶۹)

2. اس کام کو اللہ کیلئے رہنے دو اور لوگوں پر نہ چھوڑو کیونکہ جو اللہ کیلئے ہے وہ اللہ ہی کیلئے ہے اور جو لوگوں پر ہے وہ اللہ کی طرف نہیں پہنچتا اور لوگوں سے اپنے دین کے بارے میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ جھگڑا دل کو بیمار کرتا ہے بیشک اللہ اپنے نبیؐ سے فرماتا ہے کہ یا محمدؐ ''تم جسے چاہو ھدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ھدایت دیتا ہے'' اور فرمایا ''کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ مومن ہو جائیں'' لوگوں کے سردار۔کیونکہ لوگ لوگوں سے لیتے ہیں اور تم (شیعہ) رسول اللہؐ اور علیؑ سے لیتے ہو اور دونوں برابر نہیں۔ (اقتباس حدیث۔امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج۴۔ص۶۸)

3. مسلمانوں نے رسول اللہؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ جن لوگوں پر آپؐ قابو پاتے ہیں اگر آپؐ ان کو جبر سے اسلام میں داخل کرتے جائیں تو ہماری تعداد اور قوت ہمارے دشمنوں سے زیادہ ہو جائے۔تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں کسی بدعت کا بانی ہو کر اللہ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتا اور نہ کسی کو مجبور کروں گا۔تب اللہ نے آپؐ پر یہ نازل فرمایا: یا محمدؐ ''اگر تیرا رب چاہتا تو جو زمین میں ہیں سب ایمان لے آتے'' یعنی جیسے آخرت کے عذاب دیکھ کر ایمان لائیں گے ویسے ہی دنیا میں بھی پریشان اور مضطر ہو کر ایمان لے آتے اور اگر میں ایسا کروں تو وہ میری طرف سے ثواب اور تعریف کے مستحق نہ ہوتے مگر میں ان سے چاہتا ہوں کہ اپنے اختیار سے بغیر کسی مجبوری کے ایمان لائیں تاکہ وہ میری محبت اور کرامت کے مستحق ہوں اور ہمیشہ رہنے والی جنت میں ہمیشہ رہیں'' تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے ک وہ مومن ہو جائیں'' اور اللہ کا قول ''کسی نفس کیلئے نہیں کہ اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے'' اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کسی کو ایمان سے روک دے بلکہ اسکا مطلب ہے کہ جو بھی ایمان لاتا ہے اللہ کے اذن سے اور اذن کے معنی امر کے ہیں۔

(اقتباس حدیث۔امیرالمؤمنینؑ)(البرہان۔ج ۴۔ص ۶۷)

فوائد:۔

1. اللہ اور معصومینؑ کسی کو مجبور نہیں کرتے کہ توحید، رسالت، ولایت پر ایمان لائے۔عالم ذر سے ہی مخلوق کو اختیار دیا گیا تو جن لوگوں نے وہاں ولایت سے انکار کر دیا وہ نجس رجس مٹی سے بنائے گئے یہی عدل الٰہی ہے وہ قرآن سنت کی واضح دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی کہتے ہیں کہ منکر ولایت مقصر ملاں کی بات ٹھیک ہے۔وہ اپنی عقل وبصیرت کو کام میں نہیں لاتے ایسے لوگوں کا دین شکوک وشبہات (رجس) اور ایک ہی مسئلے کے مختلف فتووں سے بھر پور ہوتا ہے۔

2. ہر چیز علم الٰہی میں پہلے سے ہوتی ہے اور ہر کام اسکی مشیت وارادے کے تحت ہوتا ہے۔اگر کوئی صدق دل سے ھدایت مانگے کہ اس پر عمل بھی کرے گا تو اللہ کی بارگاہ سے خالی نہیں لوٹے گا۔مگر اللہ دلوں کے راز جانتا ہے۔اللہ کی مشیت اور علوم کے خزانہ دار معصومینؑ ہیں۔

❖......❖......❖

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

کہہ دو! دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے مگر ان لوگوں کو آیات اور ڈرانے والے کیا فائدہ دے سکتے ہیں جو مانتے ہی نہیں۔(یونس ۴-101)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ آیات آل محمدؑ ہیں اور ڈرانے والے (نذر) انبیاءؑ ہیں۔ (البرہان۔ج ۴۔ص ۶۹)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ نے معراج کی باتیں بتائیں۔شان ولایت اور مولا علیؑ کی عظمت اور ولایت علیؑ کے بارے میں اللہ کے احکام بتائے مگر بہت کم لوگ اس پر ایمان لائے۔قاب قوسین پر بھی مولا علیؑ کی تصویر لگی ہوئی ہے، ہر طاہر اور اعلیٰ چیز پر مولا علیؑ کا نام لکھا ہوا ہے وہ آسمانوں میں ہو یا زمین پر۔مگر آئمہؑ اور انبیاءؑ اس شخص کو کیا فائدہ دیں جو اقرار ولایت کرنا ہی نہیں چاھتا۔منکروں نے آیات بنانے کی اپنی فیکٹریاں لگالی ہیں اور ان کے ملاں اپنے آپ کو ڈرانے والے انبیاءؑ سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔(نعوذ باللہ)

❖......❖......❖

سورۃ ھودؑ

اَلَآ اِنَّھُمۡ یَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَھُمۡ لِیَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡہُ ؕ اَلَا حِیۡنَ یَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِیَابَھُمۡ ۙ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ۚ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۵﴾

خبردار یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑ لیتے ہیں تا کہ اس سے چھپ سکیں خبردار جب یہ اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ دلوں کے راز جانتا ہے۔

(ھودؑ-5)

ا۔ اللہ کے قول ''خبردار یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑ لیتے ہیں تا کہ اس سے چھپ سکیں'' کا مطلب ہے ان کے سینوں میں جو بغض علیؑ ہے اسے چھپاتے ہیں اور رسول اللہؐ نے فرمایا ''بیشک منافق کی نشانی بغض علیؑ ہے'' پس وہ لوگ نبی اکرمؐ کے سامنے علیؑ کی محبت ظاہر کرتے اور بغض کو چھپاتے۔ تو اللہ نے فرمایا ''خبردار جب یہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں'' یعنی جب علیؑ کے فضائل میں سے کوئی چیز بیان کی جاتی ہے یا جو اللہ نے اس کے بارے میں جو نازل کیا ہے تلاوت کیا جاتا ہے تو کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں'' جب وہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ''بیشک وہ دلوں کے راز جانتا ہے''۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۲۹۹)

فوائد:۔

1. منافقوں کی اولاد مقصرین کا بھی یہی حال ہے جب مجالس میں فضائل مولا علیؑ بیان ہونا شروع ہوتے ہیں تو مختلف حیلوں بہانوں سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کے سامنے یہی کہتے ہیں کہ ہم بھی ولایت علیؑ کے قائل ہیں۔ مگر اللہ ان کے دلوں کے حال کو جانتا ہے۔

❖......❖......❖

فَلَعَلَّکَ تَارِکٌۢ بَعۡضَ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡکَ وَضَآئِقٌۢ بِہٖ صَدۡرُکَ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ کَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ نَذِیۡرٌ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ ﴿ؕ۱۲﴾

پس شاید تم اس وحی میں سے کچھ حصہ چھوڑ دو جو تمہاری طرف کی جا رہی ہے اور اسی بات سے تمہارا دل تنگ ہو کہ وہ کہیں گے اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ نہیں آیا۔ تم تو محض خبردار کرنے والے ہو اور اللہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ (ھود

(12- ۱۲

ا۔ رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ میں نے اللہ سے سوال کیا کہ تجھے میرا وزیر بنا دے تو اس نے بنا دیا اور اس سے سوال کیا کہ تجھے میرا وصی بنا دے تو اس نے بنا دیا اور اس سے سوال کیا کہ تجھے میرا خلیفہ بنا دے میری امت میں تو اس نے بنا دیا۔ تو ایک شخص کہنے لگا خدا کی قسم پرانی مشک میں ایک صاع کھجوریں ہمارے لیئے زیادہ محبوب ہیں اس کی بجائے جو محمدؐ نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ اس سے فرشتہ کیوں نہ مانگا کہ اس کے دشمنوں کے مقابلے میں اس کی مدد کرتا یا خزانہ جو اس کے فاقے کے دنوں میں اس کی مدد کرتا۔ خدا کی قسم جو بھی دعا مانگتا ہے حق کے متعلق ہو یا باطل کے متعلق ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ''پس شاید تم اس وحی میں سے کچھ حصہ چھوڑ دو......اللہ ہر چیز کا کارساز ہے'' فرمایا'' اور رسول اللہؐ اپنی نماز کے آخر میں امیرالمؤمنینؑ کے لیئے دعا کرتے تھے اپنی آواز کو اونچا کر کے کہ لوگ سنتے تھے'' یا اللہ مومنین کے سینوں میں علیؑ کی مودۃ عطا فرما اور منافقین کے سینوں میں ہیبت وعظمت ڈال دے'' اس پر اللہ نے نازل فرمایا'' بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں تو رحمان ان کے لیئے محبت قرار دیتا ہے پس ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں اس لیئے آسان کیا ہے تا کہ تم اس سے پرہیزگاروں کو بشارت دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو ڈراؤ'' (مریم - 96 - 97)

(اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج۴۔ ص۸۴)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ کے زمانے کے ناصبی مقصرین بھی تنگ آ چکے تھے کہ جب بھی وحی آتی ہے تو فضائل علیؑ یا ولایت علیؑ کے متعلق ہوتی ہے اور اگر نبی اکرمؐ اللہ سے کچھ سوال کرتے ہیں تو وہ بھی علیؑ کے متعلق ہوتا ہے، پورا دین الٰہی ولایت علیؑ کے گرد گھوم رہا ہے۔ یہی کچھ اس دور کے مقصرین کہتے ہیں کہ کیا ولایت علیؑ کے علاوہ اور کچھ دین میں نہیں ہے۔ منکرینِ ولایت قوت واقتدار اور خزانے حاصل کرنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

2. رسول اللہؐ اپنی نماز کے آخر میں (نماز ختم کرنے کے بعد نہیں) اونچی آواز میں کیا دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ مومنوں کے سینوں میں علیؑ کی مودۃ عطا فرما اور منافقوں کے سینوں میں ہیبت اور رعب ڈال دے۔ اور اس دعا کی قبولیت کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے سورۃ مریم کی آیات میں فرما دی تا کہ منکرین ولایت کو بھاگنے کا موقع نہ مل سکے۔ نماز کی ابتداء اور انتہاء ولایتِ مولا علیؑ ہے۔

3. قرآن متقین کیلئے ھدایت بھی ہے آسان بھی ہے بشارت بھی ہے، مگر منکرینِ ولایت کیلئے انتہائی مشکل ودشوار ہے اسی لیئے انکو ابھی تک مشکل سے پانچ سو آیات سمجھ میں آئی ہیں۔

4. منکرینِ ولایت کے اس رویے پر سورۃ ھود کی آیت نمبر 12 سے لے کر آیت نمبر 24 تک نازل ہوئیں کہ منکرین کہتے ہیں کہ آپؐ ولایت علیؑ کے بارے میں خود قرآن گھڑ لیتے ہیں۔ اور وہ ولایت علیؑ کی دعوت کو قبول نہیں کرتے۔ ولایت علیؑ کے بارے میں جو علم الٰہی سے نازل ہوتا ہے اس کی اطاعت نہیں کرتے اور ولایتِ علیؑ کے مخالفین کو چاہتے ہیں اور جو رسول اللہؐ اور اور ان کے گواہ مولا علیؑ جن کا ذکر تورات میں بھی ہے کا انکار کرتے ہیں انکے لیئے دوزخ کا وعدہ ہے۔ ولایت علیؑ اللہ کی طرف سے حق ہے آئمہ طاہرین گواہی دیں گے کہ منکرین ولایت جھوٹے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو، یہ ولایت علیؑ سے روکتے تھے اور دراصل آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے انکو دوہرا عذاب دیا جائے گا۔ منکرین ولایت اندھے اور بہرے ہوتے ہیں۔

❖......❖......❖

۱۷ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ

مَوۡعِدُهٗ ج فَلَا تَکُ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡهُ ق اِنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا

یُؤۡمِنُوۡنَ ۝

کیا پھر وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح حجت رکھتا ہو اور اس کے پیچھے ایک گواہ ہو جو اسی کا جزو ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام و رحمت ہو ایسے لوگ تو اس پر ایمان ہی لائیں گے اور گروہوں میں سے جو اس سے کفر کرے گا تو اس کے لیئے وعدے کی جگہ آگ ہے۔ پس تم اس کے بارے میں شک میں نہ پڑنا۔ یقیناً یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (ھودؑ-17)

1. جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہے وہ رسول اللہؐ ہیں اور جو ان کے پیچھے آنے والا گواہ ہے جو انہی میں سے ہے وہ امیرالمؤمنینؑ ہیں پھر ان کے بعد ایک کے بعد ایک ان کے اوصیاءؑ ہیں۔ (حدیث۔ امام محمد باقرؑ)
(البرہان۔ ج۴۔ص۸۹)

2. ابوذر، مقداد اور سلمان کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ اور کوئی نہیں تھا کہ بدری مہاجرین میں سے تین گروہ آرہے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت تین گروہوں میں بٹ جائے گی: اھل حق کا فرقہ جس میں ذرا برابر بھی باطل نہ ہوگا ان کی مثال سونے کی طرح ہے جب اسے آگ سے پرکھا جائے تو اس کے کھرا پن اور خالص پن میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کا امام اس تہائی میں سے ایک شخص ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں امام اور رحمت قرار دیا ہے، اور دوسرا فرقہ اھل باطل کا ہوگا جس میں ذرا برابر بھی حق نہ ہوگا اس کی مثال لوہے کے زنگ کی طرح ہے کہ جب اسے آگ سے پرکھا جائے تو اس کی گندگی میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کا امام اس دوسری تہائی میں سے ایک ہے، اور تیسرا فرقہ اھل ضلالت کا ہوگا کہ ان کے درمیان تذبذب میں نہ ادھر کا نہ ادھر کا، ان کا امام اس تیسری تہائی میں سے ایک ہوگا۔
مسلم کہتا ہے کہ میں نے ابوذر، مقداد اور سلمان سے اھل حق اور انکے امام کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے کہ وہ امام المتقین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور باقی دو کے بارے میں ظاہر نہ کیا، میں نے بہت کوشش کی مگر انہوں نے ہرگز نام نہ بتائے۔ (البرہان۔ ج۴۔ص۹۵)

فوائد:۔

1. ذکر مولا علیؑ تمام آسمانی کتب میں ہے، ازل سے ولایت علیؑ کا کفر کرنے والوں کی وعدے کی جگہ دوزخ ہے۔

2. اس دور میں بھی تین گروہ ہیں: اھل حق مومنین کا فرقہ جو قرآن وسنت کے مطابق ولایت پر عمل پیرا ہے عزاداری امام حسینؑ اور انتظار ظہور میں ہر وقت مشغول ہے، اقتدار اور دولت ہرگز نہیں چاہتا۔ دوسرا فرقہ ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلومؑ کا مخالف گروہ ہے ولایت ملاں کے ذریعے اقتدار اور دولت کے پیچھے لگا ہوا ہے یہ اھل باطل ہیں۔ تیسرا فرقہ چپ ہے اور سمجھ رہا ہے کہ بہت نیک ہے نہ ملاں کے ساتھ ہے اور نہ ہی مولاؑ کے ساتھ ہے یعنی نہ باطل کا طرفدار ہے اور نہ حق کے ساتھ ہوتا ہے اور اس گمان میں ہے کہ وہ صحیح شیعہ مومن فرقہ ہے حالانکہ وہ بھی گمراہ ہے کیونکہ حق کا ساتھ نہیں دے رہا۔

❖......❖......❖

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا ط اُولٰٓئِکَ یُعۡرَضُوۡنَ عَلٰی رَبِّهِمۡ

وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٨ اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٩ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ

وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝٢٠ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٢١

اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا۔ خبردار! اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر جو اللہ کی سبیل سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں۔ وہ زمین میں عاجز کرنے والے نہ تھے اور نہ اللہ کے علاوہ کوئی انکا حامی تھا ان کے لیئے دوہرا عذاب ہے نہ وہ سننے کی استطاعت رکھتے تھے اور نہ ہی وہ دیکھتے تھے۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اور جو کچھ وہ گھڑتے تھے وہ سب ان سے کھویا گیا۔ (ھودؑ-18-21)

1. بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر پانچ چیزیں فرض کیں۔ انہوں نے چار کو لے لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ چار کے متعلق پوچھا تو فرمایا: نماز، زکواۃ، حج اور روزہ۔ پوچھا گیا کہ وہ ایک کون سی چیز ہے جسے ترک کر دیا تو فرمایا: ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ۔ پوچھا گیا کہ کیا یہ اللہ کی طرف سے واجب ہے؟ فرمایا ہاں اللہ فرماتا ہے ''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے......'' (حدیث رسول اللہؐ) (البرہان۔ ج۴۔ ص۹۶)
2. اشھاد (گواہ) آئمہؑ ہیں۔ خبردار اللہ کی لعنت ظالموں پر کہ آل محمدؐ کا حق غصب کیا جو لوگ اللہ کی سبیل سے دوسروں کو روکتے تھے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے یعنی اللہ کے راستے سے روکتے تھے جو کہ امامت ہے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے یعنی اسے دوسروں کیلئے قرار دیا اور وہ سننے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے یعنی ذکر امیر المؤمنینؑ نہیں سن سکتے تھے۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا یعنی جو کچھ کیا تھا غلط ثابت ہوا اور جو کچھ گھڑتے تھے وہ بھی کھویا یعنی امیر المؤمنینؑ کے علاوہ جن کو پکارتے تھے وہ بھی قیامت کے دن باطل ثابت ہوئے۔
(تفسیر قمی۔ ص۳۰۲)

فوائد:۔

1. معصومینؑ گواہ ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ جو اللہ نے چیزیں فرض کی تھیں ان سب کی بنیاد اور سب سے اہم چیز کو ملاں نے کسی طرح حذف کر دیا۔ ملاں نے اصول وفروع کی جماعت بندی کی، احادیث کی جماعت بندی کی تا کہ عوام ان بھول بھلیوں میں اسلام کی بنیاد ولایت علیؑ کو بھول جائے۔ اس طرح ملاں نے عوام کو اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ)

روک کر ولایت ملاں کے رستے پر ڈال کر آل محمدؑ کے حق کو غصب کیا، مگر مجوسی فیکٹریوں کے بنے ہوئے اماموں کا پول قیامت کے دن کھل جائے گا۔ منکرین ولایت ذکرِ علیؑ سننے کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ولایت علیؑ والی آیات واحادیث کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2. ولایت علیؑ اللہ کی وہ اعلیٰ ترین نعمت ہے جو عقیدہ بھی ہے عمل بھی ہے اصول بھی ہے فروع بھی ہے اور ہر عمل صالح کی بنیاد بھی ہے۔ دین الٰہی کی روح اور بنیاد ہے۔ جو اس ولایت معصومینؑ کا انکا کرے وہ ظالم اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ ھود کی آیات نمبر 118-119 کا ذکر اور تفصیل سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 157 کے تحت گزر چکا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ یوسفؑ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ١٠٨

(اے حبیبؐ) کہہ دو میری سبیل (راستہ) تو یہی ہے میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں بصیرت کے ساتھ میں بھی اور جنہوں نے میرا اتباع کیا ہے وہ بھی۔ اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ (یوسفؑ۔108)

1. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ اور ان کے بعد اوصیاءؑ ہیں۔

(البرہان۔ ج۴۔ ص۲۳۵)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ سبیل سے مراد رسول اللہؐ اور علیؑ ہیں اور ان کا اتباع کرنے والے آل محمدؑ ہیں۔ اور فرمایا سبیل سے مراد علیؑ ہیں اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے حاصل نہیں ہوسکتا بغیر اس کی ولایت کے۔

(البرہان۔ ج۴۔ ص۲۳۷)

3. حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ اے میری تمام اولاد اگر تم میری اولاد کی حیثیت سے آنا چاہتے ہو تو نبی امیؐ کے ساتھ وعدہ (مثیاق) پورا کرنا جو آخری زمانہ میں آئیں گے ان کی امت (آل محمدؐ) حق کے ساتھ ھدایت کرے گی اور اسی کے ذریعے عدل کرے گی۔ ان کا کلمہ عظیم ہے آسمانوں اور زمین سے بھی عظیم تر ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ'' ان کے پاس ناقہ اور عصا ہوگا۔ جن کا نام اللہ نے حبیبؐ رکھا ہے ان کا چہرہ چاند کی طرح اور پیشانی روشن ہوگی حوض و کوثر کے مالک ہیں اور مقام مشہود ہے ان کے چچا کے فرزند کا نام حیدرؑ ہے جو انکی بیٹی کا سرتاج ہے وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ان کی قوم پر خلیفہ ہے۔ قیامت کے دن وہ تشریف لائیں گے اور تم پیش کیئے جاؤ گے اگر تم میری اولاد میں رہنا چاہتے ہو (تو وعدہ وفا کرنا)

(البرہان۔ج ۴۔ص ۱۶۷)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ، اللہ کا حبیبؐ اوران کی آلؑ سب ولایت علیؑ کے راستے کی طرف بلاتے ہیں اور عقل وبصیرت والے لوگ اللہ کی رحمت کی بدولت عالم ذر سے ہی لبیک کہتے چلے آ رہے ہیں اور ولایت علیؑ سے انکار کرنے والے اللہ کی نظر میں مشرک ہیں۔اوراس کے برعکس مقصر ملاں کہتا ہے کہ جو ملاں کی ولایت سے انکار کرے وہ مشرک ہے!

2. بصیرت کے اندھے مقصر منکر ولایت کو آج تک نہ اللہ کی سبیل مل سکی نہ کلمہ طیبہ نصیب ہوا جو آسمانوں اور زمین سے بھی عظیم تر ہے اور تمام انبیاءؑ اس عظیم کلمے کی تجدید کرتے رہے مگر مقصر ملاں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور علیؑ ولی اللہ کا انکار کر کے مشرک بن گیا۔اللہ کے نبی یعقوبؑ اپنے بیٹوں سے کہہ رہے ہیں کہ اس عظیم کلمہ پر قائم رہنا ورنہ تم میری اولاد سے خارج ہو جاؤ گے۔

❖......❖......❖

سورة الرعد

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۟

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی۔تم تو محض خبردار کرنے والے ہو اور ہر قوم کیلئے ایک ھادی ہے۔(الرعد۔7)

1. رسول اللہؐ نے ثقلین کے بارے میں خطبہ دیا پھر فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے "تم صرف ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کیلئے ایک ھادی ہے" پس میں ڈرانے والا (منذر) ہوں اور علیؑ ھادی ہے۔اس کے بعد امام زمانہؑ تک تمام ائمہ طاہرینؑ کے اسمائے گرامی اور صفات بیان فرمائیں کہ زمین حجت الٰہی کے بغیر خالی نہیں رہ سکتی۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۲۴۶)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ منذر رسول اللہؐ ہیں اور علیؑ ھادی ہیں اور ہر وقت اور زمانے میں ہم میں سے امامؑ ہوتا ہے جو لوگوں کو ھدایت کرتا ہے اس کی طرف جو رسول اللہؐ لے کر آئے۔(البرہان۔ج ۴۔ص ۲۴۹)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے ذریعے تمہیں خبردار کیا گیا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ذریعے تمہیں ھدایت دی گئی "صرف تم خبردار کرنے والے ہو اور ہر قوم کیلئے ھادی ہے"،اور حسنؑ کے ذریعے تم پر احسان کیا گیا اور حسینؑ کے ذریعے تم سعادت مند ہو گئے اور اسی کی وجہ سے تم شقی ہو گے۔خبردار یقیناً حسینؑ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ جس نے اس کی مخالفت کی اللہ نے اس پر جنت کی خوشبو تک حرام کر دی۔(البرہان۔ج ۴۔ص ۲۵۱)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ کے لائے ہوئے دین الٰہی کی ھدایت اسی کو ملتی ہے جو دین کو ھادی امامؑ سے لے۔ جو خود ھدایت کا محتاج ہو اور پھر ھادی امام برحقؑ کی ولایت وفضیلت کا بھی منکر ہو وہ ملاں خاک ھدایت کرے گا۔ اور جب کائنات کے ھادیؑ امام زمانہؑ موجود ہیں تو کسی ایرے غیرے ملاں کی مومنین کو کیا ضرورت ہے۔ اور جو ملاں حسینؑ کی مخالفت کرے عزاداری کے خلاف فتوے دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔

❖......❖......❖

۱۸ اَفَمَنۡ يَّعۡلَمُ اَنَّمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰى ؕ اِنَّمَا

يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۙ۝۱۹

بھلا کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو اندھا ہے۔ نصیحت تو صرف عقل والے لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔ (الرعد-19)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ''کیا وہ جو مانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا جاتا ہے وہ حق ہے'' وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ (البرہان۔ ج۴۔ص۲۶۴)

2. امام جعفر صادقؑ نے اپنے شیعوں سے فرمایا کہ تم اللہ کی کتاب میں صاحب عقل ہو۔ اللہ فرماتا ہے ''صرف عقل والے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔'' (البرہان۔ ج۴۔ص۲۶۵)

3. امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ایک گھڑی تفکر ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اللہ فرماتا ہے ''صرف صاحبان عقل نصیحت حاصل کرتے ہیں۔'' (البرہان۔ ج۴۔ص۲۶۵)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ کے مخالفین کو روایات میں اندھا قرار دیا گیا ہے جو پورے قرآن پر یقین نہیں رکھتے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً وہ قرآن میں ولایت وفضائل والی آیات سے پہلو تہی کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرا وہ عقل کے اندھے ہوتے ہیں اس لیئے انہیں مقصر ملاں کی اندھی تقلید کرنا پڑتی ہے۔

2. اور مومنین جو کہ عقل وبصیرت رکھتے ہیں وہ اللہ اور اسکے محبوب معصومینؑ کی معرفت حاصل کرتے ہیں اور صرف انہیں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور قرآن وسنت انکے لیئے چراغ ھدایت ہے۔

❖......❖......❖

الَّذِيۡنَ يُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَلَا يَنۡقُضُوۡنَ الۡمِيۡثَاقَ ۝۲۰ وَالَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ مَآ اَمَرَ

اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَيَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَيَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ ؕ۝۲۱

جو لوگ اللہ سے کیئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے پختہ عہد کو نہیں توڑتے اور جو ان تعلقات کو جوڑتے ہیں جن کے متعلق اللہ نے حکم

دیا ہے کہ ان کو جوڑا جائے اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بری طرح حساب لیئے جانے کا خوف رکھتے ہیں۔ (الرعد-20-21)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا بیشک آل محمدؐ سے ''تعلق'' عرش پر آویزاں ہے اور کہتا ہے کہ یا اللہ اس سے تعلق رکھ جو مجھ سے تعلق رکھے اور اس سے قطع تعلق کردے جو مجھ سے قطع تعلقی کرے۔ اور یہ حکم باقی تمام تعلقات میں بھی جاری ہوتا ہے اور یہ آیت آل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جو کچھ ان کے بارے میں عہد لیا گیا اور جو عالم ذر میں امیر المؤمنینؑ کی ولایت اور ان کے بعد آئمہ کی ولایت کے بارے میں میثاق لیا گیا اور یہی اللہ کا قول ہے'' جو لوگ اللہ سے کیئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے میثاق کو نہیں توڑتے ......'' پھر ان کے دشمنوں کا ذکر کیا اور فرمایا'' اور جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کے پختہ ہو جانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں''، یعنی جو امیر المؤمنینؑ کے بارے میں جو اللہ نے ان سے عالم ذر میں لیا تھا اور پھر رسول اللہؐ نے ان سے عذیر خم میں لیا (تجدید کی) پھر فرمایا'' یہی لوگ ہیں جن کیلیئے لعنت ہے اور انہی کیلیئے برا ٹھکانہ ہے'' (الرعد-25) (البرہان۔ ج۴۔ ص۲۶۷)

فوائد:۔

1. ولایت آل محمدؐ کا ''رشتہ و تعلق (صلہ رحمی)''، مجسم نور ہے جو عرش سے معلق ہے اور ولایت علیؑ سے تمسک رکھنے والوں کے حق میں دعا اور مخالفین ولایت کیلیئے مسلسل بددعا کرتا ہے۔

2. اللہ اور اس کا رسولؐ ولایت علیؑ کے رشتے، عہد و میثاق کو پکا اور پختہ جوڑے رکھنے کا حکم دیتے ہیں اور مقصر ملاں اس کو توڑ توڑ کر کبھی کلمے سے نکالتا ہے کبھی اذان سے کبھی نماز سے۔ ایسے لوگوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور آخرت میں برے ٹھکانے کا وعدہ کرتا ہے۔ اس تعلق کو جوڑے رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ عالم ذر سے دے رہا ہے اور رسول اللہؐ تبلیغ دین کے پہلے دن سے لے کر آخری دن تک اس کا حکم دیتے رہے۔

❖......❖......❖

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝٢٥

اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان تعلقات کو قطع کرتے ہیں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو جوڑا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان لوگوں کیلیئے لعنت ہے اور انہی کیلیئے برا ٹھکانہ ہے۔ (الرعد-25)

اس آیت کی تشریح امامؑ نے سورۃ الرعد کی آیت نمبر 20-21 کے تحت فرما دی ہے۔

❖......❖......❖

٢٧ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝٢٨

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝٢٩

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور جن کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان ہوتا ہے۔ خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کیلیئے طوبیٰ (خوشخبری) ہے اور اچھا انجام ہے۔ (الرعد-28-29)

1. امام جعفر صادقؑ اللہ کے قول ''خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ہوتا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰؐ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے اور وہ ہی اللہ کا ذکر اور اس کا حجاب ہیں۔

(البرہان۔ ج۴۔ص۲۷۴)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ) کی غیبت کے زمانے میں ہمارے امر سے تمسک رکھا اس کیلئے طوبیٰ ہے۔ پس ھدایت کے بعد ہرگز اس کا دل ٹیڑھا نہیں ہوتا۔ ابوبصیر نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان طوبیٰ کیا ہے؟ فرمایا: جنت میں درخت ہے اس کی جڑ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے گھر میں ہے اور کوئی مومن ایسا نہیں کہ جس کے گھر میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے۔ ''ان کیلئے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام ہے'' (البرہان۔ ج۴۔ص۲۷۵)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ طوبیٰ وہ درخت ہے جو جنت عدن سے نکلتا ہے اور ہمارے رب نے اسے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

(البرہان۔ ج۴۔ص۲۷۷)

4. رسول اللہؐ سے طوبیٰ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا وہ درخت جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں اھل جنت (گھروں) پر ہیں۔ پھر دوسری مرتبہ پوچھا گیا تو فرمایا کہ علیؑ کے گھر میں ہے۔ اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیشک میرا گھر اور علیؑ کا گھر جنت میں ایک ہی ہے۔

(البرہان۔ ج۴۔ص۲۷۸)

5. رسول اللہؐ نے فرمایا: اے فاطمہؑ بیشک میرے رب نے مجھے بشارت دی ہے میرے بھائی اور چچا کے بیٹے اور میری بیٹی کے بارے میں کہ اللہ عزوجل نے علیؑ کی فاطمہؑ سے شادی کی ہے اور خازن جنت رضوان کو حکم دیا ہے کہ شجرہ طوبیٰ کو ہلائیں تو میری اھل بیتؑ کے محبوں کی تعداد کے برابر اس پر رقعے آ گئے اور جو ملائکہ اس کے نیچے تھے انہوں نے ان پر نور سے لکھا اور وہ خطوط تمام ملائکہ کو دے دیئے پس جب قیامت قائم ہوگی اپنے اھل قیامت کے ساتھ تو وہ ملائکہ ہمارے محبوں کو ملیں گے اور ان کو وہ دوزخ سے نجات کی سند دے دیں گے۔ (البرہان۔ ج۴۔ص۲۷۹)

6. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یہ جبرائیلؑ مجھے خبر دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا عقد فاطمہؑ سے کیا ہے اور اس پر چالیس ہزار ملائکہ کو گواہ بنایا ہے اور اللہ نے شجرہ طوبیٰ کو وحی کی کہ ان پر درویاقوت نچھاور کرے تو اس نے ان پر درویاقوت نچھاور کیئے تو انہوں نے حورالعین کو دے دیئے جو انہوں نے طباقوں میں جمع کر لیئے اور وہ آپس میں وہ درویاقوت قیامت تک ایک دوسری کو تحفے میں دیتی رہیں گی اور جب وہ تحفہ دیتی ہیں تو کہتی ہیں کہ خیرالنساءؑ کا تحفہ ہے۔

(البرہان۔ ج۴۔ص۲۸۰)

فوائد:۔

1. اللہ کا ذکر محمدؐ وآل محمدؐ ہیں جو ہر عمل صالح کی بنیاد ہے اسی سے دلوں کو سکون واطمینان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو خبردار کر کے دہرایا ہے کہ اسی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے اور یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اسی لیئے مومن کا ہر عمل ذکر محمدؐ وآل محمدؐ سے مزین ہوتا ہے۔ کلمے، اذان، نماز ہر عمل میں مکمل اللہ کا ذکر ہونا لازم ہے۔

2. امامؑ نے زمانہ غیبت میں اپنے امر سے تمسک کا حکم دیا ہے تا کہ ھدایت کے بعد دل ٹیڑھے نہ ہو جائیں۔ منکر ولایت ملاں کی پیروی سے دل سخت اور ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

3. اللہ تعالیٰ نے مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ کے خوشی کے موقع پر نجات کے پروانے انکا صدقہ کر کے مومنین پر نچھاور کر دیئے ہیں، اور اس دنیا میں بھی مومنین ان کی جوتیوں کے صدقے رزق پاتے ہیں اور یہ زمین بھی انہی کی ملکیت ہے اور جنت ان کی اولادؑ کا صدقہ ہے۔

جو لوگ ولایت علیؑ اور حق سیدہ فاطمہؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں ایسے نجس العین ظالموں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔

❖......❖......❖

وَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلًا ؕ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا ۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ ۞

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ تم بھیجے ہوئے نہیں ہو۔ کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے اور وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔ (الرعد -43)

1. اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں اور نبی اکرمؐ کے بعد علیؑ ہم میں اول، افضل اور بہتر ہیں۔ (البرہان۔ ج ۴۔ص ۲۹۸)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ کی قسم کتاب کا پورا علم ہمارے پاس ہے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ص ۳۰۰)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۴۔ص ۳۰۰)

4. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ نبی اکرمؐ کے بعد اس امت کے عالم ہیں۔ (البرہان۔ ج ۴۔ص ۳۰۲)

5. امام جعفر صادقؑ نے عبداللہ سے پوچھا: لوگ اولی العزم (رسولوں) اور تمہارے مالک (امیر المؤمنینؑ) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس نے عرض کی: کہ اولی العزم سے کوئی بڑا نہیں۔ امامؑ نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے موسیٰؑ کے بارے میں فرمایا ''اور ہم نے اس کے لیئے تختیوں میں تمام چیزوں میں سے نصیحت لکھ دی'' اور ہرگز یہ نہ کہا کہ ''تمام چیزوں کے متعلق'' اور اللہ عیسیٰؑ کے بارے میں فرماتا ہے ''اور تاکہ میں تمہارے لیئے بعض باتوں کی وضاحت کردوں جن میں تم اختلاف کررہے ہو'' اور ہرگز یہ نہ کہا ''تمام باتوں جن میں تم اختلاف کررہے ہو'' اور اللہ تمہارے مالک امیر المؤمنینؑ کے متعلق فرماتا ہے ''کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے اور جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے'' اور اللہ عزوجل فرماتا ہے ''اور کوئی تر نہیں اور نہ کوئی خشک مگر وہ کتاب مبین میں ہے'' اور اس کتاب کا علم ان (مولا علیؑ) کے پاس ہے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ص ۳۰۲)

فوائد:۔

1. اگر کوئی رسول اللہؐ کی رسالت کا انکار کرے تو اللہ کو پروانہیں کیونکہ اللہ کی اپنی اور علیؑ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی مولا علیؑ کا قول تمام کائنات پر بھاری ہے۔ اور بد بخت مقصر اسی مولا علیؑ کی ولایت کا اقرار کرنے سے انکار کرتا ہے۔ کیونکہ مقصر ملاں خود ولایت کی نشت پر بیٹھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کو عالم کہیں حالانکہ عالم صرف معصومینؑ ہیں۔ اور ملاں کو تو پانچ سو سے زیادہ نہ آیات کی سمجھ آتی ہے نہ یاد ہوتی ہیں مگر پھر بھی چاہتا ہے کہ معصومؑ کے تمام القابات اس کیلئے جائز قرار دیئے جائیں۔ قرآن میں تمام خشک وتر یعنی ہر چیز کا علم ہے مگر وہ معصومینؑ جو معلم قرآن ہیں ان کے بغیر نہیں جانا جاسکتا۔

❖......❖......❖

سورۃ ابراھیمؑ

مَثَلُ الَّـذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۣ اشْتَـدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ
عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝۱۸

جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر ایک طوفانی دن میں سخت ہوا چلی ہو۔ جو اعمال انہوں نے کمائے ہیں ان میں سے وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہوسکیں گے یہی دور کی (پرلے درجے کی) گمراہی ہے۔(ابراھیمؑ-18)

1. اللہ کے قول ''جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی طرح ہے جس کو ایک طوفانی دن کی ہوا اڑا دے'' کا مطلب ہے کہ جو ولایت امیر المؤمنینؑ کا اقرار نہیں کرتا اس کے اعمال باطل ہو جاتے ہیں جس طرح راکھ کہ جس پر ہوا چلے اور اسے اڑا کر لے جائے۔(حدیث۔ تفسیر قمی۔ص۳۴۴)

2. وہ سب جو اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہیں اس میں اپنی جان مارتے ہیں مگر اللہ کی طرف سے انکا کوئی امامؑ نہیں تو ان کی کوشش مقبول نہیں اور وہ گمراہ تذبذب میں ہیں اور اللہ کی قسم ان کے اعمال بے قدر و قیمت ہیں......اس امت میں جس کا اللہ عزوجل کی طرف سے ظاہر عادل امامؑ نہیں وہ بھٹکا ہوا گمراہ ہو گیا اور اگر وہ اسی حال پر مر گیا تو کفر و نفاق کی موت مرا۔ اور جان لو کہ آئمہ جور اور ان کے اتباع کرنے والے اللہ کے دین سے خارج ہیں یقیناً وہ گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ پس ان کے اعمال جو وہ کرتے ہیں راکھ ہیں جن کو طوفانی دن کی ہوا اڑا دے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا ہے اس میں سے کسی چیز پر اختیار نہیں رکھیں گے یہی انتہا درجے کی گمراہی ہے۔ (اقتباس حدیث۔امام محمد باقرؑ)(البرہان۔ج۴۔ص۳۱۶)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے اسکے نیک اعمال باطل ہیں اور راکھ کی طرح اڑا دیئے جائیں گے۔اس کے برعکس اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے مقصر ملاں کہتا ہے کہ جو ولایت علیؑ کا اقرار کرے گا اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

2. حاضر و ناظر عادل امام زمانہؑ کے موجود ہونے کے باوجود جو مجوسی منکر ولایت امام جور کی اتباع کرتے ہوئے جان مار کر عبادتیں کرے گا اسکی عبادتیں غیر مقبول بے قدر و قیمت ہیں اور وہ گمراہ اور دین الٰہی سے خارج ہے۔اور وہ گمراہی میں دور نکل گیا اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو کافر اور منافق کی موت مرا۔قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی کہ کاش جنب اللہؑ کے بارے میں کوتاہی نہ کرتا۔

❖......❖......❖

۲۴ اَلَـمْ تَـرَ كَيْفَ ضَـرَبَ اللّٰـهُ مَثَلًا كَـلِـمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ
وَّفَـرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ۝۲۴ تُؤْتِيْٓ اُكُـلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَـضْرِبُ اللّٰهُ

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی مثال بیان کی ہے کہ وہ شجرہ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑ جمی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دے رہا ہے اور یہ مثالیں اللہ اس لیئے بیان کرتا ہے لوگوں کیلئے شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور کلمہ خبیثہ کی مثال خبیث درخت کی مانند ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جاتا ہے اس کیلئے کوئی استحکام نہیں۔ (ابراھیمؑ۔ 26-24)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے فرمان ''شجرہ طیبہ کی جڑ مضبوط اور اسکی شاخیں آسمان میں ہیں'' کے متعلق فرمایا: رسول اللہؐ اس کی جڑ ہیں اور امیر المؤمنینؑ اس کا تنا ہیں اور آئمہؑ جو ان کی ذریت میں سے ہیں اس کی شاخیں ہیں اور آئمہؑ کا علم اس کا پھل ہے اور شیعہ مومنین اس کے پتے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم جب کوئی مومن پیدا ہوتا ہے تو اس پر ایک پتہ لگ جاتا ہے اور جب کوئی مومن وفات پاتا ہے تو اس سے پتہ گر جاتا ہے۔

پھر اللہ آل محمدؐ کے دشمنوں کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے ''اور کلمہ خبیثہ کی مثال خبیث درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے اس کیلئے کوئی استحکام نہیں''۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۱۸)

فوائد:۔

1. احادیث میں شجرہ طیبہ کے ثمر سے مراد آئمہؑ کے فتوے ہیں جو وہ اپنے شیعوں کو ہر وقت اور ہر موسم میں دیتے ہیں۔ یعنی کوئی وقت کوئی دور کوئی موسم کوئی خطہ امامؑ حاضر و ناظر سے خالی نہیں تو پھر ملاں کے فتوؤں کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے اور وہ بھی مقصر منکر ولایت ملاں ہو۔
2. امامؑ کے فرمان کے مطابق خبیث درخت سے مراد کافر و منکر ہیں جن کے اعمال آسمانوں میں بلند نہیں ہوتے اور بنو امیہ جیسے دشمنان آل محمدؐ ہیں جو اپنی مجالس اور مسجدوں میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے ان کے اعمال بھی آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتے۔ اس حقیقت کو سب جانتے ہیں کہ اللہ کا ذکر ذکر علیؑ ہے۔ بنو امیہ کی حرامی اور شرکت شیطان کی اولاد اس دور میں مسجد میں نعرہ حیدری لگانے سے منع کرتی ہے نماز میں ذکر علیؑ سے منع کرتی ہے مجالس میں فضائل علیؑ کے وقت اٹھ کر بھاگ جاتی ہے۔
3. اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی خوبصورت اور جامع ترین مثال صاحب عقل و بصیرت والوں کیلئے بیان فرمائی ہے تاکہ لوگ ھدایت حاصل کریں کہ کلمہ طیبہ کیا ہے اس کی جڑ زمین توحید میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے تو زمین لا الہ الا اللہ ہے اور مضبوط جڑ ''محمدؐ رسول اللہ'' ہے اور تنا ''علیؑ ولی اللہ'' اور شاخیں ''و اولادہ المعصومینؑ حجج اللہ'' ہیں۔ اب اگر کسی بصیرت کے اندھے کو قرآن میں کلمہ طیبہ نظر نہ آئے تو اس کا قصور نہیں شیطان کی شرارت ہے۔

اب مقصر ملاں اللہ کے اس شجرہ طیبہ کے تنے کو کاٹ دینا چاہتا ہے اور صرف جڑ کو درخت مانتا ہے۔ ایسا ملاں خود بھی گمراہ ہے اور اپنے اندھے مقلدوں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

❖......❖......❖

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙقف وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں قول ثابت کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں قائم (ثابت قدم) رکھتا ہے اور ظالموں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (ابراھیمؑ-27)

1. ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول "جو لوگ ایمان لائے ان کے قول ثابت کی وجہ سے اللہ انکو ثابت قدم رکھتا ہے" کا مطلب ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔(البرہان۔ج۴۔ص۳۲۹)

2. امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب مومن کی میت اپنے گھر سے نکلتی ہے تو ملائکہ اس کے ساتھ ساتھ اسکی قبر تک جاتے ہیں اسکے لیئے رحمت کی دعائیں کرتے ہوئے حتیٰ کہ وہ اپنی قبر تک پہنچ جاتا ہے اور زمین اس سے کہتی ہے مرحبا خوش آمدید اللہ کی قسم میں چاہتی ہوں کہ تم جیسے مجھ پر چلیں۔ میں ضرور دیکھوں کہ جو معاملہ تم سے ہوگا۔ پھر وہ حد نظر تک اس کیلیئے وسیع ہو جاتی ہے اور قبر کے محافظ منکر نکیر اس کے پاس داخل ہوتے ہیں اور اس کے جسم میں روح داخل کرتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں۔ دونوں اس سے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ۔ پھر دونوں پوچھتے ہیں: اور تیرا دین کونسا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: اسلام۔ پھر وہ دونوں پوچھتے ہیں: اور تیرا نبی کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: محمدؐ۔ پھر دونوں پوچھتے ہیں: اور تیرا امام کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: علیؑ۔ تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کیلیئے قبر میں جنت سے بستر لگا دو اور اسے جنت کے کپڑے پہنا دو اور اس کیلیئے قبر میں جنت کی طرف دروازہ کھول دو حتیٰ کہ ہم لائیں جو کچھ اچھی چیزیں ہمارے پاس اس کے لیئے ہیں۔ پھر وہ دونوں اس سے کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جاؤ آرام کی نیند جس میں خواب (پریشان) نہیں۔

اور اگر کافر ہو تا ہے تو ملائکہ اس کی قبر تک اس پر لعنت کرنے کیلیئے نکلتے ہیں حتیٰ کہ اسے زمین پر رکھا جاتا ہے تو زمین کہتی ہے: تیرے لیئے نہ مرحبا نہ خوش آمدید ہے مگر اللہ کی قسم میں پسند نہیں کرتی کہ تجھ جیسے مجھ پر چلیں، ضرور ہم دیکھیں گے کہ تمہارے ساتھ آج کیا ہوتا ہے۔ پس زمین اس پر تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کا ایک پہلو دوسرے سے مل جاتا ہے اور قبر کے فرشتے اس کے پاس داخل ہوتے ہیں اور وہ قبر کے نگران منکر و نکیر ہیں۔

ابوبصیر نے پوچھا مولا میں آپؑ پر قربان، وہ مومن اور کافر کے پاس ایک ہی صورت میں آتے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ پھر وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: لوگوں کو سنا کہ کہتے ہیں۔ تو وہ دونوں کہیں گے: تم نہیں جانتے۔ پھر تمہارا دین کونسا ہے؟ وہ کہے گا: لوگوں کو سنا ہے کہ کہتے ہیں اور اس کی زبان لڑکھڑا جائے گی تو وہ دونوں کہیں گے: تم نہیں جانتے۔ پھر تمہارا نبی کون ہے؟ تو وہ کہے گا: لوگوں سے سنا ہے کہ کہتے ہیں اور اس کی زبان لڑکھڑا جائے گی تو وہ دونوں کہیں گے: تم نہیں جانتے۔ تو آسمان سے منادی کی ندا آئے گی: میرے بندے نے جھوٹ بولا۔ اس کیلیئے قبر میں آگ کا بستر لگا دو اور اسے آگ کے کپڑے پہنا دو اور اس کیلیئے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو حتیٰ کہ ہم اس کیلیئے لے آئیں جو بری چیزیں ہمارے پاس ہیں۔ پھر وہ آگ کے چابک سے جوان کے پاس ہو گا تین ضربیں لگائیں گے اور ہر ضرب سے قبر آگ سے بھر جائے گی اور اگر وہ ضرب تہامہ کے پہاڑ پر لگائی جائے تو وہ بوسیدہ ہو جائے اور اس کی قبر میں اللہ سانپوں اور بچھوؤں کو مسلط کر دے گا جو اس کو دانتوں سے کاٹیں گے اور شیاطین اس کو تکالیف و غم دیں گے۔ اس کا عذاب اللہ کی مخلوق سنتی ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے اور وہ ان کے چلنے اور ہاتھ جھاڑنے کی آواز تک سنتا ہے۔ اور یہی اللہ کا قول ہے "جو لوگ ایمان لاتے ہیں انکے قول ثابت کی وجہ سے اللہ انکو ثابت قدم رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں" یعنی موت کے وقت "اور آخرت میں" یعنی اپنی قبر میں۔ "اور اللہ ظالموں کو بھٹکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے"۔(البرہان۔ج۴۔ص۳۲۶)

فوائد:۔

1. قول ثابت یعنی جو توحید، رسالت اور ولایت کے اقرار پر ثابت قدم رہتا ہے اور اس قول الٰہی کو ثابت رکھتا ہے یعنی یہ نہیں کہتا ہے کہ ولایت اس کا جز نہیں ہے اللہ اسے دنیا و آخرت میں ثابت قدم اور کامیاب رکھتا ہے۔

2. اور جو اللہ کے ثابت قول کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے جب اس سے قبر میں پوچھا جائے گا کہ تیرا امام کون ہے وہ شاید کہے گا کہ اقرار ولایت و امامت کسی چیز کا جز تو نہیں تھا

مگر لوگوں کو کہتے سنا تھا کہ......اور اس کی زبان لڑکھڑا جائے گی۔ کیونکہ جو اس دنیا میں دل سے ''علیؑ ولی اللہ'' کا اقرار نہیں کرتا آخرت میں زبان ساتھ نہ دے گی۔ اللہ ظالموں کو ایسے ہی بھٹکاتا ہے۔

3. قبر کے محافظ و نگران فرشتے مومن کے پاس مبشر اور بشیر بن کر آتے ہیں اور منکر کے پاس منکر اور نکیر بن کر آتے ہیں۔

❖......❖......❖

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری (انکار) سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ھلاکت کے گھر میں جھونک دیا یعنی جہنم جس میں وہ جھلسے جائیں گے اور بہت بری رہنے کی جگہ ہے۔ (ابراھیمؑ۔28-29)

1. امیر المؤمنینؑ فرماتے ہیں: قوموں کو کیا ہو گیا ہے کہ سنت رسول اللہؐ کو بدل رہی ہیں اور انؐ کے وصیؑ سے منہ موڑ رہی ہیں اور خوف نہیں کرتیں کہ ان پر عذاب نازل ہو جائے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ''کیا تم نے نہیں دیکھا جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کو انکار سے بدل دیا ہے اور اپنی قوم کو دار البوار میں جھونک دیا ہے جہنم میں'' پھر فرمایا: ہم ہی وہ نعمت ہیں جس سے اللہ نے اپنے بندوں کو نوازا ہے اور ہماری وجہ سے ہی کامیاب ہوگا جو قیامت کے دن کامیاب ہوگا۔ (البرہان۔ ج۴۔ص۳۳۰)

فوائد:۔

1. جو قوم مولا علیؑ کی ولایت و امامت کی نعمت کا انکار کر دے، اور اسکو کلمے اذان نماز اور اپنے دل و دماغ سے نکال دے، اس کا اقرار نہ کرے، اور اس کے بدلے اپنے ملاؤں کو اپنا ولی اور امام بنالے انہی کی ہر جائز ناجائز بات بغیر کسی دلیل و حجت کے مانتی چلی جائے۔ ایسی قوم اپنے رہبر و راہنما سمیت دار البوار جائے گی۔

❖......❖......❖

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اے ہمارے رب یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو غیر زرعی وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس آباد کر دیا ہے اے ہمارے رب کا تا کہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں میں سے بعض کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں کا رزق دے شاید کہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔ (ابراھیمؑ-37)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''پس تو لوگوں میں سے بعض کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا دے'' کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد تمام انسان نہیں ہیں بلکہ تم (شیعہ) ہو اور جو تم جیسے ہوں۔ بیشک تمہاری مثال لوگوں میں ایسی ہے جیسے کالے بیل پر کچھ سفید بال ہوں یا سفید بیل پر کچھ کالے بال ہوں۔

لوگوں پر لازم ہے کہ اس گھر کا حج کریں اور اللہ کی عظمت کی خاطر اس کی تعظیم کریں اور پھر جہاں بھی ہم ہوں ہم سے ملاقات کریں کیونکہ ہم اللہ کی دلیل ہیں۔

(البرہان۔ج۴۔ص۳۳۹)

2. امام محمد باقرؑ نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا اس طرح تو یہ زمانہ جاہلیت کی طرح طواف کر رہے ہیں کیونکہ ان کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ طواف کریں اور پھر ہماری طرف آئیں تا کہ ہم انہیں ولایت تعلیم کریں اور وہ ہمارے لیئے اپنی نصرت پیش کریں۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''پس تو لوگوں میں سے بعض کے دلوں کو ان کا گرویدہ بنادے'' یعنی آل محمدؐ کا آل محمدؐ کا۔ پھر فرمایا ہمارا ہمارا۔ (البرہان۔ج۴۔ص۳۴۰)

فوائد:۔

1. حضرت ابراھیمؑ کی دعا اور معصومینؑ کے فرامین ثبوت ہیں کہ اولاد اسماعیلؑ میں سے کوئی بھی بت پرست نہ تھا اور معصومینؑ کے اباء واجداد موحد عبادت گذار اور حجت الٰہی تھے۔

2. مومنین جن کے دل مودت آل محمدؐ میں دھڑکتے ہیں یعنی ظہور صاحب العصر عجل اللہ کے انتظار میں ایک ایک لمحہ ان کے دل گن رہے ہیں ایسے مومنین آٹے میں نمک کے برابر ہیں مگر اللہ الصمد کو اتنے ہی کافی ہیں۔ اور حکم معصومؑ کے مطابق مومنین حج کے بعد زیارات آئمہ معصومینؑ کی طرف نکل پڑتے ہیں۔

3. اگر حج میں معرفت ولایت حاصل کرنا اور امامؑ کی نصرت میں لبیک کہنا شامل نہ ہو تو وہ جاہلیت کا طواف اور قسمت کے چکر بن کر رہ جاتا ہے۔ یعنی تمام عبادات کی روح ولایت علیؑ ہے۔ اسی لیئے بڑے بڑے مقصر ملاں حج میں کم ہی نظر آتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ الحجر

الٓرٰ قف تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ وَقُرۡاٰنٍ مُّبِیۡنٍ ۝

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ۝ذَرۡهُمۡ یَاۡکُلُوۡا وَیَتَمَتَّعُوۡا وَیُلۡهِهِمُ الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ۝

الٓرٰ۔ یہ آیات ہیں کتاب الٰہی اور قرآن مبین کی۔ قریب ہے وہ وقت کہ جن لوگوں نے انکار کیا ہے شدید آرزو کریں گے کہ کاش وہ مطیع (تسلیم کرنے والے) ہوتے۔ چھوڑو انہیں کھائیں اور مزے کریں اور جھوٹی امید انہیں غافل کیئے رکھے کیونکہ عنقریب وہ جان لیں گے۔ (الحجر-1-3)

1. امیر المؤمنینؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''بعید نہیں وہ وقت کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے سخت تمنا کریں گے کہ کاش وہ تسلیم کرنے والے ہوتے'' کے

بارے میں فرمایا کہ جب میں اور میرے شیعہ ظہور کریں گے اور میرا مخالف اور اسکے شیعہ خروج کریں گے اور ہم بنی امیہ کو قتل کریں گے پس اس وقت وہ لوگ جنہوں نے کفر و انکار کیا تھا شدید خواہش کریں گے کہ کاش وہ ماننے والے ہوتے۔ (البرہان۔ج ۴۔ص ۳۵۰)

فوائد:۔

1. احادیث کے مطابق قیامت کے دن بھی جب مومنین کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو منکرین ولایت اس وقت بھی یہی خواہش کریں گے کہ کاش ہم بھی ولایت علیؑ کو دل سے ماننے والے ہوتے۔

2. مقصر منکر ولایت ملاں ابھی تو کھا پی رہا ہے اور اپنی ولایت کے سبز باغ دکھا کر لوگوں کو بھی جھوٹی امید نجات میں گمراہ کر رہا ہے۔ لیکن وہ وقت قریب آ چکا ہے کہ منکرین ولایت علیؑ پر حقیقت کھل جائے گی جب امام زمانہ عجل اللہ ذوالفقار کے ساتھ ظہور فرمائیں گے اور مولا علیؑ مدد کیلئے نجف اشرف سے اٹھیں گے اور منکرین ولایت کو تہہ تیغ کریں گے۔

❖......❖......❖

قَالَ رَبِّ فَانْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝

اس نے کہا میرے رب پھر مجھے اس دن تک کیلئے مہلت دے دے جب سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ نے کہا پس تجھے مہلت ہے ایک مقررہ وقت کے دن تک کیلئے۔ (الحجر-36-38)

1. ابلیس نے کہا کہ مجھے دوبارہ اٹھائے جانے والے دن تک مہلت دے۔ تو اللہ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: تو مہلت پانے والوں میں سے ہے وقت معلوم کے دن تک۔ جب وقت معلوم کا دن ہوگا تو ابلیس لعنت اللہ اپنے تمام پیروکاروں جو آدمؑ کے خلق ہونے سے وقت معلوم تک ہیں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور آخری بار امیرالمؤمنینؑ بھی ظہور فرمائیں گے۔

عبدالکریم نے پوچھا کیا آپؑ کیلئے بار بار آنا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں ان کیلئے بار بار آنا ہے۔ کوئی امام نہیں کہ ان کے زمانے میں وہ نہ آئیں اور اس زمانے کے نیک اور بد لوگ ان کے ساتھ آئیں گے تاکہ اللہ عزوجل مومنوں کیلئے کافروں پر دلیل قائم کر دے۔ جب وقت معلوم کا دن ہوگا امیرالمؤمنینؑ اپنے صحابہ کے ساتھ آئیں گے اور ابلیس اپنے صحابہ کے ساتھ آئے گا اور ان کے ملنے کی جگہ فرات کے علاقے میں ایک جگہ ہے جس کو روحا کہتے ہیں جو تمہارے کوفہ سے نزدیک ہے۔ پس پھر وہ قتال کریں گے کہ ایسا قتال اللہ عزوجل کے عالمین خلق کرنے کے وقت سے ابھی تک نہیں ہوا ہوگا پس ایسا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ امیرالمؤمنینؑ کے اصحاب پیچھے کی طرف الٹے پاؤں سو قدم ہٹیں گے اور ایسا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں اور یقیناً ان میں سے بعض کے پاؤں فرات میں داخل ہوں گے۔ اس وقت اللہ جبار عزوجل کا امر نازل ہوگا ''بادل کے سائے میں اور ملائکہ اور امر کا فیصلہ کر دیا جائے گا'' اور رسول اللہؐ ان کے آگے ہوں گے اور ان کے ہاتھ میں نور کا نیزہ ہوگا۔ جب ابلیس آپؐ کی طرف دیکھے گا تو الٹے پاؤں اپنی پشت کی طرف شکست خوردہ بھاگے گا۔ تو اس کے اصحاب اس سے کہیں گے: تم کہاں جا رہے ہو جب ہم فتح پا رہے ہیں؟ تو وہ کہے گا: جو میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ میں رب العالمین سے خوف کھا رہا ہوں۔ پس نبی اکرمؐ اسے پکڑ لیں گے اور نیزہ اس کے شانوں کے درمیان ماریں گے اور وہ مر جائے گا اور اس کے تمام پیروکار ھلاک ہوں گے۔ پس اس وقت صرف اللہ عزوجل کی عبادت ہوگی اور اس کے ساتھ کوئی شرک نہیں کیا جائے گا اور امیرالمؤمنینؑ چوالیس ہزار سال حکومت کریں گے حتیٰ کہ مولا علیؑ کے

ہر شیعہ مرد کے گھر ایک ہزار بیٹے پیدا ہوں گے ہر سال ایک بیٹا اور اس وقت جنتان المدھامتان ظاہر ہوں گی مسجد کوفہ اور اس کے ارد گرد کے قریب جیسے اللہ چاہے گا۔(خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ج۴۔ص۳۹۰)

2. جس نے اپنے مالک کے احکام کو مان لیا اس کے حکم سے تکبر وانکار نہ کیا جیسا کہ ابلیس نے آدمؑ کے سجدے سے تکبر وانکار کیا اور اکثر امتوں نے اپنے انبیاءؑ کی اطاعت سے انکار کیا تو پھر توحید (کے اقرار) نے ان کو فائدہ نہ دیا جس طرح ابلیس کو اس طویل سجدے نے فائدہ نہ دیا جو اس نے ایک سجدہ چار ہزار سال کا کیا جو دنیا کی دولت وحکومت کے لالچ میں نہیں تھا۔اسی طرح تمھیں نماز اور روزے فائدہ نہیں دیں گے مگر سبیل نجات اور طریق حق کی طرف ھدایت کے ساتھ۔اللہ تعالیٰ نے یقیناً بندوں کا عذر ختم کر دیا اپنی آیات بیان کر کے اور اپنے رسول بھیج کرتا کہ لوگوں کا اللہ پر رسولوں کے بعد کوئی اعتراض نہ رہے اور اپنی زمین کو عالم سے خالی نہیں رہنے دیتا جس کی مخلوق کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ سبیل نجات کی تعلیم دیتا ہے اور ان کی تعداد کم ہے۔(اقتباس حدیث۔امیر المؤمنینؑ)

(البرہان۔ج۴۔ص۳۹۲)

فوائد:۔

1. ظہور امام قائمؑ کے بعد شیطان اپنے خالصی پیروکاروں سمیت معصومینؑ کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ایسا خالص توحید پرست کہ ایک سجدہ چار ہزار سال کا صرف خالص اللہ کے لیئے۔مگر ولایت معصومینؑ کے سامنے اس نے سر تسلیم خم نہ کیا خود ولی وخلیفہ بننے کی خواہش رکھتا ہے۔اسی طرح سب خالصی ابلیسی ذھن رکھنے والے جو ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتے مگر خود اپنی ولایت کا ڈھول پیٹتے ہیں وہ بھی ذوالفقار سے نہیں بچ سکیں گے۔

2. سبیل نجات اور طریق حق ولایتِ مولا علیؑ ہے جس کے بغیر نماز اور روزے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔اور عالم صرف معصومینؑ ہیں جو تمام مخلوقات کے معلم ہیں۔

❖......❖......❖

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اللہ نے فرمایا یہ راستہ مجھ تک سیدھا ہے بیشک میرے بندوں پر تجھے کوئی اختیار نہیں ہے سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں گے۔ اور یقیناً ان سب کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔(الحجر-41-43)

1. رسول اللہؐ سے ایک شخص کہنے لگا: آپؐ ہمیشہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں بولتے رہتے ہیں، تم مجھ سے وہی منزلت رکھتے ہو جو ھارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی اور اللہ نے ھارونؑ کا ذکر تو قرآن میں کیا ہے اور اس نے علیؑ کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے غلیظ بدتہذیب کیا تم نے نہیں سنا اللہ فرماتا ہے'' **ھذا صراط علی مستقیم**''

(البرہان۔ج۴۔ص۳۹۳)

2. امام جعفر صادقؑ سے اللہ عزوجل کے قول'' **ھذا صراط علی مستقیم** '' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اللہ کی قسم وہ علیؑ ہے اللہ کی قسم وہی میزان اور صراط مستقیم ہے۔(البرہان۔ج۴۔ص۳۹۳)

فوائد:۔

1. جوولایت مولا علیؑ پر قائم ہیں جن کا کلمہ طیب اور ثابت ہے جن کا تشھد وہی ہے جو تمام انبیاءؑ کا ہے ان پر شیطان قابو نہیں پا سکتا۔

2. جن کا کلمہ آدھا جزوی سفلی ہے اور جو ابلیس کی طرح خالص توحید پر قائم ہیں اور رسول اللہؐ کی اطاعت نہیں کرتے ان کو رسول اللہؐ کے دور سے لے کر آج تک ولایت علیؑ کا حسد ہے۔ان کو اور کوئی اعتراض نہیں ملتا تو کہتے ہیں کہ مولا علیؑ کا نام قرآن میں دکھاؤ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ قرآن میں ہزاروں آیات میں مولا علیؑ کا ذکر ہے اور مولا علیؑ قرآن ناطق ہیں قرآن صامت سے افضل ہیں۔اور قرآن میں ہر چیز کا ذکر ہے حتیٰ کہ خود ولایت علیؑ پر اعتراض کرنے والوں کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 64 میں موجود ہے۔

❖......❖......❖

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ۝ وَاِنَّھَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ۝

بیشک اس میں صاحب فراست لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں اور وہ قائم (موجود) راستے پر ہیں۔ (الحجر-75-76)

1. کوئی مخلوق ایسی نہیں کہ اس کی آنکھوں کے درمیان نہ لکھا ہو: مومن یا کافر اور وہ ان سے چھپا ہوتا ہے۔مگر وہ آئمہ آلِ محمدؐ سے نہیں چھپا ہوتا۔کوئی شخص بھی ان کے پاس جاتا ہے تو پہچان لیتے ہیں کہ مومن ہے یا کافر۔پھر امام باقرؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''بیشک اس میں متوسمین کیلئے نشانیاں ہیں'' پس وہی متوسمون ہیں۔

(البرہان۔ج۴۔ص۴۰۶)

2. امام جعفر صادقؑ حج کیلئے تشریف لے جا رہے تھے کہ رستے میں ایک پہاڑ پر سے لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: شور مچانے والے (جانور) کتنے زیادہ ہیں اور حج کرنے والے کتنے کم ہیں۔داؤد رقی نے عرض کی: یابن رسول اللہؐ، اللہ آپؑ دعا سنتا ہے ہمیں بھی دکھا دیں جو یہاں جمع ہیں۔فرمایا بیشک اللہ معاف نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ شرک کرے گا بیشک ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والا بت پوجنے والے کی طرح ہے۔اس نے عرض کی: میں آپؑ پر قربان آپؑ پہچان لیتے ہیں کون آپؑ سے محبت کرنے والا ہے اور کون آپؑ سے بغض رکھنے والا ہے۔فرمایا: کوئی بھی شخص پیدا ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے مومن یا کافر۔اور اگر کوئی شخص ہمارے پاس آتا ہے ہماری ولایت کے ساتھ اور ہمارے دشمنوں سے برائت کے ساتھ تو ہم اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھ لیتے ہیں: مومن۔اللہ عزوجل فرماتا ہے ''بیشک اس میں متوسمین کیلئے نشانیاں ہیں'' ہم اپنے موالیوں سے دشمنوں کو پہچانتے ہیں۔

(البرہان۔ج۴۔ص۴۱۰)

فوائد:

1. متوسمین تمام معصومینؑ ہیں اور سبیل قائم امام زمانہ عجل اللہ ہیں۔معصومینؑ اپنے شیعوں میں چھپے ہوئے دشمنوں کو انکے چہرے کی نشانیوں سے جانتے ہیں۔ولایت علیؑ کے اقرار سے انکار کرنے والا چاہے حج کرے نمازیں پڑھے یا روزے رکھے وہ مشرک اور بتوں کا پجاری ہے۔کیونکہ وہ ولایت معصومینؑ میں مجوستان کے بنے ہوئے انسانی بتوں کو شامل کرتے ہیں۔

2. ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والی ایک عورت اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی تو مولا علیؑ نے عدل کے مطابق اسکے شوہر کے حق میں فیصلہ کیا تو وہ سخت الفاظ میں مولا کی شکایت کرنے لگی۔مولا علیؑ نے بھری ہوئی نظروں سے دیکھا اور فرمایا جھوٹ بولتی ہے اے اجرت لینے والی بدکردار بازاری سلقلقیہ۔تو وہ گھر جاتی ہوئی مزید شکایت کرنے لگی کہ مولا علیؑ نے تو میرا خفیہ پول بھی کھول دیا۔ایک شخص نے سنا اور آ کر مولا علیؑ سے پوچھا کہ آپؑ کو یہ سب کیسے پتہ چل جاتا ہے۔تو مولا علیؑ نے فرمایا کہ ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے مومن یا کافر اور پھر مولا علیؑ نے مندرجہ بالا آیت پڑھ کر اس کی تشریح بھی فرما دی۔

جس آدمی کو سلقلقیہ کے مطلب کا نہ پتہ ہو وہ اصولی حضرات سے پوچھ لے کیونکہ وہ اپنی عورتوں کیلئے عملی طور پر سلقلقیہ ہونا جائز قرار دیتے ہیں۔اور جو عورت ولایت علیؑ کی مخالفت کرے وہ سلقلقیہ ہوتی ہے اور ولایت علیؑ کا مخالف مرد شقی القلب دیوث ہوتا ہے۔

❖......❖......❖

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾

اور یقیناً ہم نے تم کو سات دہرائی جانے والی آیات دیں ہیں اور قرآن عظیم۔(الحجر-87)

1. امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ فاتحہ کی آیت ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ملا کر سات آیات پوری ہوتی ہیں۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمدؐ یقیناً ہم نے آپ کو سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا۔ پس سورۃ فاتحہ سے مجھ پر خاص احسان کیا اور اسے قرآن کا ہم پلہ قرار دیا۔(البرہان۔ج۴۔ص۴۱۳)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ہم وہ مثانی (دوہرائی جانے والی آیات) ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبیؐ کو عطا کیا اور ہم وجہ اللہ ہیں جو تمہارے سامنے زمین پر چلتے پھرتے ہیں جو ہماری معرفت رکھتا ہے اس کا راہنما یقین ہے اور جو ہمیں نہیں جانتا (انکار کرتا ہے) اس کے آگے آگ ہے۔ (البرہان۔ج۴۔ص۴۱۴)

3. امام موسیٰ کاظمؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ محمد مصطفیٰؐ کے علاوہ ابنیاءؑ میں سے کسی کو عطا نہیں کیا اور وہ سات آئمہ جن کے گرد آسمان گھومتا ہے اور قرآن عظیم محمد مصطفیٰؐ ہیں۔(البرہان۔ج۴۔ص۴۱۵)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ کی سات آیات جن کا ذکر سورۃ فاتحہ اور قرآن عظیم میں ہے جن کا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور جن کے اسمائے گرامی اللہ کے اسمائے حسنیٰ ہیں وہ یہ ہیں:
محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ۔ پھر ان اسمائے مبارکہ میں سے محمدؐ کو تین دفعہ علیؑ کو تین دفعہ اور حسنؑ کو ایک دفعہ ہرایا گیا۔ اور سات کو دہرایا جائے یعنی دوگنا کیا جائے تو چودہ معصومینؑ کا عدد بنتا ہے۔

2. جو معرفت ولایت معصومینؑ رکھتا ہے اس کا دین یقین والا ہوتا ہے اسکو یقین ہوتا ہے کہ اللہ حق ہے دین حق ہے دین کے معلم حق ہیں قرآن کی تمام آیات حق ہیں۔ وہ شک وشبہات والی کتب (بر بنائے احتیاط۔ احوط ہے۔ وغیرہ) سے دور رہتا ہے کیونکہ دین میں شک رجس ونجاست اور نار وہلاکت نہیں ہے۔

❖......❖......❖

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾

پس جس چیز کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اسے کھلم کھلا کہہ دو اور مشرکین سے اعراض کرو۔ بیشک ہم تمہاری طرف سے مذاق اڑانے والوں کے لیئے کافی ہیں۔ (الحجر-94-95)

1. امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کے فرمان "اور نہ اپنی نماز کو اونچی آواز سے پڑھو اور نہ پست آواز سے" کو "پس جس کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اسے کھلم کھلا کہہ دو" نے منسوخ کر دیا۔(البرہان۔ج۴۔ص۴۱۹)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ نماز میں ولایت علیؑ کی شہادت اتنی آواز سے دیتے تھے کہ پیچھے صرف مولا علیؑ سن سکتے تھے۔ پھر اس آیت کے بعد ولایت مولا علیؑ کا کھلم کھلا اعلان ہو گیا اور رسول اللہؐ نماز کے آخری حصہ میں اونچی آواز میں یہ بھی فرماتے تھے کہ اے اللہ مومنین کے سینوں میں علیؑ کی مودت عطا فرما اور منافقین کے سینوں میں اس کا رعب و دبدبہ ڈال دے

2. اللہ عزوجل نے رسول اللہ کا مذاق اڑانے والے پانچ آدمیوں کو ایک ہی دن میں مختلف موت سے مار دیا اور ہر ایک مرتے ہوئے یہی کہہ رہا تھا مجھے محمدؐ کے رب نے قتل کیا ہے۔ ولید بن مغیرہ کا چلتے ہوئے پاؤں تیر پر آ گیا اور ورید کٹ گئی اور خون بہہ گیا اور وہ مر گیا۔ عاص بن وائل کام سے نکلا ایک چٹان لڑھکی اس کے نیچے آ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اسود بن عبد یغوث بیٹے کے استقبال کیلئے نکلا درخت کے نیچے کھڑا ہوا تو حضرت جبرائیلؑ نے اس کا سر درخت سے پٹخ پٹخ کر مار دیا (یا اسود بن عبد یغوث کی آنکھوں میں جبرائیلؑ نے سبز پتہ پھیر دیا اور وہ اندھا ہو گیا اور مر گیا)۔ حارث بن طلاطلہ باہر نکلا تو گرم ہوا نے اسے حبشی بنا دیا۔ واپس گھر آیا اور کہا کہ وہ حارث ہے مگر انہوں نے اسے غصے میں ہلاک کر دیا۔ اور اسود بن مطلب نے نمکین پانی والی مچھلی کھالی اور پیاس کا غلبہ ہوا اور پانی پی پی کر اس کا پیٹ پھٹ گیا اور مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ساعت واحد میں فی النار کیا کیونکہ انہوں نے کہا تھا: اے محمدؐ ہم تمہیں ظہر کے وقت تک مہلت دیتے ہیں اپنے دعوے سے باز آ جاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔

مولا محمد مصطفیٰؐ کی ولایت کا منہ پھٹ منکر ہو یا مولا علی مرتضیٰؑ کی ولایت کا منہ پھٹ منکر ہو اللہ اسے فوراً اسی طرح عذاب دیتا ہے۔ اسی طرح مولا صاحب العصرؑ کی ولایت کے منہ پھٹ منکر اپنی عادت سے مجبور ان کی ولایت کے خلاف بھی فتویٰ دیں گے تو ذوالفقار ان پر عذاب الٰہی بن کر ٹوٹ پڑے گی۔

3. ولایت مولا علیؑ کو کھلم کھلا علی الاعلان بیان کرنے کا حکم ہے اور ولایت علیؑ کے مشرکین سے منہ موڑ لینے کا حکم ہے۔

❖......❖......❖

سورة النحل

اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۝٢٢ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ۝٢٣ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٢٤ لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ۝٢٥

تمہارا معبود بس واحد معبود ہے مگر جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ہی منکر ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں حقیقت ہے کہ یقیناً اللہ سب جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ بیشک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ

تمہارے رب نے کیا چیز نازل کی ہے تو کہتے ہیں اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں تا کہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ بھی پورے کے پورے اٹھائیں اوران لوگوں کے کچھ بوجھ بھی جن کو یہ علم کے بغیر گمراہ کرتے ہیں۔خبردار یہ بہت بڑا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔(النحل-22-25)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ''مگر جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے'' کے بارے میں فرمایا کہ وہ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے کہ وہ حق ہے ''ان کے دل منکر ہیں''یعنی کافر ہیں ''اور وہ تکبر کرتے ہیں''یعنی ولایت علیؑ سے تکبر کرتے ہیں ''حقیقت یہ ہے کہ یقیناً اللہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں بیشک اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا'' جو ولایت علیؑ سے تکبر کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے علیؑ کے بارے میں کیا نازل کیا ہے؟ تو کہتے ہیں پہلے لوگوں کی کہانیاں۔ (البرہان۔ج۴۔ص۴۳۵)

فوائد:۔

1. جو لوگ معصومینؑ کے علاوہ غیر معصوم لوگوں کو ولی بنالیتے ہیں پھر ان کی لاشعوری طور پر عبادت کرتے ہیں کہ انکی ہر بات حکم خدا سمجھ کر مانتے ہیں ایسے لوگ دراصل چلتے پھرتے مردہ ہیں اور حقیقت میں وہ رجعت اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ ولایتِ علیؑ سے تکبر کرنے والے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ایسے لوگ اپنے اصلی عقیدے کو بہت چھپاتے ہیں مگر اللہ جانتا ہے کہ وہ پورے قرآن کو پسند نہیں کرتے صرف مرضی کی چند سو آیات نکال لیتے ہیں اور ولایت علیؑ کو قصہ کہانی سمجھتے ہیں۔ولایت علیؑ کے مخالفین قیامت کے دن اپنا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے مقلدوں کی گمراہی کا بھی بوجھ اٹھائیں گے۔خبردار ولایت علیؑ کی مخالفت کا بوجھ بہت بھاری بوجھ ہے جو دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں جا کر ٹھہرائے گا۔

❖......❖......❖

۳۵ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ج فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ط فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝

اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو پھر ان میں سے کچھ لوگ وہ تھے جن کو اللہ نے ھدادیت دے دی اور کچھ وہ تھے جن پر گمراہی مسلط ہوگئی پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔(النحل-36)

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قیام قائم سے پہلے جتنے بھی جھنڈے بلند ہوں گے اور اس کا مالک طاغوت ہوگا اللہ عزوجل کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے والا۔(البرہان۔ج۴۔ص۴۴۵)

فوائد:۔

1. ظہور امام زمانہؑ سے پہلے جتنے بھی انقلاب آچکے ہیں یا آئیں گے وہ طاغوتی ہیں یعنی وہ حق کے مخالف ہیں،اور حق مولا علیؑ ہیں۔جو بھی ولایتِ مولا علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کی مخالفت کرے وہ طاغوت ہے۔کسی انقلاب کی ظاہری شکل وصورت اور جھنڈے سے ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہیے۔پس زمین میں چلو پھرو دھیان رکھو اور دیکھو ولایت علیؑ کو جھٹلانے والوں کا انجام ذوالفقار سے کیا ہوتا ہے۔طاغوت اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرتا ہے یعنی ولایت علیؑ میں شرک کرتا ہے یعنی خود لوگوں کا ولی بن جاتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو ولایت علیؑ کے اقرار سے منع کرتا ہے۔

❖......❖......❖

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَیۡمَانِهِمۡ ۙ لَا یَبۡعَثُ اللّٰهُ مَنۡ یَّمُوۡتُ ؕ بَلٰی وَعۡدًا عَلَیۡهِ

حَقًّا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۸﴾ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیۡ یَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡهِ

وَ لِیَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ کَانُوۡا کٰذِبِیۡنَ ﴿۳۹﴾

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جائے اللہ اسے دوبارہ نہیں اٹھائے گا کیوں نہیں یہ وعدہ تو اس نے پورا کرنا اپنے اور لازم کرلیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تا کہ ان کیلئے وہ حقیقت واضح کر دے جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تا کہ جن لوگوں نے کفر کیا تھا وہ جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔

(النحل-38-39)

1. امام جعفر صادقؑ سے ابوبصیر نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے پوچھا کہ ابوبصیر لوگ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اس نے عرض کی کہ مشرکین گمان کرتے ہیں اور رسول اللہؐ کو قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جائے اللہ اسے دوبارہ نہیں اٹھائے گا۔ آپؑ نے فرمایا وہ ہلاک ہوا جس نے یہ کہا۔ کیا مشرکین اللہ کی قسم کھاتے ہیں یا لات وعزیٰ کی؟ اس نے عرض کی میں آپؑ پر قربان آپؑ میرے لیئے واضح کر دیں۔ امامؑ نے فرمایا: اے ابوبصیر جب ہمارا قائمؑ قیام کرے گا تو اللہ ہمارے شیعوں میں سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کرے گا وہ اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ یہ خبر ہمارے ان شیعوں کو پہنچے گی جو اس وقت زندہ ہوں گے اور وہ کہیں گے: فلاں شخص فلاں شخص فلاں شخص اپنی قبروں سے دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں اور وہ امام قائمؑ کے ساتھ ہیں۔ جب یہ بات ہمارے دشمنوں کا گروہ سنے گا تو کہے گا: اے شیعو! کیوں تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہ تو اب تمہاری حکومت ہے اور اس میں بھی تم جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم وہ لوگ تو زندہ نہیں ہوئے اور نہ قیامت کے دن تک زندہ ہوں گے۔ پس اللہ ان لوگوں کا قول بیان فرماتا ہے ''اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جائے اللہ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا''

(البرہان۔ج ۴۔ص ۴۴۶)

2. امام جعفر صادقؑ نے پوچھا کہ لوگ اس (آیت) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ عرض کی گئی کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ کفار کے بارے میں نازل ہوئی۔ امامؑ نے فرمایا: یقیناً کفار اللہ کی قسم نہیں کھاتے اور یہ تو صرف امت محمد مصطفیؐ کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن سے کہا گیا کہ تمہیں موت کے بعد اور قیامت سے پہلے رجعت ہوگی تو انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ انہیں رجعت نہیں ہوگی تو اللہ نے ان کی بات کو رد کیا ہے'' تا کہ ان کے لیئے وہ حقیقت واضح کر دے جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تا کہ جن لوگوں نے کفر کیا تھا وہ جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے'' یعنی رجعت کے بارے میں، ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور اس سے مومنین کے دلوں کو سکون ملے گا۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۴۴۶)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کے مخالفین اور ذوالفقار امام زمانہؑ سے ڈرنے والوں کا شروع سے ہی یہی رویہ رہا ہے کہ قرآن کی آیات کو کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ کی طرف موڑ دو تا کہ عوام احکام الٰہی نہ سمجھ سکیں حالانکہ قرآن سب کیلئے ہدایت ہے۔ ولایت علیؑ کا انکار کرنے والا کافر ہے، خود ولایت کا دعویٰ کرنے والا مشرک ہے، ولایت علیؑ کے خلاف فتوے

دینے والا یہودی ہے اور ولایت علیؑ سے لوگوں کو گمراہ کرنے والا نصرانی ہے۔ ایسے لوگ رجعت کے بارے میں بھی مکمل ایمان نہیں رکھتے اور اختلافی بحثیں کرتے ہیں کہ صرف امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گے یا تمام معصومینؑ۔

2. امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ قیام کے بعد ولایت علیؑ کی دعوت دیں گے اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو قتل کریں گے۔

❖......❖......❖

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۙ

تم سے پہلے ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے وہ مرد تھے جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس اھل ذکر سے پوچھو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔ (النحل-43)

1. امام جعفر صادقؑ سے عبدالرحمٰن نے ''پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے'' کے بارے میں پوچھا تو امامؑ نے فرمایا: ذکر محمد مصطفیؐ ہیں اور ہم ان کے اھل ہیں جن سے پوچھا جاتا ہے۔ پھر اس نے ''اور بیشک ذکر تمہارے لیئے اور تمہاری قوم کیلئے ہے اور عنقریب تم لوگوں سے پوچھا جائے گا'' کے بارے میں پوچھا تو امامؑ نے فرمایا: اس سے بھی ہم ہی مراد ہیں اور ہم اھل ذکر ہیں اور ہم سے پوچھا جائے گا۔ (البرہان۔ ج۴۔ص۴۴۹)

2. امام علی رضاؑ سے وشاء نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ہم اھل ذکر ہیں اور ہم ہی مسؤول ہیں۔ اس نے عرض کی: آپ سے پوچھا جاتا ہے اور ہم سوال کرنے والے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: ہم پر فرض ہے کہ آپؑ سے سوال کریں؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: کیا آپؑ پر فرض ہے کہ ہمیں جواب دیں؟ امامؑ نے فرمایا: نہیں۔ وہ ہم پر منحصر ہے اگر ہم چاہیں تو جواب دیں اور اگر ہم چاہیں تو نہ جواب دیں۔ کیا تم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول نہیں سنا ''یہ ہماری عطا ہے پس احسان کرو یا روک لو کوئی حساب نہیں'' (ص-39)۔
(البرہان۔ ج۴۔ص۴۴۹)

3. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''پس اے صاحبان عقل اللہ سے ڈرو جو ایمان لائے ہو یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسولؐ کو نازل کیا ہے'' (الطلاق-10-11) کے بارے میں فرمایا کہ ذکر محمد مصطفیؐ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور ہم اھل ذکر ہیں پس جو چاہو پوچھو۔
(البرہان۔ ج۴۔ص۴۵۲)

4. مامون کے دربار میں عراقی اور خراسانی علماء جمع تھے۔ امام علی رضاؑ نے اپنے بیان میں فرمایا: ہم اھل ذکر ہیں جنکے بارے میں اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ''پس اھل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے''، پس ہم اھل ذکر ہیں تو ہم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔ تو علماء کہنے لگے: اس سے تو صرف اللہ کا مطلب یہودی اور نصاریٰ ہیں۔ امامؑ فرمانے لگے: سبحان اللہ، اور تم نے اسے کیسے ممکن قرار دیا ہے؟ کہ وہ ہمیں اپنے دین کی طرف دعوت دیں اور جبکہ وہ کہتے بھی ہیں کہ ان کا دین اسلام سے افضل ہے۔ مامون کہنے لگا: جو علماء کہتے ہیں اس کے خلاف آپؑ کے پاس کیا وضاحت ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں ذکر رسول اللہؐ ہیں اور ہم ان کے اھل ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں واضح بیان ہے جہاں سورۃ طلاق میں وہ فرماتا ہے ''پس اللہ سے ڈرو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسولؐ نازل کیا ہے جو تمہیں واضح طور پر بیان کرنے والی آیات پڑھ کر سناتا ہے'' پس ذکر رسول اللہؐ ہیں اور ہم ان کے اھل ہیں۔ (البرہان۔ ج۴۔ص۴۵۲)

5. پس تحقیق اللہ نے تم پر فرض کیا ہے کہ سوال کرو اور ہماری طرف رجوع کرو اور ہم پر فرض نہیں کیا کہ جواب دیں۔ کیا تمہیں بہت زیادہ سوال کرنے سے

منع نہیں کیا گیا اور تم انکار کرتے ہو کہ منع نہیں ہو گے؟ تم اور وہ (پہلے والے) بھی۔ یقیناً تم سے پہلے والے لوگ صرف اور صرف اپنے انبیاءؑ سے بہت زیادہ سوال کرنے کی وجہ سے ھلاک ہو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے ایمان والوان چیزوں کے بارے میں نہ پوچھو کہ ظاہر کر دیں جائیں تو تمہیں برا لگے''۔

(اقتباس حدیث۔امام علی رضاؑ) (البرہان۔ج ۴۔ص ۴۵۵)

فوائد:۔

1. جو توحید اور ولایت معصومینؑ کا پیغام لے کر آتے ہیں وہ مرد (رجل) ہوتے ہیں اور جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں وہ نامرد ہوتے ہیں ان میں ہیجڑہ پن ہوتا ہے۔

2. ولایت علیؑ کے مخالفین کی شروع سے ہی عادت رہی ہے کہ آیات کا مطلب مروڑ توڑ کر پیش کیا جائے تا کہ عوام اھلبیتؑ کے در سے ہٹ جائے۔ جیسے امامؑ کی موجودگی میں عراقی اور خراسانی ملاؤں نے کہا کہ اھل ذکر سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں۔اسی طرح اس دور کے خراسانی مقصر ملاں کہتے ہیں کہ اھل ذکر سے مراد مقصر ملاں خود ہے۔تا کہ لوگ احادیث معصومینؑ سے منہ موڑ کر ملاں کے ظنی فتاویٰ پر عمل کرنے لگیں۔

3. بغیر کسی مقصد کے، فالتو، بے ہودہ، خالی بحث کی خاطر، سوالات جن کا حقیقی زندگی سے تعلق نہ ہو کثرت سے پوچھنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اللہ نے دین کو آسان بنایا ہے ملاں اس کو پیچیدہ بناتا ہے تا کہ اس کی دال روٹی چلتی رہے۔

انسان کو اس لیئے بنایا گیا ہے کہ جو اللہ اور اسکی حجتؑ ہیں بلا چوں و چراں ان کی اطاعت کی جائے۔ بے موقع خواہ مخواہ سوالات کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تو اللہ کا سب سے بڑا فضل ہے کہ اس نے چہاردہ معصومینؑ کو ہماری ہدایت کیلیئے بھیج دیا ہے نازل کیا ہے (پیدا نہیں کیا) ان پر لازم نہیں کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں کیونکہ ہمیں معلوم نہیں ہمارا فائدہ کس بات میں ہے اور کس بات میں نہیں ہے۔

یہ تو ولایت علیؑ کے مخالف ملاں کی سازش ہے کہ جو سوال پوچھو وہ جواب کیلیئے تیار ہے۔ کئی سوال ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا جواب انسان کے فائدے میں نہیں مثلاً قیامت کب آئے گی؟ ظہور کب ہوگا؟ معصومینؑ نے جانتے ہوئے بھی اس کا جواب نہیں دیا کیونکہ معصومینؑ منشاء الٰہی ہیں جانتے ہیں کہ انسان کو کس چیز کی ضرورت ہے اور کونسی چیز اس کے لیئے ضروری نہیں۔ قیامت تک جس جس چیز کی انسان کو ضرورت ہو سکتی ہے وہ قرآن اور سنت میں مکمل بیان کر دی گئی ہے۔ لہذا کسی ملاں کے اضافی فتووں کی ہر گز ضرورت نہیں ہے۔

❖......❖......❖

۶۳ وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡکَ الۡکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۞

ہم نے تم پر کتاب نازل نہیں کی مگر اس لیئے کہ تم ان لوگوں کے لیئے اس چیز کی وضاحت کر دو جس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور یہ ھدایت ورحمت ہے ان لوگوں کیلیئے جو ایمان لائے ہیں۔ (النحل-64)

1. رسول اللہؐ نے ایک دن انس سے فرمایا: اے انس جو سب سے پہلے ابھی ہمارے پاس آئے گا وہ امیر المؤمنین اور سید المسلمین اور قائد الغر المحجلین ہے۔ انس نے دل ہی دل میں کہا یا اللہ میرے خاندان کا کوئی بندہ آجائے۔ اتنی دیر میں دروازے پر دستک ہوا اور اس نے آ کر کھولا تو علیؑ ابن ابی طالبؑ تھے۔ وہ داخل ہوئے تو رسول اللہؐ دیکھ کر خوشی سے اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے اور کھڑے رہے جب تک علیؑ گھر کے اندر آ کر رسول اللہؐ سے بغل گیر ہو گئے۔ انس نے دیکھا کہ رسول اللہؐ اپنے دست مبارک سے اپنا چہرہ مس کرتے ہیں پھر اس سے علیؑ کا چہرہ مس کرتے ہیں اور پھر اپنے دست مبارک سے علیؑ کا چہرہ مس کرتے ہیں اور پھر اس سے اپنا چہرہ مس کرتے ہیں۔ مولا علیؑ کہنے لگے یا رسول اللہؐ آج جو آپؐ کر رہے ہیں پہلے تو کبھی مجھ سے نہیں کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: مجھے کون منع کر سکتا ہے کیونکہ تم میرے وصی ہو اور میرے خلیفہ ہو اور تم وہ ہو جو لوگوں کو اس چیز کی وضاحت کرے گا جس میں وہ میرے بعد اختلاف کریں گے

اورتم میرے حقوق ادا کروگے اورتم لوگوں کو میری نبوت کا پیغام پہنچاؤ گے۔(البرہان۔ج۴۔ص۴۶۰)

فوائد:۔

1. اللہ تعالی کا حبیبؑ وجہ اللہؑ کا اٹھ کر استقبال کرتا ہے اور وجہ اللہؑ کو مس کر کے اپنے چہرہ مبارک پر دست مبارک پھیرتے ہیں۔مقصر ملاں اسی وجہ اللہؑ کے ذکر سے جنگلی گدھے کی طرح بھاگتا ہے کیونکہ ولایت علیؑ اختلافات کو ختم کرتی ہے یہ حبل اللہ تفرقہ کو ختم کرتی ہے اور اس کے برعکس مقصر ملاں کی دال روٹی اختلافات پیدا کرنے سے چلتی ہے ملاں اختلاف کو رحمت سمجھتا ہے حالانکہ ھدایت ورحمت وہ قرآن ہے جس میں ہرگز اختلاف نہیں ہے اور وہ ولایت معصومینؑ کا قصیدہ ہے۔

❖......❖......❖

۸۲ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۳

یہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور اکثر ان میں سے کافر ہیں۔(النحل-83)

اس آیت کی تفسیر سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 55 کے تحت گذر چکی ہے کہ ولایت علیؑ کی نعمت کو جانتے ہوئے بھی مقصرین ومنکرین ملاں کی ولایت کا ڈنڈھورا پیٹتے ہیں۔حقیقی مومنین اقلیت میں ہیں اور ولایتِ علیؑ کے کافر اکثریت میں ہیں۔

❖......❖......❖

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝۸۴ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ۝۸۵ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا
الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ج فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۸۶ وَاَلْقَوْا
اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ﹰالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۸۷ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝۸۸
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى

هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾

اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان کو (عذر کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان کو توبہ کیلئے کہا جائے گا۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے جب وہ عذاب دیکھیں گے تو پھر ان کے (عذاب) میں کوئی تخفیف نہیں کی جائے گی اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا تھا اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہی ہیں ہمارے وہ شریک کیا تھا اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہی ہیں ہمارے وہ شریک جنہیں ہم تیرے علاوہ پکارتے تھے تو وہ ان کو جواب دیں گے یقیناً تم بڑے جھوٹے ہو اور اس دن اللہ کے حضور سرنگوں ہو جائیں گے اور جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکتے رہے ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے اس لیئے کہ وہ فساد برپا کیا کرتے تھے۔ اور جس دن ہم ہر امت پر انہی میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت ورحمت اور بشارت ہے اطاعت گذاوں کیلئے۔ (النحل-84-89)

1. اللہ تعالیٰ کے قول "اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ کھڑا کریں گے" کے بارے میں فرمایا کہ ہر زمانے اور ہر امت کیلئے ایک امام ہوتا ہے اور ہر امت کو اس کے امام کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور اللہ کے قول "جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکتے رہے ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے" کا مطلب ہے کہ نبی اکرمؐ کے بعد انہوں نے کفر کیا اور امیر المؤمنینؑ سے لوگوں کو روکتے رہے "ہم انکے لیئے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے کیونکہ وہ فساد برپا کرتے تھے"۔ پھر فرمایا "اور جس دن ہم ہر امت پر انہی میں سے گواہ کھڑا کریں گے" یعنی آئمہؑ میں سے اور پھر نبی اکرمؐ سے فرمایا "اور تمہیں لائیں گے" اے محمدؐ "ان پر گواہ" یعنی آئمہؑ پر، پس رسول اللہؐ آئمہؑ پر گواہ ہیں اور آئمہؑ تمام لوگوں پر۔ (تفسیر قمی۔ص ۳۶۳)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک میں رسول اللہؐ کا بیٹا ہوں اور میں اللہ کی کتاب کو سب سے زیادہ جانتا ہوں اور اس میں خلقت کی ابتداء ہے اور جو کچھ قیامت کے دن تک ہونے والا ہے اور اس میں آسمان کی خبر ہے اور زمین کی خبر ہے اور جنت کی خبر ہے اور دوزخ کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا اس کی خبر ہے اور جو ابھی ہونے والا ہے اس کی خبر ہے میں اس کو ایسے ہی جانتا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے "اس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے" (البرہان۔ج ۴۔ص ۴۷۱)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک میں سب جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں سب جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور میں سب جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور میں سب جانتا ہوں جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے۔ جب امامؑ نے توقف فرمایا تو دیکھا کہ یہ بات کچھ سننے والوں پر گراں ہے تو فرمایا: یہ سب میں اللہ عزوجل کی کتاب سے جانتا ہوں کہ وہ فرماتا ہے "اس میں ہر چیز کا بیان واضح موجود ہے"۔ (البرہان۔ج ۴۔ص ۴۷۱)

فوائد:۔

1. اللہ کے احکام صرف قرآن وسنت میں موجود ہیں لہذا ولایت علیؑ کے منکروں کا کوئی عذر و بہانہ قبول نہ ہوگا کہ فلاں مولوی صاحب یہ کہتے تھے وہ کہتے تھے یعنی ان لوگوں کی کوئی

دلیل قبول نہیں ہوگی جو دنیا میں بغیر دلیل مانگے خودساختہ ولی کی ہر بات ایسے مانتے تھے جیسے اللہ کا حکم ہو اور نہ ان لوگوں کی توبہ قبول ہوگی جو آل محمدؑ کے حق پر ظلم کرتے تھے اور نہ ہی ان کا عذاب کم کیا جائے گا۔ جب وہ ان ملاؤں کو دیکھیں گے جن کو ولایت علیؑ میں شریک کرتے تھے تو چیخ کر اللہ تعالیٰ کو بتائیں گے کہ ہم ان کی پیروی کرتے تھے ان کے فتوے مانتے تھے تو وہ جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو یعنی پیر (خودساختہ مرجع) اور مرید (مقلد) ایک دوسرے پر لعنت کریں گے مگر اس وقت تو ہر ایک کا اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم ہوگا اور وہ من گھڑت باتیں سب بھول جائیں گی مثلاً مقصر ملاں کی اطاعت مثل امامؑ واجب ہے، مقصر ملاں کا حکم اللہ کا حکم ہے، مقصر ملاں کی ولایت کو ٹھکرانا شرک ہے، مقصر ملاں اپنے مقلدوں کے اعمال کا ذمہ دار ہے وغیرہ وغیرہ۔ جن لوگوں نے ولایت علیؑ کا انکار کیا اور دوسروں کو بھی سبیل ولایت سے روکتے رہے انکے عذاب میں کئی گنا اضافہ ہوگا کیونکہ ولایت علیؑ سے روکنا فساد ہے۔ تمام مخلوقات کے اعمال کی گواہی آئمہ طاہرینؑ دیں گے اور آئمہ طاہرینؑ پر رسول اللہ گواہ ہوں گے۔ معصومینؑ حاضر و ناظر ہیں ہر ایک کے عمل کو دیکھ رہے ہیں کہ مقصر ملاں کمزور ایمان والے شیعوں کو کیسے گمراہ کر رہا ہے۔

2. عقل وبصیرت کے اندھے اس وقت بھی موجود تھے کہ جب آئمہؑ فرماتے تھے کہ ہم سب جانتے ہیں عالم الغیب ہیں تو یہ بات ان پر گراں گذرتی تھی تو امامؑ نے آسان فرما دیا کہ اللہ کی کتاب میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے تو ان کی تسلی ہوگئی۔ مگر اس دور کا مقصر ملاں اپنے اجداد سے دو ہاتھ آگے ہے وہ نہ معصومینؑ کو عالم الغیب مانتا ہے اور نہ قرآن میں ہر چیز کے بیان کو مانتا ہے یعنی وہ قرآن وسنت کو نامکمل، مبہم اور ناکافی سمجھتا ہے اور خود مخلوق پر حجت اور ولی بن بیٹھا ہے۔ ❖......❖......❖

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور فحاشی اور برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ شاید تم سبق لو۔ (النحل-90)

1. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ بیشک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے اور وہ محمد مصطفیٰؐ ہیں اور احسان علی مرتضیٰؑ ہیں اور قرابت داروں کا حق ہمارے قرابت داروں کا ہے اور اللہ بندوں کو ہماری مودت اور ہمارا حق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان کو منع کرتا ہے فحاشی اور برائی سے اور اھل بیتؑ پر ظلم سے اور ہمارے علاوہ کسی اور کو پکارنے سے۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۴۷۷)

2. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ عدل اخلاص کی شہادت ہے اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور احسان ولایت امیر المؤمنینؑ کی اور حق ادا کرنا ان دونوںؑ کی اطاعت ہے اور قرابتداروں کا حق حسنؑ اور حسینؑ اور ان کی ذریت کے آئمہؑ کا ہے "اور وہ فحاشی اور برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے" کا مطلب ان پر ظلم کرنا ہے اور ان کو قتل کرنا ہے اور ان کے حقوق کو نہ ادا کرنا ہے اور ان کے دشمنوں سے محبت کرنا ہے اور وہ بڑی بدصورت برائی ہے اور بڑا خوفناک کام ہے۔ (البرہان۔ج ۴۔ص ۴۷۸)

فوائد:۔

1. عدل الہی کا مطلب "لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ" ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق و مالک و معبود عادل ہے کہ مخلوق کی ھدایت و راہنمائی کیلئے اپنا حبیبؐ بھیج دیا اور اللہ کا احسان "علیؑ ولی اللہ" ہے اور قرابتداروں کا حق "واولادہ المعصومینؑ حجج اللہ" ہے۔ اور اللہ منع فرما رہا ہے کہ معصومینؑ کی جگہ خود ولی بن کر ظلم نہ کرو اور معصومینؑ کو ہاتھ یا زبان سے قتل نہ کرو اور معصومینؑ کی اطاعت کرو اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرو۔ اللہ کا احسان (ولایت) نجات کا ضامن ہے۔

مگر مقصر ملاں بڑی قبیح برائی اور ھلاکت والا کام کر رہا ہے کہ عدل الہی کے سامنے تو اس کی پیش نہیں گئی مگر وہ اللہ کا احسان ہرگز نہیں لینا چاھتا اور نہ قربیٰ کا حق ادا کرنا چاھتا ہے۔ فحش، برے اور ظالم لوگ اللہ کا احسان لیئے بغیر زبردستی جنت میں جانے کے دعویدار ہیں۔

❖......❖......❖

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ
جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۹۱ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ
نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ
تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۹۲ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ
يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۳ وَلَا
تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ
بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۹۴ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ
ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹۵ مَا عِنْدَكُمْ
يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝۹۶

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کر چکے اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو جب کہ تم نے اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنالیا ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی۔ تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکروفریب کا ذریعہ بناتے ہو تا کہ ایک قوم دوسری سے زیادہ فائدہ حاصل کرے۔ اللہ اس سے محض تمہیں آزماتا ہے اور قیامت کے دن وہ ضرور ان چیزوں کو تمہارے لیئے واضح بیان کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنادیتا اور وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور تم سے ان اعمال کے

متعلق ضرور پوچھا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے۔ اور اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکروفریب کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدم جمنے کے بعد پھسل جائے اور تم برائی چکھو اس لیئے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی سبیل سے روکا اور تمہارے لیئے بڑا عذاب ہے۔ اور اللہ کے عہد کو تھوڑی قیمت پر مت بیچو۔ بیشک جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور ہم ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ان کا اجران اعمال سے زیادہ بہتر دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔
(النحل-91-96)

1. جب ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو اور اس دن مخالفین ولایت کو اللہ نے زیادہ زور دیا تو رسول اللہؐ نے ان کو حکم دیا اٹھو اور انؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو تو انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہؐ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے؟ تو ان سے رسول اللہؐ نے کہا: اللہ کی طرف سے اور اس کے رسولؐ کی طرف سے بھی۔ پس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ''اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑو جبکہ تم نے اپنے اوپر اللہ کو گواہ بنالیا بیشک اللہ سب جانتا ہے جو تم کرتے ہو'' یعنی جو رسول اللہؐ نے ان کو حکم دیا اور جو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے ''اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ دیا کرتی تھی۔ تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکروفریب کا ذریعہ بناتے ہو'' تا کہ ان اماموں کو تمہارے اماموں سے زیادہ پاک قرار دیں۔'' اس سے صرف اللہ تمہیں آزماتا ہے'' یعنی علیؑ کے ذریعے ''اور قیامت کے دن وہ ضرور ان چیزوں کو تمہارے لیئے واضح بیان کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا اور وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ھدایت دیتا ہے اور تمہیں ضرور پوچھا جائے گا'' قیامت کے دن'' جو کچھ تم کرتے رہے۔ اور اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکروفریب کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدم پھسل جائیں جمنے کے بعد'' یعنی رسول اللہؐ کے خطبے کے بعد جو علیؑ کے حق میں تھا ''اور پھر تم برائی چکھو اس لئے کہ تم نے اللہ کی سبیل سے روکا'' یعنی علیؑ سے روکا ''اور تمہارے لیئے عظیم عذاب ہے''۔
(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۷۹)

فوائد:۔

1. بڑی واضح آیات اور احادیث ہیں کہ بنی تیم کی پاگل عورت ریطہ کی طرح نہ ہو جاؤ اور ولایت علیؑ کے عہد و میثاق جس کا اللہ خود گواہ ہے کو نہ توڑو اور اس پر ثابت قدم رہو اور اللہ کے حضور میں اس کا اقرار کرو۔ ولایت علیؑ تمہاری آزمائش ہے کہ تھوڑے سے مال دنیا کی خاطر تم ملاں کو ولی بنا لو پھر اسے معصوم انبیاءؑ سے زیادہ پاک ثابت کرو اور دوسرے لوگوں کو بھی ولایت علیؑ کے اقرار سے روکنا شروع کردو۔ ولایت علیؑ پر قائم رہنے کا اجرِ عظیم نہ ختم ہونے والا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ مقصر ملاں کی دولت اور حکومت چند دن بعد ختم ہو جائے گی پھر تم آل محمدؐ کے حق پر ظلم کرنے کی وجہ سے عذاب کا برا مزہ چکھو گے۔

❖......❖......❖

سورۃ الاسراء

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝

پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے تا کہ ہم اسے اپنی کچھ آیات دکھائیں۔ بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔(الاسراء-1)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ ایک سو بیس مرتبہ معراج پر گئے اور کوئی بار ایسی نہ تھی کہ اللہ نے نبی اکرمؐ کو علیؑ اور ان کے بعد آئمہؑ کی ولایت کے بارے میں فرائض کی وصیت سے زیادہ وصیت نہ کی ہو۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۵۰۶)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ معراج کی رات جبرائیلؑ آئے اور جب میں واپس آیا تو پوچھا: اے جبرائیلؑ تیری کوئی حاجت ہے؟ اس نے عرض کی کہ میری حاجت یہ ہے کہ سیدہ خدیجہؑ کو اللہ کا اور میرا اسلام پہنچا دیں۔ نبی اکرمؐ سیدہ سے ملے اور جو جبرائیلؑ نے کہا تھا بتایا تو انہوں نے جواب دیا کہ بیشک اللہ ہی سلام ہے اور اسی کی طرف سے سلام ہے اور اسی کی طرف سلام ہے اور جبرائیلؑ پر بھی سلام ہو۔(البرہان۔ج ۴۔ص ۵۲۱)

3. امام جعفر صادقؑ سے کسی نے پوچھا کہ فضیلت والی مساجد کونسی ہیں؟ فرمایا: مسجد الحرام اور مسجد الرسولؐ۔ اس نے عرض کی میں آپؑ پر قربان اور مسجد اقصیٰ؟ فرمایا کہ وہ تو آسمان میں ہے جس کی طرف رسول اللہؐ معراج کی رات گئے۔ اس نے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں وہ بیت المقدس ہے؟ فرمایا: مسجد کوفہ اس سے افضل ہے۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۵۲۲)

4. معراج کی رات جبرائیلؑ نے ملائکہ کی محفل میں بیٹھے ہوئے عرض کی: یا محمدؐ اگر آپؐ کی امت علیؑ کی محبت پر جمع ہو جاتی تو اللہ عزوجل جہنم پیدا ہی نہ کرتا۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۵۲۶)

5. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب اللہ مجھے آسمان کی طرف معراج پر لے گیا اور میں اپنے رب عزوجل کے قریب ہوا حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں یا اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا تو اللہ نے فرمایا: اے محمدؐ تم خلق میں سے کس سے محبت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: یارب علیؑ سے۔ اللہ نے فرمایا: اے محمدؐ ادھر دیکھو۔ پس میں نے اپنے بائیں جانب دیکھا تو علیؑ ابن ابی طالبؑ موجود تھے۔(البرہان۔ج ۴۔ص ۵۲۸)

6. بیشک معراج کی رات نبی اکرمؐ نے آسمان پر علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھا اور ان کو سلام بھی کیا اور حالانکہ ان کو زمین پر بھی چھوڑ کر آئے تھے۔

(ذہن نشین رہے کہ معراج صرف ایک دفعہ نہیں ہوئی)

(راوی حدیث۔ابن عباس)(البرہان۔ج ۴۔ص ۵۲۸)

7. عبداللہ بن مسعود سیدہ فاطمہ زہراؑ کے در پر آئے اور پوچھا آپؑ کے سرتاج کہاں ہیں؟ سیدہؑ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں۔ اس

نے عرض کی: کس لیئے؟ فرمایا کہ ملائکہ کے کچھ گروہوں میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے تو انہوں نے منصف کا مطالبہ کیا تو اللہ نے انکو وحی کی کہ خود چن لو تو انہوں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اختیار کر لیا ہے۔

(البرہان۔ج ۴۔ص ۵۲۸)

فوائد:۔

1. معراج کے راز سمندر کی طرح ہیں جس میں سے ایک قطرہ بتایا گیا ہے زندگیاں ختم ہو سکتی ہیں مگر وہ قطرہ مکمل طور پر بیان نہیں ہو سکتا۔

سیدہ فاطمہ زہراؑ کا نور انبیاءؑ اور اللہ کی معصوم حجتوںؑ کے ذریعے آدمؑ سے خاتمؐ تک منتقل نہیں ہوا بلکہ رسول اللہؐ کو معراج پر بلا کر اللہ تعالیٰ نے براہ راست عطا فرمایا جب سیدہ فاطمہؑ کے زمین پر نازل ہونے کا وقت آیا۔ اور اللہ عزوجل نے سیدہ خدیجہ الکبریٰؑ کو سلام بھی بھیجا۔

رسول اللہ جس آسمان پر بھی جاتے تو فرشتے کہتے کہ یہ تو ہمارے رب کے نور کی طرح ہے اور فوراً سجدے میں گر جاتے تو جبرائیلؑ کے بتانے پر ان کو پتہ چلتا کہ رسول اللہؐ ہیں۔ یعنی معصومینؑ کی حقیقت معصوم ملائکہ بھی نہیں جان سکتے۔ فرشتے جب پیدا کیئے گئے تھے اس وقت بھی انہوں نے معصومینؑ کو رب ہی سمجھا تو معصومینؑ نے ان کو عبادت سکھائی۔ اور فرشتے اسی لیئے سجدے میں گر جاتے تھے کیونکہ انہیں یاد تھا کہ اسی نور کو آدمؑ کی پیشانی میں رکھ کر اللہ نے سجدہ کروایا تھا۔

معراج پر رسول اللہؐ نے آسمان پر، سدرۃ المنتھیٰ پر، عرش پر، ہر جگہ ایک ہی کلمہ لکھا ہوا پایا جس میں توحید الٰہی، رسول اللہؐ کی رسالت اور مولا علیؑ کی ولایت اور مددگار ہونے کا ذکر ہے۔ مومنین کا کلمہ طیبہ، قول ثابت، لازم کلمہ تقویٰ، کلمہ شہادت اور کلمہ علیا بھی یہی ہے۔

پھر معراج پر اللہ کا کلام بھی یہی تھا (جس کے چند الفاظ یہ ہیں) اے محمدؐ تو میرا عبد ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ میں راضی ہوں کہ تو میرا عبد، حبیب، رسول اور نبی ہے اور میں راضی ہوں کہ تیرا بھائی علیؑ میرا خلیفہ، دروازہ، میرے بندوں پر حجت اور میری مخلوقات کا امام ہے اور اسی کے ذریعے میرے دوستوں اور دشمنوں کی پہچان ہوتی ہے اور اسی کے ذریعے میرے گروہ کی شیطان کے گروہ سے تمیز ہوتی ہے اور اسی کے ذریعہ میرا دین قائم ہوگا اور میری حدود کا تحفظ ہوگا اور میرے احکام نافذ ہوں گے اور میں تیری اور اسکی ذریت سے آئمہ کی وجہ سے اپنے بندوں اور کنیزوں پر رحم کرتا ہوں اور تمہارے قائمؑ کی ذریعے میری زمین پر میری تسبیح، تہلیل، تقدیس، تکبیر اور تمجید ہوگی اور اسی کے ذریعے زمین میرے دشمنوں سے پاک ہوگی اور اولیاء کو وراثت میں ملے گی اور اسی کے ذریعہ منکرین کا کلمہ سفلی اور میرا کلمہ علیا ہوگا اور اسی کے ذریعے میں اپنے بندوں کو زندہ کروں گا اور اپنے شہروں کو اپنے علم سے اسی کے ذریعے۔ اور اپنی مشیت سے اس کے لیئے خزانے اور ذخائر ظاہر کردوں گا اور اپنے ارادے سے اسی کے ذریعے اسرار اور چھپی ہوئی باتیں ظاہر کردوں گا اور اپنے فرشتوں سے مدد کروں گا تا کہ میرے امر کے نفاذ میں اس کی مدد کریں اور میرے دین کی سربلندی کیلیئے اور وہ میرا حق ولی ہے اور میرا سچا عبد مہدیؑ ہے۔

پھر رسول اللہؐ نے تمام انبیاءؑ کو نماز پڑھائی اور فوراً تشہد وسلام کے بعد پوچھا: تم کیا شہادت دیتے ہو تو سب نے توحید الٰہی، رسالت محمدؐ اور ولایت علیؑ کی گواہی دی۔ تشہد وسلام کے فوراً بعد اسی لیئے پوچھا تا کہ مومنین کو دلی اطمینان ہو اور خوش ہوں کہ آسمانوں میں کیا تشہد پڑھا جاتا ہے۔

اور پھر مشہور حدیث ہے کہ ''نماز مومن کی معراج ہے''۔ معراج میں رسول اللہؐ نے ہر جگہ کلمے میں علیؑ کی ولایت ونصرت کو لکھا ہوا پایا، قاب قوسین پر مولا علیؑ کی تصویر اللہ نے سجائی ہوئی ہے اور قاب قوسین پر مولا علیؑ کو بنفس نفیس موجود بھی پایا، اللہ عزوجل نے کلام بھی کیا تو مولا علیؑ کے لہجے میں۔ اسی لئے مومن کی نماز معراج ہو جاتی ہے جب وہ ولایت علیؑ اور تمام معصومینؑ کی ولایت کی گواہی دیتا ہے۔

2. ملائکہ کے درمیان کسی مسئلے پر بحث یا اختلاف ہو جائے تو وہ فیصلہ کیلیئے اللہ کے حکم سے مولا علیؑ کو منتخب کرتے ہیں۔ وہ انسان بدبخت ہیں جو قرآن اور احادیث معصومینؑ چھوڑ کر منکر ولایت مقصر ملاں سے فتوے مانگتے ہیں۔ ❖......❖......❖

اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ ۟ وَاِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ

لِيَسُوۡٓءٗا وُجُوۡهَكُمۡ وَلِيَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوۡا مَا

عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝

اگرتم نے بھلائی کی تو اپنے لیئے بھلائی کروگے اور اگرتم نے برائی کی تو وہ بھی اپنے لئے۔ پھر جب دوسرے وعدے کا موقع آئے گا تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور مسجد میں اسی طرح داخل ہو جائیں جسطرح وہ پہلی بار داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر بھی ان کا غلبہ ہوا سے بری طرح تباہ کردیں امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ اور اگرتم نے دوبارہ وہی کیا تو ہم بھی دوبارہ وہی سلوک کریں گے اور ہم نے کافروں کیلیئے جہنم کو قید خانہ بنایا ہے۔ (الاسراء-7-8)

1. امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے مصائب کا ذکر کیا اور رویا یا رلایا اس کی آنکھیں اس دن نہیں روئیں گی جب دوسری آنکھیں رو رہی ہوں گی اور جس نے مجلس برپا کی اور اس میں ہمارے امر کو زندہ کیا اس کا دل نہیں مرے گا جس دن دوسرے دل مرجائیں گے۔ اور فرمایا اللہ کا قول ہے "اگرتم نے بھلائی کی تو اپنے لیئے بھلائی کی اور اگرتم نے برائی کی تو بھی اپنے لیئے"۔ (اقتباس حدیث۔ امام علی رضاؑ) (البرہان۔ ج۴۔ ص۵۳۸)

2. اللہ کے قول کے بارے میں فرمایا "پس جب دوسرے وعدے کا موقع آئے گا" یعنی امام قائمؑ اور ان کے صحابی "تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں" یعنی تمہارے چہرے سیاہ کردیں" اور مسجد میں داخل ہوں جس طرح وہ پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے" یعنی رسول اللہؐ امیر المؤمنینؑ اور انکے صحابہ "اور جس پر ان کا غلبہ ہوا اسے تباہ کریں جیسے تباہ کرتے ہیں" یعنی تم پر غلبہ پائیں اور وہ تم کو قتل کردیں۔ پھر آل محمدؐ پر اللہ کی مہربانی ہے اور فرماتا ہے "امید ہے تمہارا رب تم پر رحم کرے" یعنی دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے۔ پھر اللہ بنی امیہ کو مخاطب کرتا ہے "اور اگرتم نے دوبارہ وہی کیا تو ہم بھی وہی کریں گے" یعنی تم سفیانی کے ساتھ آؤ گے ہم آل محمدؐ کے قائمؑ کے ساتھ آئیں گے" اور ہم نے منکروں کیلیئے جہنم کو قید خانہ بنایا ہے" یعنی تمہیں قید خانہ میں محبوس کریں گے۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص۳۷۶)

فوائد:۔

1. آل محمدؐ کے مصائب کو بیان کرنے والے، رونے والے رلانے والے قیامت کے دن کامیاب ہوں گے، اور عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے دینے والے اور انکے حامی اس دن عذاب کو دیکھ کر رو رہے ہوں گے۔

2. امامؑ نے مجالس میں معصومینؑ کے امر (احکام، احادیث، فتاویٰ) کو زندہ کرنے کا حکم دیا ہے اور جو منکرینِ ولایت کے فتووں کو فروغ دے گا اس کیلیئے ہلاکت ہے۔ مولاؑ کا حکم مان لو تو اپنی بھلائی ہے اور اگر ملاں کا حکم مانو تو بھی اپنا ہی خسارہ کروگے۔

3. جب امام زمانہؑ کا ظہور ہوگا تو ولایت علیؑ کے بڑے بڑے مخالفین کو صلیب پر چڑھایا جائے گا۔ اور امام حسینؑ اپنے صحابیوں کے ساتھ آئیں گے اور یزید کو اسکے صحابیوں کے ساتھ اٹھا کر بدلہ لیں گے۔ اور امام علیؑ بھی امام حسینؑ کی نصرت کیلیئے آئیں گے اور مولا علیؑ تو بار بار آئیں گے آخری بار رسول اللہؐ کے ساتھ آئیں گے پھر آپؑ خلیفۃ الارض ہونگے اور تمام آئمہ طاہرینؑ ان کے گورنر ہوں گے اور معصومینؑ کی حکومت ایسی ہوگی کہ ازل سے ابد تک کہیں ایسی حکومت کی مثال نہیں ملے گی اور اللہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمائے گا چاہے مشرکین (منکرین ومخالفین ولایت علیؑ) اس سے کراہت ہی کریں۔

❖.......❖.......❖

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ

بیشک یہ قرآن اس (سبیل) کی طرف ھدایت کرتا ہے جو سیدھی ہے اور یہ بشارت دیتا ہے مومنین کو جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کیلئے بڑا اجر ہے۔(الاسراء-9)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کے قول "بیشک یہ قرآن اس کی طرف ھدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے" کا مطلب ہے کہ امامؑ کی طرف ھدایت کرتا ہے۔(البرہان۔ج۴۔ص۵۳۹)

2. امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ ہمارا امام معصوم ہوتا ہے اور اسکی عصمت ظہور کے دن سے ظاہر ہوتی ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے اسی لیئے وہ منصوص من اللہ ہوتا ہے اور معصوم کے معنی ہیں کہ اس نے حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑا ہوتا ہے اور حبل اللہ قرآن ہے اور یہ دونوں قیامت تک جدا نہیں ہوں گے۔ پس امامؑ قرآن کی طرف ھدایت کرتا ہے اور قرآن امامؑ کی طرف ھدایت کرتا ہے اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے "بیشک یہ قرآن اس کی طرف ھدایت کرتا ہے جو سیدھی ہے"(البرہان۔ج۴۔ص۵۳۹)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ "بیشک یہ قرآن اس کی طرف ھدایت کرتا ہے جو سیدھی ہے" کا مطلب ہے کہ یہ ولایت کی طرف ھدایت کرتا ہے۔(البرہان۔ج۴۔ص۵۴۰)

فوائد:۔

1. قرآن حکیم ولایت مولا علیؑ کی طرف ھدایت کرتا ہے اسی لیئے منکر ولایت مقصر ملاں اس سے دور بھاگتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ صرف پانچ سو آیات کافی ہیں باقی کام ہم فتووں سے کرلیں گے۔ مقصر ملاں کو نہ قرآن صامت اچھا لگتا ہے اور نہ قرآن ناطق بلکہ وہ خالصی حارثی طرز کی عبادات کے بل بوتے پر خود کو خلیفہ، حجت، آیت اور ولی سمجھتا ہے اور معصوم انبیاءؑ سے افضلیت کا دعویٰ کرتا ہے۔

❖......❖......❖

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝

ہر انسان کی تقدیر (نصیب) ہم نے اس کی گردن میں لازمی ڈال دی ہے او قیامت کے دن ہم اس کیلئے ایک کتاب (نامہ اعمال) نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔(الاسراء-13)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ پاک ذکر والا اللہ فرماتا ہے "اور ہر انسان کا نصیب ہم نے اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے" اس کے معنی ولایت ہیں۔(البرہان۔ج۴۔ص۵۴۳)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ مومن کے صحیفے (نامۂ اعمال) کا عنوان "حب علیؑ ابن ابی طالبؑ" ہے۔

2. اور مومن کے گلے میں ہار بھی ولایت علیؑ کا ہوگا جس کو طائرہ (نصیب، اچھا شگون) کہا گیا ہے۔ اور مومن کا نامۂ اعمال کھلا ہوگا اس کو چھپانے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ ہر صفحے پر ولایت علیؑ جلی حروف میں درخشاں ہوگی۔

3. منکرِ ولایت مقصر ملاں کی پیروی کرنے والے کی گردن میں تقلید کا قلادہ ہوگا۔ جہاں ولایت وعزاداری کا مخالف ملاں جائے گا وہیں اسکا اندھی تقلید کرنے والا جائے گا۔

❖......❖......❖

٢٥ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۞

اور قربیٰ کو اس کا حق دو اور مسکین کو اور ابن سبیل کو بھی اور ضائع مت کرو۔ (الاسراء۔26)

1. جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے سیدہ فاطمہ زہراؑ کو بلا کر فرمایا: یا فاطمہؑ یہ فدک ہے جس کیلئے نہ گھوڑے دوڑے نہ سپاہی اور یہ خاص میرے لیئے ہے مسلمانوں کے علاوہ اور تحقیق میں اس کو تیرے لیئے قرار دیتا ہوں کیونکہ اسکا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پس اسے اپنے لیئے اور اپنی اولاد کیلئے قبول کرلو۔ (البرہان۔ج۴۔ص۵۵۲)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ''اور ضائع نہ کرو'' کے بارے میں فرمایا کہ ولایت علیؑ کو ضائع نہ کرو۔
(البرہان۔ج۴۔ص۵۵۴)

فوائد:۔

1. فدک کھجوروں کے ایک باغ کا نام نہیں۔ فدک ایک ریاست تھی جس کی سرحدیں مدینہ منورہ سے لے کر مصر اور شام اور ساحل سمندر تک ہیں۔ جس کی کروڑوں کی آمدنی مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ غریب مسلمانوں میں تقسیم کرتے تھے اسی لیئے یہ سیدہ کا حق چھین لیا گیا۔ اور اِس دور کے منکرین ولایت مقصر ملاں بھی حق معصومہؑ چھیننے کے فتوے کی تائید کر رہے ہیں اور ولایت علیؑ کو ضائع کر رہے ہیں۔ یہ اپنا ہی خسارہ کر رہے ہیں۔

2. یہ آیت خاص سیدۃ فاطمہؑ (قربیٰ) کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں مسکین بھی سیدۃ فاطمہؑ کی اولاد میں سے ہیں اور ابن سبیل بھی آل محمدؐ میں سے ہیں۔

❖......❖......❖

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۞

اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو تو یقیناً اس کے ولی کو ہم نے اختیار عطا کیا ہے پس وہ قتل میں حد سے نہ گذرے گا بیشک اس کی مدد کی گئی ہے۔ (الاسراء-33)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور جو مظلوم قتل کیا گیا یقیناً اس کے ولی کو ہم نے بااختیار (سلطان) بنایا ہے پس وہ قتل میں اسراف نہیں کرے گا بیشک وہ منصور ہے'' کے بارے میں فرمایا وہ قائم آل محمدؐ ہیں جب قیام کریں گے تو خون حسینؑ کا بدلہ لیں گے اور اگر تمام اھل ارض کو بھی قتل کر دیں تو اسراف نہیں ہوگا اور یہی اللہ کا قول ہے ''پس وہ قتل میں اسراف نہیں کرے گا'' یعنی جو بھی کرے گا اسراف نہیں ہوگا۔ اللہ کی قسم وہ حسینؑ کے قاتلوں کی اولاد کو ان کے آباء واجداد کے افعال کی وجہ سے قتل کریں گے۔

۔ ایک اور موقعہ پر وضاحت کرتے ہوئے امامؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مشرق میں قتل ہو جائے اور ایک شخص مغرب میں اس کے قتل پر راضی ہو تو اللہ عزوجل کے نزدیک وہ قاتل کا شریک ہو جاتا ہے۔ (البرہان۔ج۴۔ص۵۵۹)

فوائد:۔

1. مولا حسینؑ کے قتل کے بدلے اگر تمام دنیا والوں کو قتل کر دیا جائے تو بے جا اسراف اور زیادتی نہیں ہے ان اھل ارض میں سب نیک صالح عابد زاہد متقی وغیرہ شامل ہیں یعنی معصومینؑ پر جو ظلم ہوئے اور ہو رہے ہیں ان کا بدلہ مکمل طور پر لیا ہی نہیں جا سکتا۔ اسی لیئے پہلے امام زمانہؑ ظالموں سے بدلہ لیں گے پھر قیامت کے دن ان کو قتل کیا جائے گا اور قبر میں تو انکو عذاب دیا ہی جا رہا ہے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں دردناک عذاب پاتے رہیں گے۔

2. پس جس نے عزاداری امام مظلومؑ کے خلاف فتویٰ دے دیا اور جو اس فتوے پر راضی ہو گئے وہ فوج یزید لعنت اللہ علیہم میں شمار ہو گئے۔

❖......❖......❖

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں بار بار بیان کیا تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں (اچھی طرح سمجھ لیں) لیکن یہ بات اضافہ نہیں کرتی مگر ان کے بھاگنے (منہ موڑنے) میں۔ (الاسراء-41)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا "اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں بار بار بیان کیا تا کہ لوگ سبق (ذکر) حاصل کریں" یعنی ہم نے یقیناً قرآن میں علیؑ کا ذکر کیا ہے اور یہی ذکر اضافہ نہیں کرتا سوائے ان کے بھاگنے کے۔

(البرہان۔ ج۴۔ ص۵۶۷)

فوائد:۔

1. قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار کئی طریقوں سے ولایت علیؑ کی دعوت دی ہے طرح طرح سے سمجھایا ہے مگر نجس لوگ اتنے ہی قرآن سے دور بھاگتے ہیں اور معلم قرآن کی بجائے خود اپنی مرضی کے ترجمے اور تفسیریں جاری کر رہے ہیں اور آئمہ کی تفاسیر کو عوام تک پہنچنے سے روکنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ۝

اور اے حبیبؐ جب ہم نے تم سے کہا کہ تیرے رب نے ان لوگوں کو گھیر رکھا ہے اور جو کچھ ہم نے تمہیں دکھایا ہے اور اس درخت (نسل) کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے نہیں بنایا ہم نے مگر ایک آزمائش لوگوں کیلئے اور ہم انہیں خوف دلا رہے ہیں مگر یہ بات اضافہ نہیں کرتی ان میں سوائے بڑی سرکشی کے۔ (الاسراء-60)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہؐ پریشان و غمگین اٹھے۔ پوچھا: یا رسول اللہؐ کیا بات ہے؟ فرمایا کہ میں نے رات کو بنی امیہ کے بچوں کو اپنے اس منبر پر چڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا اے رب میرے سامنے ہو گا؟ اللہ نے فرمایا: نہیں مگر یہ آپؐ کے بعد ہو گا۔

(البرہان۔ ج۴۔ ص۵۷۴)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ بنی حکم یا بنی عاص میرے منبر پر اچھل کود رہے ہیں جیسے بندر اچھل کود کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ غم وغصہ میں تھے اور پھر کبھی نہ خوش ہوئے نہ مسکرائے۔

(البرہان۔ج۴۔ص۵۷۶)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ اپنے منبر سے مولا علیؑ کے فضائل اور آل محمدؑ کے فضائل بیان فرماتے تھے اور اس پر حسان جیسے صحابی فضائلِ علیؑ کے قصیدے سناتے تھے۔ منبر کا مقصد اعلان ولایت مولا علیؑ ہے۔ اس لیئے جب رسول اللہؐ نے دیکھا کہ منبر پر چڑھے ہوئے دشمن لوگوں کو الٹے پاؤں گمراہ کر رہے ہیں تو غمزدہ ہو گئے۔

2. مومنین کو خبردار رہنا چاہیے کہ اگر وہ دیکھیں کہ اسی منبر رسولؐ پر کوئی ولایت علیؑ کے خلاف، عزاداری امام مظلومؑ کے خلاف، معصومینؑ کی عصمت وعظمت کے خلاف بات کرے تو سمجھ جائیں کہ وہ شخص شجرہ ملعونہ کا فرد ہے اور ولایت علیؑ کی مخالفت کی وجہ سے اللہ کے نزدیک مسخ شدہ بندر ہے اور اس کی عبادت عبادت نہیں بلکہ جنگلی جانوروں کی طرح اچھل کود ہے۔ قرآنی آیات اور احادیثِ ولایت سن کر ایسی ملعون نسل کے لوگوں کی سرکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔

❖......❖......❖

۶۳ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ط وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۶۴ **اور پھسلا لے ان میں سے جس جس کو تو پھسلا سکتا ہے اپنی پکار کے ساتھ اور چڑھا لا ان پر اپنے سوار اور اپنے پیادے اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا اور ان سے وعدے کر اور شیطان ان سے دھوکے کے سوا کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ (الاسراء-64)**

1. جو بھی مال حرام ہوتا ہے وہ شیطان کی شرکت سے ہوتا ہے اور اس مال سے عورت لائی جاتی ہے اور اس سے نکاح کیا جاتا ہے پھر اس سے اولاد ہوتی ہے تو وہ شیطان کی شرکت سے ہوتی ہے جیسے اسی کی اولاد ہو اور جب مرد خلوت میں ہوتا ہے تو شیطان ساتھ ہوتا ہے تو اولاد شیطان اور مرد کی ہوتی ہے تو حرامی ہوتی ہے۔ (تفسیر قمی۔ص۳۸۱)

2. ''اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا'' تو شیطان آتا ہے اور عورت کے پاس اس کے خاوند کی طرح بیٹھ جاتا ہے اور اسی طرح باتیں کرتا ہے جس طرح خاوند باتیں کرتا ہے اور اسی طرح نکاح کرتا ہے جس طرح وہ کرتا ہے۔ پوچھا گیا کہ پھر کس چیز سے اس کا پتہ چل سکتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہماری محبت سے اور ہمارے بغض سے۔ پس جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ اپنے باپ کی اولاد ہوتا ہے اور جو ہم سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان کی اولاد ہوتا ہے۔

(اقتباس حدیث۔امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج۴۔ص۵۷۷)

فوائد:۔

1. شجرہ ملعونہ کی نسل حرامی ابلیس اینڈ کمپنی کی پیداوار کھل کر آل محمدؐ کی مخالفت نہیں کر سکتی تو بھیس بدل کر مومنین میں داخل ہو جاتے ہیں اقرار ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں، عزاداری، جلوس اور خون کے پرسے کو مختلف طریقوں سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا نجس خون جوش مارتا ہے تو ان کی سرکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو بھی آل محمدؐ کی کسی طریقے سے مخالفت کرے بس سمجھ لو کہ وہ شرکت شیطان کا نتیجہ ہے۔

❖......❖......❖

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝

جس دن ہم تمام لوگوں کوان کے امام کے ساتھ بلائیں گے پھر جس شخص کواس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اوران پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔

(الاسراء-71)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت ''جس دن ہم تمام لوگوں کوان کے امام کے ساتھ بلائیں گے'' نازل ہوئی تو مسلمانوں نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ کیا آپؐ تمام تر انسانوں کے امام ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں تمام انسانوں کا رسول ہوں لیکن میرے بعد میری اھل بیتؑ سے اللہ کی طرف سے لوگوں پر امامؑ ہیں وہ لوگوں میں قیام کریں گے مگر وہ انؑ کی تکذیب کریں گے اور انؑ پر کفر وگمراہی کے امام اوران کے شیعہ ظلم کریں گے۔ پس جس نے انؑ سے محبت کی اوران کی اتباع کی اوران کی تصدیق کی (شہادت دی) پس وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہوگا اور مجھ سے ملاقات کرے گا۔ خبردار جس نے انؑ پر ظلم کیا اور ان کی تکذیب کی پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرے ساتھ ہوگا اور میں اس سے بری ہوں۔ (البرہان۔ج۴۔ص۵۸۳)

فوائد:۔

1. اس آیت کی تفسیر میں بہت زیادہ احادیث ہیں: جو بھی لوگ ایک امام کے زمانے میں مرتے ہیں اسی امام کے ساتھ قیامت کے دن آئیں گے۔ جس نے امام زمانہؑ کی معرفت حاصل کر لی اوران کے ظہور سے پہلے ہی وفات پا گیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے ان کی فوج میں شامل ہے بلکہ ان کے علم کے سائے تلے ہے یا اس نے رسول اللہؐ کی معیت شھادت کا درجہ پایا۔ جو امام کے بغیر مرا وہ جاھلیت کی موت مرا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آئمہ طاہرینؑ سے فرمائے گا کہ اپنے شیعوں کو صراط سے گذار کر بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کردو۔ پھر فاسق وفاجر اماموں کو بلایا جائے گا جن میں یزید لعنت اللہ بھی ہوگا اوران سے کہا جائے گا کہ اپنے شیعوں کا ہاتھ پکڑ واور آگ میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہوجاؤ۔ جس نے بغض علیؑ میں سوسمار کو امام بنالیا وہ قیامت کے دن اسی سوسمار کے ساتھ آئے گا۔
2. یعنی جس نے غیر معصوم مقصر ملاں کو اپنا امام مان لیا اور قرآن وحدیث کے ہوتے ہوئے اس کی بات مانتا رہا قیامت کے دن اسی مقصر ملاں کے پیچھے پیچھے جانا پڑے گا جہاں بھی جانے کا اس کا فیصلہ ہوگا۔ اس دن کوئی عذر اور دلیل کام نہیں آئے گی کہ مقصر ملاں کے علاوہ مولا علیؑ کو بھی مانتے تھے۔

امام زمانہؑ کے حاضر ناظر ہوتے ہوئے جس نے کسی ملاں کو رہبرو راہنما مان لیا وہ اسی رہبر کے ساتھ ساتھ جائے گا۔ ایک دل میں صرف ایک محبت سما سکتی ہے مولاؑ کی یا ملاں کی۔

❖......❖......❖

وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ۝

اور جواس دنیا میں اندھا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا بلکہ سبیل سے بہت زیادہ گمراہ ہوگا۔ (الاسراء-72)

1. امیرالمؤمنینؑ نے فرمایا سب سے زیادہ اندھا وہ ہے جو ہمارے فضائل سے اپنی آنکھیں بند کرلے اور ہماری عداوت پر کھڑا ہوجائے بغیر کسی جرم کے جو ہم نے اس کیلئے کیا ہو۔ ہم نے تو صرف اس کو حق کی دعوت دی، اور ہماری برابری کرنے والوں نے اس کو فتنہ اور دنیا کی دعوت دی پس وہ ان کی طرف چلا گیا اور ہماری دشمنی کرلی اور ہم سے واسطہ نہ رکھا۔ (تفسیر الصافی۔ج۲۔ص۳۶۶)

فوائد:۔

1. فضائل علیؑ والی آیات واحادیث پر پردہ ڈالنے والے سب سے زیادہ اندھے اور گمراہ ہیں۔ اور قیامت کے دن وہ اندھے اور بہرے ہوں گے اور بھٹکتے پھریں گے۔

❖......❖......❖

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝۸۰

اور دعا کرو کہ میرے رب مجھ کو پہنچا دے سچائی کے ساتھ اور مجھ کو نکال لے سچائی کے ساتھ اور اپنے پاس سے میرے لیئے ایک با اختیار مدد گار بنا دے۔ (الاسراء-80)

1. ابن عباس سے روایت ہے اس آیت کے بارے میں کہ یقیناً اللہ نے اپنے نبیؐ کی دعا قبول فرمائی اور ان کو علیؑ ابن ابی طالبؑ سلطان (قادر اور با اختیار) عطا فرمایا جس نے آپؐ کی دشمنوں کے خلاف مدد و نصرت کی۔

(البرہان۔ج۴۔ص۶۰۹)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ جو قادر مطلق کے حبیب ہیں ان کو خود اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مجھ سے علیؑ مانگو تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ سلطان نصیر اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے اور قرآن میں قیامت تک ''یا علیؑ مدد'' کے منکروں پر دلیل وحجت قائم ہے۔

2. ابلیس نے آدمؑ کو سجدے سے انکار کیا وہ خالص اللہ کو سجدہ کرنے کا قائل ہے اسی طرح اس کے پیروکار مقصرین سلطان نصیر علیؑ ولی اللہ کو چھوڑ کر براہ راست اللہ سے مدد مانگتے ہیں اس کی سزا یہ ہے کہ نہ ان کا اس دنیا میں کوئی ولی اور نصیر ہے اور نہ آخرت میں ان کا کوئی ولی اور نصیر ہوگا۔ عرش پر بھی اللہ نے اسی لیئے لکھا ہے کہ میں نے اپنے حبیب محمدؐ کی مدد و نصرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کی ہے تاکہ شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کیلئے کوئی ظنی دلیل باقی نہ رہے۔ اللہ عزیز وحکیم یہ دیکھنا چاھتا ہے کہ اس کے حکم کی کون تعمیل کرتا ہے اور کون اللہ کو توحید سمجھانا چاہتا ہے۔ زمین و آسمان، عرش و کرسی، قاب قوسین ہر جگہ اللہ کی صفات کا مظہر سلطان نصیر صرف اور صرف علیؑ ہے۔ اور ظہور قائمؑ کے بعد بھی مددگار مولا علیؑ ہیں۔

❖......❖......❖

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا ۝۸۱

اور کہو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔ (الاسراء-81)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ جب قائمؑ قیام فرمائیں گے تو باطل کی حکومت مٹ جائے گی۔ (البرہان۔ج۴۔ص۶۱۰)

فوائد:۔

1. احادیث میں بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ اور مولا علیؑ بتوں کو توڑتے ہوئے یہی آیت تلاوت فرما رہے تھے اور بت منہ کے بل گرتے جاتے اور ٹوٹتے جاتے تھے۔

2. جب امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گے تو ولایت علیؑ کی دعوت دیں گے اور حق کا مکمل غلبہ ہو جائے گا۔ اسی لیئے مقصر ملاں مختلف طریقوں سے یا علیؑ کے نعرے سے روکتا ہے کیونکہ اس نعرے سے اس کی جان حلق میں آجاتی ہے۔

3. امام جعفر صادقؑ سے شطرنج کھیلنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا یہ باطل چیزوں میں سے ہے۔ اور اس کے برعکس مجوسی ملاں شطرنج کو عقل و ذھانت بڑھانے کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ کیونکہ ولایت علیؑ کے منکروں کی خبیث روح کی غذا حرام نجس اور یزیدی کام ہوتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝۸۹

اور ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی تمام مثالیں بدل بدل کر لوگوں کو سمجھایا ہے لیکن اکثر لوگوں نے نہ ماننے کے سوا ہر بات کا انکار کر دیا ہے۔ (الاسراء-89)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اکثر لوگوں نے ولایت علیؑ نہ ماننے کے سوا ہر بات کا انکار کر دیا۔

(البرہان۔ ج۴۔ص۶۲۱)

فوائد:۔

1. اسی سورۃ کی آیت نمبر 41 میں بھی اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ سے انکار اور بھاگنے والوں کا ذکر کیا ہے۔ ولایت علیؑ سے بھاگنے والوں کا دوزخ کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

❖......❖......❖

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝۱۱۰

۱۰۹

کہو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر پکارو جس سے بھی پکارو اسی کیلئے اسمائے حسنٰی ہیں اور نہ اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند کرو اور نہ اس کو زیادہ پست کرو اور ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ (الاسراء-110)

1. امام محمد باقرؑ سے اللہ کے قول ''اور نہ اپنی نماز میں آواز بلند کرو اور نہ اس کو پست کرو اور ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ بلند آواز سے ولایت علیؑ اور جو میں نے اس کو کرامت دی ہے کا ذکر نہ کرو جب وہ نماز میں ہوتے حتیٰ کہ میں اس کا حکم نازل کروں اور یہی اس کے قول ''اور نہ اپنی نماز میں آواز بلند کرو'' کا مطلب ہے۔ اور اس کا قول ''اور نہ اس کو پست کرو'' یعنی اس کو علیؑ سے نہ چھپاؤ، اس کو بتا دو کہ میں نے جو اس پر کرامت کی ہے۔ اور اس کا قول ''اور ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو'' یعنی مجھ سے سوال کرتے رہو کہ میں تمہیں علیؑ کے امر ولایت کی بلند آواز سے (اعلان کی) اجازت دے دوں۔ پس اللہ نے غدیر خم کے دن اس کے (علی الاعلان) اظہار کی اجازت دے دی۔ پس اس دن ان کا یہ فرمان تھا: اے اللہ جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ اس سے محبت کر جو علیؑ سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی کرے۔

(البرہان۔ ج۴۔ص۶۳۹)

فوائد:۔

1. اعلان غدیر سے پہلے رسول اللہؐ تشہد میں ولایت علیؑ کی شہادت درمیانی آواز میں تلاوت فرماتے تھے کہ پیچھے مولا علیؑ سن سکتے تھے اور صرف شہادت ہی نہیں بلکہ جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کرامت بھی بیان کرو تو فرماتے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ علیؑ بہترین وصی اور بہترین امام ہے۔ اور یہ بھی احادیث میں بیان ہے کہ رسول اللہؐ نماز کے آخر میں

اونچی آواز سے فرماتے کہ اے اللہ مومنین کے سینوں میں علیؑ کی مودت عطا فرما اور منافقین کے سینوں میں اس کا رعب و دبدبہ ڈال دے۔

2. اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر ولایت علیؑ کے اقرار سے انکار کا مطلب قرآن وسنت سے انکار ہے اور عالم ذر میں کیئے ہوئے عھد و میثاق کو توڑنا ہے۔ یعنی جو شخص ولایت علیؑ کی شھادت نہیں دیتا وہ عدالت الٰہی میں کھڑے ہو کر عدل الٰہی کو چیلنج کرتا ہے۔

❖......❖......❖

سورة الكهف

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا لا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ط وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ط بِئْسَ الشَّرَابُ ط وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝٢٩

اور کہہ دو حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کر دے۔ بیشک ہم نے ظالموں کے لیئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپیٹیں انہیں گھیر چکی ہیں اور اگر وہ مانگیں گے تو انہیں ایسا پانی دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو گا جو چہرے کو بھون ڈالے گا بدترین مشروب اور بہت بری آرام گاہ۔ (الکھف-29)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور کہہ دو کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کر دے بیشک ہم نے آل محمدؐ کے حق پر ظلم کرنے والوں کیلیئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپیٹیں انہیں گھیر چکی ہیں۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۰)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ اللہ عزوجل کی طرف سے حق ہے۔ جو لوگ حق کے اقرار اور شھادت سے روکتے ہیں وہ ظالم کافر آگ کی لپیٹ میں ہیں۔ انسان کے پاس حق اور یقین والی سبیل چھوڑ کر شک وشبہات اور ظن وقیاس والا تاریک راستہ اختیار کرنے کی طاقت تو ہے مگر عدل الٰہی کے نتائج پر ہرگز اختیار نہیں ہے۔

❖......❖......❖

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ط هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝٤٤

وہاں ولایت اللہ کیلئے ہی ہے جو برحق ہے وہی بہتر ثواب دینے والا اور بہتر انجام کرنے والا ہے۔ (الکھف-44)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ وہ ولایتِ علیؑ ہے اور وہی بہتر ثواب اور بہتر انجام ہے۔(البرہان۔ج ۵۔ص ۳۸)

فوائد:۔

1. ولایت الٰہی ولایت معصومینؑ ہے جو حق ہے۔ولایت علیؑ کا صلہ ہی بہترین اجر اور بہترین انجام ہے۔

❖......❖......❖

۴۵ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ج وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک بہتر ہیں ثواب اور اچھی امید کیلئے۔ (الکھف-46)

1. امام جعفر صادقؑ نے حصین سے حال پوچھا تو اس نے جواب دیا ہم سب خیریت سے ہیں آپؑ کی مودت کی وجہ سے جو اللہ نے ہمارے لیئے رکھی ہے۔فرمایا: اے حصین ہماری مودت کو چھوٹا نہ سمجھنا کیونکہ یہ باقیات الصالحات میں سے ہے اس نے عرض کی: یابن رسول اللہؐ میں اسے چھوٹا نہیں سمجھتا بلکہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔معصومینؑ کا قول ہے: جو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہے تو کہے: اول نعمت پر اللہ کا شکر۔پوچھا گیا اول نعمت کون سی ہے؟ فرمایا: ہم اھل بیتؑ کی ولایت۔(البرہان۔ج ۵۔ص ۴۱)

فوائد:

1. باقی رہنے والی نیکیاں (باقیات الصالحات) اھل بیتؑ کی ولایت ہے۔یعنی جس عمل میں ولایت علیؑ شامل ہو وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہوتا ہے جس کا بہترین اجر وثواب اللہ کے پاس ہے۔

اور دنیاوی لالچ میں ولایت علیؑ کے بغیر کیئے ہوئے اعمال بھوسے کی طرح ہوا میں اڑ جائیں گے جس کا ذکر آیت نمبر 45 میں ہے۔

❖......❖......❖

الَّذِیْنَ کَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِکْرِیْ وَکَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

جن (منکرین) کی آنکھیں میرے ذکر کی طرف سے (غفلت کے) پردے میں تھیں اور وہ کچھ سن بھی نہیں سکتے تھے۔کیا یہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا ولی بنالیں؟ ہم نے ایسے کافروں کی ضیافت کے لیئے جہنم تیار

کرر کھا ہے۔

(الکھف-101-102)

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ”جن لوگوں کی آنکھیں میرے ذکر کی طرف سے پردے میں ہیں“ یعنی ذکرِ ولایتِ علیؑ امیر المؤمنین سے۔اور ”ذکری“ سے وہیؑ مراد ہیں ”وہ کچھ سن بھی نہیں سکتے تھے“ یعنی جب ان کے سامنے ذکر علیؑ کیا جاتا تھا تو وہ شدتِ بغض کی وجہ سے انؑ کا ذکر نہیں سن سکتے تھے اور انؑ سے اور انؑ کی اھل بیتؑ سے دشمنی کی وجہ سے۔ ”جن لوگوں نے کفر کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا ولی بنالیں۔ہم نے ایسے کافروں کیلئے جہنم ضیافت کیلئے تیار کر رکھا ہے“ یعنی وہ اور ان کے شیعہ جنھوں نے ان کو اللہ کے سوا اپنا والی بنالیا اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی محبت ان کو اللہ کے عذاب سے نجات دلا دے گی مگر وہ ان کی محبت کی وجہ سے کافر ہو گئے۔ ”ہم نے ایسے کافروں کی ضیافت کیلئے جہنم تیار کر رکھا ہے“ یعنی منزل جو ان کیلئے اور ان کے شیعوں کیلئے تیار ہے اللہ کے پاس۔ ”نزلا“ (ضیافت) یعنی منزل ومقام۔(البرہان۔ج۵۔ص۹۴)

فوائد:۔

1. جن لوگوں نے ولایت علیؑ کو چھوڑ کر خود غیر معصوم ملاں کو اپنا ولی بنالیا ہے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ مقصر ملاں انکے اعمال ونجات کا ضامن ہے ایسے لوگوں نے ذکر علیؑ سے آنکھیں پھیر لی ہیں اور ولایت علیؑ والی آیات واحادیث کیلئے اپنے کان بند کر لیئے ہیں۔ان لوگوں کے دل ولایت علیؑ سے بغض، عظمت معصومینؑ سے دشمنی اور عزاداری کی مخالفت سے بھرے پڑے ہیں۔اللہ کے ہاں انکی ضیافت تیار ہے۔

❖......❖......❖

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

(اے حبیبؐ) کہہ دو اگر سمندر میرے رب کے کلمات (لکھنے) کیلئے روشنائی بن جائیں تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں اگرچہ ہم اتنی ہی مزید (روشنائی) لے آئیں۔(اے حبیبؐ) کہہ دو میں (خلق میں) تمہاری طرح (بحثیت مخلوق) ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف واحد معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو پس وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے۔(الکھف-109-110)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ”کہہ دو میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں“ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ خلق میں، وہ ان کی طرح مخلوق ہیں۔اور ”میری طرف وحی کی جاتی ہے تمہارا معبود صرف واحد معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو پس وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے“ یعنی ولایت آل محمدؐ کے ساتھ کسی اور کی ولایت کو اختیار نہ کرے اور انؑ کی ولایت ہی عمل صالح ہے۔پس

جس نے اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک کیا تو اس نے ہماری ولایت میں شرک کیا اور اس کا کفر وانکار کیا اور امیر المؤمنینؑ کے حق اور ولایت کی مخالفت کی۔(البرہان۔ج۵۔ص۹۹)

فوائد:۔

1. چہاردہ معصومینؑ ہی اللہ کے کلمات ہیں جن کی توصیف ناممکن ہے اگر تمام سمندر سیاھی اور درخت قلمیں بن جائیں اور جن وانس لکھنے والے ہوں اور مزید سمندر سیاھی بنتے رہیں پھر بھی معصومینؑ کی تعریف ختم نہیں ہوسکتی۔

2. جیسے انسان اللہ کی مخلوق ہے اس حیثیت سے معصومؑ خلق میں اللہ کی مخلوق ہیں۔معصومینؑ اللہ کا نور ہیں جس کی رویت اور ادراک کی طاقت انسان میں ہرگز نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی ھدایت کی خاطر معصومینؑ کو لباس بشری میں نازل فرمایا تاکہ مخلوقات ان کی زیارت کا شرف حاصل کرسکیں۔

3. ولایت معصومینؑ ہی ولایت الٰہی ہے جس میں کسی اور کی ولایت کو شامل نہیں کیا جاسکتا۔ولایت مولا علیؑ میں کسی حیثیت سے شریک ہونے والا اور کرنے والے مشرک ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ مریمؑ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ

کھیعص۔(کاف۔ھا۔یا۔عین۔صاد)(مریمؑ-1)

ا۔ امام حسن عسکریؑ نے کھیعص کے بارے میں فرمایا کہ یہ حروف غیب کی خبروں میں سے ہیں جس کے متعلق اللہ نے اپنے بندے زکریاؑ کو مطلع فرمایا اور محمد مصطفیٰؐ سے بھی بیان فرمایا اور یہ کہ زکریاؑ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ان کو انوار خمسہؑ کے اسمائے مبارکہ تعلیم فرمادے تو اللہ نے جبرائیلؑ کو نازل کیا تو اس نے ان کو وہ تعلیم کردیئے پھر جب بھی زکریاؑ محمدؐ،علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ کا ذکر کرتے تو ان کا دل خوش ہوتا اور دکھ درد دور ہوجاتا اور جب حسینؑ کا ذکر کرتے تو بیساختہ آنسو نکل پڑتے اور ان پر غم واندوہ طاری ہوجاتا۔تو انہوں نے ایک دن عرض کی کہ الٰہی کیا وجہ ہے کہ جب میں ان میں سے چار کا ذکر کرتا ہوں تو ان کے ناموں سے میرے دل کو تسلی ہوتی ہے اور جب میں حسینؑ کا ذکر کرتا ہوں تو میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور آہ نکلتی ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو واقعہ کی خبر دی کہ کھیعص کا مطلب ہے کہ کربلا میں ھلاک ہوگی یزیدیت اور عترت طاہر شھید ہوگی اور یزید لعنت اللہ حسینؑ پر ظلم کرے گا وہ پیاسے ہوں گے اور صبر کریں گے۔جب زکریاؑ نے یہ سنا تو تین دن مسجد سے نہ نکلے اور لوگوں کو اپنے پاس آنے سے منع کردیا اور رونا پیٹنا شروع کردیا اور ان کا نوحہ یہ تھا الٰہی کیا تیری سب سے افضل خلقتؑ اپنے بیٹے کے غم میں مبتلا ہوگی۔الٰہی کیا اس کے گھر پر مصیبت نازل ہوگی الٰہی کیا علیؑ اور فاطمہؑ اس غم والم کا لباس پہنیں گے الٰہی کیا یہ غم والم ان کے صحن میں آئے گا۔پھر عرض کی الٰہی اس بڑھاپے میں مجھے ایک بیٹا عطا فرما جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور اسے میرا وارث اور وصی قرار دے اور مجھ سے اس کی وہی منزلت ہو جو حسینؑ کی ہے اور جب وہ مجھے عطا کرتو مجھے اس کی محبت میں فریفتہ کردے پھر مجھے غم میں مبتلا کر جس طرح تیرا

حبیب محمدؐ اپنے کے غم میں مبتلا ہوگا۔ پس اللہ نے ان کو یحییٰ عطا فرمایا اور وہ اس کے غم میں مبتلا ہوئے۔(البرہان۔ج ۵۔ص ۱۰۲)

فوائد:۔

1. معصوم نبیؑ زکریاؑ نے حسینؑ کا غم منانے کیلئے معصوم نبی یحییٰؑ کو حسینؑ کی شبیہہ اللہ سے کہہ کر بنوایا۔ انکو شہید بھی مولا حسینؑ کی طرح کیا گیا۔ اور اللہ کا نبیؑ تین دن مسجد میں امام حسینؑ کے غم میں گریہ و ماتم کرتے ہوئے نوحہ پڑھتے رہے اور غم حسینؑ میں اضافے کی دعا اپنے لیئے مانگتے رہے اور غم حسینؑ کی خاطر اپنا نبی بیٹا قربان کر دیا۔ ایسی عظیم مثال عزاداری ناممکن ہے۔ اس کے برعکس مقصر یزیدی ملاں غم حسینؑ میں اپنے جسم کو ماتم و زنجیر زنی سے تکلیف دینے کو حرام قرار دیتا ہے۔ درحقیقت غم حسینؑ میں تمام انسان جان قربان کر دیں پھر بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

2. غم حسینؑ میں گریہ و ماتم کرنا نوحہ پڑھنا خون کے آنسو رونا خون بہانا انبیاءؑ اور معصومینؑ کی سنت ہے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کربلا کی قربانی سے پہلے ہی سے کروا رہا ہے۔ حضرت یحییٰؑ امام حسینؑ کی شبیہہ بنے اس لیئے وہ جنت میں امام حسینؑ کے بھائی کے درجہ پر فائز ہوں گے۔

❖......❖......❖

۴۸ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ

وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝۴۹ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ

عَلِيًّا ۝۵۰

پس جب اس نے چھوڑ دیا ان لوگوں کو اور ان کے معبودوں کو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیئے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا اور ان کو اپنی رحمت عطا کی اور ان کیلئے علی لسان صدق قرار دیا۔(مریمؑ -49-50)

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت ابراھیمؑ نے اللہ سے دعا کی کہ ان کیلئے بعد میں آنے والوں میں لسان صدق قرار دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا" ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیئے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا اور ہم نے اپنی رحمت میں سے ان کو دیا اور ان کیلئے علی لسان صدق قرار دیا"، یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ۔(البرہان۔ج ۵۔ص ۱۲۶)

فوائد:۔

اولی العزم رسول ابراھیم خلیل اللہ یہ چاہتے ہیں کہ امامت و ولایت حضرت اسماعیلؑ کی ذریت میں ہو جن میں اللہ عزوجل کی اعلیٰ اور سچی زبان لسان اللہ مولا علیؑ ہوں۔ اس کے برعکس شجرہ خبیثہ کا مقصر ملاں لوگوں کو عقاید و اعمال سے ذکر اللہ لسان اللہ کو نکال دینے کا فتویٰ دیتا ہے کیونکہ جھوٹ اور باطل والے سچائی اور حق کو برداشت نہیں کر سکتے۔

❖......❖......❖

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ

الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝۷۳ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّ رِئۡیًا ۝ قُلۡ مَنۡ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ فَلۡیَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ۬

حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا ۝ وَیَزِیۡدُ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًی ؕ وَالۡبٰقِیٰتُ

الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیۡرٌ مَّرَدًّا ۝

اور جب ان لوگوں کو ہماری واضح آیات سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں ہم دونوں گروہوں میں سے کس کا مقام بہتر ہے اور کس کی مجلس زیادہ اچھی ہیں۔ حالانکہ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کیا ہے جو ان سے زیادہ اچھا سروسامان اور شان وشوکت رکھتی تھیں۔ ان سے کہو جو شخص گمراہی میں ہوتا ہے اسے رحمان مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس چیز کو دیکھ لیتے ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا عذاب یا قیامت۔ تب انہیں معلوم ہوجاتا ہے کہ کون برے مقام پر ہے اور کس کا جتھا کمزور ہے۔ اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کی ھدایت میں اضافہ کرتا ہے اور باقیات الصالحات ہی تیرے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔ (مریمؑ -73-76)

لَا یَمۡلِكُوۡنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ۝

(اس وقت) وہ کسی سفارش (شفاعت) کا اختیار نہیں رکھتے ہوں گے سوائے ان کے جنہوں نے رحمان کے ہاں کوئی عھد لے لیا ہو۔ (مریمؑ -87)

۹۵ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ۝ فَاِنَّمَا

یَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَتُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ۝

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں عنقریب رحمان ان کیلئے (دلوں میں) محبت قرار دے گا۔ پس ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں صرف اس کیلئے آسان کیا ہے تاکہ تم اس سے متقین کو بشارت دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو ڈراؤ۔ (مریمؑ -96-97)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے ان لوگوں سے جو

ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کا مقام اچھا ہے اور مجلسیں اچھی ہیں'' کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہؐ نے قریش کو ہماری ولایت کی دعوت دی تو انہوں نے فرار کیا اور انکار کیا۔ قریش میں سے ''جن لوگوں نے کفر کیا ان لوگوں سے کہا جو ایمان لائے'' یعنی امیر المؤمنینؑ اور ہم اھل بیتؑ کا اقرار کرنے والے ''ہم فریقوں میں سے کس کا بہتر مقام ہے اور اچھی مجلسیں ہیں'' یہ منکرین کی رائے تھی تو اللہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی امتوں میں سے ''ہم نے کتنی ہی امتوں کو ان سے پہلے ھلاک کیا جن کے پاس اچھا سروسامان اور شان وشوکت تھی''۔ ''کہہ دو جو گمراہی میں ہوتا ہے رحمان اسے مہلت دیتا ہے'' یعنی وہ تمام کے تمام گمراہی میں ہیں جو امیر المؤمنینؑ اور ہماری ولایت پر ایمان نہیں رکھتے پس وہ گمراہ ہیں اور گمراہ کرتے ہیں پس ان کو انکی گمراہی اور سرکشی میں مہلت دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ مرجاتے ہیں اور وہ برے مقام پر چلے جاتے ہیں اور انکا جتھا بہت کمزور ہے۔ اور ''حتیٰ کہ وہ اس چیز کو دیکھ لیتے ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے'' اس سے مراد ظہور قائمؑ اور قیامت ہے پس اس دن وہ جان لیں گے کہ اللہ کی طرف سے ان کے سامنے اس کا ولیؑ نازل ہوگا۔ اور ''کون برے مقام پر ہے'' یعنی امام قائمؑ کے نزدیک ''اور کس کا جتھا کمزور ہے''۔ ''اور جو لوگ ھدایت یافتہ ہیں اللہ ان کی ھدایت میں اضافہ کرتا ہے'' یعنی اس دن ان کی ھدایت پر ھدایت کا اضافہ ہوگا ان کی امام قائمؑ کی اتباع کرنے کی وجہ سے کیونکہ وہ نہ ان کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ ان کا انکار کرتے ہیں۔ ''وہ سفارش کا حق نہیں رکھتے سوائے ان کے جنہوں نے رحمان کے ہاں عھد لے لیا ہو'' یعنی سوائے ان کے جنہوں نے امیر المؤمنینؑ اور ان کے بعد آئمہؑ کی ولایت کے ساتھ اللہ کی اطاعت کی وہی اللہ کے نزدیک عھد ہے۔ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے عنقریب رحمان ان کیلئے محبت قرار دے گا'' یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ وہی محبت ہے جو اللہ فرماتا ہے۔ اور ''پس ہم نے اس کو تمہاری زبان میں صرف اس لیئے آسان کیا ہے تا کہ اس سے متقین کو بشارت دو اور ہٹ دھرم قوم کو ڈراؤ'' یعنی اللہ نے آپؐ کی زبان سے آسان کر دیا جب آپؐ نے امیر المؤمنینؑ کی ولایت کا علم نصب کر دیا تو اس سے مومنین کو بشارت دی اور کافروں (منکرین) کو اس سے ڈرایا یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ اپنی کتاب میں ہٹ دھرم کہتا ہے یعنی کافر۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۱۳۷)

فوائد:۔

1. پہلی امتوں میں سے جو ھلاک ہوئیں وہ ولایت علیؑ کے انکار کی وجہ سے ہوئیں۔ ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والوں کو امام زمانہؑ کے ظہور تک اللہ مہلت دے رہا ہے پھر ان منکروں کو اپنی قوم پرستی اور اقتدار کی کمزوری کا پتہ چل جائے گا۔
2. اللہ عزوجل کی اطاعت ولایت معصومینؑ کے اقرار کے ساتھ مشروط ہے یہی وہ عھد ہے جو اللہ کے نزدیک شفاعت ونجات کا ضامن ہے۔
3. معصومینؑ کی محبت ومودت اللہ رحمان کی عظیم نعمت ہے جو اللہ دلوں میں ڈالتا ہے جس پر مومنین اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ یہ سب سے اول اور اعلیٰ ترین نعمت ہے۔ اس نعمت سے دنیا اور آخرت کا کوئی مرحلہ مشکل نہیں رہتا۔ رسول اللہؐ نے بار بار ہزار ہا مواقع پر اعلان ولایت کر کے اس کو آسان کر دیا ہے۔

❖......❖......❖

سورة طٰهٰ

طٰهٰ ۚ مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی ۙ اِلَّا تَذۡکِرَۃً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی ۙ

طٰہٰ۔ ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ مگر یہ تو تذکرہ ہے ہر اس کیلئے جو ڈرے۔(طٰہٰ-1-3)

1. امام جعفر صادقؑ سے طٰہٰ کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ طٰہٰ نبی اکرمؐ کے اسمائے مبارک میں سے ایک اسم ہے اور اس کا مطلب حق کا طالب اور اس کی طرف ھدایت کرنے والا ہے۔(البرہان۔ج ۵۔ص ۱۵۴)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ جب نماز پڑھتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہوتے حتیٰ کہ پاؤں سوجھ گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نازل فرمایا طٰہٰ یعنی طیئ زبان میں یا محمدؐ۔ ہم نے قرآن اس لیئے تم پر نازل نہیں کیا کہ تم مشقت کرو مگر یہ تذکرہ ہے اس کیلئے جو ڈرتا ہے۔(البرہان۔ج ۵۔ص ۱۵۵)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے چہاردہ معصومینؑ کو اپنی معرفت اور محبت کیلئے خلق فرمایا اور کائنات کو معصومینؑ کی محبت اور معرفت کیلئے پیدا کیا۔ محبت کرنے والا خالق معصومینؑ اپنی محبوب ہستیوں کو مشقت اور تکلیف میں نہیں دیکھنا چاھتا۔ معصومینؑ نے آسمانوں پر ملائکہ کو تعلیم دی کہ کس طرح اللہ کی عبادت کریں اور زمین پر بھی مخلوق کی تعلیم کی خاطر عبادت کرتے ہیں اور اللہ کی محبت میں ہر چیز قربان کردی۔

2. بصیرت کے اندھے مقصر ملاں نے یہ سمجھا کہ معصومین کو عبادت اور شہادت پانے کی وجہ سے درجات ملے اور منکرِ ولایت مقصر ملاں بھی چند دن دکھاوے کی ٹکریں مار کر انبیاءؑ سے افضل ہو جاتا ہے۔ اسی لیئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے حبیبؐ ساری ساری رات عبادت نہ کرو مشقت نہ اٹھاؤ یہ قرآن تو متقین کیلئے تذکرۂ ولایت ہے۔

❖......❖......❖

فَاَوۡجَسَ فِیۡ نَفۡسِہٖ خِیۡفَۃً مُّوۡسٰی ۚ قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰی ۚ

پس موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا مت ڈرو۔ بیشک تم ہی غالب رہو گے۔ (طٰہٰ-67-68)

1. نبی اکرمؐ سے ایک یہودی نے سوال کیا کہ آپؐ افضل ہیں یا موسیٰؑ بن عمران نبی جس سے اللہ نے کلام کیا اور ان کو تورات اور عصا عطا کیا اور اس کیلئے سمندر شق کیا اور اس پر بادل کا سایہ کیا؟ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ کسی بندے کیلئے یہ پسندیدہ بات نہیں کہ اپنی ذات کی پاکیزگی بیان کرے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جب آدمؑ سے ترک اولیٰ ہوا تو توبہ کرتے ہوئے کہا اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں مجھے معاف فرما۔ تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی۔ اور نوحؑ جب کشتی پر سوار ہوئے اور غرق ہونے کا خطرہ ہوا تو کہا: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے غرق ہونے سے بچالے تو اللہ نے ان کو اس سے نجات دی۔ اور جب ابراھیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو کہا اے اللہ میں تجھ کو محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس سے نجات دے تو اللہ نے اسے ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔ اور جب موسیٰؑ نے عصا پھینکا اور اپنے دل میں خوف محسوس کیا تو کہا اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے امان دے تو اللہ جل جلالہ نے فرمایا ''مت ڈرو بیشک تم ہی غالب رہو گے''۔ اے یہودی اگر موسیٰؑ مجھے پالیں اور پھر مجھ پر اور میری نبوت پر ایمان نہ لائیں تو اس کا ایمان اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ اس کی نبوت اس کو کوئی نفع

پہنچا سکے گی۔اے یہودی میری ذریت میں سے جب مھدیؑ ظہور کریں گے تو عیسیٰؑ بن مریمؑ ان کی نصرت کیلئے نازل ہوں گے اوران کو آگے کرے ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔(البرہان۔ج۵۔ص۱۷۶)

فوائد:۔

1. اولی العزم مرسلین کی دعا سخت مصیبت کے وقت بھی اللہ محمدؐ وآل محمدؐ کے ذکر اور وسیلے کے بغیر نہیں سنتا۔اور مقصر ملاں اپنے آپ کو(نعوباللہ) مولا علیؑ سے افضل سمجھتا ہے کیونکہ مولاؑ کی ولایت کی گواہی سے انکار کرتا ہے اور اپنا ذکر خود خبیث سجدے میں کرتا ہے کہ اے رب مجھ کمزور ذلیل حقیر بندے پر رحم کر۔کیا اللہ ایسے شیطان کی دعا سنے گا یا نماز قبول کرے گا؟ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:''میں کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل اس سے قبول نہیں کرتا سوائے اقرار ولایت علیؑ کے، میرے رسول احمدؐ کی نبوت کے ساتھ''۔

اقرار کا واضح مطلب ہے کہ زبان کے ساتھ گواہی دینا اور یہ ہر عمل پر لاگو ہے تو کیا ملاں کی نماز عمل نہیں ہے؟ یا ناصبی ملاں کی نماز وہ بدعملی ہے جس کا ذکر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:''ہم اھل بیتؑ کا ناصبی دشمن، ہمیں پرواہ نہیں کہ وہ روزے رکھے یا نماز پڑھے یا زنا کرے یا چوری کرے، بیشک وہ دوزخ میں جائے گا۔'' ناصبی اسے کہتے ہیں جو ولایت معصومینؑ کے سامنے اپنی ولایت کا جھنڈا نصب کرے۔ناصبی مقصر کی تشریح امامؑ نے سورۃ البقرہ کی آیت 78-79 کی تفسیر کرتے ہوئے فرمادی ہے کہ ناصبی وہ شیعہ ملاں ہیں جو معصومینؑ کی ولایت وعظمت کی مخالفت کرتے ہیں اور وہ فوج یزید لعنت اللہ سے بدتر لوگ ہیں۔

❖......❖......❖

وَاِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰی ۝۸۲

اور بیشک میں توبہ قبول کرنے والا ہوں اس شخص کیلئے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل صالح کیئے پھر ہدایت پا جائے۔(طٰہٰ-82)

1. امام محمد باقرؑ نے سدیر کا ہاتھ پکڑا اور بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے سدیر، انسانوں کو ضرور حکم دیا گیا ہے کہ ان پتھروں (کی عمارت) کے پاس آئیں پھر ان کا طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں تا کہ ہم انہیں اپنی ولایت تعلیم فرمائیں اور یہی اللہ کا قول ہے''اور بیشک میں غفار ہوں اس کیلئے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر ہدایت پا جائے'' پھر اپنے دست مبارک سے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہماری ولایت کی طرف۔(اقتباس حدیث)(البرہان۔ج۵۔ص۱۷۸)

2. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ اللہ کی قسم تجھے صرف اس لیئے خلق کیا گیا تا کہ تیرے رب کی عبادت کی جائے اور تجھ سے دین کے نشان معلوم ہوں اور تجھ سے بوسیدہ راہ کی اصلاح ہو جائے اور تحقیق وہ گمراہ ہو گیا جو تجھ سے گمراہ ہوا اور وہ ہرگز اللہ عزوجل کی طرف ہدایت نہیں پاتا جو تیری طرف اور تیری ولایت کی طرف ہدایت نہیں پاتا اور یہی میرے رب عزوجل کا قول ہے''اور بیشک میں غفار ہوں اس کیلئے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور صالح عمل کرے پھر ہدایت پائے''یعنی تیری ولایت کی طرف۔(اقتباس حدیث)(البرہان۔ج۵۔ص۱۷۸)

3. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور صالح عمل کرے مگر ہماری ولایت کی اور ہماری مودت کی اور ہمارے فضائل کی معرفت کی طرف ہدایت نہ پائے تو اسے ان چیزوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔(البرہان۔ج۵۔ص۱۸۰)

فوائد:۔

1. ہدایت یافتہ وہی شخص ہے جس کے عقیدے، دین اور اعمال کی بنیاد ولایت علیؑ ہو۔معصومینؑ کی مودت، ان کے فضائل اور عصمت پر مکمل یقین اور اللہ کے حضور ان کی ولایت کے اقرار کے بغیر نیک اعمال بے فائدہ ہیں۔معرفتِ ولایتِ مولا علیؑ ہی معرفت نبوت ورسالت اور معرفت الٰہی ہے۔

❖......❖......❖

یَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوۡلًا ۝۱۰۹ یَعۡلَمُ

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

اس دن سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر جس کیلئے رحمان اجازت دے اور اس کے قول سے راضی ہو۔ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور وہ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے اور چہرے (سر) حیّ و قیوم کے سامنے جھک جائیں گے اور یقیناً وہ نامراد ہو گا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا اور جو نیک اعمال کرے اور مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا خوف نہیں ہو گا اور نہ حق تلفی کا۔ (طٰہٰ-109-112)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قیامت کے دن کوئی محمد مصطفیٰؐ کی شفاعت نہیں پا سکے گا سوائے اس کے جس کے لیئے رحمان اطاعتِ آل محمدؐ کی وجہ سے اجازت دے گا اور اس کے قول اور عمل سے راضی ہو گا اور وہ انؑ کی مودت پر زندہ رہا اور اسی پر اسے موت آئی پس اللہ اس کے قول و عمل سے راضی ہو گیا۔ اور چہرے حیّ و قیوم کے سامنے جھک جائیں گے اور تحقیق وہ نامراد ہو گا جس نے آل محمدؐ پر ظلم کا بوجھ اٹھایا، اور جس نے نیک اعمال کیئے اور وہ مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا خوف نہ ہو گا اور نہ حق تلفی کا۔ یعنی مومن جو آل محمدؐ سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھے۔

(البرہان۔ ج۵۔ ص۱۸۹)

فوائد:۔

1. معصومینؑ کی شفاعت اس کے لیئے ہے جس کے قول سے اللہ راضی ہے یعنی اس کا قول ثابت ہو اور قولِ ثابت وحدانیت، رسالت اور ولایت کی گواہی اور اقرار کا نام ہے۔ تو مومن وہ شیعہ ہے جو قول ثابت کا اقرار کرتے ہوئے نیک اعمال کرے اور اسی ولایت علیؑ کے یقین پر اسے موت آئے اور دشمنان آل محمدؐ پر لعنت و تبرا بھی کرتا ہو۔

❖......❖......❖

وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾

اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم کو ایک حکم دیا تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا۔ (طٰہٰ-115)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا اللہ نے نبیوںؑ سے میثاق لیا اور فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، اور یہ محمدؐ میرا رسول اور علیؑ امیر المؤمنین؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو اللہ نے ان کو نبوت عطا فرما دی۔ پھر اولی العزم (رسولوں) سے میثاق لیا کہ میں تمہارا رب ہوں اور محمدؐ میرا رسول ہے اور علیؑ امیر المؤمنین اور انؑ کے بعد اوصیاءؑ میرے اولیاء امر اور میرے علم کے خزانہ دار ہیں اور یہ کہ میں اپنے دین کی نصرت مھدیؑ کے ذریعے کروں گا اور اسی کے ذریعے اپنی حکومت قائم کروں گا اور اسی کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کے ذریعے طوعاً یا کرھاً عبادت کرواؤں گا۔ انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب ہم اقرار کرتے ہیں اور ہم گواہی بھی دیتے ہیں۔ آدمؑ نے نہ انکار کیا اور نہ اقرار کیا۔ تو اللہ نے مھدیؑ کے بارے میں ان پانچ کی عزیمت ثبت کر دی اور آدمؑ کی اقرار پر عزیمت نہ ہوئی اور یہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے ''اور یقیناً ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک حکم دیا تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا''۔ (البرہان۔ ج۵۔ ص۱۹۱)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اور یقیناً ہم نے آدمؑ کو اس سے پہلے ایک حکم دیا تھا جو محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور انکی ذریت کے آئمہؑ کے بارے میں تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا۔

(البرہان۔ج۵۔ص۱۹۱)

فوائد:۔

1. حضرت آدمؑ نے اقرار ولایت سے ہرگز انکار نہیں کیا مگر ذرا سا توقف کرنے سے اولی العزم کا عھدہ نہ مل سکا۔ جنہوں نے بلا توقف اقرار ولایت کیا اور شہادت بھی دے دی اللہ کے حضور میں وہ اولوالعزم رسول قرار پائے۔ جس طرح ملائکہ میں سے جو مودت اور معرفت ولایت مولا علیؑ میں بہت زیادہ شدت رکھتے تھے وہ مقربین اور سردارِ ملائکہ قرار پائے۔

اب اللہ عزوجل کے نزدیک ان لوگوں کا کیا انجام ہوگا جو ولایت علیؑ کے اقرار اور شہادت دینے سے روکتے ہیں وہی جبار وقہار بہتر جانتا ہے۔

❖......❖......❖

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا م بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى لا ۵

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝۱۲۳ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝۱۲۴ قَالَ رَبِّ لِمَ

حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝۱۲۵ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا

ج وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝۱۲۶ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ م

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝۱۲۷

فرمایا تم سب یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ پس جب تمہارے پاس میری طرف سے ھدایت آئے تو جو میری ھدایت کی اتباع کرے گا تو وہ نہ بھٹکے گا اور نہ بدبخت ہوگا اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا تو اس کیلئے تنگ (دنیاوی) زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا جبکہ (دنیا میں) میں آنکھوں والا تھا۔ اللہ کہے گا اسی طرح ہماری آیات تیرے پاس آئیں تو تو نے انہیں بھلا دیا اور اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح ہم اس شخص کو جو حد سے گذر جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے بدلہ دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ (طہٰ-123-127)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ''پس جو میری ھدایت کی اتباع کرے گا تو وہ نہ بھٹکے گا اور نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا'' کے بارے میں فرمایا جس نے آئمہؑ کو بلند کیا اور ان کے امر کی اتباع کی اور انؑ کی اطاعت کو ہرگز نہ چھوڑا۔ ''اور جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا تو اس کیلئے تنگ زندگی ہوگی''، یعنی ولایت

امیرالمؤمنینؑ سے منہ موڑا۔''اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا محشور کریں گے''یعنی قیامت میں آنکھوں سے اندھا اور دنیا میں ولایت امیرالمؤمنین سے دل کا اندھا اور وہ قیامت میں متحیر ہوگا۔ وہ کہے گا''اے رب تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا جبکہ میں آنکھوں والا تھا''۔اللہ فرمائے گا''جس طرح ہماری آیات تیرے پاس آئیں تھیں''اور آیات آئمہؑ ہیں''تو تو نے انہیں بھلا دیا اور اسی طرح آج تو بھلایا جارہا ہے''یعنی تو نے انہیںؑ ترک کردیا تھا اور اسی طرح آج تمہیں دوزخ میں ترک کیا جارہا ہے جیسے تو نے آئمہؑ کو چھوڑ دیا تھا اور ان کے امر کی ہرگز اطاعت نہ کی اور نہ انؑ کا قول(حدیث) سنا۔''اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں جو حد سے گذر جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے''یعنی جس نے ولایت امیرالمؤمنینؑ میں کسی اور کو شریک کیا اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لایا اور آئمہؑ کی مخالفت کرتے ہوئے ان کو چھوڑ دیا اور ان کے نقش قدم کا اتباع نہ کیا اور نہ ان سے محبت کی۔(البرہان۔ج۵۔ص۱۹۴)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: اے لوگو اللہ کی ھدایت کی اتباع کرو رشد و ھدایت پاجاؤ گے اور وہ میری ھدایت ہے اور میری ھدایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ھدایت ہے پس جس نے اسؑ کی ھدایت کی میری حیات ظاہری میں اور میری شہادت کے بعد اتباع کی تو اس نے میری ھدایت کی اتباع کی اور جس نے میری ھدایت کی اتباع کی تو اس نے اللہ کی ھدایت کی اتباع کی وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ شقی ہوگا۔(پھر آپؐ نے مندرجہ بالا آیات تلاوت فرمائیں)
(البرہان۔ج۵۔ص۱۹۵)

فوائد:۔

1. جو ولایت مولا علیؑ کے ذکر سے منہ موڑتا ہے وہ اللہ کے نزدیک گمراہ، بدبخت، شقی القلب، بصیرت کا اندھا اور مغضوب ہوتا ہے۔اس نے اللہ ھادی برحق رحمان و کریم کی صامت اور ناطق آیات سے آنکھیں چرائیں، معصومینؑ کی اخبار و احادیث اور قول و امر کو چھوڑ کر منکر ولایت ملاں کے فتووں پر بڑی احتیاط کے ساتھ عمل کیا۔مقصر ملاں اللہ تعالیٰ اور معصومینؑ کی ولایت و اطاعت میں بھی فرق ڈالتا ہے اس کی جماعت بندی اور درجے بناتا ہے تاکہ مسئلہ پیچیدہ اور گورکھ دھندا نظر آئے اور مقلد مجبور ہو کر ملاں کے قدموں میں گر جائے۔حالانکہ معصومینؑ کے اقوال اور آیات الٰہی کے تحت اللہ اور اس کے معصومینؑ کی ولایت، معرفت، اطاعت، امر، عمل اور مشیت ایک ہی ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ الانبیاء

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِیۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ مَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَهُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ۙ لَاهِیَةً قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَاَسَرُّوا

النَّجْوَى ۖ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ هَلْ هَٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ اَفَتَاتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

تُبْصِرُوْنَ ۝ قٰلَ رَبِّىْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۫ وَهُوَ السَّمِيْعُ

الْعَلِيْمُ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ

كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں۔ نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے تازہ (ذکر) نصیحت مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے (مذاق میں) سنتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہیں اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں۔ یہ جو ظالم لوگ ہیں کہتے ہیں کیا یہ تم جیسا انسان نہیں؟ کیا تمہارے پاس جادو آیا ہے جبکہ تم بصارت رکھتے ہو؟ اے حبیب کہہ دو میرا رب آسمان اور زمین میں ہر قول جانتا ہے اور وہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ پراگندہ خواب ہیں بلکہ اس نے خود اسے گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے ورنہ لائے یہ کوئی نشانی (آیت) جیسے پہلے رسولوں کو بھیجا گیا تھا۔ ان سے پہلے کوئی بستی بھی جسے ہم نے ہلاک کیا ایمان نہ لائی۔ کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے۔ ہم نے تم سے پہلے بھی صرف مردوں کو رسول بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس تم لوگ اگر نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو۔ (الانبیاء-1-7)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ان کے دلوں میں تمہاریؐ اھل بیتؑ کی دشمنی ہے اور تمہارےؐ بعد ظلم ہے اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے" اور وہ چھپ کر سرگوشیاں کرتے ہیں جو لوگ ظلم کرتے ہیں کہتے ہیں کیا یہ صرف تمہاری طرح کا بشر نہیں ہے؟ کیا تمہارے پاس جادو آیا ہے جبکہ تم بصارت رکھتے ہو؟" (البرہان۔ج ۵۔ص ۲۰۶)

2. "کیا تمہارے پاس جادو آیا ہے جبکہ تم بصارت رکھتے ہو" یعنی تمہارے پاس محمد مصطفیؐ آئے ہیں جن کو (نعوذ باللہ) جادوگر کہتے ہو۔ اے محمدؐ ان سے کہہ دو "میرا رب آسمان اور زمین میں ہر قول جانتا ہے" یعنی جو کچھ آسمان اور زمین میں کہا جاتا ہے۔ پھر اللہ نے قریش کا قول بیان کیا کہ کہتے ہیں "بلکہ کہتے ہیں یہ پرگندا خواب ہیں بلکہ اسے گھڑ لیا ہے" یعنی جو ہم محمدؐ کو خبر دیتے ہیں جو وہ خواب میں دیکھتے ہیں اور کچھ نے کہا کہ اسے گھڑ لیا ہے یعنی جھوٹ موٹ ہے اور بعض نے کہا "بلکہ یہ شاعر ہے ورنہ کوئی نشانی کیوں نہیں لاتا جیسے پہلے رسولوں کو بھیجا گیا" تو اللہ ان کی تردید میں فرماتا ہے "ان سے پہلے کوئی بستی بھی جسے ہم نے ہلاک کیا ایمان نہ لائی" یعنی یہ کیسے ایمان لائیں گے جبکہ ان سے پہلے لوگ بھی نشانیوں پر ایمان نہ لائے حتیٰ کہ ھلاک ہوئے۔ (حدیث۔تفسیر

قمی۔ص۴۲۴)

3. امام محمد باقرؑ سے زرارہ نے پوچھا کہ ''پس پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے'' سے کون مراد ہیں؟ فرمایا: اللہ کی قسم ہم۔ پوچھا: تو آپؑ ہے جن سے پوچھا جاتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: اور ہم سوال کرنے والے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: تو ہم پر واجب ہے کہ آپ سے پوچھیں؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: اور آپ پر فرض ہے کہ ہمیں جواب دیں؟ فرمایا: نہیں۔ وہ ہم پر منحصر ہے اگر ہم چاہیں تو کریں اور اگر چاہیں تو چھوڑ دیں۔ ''یہ ہماری عطا ہے احسان کرو یا روک لو کوئی حساب نہیں''۔(ص-39)(البرہان۔ج۵۔ص۲۰۷)

4. ایک شخص نے عرض کی کہ ہمارے پاس کچھ لوگ گمان کرتے ہیں ک اللہ عزوجل نے قول ''پس اھل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے'' سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں؟ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ان کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ انہیں اپنے دین کی دعوت دیں۔ پھر اپنے دست مبارک سے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ہم اہل ذکر ہیں اور ہم سے پوچھا جاتا ہے اور ذکر کے دو معنی ہیں: ایک نبیؐ کہ یقیناً ان کا اسم ذکر ہے۔ اللہ کا فرمان ہے ''ذکر رسول'' اور دوسرا قرآن۔ اللہ کا قول ہے ''بیشک ہم نے اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں'' اور اھل بیتؑ ہی اھل قرآن اور اھل نبیؐ ہیں۔ (البرہان۔ج۵۔ص۲۰۷)

فوائد:

1. ظہور امام زمانہؑ کا وقت قریب ہے پھر بھی لوگ غفلت وگمراہی میں ہیں کہ جب بھی کوئی ولایت علیؑ (ذکر اللہ) کی آیت یا حدیث پیش کی جاتی ہے تو مذاق میں اڑا دیتے ہیں کہ ولایت علیؑ کے سوا دین میں کچھ اور نہیں ہے؟ مقصر ظالم یہ بھی کہتے ہیں کہ معصومینؑ ہم جیسے ہی تو بشر تھے سب شھید ہو گئے ان کو آرام سے اپنے روضوں میں سونے دو، اب ہم دین کے ٹھیکیدار ہیں۔ مگر اللہ ان کی یہ سب باتیں ریکارڈ کر رہا ہے۔ پہلی قومیں بھی ولایت علیؑ کے انکار کی وجہ سے ھلاک کر دی گئیں۔ مقصرین کہتے ہیں کہ معصومینؑ کی شان میں لکھی گئی کتب علم الاصول اور علم الرجال کے حساب سے قابل اعتبار نہیں یہ پراگندہ خواب ہیں اور ذاکر اور خطیب جو بیان کرتے ہیں یہ شاعری ہے حقیقت نہیں ہوتی، اگر دین کی کوئی بات پوچھنی ہے تو مقصر ملاں سے پوچھو کیونکہ وہی اھل ذکر ہے اور بنی اسرائیل کے معصوم انبیاءؑ سے افضل ہے (نعوذ باللہ)

❖......❖......❖

۴۶ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝۴۷

اور قیامت کے دن ہم عدل وانصاف والے میزان قائم کریں گے پھر کسی شخص پر ذرا برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر (کسی کا کوئی عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کیلئے کافی ہیں۔ (الانبیاء۔47)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم عدل وانصاف والے میزان ہیں۔ (الصافی۔ج۲۔ص۴۶۲)

2. اے اللہ کے بندو! جان لو کہ اہل شرک کیلئے تو میزان نصب ہی نہیں کئے جائیں گے اور نہ ان کیلئے دفتر کھولے جائیں گے وہ تو گروہ در گروہ جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے اور صرف اہل اسلام کیلئے میزان نصب کئے جائیں گے اور دفتر کھولے جائیں گے پس اللہ سے ڈرو اے اللہ کے بندو۔ (اقتباس حدیث۔امام سجادؑ)(البرہان۔ج۵۔ص۲۲۶)

فوائد:

1. قیامت کے دن میزانِ عدل ولایتِ معصومینؑ ہوگا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی معصومین کی محبت ہوگی کامیاب ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہرگز ناممکن ہے کہ کسی کے دل میں ولایت علیؑ بھی ہو اور ولایت وعزاداری کے مخالف مقصر ملاں کی محبت بھی ہو کیونکہ حق اور باطل یکجا نہیں ہو سکتے۔ ولایت علیؑ میں شرک نہیں ہوسکتا۔ مقصر

ملاں کی ولایت کا عقیدہ باطل اور شرک ہے۔ نجات کا دارومدار ولایتِ علیؑ پر ہے اسی لیئے اللہ علی العظیم فرماتا ہے کہ "اگر تمام لوگ علیؑ کی ولایت جمع ہو جاتے تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا"

❖......❖......❖

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝

ہم نے کہا اے آگ! ابراھیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ (الانبیاء۔69)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب ابراھیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو انہوں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں مجھے اس سے نجات دے تو اللہ نے اسے ان پر ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔

(البرہان۔ج۵۔ص۲۳۳)

فوائد:۔

اس کا بیان سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 67-68 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❖......❖......❖

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

ان کو وہ بڑی گھبراہٹ رنج نہیں دے گی اور ملائکہ ان کے استقبال کو آئیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (الانبیاء۔103)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیشک قیامت کے دن علیؑ اور اسؑ کے شیعہ بہت زیادہ خوشبودار مشک کے ٹیلے پر ہونگے۔ لوگ خوف و گھبراہٹ میں ہوں گے اور وہ خوف میں نہیں ہوں گے۔ اور لوگ غم میں ہونگے اور وہ غم میں نہیں ہوں گے اور یہی اللہ کا قول ہے "ان کو بڑا خوف (قیامت کا دن) مغموم نہیں کرے گا اور ملائکہ ان کے استقبال کو آئیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔" (البرہان۔ج۵۔ص۲۵۴)

فوائد:۔

1. جو ولایت علیؑ کا قول و عمل سے قائل ہے اللہ تعالیٰ اس کا خوف و گھبراہٹ ختم کر دیتا ہے۔ جو غم امام مظلومؑ میں گریہ و ماتم کرتا ہے خون کا پرسہ واجب سمجھتا ہے وہ قیامت کے دن معصومینؑ کی زیارت کے شرف سے خوش ہوگا اور جو ظہور امام عصرؑ کے انتظار میں ہے اسے قیامت کی خوفناک منزلوں میں ہزاروں سال دھکے نہیں کھانے پڑیں گے۔

❖......❖......❖

۱۰۴ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ
الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِىْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾

اور تحقیق ہم نے ذکر کے بعد زبور میں (بھی) لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔ بیشک اس میں ایک پیغام ہے عبادت گذار لوگوں کیلئے۔اور ہم نے تم کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء-105-107)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور یقیناً ہم نے ذکر کے بعد زبور میں لکھ دیا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے''، یعنی ہم اور بیشک ''اس میں عابد لوگوں کیلئے پیغام ہے''، یعنی ہمارے شیعہ لوگ۔

(البرہان۔ج۵۔ص۲۵۶)

2. امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ زبور کیا ہے اور ذکر کیا ہے؟ فرمایا ذکر اللہ کے پاس ہے اور زبور جو داوڈ پر نازل کی گئی اور تمام کتاب (مکمل) جو نازل ہوئی وہ اھل علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔(البرہان۔ج۵۔ص۲۵۶)

3. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے'' کے بارے میں فرمایا کہ وہ آخرزمانے میں امام مھدیؑ کے اصحاب ہیں۔(البرہان۔ج۵۔ص۲۵۷)

فوائد:۔

۱۔ ہرلحہ ولایت علیؑ کا ذکر، یادِ غمِ حسینؑ اور انتظار ظہور قائمؑ میں عبادت گذار شیعوں کے لئے پیغام ہے کہ محمدؐ وآل محمدؐ حاضر و ناظر تمام عالمین کے لئے رحمت اور ہادی ہیں اس لئے انہیں کسی مقصر ملاں کے فتوؤں کی ضرورت نہیں اور زمین کے وارث جلد ہی زمین پر ولایت علیؑ کا نظام قائم کرنے والے ہیں۔

2. منکر ولایت مقصر ملاں حقِ معصومینؑ پر ڈاکہ ڈال کر خود وارث زمین بن بیٹھا ہے اور معصومینؑ کے حقِ وراثت والی آیات کے ساتھ اپنی تصویریں بھی شائع کرواتا ہے۔ایسے لوگ فدک چھیننے والوں کی مشترکہ اولاد ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ الحج

مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ﴿۱۵﴾

جو شخص یہ گمان (ظن) کرتا ہے کہ اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں ہرگز نصرت نہیں کرے گا تو اسے چاہیے کہ آسمان تک ایک رسی تانے پھر گلے میں ڈال کر لٹک جائے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس چیز کو دور کرتی ہے جو اسے ناگوار ہے۔(الحج-15)

1. ایک دن نبی اکرمؐ نے فرمایا: بیشک میرے رب نے مجھ سے اپنی نصرت کا وعدہ کیا ہوا ہے اور وہ اپنے ملائکہ سے میری مدد کرتا ہے اور وہ میرا ناصر ہے ان کے ذریعے اور علیؑ کے ذریعے جو میرا اخی میری اھل بیتؑ میں سے خاص ہے۔ پس یہ لوگوں پر گراں گذرا کہ علیؑ اسؐ کی نصرت کیلئے مخصوص ہے اور یہ ان کو نا گوار گذرا تو اللہ عزوجل نے فرمایا ''جو بھی یہ ظن کرے کہ اللہ اسؐ کی دنیا اور آخرت میں ہرگز نصرت نہیں کرے گا تو اسے چاہیے کہ آسمان تک ایک رسی تانے پھر (اپنا گلا) قطع کرلے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس کی ناگواری (غصے) کو دور کرتی ہے''۔ یعنی اپنی گردن میں رسی ڈال کر اپنے گھر سے آسمان تک تان دے حتیٰ کہ اس کی گردن کٹ جائے اور وہ مرجائے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس کے غصہ کو دور کرتی ہے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ص ۲۶۷)

فوائد:۔

1. ''یاعلیؑ مدد'' کے منکروں مقصروں کو اللہ اور رسولؐ کا عادلانہ مشورہ یہی ہے کہ خودکشی کرلو پھانسی چڑھ جاؤ تا کہ تمہارے نجس خون میں جو ولایت علیؑ کے خلاف غصے کا ابال آتا ہے ٹھنڈا ہو۔ بچنا ہو علیؑ سے تو جہنم میں جایئے۔

2. اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ دنیا و آخرت میں اللہ کی مدد اور نصرت کا نام مولا علیؑ مشکل کشا ہے۔ اللہ کے رسولوںؑ کا، اسکے دین کا، اسکے بندوں کا ناصر و مددگار مولا علیؑ ہے۔

❖......❖......❖

١٨ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ز فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ط يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝١٩ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝٢٠ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝٢١ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ق وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٢٢

یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیئے آگ کے لباس کاٹے جاچکے ہیں ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے ان کی کھالیں اور جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے گل جائے گا اور ان کے لیئے لوہے کے گرز ہیں۔ جب بھی وہ غم میں اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اس میں واپس (دھکیل) دیئے جائیں گے کہ چکھو (مزا) آگ کے عذاب کا۔ (الحج-19-22)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو جن لوگوں نے ولایت علیؑ سے کفر کیا ان کے لیئے آگ کے لباس کاٹے جاچکے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۵۔ص ۲۷۰)

2. مولا امام حسینؑ سے اللہ عزوجل کے قول ''یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا ہے'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ہم اور بنوامیہ۔ ہم نے اللہ عزوجل کیلئے جھگڑا کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ صادق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ کاذب ہے۔ پس ہم اور وہ قیامت کے دن دو فریق ہیں۔

(البرہان۔ج ۵۔ص ۲۷۰)

فوائد:۔

1. حق اور باطل میں جنگ یہی رہی ہے کہ باطل نے ولایت علیؑ کو چھوڑ کر اپنی ولایت کا اعلان کیا اور لوگوں نے ان کی بیعت کر لی کیونکہ وہ ولایت کو اللہ کی طرف سے نہیں سمجھتے بلکہ جو بھی جدو جہد کر کے ولی بن جائے۔ یہی حال آج کل کے منکرینِ ولایت اور مقصرین کا ہے کہ ولایت الٰہی جو کہ ولایت علیؑ ہے کو چھوڑ کر ولایت ملاں کی بیعت کر لی ہے اور آگ کے کپڑے سلوانے کا مجوسی درزی کو آرڈر بھی دے دیا ہے۔ ولایتِ مولا علیؑ سے جھگڑنے کا نتیجہ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کھل کر بیان فرما دیا ہے۔

❖......❖......❖

وَهُدُوٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِىْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾

اور ان کو طیب قول کی ھدایت دی گئی اور ان کو صراط حمید کی ھدایت دی گئی۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور جو روکتے ہیں اللہ کی سبیل سے اور مسجد حرام سے جسے ہم نے تمام لوگوں کیلئے برابر بنایا ہے اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے۔ اور جو شخص بھی اس میں ظلم کے ساتھ الحاد کرنے کا ارادہ کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ (الحج-24-25)

1. اللہ تعالیٰ کے قول ''اور ان کو طیب قول کی ھدایت دی اور صراط حمید کی ھدایت دی'' کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے اپنے صحابی سے فرمایا: اللہ کی قسم یہ وہ امر ہے جس پر تم ہو۔ (البرہان۔ج ۵۔ص ۲۷۵)

2. ''اور ان کو طیب قول کی ھدایت دی'' یعنی توحید و اخلاص ''اور ان کو صراط حمید کی ھدایت دی'' یعنی ولایت کی طرف۔ (حدیث۔تفسیر قمی۔ص ۴۳۹) (البرہان۔ج ۵۔ص ۲۷۵)

3. آیت نمبر 25 کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ اس کے بارے میں نازل ہوئی جو امیر المومنینؑ سے الحاد کرے اور ان پر ظلم کرے۔ (تفسیر قمی۔ص ۴۳۹)

فوائد:۔

1. جو لوگ قول طیب (توحید، رسالت، ولایت) کا اقرار کرتے ہیں اور ولایتِ مولا کی صراط حمید پر ثابت قدم ہیں انکے لیئے کنگن، ریشمی لباس اور ہمیشہ رہنے والی جنت ہے۔

1. جو لوگ اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ) سے روکتے ہیں اور کعبہ کو چھپاتے ہیں (غلافوں کے ساتھ) جو ولایتِ مولا علیؑ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے اور ولایت علیؑ سے الحاد کرتے ہیں ایسے ظالم ملحدین کیلئے دردناک عذاب ہے۔

❖......❖......❖

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿۲۹﴾

پھر وہ اپنی کثافتیں (میل کچیل) دور کریں اور اپنے نذریں پوری کریں اور قدیم گھر کا طواف کریں۔(الحج۔29)

1. امام محمد باقرؑ نے مکہ میں لوگوں کو دیکھا جو کچھ وہ کررہے تھے تو فرمایا: وہی کرر ہے ہیں جو جاھلیت میں کرتے تھے اللہ کی قسم ان کو یہ حکم تو نہیں دیا گیا۔ان کو تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنی کثافتوں کو دور کریں اور اپنی نذروں کو پوری کریں پھر ہمارے پاس آئیں تا کہ ہم ان کو ولایت کی خبر دیں اور وہ ہمارے لئے اپنی نصرت پیش کریں۔

(البرہان۔ج۵۔ص۲۸۶)

فوائد:۔

1. نذریں پوری کرنے کا مطلب مناسک حج ادا کرنا ہے اور کثافتیں دور کرنا بال اور ناخن کاٹنا ہے اور دراصل کثافتیں دور کرنے کا مطلب امامؑ سے ملاقات کر کے تزکیہ نفس کرنا ہے اور طواف کا مطلب فرض طواف اور طواف النساء ہے۔

2. حج کر کے تمام گناھوں سے توبہ کر کے ظاہری و باطنی میل کچیل اتار کر، ولایت علیؑ کے مخالفین کو پتھر مار کر متقی بن کر پھر معرفت ولایت علیؑ کی دھلیز پر سر تسلیم جھکا دینے کا حکم ہے اور سبیلِ ولایت میں اپنی جان و مال کو پیش کرنے کا حکم ہے۔

❖......❖......❖

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾

یہ وہ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار دیں گے تو نماز قائم کریں گے اور زکواۃ ادا کریں گے اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے لئے ہے۔(الحج۔41)

1. امام باقرؑ نے فرمایا یہ آیت آل محمدؐ کی شان میں ہے: مھدیؑ اور انکے اصحاب۔اللہ انکو زمین کے مشارق ومغارب پر اقتدار دے گا اور دین ظاہر و غالب کرے گا اور اللہ عزوجل انؑ کے اصحاب کے ذریعے بدعت اور باطل کو مار دے گا جیسے بیہودہ لوگوں نے حق کو مارا،حتی کہ ظلم کا نشان تک نظر نہ آئے گا اور وہ معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے لئے ہے۔(البرہان۔ج۵۔ص۳۰۲)

فوائد:۔

1. جب امام زمانہؑ قیام فرمائیں گے تو ولایت علیؑ کی دعوت دیں گے ولایت کی مخالفت سے منع کریں گے۔ولایت کے ذریعے لوگوں کا تزکیہ نفس ہوگا اور فلاح والی نماز قائم ہوگی۔

❖......❖......❖

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِىَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ

اِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ﴿۶۰﴾

یہ (ہے انکا انجام) اور جو کوئی بدلہ لے (ویسا ہی) جیسا کہ اسے ایذا دی گئی پھر (دوبارہ) اس کے خلاف بغاوت کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ معاف کرنے والا درگذر کرنے والا ہے۔ (الحج۔60)

1. اس میں رسول اللہؐ مراد ہیں جب قریش نے زبردستی آپؐ کو نکالا اور آپ ان سے نکل کر غار میں چلے گئے اور وہ آپؐ کے قتل کی خاطر آپؐ کی تلاش میں تھے، تو اللہ نے بدر کے دن ان سے بدلہ لیا تو عتبہ اور شیبہ اور ولید اور ابوجھل اور حنظلہ بن ابوسفیان وغیرہ قتل کئے گئے، پھر جب رسول اللہؐ نے دنیا سے پردہ فرمایا تو انہوں نے خون کا بدلہ مانگا تو حق سے بغاوت اور دشمنی میں مولا حسینؑ اور آلِ محمدؐ کو شہید کر دیا اور یزید لعنت اللہ نے جو اشعار کہے اس سے اس کی عکاسی ہوتی ہے:

اگر میرے بدر والے شیخ دیکھ رہے ہوتے
کہ خزرج نیزوں کے پڑنے سے پریشان ہیں
تو خوشی میں چیختے چلاتے
پھر کہتے: اے یزید! تیرے ہاتھ شل نہ ہوں
میں خندف میں سے نہیں اگر انتقام نہ لوں
آلِ محمدؐ سے انؐ کے کار رسالت کا
تحقیق ہم نے انکے سادات میں سے عظیم سید کو قتل کیا
اور بدر کا بدلہ لیا پس بدلہ پورا ہوا
اور یہی شیخ نے مجھے وصیت کی تھی
تو میں نے شیخ کی مانی جو اس نے مطالبہ کیا تھا
(وہ سرِ اقدس کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہنے لگا)
کاش میرے شیخ موجود ہوتے جو گذر گئے
حتی کہ وہ قیاس کرتے کہ قیاس میں یہ (کربلا)
ایام بدر کے برابر ہو گیا بلحاظ قیمت

اللہ تبارک وتعالی کے فرمان میں "اور جو بدلہ لے" سے مراد رسول اللہؐ ہیں اور ''جیسا کہ اسے ایذا دی گئی''، یعنی جب انہوں نے آپؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ ''پھر اس کے خلاف بغاوت کی تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا''، یعنی آپؐ کی ذریت میں امام قائمؑ کے ذریعے۔ (البرہان۔ج ۵۔ص ۳۱۶) (تفسیر قمی۔ص ۴۴۳)

فوائد:۔

1. فضائل وولایتِ علیؑ کے دشمنوں نے رسول اللہؐ اور انکی ذریت طاہرہ کو اذیتیں دیں اور بغض علیؑ میں بغاوتیں کیں اور آلِ محمدؐ کو شہید کیا۔ امام جعفر صادقؑ اور امام حسن عسکریؑ نے فوج یزید سے بھی بدتر ناصبی دشمنان اھل بیتؑ کی نشاندھی کی ہے کہ وہ شیعہ علماء کا لبادہ اوڑھ کر شیعوں میں داخل ہو جائیں گے اور قابل توجہ بننے کے بعد معصومینؑ کی شان میں گستاخی کریں گے اور جھوٹ پر جھوٹ کا اضافہ کرتے چلیں جائیں گے حالانکہ معصومینؑ ہر جس سے پاک ہیں، اب ایسے ناصبی مقصرین کا پول کھل چکا ہے مومنین جانتے ہیں کہ

کون لوگ ولایت علیؑ کے اقرار سے منع کر رہے ہیں؟ کون عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے دے رہا ہے؟ کون فدک کا غصب ہونا جائز کہہ رہا ہے؟ کون عصمت معصومینؑ پر حملے کر رہا ہے؟

❖......❖......❖

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

ہر امت کیلئے ہم نے مناسک قرار دیتے ہیں جس کے مطابق وہ مناسک ادا کرتے ہیں پس وہ اس امر میں تم سے تنازعہ نہ کریں تم اپنے رب کی طرف دعوت دو بیشک تم ہی سیدھے راستے پر ہو۔ اور اگر وہ تم سے جھگڑیں تو کہہ دو اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اس امر کے بارے میں جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بیشک اللہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے جانتا ہے بیشک یہ سب کچھ کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ کیلئے بالکل آسان ہے۔

(الحج۔67۔70)

1. جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: اے گروہ مہاجرین و انصار بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے "ہر امت کیلئے ہم نے مناسک قرار دیئے ہیں جس کے مطابق وہ مناسک ادا کرتے ہیں" منسک وہ امامؑ ہے جو ہر امت میں ان کے نبیؐ کے بعد ہے جس کی نشاندھی نبیؐ کرتا ہے خبردار امامؑ کی اطاعت لازم ہے وہی دین ہے اور وہی منسک ہے اور وہ میرے بعد تمہارا امام علیؑ بن ابی طالبؑ ہے یقیناً میں تمہیں اس کی ھدایت کی طرف دعوت دیتا ہوں کیونکہ وہ سیدھے رستے پر ہے۔ لوگ اس پر تعجب کرتے ہوئے اٹھے اور کہنے لگے اللہ کی قسم ہم ضرور اس امر میں تنازعہ کریں گے اور ہم اسؑ کی اطاعت پر کبھی راضی نہ ہوں گے اور یہ کہ رسول اللہؐ نے اسے اپنے پاس سے گھڑے لیا ہے۔ اسوقت اللہ عزوجل نے نازل فرمایا" تم اپنے رب کی طرف دعوت دو بیشک تم ہی سیدھے راستے پر ہو اور اگر وہ تم سے جھگڑا کریں تو کہہ دو اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اس امر کے بارے میں جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ کیا تم نہیں جانتے اللہ سب جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے بیشک یہ سب کچھ کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے"۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۱۷)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ لازم ہے۔ مولا علیؑ ہی دین الہی ہیں، وہی ھدایتِ مستقیم اور صراطِ مستقیم ہیں، وہی مناسک دین ہیں، اسی لیئے مولا علیؑ نے فرمایا ہے کہ میں ہی مومنین کی نماز ہوں، ان کا حج ہوں، ان کا جہاد ہوں، ان کی زکواۃ ہوں۔ کل کا کل دین، اسلام، ایمان مولا علیؑ ہیں۔ جسطرح رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھ کر لوگ آیات قرانی اور قول رسولؐ کا انکار

کرتے تھے اور دل میں ولایت علیؑ کی مخالفت کا مصمم ارادہ کرتے تھے یہی حال مقصر ملاں کا ہے کہ ہزار آیات واحادیث پیش کرو مگر وہ اپنی نجاست کی وجہ سے اقرار ولایت مولا علیؑ کرتا ہی نہیں اور احادیث رسولؐ کو نا قابل اعتبار قرار دیتا ہے۔ اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کتاب میں سب کچھ ہے، مقصر ملاں اس حقیقت کا بھی انکار کرتا ہے۔ اللہ تعالی منکرین ولایت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔

❖......❖......❖

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعۡرِفُ فِیۡ وُجُوۡهِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الۡمُنۡکَرَ ؕ یَکَادُوۡنَ یَسۡطُوۡنَ بِالَّذِیۡنَ یَتۡلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا ؕ قُلۡ اَفَاُنَبِّئُکُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِکُمۡ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ۝

اور جب ان کو ہماری واضح آیات سنائی جاتی ہیں تو تم ان لوگوں کے چہروں پر جنھوں نے کفر کیا ہے صاف طور پر کراہت دیکھتے ہو۔ وہ قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ ان سے کہو کیا میں تمہیں اس سے بھی بدتر چیز بتاؤں؟ وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (الحج۔72)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک قوم تھی کہ جب بھی اللہ کی کتاب میں کوئی آیت امیرالمومنینؑ کی شان میں نازل ہوتی جس میں ان کی اطاعت فرض ہوتی یا اس میں ان کی فضیلت ہوتی یا ان کی اھل بیتؑ کی شان میں ہوتی تو وہ اس پر غصے میں آجاتے اور کراہت کرتے حتی کہ انہوں نے کمر باندھ لی اور ایک بڑے کام کا ارادہ کر لیا اس (مولاؑ) کے خلاف اور رسول اللہؐ کے لئے بھی عقبہ کی رات ارادہ (قتل کا) کیا غیظ وغضب وحسد میں حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ (البرہان۔ج۵۔ص۳۱۸)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کی تبلیغ کرنے پر مسلمان قوم نے رسول اللہؐ کو کئی دفعہ شہید کرنے کی کوشش کی بالآخر زہر دلوانے میں کامیاب ہو گئے اور ولایت علیؑ کی تبلیغ کے سلسلے میں پہلے شہید خود رسول اللہؐ ہوئے۔ پھر مسلمانوں نے سیدۃ النساء العالمینؑ اور تمام اھل بیتؑ کو تبلیغ ولایت علیؑ کا صلہ شہادت کی صورت میں دیا۔
2. جب ولایت علیؑ والی آیات واحادیث مقصر ملاں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو اس کا چہرہ فضائل علیؑ کے حسد سے بگڑ جاتا ہے اور اپنی جہالت ونجاست کی وجہ سے غصے میں آ کر زبان سے مولا علیؑ کو شہید کرتا ہے یعنی ولایت علیؑ کی گواہی سے انکار کرتا ہے۔ ''اللہ اس کو قتل کرے جس نے آپؑ کو ہاتھوں یا زبان سے قتل کیا'' (مفاتح الجنان)۔ انکار ولایت کا صلہ آگ ہے۔

❖......❖......❖

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ارۡکَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَیۡرَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَجَاهِدُوۡا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجۡتَبٰىکُمۡ وَمَا جَعَلَ

عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَ تَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ۞

اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں (اس کام کیلئے) چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ اپنے باپ ابراھیمؑ کی ملت پر۔ اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے اس سے پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔ پس نماز قائم کرو اور زکواۃ دو اور اللہ کا دامن تھام لو۔ وہ تمہارا مولیٰ ہے، بہت ہی اچھا مولیٰ اور بہت ہی اچھا مددگار۔
(الحج۔77-78)

1. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں اور ہم ہی مجتبون (چنے ہوئے) ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے دین میں کوئی حرج نہیں رکھی اور حرج ضیق (تنگی) سے شدید ہوتی ہے۔ ''اپنے باپ ابراھیمؑ کی ملت'' سے مراد خاص طور پر ہم ہیں ''اس نے ان کا نام مسلم رکھا ہے'' یعنی اللہ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے ''اس سے پہلے'' کتابوں میں جو گذر چکی ہیں ''اور اس میں'' یعنی قرآن میں بھی ''تا کہ رسولؐ آپ پر گواہ ہوں اور تم تمام انسانوں پر گواہ ہو'' پس رسول اللہؐ ہم پر گواہ ہیں کہ ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تبلیغ کر دی (پیغام پہنچا دیا) اور ہم قیامت کے دن تمام انسانوں پر گواہ ہونگے۔ پس جس نے تصدیق کی، قیامت کے دن ہم اس کی تصدیق کرینگے اور جس نے تکذیب کی، ہم اس کی تکذیب کریں گے۔
(البرہان۔ج۵۔ص۳۲۱)

2. امیرالمؤمنینؑ نے صحابہ کے مجمع سے فرمایا: تمہیں اللہ کی قسم کیا تم جانتے ہو اللہ عزوجل نے سورۃ الحج میں نازل فرمایا "اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں چن لیا ہے اور تمہارے لئے دین میں کوئی حرج نہیں رکھی اپنے باپ ابراھیمؑ کی ملت۔ اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے اس سے قبل اور اس قرآن میں بھی تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم تمام انسانوں پر گواہ ہو" اسوقت سلمان نے کھڑے ہو کر پوچھا: یا رسول اللہؐ وہ کون ہیں جن پر آپ گواہ ہیں اور وہ تمام انسانوں پر گواہ ہیں جن کو اللہ نے چن لیا ہے اور ان کے لئے دین میں کوئی حرج نہیں جو اپنے باپ ابراھیمؑ کی ملت ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: اس سے تیرہ انسان مراد ہیں میں اور میرا بھائی علیؑ اور گیارہ علیؑ کی ذریت میں سے۔ سلمان نے عرض کی: جی ہاں۔ اے اللہ میں نے یہ رسول اللہؐ سے سن لیا۔
(البرہان۔ج۵۔ص۳۲۳)

فوائد:۔

1. معصومینؑ کے لئے دین میں کوئی حرج نہیں یعنی دین انؑ کے نقشِ قدم کا نام ہے جو کچھ وہ فرمائیں وہ وحی الٰہی، رضائے الٰہی اور حکم الٰہی ہوتا ہے۔ انسانوں کو کیوں کب اور کیسے کا ہرگز اختیار نہیں، صرف اطاعت کا حکم ہے، یہ پوچھنے کا حق نہیں کہ یہ تو رسول اللہؐ نے صرف ایک دفعہ فرمایا، بار بار کیوں نہ جتایا، صرف سلمان و بوذر کو بتایا عام لوگوں کو کیوں نہ بتایا۔ یعنی حدیث شاذ، احاد، مرسل، متفق علیہ وغیرہ وغیرہ کی جماعت بندی کر کے حیلے بہانے تلاش کرنا باطل ہے۔

2. معصومینؑ تمام مخلوقات پر حاضر ناظر ہوتے ہوئے گواہ ہیں کیونکہ گواہ وہی ہو سکتے ہیں جو کائنات سے پہلے سے موجود ہوں مگر اس بات سے مقصر ملاں کے چہرے پر موت چھا جاتی ہے مگر کوئی یہ کہے کہ فلاں مقصر راہنما حجت اللہ علی خلق ہے تو بڑے خوش ہوتے ہیں حالانکہ مقصر کے پاس تو اپنی طہارت کا بھی ثبوت نہیں ہوتا۔

❖ ...... ❖ ...... ❖

سورة المؤمنون

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۳ فَذَرْهُمْ
فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۵۴ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝۵۵ۙ
نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ
مُّشْفِقُوْنَ ۝۵۷ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۸ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا
يُشْرِكُوْنَ ۝۵۹ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ
۝۶۰ۙ اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝۶۱

پھر لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑوں میں تقسیم کر لیا ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ پس انہیں ان کی غفلت میں ایک (خاص) وقت تک چھوڑ دو۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ جو ہم انہیں مال اور اولاد سے مدد دے رہے ہیں انہیں بھلائیاں دینے میں جلدی کر رہے ہیں؟ بلکہ انہیں شعور نہیں ہے۔ یقیناً جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ڈرتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں

اور جولوگ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں تو انکے دل کانپتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور ان (بھلائیوں) کے لئے سبقت لے جانے والے ہیں۔(المؤمنون۔53-61)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ مشہور نہ ہو تو ایسا کرلو اور تم پر الزام نہیں کہ لوگ تمہاری تعریف نہ کریں اور نہ تم پر الزام ہے کہ تم لوگوں کی نظر میں برے ہو جبکہ تم اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اچھے ہو۔ بیشک امیر المومنینؑ نے فرمایا: دنیا میں سوائے دو شخصوں کے کسی کیلئے خیر نہیں ہے: ایک شخص جو روزانہ نیک کام میں اضافہ کرتا ہے اور دوسرا شخص جو اپنے گناھوں کا تدارک توبہ سے کرتا ہے۔ اور توبہ کس کے لئے ہے؟ اللہ کی قسم اگر کوئی سجدے کرے حتیٰ کہ اس کی گردن قطع ہو جائے اللہ عزوجل اس سے کوئی عمل قبول نہیں کرے گا سوائے ھم اھل بیتؑ کی ولایت کے ساتھ۔ خبردار جس نے ہمارے حق کی معرفت حاصل کی اور اسی کی بنا پر ثواب کی امید رکھی اور راضی رہا روزانہ ڈیڑھ پاؤ غذا پر اور اتنے کپڑے پر کہ ستر چھپ جائے اور سر ڈھک جائے اور اس کے ساتھ اللہ کی قسم وہ ڈرتے ہیں ان کے دل کانپتے ہیں وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کا دنیا میں حصہ اتنا ہی ہے اور یہی اللہ عزوجل ان کی صفت بیان کرتا ہے جب فرماتا ہے "جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں تو ان کے دل کانپتے رہتے ہیں" وہ کیا دیتے ہیں؟ اللہ کی قسم وہ اس کی اطاعت میں دیتے ہیں محبت اور ولایت کے ساتھ اور اس پر وہ ڈرتے ہیں کہ ان سے قبول ہو جائے اور اللہ کی قسم ان کا خوف دین میں شک کا خوف نہیں بلکہ وہ ڈرتے ہیں کہ وہ ہماری محبت اور ہماری اطاعت میں مقصرین نہ ہو جائیں۔ (اقتباس حدیث) (البرہان۔ج ۵۔ص ۳۴۲)

2. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول "وہ لوگ خیر کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ان کیلئے سبقت لے جانے والے ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں کہ جن سے کوئی بھی سبقت نہیں لے سکتا۔

(البرہان۔ج ۵۔ص ۳۴۱)

فوائد:۔

1. لوگ اچھا کہیں یا برا سمجھیں مگر اللہ کے سامنے انسان کو ولایت علیؑ پر قائم ہونا چاہیے اور ڈرنا چاہیے کہ کہیں مقصروں میں سے نہ ہو جائے۔ مقصروں نے مال اور اقتدار کی خاطر دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے حالانکہ اللہ نے ولایت علیؑ کی حبل کو مضبوطی سے تھامنے اور تفرقہ سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ولایت علیؑ پر عمل کرنے والے جب اللہ کے حضور اپنے اعمال پیش کرتے ہیں تو ان کے دل کانپتے ہیں شک اور خوف سے نہیں بلکہ محبت الٰہی میں کیونکہ مولا علیؑ کا قول ہے کہ محبت خوف سے افضل ہے۔ ولایت علیؑ کے بغیر اگر سر سجدے میں بھی کٹ جائے تو کوئی فائدہ نہیں ایسے لوگ قیامت کے دن حسرت و یاس کے عالم میں کہیں گے ہائے میں نے جنب اللہؑ کے بارے میں کوتاہی کیوں کی؟ کیوں مقصروں کا ساتھی بنا؟

2. مؤمنین رب کی آیات پر یقین رکھتے ہیں اور ولایت معصومینؑ میں شرک نہیں کرتے ان کا دین مکمل یقین ہے اور مقصرین کا دین شک و شبہات، اشکال و احتیاط، اختلافاتِ فتاویٰ اور ظن و قیاس سے بھرپور ہے۔

❖......❖......❖

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۞ اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا

فَخَرٰجُ رَبِّکَ خَیرٌ وَّهُوَ خَیرُ الرّٰزِقِینَ ۝ وَاِنَّکَ لَتَدعُوهُم اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیمٍ ۝ وَاِنَّ الَّذِینَ لَا یُؤمِنُونَ بِالاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاکِبُونَ ۝

اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرلے تو آسمانوں اور زمین میں تباھی ہو جائے اور جو (مخلوقات) ان میں ہیں۔ بلکہ ہم ان کے پاس انکے لئے ذکر لے کر آئے ہیں اور وہ اپنے ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ کیا تم انسے معاوضہ مانگ رہے ہو؟ پس تیرے رب کا صلہ ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے۔ اور بیشک تم توانہیں صراط مستقیم کی طرف بلاتے ہو۔ اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہ راست سے ہٹ کر چلنے والے ہیں۔ (المؤمنون۔ 71-74)

1. اللہ کے قول ''اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرلے تو برباد ہوجائیں آسمان اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے'' کے بارے میں فرمایا: حق رسول اللہؐ اور امیر المومنینؑ ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے۔ ''یقیناً تمہارے رب کی طرف سے رسولؐ حق کے ساتھ آیا ہے'' (النساء۔ 170) یعنی امیر المومنینؑ کی ولایت کے ساتھ۔ اور اس کا فرمان کہ "اور یہ تم سے پوچھتے ہیں "یعنی اے محمدؐ۔ اھل مکہ علیؑ کے بارے میں ''کیا وہ حق ہے'' یعنی امام ہے ''کہہ دو میرے رب کی قسم ہاں یہی حق ہے'' (یونس۔ 53) یعنی امام، اور اس کی کثرت سے مثالیں ہیں اور اس کی دلیل کہ حق رسول اللہؐ اور امیر المومنینؑ ہیں اللہ عزوجل کا قول ہے: اگر رسول اللہؐ اور امیر المومنینؑ قریش کی پیروی کرلیں تو برباد ہوجائیں آسمان اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے۔ پس آسمانوں کی بربادی جب بارش نہ ہو اور زمین کی بربادی جب نباتات نہ اگیں اور اس کی وجہ سے انسان برباد ہوجائیں۔ اور اس کا فرمان ''اور بیشک آپؐ تو ان کو صراط مستقیم کی طرف بلاتے ہیں'' یعنی ولایت امیر المومنینؑ کی طرف۔ فرمایا ''اور بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ صراط (مستقیم) سے ہٹ کر چلتے ہیں'' یعنی امامؑ سے ہٹ جاتے ہیں۔ (البرہان۔ ج۵۔ ص۳۴۸)

فوائد:۔

1. معصومؑ کسی مخلوق کی ہرگز بیعت نہیں کرتا۔ مجوسی مقصرین خود تو بلند مقام پر پہنچ نہیں سکتے اس لئے اپنی زبان سے معصومینؑ کی عصمت وعظمت میں گستاخی کرتے ہیں تاکہ معصومینؑ نعوذ باللہ عام آدمی کی طرح ہونگے تو پھر لوگ ملاں کے بھی مقلد بن جائیں گے اور ملاں کے پیٹ کا دوزخ بھرنا شروع ہوجائے گا۔
2. کائنات کی بقا اس بات کا ثبوت ہے کہ معصومؑ اللہ کی طرف سے کائنات کا حاکم ہے اور اللہ تعالیٰ معصومینؑ کے صدقے تمام مخلوقات کو رزق دیتا ہے۔ معصومینؑ کی جوتیوں کے تلووں کے صدقے آسمان وزمین میں رحمت وبرکت ہے۔
3. مولا علیؑ حق ہیں۔ کسی بھی عمل سے حق کو نکال دیا جائے تو باقی صرف باطل رہ جاتا ہے جو ولایت علیؑ سے ہٹ گیا وہ صراط مستقیم سے ہٹ گیا۔

❖......❖......❖

حَتّٰی اِذَا فَتَحنَا عَلَیهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیدٍ اِذَا هُم فِیهِ مُبلِسُونَ ۝

حتیٰ کہ جب ہم ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو یکایک وہ اس میں مایوس ہوجائیں گے۔ (المؤمنون۔ 77)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول "حتیٰ کہ جب ہم ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیں گے" کے بارے میں فرمایا کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں جب آپؑ رجعت میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔(البرہان۔ج ۵۔ص ۳۵۰)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ سے ہٹ کر چلنے والے دراصل آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ اللہ ان پر رحم بھی کرے تو مزید سرکش ہو جاتے ہیں۔ ولایت علیؑ کے منکروں پر پتھر بھی برسے پھر بھی سر تسلیم خم نہیں کرتے حتیٰ کہ مولا علیؑ دشمنان ولایت پر رجعت میں ذوالفقار سے شدید عذاب برسائیں گے اور حق قائم ہو جائے گا۔ منکرین مقصرین لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے۔ آیات و احادیث ان پر اثر نہیں کرتیں بلکہ سرکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃالنور

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا غَرْبِیَّةٍ ۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۙ﴿۳۵﴾

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہو۔ چراغ ایک فانوس میں ہو۔ فانوس گویا وہ موتی کی طرح (چمکتا ہوا) تارہ ہو وہ زیتون کے شجرہ مبارک سے روشن کیا جاتا ہو نہ شرقی ہو نہ غربی۔ قریب ہو کہ اس کا تیل خود روشن ہو جائے اگر اس کو آگ نہ بھی چھوئے۔ نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کے لئے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ انسانوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔(النور۔ 35)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے'' اللہ عزوجل ایسا ہی ہے ''اس کے نور کی مثال'' محمدؐ ہیں ''مشکاۃ'' محمد مصطفیٰؐ کا سینہ ہے

''اس میں چراغ ہے'' یعنی اس میں علم کا نور ہے یعنی نبوت، ''چراغ فانوس میں ہے'' یعنی رسول اللہؐ کا علم علیؑ کے دل میں منتقل ہوا'' گویا کہ وہ'' جو بھی وہ فرماتے ہیں وہ موتی کی طرح چمکتا تارا ہوتا ہے'' وہ زیتون کے شجرہ مبارکہ سے روشن کیا جاتا ہے نہ شرقی نہ غربی'' یہ امیرالمومنین علیؑ ابن طالبؑ ہیں نہ یہودی نہ نصرانی، ''قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہوا گر اس کو آگ نہ بھی چھوئے'' عالمؑ آل محمدؐ سوال کرنے سے پہلے علم عطا فرماتا ہے''نور پر نور'' یعنی علم وحکمت کے نور کے ساتھ امامؑ کے بعد امامؑ آل محمدؐ میں سے اور یہ آدمؑ سے لے کر قیامت برپا ہونے تک۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۸۷)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا'' اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک طاق (مشکاۃ) ہو'' مشکاۃ فاطمہؑ ہیں'' اس میں چراغ ہے'' چراغ حسنؑ اور حسینؑ ہیں'' وہ فانوس میں ہے جیسا موتی کی طرح چمکتا ہوا تارہ'' جیسے فاطمہؑ نساء العالمین کے درمیان کوکب دری ہیں'' وہ شجرہ مبارکہ سے روشن ہوتا ہے'' یعنی ابراھیمؑ سے روشن ہوتا ہے'' نہ شرقی نہ غربی'' یعنی وہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی'' قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے'' قریب ہے اس میں سے علم کے چشمے پھوٹیں'' اگر اسے آگ نہ بھی چھوئے۔ نور پر نور'' امامؑ کے بعد اسی میں سے امامؑ'' اللہ جس کو چاھتا ہے اپنے نور کی طرف ھدایت دیتا ہے'' اللہ جسے چاھتا ہے آئمہ کی طرف ھدایت دیتا ہے کہ اسے مخلص بنا کر ان کی ولایت کے نور میں داخل کرتا ہے۔'' اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے''۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۸۸)

فوائد:۔

1. معصومینؑ اللہ عزوجل کا نور ہیں اور تمام کائنات اور اس میں مخلوقات کیلئے نور ھدایت ہیں۔ ان کے علم کا فیض ہر لمحے جاری ہے۔ ان کی رحمت میں بخل نہیں ہے بغیر مانگے سب کو دے رہے ہیں۔ امام حسینؑ کو قرآن میں زیتون بھی کہا گیا ہے لہٰذا یہ کائنات کا چراغ ھدایت جس نے کائنات کو مسلسل روشن کر رکھا ہے اس کی بقا کا راز کربلا ہے یہ کربلا کے مقدس خون سے روشن ہے۔ کربلا میں نہ شرقی تھے نہ غربی بلکہ اللہ تعالیٰ کے خاص چنے ہوئے پاک و پاکیزہ بندے تھے۔ آئمہ طاہرین کا اقتدار آدمؑ سے قیامت تک ہے ازل سے ابد تک ہے۔ مولا علیؑ تمام انبیاءؑ کی مدد کرتے رہے۔

2. اللہ تعالیٰ نے یہ مثال انسانوں کیلئے بیان کی ہے بصیرت کے اندھے حیوانوں کیلئے نہیں۔ مومن اپنا ہر عمل ذکر معصومؑ سے نورانی بناتا ہے۔ مقصر ذکر معصومؑ سے منہ موڑ کر اپنے اعمال کو تاریک گہرائیوں میں گرا دیتا ہے۔

❖......❖......❖

۳۵ فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ ۙ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیۡہَا بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ﴿ۙ۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۪ۙ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ وَ الۡاَبۡصَارُ ﴿٭ۙ۳۷﴾

ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور ان میں اس کے اسم کا ذکر کیا جائے وہ ان میں صبح شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکواۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی وہ اس

دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔(النور۔36۔37)

1. رسول اللہؐ نے تلاوت فرمائی ''ایسے گھروں کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور ان میں اس کے اسم کا ذکر کیا جائے وہ ان میں صبح شام اس کی تسبیح کرے ہیں''۔ایک شخص نے کھڑے ہوکر پوچھا: یہ گھر کون سے ہیں، یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: انبیاءؑ کے گھر۔ دوسرے شخص نے مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کرکے پوچھا: یارسول اللہؐ یہ گھر بھی ان میں سے ہے؟ فرمایا: ہاں ان سب سے افضل ہے۔(البرہان۔ج۵۔ص۳۹۶)

2. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ آل محمدؐ کے گھر، علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور حمزہؓ اور جعفرؓ کا گھر۔ (البرہان۔ج۵۔ص۳۹۷)

فوائد:۔

1. کعبہ، اھل بیت کے بیوت الاشراف اور روضہ ہائے مبارک سب اسی لیئے بلند اعلی وارفع ہیں کیونکہ ان کی نسبت معصومینؑ سے ہے۔ جناب حمزہؓ، عقیلؓ اور جعفرطیارؓ وہ عظیم ہستیاں ہیں جنھوں نے معرفت ولایت میں جانیں قربان کیں اور رسول اللہؐ ان سے شدید محبت فرماتے ہیں اور حضرت عقیلؓ اور جعفرطیارؓ کی اولا د رسول اللہؐ کی اولا د ہیں۔ان کی اولاد کو واضح طور پر اپنی اولاد بتایا کیونکہ سادات کے کفو صرف سادات ہیں۔ان کے گھر بھی اللہ کے نزدیک بلند ہیں۔اھل بیتؑ کے گھر انبیاءؑ کے گھروں سے افضل ہیں۔روزِ قیامت حضرت حمزہؓ اور جعفرطیارؓ انبیاءؑ کی گواہی دیں گے۔

2. سورۃ نور کی آیت نمبر 37 اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کا بیان سورۃ جمعہ میں ہے کہ رسول اللہؐ کو نماز میں کھڑے چھوڑ کر خرید وفروخت کو چلے گئے اور باقی صرف آٹھ افراد رہ گئے یعنی مولا علیؑ، مولا حسنؑ، مولا حسینؑ، سیدہ فاطمہؑ، سلمان، ابوذر، مقداد اور صہیب۔یعنی لوگوں کے دلوں میں دین کی بجائے دنیا کی محبت زیادہ تھی۔یہی حال اب بھی ہے کہ دنیا کے مال اور اقتدار کی خاطر ولایت علیؑ اور قرآن وسنت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

❖......❖......❖

وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ

وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ

فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور رسولؐ پر اور ہم نے اطاعت کی پھر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ منہ موڑ جاتا ہے ایسے لوگ ہر گز مومن نہیں ہیں۔ اور جب ان کو اللہ اور رسولؐ کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ (رسولؐ) ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے ایک فریق اعراض کر جاتا ہے اور اگر حق ان کا بنتا ہو تو پھر آپؐ کے پاس بڑے مطیع بن کر آ جاتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا شک میں ہیں یا انہیں ڈر ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ان پر ظلم کرے گا بلکہ وہ لوگ خود ظالم ہیں۔ مومنین کا تو صرف یہ قول ہوتا ہے جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تا کہ (رسولؐ) ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ یہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور اطاعت کی ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں پس وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(النور-47-52)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آیت امیر المؤمنینؑ اور عثمان کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ اسلیئے کہ ان کے درمیان ایک باغ کے بارے میں تنازعہ ہو گیا تو امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کیا تو رسول اللہؐ (کے فیصلے) پر راضی ہے؟ عبدالرحمٰن بن عوف نے اس سے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس فیصلے کیلیئے نہ جانا کیونکہ وہ تمہارے خلاف علیؑ کے حق میں فیصلہ کر دیں گے البتہ ابن شیبہ یہودی کے پاس فیصلہ کرواؤ۔ تو عثمان نے امیر المؤمنینؑ سے کہا میں راضی نہیں سوائے ابن شیبہ کے۔ ابن شیبہ نے کہا: تم رسول اللہؐ کو آسمانوں کی وحی میں تو امین جانتے ہو اور فیصلے کرنے پر الزام دیتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل فرمائی (یعنی آیات نمبر-47-50، پھر اللہ نے امیر المؤمنینؑ کا ذکر کرتے ہوئے آیات-51-52 نازل فرمائیں) (البرہان۔ ج۵۔ ص۴۰۸)

فوائد:۔

1. کائنات میں ہر مسئلے کا فیصلہ معصومینؑ کا ہے اور مخلوق پر سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ مگر کچھ جاہل لوگ کہلواتے شیعانِ علیؑ ہیں مگر فیصلوں کیلیئے قرآن وسنت چھوڑ کر منکرینِ ولایت مجوسی مقصرین کے پاس جاتے ہیں۔ یہودی جانتا تھا کہ مقصر منافق معصومؑ کے فیصلے کو پسند نہیں کرتا۔

❖......❖......❖

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

کہہ دو اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو لیکن اگر تم منہ پھیر لو تو اس (رسولؐ) پر ذمہ ہے جو اسے سونپا گیا ہے اور تم پر ذمہ ہے جو تم پر

بوجھ ڈالا گیا ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسولؐ پر تو صرف واضح طور پر (پیغام) پہنچادینے کا ذمہ ہے۔(النور-54)

1. امام جعفرصادقؑ نے فرمایا اللہ کا قول "کہواللہ کی اطاعت کرواور رسولؐ کی اطاعت کرولیکن اگرتم منہ پھیرلوتواس پر ذمہ ہے جواس پرڈالا گیا ہے" یعنی سمع اور اطاعت اور امانت اور صبر۔"اور تم پر ذمہ ہے جو تم پر ڈالا گیا ہے" یعنی عہد و میثاق جو اللہ نے تم سے علیؑ کے بارے میں لیا اور جو اس کی فرض اطاعت تمہارے لیئے قرآن میں واضح بیان کردی گئی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا قول "اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ھدایت پاؤ گے" یعنی اگر علیؑ کی اطاعت کرو گے تو ھدایت پاؤ گے اور رسولؐ پر تو صرف واضح طور پر پہنچادینے کا ذمہ ہے۔(البرہان۔ج ۵۔ص۴۱۱)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ کی ذمہ داری نبوت ورسالت ہے کہ اللہ کا فرمان سنا اور اس کی اطاعت میں اس وحی کی امانت کو اسی طرح واضح اور مکمل طور پر پہنچادیا اور ولایت علیؑ کی تبلیغ میں تمام مشکلات اور اذیتوں پر صبر کیا۔اور لوگوں پر فرض ہے کہ ولایت علیؑ کو تسلیم کرلیں جو قرآن وحدیث میں واضح ہے تا کہ ھدایت یافتہ بن جائیں۔

❖......❖......❖

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـئًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰ لِكَ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝۵۵

اللہ نے وعدہ کیا ہے تم میں ایمان والوں اور صالح عمل کرنے والوں سے کہ وہ ان کو زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا جسطرح اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیئے ان کے دین کو قائم کردے گا جسے اس نے ان کیلئے پسند کرلیا ہے اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے۔اور جو اس کے بعد کفر کریں تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں۔ (النور-55)

1. امام جعفرصادقؑ نے فرمایا کہ یہ آیت امام قائمؑ اور انکے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔

(البرہان۔ج ۵۔ص۴۱۲)

فوائد:۔

1. جندل بن جنادہ یہودی کو حضرت موسیٰؑ نے خواب میں رسول اللہؐ کے ہاتھ پر اسلام لانے کا حکم دیا۔اس نے آکر چند سوالات پوچھے، پھر ایمان لے آیا،تو پھر آپؐ کے اوصیاءؑ کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہؐ نے تمام آئمہ طاہرینؑ کا تفصیلی ذکر فرمایا اور یہ آیت تلاوت فرما کر امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجۃ الشریف کے ظہور کا اور قیام کا بیان فرمایا۔

2. سورۃ انبیاء کی آیت نمبر 105 میں بھی امام زمانہؑ کی حکومت کا ذکر گذر چکا ہے یعنی زمین کے وارث معصومینؑ ہیں مگر جاہل ملاں لوگوں کو گمراہ کررہا ہے کہ ان آیات سے مراد مجوسی مقصرین منکر ولایت ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی ولایت وعزاداری کا دشمن بھی ہو اور اللہ ہی اسے حکومت بھی عطا کرے؟ ہرگز نہیں یہ ممکن ہی نہیں بلکہ یہ لوگ غاصب ہیں

ناصبی ہیں۔

3. عذیرِخم میں اعلان ولایت پر اللہ نے فرمایا کہ میں اسلام دین پر راضی ہو گیا۔ جب امام قائمؑ قیام فرمائیں گے تو ولایت علیؑ کی دعوت دیں گے اور اللہ کے پسندیدہ دین ولایتِ علیؑ کو قائم کر دیں گے جس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ اللہ کا پسندیدہ دین ہے یعنی اللہ کو دین بس ایک ہی پسند ہے جس میں ولایت علیؑ کا کھلم کھلا اعلان ہو اور حتیٰ کہ اللہ کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا جب تک اس میں احمد مجتبیٰؐ کی رسالت کے ساتھ علی مرتضیٰؑ کی ولایت کا اقرار نہ ہو۔

❖......❖......❖

سورة الفرقان

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِىْ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ تَبٰرَكَ الَّذِىْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱

اور انہوں نے کہا یہ کیسا رسولؐ ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کی طرف کوئی فرشتہ نازل کیوں نہیں کیا گیا جو اس کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا یا اس کی طرف خزانہ اتار دیا جاتا یا اس کا باغ ہوتا جس سے یہ کھاتا۔ اور ظالموں نے کہا تم محض ایک سحر زدہ

آدمی کا اتباع کرتے ہو۔ دیکھو یہ تمہارے لیئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ پس وہ ایسے بہکے ہیں کہ سبیل نہیں پا سکتے۔ بڑا بابرکت ہے وہ جو اگر چاہے تو تمہارے لیئے اس سے بھی بہتر بنا دے ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور تمہارے لیئے محلات بنا دے۔ بلکہ وہ ساعت کو جھٹلاتے ہیں اور جو ساعت کو جھٹلائے اس کیلئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (الفرقان-7-11)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آل محمدؐ کے حق پر ظلم کرنے والوں نے کہا کہ تم صرف سحر زدہ آدمی کا اتباع کرتے ہو، دیکھو یہ تمہیں کیسی مثالیں دیتے ہیں پس یہ گمراہ ہو گئے ہیں کہ سبیل نہیں پا سکتے یعنی ولایت علیؑ کی طرف، اور علیؑ ہی سبیل ہے۔ (البرہان۔ج ۵۔ص ۴۳۵)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: رات کی بارہ ساعت ہیں اور دن کی بارہ ساعت ہیں اور مہینے بارہ ماہ ہیں اور آئمہؑ بارہ امامؑ ہیں اور نقباء بارہ نقیب ہیں اور بیشک علیؑ بارہ ساعتوں میں سے ساعت ہیں اور یہی اللہ کا قول ہے'' بلکہ وہ ساعت کی تکذیب کرتے ہیں اور جو ساعت کی تکذیب کرے اس کیلئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے''

(البرہان۔ج ۵۔ص ۴۳۶)

3. امام رضاؑ نے فرمایا'' بلکہ وہ ساعت کی تکذیب کرتے ہیں'' یعنی وہ ولایت علیؑ کی تکذیب کرتے ہیں۔

(البرہان۔ج ۵۔ص ۴۳۷)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے والایت علیؑ کی عظیم نعمت کے بارے میں بار بار کئی طریقوں اور مثالوں کے ساتھ آیات نازل فرمائیں جس کو رسول اللہؐ سناتے رہے اور مولا علیؑ کے فضائل اور ولایت علی الاعلان نشر کرتے رہے جس کی وجہ سے لوگوں نے رسول اللہؐ کو مجنون، جادوگر، سحر زدہ وغیرہ کہنا شروع کر دیا (نعوذ باللہ) کہ ہر وقت علیؑ یا اھل بیتؑ کے فضائل اور ولایت ہی بیان کرتے رہتے ہیں۔ ایسے ظالموں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ مقصرین کا بھی بالکل یہی قول ہے کہ ان پاگل شیعوں کو کیا ہو گیا ہے ہر وقت ہر عمل میں ولایت علیؑ کا ذکر، جب ملتے ہیں یا علیؑ مدد کہتے ہیں یا غم حسینؑ ہیں روتے پیٹتے خون بہاتے ہیں۔ کیا دین میں ولایت کے علاوہ اور کچھ نہیں؟ دراصل ایسے منافق برائے نام شیعہ ساعت کی تکذیب کرتے ہیں اور سبیل سے گمراہ ہو چکے ہیں۔

❖......❖......❖

۱۹ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا

تم سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجے وہ بھی کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تم میں بعض کو بعض کیلئے آزمائش بنایا ہے۔ کیا تم صبر کرتے ہو؟ اور تمہارا رب سب دیکھ رہا ہے۔ (الفرقان۔20)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو جمع کیا اور دروازہ بند کر لیا اور فرمایا: یا اھلی واھل اللہ! بیشک اللہ عزوجل تمہیں سلام کہتا ہے اور یہ جبرائیلؑ تمہارے ساتھ گھر میں ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے تمہارے دشمنوں کیلئے آزمائش قرار دی ہے، آپ سب کیا کہتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: یا رسول اللہؐ ہم اللہ کے امر پر صبر کرتے ہیں اور جو اس نے قضا نازل کی ہے حتیٰ کہ ہم اللہ

عزوجل کے حضور حاضر ہوں اور اس سے ثواب کثیر حاصل کریں اور ہم نے اس سے سنا ہے کہ اس نے صابرین کیلئے ہر خیر کا وعدہ کیا ہے۔ پس رسول اللہؐ رونے لگے حتیٰ کہ گھر کے باہر تک آپؐ کی آہ و بکا سنی گئی۔ پس یہ آیت نازل ہوئی "اور ہم نے تم میں بعض کو بعض کیلئے آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرتے ہو اور تمہارا رب سب دیکھتا ہے"، وہی صبر کرنے والے ہیں ایسا صبر جیسا انہوں نے فرمایا ہے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۳۸)

فوائد:۔

1. اللہ رحمان و رحیم اپنی محبوب ہستیوں کی آزمائش نہیں کرتا۔ معصومینؑ تو اس کی مشیت ہیں۔ یہ آزمائش اور امتحان سب انسانوں اور دوسری مخلوقات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معصومینؑ کی مودت مانگی ہے تو مخلوق کا امتحان ہے کہ کیا دیتی ہے، مودت یا مصائب و مظالم۔ جس کا ہاتھ پہنچا اس نے معصومینؑ کو ہاتھ سے شہید کیا یا زہر دیا۔ جس کا ہاتھ نہ پہنچا اس نے زبان سے اذیت دی، بہتان لگائے، سب و شتم کیا، اقرار ولایت سے انکار کیا، معصومؑ کو اپنے جیسا بشر کھانے پینے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والا اقرار دیا۔ یہ سب کچھ مخلوق کیلئے آزمائشیں ہیں۔

2. مصائب واقع ہونے سے پہلے رسول اللہؐ آل محمدؐ کے مصائب کا ذکر کر کے روئے۔ اسی طرح سابق انبیاءؑ کربلا میں روئے اور خون بہایا۔ معصومینؑ کے غم میں رونا، خون کا پرسہ دینا سنت انبیاءؑ اور منشاء الٰہی ہے۔

❖......❖......❖

وَقَدِمۡنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ فَجَعَلۡنٰهُ هَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا ۝۲۳

اور جو عمل انہوں نے کیئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے پس انہیں اڑتا ہوا غبار بنا دیں گے۔ (الفرقان-23)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ ایک قوم کو اٹھائے گا جن کے سامنے نور چادر کی طرح (پھیلا ہوا) ہوگا۔ تو اس کو حکم دیا جائے گا "بکھرا (اڑتا) ہوا غبار ہو جا" اللہ کی قسم وہ لوگ روزے بھی رکھتے تھے اور نمازیں بھی پڑھتے تھے لیکن جب کوئی ان کو حرام چیز پیش کی جاتی تھی تو لے لیتے تھے اور جب فضائل امیر المؤمنینؑ میں سے کوئی چیز سنائی جاتی تو اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور ھباء منثور وہ (غبار کے ذرات) ہیں جو تم گھر میں روشندان سے سورج کی شعاعوں میں دیکھتے ہو۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۴۰)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب ان کے سامنے آل ابراھیمؑ کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں چہرے کھل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے آل محمدؐ کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل مرجھا جاتے ہیں؟ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر ایک شخص قیامت کے دن ستر انبیاءؑ کے برابر بھی اعمال لے کر آئے گا تو اللہ اس سے قبول نہیں کرے گا حتیٰ کہ وہ میری ولایت اور میرے اھل بیتؑ کی ولایت لائے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۴۴)

فوائد:۔

1. قرآن و سنت پر توجہ دیئے بغیر اندھا دھند مجوسی مقصرین کی تقلید کرنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ نماز، روزہ، حج، زکواۃ، خمس اور تمام نیک کام تو کرتے ہیں پھر مقصر ملاں حرام محمدی کو حلال قرار دے کر مقلدوں کے سامنے پیش کرتا ہے تو مقلد اسے فتوے کے مطابق حلال سمجھ کر قبول کر لیتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت وہ چیز حرام ہی ہوتی ہے اور پھر ایسے کام کرنے سے اس کا دل فضائل علیؑ سے گھبرانے لگتا ہے اور اپنے نیک اعمال پر اور مقصر مجتہد کی گارنٹی پر گھمنڈ کرنے لگتا ہے۔ ایسے لوگوں کے اعمال گرد بنا کر اڑا دیئے جائیں گے۔ ولایت علیؑ کے سامنے تو ستر انبیاءؑ کے اعمال نہیں ٹھہر سکتے۔ مقصرین اور مجوسی منکرینِ ولایت کی کیا مجال ہے۔

❖......❖......❖

۲۴ وَيَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَنُزِّلَ الۡمَلٰٓئِكَةُ تَنۡزِيۡلًا ۝۲۵ اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذِ

الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلاً ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلاً ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

اوراس دن آسمان غمام (کے ظہور) کیلئے پھٹ جائے گا اور فرشتے اتارے جائیں گے اس دن حقیقی بادشاہی رحمان کیلئے ہوگی اور وہ کافروں کیلئے بڑا سخت دن ہوگا اوراس دن ظالم انسان اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا اے کاش میں نے رسولؐ کے ساتھ سبیل کو اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی۔ کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اس نے تو مجھے ذکر سے گمراہ کردیا اس کے بعد جبکہ وہ میرے پاس آچکا تھا اور شیطان انسان کیلئے بڑا ہی بے وفا ہے۔ اور رسولؐ کہے گا اے میرے رب میری قوم نے اِس قرآن کو مہجور بنادیا تھا۔ (الفرقان-25-30)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ غمام امیرالمؤمنینؑ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۴۶)
2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اے کاش میں نے رسولؐ کے ساتھ سبیل کو بھی اختیار کیا ہوتا" کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۴۶)
3. ''ہائے میری تباھی، کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا یقیناً اس نے مجھے ذکر سے گمراہ کیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آچکا تھا اور شیطان انسان کیلئے بے وفا ہے'' پس میں وہ ذکر ہوں جس سے گمراہ ہوئے اور وہ سبیل ہوں جس سے ہٹ گئے اور وہ ایمان ہوں جس کا کفروانکار کیا اور وہ قرآن ہوں جسے چھوڑ دیا اور وہ دین ہوں جس کی تکذیب کی اور وہ صراط ہوں جس سے گمراہ ہوئے۔ (اقتباس خطبہ۔ امیرالمومنینؑ) (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۵۱)

فوائد:۔

1. قیامت کے دن مولا علیؑ دیوار کی طرح آسمان شق کر کے تشریف لائیں گے اور ملائکہ گارڈ آف آنر کے طور پر ساتھ ساتھ ہوں گے اور یہ دیکھ کر منکرین ولایت گھبرا جائیں گے مقصرین کو حقیقت نظر آجائے گی دنیا میں سمجھتے تھے کہ مولا علیؑ ان جیسا بشر ہے یہ تو آسمان پھاڑ کر نازل ہوتا ہے۔ ایسے ولایت علیؑ کے بارے میں ظلم کرنے والے مایوسی اور غم میں دانتوں سے اپنے ہاتھ چبانے لگیں گے اور کہیں گے اب تو ہماری تباھی ہے کاش میں فلانے مقصر ملاں کو اپنا ولی نہ بناتا اسی نے مجھے ذکر یعنی مولا علیؑ سے بدظن کیا تھا کہ علیؑ کا ذکر کلمے اور اذان کا جز نہیں ہے اور اگر نماز میں ذکر علیؑ کیا تو باطل ہوجائے گی حالانکہ ذکر علیؑ کا ثبوت سن چکا تھا کہ قرآن وحدیث دونوں میں ہے مگر میں نے سمجھا مجوسی ملاں کی مان لو اس کا دنیا مین بڑا اچرچا ہے۔ ہائے مجوسی شیطان تو بڑے بے وفا نکلے۔

پھر مولا علیؑ کو دیکھ کر رسول اللہؐ اللہ عزوجل کو گواہی دیں گے کہ یہی وہ منکرین ولایت علیؑ ہیں جنھوں نے اس قرآن ناطق علیؑ کو پس پشت ڈال دیا، چھوڑ دیا، اس سے منہ موڑ لیا، اس کا ذکر تک کرنا پسند نہیں کرتے تھے، مسجدوں میں اس کا نام بلند آواز سے لینے پر منع کرتے تھے۔ اس کے بعد عدل الٰہی کیا فیصلہ کرے گا اس کا تھوڑا سا اندازہ سب کو دل میں معلوم ہے۔

❖......❖......❖

اَلَّـذِیۡـنَ یُحۡشَرُوۡنَ عَلٰی وُجُوۡهِهِمۡ اِلٰی جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیۡلًا ﴿۳۴﴾

جولوگ منہ کے بل جہنم کی طرف محشور کئے جائیں گے ان لوگوں کا ٹھکانہ بہت برا ہے اور وہ سبیل سے بہت گمراہ ہیں۔ (الفرقان۔34)

1. ان لوگوں کے بارے میں ایک طویل روایت میں کعب بیان کرتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں جو گمراہی اور ارتداد پر تھے اور عہد توڑنے والے تھے۔ اللہ کی ملاقات کے لئے اپنے نفس کیلئے انہوں نے برے اعمال ہی آگے بھیجے، اپنے نبیؐ کے خلیفہ اور وصیؑ سے جنگ کر کے، جو ان کا عالم ہے ان کا سید و سردار ہے افضل ہے، لوائے حمد اٹھانے والا اور حوض کوثر کا مالک ہے اور جس سے امیدیں لگائی جاتی ہیں اور جس نے اس عالم کے علاوہ کسی اور سے امید لگائی (ایسا عالم جس کے علم میں جہل نہیں) اور وہ منزل مقصود جس سے پھسلا تو تباہ ہوگیا اور آگ (دوزخ) میں جا گرا۔ وہ (عالم) مولا علیؑ ہیں۔ (البرہان۔ج۵۔ص۴۵۶)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کا میثاق وعہد توڑ کر اور منہ موڑ کر دنیا کے بنائے ہوئے عالم کو اپنا ولی بنانے کا انجام انتہائی بھیانک ہے۔ مقصر علماء کی جہالت کے ثبوت میں کتابیں بھری پڑی ہیں یعنی ان کے درمیان فتاویٰ کے اختلافات۔ یعنی ان کو دین سمجھ ہی نہیں آیا کیونکہ اختلاف کی بنیاد جہالت ہوتی ہے جہاں علم ہوتا ہے وہاں اختلاف نہیں ہوتا۔ ایسے جاھلوں کو ابھی تک پورا قرآن ہی سمجھ میں نہیں آیا صرف پانچ سو آیات کا کچھ پتہ چلا ہے۔

❖......❖......❖

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنٰهُ بَیۡنَهُمۡ لِیَذَّکَّرُوۡا ۫ۖ فَاَبٰۤی اَکۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوۡرًا ﴿۵۰﴾

اور یقیناً ہم نے اس کو ان کے درمیان بار بار بیان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے کفر کرنے کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا ہے۔ (الفرقان۔50)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ تمہاری امت کے اکثر لوگوں نے ولایت علیؑ سے کفر کرنے کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا ہے۔ (البرہان۔ج۵۔ص۴۶۳)

فوائد:۔

1. جنب اللہؑ کے حق میں کوتاہی کرنے والوں نے انکار ولایت کو سینے سے لگایا ہوا ہے ہر چیز کو چھوڑ دیں گے مگر انکار کو نہیں چھوڑیں گے۔ یہ لوگ صرف کفر ہی نہیں کرتے بلکہ ولایت میں شرک بھی کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَهُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ مِنَ الۡمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهۡرًا ؕ وَ کَانَ رَبُّکَ قَدِیۡرًا

۵۴

اور وہ وہی ہے جس نے پانی (مائع نور) سے بشر کو خلق فرمایا پھر اس سے نسب اور سسرال بنائے اور تیرا رب بڑا قدرت والا ہے۔

(الفرقان۔54)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے آدمؑ پیدا کرنے سے تین ہزار سال پہلے عرش کے تحت ایک پانی خلق فرمایا اور اس کو ایک سبز لولوٗ میں رکھ دیا اور اپنے علم میں پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ آدمؑ کو خلق کیا۔ پس جب آدمؑ کو خلق کیا تو اس موتی میں سے پانی کو منتقل کیا اور اسے صلب آدمؑ میں جاری کیا، جب وہ اللہ کے پاس جانے لگے تو اسے شیثؑ کو منتقل کر دیا۔ بس اسی طرح یہ پانی پشت در پشت منتقل ہوتا رہا حتیٰ کہ صلب عبدالمطلبؑ میں آیا پھر اللہ عزوجل نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا آدھا حصہ میرے بابا عبداللہؑ میں چلا گیا اور آدھا ابو طالبؑ میں، پس میں آدھے پانی سے ہوں اور علیؑ دوسرے آدھے سے۔ پس علیؑ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔ پھر آپؐ نے تلاوت فرمائی: ''اور وہ وہی ہے جس نے پانی (مائع نور) سے بشر خلق فرمایا پھر اسے رشتہ دار اور داماد بنایا اور تیرا رب بڑا اقدرت والا ہے''۔

(البرہان۔ج۵۔ص۴٦٦)

2. ابن عباس سے روایت ہے: یہ آیت نبی اکرمؐ اور علی مولاؑ کے بارے میں اتری، نبی اکرمؐ نے اپنی لخت جگر بیٹیؑ کا عقد علی مرتضیٰؑ سے کیا اور وہ ان کے چچا کا بیٹا ہے پس وہ ان کیلئے نسب (رشتہ دار) اور صھر (داماد) ہیں۔

(البرہان۔ج۵۔ص۴٦۴)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ امیرالمومنینؑ کو خلق نہ کرتا تو فاطمہؑ کا کوئی کفو زمین پر نہ ہوتا، وہ آدم ہو یا کوئی اور۔

(البرہان۔ج۵۔ص۴٦۸)

4. رسول اللہ نے فرمایا: اگر اللہ علیؑ بن ابی طالبؑ کو خلق نہ کرتا تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہ ہوتا۔

(البرہان۔ج۵۔ص۴٦۸)

فوائد:۔

1. عرش علم الٰہی ہے جس میں اللہ نے معصومینؑ کے نور کو سبز موتی میں اپنے خزانہ اسرار میں کائنات کی خلقت سے ہزاروں نوری سال پہلے چھپا رکھا تھا۔ دراصل یہ سب احادیث انسان کو سمجھانے کیلئے بیان فرمائی گئیں کیونکہ جب معصومینؑ دھر میں تھے اس وقت وقت کا حساب کتاب ہی نہیں تھا۔ معصومینؑ تو مشیت الٰہی ہیں جیسے اللہ چاہتا ہے ویسا لباس معصومینؑ زیب تن کر لیتے ہیں۔ آسمانوں میں نور کا لباس اپنایا۔ انسان تو کیا موسیٰؑ جیسے رسول نور کی تجلی برداشت نہیں کر سکتے اس لئے ہماری ھدایت کی خاطر لباس بشری اختیار کیا تا کہ مخلوقات زیارت کا شرف حاصل کر سکیں۔

2. حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عبداللہؑ اور حضرت ابو طالبؑ تک جن میں یہ نور منتقل ہوتا رہا سب معصوم اور حجت الٰہی ہیں۔

❖......❖......❖

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۝

مگر جوتو بہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا غفور و رحیم ہے ۔(الفرقان۔70)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ''ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ قیامت کے دن ایک گناہ گار مومن لایا جائے گا اور اسے حساب کے مقام پر کھڑا کیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ خود اس کا حساب لے گا، انسانوں میں سے کسی ایک کو بھی اس کے حساب سے مطلع نہ کرے گا۔ پس اللہ اسے اسکے گناہ جتلائے گا اور جب اپنے گناھوں کا اقرار کرے گا تو اللہ عزوجل لکھنے والے کو فرمائے گا: ان کو نیکیوں سے بدل دو اور لوگوں کو بتادو۔ تو اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کا تو ایک گناہ نہیں ہے۔ پھر اللہ اسے جنت کی طرف جانے کا حکم دے گا اور یہ اس آیت کی تاویل ہے اور یہ صرف خاص ہمارے شیعوں میں سے گناہ گاروں کیلئے ہے۔

(البرہان۔ج۵۔ص۴۷۳)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: ہم اھل بیتؑ کی محبت گناھوں کو مٹا دیتی ہے اور نیکیوں کو کئی گنا زیادہ کر دیتی ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ہماری اھل بیتؑ کے محبوں کے لوگوں پر کئے ہوئے مظالم کو (بدلہ دے کر) اتار دے گا سوائے ان گناھوں کے جن میں اصرار اور مومن پر ظلم ہو۔ پس اللہ گناھوں کو حکم دے گا: نیکیاں بن جاؤ۔ (البرہان۔ج۵۔ص۴۷۶)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ نے فرمایا ہے کہ ہمارا موالی جب اللہ سے ملاقات کرتا ہے اور اس پر سمندر کی جھاگ اور ریت کے زروں کے برابر بھی گناہ ہونگے تو اللہ ضرور معاف فرمادے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

2. مولا حسینؑ کے زائر کی شان ہے کہ ایک نیکی پر دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور گناہ ایک ہی رہتا ہے اور وہ ایک بھی کہاں؟ جب محافظ فرشتہ گناہ لکھنے لگتا ہے تو ملائکہ اسے روک دیتے ہیں پھر جب وہ نیکی کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں کہ اب لکھ لے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہ اللہ نیکیوں میں بدل دے گا۔ (خلاصہ قول معصومؑ)

3. اے منکر ولایت! اب پتہ چلا کہ اقرارِ ولایتِ علیؑ اور عزاداری امامِ مظلومؑ سے مختلف طریقوں سے روکنے والے لوگوں کے نیک اعمال کس طرح گرد و غبار بنا کر اڑا دیئے جائیں گے۔

❖......❖......❖

سورۃ الشعراء

طٰسٓمّٓ ۝ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۝ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ۝ اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُہُمۡ لَہَا خَاضِعِیۡنَ ۝ وَمَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡہُ مُعۡرِضِیۡنَ ۝

طٰسٓمٓ۔ یہ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کی آیات ہیں شاید کہ تم اپنی جان کھو دینے والے ہو (اس فکر میں) کہ یہ لوگ مومن نہیں ہوتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی آیت ان پر نازل کریں کہ ان کی گردنیں اس کے لیئے جھک جائیں۔ ان لوگوں کے پاس رحمان کی طرف سے نہیں آتی کوئی نئی نصیحت مگر یہ اس سے منہ موڑنے والے بن جاتے ہیں۔ (الشعراء-1-5)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ طٰسٓمٓ کا مطلب طالب سمیع مبدالمعید ہے۔ احادیث میں اس سے مراد طوبیٰ، سدرۃ المنتھیٰ، محمد مصطفیؐ بھی ہے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۸۴)

2. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ میں نے اللہ سے اپنے اور تیرے درمیان محبت مانگی تو اس نے دی اور اپنے تیرے درمیان مواخات مانگی تو اسے نے دی اور تجھے وصی بنانے کا کہا تو اس نے کیا۔ اس وقت ایک شخص کہنے لگا خدا کی قسم پرانی مشک میں ایک صاع کھجوریں بہتر ہیں اس سے جو محمدؐ اپنے رب سے مانگتا ہے، وہ فرشتہ کیوں نہیں مانگتا جو اس کے دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کرے یا خزانہ جو اس کے فاقوں میں اس کے کام آئے! تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا "شاید کہ تم اپنی جان کھو دینے والے ہو کہ یہ لوگ مومن نہیں ہوتے"۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۸۴)

3. امام جعفر صادقؑ سے امام زمانہؑ کے متعلق آسمان سے ندا آنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے اپنے بابا محمد باقرؑ سے سنا: اللہ کی قسم یہ اللہ عزوجل کی کتاب میں واضح بیان ہے جہاں فرماتا ہے "اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی آیت نازل کریں کہ ان کی گردنیں اس کے لیئے جھک جائیں" اس دن زمین پر ایک شخص بھی باقی نہ رہے گا مگر تسلیم کرلے گا اور اس کی گردن اس کیلیئے جھک جائے گی۔ پس اھل ارض ایمان لے آئیں گے جب آسمان سے آواز سنیں گے: خبردار حق علیؑ بن ابی طالبؑ اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے۔ جب دوسرا دن ہوگا تو ابلیس ھوا میں بلند ھوگا اور اھل ارض سے پوشیدہ رہے گا پھر آواز دے گا: خبردار حق علیؑ کے مخالف اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے کیونکہ وہ (دشمنِ مولاؑ) مظلوم مارا گیا تو اسکے خون کا بدلہ مانگو۔ پس اللہ ان لوگوں کو ثابت قدم رکھے گا جو حق پر قول ثابت کے ساتھ ایمان لائے۔ اور وہ پہلی ندا ہوگی۔ اور اس دن وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے شک میں پڑ جائیں گے اور اللہ کی قسم مرض ہماری عداوت ہے پس اس وقت وہ ہم سے ہٹ جائیں گے اور بحث کرتے ہوئے کہیں گے: پہلی منادی جو ہوئی وہ اھل بیتؑ کے جادو میں سے جادو تھا۔ امامؑ نے پھر آیت تلاوت فرمائی "اور جب وہ آیت دیکھتے ہیں تو منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا جادو ہے" (القمر-2)

(البرہان ۔ج ۵۔ص ۴۸۵)

فوائد:۔

1. قرآن میں ولایت علیؑ واضح طور پر کھول کر بیان کی گئی ہے اور رسول اللہؐ بار بار ہر موقع پر فضائل و ولایت علیؑ بیان فرماتے تھے تا کہ تمام لوگ مومن بن جائیں اور عذاب الٰہی سے بچ جائیں۔رحمان جب بھی ذکر علیؑ لوگوں کی نصیحت کیلئے نازل فرماتا تو وہ منہ موڑ لیتے۔مقصرین کے ذھنوں میں ولایت علیؑ کی بجائے مال و دولت اور اقتدار کی ھوس ہوتی ہے۔وہ معصومینؑ کی عظمت و قدرت کو سحر اور سراب سمجھتے ہیں۔جب امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گے تو سب سرکش منکرین ولایت کی گردنیں جھک جائیں گی۔❖......❖......❖

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۸۴

اور بعد میں آنے والوں میں میرے لیئے لسان صدق قرار دے۔(الشعراء-84)

1. لسان صدق کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔حضرت ابراھیمؑ پر ان (مولا علیؑ) کی ولایت پیش کی گئی تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ اس کو میری ذریت میں قرار دے تو اللہ نے ایسا کیا۔

(البرہان ۔ج ۵۔ص ۴۹۶)

فوائد:۔

اس کا تذکرہ سورۃ مریم کی آیت نمبر 50 کے تحت مطالعہ فرمائیں۔

❖......❖......❖

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۝۱۰۰ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝۱۰۱ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۲

پس نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے اور نہ کوئی جگری دوست۔کاش ہمیں پلٹنے کا ایک موقع ملے تو ہم مومن ہو جائیں۔(الشعراء-100-102)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم اپنے شیعوں کی ضرور شفاعت کریں گے اللہ کی قسم ہم اپنے شیعوں کی ضرور شفاعت کریں گے حتیٰ کہ ہمارے دشمن کہیں گے ''پس ہماری شفاعت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی ہمارا کوئی جگری دوست ہے''۔(البرہان ۔ج ۵۔ص ۵۰۲)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص جنت میں کہے گا کہ میرے فلاں دوست کے ساتھ کیا ہوا؟ اور اس کا دوست دوزخ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کیلئے اس کے دوست کو نکال کر جنت لے جاؤ۔تو دوزخ میں جو باقی رہ جائیں گے کہیں گے ''پس نہیں ہمارے لیئے کوئی شفاعت کرنے والا اور نہ کوئی جگری دوست''۔

(البرہان ۔ج ۵۔ص ۵۰۲)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس فرمان الٰہی کے بارے میں کہ شفاعت کرنے والے آئمہؑ ہیں اور صدیق (دوست) مومنین میں سے ہیں۔

(البرہان ۔ج ۵۔ص ۵۰۱)

فوائد:۔

1. احادیث میں وارد ہے کہ محارم کا مذاق اڑانے والے نماز ترک کرنے والے سے بھی برا شخص ناصبی ہے۔اور ناصبی کی ہرگز شفاعت نہیں ہوگی حالانکہ ایک مومن اپنے گھر

والوں کی اور ہمسائے کی شفاعت کرے گا تو قبول ہوگی اگر چہ ان کے پاس کوئی نیکی بھی نہ ہوگی اور شیعہ فقیر (مولا کا ملنگ) ربیعہ اور مضر قبیلے کے لوگوں کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ دوزخ میں کسی کا دوست ہوگا تو نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا بشرطیکہ ناصبی نہ ہو۔ ناصبی وہ شخص ہوتا ہے کہ جو ولایتِ مولا علیؑ کے سامنے غیر معصوم مقصر کی ولایت نصب کرے، اھلِ بیتؑ کی شان میں زبان درازی کرے، عزاداری کے خلاف فتوے دے۔

❖......❖......❖

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٩٢ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝١٩٣ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝١٩٤ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝١٩٥ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٩٦

اور بیشک یہ رب العالمین کی نازل کردہ ہے۔ روح الامین کے ذریعے اس کو تمہارے دل پر نازل کیا گیا ہے تا کہ تم خبردار کرنے والے ہو۔ واضح عربی زبان میں اور بیشک یہ پہلے لوگوں کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ (الشعراء-192-196)

1. امام محمد باقرؑ نے ان آیات کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد ولایت امیرالمؤمنینؑ ہے۔

(البرہان۔ج۵۔ص۵۰۶)

فوائد:۔

1. ولایت مولا علیؑ اور دل کا گہرا تعلق ہے۔ قرآن پاک میں ولایت علیؑ واضح طور پر کھول کر بیان کی گئی ہے اور اس سے پہلی آسمانی کتابوں میں بھی ولایت کا واضح بیان ہے۔ قرآن پاک جو فضائل علیؑ اور اھلبیتؑ سے بھرپور ہے کو اسی لیئے قلب رسول اللہؐ پر نازل کیا گیا کیونکہ محبت ومودت کا تعلق دل سے ہوتا ہے اسی لیئے جس پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے رحمان اس کے دل میں مولا علیؑ کی مودت ڈال دیتا ہے۔ اور ناصبی کا دل سخت اور تنگ ہو جاتا ہے اور ولایت علیؑ ناصبی مقصر کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔

❖......❖......❖

وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝٢١٤ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢١٥

اور اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ اور مومنین میں سے جو تیرا اتباع کرتے ہیں انکے لیئے اپنے شانے جھکادو۔ (الشعراء-214-215)

1. جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ سب بنی عبدالمطلبؑ کو دعوت دو اور وہ چالیس آدمی تھے۔ دو دن دعوت کھانے کے بعد ابولھب کہتا رہا کہ یہ جادو ہے اور سب لوگ اٹھ کر چلے جاتے کیونکہ چالیس آدمیوں کے کھانے کے بعد بھی گوشت روٹی اور دودھ کم نہ ہوتا تھا۔ تیسرے دن حضرت ابوطالبؑ کے حکم سے ان کو بیٹھنا پڑا۔ رسول اللہؐ نے دعوتِ اسلام دی اور فرمایا تم میں سے کون میرا بھائی، میرا وارث، میرا وزیر اور میرا وصی اور میرا خلیفہ میرے بعد بننا چاہتا ہے؟ تو سب نے انکار کیا سوائے مولا علیؑ کے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلبؑ یہ (علیؑ) میرا بھائی اور میرا وارث اور

میرا وزیر اور میرے بعد تمہارے درمیان میرا خلیفہ ہے پس اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ تو لوگ مذاق کرتے ہوئے اٹھے اور حضرت ابو طالبؑ سے کہنے لگے: تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ اپنے بیٹے کی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ (خلاصہ حدیث) (البرہان۔ج ۵۔ص ۵۰۹)

فوائد:۔

1. واضح ہے کہ ولایتِ علیؑ کا اعلان تبلیغ رسالت کے پہلے ہی دن سے شروع ہے اور غدیر خم میں آخری اعلان بھی ولایت علیؑ کا ہے۔ دین الٰہی کی ابتداء اور انتہاء ولایت مولا علیؑ ہے۔ اسلام کل کا کل ولایت معصومینؑ ہے۔

2. حضرت ابو طالبؑ کو قریش نے جو جواب دیا اس کا واضح مطلب ہے کہ حضرت ابو طالبؑ رسول اللہؐ کی اطاعت کرتے تھے اسی لیئے قریش نے کہا کہ اب اپنے بیٹے کی بھی اطاعت کرو۔ حضرت ابو طالبؑ کی شان میں حدیث مندرجہ ذیل آیت کے ذیل میں مطالعہ فرمائیں:

❖......❖......❖

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝۲۱۷ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۝۲۱۸ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝۲۱۹

اور اس عزیز اور رحیم پر توکل کرو جو اس وقت تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے جب تم قیام کرتے ہو اور سجدہ گزاروں میں تمہاری نقل وحرکت کو بھی۔ (الشعراء-217-219)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: "جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم قیام کرتے ہو" نبوت میں" اور تمہاری نقل وحرکت سجدہ گزاروں میں" یعنی نبیوںؑ کے اصلاب میں۔ (البرہان۔ج ۵۔ص ۵۱۴)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: مجھے اور علیؑ کو واحد نور سے خلق فرمایا۔ ہم آدمؑ کی خلقت سے ہزار سال پہلے عرش کے پاس اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے تھے۔ پھر جب اللہ نے آدمؑ کو خلق فرمایا تو اس نور کو اس کے صلب میں قرار دیا اور جب وہ جنت میں تھا تو ہم اس کی صلب میں تھے اور جب نوحؑ کشتی پر سوار تھے تو ہم اس کی صلب میں تھے اور جب ابراھیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو ہم اس کی صلب میں تھے پس اسی طرح اللہ عزوجل ہمیں طاہر اصلاب سے طاہرہ ارحام کی طرف منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ ہم عبدالمطلبؑ تک پہنچے تو ہمیں دو حصوں میں تقسیم کیا: مجھے صلب عبداللہؑ میں قرار دیا اور علیؑ کو صلب ابی طالبؑ میں قرار دیا اور میرے لیئے نبوت و برکت قرار دی اور علیؑ کیلئے فصاحت وفراست قرار دی اور اپنے اسمائے مبارکہ سے دو نام ہمارے لیئے جدا کیئے: وہ عرش والا محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں، اور اللہ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہے۔

(البرہان۔ج ۵۔ص ۵۱۵)

3. ایک شخص نے امیر المؤمنینؑ سے پوچھا: یا امیر المؤمنین آپؑ تو اس مقام پر ہیں جو اللہ نے آپکو عطا کیا ہے اور کیا آپؑ کے بابا آگ میں عذاب پا رہے ہیں (نعوذ باللہ)؟ فرمایا: بکواس بند کر، اللہ تیرا منہ توڑے! اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے اگر میرے بابا دنیا کے تمام گناہ گاروں کی شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور انکی شفاعت منظور کرے گا۔ اور میرے بابا کو آگ کا عذاب؟ جبکہ میں خود قسیم النار ہوں! اور اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بیشک قیامت کے دن ابو طالبؑ کا نور مخلوق کے نور کو بجھا دے گا سوائے انوار خمسہ کے: نور محمدؐ اور میرا نور اور نور فاطمہؑ اور نور حسنؑ اور نور حسینؑ اور جو آئمہؑ اُن کے اولاد سے ہیں۔ کیونکہ ان (ابو طالبؑ) کا نور ہمارے نور سے ہے۔ جس کو اللہ عزوجل نے آدمؑ کے خلق کرنے سے ہزار سال پہلے خلق فرمایا۔ (البرہان۔ج ۵۔ص ۵۱۶)

4. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے نور محمدؐ کو اپنے نور سے خلق فرمایا۔ اس کو اپنے نور عظمت وجلال سے اختراع کیا اور وہ نور لاھوتی ہے جس کو ظاہر کیا اور موسیٰؑ بن عمران کے لیئے طور سینا پر اس کی تجلی ڈالی تو وہ نہ ٹھہر سکا اور موسیٰؑ اس کے دیدار کو برداشت نہ کر سکا اور کھڑا نہ رہ سکا حتیٰ کہ اس کی چمک سے غش کھا کر گر گیا اور وہ نور محمدؐ کا نور تھا۔ پھر جب اللہ نے محمدؐ کو خلق کرنے کا ارادہ کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تو پہلے حصے سے محمدؐ اور دوسرے حصے سے علیؑ کو خلق کیا اور کسی اور کو اس نور سے خلق نہیں کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے خلق کیا اور ان دونوں میں بنفس نفیس اپنی جان پھونکی اور ان دونوں کو ایک دوسرے کی صورت بنا دیا اور ان دونوں کو اپنا امین بنایا اور تمام مخلوق پر گواہ بنا دیا اور اپنی مخلوقات پر اپنا خلیفہ بنا دیا اور دونوں کو اپنا علم ودیت فرمایا اور دونوں کو بیان کا علم عطا فرمایا اور دونوں کو اپنے غیب پر مطلع فرما یا دیا اور ایک کو اپنا نفس قرار دیا اور دوسرے کو اپنی روح اور ایک کو دوسرے کے بغیر تنہا نہ چھوڑا اور ان دونوں کا ظاہر بشری اور باطن لاھوتی ہے۔ مخلوقات کیلیئے ان کو ناسوتی شکل میں ظاہر کیا تا کہ وہ ان دونوں کی زیارت کو برداشت کر سکیں اور اللہ کے قول ''**ولـلبسـنا عليهم ما يلبسون** ''(الانعام-9) کا یہی مطلب ہے پس ان دونوں کو رب العالمین کا مقام دیا اور تمام مخلوقات اور خالق کے درمیان حجاب قرار دیا۔ ان دونوں سے مخلوقات کی خلقت کی ابتداء کی اور ان دونوں سے ہی کائنات اور جو کچھ مقدر ہو چکا ہے ختم کرے گا۔

پھر نور محمدؐ سے اس کی بیٹی فاطمہؑ کو ظاہر کیا جس طرح اپنے نور سے اس کے نور کو ظاہر کیا تھا اور نور فاطمہؑ وعلیؑ سے حسنؑ اور حسینؑ کو ظاہر کیا جس طرح چراغ سے چراغ روشن ہوتے ہیں ان سب کو نور سے خلق کیا اور ان کو ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف منتقل کیا اور ایک صلب سے دوسری صلب میں اور ایک رحم سے دوسرے رحم میں اعلیٰ ترین درجوں میں جن میں کسی نجاست کا دخل نہیں منتقل کرتا گیا جن میں حقیر پانی کا دخل نہیں اور نہ ہی ذلیل نطفے کا جیسے باقی تمام مخلوق کے واسطے ہے بلکہ یہ انوار اصلاب طاہرین سے ارحام مطہرات میں منتقل ہوتے رہے کیونکہ یہ خالص سے بھی خالص ترین ہیں ان کو اللہ نے اپنی ذات کے لیئے چنا ہے اور ان کو اپنے علم کا خزانہ بنایا اور اپنی مخلوق کی طرف بھیجا اور ان کو اپنی ذات کا قائم مقام بنایا کیونکہ نہ اس کو دیکھا جا سکتا ہے اور نہ اس کا ادراک کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کی حالت وحقیقت کی معرفت حاصل کی جا سکتی ہے پس یہ اس کی طرف سے بولنے والے پیغام پہنچانے والے ہیں اور اس کے حکم ونہی پر متصرف ہیں۔ انہی کے ذریعے وہ اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے اور انہی کے ذریعے وہ اپنی نشانیاں اور معجزات دکھاتا ہے اور انہی کی وجہ سے اور انہی کے ذریعے بندوں کو اپنی ذات کی معرفت کروائی اور انہی سے اس کے امر کی اطاعت ہے اور اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ کو کوئی نہ جانتا اور نہ ہی کسی کو معلوم ہوتا کہ رحمان کی عبادت کس طرح کی جاتی ہے پس اللہ اپنا امر جاری کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور جس کے ذریعے چاہتا ہے'' **لا يسـئـل عـمـا يـفعل و هم يسئلون** ''۔(الانبیاء-23)(البرہان۔ج۵۔ص۵۱۶)

فوائد:۔

1. معصومینؑ کے نور کے سب حامل معصوم حجت الٰہی تھی اور انکی ازواج معصومہ تھیں۔ پشت سے مراد حامل نور ہے۔ یہ نور جب ایک حجت الٰہی سے دوسری حجت الٰہی کی طرف منتقل ہوتا ہے تو دینے والے کو صلب اور لینے والے کو رحم کہتے ہیں۔ یہ الفاظ اپنے عام معانی میں استعمال نہیں ہوئے۔
2. اللہ تعالیٰ کی توجہ ہر وقت صرف معصومینؑ پر ہے اور جہاں معصومینؑ کا ذکر و ہیں اللہ کی رحمت، جس عمل میں ان کا ذکر وہی عمل مقبول ہوتا ہے۔
3. چہاردہ معصومینؑ کے بعد تمام مخلوقات کے نوروں پر حاوی نور حضرت ابوطالبؑ کا ہے۔ جو رسالت وامامت کو پروان چڑھانے والے ہیں، اس کے محافظ وناصر اور وکیل ہیں، معدن نبوت ورسالت وولایت ہیں۔ تمام گناہ گاروں کی شفاعت کی قدرت رکھتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورة النمل

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ۝

جس شخص کے پاس کتاب میں سے کچھ علم تھا اس نے کہا کہ میں اسے آپ کے پاس لے آتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی پلک جھپکے۔ پس جب (سلیمانؑ نے) اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کرے تو وہ محض اپنے ہی لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز اور کریم ہے۔ (النمل۔40)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اپنے اسم اعظم کے تہتر حروف قرار دیئے ہیں۔ پس آدمؑ کو ان میں سے پچیس حروف عطا فرمائے اور نوحؑ کو ان میں سے پندرہ حروف عطا فرمائے اور ابراھیمؑ کو ان میں سے آٹھ حروف عطا فرمائے اور موسیٰؑ کو ان میں سے چار حروف عطا فرمائے اور عیسیٰؑ کو ان میں سے دو حروف عطا فرمائے جن سے وہ مردہ کو زندہ کرتا تھا اور مادرزاد اندھے اور مبروص کو تندرست کرتا تھا اور محمد مصطفیٰؐ کو بہتر حروف عطا فرمائے اور ایک حرف حجاب میں رکھا تا کہ کوئی شخص نہ جان سکے کہ اللہ کا ارادہ کیا ہے اور بندوں کے دلوں میں کیا ہے۔

(البرہان۔ج ۶۔ص ۲۴)

2. امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ کی قسم ہمارے پاس کتاب کا سارا علم ہے۔

(البرہان۔ج ۶۔ص ۲۴)

3. امیر المؤمنینؑ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے آپؑ کے پاس آئے اور ان میں سے ایک خارجی تھا۔ فیصلہ خارجی کے خلاف جاتا تھا پس امیر المومنینؑ نے اس کے خلاف فیصلہ صادر فرما دیا۔ تو خارجی آپؑ سے کہنے لگا: خدا کی قسم آپؑ نے مساوی فیصلہ نہیں کیا اور نہ ہی فیصلہ میں عدل کیا ہے اور آپؑ کا فیصلہ اللہ کے نزدیک اس کی مرضی کے مطابق نہیں ہے (نعوذ باللہ)۔ تو امیر المومنینؑ نے اس کی طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا: دھوت (جیسا کہ کتے کو دھتکارا جاتا ہے) اے اللہ کے دشمن۔ پس وہ کالا کتا بن گیا۔ جو لوگ وہاں موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم یقیناً ہم نے اس کے کپڑے ھوا میں اڑتے ہوئے دیکھے۔ پھر اس نے امیر المومنینؑ کے لئے عاجزی میں دم ہلائی اور اس کی آنکھوں سے آنسو اس کے چہرے پر بہنے لگے اور امیر المومنینؑ نے دیکھا تو اس پر رحم آ گیا۔ آپؑ نے آسمان کے طرف نظر کی اور لب مبارک ہلے مگر ہم کلام نہ سن سکے اور اللہ کی قسم ہم نے اسے دیکھا کہ انسانی حالت میں پلٹ آیا اور اس کے کپڑے ھوا میں سے واپس آ کر اسکے کاندھوں پر گر پڑے اور ہم نے دیکھا کہ وہ مسجد میں سے نکل رہا تھا اور اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔

ہم نے حیران ہوکر امیر المومنینؑ کی طرف دیکھا تو آپؑ ہم سے پوچھنے لگے: تم کیوں دیکھ رہے ہو اور تعجب کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا امیر المؤمنینؑ ہم کیسے تعجب نہ کریں جبکہ آپ نے عجیب کام کیا۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آصف بن برخیا وصی سلیمانؑ بن داوٗدؑ نے جو کیا وہ اس کام کے قریب ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ بیان فرمایا ہے جہاں وہ فرماتا ہے (آپؑ نے سورۃ النمل کی آیات 38۔40 تلاوت فرمائیں) اور ہم سے پوچھا: اللہ کے نزدیک تمہارا نبیؐ اکرم ہے یا سلیمانؑ؟ عرض کی: یا امیر المومنینؑ بلکہ ہمارے نبیؐ اکرم ہیں۔ فرمایا: پس تمہارے نبیؐ کا وصیؑ سلیمانؑ کے وصیؑ سے اکرم ہے اور سلیمانؑ کے وصی کے پاس اللہ کے اسم اعظم کا صرف ایک حرف تھا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اس کے اور بلقیس کے تخت کے درمیان زمین اس کیلئے دھنس گئی پس اس نے پلک جھپکنے سے کم وقت میں حاصل کرلیا۔ اور ہمارے پاس اللہ کے اسم اعظم کے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے اور مخلوق کے علاوہ اپنے لئے مخصوص کیا ہے۔ عرض کی: یا امیر المومنینؑ اگر یہ آپؑ کے پاس ہے تو آپؑ کو معاویہ وغیرہ سے جنگ کیلئے انصار کی کیا ضرورت ہے اور لوگوں کو دوسری جنگ کیلئے جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا: ''لیکن مکرم بندے اس کے قول سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے امر پر عمل کرتے ہیں'' (الانبیاء۔26۔27) ان لوگوں کو ہم جنگ کی دعوت صرف اس لئے دیتے ہیں تاکہ حجت ثابت ہو جائے اور آزمائش پوری ہو جائے اور اگر اس (دشمن) کی ہلاکت کا حکم ہوتا تو اس میں تاخیر نہ ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنی مخلوق کی آزمائش کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: پھر جب ہم وہاں سے اٹھے تو ہمارے دلوں میں عظمت تھی جو مولاؑ کو عطا ہوا۔ (البرہان۔ ج۶۔ ص۲۶)

فوائد:۔

1. معصومینؑ علم الٰہی کے خزانہ دار اور امین ہیں کل کا کل علم ان کے پاس ہے۔ اسرار الٰہی اور علم غیب ان کے علم سے باہر نہیں ہے
2. جو بھی معصومینؑ کے فیصلوں کے ہوتے ہوئے اپنے فتوے دے وہ درحقیقت پاگل کتا ہوتا ہے جس سے بچنا ہر ایک کیلئے فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہلت اور امام وقتؑ کی رحمانیت اور کریمی سے غلط فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے، اس وقت مومنین کی بہت بڑی آزمائش کا وقت ہے کہ مولائے کائناتؑ کی حمایت میں آواز اٹھاتے ہیں یا ولایت وعزاداری کے مخالف مجوسی ملاں کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالتے ہیں۔ امامؑ کو تو پوری کائنات پر مکمل اختیار ہے مگر وہ دیکھ رہے ہیں کہ قول ثابت پر ثابت قدم کون رہتا ہے۔

❖......❖......❖

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۵۹

(اے حبیبؐ) کہو ہر حمد اللہ کیلئے ہے اور سلام اس کے بندوں پر جنہیں اس نے مصطفیٰ کیا ہے۔ کیا اللہ بہتر ہے یا جنہیں یہ لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔ (النمل۔59)

ؕ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۶۲

بھلاوہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور وہ تمہیں زمین میں خلفاء بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (النمل۔62)

1. احادیث کے مطابق مصطفیٰ (برگزیدہ) بندوں سے مراد آل محمدؑ ہیں۔ (البرہان۔ج٦۔ص٣٠)
2. امام جعفر صادقؑ نے آیت نمبر 62 کے بارے میں فرمایا کہ یہ قائم آل محمدؑ کی شان میں نازل ہوئی اور اللہ کی قسم وھی مضطر (بے قرار) ہے۔ جب وہ مقام پر دو رکعت نماز ادا کریں گے اور اللہ سے دعا فرمائیں گے تو وہ اسے قبول فرمائے گا اور ان کی تکلیف دور کر دے گا اور ان کو زمین کا خلیفہ قرار دے گا۔ (البرہان۔ج٦۔ص٣٢)

فوائد:۔

1. چہاردہ معصومینؑ سب مصطفیٰؑ ہیں سب کے سب محمدؑ ہیں۔
2. امام قائمؑ کی تکلیف اور غم ان کی جدہ سیدۃ النساء العالمینؑ کی شہادت اور کربلا و شام کے مصائب ہیں اور وہ بے قرار ہیں کہ ظہور فرما کر سیدہ فاطمہ زہراؑ کے اور ولایت علی مرتضیٰؑ کے دشمنوں اور امام مظلومؑ کے قاتلوں اور شامیوں سے بدلہ لیں۔
3. جو بھی ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلومؑ کے حق میں آواز بلند نہیں کرتا وہ ظالموں اور گمراہوں میں شمار ہوگا۔ اپنی طاقت کے مطابق حق کی حمایت لازم ہے۔

❖......❖......❖

٨١ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ
النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝٨٢ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝٨٣ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا
بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨٤

اور جب ان پر ہمارا قول (پورا ہونے کا وقت) آپہنچے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے چلنے والا (دآبہ) نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا۔ بیشک لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ ان لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے پھر ان کی درجہ بندی کی جائے گی۔ حتیٰ کہ جب سب آجائیں گے تو اللہ کہے گا تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا اور تم نے ان کا علمی احاطہ نہ کیا تھا یا پھر تم کیا کرتے رہے تھے؟ (النمل۔82۔84)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ امیر المومنینؑ کے پاس آئے اور وہ مسجد میں سو رہے تھے اور ریت جمع کر کے اس پر سر مبارک رکھا ہوا تھا۔ تو رسول اللہؐ نے حرکت دے کر فرمایا: اٹھو اے دابۃ الارض۔ صحابہ میں سے ایک شخص نے پوچھا: کیا ہم آپس میں ایک دوسرے کو اس نام سے پکار سکتے ہیں؟ فرمایا: اللہ کی قسم نہیں یہ صرف اس کے لئے مخصوص ہے اور یہی وہ دآبہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے ”اور جب ہمارا قول پورا ہو جائے گا تو ہم ان کیلئے زمین سے دآبہ کو ظاہر کریں گے جو ان سے کلام کرے گا۔ بیشک لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے“ پھر فرمایا: یا علیؑ جب آخری زمانہ ہوگا تو

اللہ تمہیں بہترین صورت میں ظاہر کرے گا اور تمہارے پاس مہر ہوگی جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان لگاؤ گے۔ (اقتباس حدیث) (البرہان۔ج٦۔ص٣٦)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو جمع کریں گے'' کے بارے میں فرمایا: مومنین میں سے کوئی ایسا نہیں جسے قتل کیا گیا ہو اور وہ رجعت میں واپس نہ آئے حتیٰ کہ وہ وفات پائے گا اور کوئی رجعت نہیں پائے گا سوائے اس کے جس میں صرف اور صرف ایمان ہوگا اور جس میں صرف اور صرف کفر ہوگا۔ پھر امامؑ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص عمار بن یاسر سے کہنے لگا: اے ابا یقظان، اللہ کی کتاب میں ایک آیت نے میرا دل خراب کیا ہے اور مجھے شک میں ڈالا ہے۔ عمار نے کہا: وہ آیت کونسی ہے؟ اس نے کہا: ''اور ان پر ہمارا قول پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین سے چلنے والا ظاہر کریں گے جو ان سے کلام کرے گا۔ بیشک لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے'' پس یہ دآبہ کون ہے؟ عمار نے کہا: اللہ کی قسم میں نہ بیٹھوں گا اور نہ کھاؤں گا اور نہ پیئوں گا حتیٰ کہ تمہیں وہ دکھادوں۔ پس عمار اس شخص کے ساتھ امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور وہ کھجوریں اور مکھن تناول فرما رہے تھے اور فرمایا: اے ابا یقظان آؤ، تو عمار بیٹھ گئے اور ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا۔ اس سے اس شخص کو تعجب ہوا۔ جب عمار اٹھے تو اس شخص نے کہا: سبحان اللہ۔ اے ابا یقظان تم نے قسم اٹھائی تھی کہ تم نہ کھاؤ گے اور نہ پیؤ گے اور نہ بیٹھو گے حتیٰ کہ تم مجھے وہ دکھلا دو گے۔ عمار نے کہا: یقیناً میں نے وہ تجھے دکھلا دیا اگر تم صاحب عقل ہو۔ (البرہان۔ج٦۔ص٣٧)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ کئی بار ظہور فرمائیں گے اور زمین پھاڑ کر خاک جھاڑتے ہوئے بھی ظاہر ہونگے اور عصائے موسیٰ سے مومن کا چہرہ نورانی کریں گے اور سلیمانؑ کی انگوٹھی سے کافر کے چہرے پر ملامت کا نشان لگا دیں گے جو ولایت علیؑ کے منکر تھے۔

2. ولایت علیؑ کے منکروں کی درجہ بندی کی جائے گی مثلاً خود ساختہ ولی بن کر بڑے بڑے پیر و مرشد لوگوں کی صف، ان کی اندھا دھند پیروی کرنے والوں کی صف، خود ساختہ ولیوں کے چیچے اور وکیل، ان کو معصومؑ کے برابر کہنے والے پروپیگنڈا سیکریٹری اور لوگوں سے مال بٹورنے والے ایجنٹ لوگوں کی صف۔ تاکہ ان کو عدل الٰہی کے مطابق جزا دی جائے، کیونکہ وہ ناطق اور صامت آیات کی تکذیب کرتے تھے حالانکہ انہوں نے آیات کا علمی احاطہ نہیں کیا تھا یعنی قرآن کو اس کے معلم، مترجم اور مفسر سے نہ سمجھا یعنی تفاسیر آئمہؑ کو ہاتھ تک نہ لگایا اور اگر کچھ آیات دیکھیں بھی تو ظن اور فلسفہ پر مبنی تفسیر میں۔ وہ قرآنی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے کہ قرآن میں ہر چیز بیان ہے۔ اس لئے انہوں نے قرآن ناطق سے بھی منہ موڑ لیا۔ تو پوچھا جائے گا کہ تم نے قرآن وحدیث کا علم تو حاصل نہ کیا تو پھر تم کیا کرتے رہے کہ من گھڑت علوم پڑھ کر نام نہاد عالم بن کر دین میں بدعتیں جاری کیں، ظن و قیاس سے اپنے آپ کو بڑا اعقل مند سمجھ کر فتوے دیے، حرام و حلال کو بدلا، خود ساختہ جماعت بندیاں کر کے دین سے ولایت علیؑ کو خارج کیا اور اپنی ولایت کو داخل کیا، ولایت الٰہی میں شرک کیا۔

❖......❖......❖

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝٨٩ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۗ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٩٠ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٩١ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَقُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُنۡذِرِيۡنَ ۝۹۲ وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سَيُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ فَتَعۡرِفُوۡنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۹۳

جوشخص بھلائی لے کرآئے گا اس کیلئے اس سے بہتر (اجر) ہے اور ایسے لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ اور کو برائی لے کر آئے گا ایسے لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے۔ تمہیں بدلہ نہیں دیا جارہا سوائے اس کے جو تم کرتے رہے تھے۔ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے محترم بنایا ہے اور اسی کیلئے ہر چیز ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اطاعت گزار بن کر رہوں اور یہ کہ قرآن پڑھ کر سناؤں پھر جو ہدایت اختیار کرے تو وہ صرف اپنے لئے ہی ہدایت اختیار کرے گا۔ اور جو گمراہ ہو تو اسے کہہ دو میں تو صرف خبردار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور کہو ہر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے عنقریب وہ تمہیں اپنی آیات دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لو گے اور تیرا رب بے خبر نہیں ہے ان اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو۔ (النمل۔89۔93)

1. امیرالمومنینؑ نے اللہ کے قول (آیات 89۔90) کے بارے میں فرمایا: بھلائی (حسنہ) معرفت ولایت ہے اور ہم اھل بیتؑ کی محبت ہے۔ اور برائی انکارِ ولایت ہے اور ہم اھل بیتؑ کا بغض ہے۔

(البرہان۔ج۶۔ص۴۱)

2. امام جعفر صادقؑ سے عمار بن موسیٰ نے عرض کی: ابوامیہ یوسف نے آپؑ کی حدیث بیان کی ہے "ایمان کے ساتھ کوئی عمل نقصان نہیں دیتا اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا" امامؑ نے فرمایا: ابوامیہ نے مجھ سے اس کی تفسیر نہیں پوچھی۔ اس سے صرف میری مراد یہ ہے کہ جس کو آل محمدؑ میں سے امامؑ کی معرفت ہو اور اس سے محبت کرتا ہو پھر اپنے لئے عمل خیر سے جو چاہے عمل کرے وہ اس سے قبول کیا جائے گا اور اس کیلئے اس میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا جائے گا پس اعمال خیر معرفت کے ساتھ ہوں تو نفع دیتے ہیں تو اس سے میری یہ مراد تھی۔ اور اسی طرح اللہ بندوں سے نیک اعمال قبول نہیں کرتا جو انہوں نے ظالم امام کی محبت کرتے ہوئے کئے ہوں (ظالم امام وہ ہے) جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو۔ پھر عبداللہ نے امامؑ سے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا" جو بھلائی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے بہتر اجر ہے اور ایسے لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے" تو نیک عمل اس کو کیسے فائدہ نہیں دیں گے جو آئمہ جور سے محبت کرتا ہو؟ تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اور کیا جانتا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی بھلائی (حسنہ) سے کیا مراد ہے؟ وہ امامؑ کی معرفت اور اس کی اطاعت ہے اور یقیناً اللہ عزوجل فرماتا ہے "اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگوں کو منہ کے بل آگ میں ڈالا جائے گا۔ جو کچھ تم کرتے رہے اسی کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا" اور برائی سے مراد صرف امامؑ کا انکار ہے جو امامؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ قیامت کے دن جو ظالم امام جو اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا کی ولایت لے کر آئے گا اور ہمارے حق کا انکار لے کر آئے گا ہماری ولایت کی مخالفت کرتے ہوئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا۔ (البرہان۔ج۶۔ص۴۲)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک لوگ اللہ عزوجل کی عبادت تین وجوہات پر کرتے ہیں: پس ایک طبقہ ثواب کی رغبت میں اس کی عبادت کرتا ہے تو وہ حریص بندوں کی عبادت ہے اور وہ لالچ ہے۔ اور دوسرے آگ کے خوف سے اس کی عبادت کرتے ہیں تو وہ غلام بندوں کی عبادت ہے اور وہ خوف ہے۔ لیکن میں اللہ عزوجل کی محبت میں اس کی عبادت کرتا ہوں اور یہ مکرم بندوں کی عبادت ہے اور یہی سلامتی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے" اور وہ اس دن کی

گھبراہٹ سے امان میں ہوں گے'' اور اللہ عزوجل فرماتا ہے'' کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف فرمادے گا'' پس جس نے اللہ عزوجل سے محبت کی اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ عزوجل محبت کرتا ہے وہ سلامتی پانے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔

(البرہان۔ج۶۔ص۴۵)

4. احادیث میں آیات نمبر 91۔93 کے متعلق وارد ہے کہ آیت سے مراد امیر المومنینؑ اور آئمہؑ ہیں۔ جب وہ رجعت فرمائیں گے تو ان کے دشمن بھی پہچان لیں گے جب انہیں دیکھیں گے۔ اور اس کی دلیل کہ آئمہؑ آیات ہیں امیر المومنینؑ کا قول ہے: اللہ کی قسم اللہ کی کوئی آیت مجھ سے اکبر (بڑی) نہیں۔ پس جب وہ دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو ان کے دشمن ان کو پہچان لیں گے جب وہ ان کو دنیا میں دیکھیں گے۔ (البرہان۔ج۶۔ص۴۶)

فوائد:۔

1. منکرین ومقصرین کے تمام نیک اعمال جو مولا علیؑ کی معرفت اور اقرار ولایت کے بغیر ہیں بے فائدہ ہیں اللہ انہیں قبول ہی نہیں کرتا اور وہ راکھ بن کر بکھر جائیں گے۔

2. دین صرف محبت ہے اللہ کی، اس کے رسولؐ کی اور آل محمدؐ کی۔ اس مودت میں اور کوئی شریک نہیں۔ جس نے ولایت علیؑ کے سامنے اپنی ولایت نصب کی، ایسے امام سے محبت کرنے والوں کے اعمال صالح اللہ تعالی ہرگز قبول نہیں کرتا۔ ظالم آئمہ جور وہ لوگ ہیں جو ولایت وعزاداری کی خلاف فتوے دیتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورة القصص

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝

اور ہمارا ارادہ ہے کہ احسان کریں ان لوگوں پر جن کو زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا اور ہم انہیں امام بنائیں اور ہم انہیں وارث بنائیں۔ اور ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں اور فرعون وہامان اور ان کے لشکروں کو ان سے وہی کچھ دکھلا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔ (القصص۔5۔6)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کی طرف دیکھا اور رو پڑے اور فرمایا تم میرے بعد کمزور کر دیئے جاؤ گے۔ مفضل نے پوچھا: یا بن رسول اللہؐ اس کا کیا مطلب ہے؟ امامؑ نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ تم میرے بعد آئمہؑ ہو۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اور ہمارا ارادہ ہے کہ احسان کریں ان لوگوں پر جن کو زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا اور ہم انہیں امام بنائیں اور ہم انہیں وارث بنائیں'' پس یہ آیت ہمارے بارے میں قیامت کے دن تک جاری ہے۔ (البرہان۔ج۶۔ص۵۳)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ منہال امام زین العابدینؑ سے ملا اور پوچھا کہ یا بن رسول اللہؐ آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: تجھے کیا ہوگیا ہے تو نہیں جانتا

کہ ہمارا کیا حال ہے؟ ہمارا حال ہماری امت میں وہی ہے جو بنی اسرائیل کا آل فرعون میں تھا کہ وہ ان کے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور محمد مصطفیٰؐ کے بعد خیر البریہ علیؑ کا یہ حال تھا کہ ان پر منبروں سے سب وشتم کیا جاتا تھا۔ اور ہمارے دشمنوں کا یہ حال ہے کہ ان کو مال ومرتبہ دیا جاتا ہے اور ہمارے محبوں کا حال ہے کہ زیر عتاب انکا حق مارا جارہا ہے اور مومنین کے ساتھ یہی ہوتا رہا ہے اور عجم کا یہ حال ہے کہ عرب ان پر اپنا حق جتاتے ہیں کہ محمدؐ ان سے ہیں اور قریش کا یہ حال ہے کہ عرب پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ان سے ہیں اور عرب کا یہ حال ہے کہ عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ان سے ہیں اور ہم اھل بیتؑ کا یہ حال ہے کہ کوئی ہمارا حق نہیں جانتا۔ پس یہ ہمارا حال ہے اے منھال۔ (البرہان۔ ج٦۔ ص٦٠)

3. ''اور فرعون وہامان اور انکے لشکروں'' (وہ لوگ جنہوں نے آل محمدؑ کا حق غصب کیا) ''کو ان سے'' (یعنی آل محمدؑ سے) ''وہی کچھ دکھلا دیں گے جس سے وہ ڈرتے تھے'' (یعنی قتل اور عذاب)۔ (اقتباس حدیث)

(البرہان۔ ج٦۔ ص٥٩)

فوائد:۔

1. ان آیات کی تفسیر میں بہت زیادہ احادیث وارد ہیں۔ رسول اللہؐ نے بارہ آئمہؑ کا تفصیلی ذکر فرمایا اور یہ آیات تلاوت فرما کر امام العصرؑ کے ظہور، قیام اور آل محمدؑ پر ظلم کرنے والوں سے بدلہ لینے کا بیان فرمایا۔

سیدہ حکیمہ خاتونؑ کی طویل حدیث پندرہ شعبان کی رات امام زمانہؑ کے ظہور کے متعلق ہے۔ اس میں یہ بھی بیان ہے کہ امام زمانہؑ نے ظہور کے بعد امام حسن عسکریؑ کے ہاتھوں پر توحید، رسالت اور تمام آئمہؑ کی گواہی دی پھر یہ آیات تلاوت فرمائیں۔

2. خلاصہ اور نتیجہ یہ ہے کہ یہ آیات صرف اور صرف معصومینؑ کی رجعت کے بارے میں ہیں اور آل محمدؑ کے دشمنوں سے انتقام کی خبر ہے۔

3. سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 207 مولا علیؑ کی شان میں ہجرت کی رات رسول اللہؐ کے بستر پر سونے پر نازل ہوئی۔ معاویہ نے سمرہ بن جندب کو چار لاکھ رشوت دی کہ جھوٹی حدیث گھڑے کہ یہ آیت نعوذ باللہ عبدالرحمٰن ابن ملجم لعنت اللہ کے بارے میں اتری تھی۔ مگر تمام مسلمانوں نے اس جھوٹی روایت کو رد کر دیا۔ یعنی وہ چاہتا تھا کہ جو آیات امامؑ کے بارے میں ہوں انکوانؑ کے قاتلوں اور دشمنوں پر منطبق کر دیا جائے۔ اب یہی کچھ اس دور میں ہو رہا ہے کہ سورۃ القصص کی یہ آیت جو امام آخرالزمانؑ اور آئمہؑ کی رجعت، اقتدار اور وراثت کے بارے میں ہیں ان کو ایسے لوگوں پر منطبق کیا جارہا ہے جو ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلومؑ کے خلاف فتوے دیتے ہیں، ذکر مولا علیؑ سے نماز کو باطل قرار دیتے ہیں، خود وہ ناصبی اور مقصرین ہیں۔ اور لوگ ان کی تصویروں کی نیچے یہ آیت لکھی ہوئی دیکھ کر بھی چپ ہیں۔ مگر مومنین ان پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ وہ مقصرین امامؑ کو اپنی زبان سے قتل کرتے ہیں یعنی اقرار ولایت سے انکار کرتے ہیں۔ ''قتل اللہ من قتلک بالایدی والالسن'': اللہ اس کو قتل کرے جو آپ (امامؑ) کو ہاتھ یا زبان سے قتل کرے۔ (مفاتح الجنان)

❖.....❖.....❖

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ ۳۴

اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَا ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝۳۵

اللہ نے کہا ہم تیرے بھائی کے ذریعے تیرے بازو مضبوط کریں گے اور ہم تم دونوں کیلئے ایک سلطان (صاحب قدرت بادشاہ) قرار دیں گے کہ وہ تم دونوں تک نہ پہنچ سکیں گے ہماری آیات کی وجہ سے۔ تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کرتے ہیں غالب رہیں گے۔ (القصص۔35)

1. جب حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ فرعون کی طرف جارہے تھے تو خوف محسوس کیا (کہ حق کی بات نہیں سنے گا) اسوقت ایک گھوڑا سوار ان کے آگے آگے چلا جس کا لباس سونے کا تھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی اور فرعون کو سونے سے بہت محبت تھی۔ اس سوار نے فرعون سے کہا کہ ان دونوں مردوں کی

بات سنو ورنہ مین تمہیں قتل کر دوں گا۔ تو اس سے فرعون گھبرا گیا اور اس سے کہا کہ کل دوبارہ میرے پاس آنا۔ جب سوار نکل گیا تو دربانوں کو بلایا اور ان کو ڈانٹا اور پوچھا: یہ گھوڑا سوار اجازت کے بغیر اندر کیسے داخل ہوا؟ انہوں نے فرعون کی عزت کی قسم کھا کر کہا کہ ان دو مردوں کے علاوہ تو کوئی اندر نہیں آیا اور وہ گھوڑا سوار مولا علیؑ کی شبیہہ تھا جس سے اللہ انبیاءؑ کی پوشیدہ طور پر مدد کرتا رہا اور محمد مصطفیٰ کی اعلانیہ اس کے ذریعے مدد کی کیونکہ وہ کلمۃ اللہ الکبریٰ ہے جس کو اللہ اپنے اولیاء کے لئے جس صورت میں چاہے ظاہر کرتا ہے اور اس کے ذریعے ان کی نصرت کرتا ہے اور یہی وہ کلمہ ہے جس کے ذریعے وہ اللہ کو پکارتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے اور ان کو نجات دیتا ہے اور اللہ کے قول میں اسی کی طرف اشارہ ہے "اور ہم تم دونوں کیلئے ایک سلطان قرار دیں گے کہ وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے ہماری آیات کی وجہ سے"۔ ابن عباس نے کہا کہ یہ گھڑ سوار ان دونوں کے لئے آیت کبریٰ تھا۔ (البرہان۔ج ٦۔ص ۷۱)

2. رسول اللہؐ تشریف فرما تھے اور انکے پاس ایک جن ایک مشکل مسئلے کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ امیر المؤمنینؑ آ گئے کہ جن چھوٹا ہو کر چڑیا بن گیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہؐ مجھے بچالیں۔ فرمایا: کس سے؟ جن کہنے لگا: اس جوان سے جو آ رہا ہے۔ فرمایا: کیا ہوا؟ جن نے عرض کی: طوفان کے دن میں آیا کہ سفینہ نوحؑ کو غرق کر دوں اور جب میں نے اسے پکڑا تو اس نے مجھے ضرب مار کر میرا ہاتھ کاٹ دیا پھر اس نے اپنا کٹا ہوا ہاتھ دکھایا۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: ہاں یہ وہی جوان ہے۔ (البرہان۔ج ٦۔ص ۷۲)

3. ایک جن رسول اللہؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ امیر المؤمنینؑ آ گئے تو جن نے مدد مانگتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہؐ مجھے اس جوان سے بچالیں جو آ رہا ہے۔ فرمایا: اس نے تجھ سے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے سلیمانؑ کے خلاف بغاوت کی اور جنوں کا ایک گروہ بھیجا اور ان کو گھیر لیا اسوقت یہ گھوڑے پر سوار آیا اور مجھے پکڑ لیا اور مجروح کیا اور یہ میرے جسم پر ضربوں کے زخم ہیں جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئے۔ (البرہان۔ج ٦۔ص ۷۲)

فوائد:۔

1. اللہ قادر مطلق نے سلطان نصیر اور آیت کبریٰ مولا علیؑ کو بنایا ہے جو ازل سے ابد تک مددگار ہے۔ جو مولا علیؑ کی ولایت اور مدد کا منکر ہے اس مقصر کا نہ اس دنیا میں کوئی ولی ونصیر ہے نہ آخرت میں ہوگا۔

❖......❖......❖

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیا جو جہنم کی طرف دعوت دیتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی نصرت نہیں کی جائے گی۔ (القصص۔41)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بیشک آئمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دو طرح کے امام ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "اور ہم نے آئمہ بنائے ہیں جو ہمارے امر سے ھدایت دیتے ہیں" (الانبیاء۔73) اور لوگوں کے امر سے نہیں۔ وہ اپنے امر سے اللہ کے امر کو مقدم رکھتے ہیں اور اپنے حکم سے اللہ کے حکم کو آگے رکھتے ہیں۔ اور فرماتا ہے "اور ہم نے انہیں امام بنایا ہے جو آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں" وہ اپنے امر کو اللہ کے امر سے مقدم رکھتے ہیں اور اپنے حکم کو اللہ کے حکم سے آگے رکھتے ہیں اور وہ اپنی خواہشات کے مطابق اخذ کرتے ہیں جو خلاف ہے اس کے جو اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے۔ (البرہان۔ج ٦۔ص ۷۴)

فوائد:۔

1. آئمہ حق وہ ہیں جن کا امر اور حکم اللہ کا امر اور حکم ہوتا ہے۔ ہر فیصلہ کتاب الٰہی کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ کتاب اللہ میں قیامت تک ہر مسئلے کا حل موجود ہے صاحبان بصیرت کیلئے۔

2. حق کی مخالفت کرنے والے گمراہی میں آگے بڑھتے بڑھتے طاغوت کے امام بن جاتے ہیں یعنی حق کے فضائل سے حسد کرنے والا جب گمراہی میں اتنا آگے بڑھ جاتا ہے

کہ وہ معصومینؑ کی ولایت، عزاداری، عصمت اور حقوق کے خلاف زبان درازی کرتے ہوئے فتوے دے سکے تو اسے طاغوت کا امام بنا دیا جاتا ہے پھر وہ کھلے عام شیطان کی طرح آگ کو زینت دے کر اس کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ دیکھو آئمہ حقؑ کی پیروی کرنے والے کہتے ہیں کہ قرآن وسنت سے فیصلہ کرو مگر قرآن میں تو صرف زیادہ سے زیادہ شریعت کے متعلق پانچ سو آیات ہیں اور احادیث کی سند موجود نہیں، قرآن وسنت سے تو اللہ کی وحدانیت اور اسلام کی حقانیت ثابت نہیں کی جاسکتی، لہذا ہمارے پاس آؤ ہم اپنے ظنِ اجتہادی اور عقل سے اس ترقی یافتہ دور میں انسانیت کے فائدے کے مطابق فتوے دیں گے۔ جو لوگ قرآن وسنت سے زیادہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں قیامت کے دن ان کا کوئی ناصر نہیں ہوگا۔

❖......❖......❖

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۰ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۱

پس اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ وہ محض اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں اور اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ھدایت نہیں دیتا۔ اور یقیناً ہم نے انہیں پے در پے قول پہنچائے کہ شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔ (القصص۔50۔51)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول" اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ھدایت کے بغیر اپنی خواہش کا اتباع کرے" کے بارے میں فرمایا یعنی جس نے اپنا دین اپنی رائے سے اخذ کیا بغیر امامؑ کے جو آئمہ ھدیٰ میں سے ہو۔ (البرہان۔ ج ٦۔ ص ٧٧)
2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول" اور یقیناً ہم نے انہیں پے در پے قول پہنچائے تا کہ شاید وہ نصیحت حاصل کریں" کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب ہے امامؑ کے بعد امامؑ۔ (البرہان۔ ج ٦۔ ص ٧٨)

فوائد:۔

1. یعنی جو رسول اللہ کی بات (احادیث) قبول نہ کرے اور آئمہ طاہرینؑ کی ھدایت کے بغیر دین میں اپنی رائے شامل کرے وہ گمراہ ترین لوگ ہیں حالانکہ اللہ نے قیامت تک امامت کا سلسلہ ھدایت کے لیئے جاری رکھا ہوا ہے۔ اس کے باوجود ایسے مقصرین ہیں جو اعلانیہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی رائے ہی ان کا فتویٰ ہے اور مقلدین اس کو اللہ کا حکم سمجھ کر اس پر عمل کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنی عقل استعمال نہیں کرتے قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔

❖......❖......❖

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶

تم جسے چاھو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاھتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ھدایت قبول کرنے والوں کو زیادہ جانتا ہے۔ (القصص-56)

1. امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ ابوطالبؑ کافر تھے (نعوذ باللہ)؟ فرمایا: وہ جھوٹ بولتے ہیں، وہ کیسے کافر ہوئے جبکہ انہوں نے (اشعار میں) فرمایا:

۔ کیا تم نہیں جانتے ہم نے محمدؐ کو ویسا ہی نبی پایا جیسے موسیٰؑ تھے اور یہ سب سے پہلی کتاب میں لکھا ہے۔

۔ یقیناً سب جانتے ہیں کہ ہمارا بیٹا ہمارے نزدیک قابل تکذیب نہیں ہے اور باطل باتیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔

۔ اور وہ سفید رو کہ جس کے چہرے کا واسطہ دے کر بادلوں سے پانی طلب کیا جاتا ہے۔

۔ وہ یتیموں کا والی اور بیوہ عورتوں کا جائے پناہ ہے۔

(البرہان۔ ج ٦۔ص ٨٢)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ مسجد الحرام میں تھے اور نئے کپڑے زیب تن تھے اور مشرکوں نے اونٹنی کی جھلی آپؐ پر ڈال دی تو اس سے آپؐ کے کپڑے بھر گئے تو آپؐ حضرت ابوطالبؑ کے پاس آئے اور فرمایا: اے چچا جان! آپؑ کا کیا خیال ہے آپؑ میرے لیئے کافی نہیں ہیں؟ آپؑ نے جواب دیا: اے میرے بھائی کے بیٹے کیا ہوا؟ تو آپؐ نے واقعہ بتایا۔ حضرت ابوطالبؑ نے حضرت حمزہؓ کو بلایا اور تلوار ہاتھ میں لی اور حمزہؓ سے فرمایا: یہ جلی اٹھا لو پھر نبی اکرمؐ کو ساتھ لے کر لوگوں کی طرف گئے اور قریش کے پاس پہنچے جو کعبہ کے اردگرد تھے جب انہوں نے آپؑ کو دیکھا تو وہ جان گئے کہ اب خیر نہیں۔ پھر آپؑ نے حمزہؓ کو کہا: ان کے چہروں پر زبردستی جلی ڈال دو۔ حمزہؓ نے اس کی تعمیل کی حتیٰ کہ آخری شخص تک ان سب پر ڈالی۔ پھر حضرت ابوطالبؑ نبی اکرمؐ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بھتیجے یہ ہماری طرف سے تمہارے لیئے کافی ہے۔ (البرہان۔ ج ٦۔ص ٨٣)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب حضرت ابوطالبؑ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تو جبرائیلؑ رسول اللہؐ پر نازل ہوئے اور عرض کی: اے محمدؐ اب مکہ سے چلے جائیں کیونکہ اب آپؐ کا ناصر نہ رہا۔ اور قریش نبی اکرمؐ سے بدلہ لینے پر تیار تھے پس آپؐ نکلے اور مکہ کے پہاڑ میں چلے گئے جسے حجون کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پس آپؐ نے مدینہ ہجرت کی۔ (البرہان۔ ج ٦۔ص ٨٤)

4. امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہؐ ابوطالبؑ کے محجوج تھے؟ (یعنی کیا ابوطالبؑ رسول اللہؐ کے لئے حجت الٰہی تھے؟) فرمایا: نہیں لیکن وہ وصایا انبیاءؑ کے امین تھے جو انہوں نے رسول اللہؐ کو پہنچا دیں۔ پوچھا گیا: اگر ان کو وصایا پہنچائیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ان پر حجت تھے؟ فرمایا: اگر رسول اللہؐ پر حجت ہوتے ان کو وصیت سپرد ہی نہ کرتے۔ پوچھا گیا: پھر حضرت ابوطالبؑ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: آپؑ نے نبی اکرمؐ کا اقرار رسالت کیا اور جو کچھ وہ لائے تھے اور ان کو (انبیاءؑ کی) وصیتیں پہنچا دیں اور پھر دنیا سے پردہ فرما گئے۔ (البرہان۔ ج ٦۔ص ٨٥)

5. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب سیدہ فاطمہؑ بنت اسد حضرت ابوطالبؑ کے پاس نبی اکرمؐ کے ظہور کی خوش خبری لے کر آئیں تو حضرت ابوطالبؑ نے فرمایا: سبت تک تم صبر کرو تو میں بھی تمہیں اسی کی مثل خوشخبری دوں گا سوائے نبوت کے۔ امامؑ نے فرمایا کہ سبت تیس سال کو کہتے ہیں اور رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ کے درمیان تیس سال کا وقفہ تھا۔

(البرہان۔ ج ٦۔ص ٨٥)

6. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اپنے امور کو اللہ کے لیئے کرو اور لوگوں کی خاطر نہ کرو کیونکہ جو کچھ اللہ کیلئے ہے وہی اللہ قبول کرتا ہے اور جو لوگوں کی خاطر ہے وہ اللہ تک بلند نہیں ہوتا اور اپنے دین میں لوگوں سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ جھگڑا دل کو بیمار کرتا ہے۔ بیشک اللہ عزوجل اپنے نبیؐ سے فرماتا ہے ''تم جسے

چاہو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے'' اور فرماتا ہے ''تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ مومن ہو جائیں'' (یونس-99)۔لوگوں کو چھوڑ دو کیونکہ لوگوں نے جو اخذ کیا ہے (دین لیا ہے) وہ عام لوگوں سے لیا ہے اور تم (مومنین) رسول اللہؐ سے اخذ کرتے ہو۔اور بیشک میں نے اپنے بابا محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ جب اللہ عزوجل نے کسی بندے کے لیئے لکھ دیا کہ اس امر (ولایت) میں داخل ہو جائے تو وہ اس پرندے سے زیادہ تیزی سے داخل ہوتا ہے جو اپنے گھونسلے میں جا گھستا ہے۔(البرہان۔ج٦۔ص٨٧)

فوائد:۔

1. دشمنانِ اھل بیتؑ نے اس آیت کو حضرت ابو طالبؑ کی طرف نسبت دینے کی کوشش کی حالانکہ یہ سورۃ مدینہ میں آخری سورتوں میں نازل ہوئی۔حضرت ابو طالبؑ کے ایمان پر تو کسی دلیل اور بحث کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔وہ حجت الٰہی ہیں معدن رسالت و امامت ہیں،غیب کی خبریں دینے والے اور محافظِ دینِ الٰہی ہیں۔حضرت ابو طالبؑ اور آپؑ کی آلِ پاک اللہ کی طرف سے اسکے دین اور اسکے رسولؐ کے ناصر و مددگار ہیں۔چہاردہ معصومینؑ کے بعد اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والے ہیں۔حضرت ابو طالبؑ کی شان بیان کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

2. رحمت اللعالمینؐ چاہتے ہیں کہ تمام انسان ولایت علیؑ پر جمع ہو جائیں تا کہ عذاب الٰہی سے بچ جائیں۔مگر اللہ نجس لوگوں کو ھدایت نہیں دیتا کیونکہ نجاست کو اللہ نے معصومینؑ سے دور رکھا ہے۔

❖ ...... ❖ ...... ❖

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ج وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۞

اور جو چیزیں تمہیں دی گئی ہیں وہ صرف دنیا کی زندگی کا سروسامان اور اسکی زینت ہیں اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔پھر کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پانے والا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کو ہم نے صرف دنیا کی زندگی کا سروسامان دیا ہو پھر وہ قیامت کے دن (سزا کیلئے) حاضر کیئے جانے والوں میں ہو۔
(القصص۔60۔61)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو اور وہ اسے پانے والا ہے" کے بارے میں فرمایا کہ موعود علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ دنیا میں ان کے دشمنوں سے انتقام لے گا اور آخرت میں ان سے اور انکے محبوں کے لیئے جنت کا وعدہ کیا ہے۔(البرہان۔ج٦۔ص٨٨)

فوائد:۔

1. ولایت مولا علیؑ کے خلاف فتوے دینے والے اور ان فتووں پر راضی ہونے والے اگر مر بھی گئے تو رجعت میں دوبارہ اٹھا کر اللہ ان سے اس دنیا میں بھی انتقام لے گا اور آخرت میں دائمی عذاب تو ملے گا ہی۔ولایت علیؑ کے مخالفین کے پاس یہ دنیا کی دولت و اقتدار عارضی ہے۔

❖ ...... ❖ ...... ❖

وَرَبُّکَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخۡتَارُ ؕ مَا کَانَ لَهُمُ الۡخِیَرَۃُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ

وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّکَ یَعۡلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ﴿۶۹﴾

اور تیرارب جو چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے۔ان (لوگوں) کو اختیار نہیں ہے۔اللہ پاک ہے اور بالا تر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں ۔ اور تیرا رب جانتا ہے جو کچھ وہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کر تے ہیں۔(القصص۔68۔69)

1. ''اور تیرارب جو چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے'' یعنی اللہ امامؑ کو منتخب کرتا ہے اور لوگوں کیلئے نہیں کہ امام منتخب کریں۔''اور تیرارب جانتا ہے جو کچھ وہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں'' یعنی جو اپنا امام منتخب کرنے کا وہ لوگ ارادہ کرتے ہیں وہ اللہ نبی اکرمؐ کو پہلے سے خبر کر دیتا ہے۔

(حدیث۔تفسیر قمی۔ص۵۰۱)(البرہان۔ج٦۔ص۸۹)

2. امام علی رضاؑ نے ایک طویل خطبہ امامت کے متعلق ارشاد فرمایا جس کے چند جملہ ہائے مبارکہ مندرجہ ذیل ہیں:

لوگوں نے جہالت کی اور اپنے دین میں دھوکہ کھا گئے۔اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو اپنے پاس نہ بلایا جب تک اس کے لئے دین مکمل نہ کر دیا اور اس پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اس میں حلال اور حرام بیان ہے اور حدود و احکام بیان ہیں اور وہ تمام کچھ ہے جس کی لوگوں کو مکمل طور پر ضرورت ہو سکتی ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے "ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی" (الانعام 38) اور اسی میں نازل فرمایا جو حجۃ الوداع میں نازل فرمایا اور وہ آپؐ کا آخری حج تھا" آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا" (مائدہ۔3) اور امر امامت وہ ہے جس نے دین کو مکمل کیا۔۔۔۔۔۔۔جس نے گمان کیا کہ اللہ عزوجل نے اپنا دین مکمل نہیں کیا تو اس نے اللہ کی کتاب کو رد کیا۔اور جس نے اللہ کی کتاب کو رد کیا وہ کافر ہے۔۔۔۔۔۔امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسول اللہؐ کی خلافت ہے اور امیر المومنینؑ کا مقام ہے اور حسنؑ و حسینؑ کی میراث ہے، بیشک امامت دین کی لگام ہے اور مسلمانوں کا نظام ہے اور دنیا کی اصلاح ہے اور مومنین کی عزت ہے۔ بیشک امامت غالب آنے والے اسلام کی بنیاد اور اس کی (آسمان تک) بلند شاخیں ہیں۔امام سے ہی نماز، زکواۃ، روزے، حج اور جہاد مکمل ہوتے ہیں اور فیئی وصدقات کی حفاظت ہوتی ہے اور حدود و احکام جاری ہوتے ہیں اور غلط راستوں اور انکے اطراف سے روکا جاتا ہے اور امام اللہ کے حلال کو حلال اور اللہ کے حرام کو حرام کرتا ہے اور اللہ کی حدود کو قائم کرتا ہے اور اللہ کے دین کو بچاتا ہے اور اپنے رب کی سبیل کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت اور پہنچی ہوئی حجت کے ذریعے دعوت دیتا ہے۔۔۔۔کیا تمہارا گمان ہے کہ امامت کو آل محمدؐ کے علاوہ کسی غیر میں پاؤ گے اللہ کی قسم وہ جھوٹ بولتے ہیں ....شیطان نے انکے لئے انکے اعمال کو زینت دے دی اور انکو سبیل سے روک دیا حالانکہ وہ لوگ عقل و بصیرت والے تھے اور وہ اللہ کے منتخب شدہ اور اس کے رسولؐ کے منتخب شدہ کو چھوڑ کر اپنے منتخب شدہ کی طرف راغب ہو گئے اور قرآن ان کو پکارتا رہا'' اور تمہارا رب جو چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے ان کو اختیار نہیں ہے اللہ پاک ہے اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں'' (البرہان۔ج٦۔ص۸۹)

فوائد:۔

1. اسلام میں کسی ایسے امام، رہبر یا آیت اللہ بنانے کی اجازت نہیں جو اسلام کا خود ٹھیکیدار بن بیٹھے حلال و حرام بدلنے کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے لے اور لوگ اس کا فتویٰ اللہ کا حکم سمجھ کر اس پر عمل کریں۔

2. دین کامل ہو چکا ہے جو اِس دعویٰ الٰہی کو نہ مانے وہ کافر ہے۔مگر ایسے ملاں ہیں جنہوں نے لکھا ہے کہ قرآن میں احکام محدود اور مبہم ہیں لہذا یہ کام اللہ نے مقصر ملاں پر چھوڑ دیا ہے کہ دین کی تشریح کریں (سبحان اللہ) دراصل مقصر ملاں معصومینؑ کے حق (امامت وولایت) کو غصب کرتا ہے اور اپنے لئے ولایت قرار دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا صاف اس آیت میں حکم ہے کہ ولایت میں دخل اندازی شرک ہے مگر شیطان اس کام کو زینت دیتا ہے کہ ملاں کی ولایت کے بغیر دین کیسے چلے گا۔اور لوگ عقل رکھنے کے باوجود بغیر سوچے سمجھے مقصر ملاں کو ولی اور نائب امام مان رہے ہیں۔حالانکہ عالم دین کا صرف یہ کام ہے کہ قرآن واحادیث کے مطابق لوگوں کو مسائل کا حل بتائے۔

3. امامؑ کا واضح فرمان ہے کہ نماز اور تمام دوسری عبادات امامؑ سے مکمل ہوتی ہیں اور دین بھی امامت سے اکمل ہوا۔یعنی جو اللہ کے دین پر ہے اس کی نماز اور ہر عمل میں آپ ذکر ولایت علیؑ سنیں گے،اور جو شیطان کے دین پر ہوگا وہ اپنا ذکر کرے گا۔

❖......❖......❖

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝٨٣

وہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کیلئے قرار دیں گے جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور عاقبت (بہتر انجام) تو متقین کیلئے ہی ہے۔ (القصص۔83)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہم ہی دار (گھر) ہیں اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے"وہ دارِ آخرت ہم نے ان کے لئے بنایا ہے جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے اور عاقبت تو متقین کیلئے ہے" پس ہم ہی عاقبت ہیں اور ہماری مودت متقین کیلئے ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے"بڑی برکت والا ہے تیرے رب کا اسم جو جلال اور اکرام والا ہے" (رحمٰن۔78) اللہ کا جلال اور اس کی کرامت وہ ہے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں کو ہماری اطاعت کی وجہ سے نوازتا ہے ۔(اقتباس حدیث۔امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج٦۔ص٩٩)

فوائد:۔

1. مومنین کی ابتداء عالم ذر میں اقرار ولایت علیؑ ہے اس دنیا میں آنے کے دن اس کے کانوں میں ولایت علیؑ کی اذان گونجتی ہے۔مومن بڑی انکساری اور امن کے ساتھ تبلیغ ولایت میں زندگی گزارتا ہے۔مومن کا انجام بخیر اقرار ولایت پر ہوتا ہے۔قبر میں ولایت علیؑ اس کے ساتھ ساتھ رہتی ہے، قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال کا عنوان حب علیؑ ہے،مومن ایسی عاقبت اور دارِ آخرت کی تمنا وامید رکھتا ہے جس میں ذکر علیؑ ہو، دروازہ کھٹکے تو علیؑ علیؑ کی آواز آئے، پردے ہلیں تو علیؑ علیؑ، آپس میں باتیں ہوں تو ذکر علیؑ، آسمانی مخلوقات کے چہرے اور پر دیکھیں تو ان پر لکھا ہو علیؑ علیؑ۔دل دھڑکیں تو پکاریں علیؑ علیؑ۔جس طرف دیکھیں وجہ اللہ نظر آئے۔

منکرین ولایت علیؑ یہ سب دیکھ کر دوزخ میں چھلانگ نہیں لگائیں گے تو اور کیا کریں گے!

❖......❖......❖

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ م لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قف كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٨

اور اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہ پکارو۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز ھلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے۔اسی کیلئے

فرماں روائی ہے اوراسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤ گے۔
(القصص۔88)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ہم مثانی ہیں جسے اللہ نے ہمارے نبی محمدؐ کوعطا فرمایا اور ہم ہی وجہ اللہ ہیں جوتمہارے سامنے زمین پر چلتے پھرتے ہیں اور ہم اللہ کی آنکھ ہیں اس کی مخلوق پر اوراس کے بندوں پر اسکی رحمت کا کھلا ہوا ہاتھ۔
(البرہان۔ج٦۔ص١٠٣)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ہم وہ اللہ کا چہرہ (وجہ اللہ) ہیں جسکو ھلاکت نہیں۔(البرہان۔ج٦۔ص١٠٥)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ''ہر چیز ھلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے'' اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا چہرہ نہیں ہے بلکہ اس کا چہرہ علیؑ ہے۔
(البرہان۔ج٦۔ص١٠٦)

فوائد:۔

1. مومنین معصومؑ کی تقلید واطاعت کرتے ہیں جو حاضر وناظر ہیں اور جن کیلئے ھلاکت وموت نہیں ہے، معصومینؑ موت وحیات اور کائنات کی ہر چیز سے پہلے ہیں۔مقصرین ھلاک اور فنا ہوجانے والوں کی تقلید کرتے ہیں۔ایک اپنے ہاتھوں کا بنایا ہوا مر گیا تو دوسرا بنالیا۔

2. معصومینؑ مشیت الٰہی ہیں، یہ ہماری آزمائش ہے کہ وہ ہمارے سامنے چلتے پھرتے کھاتے پیتے رہے تاکہ اللہ جان لے کہ شیطان کی طرح اجتہاد کرکے ان کو اپنے جیسا کون کہتا ہے اور اللہ کا حکم بغیر چوں وچراں کون مانتا ہے، کون معصومینؑ کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے جیسے فرشتوں نے سجدہ کیا۔

❖......❖......❖

سورۃ العنکبوت

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۚ

الٓمٓ۔ کیالوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کو (محض اتنی بات پر) چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اوران کو آزمایا نہ جائے گا۔(العنکبوت۔1۔2)

1. امیر المؤمنینؑ نے یہ آیت تلاوت فرما کر پوچھا: فتنہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: میں آپؑ پر قربان۔دین میں آزمائش۔امامؑ نے فرمایا: لوگوں کی اسی طرح آزمائش کی جائے گی جیسے سونا پرکھا جاتا ہے پھر وہ خالص ہو جاتے ہیں (جو آزمائش میں پورا اترتے ہیں) جیسے سونا خالص ہو جاتا ہے۔
(البرہان۔ج٦۔ص١٠٩)

2. جب یہ آیات نازل ہوئیں تو مولا علیؑ نے فرمایا: یارسول اللہؐ یہ فتنہ کیا ہے۔آپؐ نے فرمایا: یاعلیؑ تم اس میں مبتلا ہوگے اورتم سے جھگڑا کیا جائے گا پس

جھگڑے کیلیئے تیاری کرو۔(البرہان۔ج ٦۔ص١١٠)

3. جب یہ آیات نازل ہوئیں تو نبی اکرمؐ نے عمار سے فرمایا: یقیناً فوراً میرے بعد شر وفساد برپا ہوگا حتیٰ کہ تلواریں چلیں گی جوان میں اختلاف ہوگا حتیٰ کہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے برآت کریں گے۔پس جب تم یہ دیکھو تو تم پر فرض ہے کہ اس کشادہ پیشانی والے کی طرف ہو جانا جو میری دائیں طرف ہے: علیؑ بن ابی طالبؑ۔اور اگر تمام انسان ایک طرف ہو جائیں تو تم علیؑ کی طرف ہونا اور لوگوں کو چھوڑ دینا۔اے عمار۔بیشک علی تمہیں ھدایت سے دور نہیں کریں گے اور نہ ہی تمہیں ھلاکت میں ڈالیں گے۔اے عمار۔علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

(البرہان۔ج ٦۔ص١١١)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کو اللہ تعالی نے ایمان پر کھنے کی کسوٹی بنایا ہے جو ازل سے ابد تک لاگو ہے۔زبان سے تو اکثر لوگ کہہ دیں گے کہ ہم بھی مولا علیؑ کی ولایت کے قائل ہیں پھر جب کہا جائے تو اب قرآن وحدیث پر عمل کرو اور ولایت علیؑ کا اقرار اللہ کے حضور کھڑے ہو کر کرو تو پھر بھاگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں ہم تو اپنے پیر ومرشد مقصر ملاں کے فتوے کے مطابق ہی عمل کریں گے۔

اس کی مثال وہی ہے جیسے ہزاروں منکرینِ ولایتِ علیؑ ملاؤں نے امام حسینؑ کے قتل کو جائز قرار دیا اور باقاعدہ فتوے دیئے۔اسی طرح مقصر ملاں کا فتویٰ ہے کہ امام علیؑ کو زبان سے شہید کرنا جائز ہے یعنی نماز میں اگر علیؑ کی ولایت کی گواہی دی تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

2. اگر پوری دنیا مقصر ملاں کی طرفداری کرنے لگے تو پرواہ نہیں۔مومن تو ولایت علیؑ پر ثابت قدم رہے گا جو دل میں ہے وہی زبان سے اقرار کرے گا اور امام مظلومؑ کا پرسہ خون سے دے گا اور انتظارِ ظہور کی افضل عبادت میں مصروف رہے گا۔

❖......❖......❖

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ط فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ج وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ط وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝

اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے پس جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں میں سے بھی جو ایمان لائے ہیں اور ہماری آیات سے کوئی انکار نہیں کرتا سوائے کافروں کے۔(العنکبوت-47)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں ''پس جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں'' یعنی وہ آل محمدؑ ہیں ''اور ان میں سے بھی جو ایمان لائے ہیں'' یعنی مسلمانوں میں سے مومنین۔

(البرہان۔ج ٦۔ص١٣٤)

فوائد:۔

1. معصومینؑ حامل قرآن ہیں اور ان کے حکم کی اتباع کرتے ہوئے مومنین کا یقین ہے کہ قرآن پاک اللہ کی طرف سے ہے اور اس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔منکرین ولایت قرآن سے چند سو آیات اپنی مرضی سے چھانٹی کر کے باقی سے پہلو تہی کرتے ہوئے قرآن کو مہجور بناتے ہیں۔

2. اسی سورۃ کی آیت نمبر 49 میں ذکر ہے کہ واضح آیات اوتو العلم یعنی معصومینؑ کے سینوں میں ہیں۔اور آیت نمبر 69 میں ذکر ہے کہ اللہ محسنین یعنی معصومینؑ کے ساتھ ہے۔

❖......❖......❖

سورة الروم

فَاَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ۙ

پس تم اپنے رخ کو دین کی طرف یکسو ہو کر سیدھا قائم رکھو۔ اللہ کا دین فطرت وہ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی بالکل سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (الروم-30)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول "پس تم اپنا رخ دین کی طرف یکسو ہو کر سیدھا قائم رکھو" کے بارے میں فرمایا کہ یہ ولایت ہے۔ (البرہان۔ج۶۔ص۱۵۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اللہ کا دین فطرت وہ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے" کے بارے میں فرمایا کہ یہ توحید اور محمد رسول اللہؐ اور علیؑ امیر المؤمنین ہے۔ (البرہان۔ج۶۔ص۱۵۲)

3. قول معصومؑ ہے کہ تمام نو مولود بچے فطرت (الٰہی) پر پیدا ہوتے ہیں پھر اس کے والدین ہیں جو اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں۔ (البرہان۔ج۶۔ص۱۵۵)

4. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول "اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر اس نے انسانوں کو بنایا ہے" کے بارے میں فرمایا کہ یہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ امیر المؤمنینؑ ولی اللہ** ہے۔ (الصافی۔ج۳۔ص۱۰۲)

فوائد:۔

1. دین فطرت بالکل سیدھا دین الٰہی وہی ہے جس میں اقرار توحید، رسالت اور ولایت ہو۔ اللہ رحمٰن نے تو سب کو دین فطرت پر پیدا کیا ہے۔ سنت الٰہی میں تو کوئی تبدیلی ہو نہیں سکتی کہ اللہ کچھ لوگوں کو ولایت علیؑ پر پیدا کرے اور کچھ کو نہیں۔ یہ تو بچے کے والدین، مقصر ملاں اور شیطان مل کر اسے گمراہ کرتے ہیں یعنی کچھ کو قائل کرتے ہیں کہ ولایت علیؑ جزو نہیں ہے تو وہ نصرانی بن جاتا ہے اور کچھ کو قائل کرتے ہیں کہ اقرار ولایت سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں تو وہ یہودی بن جاتا ہے۔

2. والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو فطرت الٰہی پر ہی رہنے دیں اور اسے مودت معصومینؑ، عزاداری امام حسینؑ اور انتظار ظہور کا سلیقہ سکھائیں۔

❖......❖......❖

سورة لقمان

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝

اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور اپنی آواز کو پست رکھو۔ بیشک آوازوں میں سب سے زیادہ بری گدھے کی آواز ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیئے مسخر کر دیا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں اور انسانوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ھدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے۔ (لقمان-19-20)

1. امیر المؤمنینؑ سے کسی نے پوچھا کہ گدھے سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ اس بات سے اعلیٰ ہے کہ کسی چیز کو پیدا کرے پھر اس کی نفی کرے۔ اس سے مراد صرف میرے مخالفین ہیں جو گدھوں کی صورت میں ایک آگ کے صندوق میں ہیں۔ جب وہ دوزخ میں رینگتے (آواز نکالتے) ہیں تو ان کی چیخ و پکار کی شدت سے دوزخ والے بھی غضبناک ہو جاتے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۱۸۳)

2. امام محمد باقرؑ نے ''اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں'' کے بارے میں فرمایا: نعمت ظاہری تو نبی اکرمؐ ہیں اور جو کچھ وہ اللہ عزوجل کی معرفت اور اس کی توحید کے بارے میں لائے اور نعمت باطنی ہم اھل بیتؑ کی ولایت ہے اور ہماری مودت کا عہد ہے۔ اللہ کی قسم پس ان ظاہری اور باطنی نعمتوں کے بارے میں یثاق لیا گیا لوگوں سے اور لوگوں نے ظاہری پر تو اعتقاد رکھا اور باطنی پر اعتقاد نہ رکھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ''اے رسولؐ تم کو غمگین نہ کریں وہ لوگ جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں ان لوگوں میں سے جو اپنی زبانوں سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے لیکن ان کے دل ایمان نہیں لائے'' (المائدہ 41) تو رسول اللہؐ اس کے نازل ہونے سے خوش ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایمان قبول ہی نہیں کرتا ہماری ولایت کے عہد کے بغیر اور ہماری محبت کے بغیر۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۱۸۴)

3. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں ہیں'' کے بارے میں فرمایا: نعمت ظاہری امام ظاہر ہے اور باطنی امام غائب ہے۔ محمد ازدی نے پوچھا: کیا آئمہؑ میں سے کوئی غائب بھی ہو گا؟ فرمایا: ہاں ان کی ذات لوگوں کی آنکھوں سے غائب ہو گی مگر مومنین کے دلوں سے ان کا ذکر غائب نہیں ہو گا اور وہ ہمارے بارھویں ہیں اور اللہ انکے لیئے تمام مشکلات آسان فرما دے گا اور انکے لیئے تمام مصیبتیں دور کر دے گا اور انکے

لیئے تمام زمین کے خزانے ظاہر کردے گا اور تمام دوریاں قریب کردے گا اور ان کے ذریعے تمام سرکش ظالموں کے سرخم کردے گا اور ان کے ہاتھوں تمام سرکش شیطان ھلاک ہوں گے۔ وہ تمام ماؤں کی سیدہ کا بیٹا ہے جس کا ظہور لوگوں سے مخفی رکھا جائے گا اور لوگوں کے لیئے اس کا نام لینا جائز نہیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل اس کو ظاہر کرے تو وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (البرہان۔ج٦۔ص١٨٤)

فوائد:۔

1. جو کوئی بھی ولایت مولا علیؑ کے خلاف کسی پہلو سے آواز بلند کرے وہ گدھا ہے اور ایسے لوگوں کیلیئے آگ کے صندوق تیار ہیں۔ یہ ایسے برے لوگ ہیں کہ ان سے دوزخی لوگ بھی تنگ ہیں۔ سورۃ مدثر کی آیات نمبر 49-51 میں بھی ایسے گدھوں کا ذکر ہے جو ذکر علیؑ سے بھاگتے ہیں یعنی جنگلی گدھے اسد اللہؑ سے بھاگتے ہیں اور سورۃ جمعہ کی آیت نمبر 5 میں بھی ایسے گدھوں کا ذکر ہے جو غیروں کے علوم پڑھ کر اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں اور ان کو قرآن وحدیث اور معرفت ولایت کا کچھ علم نہیں ہوتا وہ ایسے گدھے ہیں جن پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہو۔

2. اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں معصومینؑ ہیں۔ منکرینِ ولایت معصومینؑ کی ولایت سے حسد کرتے ہوئے ولایت الٰہی کے بارے میں جھگڑتے ہیں کہ اس ولایت میں ان کا بھی حصہ ہے حالانکہ اگر وہ روشن کتاب معصومینؑ جو معلم قرآن ہیں کے فرامین کی روشنی میں پڑھیں تو ان کو ولایت علیؑ کا علم اور ھدایت حاصل ہو جائے اور جھگڑا چھوڑ دیں۔ یہ لوگ صرف منہ زبانی کہتے ہیں کہ ہم بھی ولایت علیؑ کے قائل ہیں مگر ان کے دل مقصر ملاں کی ولایت میں دھڑکتے ہیں یہ تیزی سے کفر کی طرف جا رہے ہیں۔

❖......❖......❖

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝

اور جس نے اپنا چہرہ اللہ کے حضور جھکا دیا اور وہ نیک کام کرنے والا ہو تو یقیناً اس نے مضبوط سہارے کو تھام لیا اور تمام امور کا انجام اللہ کی طرف ہی ہے۔ (لقمان-22)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ عزوجل کے قول "تو یقیناً اس نے مضبوط سہارے کو تھام لیا" کے بارے میں اپنے اجدادؑ سے بیان فرمایا کہ اس کا مطلب ہم اھل بیتؑ کی مودت ہے۔ (البرہان۔ج٦۔ص١٨٧)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: جو چاھتا ہے کہ ایسے مضبوط سہارے کو تھام لے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں تو میرے بھائی اور وصی علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت کو تھام لے کیونکہ جس نے اس سے محبت کی اور اسے ولی بنایا ھلاک نہیں ہوگا اور جس نے اس سے بغض رکھا اور عداوت کی تو نجات نہیں پائے گا۔ (البرہان۔ج٦۔ص١٨٨)

فوائد:۔

1. مومنین نے ولایت علیؑ کے مضبوط سہارے حبل اللہ کو تھاما ہے یہ سلسلہ ولایت کبھی نہ ٹوٹنے والا ہے۔ مقصرین نے منکر ولایت ملاں کی رسی گلے میں ڈالی ہوئی ہے جب وہ مقصر ملاں مر جاتا ہے تو دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ پھر ایک اور ملاں تلاش کرنا پڑتا ہے جو ان کو اپنے اشاروں پر سدھائے ہوئے جانور کی طرح نچاتا رہے۔

❖......❖......❖

وَلَوْاَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ

اَبۡحُرٍ مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝

اور یقیناً زمین میں جتنے بھی درخت ہیں قلمیں ہوں اور سمندر روشنائی اور اس کے بعد سات مزید سمندر اضافہ کریں (تب بھی) اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے بیشک اللہ زبردست اور حکیم ہے۔(لقمان-27)

1. امام حسن عسکریؑ سے پوچھا گیا کہ ''سات سمندر سیاھی تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس سے مراد بحر کبریت، بحر یمن، بحر برھوت، بحر طبریہ، دو ملتے ہوئے سمندر ماسیدان، دو ملتے ہوئے سمندر افریقیہ اور بحر باھوران ہے اور ہم وہ کلمات ہیں کہ ہمارے فضائل کا تم لوگ ادراک نہیں کر سکتے اور نہ تم جائزہ لے سکتے ہو۔

(البرہان۔ج ٦۔ص ١٨٩)

فوائد:۔

1. دنیا کے تمام ماہر فلکیات، خلاباز، ریاضی دان، سائنسدان، دانشور اور علماء ابھی تک کائنات کی حد تلاش نہیں کر سکے۔اور یہ کائنات اللہ تعالیٰ نے معصومینؑ کی محبت میں خلق فرمائی ہے تو لامحالہ معصومینؑ کے فضائل کا ادراک ناممکن ہے۔اور خالق حقیقی کو صرف معصومینؑ ہی جانتے ہیں۔
2. تمام جنوں اور انسانوں کو کاتب بنا دیا جائے اور تمام درختوں کی قلمیں بنا دی جائیں اور دنیا کے تمام سمندر سیاھی ہوں پھر بھی معصومینؑ کے فضائل ختم نہ ہوں۔

تنگ نظر مفلوج دماغ والا عقل وبصیرت سے اندھا مقصر منکر ولایت ملاں اللہ قادر مطلق کی حبیب ھستیوںؑ کی حقیقت، عظمت، عصمت، علم، اقتدار وولایت کے بارے میں زبان درازی کرتا ہے۔دین الٰہی میں دخل اندازی اور شرک کرتا ہے۔

سورۃ السجدۃ

قُلۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ مَّلَكُ الۡمَوۡتِ الَّذِىۡ وُكِّلَ بِكُمۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ۝

اے حبیبؐ کہہ دو کہ ملک الموت جو تم پر معین کیا گیا ہے وہ تمہیں وفات دے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۔(السجدۃ-11)

1. رسول اللہؐ ایک دن اپنے منبر پر تھے اور علیؑ ان کے ساتھ کھڑے تھے اور اپنا دائیاں ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر بلند کیا حتی کہ ان کے بغلوں کے سفیدی ظاہر ہوگئی اور فرمایا: اے لوگو خبردار بیشک اللہ تمہارا رب ہے اور محمدؐ تمہارا نبیؐ ہے اور اسلام تمہارا دین ہے اور علیؑ تمہارا ھادی ہے اور وہ میرا وصی اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے، علیؑ میرا بازو ہے اور میرے رب کی وحی پر میرا امین ہے اور مجھے میرے رب نے کوئی فضیلت عطا نہیں کی مگر یہ کہ اسی کے مثل علیؑ کیلئے مخصوص کی۔اللہ کسی ایک سے بھی کوئی فرض قبول نہیں کرتا مگر علیؑ بن ابی طالبؑ کی محبت کے ساتھ۔جب میں آسمانوں کی سیر کو گیا تو عرش کے پاس پہنچا تو ایک

سبز زبرجد کا حجاب تھا تو آواز آئی کہ یا محمدؐ اس کو اٹھالیں پس میں نے اسے اٹھایا تو ایک ملک تھا اور دنیا اس کی آنکھوں کے سامنے تھی اور اس کے ہاتھوں میں ایک تختی تھی جسے دیکھ رہا تھا۔ جبرائیلؑ نے عرض کی: یا محمدؐ یہ عزرائیلؑ ملک الموت ہے، میں نے کہا: اسلام علیک اے میرے دوست ملک الموت، تو اس نے عرض کی وعلیک السلام اے خاتم النبیین آپؐ کے چچازاد بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: میرے دوست ملک الموت کیا تو اس کو جانتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں ان کو کیسے نہیں جانتا، اے محمدؐ اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ نبیؐ مبعوث فرمایا اور مصطفیٰ رسولؐ بنایا میں آپؐ کے چچازاد بھائی وصیؐ کو اسی طرح جانتا ہوں جسطرح آپؐ کو نبیؐ جانتا ہوں اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ یقیناً اللہ نے مجھے تمام مخلوقات کی ارواح کو قبض کرنے پر معین فرمایا ہے سوائے آپؐ کی روح کے اور علیؑ کی روح کے کیونکہ اللہ آپؐ دونوں کو اپنی مشیت سے اپنے پاس بلاتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے۔ (البرہان۔ج٦۔ص١٩٧)

فوائد:۔

1. معصومینؑ موت وحیات سے پہلے ہیں اور وجہ اللہ ہیں مشیت الٰہی ہیں جس کیلئے موت وھلاکت نہیں ہے۔ وہ حاضر ناظر ہیں منشاء الٰہی سے کبھی ظاہر ہو جاتے ہیں کبھی مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔
2. ایک خاکی بشر اگر دینِ محمدی کی خاطر جان دے دے تو سب کا ایمان ہے کہ وہ شہید زندہ ہوتا ہے اور رزق بھی پاتا ہے۔ قرآن کے مطابق اس بات پر کوئی شک نہیں کرتا لیکن اگر بتایا جائے کہ معصومینؑ حاضر وناظر اور ناصر ومددگار ہیں تو مقصر ملاں کے چہرے پر موت چھا جاتی ہے اور درد قولنج کا شکار ہو جاتا ہے۔ جاھل یہ نہیں جانتا کہ کائنات کی بقا معصومینؑ کے حاضر وناظر ہونے کا ثبوت ہے۔
3. رسول اللہؐ نے دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر غدیرخم تک بار بار ہزار ہا مواقع پر ولایت علیؑ کا اعلان فرمایا ہے۔ مگر مقصر ملاں کے نصیب میں بدبختی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

❖......❖......❖

١٧ اَفَمَنۡ کَانَ مُؤۡمِنًا کَمَنۡ کَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسۡتَوٗنَ ۞١٨ اَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَہُمۡ جَنّٰتُ الۡمَاۡوٰی ۫ نُزُلًۢا بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۞١٩ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰىہُمُ النَّارُ ؕ کُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡہَاۤ اُعِیۡدُوۡا فِیۡہَا وَ قِیۡلَ لَہُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ ۞٢٠

تو کیا جو شخص مومن ہو اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو فاسق ہو، یہ برابر نہیں ہو سکتے۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمالِ صالح کئے تو ان کیلئے جنات الماوی ہیں ضیافت کے طور پر ان کے اعمال (کے بدلے) میں جو وہ کرتے رہے تھے۔ اور رہے وہ لوگ جنہوں نے نافرمانیاں کیں تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے جب کبھی بھی وہ چاہیں گے کہ اس سے نکلیں اسی میں واپس لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو آگ کے عذاب کا مزا جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (السجدة۔18۔20)

1. امام محمد باقرؑ نے ان آیات کے بارے میں فرمایا: بات یہ ہے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط جھگڑنے لگا تو ولید بن عقبہ فاسق کہنے لگا: خدا کی قسم میں لسان میں آپ سے زیادہ جامع ہوں اور نیزہ بازی میں آپ سے زیادہ نشانہ باز ہوں اور آپ سے زیادہ فوج کے سردار کا کردار

ادا کرنے کے لائق ہوں۔ مولا علیؑ نے فرمایا: خاموش ہو جا یقیناً تو فاسق ہے اسوقت اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (البرہان۔ج۶۔ص۲۰۵)

فوائد:۔

1. امام حسن مجتبیٰؑ نے بھی ولید بن عقبہ فاسق کو جبکہ وہ دربار شام میں بیٹھا ہوا تھا کہا کہ مولا علیؑ نے تجھے شراب پینے پر اسی کوڑے مارے اور تیرے باپ کو جنگ بدر میں رسول اللہؐ کے سامنے پکڑ کر قتل کیا تھا اور اللہ عزوجل نے مولا علیؑ کو آیات میں مومن فرمایا اور تیرا نام فاسق رکھا ہے۔

2. یعنی مولا علیؑ کی برابری کرنے والا فاسق وفاجر ہوتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ مولا علیؑ آیت کبری ہیں حجت اللہ علی الخلق ہیں۔ زیارت امیر المومنینؑ میں ہے السلام علیک یا آیۃ اللہ العظمی جو مفاتح الجنان میں موجود ہے۔ اب جو شخص کہے کہ میں بھی آیۃ اللہ العظمی ہوں یا کوئی کہے کہ میں حجت اللہ علی الخلق ہوں یا کوئی کہے کہ میں مقصر ملاں کی ولایت پر ہوں تو وہ معصومینؑ کا مقابلہ کر کے فاسق ہوا یا نہیں؟ مولا علیؑ کا مقابلہ کر کے تو کوئی جنت جانے سے رہا۔ البتہ قیامت کے دن ولایت علیؑ کے منکرین کو ایک سہہ شعبہ سایہ نظر آئے گا (مرسلات۔30) جو ان کو جنت کی طرح معلوم ہوگا جب اس کے نیچے جائیں گے تو ان پر آگ برسے گی۔

❖......❖......❖

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۲۱

اور اس بڑے عذاب کے علاوہ ہم ان کو چھوٹے عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے کہ وہ (رجعت میں) پلٹ کر آئیں۔ (السجدہ۔21)

1. اللہ تعالی کے قول "اور ہم انہیں چھوٹے عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے" کے بارے میں فرمایا کہ رجعت میں تلوار کا عذاب اور اللہ کے فرمان" تا کہ وہ پلٹ کر آئیں " کا مطلب ہے کہ وہ رجعت میں پلٹ کر آئیں گے تا کہ ان کو عذاب دیا جائے۔ (حدیث۔تفسیر قمی ۵۲۷) (البرہان۔ج۶۔ص۲۰۸)

فوائد:۔

1. ولایت مولا علیؑ کے منکروں کو قبر میں بھی عذاب، رجعت میں بھی عذاب، قیامت کے دن بھی عذاب اور پھر دوزخ میں سب سے نچلے درجے میں آگ کے صندوقوں میں بند کر کے گدھے بنا کر عذاب دیا جائے گا۔

2. اتنی زیادہ آیات واحادیث کے باوجود بھی ناصبی مقصر کی بڑی ہمت ہے کہ خم ٹھونک کر معصومینؑ کی شان میں زبان درازی کرتا ہے یا شیطان اس کو امیدیں دلا کر ہمت بندھاتا ہے اور اسکے بد اعمال کو خوشنما بنا کر دکھاتا ہے کہ تو تو خود بڑا نمازی پرہیزگار ہے معصوم کی برابری کیا چیز ہے تو تو بنی اسرائیل کے نبی سے بھی زیادہ درجہ رکھتا ہے۔

❖......❖......❖

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۗ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝۲۴

اور ہم نے ان میں آئمہ قرار دیئے جو ہمارے امر سے ھدایت دیتے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔ (السجدۃ۔24)

اس آیت کی تفسیر سورۃ القصص کی آیت نمبر۴۱ کے ذیل میں دیکھیں۔

❖......❖......❖

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۲۸ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَاهُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہ یہ فتح (قبضہ) کب ہوگی۔ کہو کہ فتح کے دن جب ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ہے انکا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا اور نہ ہی انکو مہلت دی جائے گی۔ پس تم ان سے اعراض (روگردانی) کرو اور انتظار کرو اور وہ بھی انتظار کرتے ہیں۔ (السجدۃ۔28۔30)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں فرمایا کہ یوم فتح جس دن دنیا قائمؑ کے قبضہ میں آجائے گی اس دن کسی کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے مومن نہ ہوگا۔ اور ان لوگوں کو انکا ایمان فائدہ دے گا جو اس فتح پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے نزدیک ان کی بڑی قدر وشان ہے اور قیامت کے دن ان کو آراستہ کیا جائے گا اور ان کو جنت میں بھیج دیا جائے گا اور دوزخ کو ان سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور یہ امیر المومنینؑ کے موالیوں کے لئے اجر ہے اور ان کی ذریت طیبہؑ کے موالیوں کیلئے۔ (البرہان۔ج٦۔ص٢١٠)

فوائد:۔

1. عذاب کو دیکھ کر توبہ کرنا اور ایمان لانا قبول نہیں ہوتا جس طرح فرعون ڈوبنے لگا تو پھر ایمان کا اظہار کیا مگر وقت گزر چکا تھا۔ اسی طرح جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو منکرین چھوٹا عذاب (ذوالفقار) دیکھیں گے تو پھر اظہار ایمان کریں گے پھر ان کو مہلت نہیں دی جائے گی۔

لہذا ابھی وقت ہے کہ اپنے آپ کی اصلاح کر لی جائے صرف اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے حاضر وناظر معصومینؑ کی اطاعت وفرمانبرداری اور تقلید وپیروی کی جائے۔ ولایت علیؑ کی معرفت اور اقرار عقیدہ بھی ہے اور عمل صالح بھی ہے اور نجات بھی ہے شفاعت بھی ہے ابدی کامیابی بھی ہے اور یہی رضائے الہی ہے اور منشاء رسول اللہؐ بھی ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ الاحزاب

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ج وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ج وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ط ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ط وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝

اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور نہ اس نے تمہاری ان بیویوں کو جنہیں تم ماں بہن کہہ دیتے ہو تمہاری مائیں

بنادیا ہے۔اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنادیا ہے۔ یہ تو صرف تمہاری منہ زبانی باتیں ہیں اور اللہ حق بات کہتا ہے اور وھی سبیل کی طرف ھدایت کرتا ہے۔ (الاحزاب۔4)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے" کے بارے میں فرمایا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جس کے دل کا اللہ نے ایمان سے امتحان لے لیا ہو (یعنی امتحان میں کامیاب ہو) اور اس نے اس کے دل میں ہماری مودت نہ پائی ہو اور وہ ہم سے مودت نہ کرتا ہو۔ اور اللہ کے بندوں میں کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جس پر اللہ غضبناک ہو اور اس نے اس کے دل میں ہمارا بغض نہ پایا ہو اور ہم سے وہ بغض نہ کرتا ہو۔ پس ہم اپنے محبوں کی محبت سے خوش ہو جاتے ہیں اور ان کیلئے مغفرت مانگتے ہیں اور ان سے بغض رکھنے والوں سے بغض رکھتے ہیں۔ اور ہمارے محبت کرنے والے اللہ عزوجل کی رحمت کے منتظر رہتے ہیں اور رحمت کے دروازے انکے لئے یقیناً کھلے ہوئے ہیں۔ اور ہمارا بغض رکھنے والے دوزخ کے منطقے کے گرتے ہوئے کنارے پر ہیں اور وہ کنارہ جس کے نیچے یقیناً دوزخ کی آگ بہہ رہی ہے۔ پس اھل رحمت کو انکی رحمت مبارک ہو اور اھل نار کو انکے ٹھکانے کی سختی نصیب ہو، بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے " تکبر کرنے والوں کے لیئے کتنا برا ٹھکانہ ہے " (النحل 29)۔ اور اللہ کے بندوں میں کوئی ایسا بندہ نہیں کہ جو ہماری محبت میں تقصیر کرتا ہو (یعنی مقصر ہو) اور اللہ اس کیلئے اپنے پاس سے خیر (بھلائی) بھی قرار دے۔ کیونکہ ہم سے محبت کرنے والے اور ہم سے بغض رکھنے والے برابر نہیں ہیں اور کسی شخص کے دل میں دو چیزیں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں جیسے اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے کہ وہ ایک دل سے محبت کرتا ہو اور ایک دل سے بغض کرتا ہو۔ رہی بات ہمارے محبوں کی تو ان کی ہمارے لیئے محبت ایسی خالص ہے جیسے سونے کو آگ سے خالص کیا جاتا ہے کہ اس میں کوئی میل کچیل نہیں ہوتی اور ہم سے بغض رکھنے والے اس (میل کچیل۔ نجاست) کی منزل پر ہیں اور ہم اعلی و پاک خاندان ہیں اور ہماری سبقت و کمال انبیاءؑ کی سبقت و کمال ہے اور میں اوصیاء کا وصی ہوں۔ اور باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے اور شیطان ان میں سے ہے۔ پس جو ہماری محبت جاننا چاھے تو اپنے دل کا امتحان لے لے پس اگر وہ ہماری محبت میں ہمارے دشمن (مخالف) کو شریک کرتا ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ ہم اس سے ہیں اور اللہ اور جبرائیلؑ و میکائیلؑ اس کے دشمن ہیں اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ (البرہان۔ج٦۔ص٢١٣)

2. امام علیؑ نے فرمایا: ہماری محبت اور ہمارے مخالفوں کی محبت انسان کے سینے میں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے "اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے" (البرہان۔ج٦۔ص٢١٤)

فوائد:۔

1. یہ ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی اپنے آپ کو شیعہ کہلوانے والا یہ کہے کہ وہ معصومینؑ سے بہت محبت کرتا ہے اور مقصر ملاں سے بھی محبت کرتا ہے جو ولایت علیؑ اور عزاداری کے خلاف فتوے دیتا ہے۔ قرآن و حدیث سے واضح ہے کہ کسی ایک شخص کے دل میں مولا علیؑ کی محبت و ولایت اور مقصر ملاں کی محبت و ولایت اکٹھی جمع نہیں ہو سکتی۔ امام علیؑ واضح فرمارہے ہیں کہ مقصر کیلیئے اللہ کہ پاس کوئی خیر وخوبی نہیں ہے۔ منکرین ولایت میل و کچیل نجاست و گندگی کی منزلت رکھتے ہیں۔

2. ایک دن رسول اللہؐ بازار عکاظ میں تجارت کیلئے گئے تو ایک غلام جو نرم مزاج اور دانشمند تھا بک رہا تھا وہ زید تھا اس کو رسول اللہؐ نے خرید لیا اور وہ دعوت پر اسلام لے آیا، اسے لوگ زید غلام محمدؐ کہہ کر پکارتے تھے۔ اس کے باپ حرثہ بن شراحیل کلبی کو پتہ چلا تو حضرت ابو طالبؑ کے پاس آیا اور عرض کی کہ مجھے پتہ چلا ہے زید آپکے بھتیجے کے پاس ہے اسے بیچ دیں یا فدیہ لے لیں یا آزاد کر دیں۔ حضرت ابو طالبؑ نے رسول اللہ کو بتایا تو آپؐ نے اسے آزاد کر دیا۔ اس کے باپ نے اسے لے جانا چاھا مگر اس نے انکار کرتے ہوئے کہا میں کبھی بھی رسول اللہؐ سے جدا نہ ہوں گا۔ حارثہ نے کہا کہ تو اپنا حسب نسب چھوڑ کر قریش کا غلام رہنا چاھتا ہے؟ اس نے کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں رسول اللہؐ سے جدا نہ ہوں گا۔ اس نے غصہ میں کہا: قریش گواہ رہنا کہ زید میرا بیٹا ہے میرا وارث ہے لیکن زید اپنے آپ کو محمدؐ کا بیٹا پکارتا ہے۔ رسول اللہؐ اس سے محبت کرتے تھے اور اسے زید الحب کہتے تھے۔ لوگ اسے محمد مصطفیؐ کا بیٹا کہنے لگے۔ زید کی اپنی بیوی زینب سے نہ بنی تو اس نے اپنے مرضی سے اسے طلاق دے دی تو اس کے بعد رسول اللہؐ نے اس سے عقد کر لیا۔ یہ انتظام اللہ کی طرف سے تھا کہ لوگ زید بن حارثہ کو رسول اللہ کا بیٹا نہ بنادیں۔ اس لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ کیونکہ لوگ اھل بیتؑ کی مخالفت میں ہر چیز کر گزرتے ہیں۔ رسول اللہ کی سیدہ فاطمہ زہراؑ کے علاوہ کئی بیٹیاں بناڈالیں۔ اور اگر یہ زید والا واقعہ نہ ہوتا تو امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی بجائے زید کو رسول اللہ کا حقیقی بیٹا بنادیتے اور یہ سب ولایت

علیؑ کے حسد کا نتیجہ ہے۔ مجوسی مدارس میں مقصرین ملاں ایسے من گھڑت واقعات کی تصدیق کرتے ہیں مثلاً مولا علیؑ کی بیعت کرنا، عقد ام کلثوم، رسول اللہؐ کی چار بیٹیاں، غیر معصوم کی گود میں رسول اللہؐ کی پرورش، وغیرہ وغیرہ۔

❖......❖......❖

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُهٰجِرِیۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ مَّعۡرُوۡفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ۝

نبیؐ مومنین پر خود ان سے زیادہ صاحب اختیار ہے اور نبیؐ کی ازواج ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اللہ کی کتاب میں مومنوں اور مہاجروں کی نسبت لیکن اگر تم رفیقوں کے ساتھ بھلائی کرنا چاہو۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ (الاحزاب۔6)

1. اللہ تعالیٰ کے قول "نبیؐ مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہے اور اسکی ازواج ان کی مائیں ہیں" کے بارے میں تفسیر قمی میں بیان ہے کہ نبیؐ ان کا باپ ہے اور نبیؐ کی ازواج ان کی مائیں ہیں۔ پس اللہ نے مومنین کو رسول اللہؐ کی اولاد قرار دیا ہے اور رسول اللہؐ کو ان کا باپ قرار دیا ہے پھر جو اپنی حفاظت کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو اور اس کا کوئی سرپرست نہ ہو اس لیئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ صاحب اختیار (ولی۔ سرپرست) بنایا ہے اور یہی غدیر خم پر رسول اللہؐ کا فرمان تھا: اے لوگو کیا میں تمہاری جانوں پر تم سے زیادہ اختیار نہیں رکھتا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپؐ نے اپنی ولایت کی طرح امیر المؤمنینؑ کی ولایت بھی ان پر واجب قرار دی اور فرمایا: خبردار جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ جب اللہ نے نبیؐ کو مومنین کا باپ قرار دیا تو آپؐ پر ان کی کفالت اور انکے یتیموں کی تربیت لازم آئی۔ اسوقت نبی اکرمؐ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کیلیئے ہے اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے یا نقصان تو وہ مجھ پر ہے اور میری طرف ہے۔ پس اللہ نے اپنے نبیؐ پر لازم کیا مومنین کے لئے جو والد پر لازم ہوتا ہے۔ اور مومنین پر آپؐ کی اطاعت لازم کی جس طرح اولاد پر والد کیلیئے ہوتی ہے۔ اور اسی طرح امیر المؤمنینؑ پر لازم کیا جس طرح رسول اللہؐ پر لازم کیا اس بات کے متعلق۔ اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے آئمہ طاہرینؑ کیلیئے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ دونوں باپ ہیں۔ اللہ کا قول "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور والدین پر احسان کرو" پس والدین رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ ہیں۔ (البرہان۔ ج٦۔ ص٢٢١)

2. مولا علیؑ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہؐ نے مجھے بلایا اور مجھے فرمایا: علیؑ میری مسجد میں جاؤ اور میرے منبر پر رونق افروز ہو جانا پھر لوگوں کو اپنی طرف بلانا پس اللہ کی حمد وثنا کرنا اور تم مجھ پر کثرت سے صلواۃ بھیجنا پھر کہنا: اے لوگو، بیشک مجھے رسول اللہؐ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور وہ تمہیں کہتے ہیں: بیشک اللہ کی لعنت، ملائکہ مقربین کی لعنت انبیاء مرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی کے ساتھ منسوب کرے یا اپنے ولی کے علاوہ اپنے آپ کو کسی اور کا پکارے یا کام کرنے والے کے ساتھ اسکی اجرت میں ظلم کرے۔ پس میں آپؐ کی مسجد میں آیا اور آپؐ کے منبر پر تشریف رکھی، جب قریش نے اور جو کوئی مسجد میں تھا مجھے دیکھا تو میرے قریب آ گئے تو میں نے اللہ کی حمد وثنا کی اور رسول اللہؐ پر کثرت سے صلواۃ پڑھی پھر کہا: اے لوگو میں رسول اللہؐ کی طرف سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں اور وہ تمہیں فرماتے ہیں کہ خبردار اللہ کی لعنت اور ملائکہ مقربین کی لعنت اور انبیاء مرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا کہے یا اپنے ولی کے علاوہ اپنے آپ کو کسی اور کا پکارے یا کام کرنے والے (ھادی) کی

اجرت میں ظلم کرے۔لوگوں میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بولا، اس نے کہا: یا ابوالحسنؑ آپ نے پیغام پہنچادیا مگر اس کلام کی تفسیر نہیں لائے۔ میں نے کہا: میں یہ رسول اللہؐ کو بتا دیتا ہوں پھر میں نبی اکرمؐ کے پاس واپس آیا اور انکو خبر بیان کردی، انہوں نے فرمایا: میری مسجد میں واپس جاؤ اور میری منبر پر تشریف رکھو پھر اللہ کی حمد وثنا کرنا اور مجھ پر صلواۃ بھیجنا پھر کہنا: اے لوگو ہم تمہارے پاس کوئی چیز نہیں لاتے مگر یہ کہ اس کی تفسیر اور تاویل ہمارے پاس ہوتی ہے خبردار کہ بیشک میں تمہارا باپ ہوں، خبردار کہ بیشک میں تمہارا ولی ہوں، خبردار کہ بیشک میں تمہارا اجیر (کار رسالت پہنچانے والا) ہوں۔

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ لازم فرض ہے۔مولا مصطفیؐ اور مولا مرتضیٰؑ مومنین کے باپ اور انکی جانوں پر تصرف رکھنے والے ولی ہیں اور مومنین پر انکی اجرت ادا کرنا فرض ہے جو مودت اور اطاعت ہے۔معصومینؑ ایسے والدین کہ جو تمام مخلوقات سے اعلی وافضل اور بے مثال ہیں۔

2. جو اپنے باپ کو چھوڑ کر مجوسی مقصر ملاں کا ہو جائے اور اپنے باپ کی ولایت کو چھوڑ کر منکر ولایت ملاں کی ولایت مان لے اور ھادی برحق کی اجرت ملاں کے بنک میں جمع کرادے اس پر اللہ تعالی، ملائکہ اور انبیاءؑ و معصومینؑ کی لعنت نہ ہو تو اور کیا ہو؟

❖......❖......❖

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ص وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

اور جب ہم نے انبیاءؑ سے میثاق لیا اور تم سے اور نوحؑ و ابراھیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰؑ ابن مریمؑ سے اور ہم نے ان سے پختہ میثاق لیا۔(الاحزاب۔7)

1. اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت، رسول اللہؐ کی نبوت ورسالت، امیر المومنینؑ کی اور آئمہ طاہرینؑ کی ولایت وامامت کا جو عہد و میثاق انبیاءؑ اور اولی العزم رسولوں سے لیا اس کا ذکر سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 81 کے ذیل میں گذر چکا ہے۔

❖......❖......❖

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ ۲۲
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ز صلے وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝

مومنین میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے سچ کر دکھایا وہ عہد جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا پس ان میں سے کچھ نے اپنی نذر پوری کردی ہے اور ان میں سے کچھ منتظر ہیں اور انہوں نے (عہد میں) کوئی ردوبدل نہیں کیا۔(الاحزاب۔23)

1. مولا علیؑ نے فرمایا: میں نے اور میرے چچا حمزہؑ نے اور میرے بھائی جعفرؑ نے اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہؑ بن حارث نے اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ سے ایک امر پر عہد کیا تھا اور ہم نے اللہ اور اسکے رسولؐ سے اس کو پورا کیا۔پس میرے ساتھی آگے چلے گئے اور میں ان کے پیچھے ہوں کہ جب اللہ عزوجل چاہے گا، تو اللہ سبحانہ نے ہمارے بارے میں نازل فرمایا" مومنین میں سے کچھ مردوں نے سچ کر دکھایا جو عہد انہوں نے اللہ سے کیا تھا پس ان میں

سے کچھ نے اپنی نذر پوری کردی" یعنی حمزہؑ اور جعفرؑ اور عبیدہؑ "اوران میں سے کوئی منتظر ہے اورانہوں نے کوئی تغیر وتبدل نہیں کیا" پس میں منتظر ہوں اور میں نے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (البرہان۔ج٦۔ص٢٣٧)

2. امام جعفر صادقؑ نے اپنے صحابی ابوبصیر سے فرمایا: یقیناً تمہارا (شیعان مولا علیؑ) ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور فرماتا ہے "مومنین میں سے ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جو عہد انہوں نے اللہ سے کیا تھا پس ان میں سے کچھ نے اپنی نذر پوری کردی اوران میں سے کچھ منتظر ہیں اورانہوں نے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی" بیشک تم نے ہماری ولایت کا اللہ سے کیا ہوا میثاق پورا کر دیا اور بیشک تم نے اس (ولایت) کو ہمارے علاوہ کسی اور کیلئے تبدیل نہ کیا۔ اوراگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تمہیں جانچ لے گا جیسے دوسروں کو جانچتا ہے کہ اللہ فرماتا ہے "اور ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر قائم نہ پایا اور در حقیقت ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق ہی پایا" (الاعراف۔102)

(البرہان۔ج٦۔ص٢٤٠)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا: یاعلیؑ جس نے تم سے محبت کی پھراس پر وفات پا گیا تو یقیناً اس نے اپنی نذر پوری کردی اور جس نے تم سے محبت رکھی اورابھی فوت نہیں ہوا تو وہ منتظر ہے اور سورج طلوع ہوتا ہے نہ غروب مگر اس پر رزق وایمان (نور) کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ (البرہان۔ج٦۔ص٢٤٠)

فوائد:۔

1. معصومینؑ جو کچھ فرماتے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں وہ قرآن بنتا چلا جاتا ہے۔ قرآن ولایت علیؑ کا قصیدہ ہے اور منکرین ولایت کیلئے عذاب کی خوشخبری ہے۔ جس نے ولایت علیؑ پر قائم رہتے ہوئے وفات پائی اور کسی ایرے غیرے کو ولایت میں شریک نہ کیا اس نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا، اور جو ولایت علیؑ پر زندہ ہے وہ ظہور کا منتظر ہے کہ دیکھ کر خوش ہو کہ حق باطل پر کس طرح غالب آتا ہے اور والایت علیؑ کے خلاف فتوے دینے والوں کے سر ذوالفقار کس طرح اڑاتی ہے۔

❖......❖......❖

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۵﴾

اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا انکے غصے کے ساتھ ہی انکو واپس پھیر دیا وہ کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے اور مومنین کی طرف سے اللہ ہی لڑنے (قتل کرنے) کیلئے کافی ہو گیا، اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔ (الاحزاب۔25)

1. اس آیت کے بارے میں عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ مومنین کی طرف سے علیؑ کے ذریعے اللہ ہی قتال کیلئے کافی ہو گیا۔ اللہ قوی اور عزیز ہے۔ (البرہان۔ج٦۔ص٢٤١)

2. جب مولا علیؑ نے عمر بن عبدود کو قتل کیا اور رسول اللہؐ کے پاس آئے اوران کی سیف سے خون ٹپک رہا تھا۔ نبی اکرمؐ نے جب اسے دیکھا تو تکبیر بلند کی اور مسلمانوں نے بھی تکبیر بلند کی اور نبی اکرمؐ نے دعا کی: اے اللہ علیؑ کو ایسے فضیلت عطا فرما جو اس سے پہلے کسی کو عطا نہ کی گئی ہو اور نہ اس کے بعد کسی کو عطا ہو۔ پس فوراً جبرئیلؑ نازل ہوئے اوران کے ساتھ جنت کی ایک غلاف میں چھپی ہوئی چیز تھی۔ تو اس نے عرض کی: یارسول اللہؐ بیشک اللہ عزوجل آپ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ سے فرماتا ہے کہ یہ چیز علیؑ بن ابی طالبؑ کیلئے ہے پس آپؐ نے اسے علیؑ کو دے دیا تو آپؑ نے اسے اپنے دست مبارک سے کھولا تو اس میں سبز رنگ کا حریر تھا اوراس پر سبز (نور) سے دوسطریں لکھیں ہوئی تھیں:

(البرہان۔ج۶۔ص۲۴۳)

فوائد:۔

1. یوم خندق رسول اللہؐ نے فرمایا تھا جب اپنا عمامہ مولاعلیؑ کے سر باندھ کر جہاد کیلئے رخصت کیا: کل ایمان کل شرک کے مقابلے پر نکل رہا ہے۔مولاعلیؑ کوکلِ ایمان ،کلِ اسلام کلِ دین قرار دیا اور مولاعلیؑ کے مقابل کوکلِ شرک ،کلِ کفر اورکل نفاق قرار دیا۔اور عمرو بن عبدود کے قتل کے بعد فرمایا کہ یوم خندق میں علیؑ کی ایک ضربت ثقلین کی عبادات سے افضل ہے۔یہ دو تحفے وحی کی زبان رسول اللہؐ کی طرف سے تھے۔

2. اللہ عزوجل نے بھی تحفے دیئے۔ایک یہ آیت نازل فرمائی کہ علیؑ کا قتال اللہ کا قتال ہے علیؑ کا عمل اللہ کا عمل ہے جیسے رسول اللہؐ کا عمل اللہ کا عمل ہے۔دوسرا تحفہ اللہ نے اپنے پاس سے سبز نورانی ڈبہ تحفہ کی طرح باقاعدہ غلاف چڑھا کر بھیجا جس میں سبز نور سے لکھا تھا: یہ تحفہ علیؑ کے چاہنے والے غالب اللہ کی طرف سے ہے۔علیؑ بن ابی طالبؑ کے لئے یعنی اللہ قادر مطلق نے شعر میں اپنے نام کا قافیہ ردیف جناب ابوطالبؑ نے نام سے ملایا اور یہ بھی واضح کیا کہ اس موقع پر کل ایمان کل اسلام کل دین علیؑ کے پاک بابا کا نام نہ بھول جانا جس کو میں نے معدن رسالت و امامت بنایا ہے۔

3. علم الاصول کے لحاظ سے ایک اور اصول سامنے آیا کہ جو ولایت علیؑ مخالفت کرے ،مولاعلیؑ کے سامنے اپنا جھنڈا نصب کرے یا کسی طریقے سے مولاعلیؑ یا انکی ذریت کی مخالفت کرے یا ذکر علیؑ کے خلاف فتوے دے وہ یقیناً مکمل مشرک مکمل کافر اور مکمل منافق ہوتا ہے اور اللہ اسے ھلاک کرتا ہے۔کیونکہ اس نے اس علیؑ کی مخالفت کی جس کو اللہ نے وہ فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جو نہ کسی کو ملیں نہ ملیں گی۔

❖......❖......❖

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ۝

اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور پہلی جاھلیت کی طرح سج دھج نہ دکھاتی پھرو اور نماز قائم کرو اور زکواۃ دو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔اللہ تو صرف اور صرف یہی چاہتا ہے کہ تم اھل بیتؑ سے رجس کو دور رکھے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے۔(الاحزاب۔33)

1. عبداللہ بن مسعود نے نبی اکرمؐ سے پوچھا: یارسول اللہؐ جب آپؐ پردہ فرمائیں گے تو آپؐ کو غسل کون دے گا؟ فرمایا: ہر نبیؑ کو اس کا وصیؑ غسل دیتا ہے۔عرض کی: تو آپؐ کا وصیؑ کون ہے؟ فرمایا: علیؑ بن ابی طالبؑ۔عرض کی: یارسول اللہؐ وہ آپؐ کے بعد ہم میں کتنے سال رہیں گے؟ فرمایا: تیس سال۔ کیونکہ موسیٰؑ کے وصی یوشع بن نون بھی موسیٰؑ کے بعد تیس سال زندہ رہے اور ان پر صفورا بنت شعیبؑ جو موسیٰؑ کی زوجہ تھی نے خروج کیا اور کہا کہ امارت پر میرا حق زیادہ بنتا ہے تو اس نے جنگ کی تو اس (یوشعؑ) نے بھی لڑنے والوں سے جنگ کی اور اچھی طریقے سے قابو پالیا اور بیشک میری ایک زوجہ بھی علیؑ پر خروج کرے گی اور وغیرہ وغیرہ اور میری امت سے (جنگ کیلئے لوگوں کو) اکٹھا کرے گی پھر جنگ کرے گی اور وہ (علیؑ) جنگ کرنے والوں سے لڑیں گے اور ان پر احسن طریقے سے قابو پالیں گے اور اسی کے بارے میں اللہ عزوجل نے نازل فرمایا" اور اپنے گھروں میں ٹک کر بیٹھی رہو اور سج دھج کر نہ نکلو پہلی جاھلیت

کی طرح "یعنی صفرا بنت شعیبؑ کی طرح۔ (البرہان۔ج۶۔ص۲۵۲)

2. امام علیؑ فرماتے ہیں: میں ام سلمیٰؑ کے گھر رسول اللہؐ کے پاس گیا اور یقیناً یہ آیت نازل ہوئی "اللہ صرف اور صرف یہی چاہتا ہے کہ تم اھل بیتؑ سے رجس کو دور رکھے اور تمہیں ایسا طاہر ومطہر رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے "تو رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ یہ آیت تمہاری شان میں اور سبطینؑ کی شان میں اور انؑ کی ذریت سے آئمہؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا (امت کی تعلیم کی خاطر): یارسول اللہؐ آپؐ کے بعد کتنے آئمہؑ ہیں؟ فرمایا: تم یا علیؑ پھر تمہارے فرزند: حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کے بعد انکے فرزند علیؑ اور علیؑ کے بعد انکے فرزند محمدؑ اور محمدؑ کے بعد انکے فرزند جعفرؑ، اور جعفرؑ کے بعد انکے فرزند موسیٰؑ، اور موسیٰؑ کے بعد انکے فرزند علیؑ، اور علیؑ کے بعد انکے فرزند محمدؑ، اور محمدؑ کے بعد انکے فرزند علیؑ، اور علیؑ کے بعد انکے فرزند حسنؑ اور حسنؑ کے فرزند حجتؑ بالکل اسی طرح میں نے ان کے نام عرش کے ستون پر لکھے ہوئے پائے تو میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اس نے فرمایا: یا محمدؐ یہ تیرے بعد آئمہؑ ہیں طاہر ومطہر اور معصومین اور انؑ کے دشمن ملعون ہیں۔ (البرہان۔ج۶۔ص۲۵۵)

3. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ رجس کا مطلب شک ہے۔

(البرہان۔ج۶۔ص۲۵۴)

4. ام سلمیٰؑ فرماتی ہیں: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی اور گھر کے اندر سات افراد تھے: جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور رسول اللہؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ۔ اور میں دروازے پر کھڑی تھی اور عرض کی: یارسول اللہؐ کیا میں بھی اھل بیتؑ میں ہوں؟ فرمایا: تم یقیناً خیر پر ہو مگر تم ازواج نبیؐ میں ہو۔ اور یہ نہ فرمایا کہ تم اھل بیتؑ میں ہو۔

(البرہان۔ج۶۔ص۲۶۱)

فوائد:۔

1. حدیث کساء اور آیت تطہیر سے سب واقف ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنی کالے رنگ کی قطوانی خیبری چادر میں انوار خمسہ کو جمع کر کے اھلبیتؑ کا تعارف کرایا۔ اھل بیتؑ کے نزدیک کوئی رجس نہیں آسکتا یعنی معصومین کے بارے میں شک تک بھی نہیں کیا جاسکتا جیسے قرآن صامت لاریب ہے اسی طرح قرآن ناطق لاریب ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں نجاست ورجس ہو مثلاً کسی مقصر کی بھی محبت دل میں ہو تو وہ معصومینؑ کی معرفت حاصل نہیں کرسکتا۔ دل میں صرف اور صرف معصومینؑ کی مودت اکیلی رہ سکتی ہے۔ کیونکہ حق وباطل کا اجتماع نہیں ہوسکتا۔

2. آیت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ تمام عورتوں کو ہتھیار لگا کر سج دھج کر ولایت علیؑ کی مخالفت میں نکلنے کو منع فرمارہا ہے۔ عورتوں کو ھوشیار رہنا چاہیے اور مقصرین کی ایسی چھپی ہوئی کتابوں کی مذمت کرنی چاہیے جن میں اھل بیتؑ کی شان میں غیر محسوس انداز سے گستاخیاں کی گئی ہیں۔ کچھ عورتیں نادانستہ طور پر وہ مجوسی کتابیں پڑھ کر ذاکرہ اور عالمہ بن بیٹھتی ہیں اور قوم کی نئی نسل کا خانہ خراب کرتی ہیں۔

❖......❖......❖

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶

بیشک اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر صلواۃ بھیجتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر صلواۃ بھیجو اور ان کو تسلیم کرو جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے۔ (الاحزاب۔56)

1. رسول اللہؐ سے پوچھا گیا: یارسول اللہؐ ہمیں تعلیم فرمائیں کہ آپؐ پر سلام کیسے کیا جائے اور آپؐ پر صلواۃ کیسے بھیجی جائے؟ آپؐ نے فرمایا: کہو:

اللھم صل علی محمدؐ وآل محمدؐ کما صلیت علی ابراھیمؑ وآل ابراھیمؑ انک حمید مجید، وبارک علی محمدؐ وآل محمدؐ کما بارکت علی ابراھیمؑ وآل ابراھیمؑ انک حمید مجید۔(البرہان۔ج٦۔ص٣٠٧)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے مجھ پر تو صلواۃ بھیجی مگر میری آلؑ پر صلواۃ نہ بھیجی تو وہ جنت کی خشبو تک نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت تک ضرور آتی ہے۔(البرہان۔ج٦۔ص٣٠٩)

3. امیرالمؤمنینؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس آیت کا ظاہر اور باطن ہے پس ظاہر اللہ کا قول "ان پر صلواۃ بھیجو" ہے اور باطن اللہ کا قول "اور تسلیم کرو جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے" یعنی ان کے وصیؑ اور خلیفہ کو اور تم لوگوں پر اسؑ کی فضیلت کو اور جو اسؑ کے بارے میں نے تمہیں حکم دیا اسکو ایسا تسلیم کرو جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے اور یہ ان خبروں میں سے ہے جو میں تمہیں بتا چکا ہوں اور اس کی تاویل وہی سمجھ سکتا ہے جس کی حس لطیف ہو اور ذھن صاف ہو اور تمیز صحیح ہو۔(البرہان۔ج٦۔ص٣٠٩)

فوائد:۔

1. جو نبی اکرمؐ کے ساتھ آلؑ کو صلواۃ میں شامل نہ کرے وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکتا جو جنت سے پانچ سو سال کی مسافت کے فاصلہ پر بھی سونگھی جاسکتی ہے اور معراج پر اللہ نے حکم دیا کہ جب بھی کوئی لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کہے تو فوراً علیؑ ولی اللہ بھی کہے۔اب ایسے مقصر ملاں کا کیا حال ہوگا جو اقرار ولایت سے منع کرتا ہے۔

2. مولا علیؑ نے واضح کردیا کہ ولایت کو وہی تسلیم نہیں کرے گا جس کا دماغ موٹا ہو، ذھن نجاست سے بھرا ہوا ور اسے حلال وحرام کی تمیز تک نہ ہو، یہ خصوصیات منکر ولایت مقصرین کی ہیں حالانکہ جانور اس سے بہتر ہیں، جانور دور سے خطرہ محسوس کرلیتا ہے اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور جو اللہ نے اسکے لئے حرام قرار دیا ہے اس سے دور رہتا ہے۔اس کے برعکس منکر ولایت کی حسوں میں جذب کی صلاحیت ختم ہو چکی ہوتی ہے، ولایت علیؑ والی آیات واحادیث اس پر اثر نہیں کرتیں اور اس کا ذھن نام نہاد ماڈرن مسائل، اھل بیتؑ سے حسد اور دین کے بارے میں شک وشبہات سے بھرا ہوتا ہے، اور اسے حق وباطل حلال وحرام کی تمیز نہیں ہوتی۔انہوں نے حلال وحرام کو کھیل بنایا ہوتا ہے حالانکہ اللہ کی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی ہر چیز ازل سے لوح محفوظ پر لکھی جا چکی ہے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝٥٧ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٥٨

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا وآخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ایک رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مومنین اور مومنات کو اذیت دیتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ کچھ (قصور) کریں تو یقیناً انہوں نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے۔ (الاحزاب 57۔58)

1. یہ آیات ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئیں جنھوں نے امیرالمؤمنینؑ کا حق غصب کیا اور فاطمہ زہراؑ کا حق چھین لیا اور انہیں اذیت دی اور یقیناً رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے فاطمہؑ کو میرے بعد اذیت دی تو اس نے میرے سامنے اذیت دی۔اور جس نے اسے اذیت دی تو یقیناً اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے یقیناً اللہ کو اذیت دی۔(الصافی۔ج٣۔ص١٥٤)

2. ایک غزوہ کے بعد بریدہ اسلمی نے رسول اللہؐ کے پاس آ کر امیرالمؤمنینؑ کی شکایت کرنا چاہی تو بار بار رسول اللہؐ اس سے منہ موڑ لیتے، پھر اتنے غضبناک ہوئے کہ نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد ہوئے اور رنگ بدل گیا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا شہ رگ ابھر آئی اور اعضاء مبارک غصے سے کانپنے لگے اور فرمایا: اے بریدہ تجھے کیا ہو گیا ہے آج رسول اللہؐ کو اذیت دیتا ہے کیا تو نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور انکے لیئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار ہے اور جو لوگ مومنین اور مومنات کو بغیر کچھ کئے اذیت دیتے ہیں یقیناً وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں''۔ بریدہ کہنے لگا: یارسول اللہؐ مجھے نہیں معلوم مگر میں نے آپؐ کو اذیت دینے کا ارادہ تو نہیں کیا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اے بریدہ کیا تو ظن کرتا ہے کہ تو اگر میری ذات کو اذیت دینے کا ارادہ نہ کرے تو تو نے مجھے اذیت نہیں دی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور یقیناً جس نے علیؑ کو اذیت دی تو یقیناً اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی تو یقیناً اس نے اللہ کو اذیت دی تو جس نے اللہ کو اذیت دی تو اللہ کا یہ حق ہے کہ اسے نار جہنم میں دردناک عذاب سے اذیت دے۔

(اقتباس حدیث۔ امام عسکریؑ) (البرہان۔ ج۶۔ ص۳۱۲)

فوائد:۔

1. امیرالمؤمنینؑ اور سیدۃ النساء العالمینؑ کے حق کو کوئی ہاتھوں سے چھیننے یا زبان سے چھیننے یا اس پر خاموش اور راضی رہے اس کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار ہے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ میں مومن کی نماز ہوں۔ اور مقصر ملاں کہتا ہے کہ علیؑ کو نماز سے نکالو۔ سیدہ فاطمہ زہراؑ اپنا حق مانگتی ہیں اور مقصر ملاں بکواس کرتا ہے کہ سیدہؑ کا حق نہیں تھا۔ ایسے نجس لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے جو اطاعت معصومینؑ کی بجائے ظنِ اجتہادی سے معصومینؑ کے حقوق کی حدیں مقرر کرتے ہیں، جیسے بریدہ اسلمی نے اپنے ظنِ اجتہادی سے اندازہ لگایا کہ شاید مولا علیؑ مال غنیمت سے کچھ زیادہ نہ لے لیں۔ اس پر رسول اللہؐ کا انتہائی غضبناک ہونا ظن پر عمل کرنے والے لوگوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ ظن سے باز آ جائیں اور یقین کے ساتھ اطاعت کرتے ہوئے ولایت علیؑ کے صراطِ مستقیم پر قائم ہو جائیں۔

❖......❖......❖

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صحیح قول بولو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناھوں کو معاف کر دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے اطاعت کرے گا تو یقیناً اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ (الاحزاب۔70۔71)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جس نے علیؑ اور انؑ کے بعد آئمہؑ کی ولایت کے بارے میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔ جان لو کہ اللہ تم سے کوئی چیز قبول نہیں کرتا جب تک تم قول سدید (صحیح عدل والا قول) نہ بولو۔ (البرہان۔ ج۶۔ ص۳۱۷)

فوائد:۔

1. بڑی واضح آیت ہے کہ قول سدید اللہ کا وہ پسندیدہ کلمہ طیبہ، قول ثابت، کلمہ لازم ہے جس کے اقرار سے اللہ گناھوں کو مٹانے کی ضمانت دیتا ہے۔ وہ قول " لاالـٰـہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ ولی اللہ " ہے۔ شیطان کا وکیل خاص مقصر ملاں لوگوں کو اس سے پھسلا کر اپنے ساتھ دوزخ لے جانا چاہتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ پہلے تو " علیؑ ولی اللہ " کلمے کا جزو نہیں اور دوسرے یہ کہ اس کے ذکر سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں اور تیسرے یہ کہ منافقوں کی طرح صرف لوگوں کے سامنے کہو کہ ہم بھی اس کے قائل ہیں مگر اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے انکار کر دو۔

❖......❖......❖

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَهَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا ﴿ۙ۷۲﴾ لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَالۡمُشۡرِکٰتِ وَیَتُوۡبَ اللّٰهُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۳﴾

بیشک ہم نے امانت کوآسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا یقیناً وہ ظالم اور جاہل ہے۔تاکہ اللہ منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول کرے اور اللہ غفور ورحیم ہے۔(الاحزاب۔72۔73)

1. امیرالمؤمنینؑ نے اللہ عزوجل کے قول "بیشک ہم نے امانت کوآسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا" کے بارے میں فرمایا: اللہ نے میری امانت (ولایت) کو سات آسمانوں کے سامنے پیش کیا ثواب اور عقاب (کی شرط) کے ساتھ۔تو آسمانوں نے عرض کی: اے ہمارے رب ہم اس کو ثواب اور عقاب کے ساتھ نہیں اٹھا سکتے لیکن ہم ثواب وعقاب کے بغیر اسے قبول کرتے ہیں۔اور اللہ نے میری امانت وولایت کو طیور کے سامنے پیش کیا تو سب سے پہلے باز اور چنڈول اس پر ایمان لائے اور سب سے پہلے پرندوں میں سے الو اور عنقا نے انکار کیا تو اس نے پرندوں میں سے ان دونوں پر لعنت کی۔تو الو دن کو باہر آنے کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ پرندے اس سے بغض رکھتے ہیں اور عنقا سمندروں میں غائب ہو گیا کہ نظر ہی نہیں آتا۔اور اللہ نے میری امانت کو زمین کے سامنے پیش کیا تو زمین کا ہر وہ حصہ جو میری امانت وولایت پر ایمان لایا اسے اللہ نے برکت والا پاک وپاکیزہ بنا دیا اور اس کے نباتات اور پھلوں کو میٹھا شیریں بنا دیا اور اس کے پانی کو صاف میٹھا بنا دیا اور ہر وہ حصہ جس نے میرے امامت کی مخالفت کی اور میری ولایت کا انکار کیا اسے شور زدہ بنا دیا اور اس کی نباتات کو تلخ اور بدمزہ بنا دیا اور اس کی پھلوں کو کٹیلی (کانٹوں والا) اور اندرائن (کڑوا) بنا دیا اور اس کے پانی کو نمکین اور کڑوا بنا دیا۔"اور انسان نے اسے اٹھالیا"، یعنی محمدؐ کی امت نے ولایت امیرالمؤمنینؑ کو اور ان کی امامت کو ثواب وعقاب کے ساتھ قبول کیا" بیشک وہ ظالم ہے "اپنے ہی نفس کے لئے" جاھل ہے "اپنے رب کے حکم کے متعلق، یعنی وہ شخص جو اس (امانت) کا حق ادا نہیں کرتا وہ ظالم اور ستمگر ہے۔امیرالمؤمنینؑ نے مزید فرمایا: مجھ سے محبت نہیں کرتا سوائے مؤمن کے اور مجھ سے بغض نہیں رکھتا سوائے منافق کے اور ولدالحرام کے۔(البرہان۔ج٦۔ص٣٢١)

فوائد:۔

1. انسان نے عالم ذر میں ولایت علیؑ کو ثواب وعقاب کی شرط کے ساتھ قبول کیا یعنی اگر اس پر قائم رہا تو ثواب کا حقدار اور اگر ولایت کی مخالفت کی تو عذاب کا حقدار۔ولایت علیؑ کی وجہ سے لوگ منافق، مشرک اور کافر ہو گئے اور عذاب الٰہی کے حقدار ٹھہرے۔یعنی منافق جو لوگوں کے سامنے تو کہے کہ علیؑ ولی اللہ ہے مگر اللہ کی حضور کھڑے ہو کر انکار کر دے اور مشرک یعنی جو ولایت علیؑ کے مدمقابل ولایت ملاں نصب کر دے، اور کافر یعنی جو ولایت علی جیسی عظیم نعمت کا کفرانِ نعمت کرے۔ولایت علیؑ سے بغض رکھنے والے شرکتِ شیطان کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورة سباء

۱۹ وَلَقَدۡ صَدَّقَ عَلَيۡهِمۡ اِبۡلِيۡسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝

اور یقیناً ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا ظن سچ کر دکھایا پس انہوں نے اس کا اتباع کیا سوائے مومنین کے گروہ کے۔(سباء۔20)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جب رسول اللہؐ نے غدیر کے دن مولا علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا تو ابلیس نے اپنی فوجوں کو ایک چیخ ماری تو خشکی اور پانی میں کوئی ایک باقی نہ بچا کہ سب آ گئے اور کہنے لگے: اے ہمارے سردار و سرپرست تم پر کیا مصیبت آ پڑی کیونکہ ہم نے تمہاری اس سے زیادہ تیز چیخ تو کبھی نہ سنی؟ ابلیس نے شیطانوں سے کہا: اس نبیؐ نے ایسا کام کر دیا ہے کہ اگر پورا ہو گیا تو تا ابد کوئی بھی اللہ کی معصیت نہیں کرے گا۔ سب شیطانوں نے کہا: اے ہمارے سردار تو نے تو آدمؑ کیلئے بھی کام کیا تھا۔ پھر جب منافقوں نے کہا: یہ (رسولؐ) تو اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ ان میں سے ایک (منافق) دوسرے سے کہنے لگا: کیا تو نے دیکھا کہ اس کی آنکھیں اس کے سر میں ایسے گھوم رہی ہیں جیسے مجنون ہو۔ انکا مطلب رسول اللہؐ تھا (نعوذ باللہ)۔ اس وقت پھر ابلیس نے خوشی سے چیخ ماری تو اس کے دوست پھر جمع ہو گئے تو کہنے لگا: تم جانتے ہو کہ اس سے پہلے میں نے آدمؑ کے لئے کام کیا۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر کہنے لگا: آدمؑ نے صرف عہد توڑا مگر رب کا کفر و انکار نہ کیا۔ اور یہ لوگ (منافقین) عہد بھی توڑیں گے اور رسولؐ کا کفر و انکار بھی کریں گے۔ جب رسول اللہؐ نے پردہ فرمایا تو لوگوں نے علیؑ کے علاوہ کسی اور کو ولی بنا لیا تو ابلیس نے تاج بادشاہی پہنا اور منبر رکھوایا اور اس پر بیٹھ گیا اور اپنے سوار اور پیادے (شیطان) جمع کر لیئے پھر ان سے کہا: خوشی سے ناچو کہ امامؑ کے قیام تک اب اللہ کی اطاعت نہیں ہوگی۔ پھر امام محمد باقرؑ نے تلاوت فرمائی ''اور یقیناً ابلیس نے ان کے متعلق اپنا ظن سچ کر دکھایا پس انہوں نے اسی کا اتباع کیا سوائے مومنین کے گروہ کے'' پھر فرمایا: جب رسول اللہؐ نے پردہ فرمایا اس آیت کی تاویل ہوئی۔ اور ابلیس کا ظن یعنی جب انہوں نے رسول اللہؐ کے متعلق کہا کہ وہ اپنی خواہش سے بولتے ہیں اسوقت ابلیس نے ظن کیا اور اسکا ظن سچ ہوا۔ (البرہان۔ج ۶۔ص ۳۳۷)

فوائد:۔

1. اس بارے میں کافی احادیث ہیں کہ اعلان ولایت علیؑ پر غدیر خم میں شیطانوں نے اپنے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس شخص (رسول اللہؐ) نے آج ایسا عہد (ولایت علیؑ) باندھ دیا ہے کہ کوئی قیامت تک نہ کھول سکے گا۔ تو ابلیس نے کہا جو لوگ اس کے اردگرد ہیں ان میں سے کچھ نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے اور ہرگز وعدہ خلافی نہ کریں گے۔
2. شیطانوں کو یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اگر سب ولایت علیؑ پر قائم ہو جاتے تو قیامت تک اللہ کی نافرمانی ختم ہو جاتی۔ اس لیئے جو مقصر ملاں ولایت علیؑ کے ذکر سے روکتا ہے وہ عالم دین نہیں بلکہ ابلیس کا لشکری ہے۔ اسی لیئے وہ ظن پر عمل بھی کرتا ہے۔
3. ظن، رائے، قیاس وغیرہ کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ دین یقین کا نام ہے اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی، انسان کا کام قرآن وسنت کا اتباع کرنا ہے نہ کہ دین میں دخل اندازی۔

❖......❖......❖

۲۲ وَلَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ

قَالُوا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝

اور اللہ کے ہاں کوئی شفاعت نفع نہیں دے سکتی سوائے اس شخص کے جس کے لیئے اللہ نے اجازت دے دی ہو۔حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں کی گھبراہٹ دور ہو گی تو وہ کہیں گے کیا کہا تمہارے رب نے؟ وہ کہیں گے حق فرمایا اور وہ علی الکبیر ہے۔(سباء-23)

1. قیامت کے دن اللہ کے انبیاء اور رسولوں میں سے کوئی بھی شفاعت نہیں کرے گا جب تک اللہ ان کو اجازت نہیں دے گا سوائے رسول اللہؐ کے کیونکہ اللہ نے ان کو قیامت کے دن سے پہلے ہی شفاعت کی اجازت دے دی ہوئی ہے اور شفاعت انکے لیئے اور انکی ذریت کے آئمہؑ کے لیئے ہے اور پھر اس کے بعد انبیاءؑ کے لیئے ہے۔

(حدیث معصومؑ۔تفسیر قمی۔ص۵۵۲)(البرہان۔ج٦۔ص۳۴۰)

2. امام محمد باقرؑ کا فرمان ہے کہ اولین اور آخرین میں سے کوئی ایک شخص ایسا نہیں کہ جو قیامت کے دن محمد رسولؐ کی شفاعت کا محتاج نہ ہو۔(اقتباس حدیث)(البرہان۔ج٦۔ص۳۳۹)

فوائد:۔

1. مقصر ملاں ابلیس کی طرح اللہ کا حکم سنے بغیر اسکی خالص عبادت پر زور دیتا ہے اور وسیلہ معصومینؑ کے بغیر اللہ سے رابطہ جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔مقصرین اپنی چند دن کی عبادات اور وہ بھی ذکر ولایت علیؑ کے بغیر کے بل بوتے پر جنت میں جانا چاہتے ہیں۔معصومینؑ کی شفاعت کے بغیر اور ولایت علیؑ کے جواز (پاسپورٹ) کے بغیر صراط سے گذر کر جنت داخل ہونا ناممکن ہے اول سے آخر زمانے کے تمام انسانوں کیلئے۔

2. مقصرین یہ پسند تو ہرگز نہیں کریں گے کہ ان کے نامہ اعمال کے باہر جلی حروف میں "حب علیؑ" لکھا ہو یا پل پر سے گذرنے کے پاسپورٹ پر ولایت علیؑ کی مہر لگی ہو تو ان کے لیئے صرف ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ اپنے راہنماؤں سے درخواست کریں جو پوری زندگی دنیا میں ولایت علیؑ اور عزاداری کے خلاف جدوجہد کرتے رہے کہ دوزخ میں سے ایک خفیہ سرنگ نکالیں اور پیرو کار انکے پیچھے پیچھے اس میں سے گذر کر اپنے مقام پر پہنچ جائیں۔

❖......❖......❖

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور (اے حبیبؐ) ہم نے آپؐ کو تمام انسانوں کے لیئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(سباء-28)

1. امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا: کیا امامؑ جو کچھ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے دیکھتا ہے؟ فرمایا: جو کچھ زمین کے اطراف کے درمیان ہے اس پر وہ حجت کیسے ہو سکتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ ہی نہ سکتا ہو اور نہ ان کے درمیان فیصلہ جاری کر سکتا ہو؟ اور وہ ان لوگوں پر حجت کیسے ہو سکتا ہے جو نظروں سے غائب ہوں اور وہ ان پر اختیار نہ رکھتا ہو اور نہ ان کی اس تک رسائی ہو؟ اور وہ اللہ کی طرف سے پیغام پہنچانے والا کیسے ہو سکتا ہے اور مخلوق پر شاھد کیسے ہو سکتا ہے اگر وہ ان کو دیکھ ہی نہیں سکتا؟ اور وہ ان پر حجت کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ان سے پردے میں چھپا ہو، اور اس کے اور لوگوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہو کہ وہ اپنے رب کے حکم سے ان کے درمیان قیام نہ کر سکے اور اللہ فرماتا ہے "اور ہم نے تمہیں تمام انسانوں کیلئے بھیجا بشیر اور نذیر بنا کر" یعنی جو تمام زمین پر ہیں اور حجتؑ نبیؐ کے بعد نبیؐ کے مقام پر قائم ہوتی ہے۔اور یہی دلیل ہے جس کے بارے میں امت اختلاف کرتی ہے اور لوگوں کے حقوق چھین لیتے ہیں۔

(البرہان ۔ ج ٦ ۔ ص ۳۴۱)

2. بیشک اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو حکم دیا تو اس نے ساری دنیا کو اپنے بازو کے ایک پر سے جمع کر کے رسول اللہؐ کے سامنے پیش کر دی اور وہ آپؐ کے سامنے ایسی ہی تھی جیسے ہاتھ کی ہتھیلی اور وہ اھل مشرق و مغرب کو دیکھ رہے تھے اور وہ ہر قوم سے ان کی زبان میں مخاطب ہوئے اور خود انکو اللہ تعالیٰ کی طرف اور اپنی نبوت کی طرف دعوت دی پس کوئی گاؤں یا شہر باقی نہ رہا مگر نبی اکرمؐ نے خود ان کو دعوت دی۔ (الصافی ۔ ج ۳ ۔ ص ۱۶۸)

فوائد:۔

1. عالم ذر میں بھی رسول اللہؐ تمام مخلوق کو دین الٰہی کی دعوت دے چکے ہیں اور اس دنیا میں نازل ہو کر بھی تمام مخلوقات کو دعوتِ حق دی۔ اسی طرح جب حضرت ابراھیمؑ نے حج کی دعوت دی تو تمام مخلوق تک آواز پہنچ گئی ان تک بھی جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تو جنہوں نے لبیک کہا انہی کو حج نصیب ہوتا ہے۔

2. امامؑ نے جامع اور خوبصورت انداز میں مقصرین کی رد کی ہے اور واضح کر دیا کہ حجت الٰہی اولوالامر امامؑ حاضر و ناظر ہوتا ہے، تمام کائنات اس کے سامنے اور اس کے قبضہ قدرت میں ہوتی ہے، کوئی چیز امامؑ سے غائب نہیں ہوتی۔ امامؑ اللہ کا صاحب اختیار وسیلہ ہے، مخلوق کی امامؑ تک رسائی ہے یعنی وہ امامؑ سے مدد مانگیں۔ امامؑ ہر چیز کو اور ہر عمل دیکھ رہا ہے اور ہمارے قریب ہے۔ امام قائمؑ ہر جگہ موجود ہیں پردے میں نہیں ہیں صرف ہمیں نظر نہیں آتے۔ یہ ہماری آزمائش ہے کہ انسان شیطان پر بغیر دیکھے تو یقین رکھتا ہے، کیا وہ مظہر الٰہیؑ پر بھی یقین رکھتا ہے یا نہیں؟

❖......❖......❖

۴۵ قُلۡ اِنَّمَآ اَعِظُكُمۡ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ مَثۡنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوۡا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ لَّكُمۡ بَيۡنَ يَدَىۡ عَذَابٍ شَدِيۡدٍ ۝۴۶ قُلۡ مَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَهُوَ لَكُمۡ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ۝۴۷

(اے حبیبؐ) کہہ دو کہ میں تمہیں صرف اور صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ کیلئے تم دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو پھر سوچو تمہارے مالکؐ میں جنوں کی کونسی بات ہے؟ وہ تو صرف تمہیں شدید عذاب سے ڈرانے کے لیئے تمہارے درمیان ہے۔ کہہ دو میں نے تم سے جو اجر مانگا ہے وہ تمہارے لیئے ہی ہے۔ میرا اجر تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ (سباء-46-47)

1. امام محمد باقرؑ سے اللہ تعالیٰ کے قول ''میں تمہیں صرف اور صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں'' کے بارے میں فرمایا کہ میں تمہیں صرف اور صرف ولایت علیؑ کی نصیحت کرتا ہوں اور یہی وہ ایک بات ہے جس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔ (البرہان ۔ ج ٦ ۔ ص ۳۴۵)

2. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''کہہ دو میں جو اجر تم سے مانگتا ہوں وہ تمہارے لیئے ہی ہے'' کے بارے میں فرمایا: یہ جو اجر مودت ہے میں تم سے کسی اور کیلئے نہیں مانگتا یہ تمہارے لیے ہی ہے تم اس سے ھدایت پا جاؤ گے اور قیامت کے دن عذاب سے نجات پا جاؤ گے۔ (البرہان ۔ ج ٦ ۔ ص ۳۴٦)

فوائد:۔

1. اللہ رحمان کا اور اس کے رسولِ رحمتؐ کا ایک ہی سوال ہے، ایک ہی نصیحت ہے کہ ولایت علیؑ اور مودت اھل بیتؑ۔ مقصر ملاں کہتا ہے چھوڑ و اس نامکمل قرآن کو اور نا قابل اعتبار احادیث کو (نعوباللہ) اس کی بجائے میری ولایت (ولایت ملاں) پر ڈٹ جاؤ اور میری محبت میں ایسے اندھے ہو جاؤ کہ میرا ہر فتویٰ اللہ کا حکم سمجھ کر اس پر عمل کرنے لگ جاؤ۔

۲۔ منافقین مقصرین رسول اللہؐ کو کہتے تھے کہ (نعوذ باللہ) ان کو جنون ہو گیا ہے ہر وقت علیؑ کی ولایت، علیؑ کی محبت، علیؑ کے فضائل۔ درحقیقت اللہ تو مخلوق کی فلاح اور نجات چاھتا ہے مگر اس دور کے مقصرین بھی یہی کہتے ہیں کہ دیکھو یہ شیعہ علیؑ کی محبت کے جنون میں پاگل ہو گئے ہیں کیا دین میں ولایت علیؑ کے علاوہ اور کچھ نہیں؟

جس کو فلاح و نجات نہیں چاہیے وہ اپنے عقیدہ و عمل سے ولایت علیؑ کو نکال دے۔

❖......❖......❖

سورۃ فاطر

مَنْ كَانَ يُرِيْدُالْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝

جو کوئی عزت چاھتا ہے (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) عزت ساری کی ساری اللہ کے لیئے ہے۔ اسی کی طرف طیب کلمات بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح اسکو اوپر اٹھاتا ہے اور جو لوگ بری چال بازیاں کرتے ہیں ان کے لیئے شدید عذاب ہے اور ان کا مکر خود ہی غارت ہونے والا ہے۔ (فاطر-10)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''طیب کلمے اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح اس کو اوپر اٹھاتے ہیں'' کے بارے میں فرمایا (اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ہم اھل بیتؑ کی ولایت ہے۔ جو ہم سے محبت نہیں کرتا اللہ اس کے عمل اوپر نہیں جانے دیتا۔ (البرہان۔ ج۶۔ص۳۵۶)

2. امام علی رضاؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: کلم الطیب مومن کا یہ قول ہے'' لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ ولی اللہ و خلیفۃ حقاً و خلفاؤہ خلفاء اللہ ''اور عمل صالح اس کو بلند کرتا ہے اور یہ اس کی دلیل ہے۔ اور عمل کا مطلب وہ اعتقاد ہے جو دل میں کہ یہ کلام جو زبان سے کہا ہے صحیح ہے۔ (البرہان۔ج۶۔ص۳۵۶)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہر قول کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے جو اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتا ہے جب فرزند آدم کچھ کہتا ہے اور اپنے اس قول کی

تصدیق اپنے عمل سے کرتا ہے تو اس کا قول اس کے عمل کی وجہ سے اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر اس نے کچھ کہا اور اپنے قول کی اپنے عمل سے مخالفت کی تو اللہ اس کا قول اسکے خبیث عمل پر رد کر دیتا ہے (دے مارتا ہے) اور وہ ان کی وجہ سے (خود) جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (تفسیر قمی۔ص ۵۵۸)

فوائد:۔

1. معصومینؑ کے اقوال میں واضح ہے کہ کلمہ طیبہ وہ ہے جس میں توحید الٰہی، محمد مصطفیٰؐ کی رسالت اور آئمہؑ طاہرین کی ولایت کا ذکر ہو۔ یہ کہیں ذکر نہیں ملتا کہ ذکر ولایت کلمہ کا جزو نہیں ہے، یہ تو صرف مجوسی مقصر ملاں کی سازش ہے۔

2. جو اس کلمے کی دل سے تصدیق کرے پھر عمل سے اس کی تصدیق کرے یعنی عمل میں بھی توحید، رسالت اور ولایت کا ذکر کرے پھر وہ عمل اللہ قبول کرتا ہے، ورنہ عمل کرنے والا اپنے قول و فعل سمیت دوزخ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جس عمل میں ذکر علیؑ نہ ہو وہ عمل خبیث ہوتا ہے۔ جس کے قول و فعل میں تضاد ہو وہ منافق منکر ولایت مقصر ہوتا ہے۔

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: کلمہ طیبہ مومن کا قول " لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ ولی اللہ و خلیفۃ رسول اللہؐ " ہے اور عمل صالح یہ ہے کہ دل سے اعتقاد ہو کہ یہ (کلمہ) حق ہے اللہ کی طرف سے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ (کلمہ) رب العالمین کی طرف سے ہے۔

4. اس فرمان معصومؑ کے بعد اگر کوئی مقصر کہے کہ "علیؑ ولی اللہ" کا جزو کلمہ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں تو جان لو کہ اس مقصر کے حرام زادہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔

❖......❖......❖

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ جَعَلَکُمۡ اَزۡوَاجًا ؕ وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِہٖ ؕ وَمَا یُعَمَّرُ مِنۡ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِہٖۤ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ۝

اور اللہ نے تمہیں تراب سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تمہارے جوڑے بنا دیے اور کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم میں ہوتا ہے اور کسی عمر پانے والے کو عمر نہیں دی جاتی اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر یہ کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔ (فاطر-11)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو قریب آ کر روضہ حسینؑ کی زیارت نہ کرے اللہ اس کی عمر کم کر دیتا ہے پھر کوئی کہے کہ وہ اپنی اجل سے تیس سال پہلے مر گیا تو وہ سچا ہے اور یہ اس لیئے کہ اس نے آپؑ کی زیارت ترک کی۔ پس اس کی زیارت نہ چھوڑو اللہ تمہاری ترقی میں مدد کرے گا اور تمہارے رزق میں اضافہ کرے گا اور اگر تم اس کی زیارت ترک کرتے ہو تو اللہ تمہاری ترقی اور رزق میں کمی کرے گا پس اس کی زیارت میں سبقت کرو اور اس کو نہ چھوڑو کیونکہ حسینؑ ابن علیؑ اس کا تمہارے لیئے اللہ کے حضور اور اس کے رسولؐ کے حضور اور علیؑ و فاطمہؑ کے حضور خود گواہ ہوگا۔

(البرہان۔ج ۶۔ص ۳۵۹)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم کوئی چیز نہیں جانتے جو عمر میں اضافہ کرتی ہو سوائے صلہ رحمی کے۔ اگر کسی شخص کی قسمت میں تین سال باقی ہوں اور وہ صلہ رحمی کرے تو اللہ اس کی عمر میں تیس سال کا اضافہ کر دیتا ہے تو اس کو تینتیس سال بنا دیتا ہے۔ اور اگر تینتیس سال زندگی ہو اور وہ قطع رحمی کرے تو اللہ تیس سال کم کر دیتا ہے اور اس کی زندگی تین سال بنا دیتا ہے۔ (البرہان۔ج ۶۔ص ۳۵۹)

فوائد:۔

1. صلہ رحمی سے مراد ولایتِ معصومینؑ سے منسلک ہونا ہے اور مودتِ معصومینؑ ہے۔ اسکے بعد صلہ رحمی کا عام اجرا ہے یعنی مومنین عزیز و اقارب سے حسن سلوک [illegible]

ولایت ہے جس میں ترقی کے درجات زیاراتِ مقدسہ سے ملتے ہیں۔ شعائر اللہ کی تعظیم سے تقویٰ بڑھتا ہے۔

2. زیارت امام حسینؑ سے عطا ہونے والی برکات احاطہ تحریر میں نہیں لائی جا سکتیں۔ حسینؑ وہ رحمان اور کریم ہے جو لوح محفوظ کو بدل کر عطا کر سکتا ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں جو کعبہ کا طواف کرنے کے بعد رسول اللہؐ کی زیارت کرتے ہیں پھر امیر المؤمنینؑ کی زیارت کرتے ہیں پھر امام حسینؑ کے پاس قیام کرتے ہیں اور سحر کے وقت آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں پھر ان کی تا ابد باری نہیں آتی۔

معصوم فرشتے اللہ کے قریب رہتے ہوئے حسینؑ کی زیارت کے منتظر رہتے ہیں اور دشمن الٰہی مقصر ملاں فتویٰ دیتا ہے کہ زور زور سے ماتم حسینؑ نہیں کرنا چاہیے احمقوں کی طرح اور خون کا پرسہ حرام ہے کیونکہ زور کا ماتم اور خون بہانا اپنے جسم کو نقصان دینا ہے۔ ماتم گریہ وزاری اور خون کا پرسہ سنت انبیاءؑ اور سنت معصومینؑ ہے، اس سے منع کرنے والے یزید لعنت اللہ کے لشکری ہیں۔

❖......❖......❖

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ط وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ۝۲۴

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں مگر اس میں ایک نذیر ہوتا ہے۔(فاطر-24)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ محمد مصطفیؐ نے دنیا سے پردہ نہیں فرمایا جب تک ان کیلئے نذیر مقرر نہ ہو گیا۔ اگر کوئی کہے ایسا نہیں ہوا تو گویا رسول اللہؐ نے اپنی امت میں سے ان کو ضائع کر دیا جو ابھی مردوں کے صلب میں تھے۔ پوچھا گیا: کیا ان کیلئے قرآن کافی نہیں؟ فرمایا: ہاں مگر اس کے مفسر کو تلاش کر لیں۔ پوچھا گیا: کیا رسول اللہؐ نے اس کی تفسیر نہیں کی؟ فرمایا: ہاں مگر ایک مرد کیلئے اس کی تفسیر کر دی اور امت کیلئے اس مرد کی شان کی تفسیر کر دی اور وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔(الصافی۔ج ۳۔۱۷۹)

فوائد:۔

1. نذیر نبیؐ یا نبیؐ کا وصیؑ ہوتا ہے اور ہر زمانے کیلئے ایک امامؑ موجود ہوتا ہے۔ اور قرآن کو کما حقہ سمجھنے کیلئے قرآن کے مترجم و مفسر استاد کی ضرورت ہے۔ اسی لیئے مقصر ملاں کی بصیرت و فلسفہ جواب دے گیا اور علم ختم ہو گیا اور کنوئیں کے مینڈک کی طرح ٹیں ٹیں کرنے لگا کہ قرآن میں صرف پانچ سو آیات شریعت سے متعلق ہیں۔ اگر قرآن کو لسان اللہ کی تعلیمات کی روشنی میں سمجھیں تو مسائل حل ہو جائیں۔ اسی لیئے رسول اللہؐ نے بار بار ہزارہا مواقع پر مولا علیؑ کی شان کی تفسیر کی کہ امت کا کام ولایت علیؑ سے متمسک ہونا ہے۔ یہ نہ ہو کہ خود ولی بھی بنا لو اور کتاب بھی خود سمجھنا شروع کر دو۔

❖......❖......❖

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ج لَا یُقْضٰی عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ط کَذٰلِکَ نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ ۝۳۶ وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ج رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ کُنَّا نَعْمَلُ ط اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَّا یَتَذَکَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَآءَکُمُ النَّذِیْرُ ط فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ۝۳۷

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے جہنم کی آگ ہے نہ انکا خاتمہ کیا جائے گا کہ وہ مرجائیں اور نہ انکے لیئے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اسی

طرح ہم ہر کفر کرنے والے کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور وہ اس میں چیخ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں نکال لے ہم عمل صالح کریں گے ان اعمال کے خلاف جو پہلے ہم کرتے رہے تھے (جواب ملے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی نصیحت لینا چاہتا تو لے سکتا تھا اور تمہارے پاس نذیر بھی آچکا تھا پس چکھو (عذاب) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (فاطر-36-37)

1. مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ تیرے محبوں اور ان کے درمیان معاملہ ہے جو دنیا سے اپنا آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہے حتی کہ ان کو موت آگئی۔ پھر فرمایا ''اے ہمارے رب ہمیں نکال لے ہم صالح عمل کریں گے ان اعمال کے خلاف جو ہم کرتے تھے'' یعنی جب تمہارے دشمن آگ میں داخل ہوں گے تو کہیں گے ''اے ہمارے رب ہمیں نکال لے ہم صالح عمل کریں گے'' ولایت علیؑ میں ''ان اعمال کے خلاف جو ہم کرتے تھے'' اسؑ کی عداوت میں۔ تو ان کو جواب میں کہا جائے گا ''کیا ہم نے تمہیں عمر نہیں دی تھی جس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو نصیحت لے سکتا تھا اور تمہارے پاس نذیر بھی آچکا تھا'' یعنی نبی اکرمؐ ''پس چکھو عذاب'' اور آل محمدؐ پر ''ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں'' جو ان کی مدد کرے اور اس سے ان کو نجات دلائے اور عذاب کو ان سے چھپالے۔

(البرہان۔ ج ٦۔ ص ٣٧٣)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ سے منہ موڑ کر جو مقصر ملاؤں کے رنگ رنگیلے فتووں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کررہے ہیں اگر ہوش میں آجائیں تو اپنا ہی فائدہ ہے۔ اعمال صالح وہ اعمال ہیں جن کی بنیاد ولایت علیؑ ہو اور خبیث عمل وہ ہے جو منکر ولایت کے کہنے پر کیا جائے اور اس میں ولایت علیؑ کا اقرار نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول محمد مصطفیؐ نے بار بار مولا علیؑ کے بارے میں کوتاہی اور تقصیر کرنے سے خبردار کیا ہے۔

❖......❖......❖

اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ط وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ط فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ج فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ج وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝

زمین میں تکبر کرنے لگے اور بری چالیں چلنے لگے اور بری چال (مکر) نہیں گھیرتی مگر اپنے چلنے والے کو ہی۔ تو کیا یہ اپنی پہلی قوموں کے طریقہ کا انتظار کر رہے ہیں؟ پس تم ہرگز اللہ کی سنت میں تبدیلی نہ پاؤ گے اور تم ہرگز اللہ کی سنت میں تغیر نہ پاؤ گے۔ (فاطر-43)

1. امیر المومنینؑ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تین خصلتوں کی نسبت لوگوں کی طرف دی گئی ہے: بغاوت (سرکشی) اور مکر (بری چالیں) اور عہد توڑنا۔ اللہ فرماتا ہے ''اے لوگو تمہاری بغاوت صرف اور صرف تمہاری جانوں پر ہی ہے'' (یونس۔ 23) اور فرماتا ہے ''پس جس نے عہد توڑا اس نے اپنی جان پر ہی توڑا'' (فتح۔10) اور فرماتا ہے ''اور برا مکر نہیں گھیرتا مگر اس کے کرنے والے کو'' اور یقیناً ہم پر بغاوت کی گئی اور ہماری بیعت توڑی گئی اور ہم سے مکر کیا گیا۔

(البرہان۔ ج ٦۔ ص ٣٧٥)

فوائد:۔

1. اللہ علیم وخبیر نے اپنے دین کو مخلوق کی ضروریات کے مطابق قیامت تک کیلئے مکمل کر دیا اور اللہ کے طریقہ وسنت، حلال وحرام اور اصول وضوابط میں کوئی تغیر وتبدل نہیں ہوتا

۔مگر مقصر ملاں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ پرانا زمانہ سادہ تھا اب جدید دور کی ضروریات مختلف ہیں اس لیئے مقصر ملاں کو اپنا ولی امام اور رہبر مان لو (یعنی ولایت علیؑ سے بغاوت) تا کہ ہم تمہاری دل کی خواہشات کے مطابق حلال و حرام میں کچھ تبدیلی کر دیں (یہ معصومینؑ کے احکام میں چالیں چلنا ہے) اور ہم تمہاری ذمہ داری لیتے ہیں اگر تم ہمارے فتاویٰ پر عمل کرو (یعنی ولایت علیؑ اور شفاعت کا عہد توڑ کر ولایت علیؑ کے مخالفین کے ساتھ ہو جاؤ)۔

2. یہ مقصرین کا مکر و فریب، تکبر و سرکشی اور عہد ولایت کو توڑ کر دین الٰہی میں دخل اندازی ان کو خود ہی لے ڈوبے گی یہ اللہ اور معصومینؑ کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

❖……❖……❖

سورۃ یٰسٓ

یٰسٓ ۝۱ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝۲ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝۵ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ
غٰفِلُوْنَ ۝۶ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۷ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ
اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۹ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَ
اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝۱۱ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۲

یٰسٓ۔قسم ہے قرآن حکیم کی بیشک آپؐ رسولوں میں سے ہیں صراط مستقیم پر۔(یہ قرآن) عزیز ورحیم کا نازل کردہ ہے۔تا کہ تم ایسی قوم کو خبردار کرو جن کے باپ دادا خبردار نہیں کیئے گئے تھے پس وہ غافل ہیں۔ان میں سے اکثر پر یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اس لیئے وہ سر اٹھائے کھڑے ہیں۔اور ہم نے ان کے سامنے ایک دیوار بنادی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے پس وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔اور ان کے لیئے برابر ہے کہ تم انہیں خبردار کرو یا تم انہیں خبردار نہ کرو وہ ایمان نہ لائیں گے۔تم صرف اور صرف اسے خبردار کرسکتے ہو جو ذکر کا اتباع کرے اور بغیر دیکھے رحمان سے ڈرے پس اسے مغفرت اور اجر کریم کی بشارت دے دو۔بیشک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو اعمال انہوں نے آگے بھیجے ہیں اور جو ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے ہیں۔اور ہر چیز کو ہم نے امام مبین میں احصا کردیا ہے۔(یٰسٓ-1-12)

1. امام جعفر صادقؑ نے ''یٰسٓ'' کے متعلق فرمایا کہ یہ نبی اکرمؐ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم ہے اور اس کا معنی ہے یا ایھا السامع الوحی۔اور قسم ہے قرآن حکیم کی بیشک آپؐ مرسلین میں سے ہیں صرط مستقیم پر۔
(البرہان۔ج٦۔ص٣٨٠)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا'' تا کہ تم ایسی قوم کو ڈراؤ جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے پس وہ غافل ہیں''یعنی تم ایسی قوم کو ڈراؤ جن میں آپؐ موجود ہیں جیسے ان کے باپ دادا کو ڈرایا گیا مگر وہ اللہ سے غافل ہیں اور اس کے رسولؐ سے اور اپنے عہد سے'' اور ان میں سے اکثر پر قول پورا ہوگیا'' جو امیر المؤمنینؑ اور انکے بعد آئمہ طاہرینؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے'' پس وہ ایمان نہیں لائیں گے'' امیر المؤمنینؑ اور انکے بعد اوصیاء کی امامت پر۔پس جب وہ ایمان نہیں لاتے تو اللہ انکی پکڑ کا ذکر کرتا ہے کہ'' ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیا ہے جو ان کی ٹھوڑیوں تک ہیں اس لیئے وہ سر اٹھائے کھڑے ہیں'' جہنم کی آگ میں۔'' اور ہم نے ان کے سامنے دیوار بنادی ہے اور ان کے پیچھے دیوار ہے اور ان کو ڈھانک دیا ہے پس وہ نہیں دیکھ سکتے''۔یہ عذاب ہے جب ولایت امیر المؤمنینؑ اور انکے بعد آئمہؑ کا اس دنیا میں انکار کرتے ہیں اور آخرت میں دوزخ کی آگ میں کھڑے ہونگے۔اے حبیب محمدؐ ان کیلئے برابر ہے کہ آپؐ انہیں ڈرائیں یا آپؐ انہیں نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے'' اللہ پر اور علیؑ اور انکے بعد آئمہؑ کی ولایت پر'' آپؐ تو صرف ان کو ڈرا سکتے ہیں جو ذکر کا اتباع کرتے ہیں'' یعنی امیر المؤمنینؑ کا'' اور رحمان سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں'' اے حبیب محمدؐ'' پس ان کو بشارت دے دو مغفرت اور اجر کریم کی''
(البرہان۔ج٦۔ص٣٨١)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت رسول اللہؐ پر نازل ہوئی'' اور ہر چیز ہم نے امام مبین میں احصا (جمع۔محصور) کردی ہے'' تو دو اشخاص مجلس سے اٹھے اور پوچھا: یارسول اللہؐ وہ تورات ہے؟ فرمایا: نہیں۔پوچھا: پھر وہ انجیل ہے؟ فرمایا: نہیں۔پوچھا: وہ قرآن ہے؟ فرمایا: نہیں۔پس امیر المؤمنینؑ تشریف لے آئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: وہ یہ ہے۔یہی وہ امام ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کا علم جمع کردیا ہے۔(البرہان۔ج٦۔ص٣٨٨)

4۔ امام جعفر صادقؑ نے ایک دن مفضل سے پوچھا: اے مفضل کیا تو محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کی معرفت کی حقیقت کو جانتا ہے؟ اس نے عرض کی: یاسیدی۔ان کی معرفت کی گہرائی کیا ہے؟ فرمایا: تم جان لو کہ وہ مخلوقات سے بہت بلند ہیں روضۂ خضرا کے پہلو میں، پس جس نے ان کی معرفت کی گہرائی کو (کچھ) جان لیا ہمارے ساتھ سنام اعلیٰ (اعلیٰ بلندیاں) میں ہوگا۔جان لو کہ وہ علم رکھتے ہیں جو کچھ اللہ عزوجل نے خلق کیا ہے جو پیدا کیا ہے اور جو عدم سے بنایا ہے اور وہ کلمۃ التقویٰ ہیں اور آسمانوں اور زمینوں کے خزانہ دار ہیں اور پہاڑوں صحراؤں اور سمندروں کے، اور جانتے ہیں کہ آسمان میں کتنے ستارے، فرشتے کتنے ہیں اور پہاڑوں کا وزن کتنا ہے اور سمندروں نہروں اور چشموں کے پانی کی مقدار کتنی ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اس کا علم رکھتے ہیں

اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر کتاب مبین میں ہے اور وہ ان کے علم میں ہے اور تم بھی جان لو۔ مفضل نے عرض کی: یا سیدی میں نے یہ جان لیا اور اس کا اقرار کیا اور اس پر ایمان لایا۔ امامؑ نے فرمایا: ہاں اے مفضل، ہاں اے مکرم، ہاں اے طیب، ہاں اے محبوب تو خوش قسمت اور تیرے لیئے جنت کی خوش خبری اور اس (معرفت) کے صدقے ہر مومن کیلئے۔

(البرہان۔ج ٦۔ص ٣٨٧)

5۔ امیر المؤمنینؑ کے ساتھ ابوذر ایک وادی سے گذرے اور چیونٹیاں سیلاب کی طرح بہہ رہی تھیں۔ ان کو دیکھ کر ابوذر حیران ہو کر کہنے لگے: اللہ اکبر۔ اعلیٰ ہے وہ ذات جو ان کی تعداد جانتی ہے۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ایسا نہ کہو بلکہ یہ کہو اے ابوذر کہ اعلیٰ ہے وہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اس کی قسم جس نے ان کو بنایا ہے میں ان کی تعداد کو جانتا ہوں اور اللہ عزوجل کے اذن سے نر اور مادہ کو بھی اچھی طرح جانتا ہوں۔ (البرہان۔ج ٦۔ص ٣٨٧)

فوائد:۔

1. جو ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتے اور معصومینؑ کی اطاعت کی بجائے غیر معصوم مقصرین کا قلادہ اپنی گردنوں میں ڈال لیتے ہیں اللہ ان کی گردنوں میں طوق ڈالے گا۔ ان کے آگے پیچھے اللہ نے دیواریں بنا کر اوپر سے ڈھک دیا ہے تا کہ بصیرت و بصارت سے محروم ہو کر مکمل ڈھکو بن جائیں۔ کیونکہ یہ ذکر (علیؑ) کے اتباع اور ذکر کے اقرار سے روکتے ہیں اور امامؑ کے علم میں شک کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ الصافات

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۙ ٢٤

اور ٹھہراؤ انہیں کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے۔ (الصافات۔24)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو صراط پر بیٹھنے کا حکم دے گا کہ کسی کو گذرنے کی اجازت نہ دیں مگر جس کے پاس علیؑ بن ابی طالبؑ کا نجات نامہ ہو اور جس کے پاس امیر المومنینؑ کا نجات نامہ نہ ہوگا اسے اوندھا ناک کے بل آگ میں پھینک دیا جائے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے "ان کو روکو ان سے کچھ پوچھنا ہے" ابوسعید خدری نے پوچھا: یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ وہ نجات نامہ کیا ہے جو علیؑ عطا فرمائیں گے؟ فرمایا: اس پر لکھا ہوگا "لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہؐ و امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ وصی رسول اللہؐ"

(البرہان۔ج ٦۔ص ٤١٢)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور علیؑ صراط پر کھڑے ہونگے اور ہم دونوں کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ پس اللہ کی مخلوق سے کوئی ایک نہیں گزر سکے گا مگر ہم اس سے ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کریں گے، پس جس کے پاس ولایت میں سے کچھ ہوگا نجات پا جائے گا ورنہ ہم اس کی گردن پر ضرب ماریں گے اور اس کو آگ میں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ کا قول تلاوت فرمایا "انہیں روک لو ان سے سوال کیا جائے گا تمہیں کیا ہو گیا

ہے کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج بڑے تابعدار بنے ہوئے ہیں" (البرہان ۔ ج ٦ ۔ ص ۴۱۴)

3. فرمان معصومینؑ ہے" ان کو روک لو ان سے پوچھا جانا ہے " ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں اور اھل بیتؑ کی محبت کے بارے میں ۔ (البرہان ۔ ج ٦ ۔ ص ۴۱۴)

فوائد:۔

1. اعمال نامہ جس کے سرورق پر نور سے "حب علیؑ" لکھا ہوگا اور مکمل کلمہ طیبہ والاصراط سے گزرنے کے لئے پاسپورٹ (جواز) اسی کو ملے گا جو ولایت علیؑ کو جز و نہیں بلکہ دین کی اساس اور بنیاد سمجھتا ہے اور اس پر دل سے یقین رکھتا ہے اور ہر عمل میں اس کا اقرار کرتا ہے۔

2. جو مقصر ولایت علیؑ کو اور ''علیؑ ولی اللہ'' کو کلمے اذان اقامت وغیرہ کا جز و ہی نہیں سمجھتا بلکہ ذکر علیؑ سے اس کی نماز باطل ہوتی ہے کیا اس کو وہ پاسپورٹ، جواز نامہ، آگ سے برات نامہ، نجات نامہ ملے گا جس پر "علیؑ ولی اللہ" لکھا ہوگا۔

حد یہ ہے کہ یہ سب کچھ جانتے ہوئے مقصرین اپنی جاھلانہ انا پر ڈٹے ہوئے ہیں۔اس دن پوچھا جائے گا اے مقصرو! یہ تمہارا بڑا رہبر پیر بڑا دعویٰ کرتا تھا کہ تمہاری ذمہ داری ختم اگر میرے فتووں پر عمل کرو۔اب مدد کیوں نہیں کرتا گردن جھکا کر بڑا تابعدار بنا ہوا ہے دوزخ کے کنارے ذوالفقارِ حیدری کے نیچے۔

❖......❖......❖

وَاِنَّ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِيۡمَ ۘ

اور بیشک ابراھیمؑ ان کے شیعوں میں سے ہے۔(الصافات۔83)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے قول "اور بیشک ابراھیمؑ ان کے شیعوں میں سے ہے" کا مطلب ہے کہ بیشک ابراھیمؑ نبی اکرمؐ کے شیعوں میں سے ہے پس وہ علیؑ کے شیعوں میں سے ہے اور ہر کوئی جو علیؑ کا شیعہ ہے وہ نبی اکرمؐ کا شیعہ ہے۔(البرہان ۔ ج ٦ ۔ ص ۴۱۹)

2. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: تحقیق جب اللہ سبحانہ نے ابراھیمؑ کو خلق فرمایا تو ان کی آنکھوں سے پردہ ہٹایا تو انہوں نے دیکھا تو انہوں نے عرش کے پہلو میں ایک نور دیکھا۔عرض کی: الٰہی یہ نور کیا ہے؟ اس سے فرمایا گیا: یہ نور میری تمام مخلوق سے چنے ہوئے محمدؐ کا ہے۔اور انہوں نے اس کے پہلو میں ایک اور نور دیکھا تو عرض کی الٰہی اور یہ نور کس کا ہے؟ تو فرمایا گیا: میرے دین کے ناصر علیؑ بن ابی طالبؑ کا۔اور ان دو انوار کے پہلو میں تین اور نور دیکھے تو پوچھا: الٰہی یہ نور کن کے ہیں؟ تو ان سے فرمایا گیا: یہ فاطمہؑ کا نور ہے وہ اپنے محبوں کو آگ سے بچائے گی اور اس کے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کا نور ہے۔اور نو انوار اور دیکھے جو ان کو گھیرے ہوئے تھے تو پوچھا: الٰہی یہ نو انوار کن کے ہیں؟ فرمایا گیا: اے ابراھیم یہ علیؑ اور فاطمہؑ کی ذریت پاک میں آئمہؑ ہیں۔تو ابراھیمؑ نے پوچھا: الٰہی ان انوار خمسہ کے حق کے صدقے مجھے ان نو کی معرفت دے۔پس فرمایا گیا: اے ابراھیمؑ ان میں پہلا علیؑ بن حسینؑ ہے اور اسکا فرزند محمدؑ، اور اسکا فرزند جعفرؑ اور اسکا فرزند موسیٰؑ اور اسکا فرزند علیؑ اور اسکا فرزند محمدؑ اور اسکا فرزند علیؑ اور اسکا فرزند حسنؑ اور اسکا فرزند حجت القائمؑ۔تو ابراھیمؑ نے کہا: الٰہی وسیدی میں ان کے اردگرد بھی (چھوٹے چھوٹے) نور دیکھ رہا ہوں جن کی تعداد تیرے سوا کوئی نہیں جانتا۔فرمایا: اے ابراھیمؑ یہ ان کے شیعہ ہیں امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ کے شیعہ۔تو ابراھیمؑ نے پوچھا: اور شیعہ کی کیا تعریف (پہچان) ہے؟ فرمایا: اکاون رکعت نماز اور اونچی آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور رکوع سے قبل قنوت اور یمین پر ختم۔اسوقت ابراھیمؑ نے کہا: اے اللہ مجھے امیر المومنینؑ کے شیعوں میں قرار دے۔پھر اللہ نے اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے "اور بیشک ابراھیمؑ انکے شیعوں میں سے ہے"

(البرہان ۔ ج ٦ ۔ ص ۴۱۹)

فوائد:۔

1. حضرت ابراھیمؑ کی ملت، محمد مصطفیٰؐ کے دین، علی مرتضیٰؑ کی منہاج والے شیعوں کی نماز یمین پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اور سب کو معلوم ہے یمین مولا علیؑ کا نام ہے اور اسی لئے شیعوں کو اصحاب یمین کہا جاتا ہے۔ یعنی شیعوں کی نماز ذکر علیؑ، ذکر ولایت علیؑ و آئمہ طاہرینؑ پر ختم ہوتی ہے۔

❖......❖......❖

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝

اور ہم نے اس کا فدیہ دے دیا ذبح عظیم کی خاطر۔ اور اسے بعد میں آنے والوں پر چھوڑ دیا۔ (الصافات۔ 107۔ 108)

1. امام علی رضاؑ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ابراھیمؑ کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے اسماعیلؑ کی جگہ وہ دنبہ جو تم پر نازل کیا گیا ہے ذبح کرو تو حضرت ابراھیمؑ نے تمنا کی کہ ان کے ہاتھوں انکا بیٹا اسماعیلؑ ہی ذبح ہو جاتا اور اس کی جگہ دنبہ ذبح کرنے کا حکم نہ ہوتا، تاکہ میرے دل پر وہی گذرتی جو ایک والد کے دل پر گذرتی ہے اپنے ہاتھوں سے پیارے بیٹے کے ذبح ہونے پر اور وہ اعلیٰ درجات کا اس وجہ سے مستحق ہوتا ہے اور مصائب پر ثواب پاتا ہے۔ تو اللہ عزوجل نے ان پر وحی کی: اے ابراھیمؑ میری مخلوق میں سے تو کس سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ عرض کی: اے رب تو نے کوئی مخلوق پیدا نہیں کی کہ جس سے میں تیرے حبیب محمدؐ سے بڑھ کر محبت کروں۔ تو اللہ عزوجل نے اس پر وحی کی: اے ابراھیمؑ تو اسؐ سے زیادہ محبت کرتا ہے یا اپنے آپ سے؟ عرض کی: لامحالہ میں اسؐ سے زیادہ محبت کرتا ہوں اپنے آپ کی نسبت۔ فرمایا: تو تم اسؐ کے بیٹے سے زیادہ محبت کرتے ہو یا اپنے بیٹے سے؟ عرض کی: اسؐ کے بیٹے سے۔ فرمایا: تو تم اسؐ کے بیٹے کا دشمنوں کے ہاتھوں ظلم سے ذبح کیا جانا تمہارے دل کو زیادہ دکھاتا ہے یا تمہارا بیٹا میری اطاعت میں تمہارے ہاتھوں ذبح ہونا؟ عرض کی: اے رب اسؐ کا دشمنوں کے ہاتھوں ذبح ہونا میرا دل زیادہ دکھاتا ہے۔ فرمایا: اے ابراھیمؑ ایک گروہ گمان کرے گا کہ وہ امت محمدؐ سے ہیں پھر وہ آپؐ کے بعد آپؐ کے بیٹے حسینؑ کو ظلم اور زیادتی سے قتل کریں گے جیسے دنبہ ذبح کیا جاتا ہے پس اس وجہ سے میرا غضب ان پر واجب ہو گیا ہے۔ پس ابراھیمؑ اس پر پریشان ہو گئے اور ان کے دل میں درد اٹھا اور آہ و بکا کرنے لگے۔ تو اللہ عزوجل نے انکی طرف وحی کی: اے ابراھیم تیرے بیٹے اسماعیلؑ کا غم اگر تو اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا میں نے فدیہ کر دیا ہے تیرا حسینؑ پر غم منانے پر اور اس کے قتل ہونے پر اور تمہیں اعلیٰ درجات دینا اپنے پر واجب کر لیا ہے مصائب حسینؑ پر ثواب پانے والے۔ اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے "اور ہم نے اس کا فدیہ دے دیا ذبح عظیم کی خاطر" (البرہان۔ ج ٦۔ ص ۴۴۱)

2. امام علی رضاؑ کی اس بارے میں ایک حدیث کے خلاصتاً چند جملہ ہائے مبارک یہ ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا "انا ابن الذبیحین" یعنی اسماعیلؑ ابن ابراھیمؑ اور عبداللہؑ بن عبدالمطلبؑ کا بیٹا ہوں۔ جب اسماعیلؑ دوڑ بھاگ کے قابل ہو گئے تو ابراھیمؑ نے کہا: اے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں تیری کیا رائے ہے؟ اسماعیلؑ نے کہا: اے بابا جو آپکو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر گذرو۔ اور یہ نہیں کہا کہ وہ کرو جو خواب میں دیکھ رہے ہو۔ وہ دنبہ جو اللہ نے بھیجا تھا وہ پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ اللہ نے کن کہا اور وہ ہو گیا۔ تمام جانور جو منیٰ میں ذبح ہوتے ہیں وہ اسماعیلؑ کا فدیہ ہیں قیامت تک۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے کعبہ کے دروازے کا حلقہ (کنڈا) پکڑ کر دعا کی کہ اللہ دس بیٹے عطا فرمائے تو ایک اللہ کی راہ میں قربان کر دوں گا۔ اللہ نے انہیں دس بیٹے عطا فرمائے تو قرعہ ڈالا تو عبداللہؑ کا نام نکلا جو سب سے زیادہ محبوب تھا تو اسے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو قریش اور خاندان حائل ہوا عورتیں رونے لگیں۔ عبدالمطلبؑ کی بیٹی عاتکہؑ نے مشورہ دیا کہ ایک معذرت اللہ کے حضور عبداللہؑ کو بچانے کے لئے ہوسکتی ہے۔ عبدالمطلبؑ کہنے لگے میری مبارکہ بیٹی وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کے مقابلے میں اونٹوں کے قرعے نکالو حتیٰ کہ تمہارا رب راضی ہو جائے۔ تو سو اونٹوں پر جا کر قرعہ اونٹوں پر نکلا تو قریش نے خوشی سے تکبیر بلند کی کہ پہاڑ کانپ گئے۔ تو عبدالمطلبؑ نے سو اونٹ نحر کیئے اور عبدالمطلبؑ نے پانچ سنتیں جاری کیں جو اللہ عزوجل نے اسلام میں جاری رکھیں: باپ کی ازواج کا بیٹوں پر حرام ہونا، قتل کی دیت سو اونٹ، کعبہ کا سات مرتبہ طواف، خزانہ ملنے پر خمس نکالنا، اور زمزم کھودا تو اس کا نام سقایہ الحاج

رکھا۔اور اگر عبدالمطلبؑ حجت نہ ہوتے اور یہ کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہؑ کو ذبح کرنے کا عزم کیا جس طرح ابراھیمؑ نے اسماعیلؑ کے ذبح کرنے کا عزم کیا تو نبی اکرمؐ ان دونوں کی طرف نسبت دے کر فخر نہ کرتے کہ وہ دونوں ذبیحان ہیں اور فرمایا کہ میں دو ذبح ہونے والوں کا بیٹا ہوں۔اور اس اللہ کے فیصلے کی وجہ کہ اسماعیلؑ کا ذبح ہونا ملتوی کر دیا وہی ہے جس کی وجہ سے عبداللہؑ کا ذبح ہونا ملتوی کیا گیا کیونکہ نبی اکرمؐ اور آئمہ طاہرینؑ ان کی اصلاب میں تھے پس نبیؐ اور آئمہؑ کی برکت سے وہ ذبح ہونے سے بچ گئے ورنہ لوگوں کے لیئے اپنی اولاد کو (اللہ کے قرب کی خاطر) قتل کرنا سنت ہو جاتا۔ (البرہان۔ج ٦۔ص ۴۴۲)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کا فدیہ جنتی دنبہ دے دیا اور ذبح عظیم کو آخری نبیؐ کے لیئے قرار دے دیا۔تو مولا حسینؑ نے ایک نہیں بلکہ کثیر تعداد میں ایک سے بڑھ کر ایک عظیم قربانی اللہ کی محبت میں اس کے دین کی خاطر پیش کر دی جس کی مثال پوری تاریخ کائنات میں نہیں مل سکتی۔باب الحوائج حضرت علی اصغرؑ کا اپنے بابا کے ہاتھوں پر طاغوت دشمنِ ولایتِ علیؑ سے جہاد کرتے ہوئے نحر ہو جانا ذبح عظیم ہے۔

2. مولا حسینؑ کا محبوب اللہ عزوجل ہے تو مولا حسینؑ نے اپنے محبوب کی خاطر جیسے جام شہادت نوش فرمایا اس کا بدلہ ہرگز ہرگز ناممکن ہے اور امام حسینؑ کے بدلے تمام مخلوق کو قتل کیا جائے جس میں تمام بے گناہ ہوں پھر بھی امام مظلوم کا بدلہ برابر نہیں ہو سکتا۔معصومین کو ہاتھوں اور زبان سے قتل کرنے والوں پر لعنت ہو۔

3. حضرت عبدالمطلبؑ حجت اللہ ہیں اور تمام اجدادِ رسالت جن میں نور محمدؐ وآل محمدؐ منتقل ہوتا رہا سب حجتِ الٰہی ہیں۔کیونکہ اللہ کے نور کا حامل صرف معصوم ہو سکتا ہے اسی طرح معصومینؑ کی ازواجِ طاہرہ اور عام عورتوں میں پائے جانے والے عیوب و نقائص سے پاک و پاکیزہ اور معصومہ ہوتی ہیں۔

❖......❖......❖

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝۱۳۰

سلام ہو آل یاسین پر۔(الصافات-130)

1. مولا علیؑ نے اللہ عزوجل کے قول "سلام ہو آل یاسین پر" کے بارے میں فرمایا کہ یٰس محمدؐ ہیں اور ہم آل یٰس ہیں۔(البرہان۔ج ٦۔ص ۴۴۸)

فوائد:۔

1. مامون کا دربار علمائے عامہ سے بھرا ہوا تھا اور امام علی رضاؑ سے آل محمدؐ کی شان پوچھی گئی تو آپؑ نے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر۔56 تلاوت فرمائی کہ اللہ کے حکم سے محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجو۔انہوں نے مزید قرآنی ثبوت کا مطالبہ کیا تو امام نے سورۃ یٰس کی ابتدائی آیات تلاوت فرما کہا کہ یٰس محمد مصطفیٰؐ کا اسم گرامی ہے اور سورۃ صافات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "سلام ہو آل یاسینؑ پر" یعنی آل محمدؐ پر۔مامون اور اس کے علماء نے اس جواب پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں کیا لہذا زیروں زبروں کے بدلنے سے حقیقت اور حق کو نہیں چھپایا جا سکتا۔

2. قرآن پاک میں اللہ آل محمدؐ کی شان بیان فرماتا ہے،ان کی ولایت کو لازم فرض قرار دیتا ہے اور ان پر سلام بھیجتا ہے اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرتا ہے۔مقصر ملاں اللہ کی محبوب آل محمدؐ کے ذکر خیر سے منع کرتا ہے اسی لیئے امام حسن عسکریؑ کی بیان کردہ حدیث میں ان مقصر علماء کو فوج یزید لعنت اللہ سے بدتر قرار دیا گیا ہے جو احتجاج طبرسی میں درج ہے۔

❖......❖......❖

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۱۶۴ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝۱۶۵ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝۱۶۶ ۱۶۳

اور ہم میں سے ہر ایک کا مقام مقرر ہے۔ اور بیشک ہم ہی صفیں باندھنے والے ہیں اور بیشک ہم ہی تسبیح کرنے والے

ہیں۔(الصافات-164-166)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ''ہم میں سے کوئی نہیں مگر یہ کہ اسکا مقام معلوم ہے'' یہ آیت آل محمدؐ کے آئمہ و اوصیاء کے بارے میں نازل ہوئی۔(البرہان۔ج٦۔ص٤٥٩)

2. مولا علیؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا: بیشک ہم آل محمدؐ عرش کے گرد عالم انوار میں تھے پس اللہ نے تسبیح کا امر فرمایا ہم نے تسبیح کی تو ہماری تسبیح سے ملائکہ نے تسبیح کی۔ پھر ہم زمین پر اترے تو اللہ نے تسبیح کا امر فرمایا تو ہم نے تسبیح کی تو اھلِ ارض نے ہماری تسبیح سے تسبیح کی اور بیشک ہم ہی صفیں بنانے والے ہیں اور بیشک ہم ہی تسبیح کرنے والے ہیں۔

(البرہان۔ج٦۔ص٤٥٩)

فوائد:۔

1. تمام آسمان و زمین کی مخلوقات کو اللہ کی معرفت اور اسکی عبادت کرنے کا سلیقہ تعلیم فرمانے والے صرف معصومینؑ ہیں۔معلم حقیقی کو چھوڑ کر باغی شاگرد کی اطاعت وتقلید کہاں کی عقل ہے؟

❖......❖......❖

سورة صٓ

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿۳۶﴾

پس ہم نے اس کے لیئے ھوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی تھی جہاں وہ پہنچنا چاہتا تھا۔(ص۔36)

1. بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اپنی بساط (قالین) پر بیٹھتے اور ہوا میں اڑتے تھے اور ایک دن وہ چلے تو کربلا کی زمین سے گذرے۔ ہوا نے ان کی بساط کو تین چکر دیئے حتیٰ کہ گرنے کا خطرہ ہوا تو ہوا رک گئی اور بساط کو کربلا کی زمین پر اتارا اور سلیمان نے ھوا سے پوچھا: تو کیوں رک گئی؟ اس نے جواب دیا بیشک یہاں حسینؑ قتل کر دئے جائیں گے پوچھا: کون حسینؑ۔اس نے کہا: جو محمدِ مختارؐ کا سبط اور علی کرارؑ کا فرزند ہے۔ پوچھا: ان کا قاتل کون ہوگا؟۔جواب دیا آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں میں سے سب سے زیادہ لعین یزید لعنت اللہ ان کو قتل کرے گا۔تو سلیمانؑ نے ہاتھ بلند کئے اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بدعا کی اور انسانوں اور جنوں نے آمین کہا۔ پھر ھوا چلی اور بساط کو لے اڑی۔(البرہان۔ج٦۔ص٤٨٤)

فوائد:۔

1. امام مظلومؑ کا غم منانا اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءؑ و معصومینؑ اور مومنین پر لازم قرار دیا ہے۔اور یزیدی لشکر غم حسینؑ کو مختلف طریقوں سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔مقصرین شعائر اللہ کو بدعت قرار دے رہے ہیں۔ ماتم اور خون کے پرسہ کے خلاف فتوے دے رہے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ کیونکہ ولایت علیؑ اور غم حسینؑ ان کا پول کھول دیتے ہیں جیسے بنو عباس نے اھل بیتؑ پر ظلم کے انتقام کے بہانے بنو امیہ سے حکومت چھینی پھر خود معصومینؑ پر ظلم کیا۔اسی طرح مقصرین صرف اور صرف اھل بیتؑ کا نام استعمال کر کے اقتدار اور مال پر

قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور معصومینؑ کے القابات اور مرتبے کو اپنے لئے جائز قرار دیتے ہیں۔

❖......❖......❖

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝

کہہ دو وہ نباء العظیم (بڑی خبر) ہے جس سے تم منہ پھیرتے ہو۔ (ص۔67۔68)

1. امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی کوئی آیت مجھ سے اکبر (بڑی) نہیں اور نہ ہی اللہ کی کوئی خبر مجھ سے اعظم ہے۔(البرہان۔ج۶۔ص۵۱۳)

فوائد:۔

1. اللہ کی سب سے بڑی آیت (آیت اللہ العظمیٰ) اور سب سے اہم اور بڑی خبر (نباء العظیم) مولا علیؑ ہیں اور منکرین ومقصرین اس سے منہ موڑتے ہیں کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ خود اللہ کی آیت بن جائیں اور پھر دنیا میں معصومینؑ کی بجائے ان کی خبریں پھیلیں مسجدوں اور امام بارگاہوں میں ان کی تصاویر کی نمائش ہو۔ قرآن وسنت کی بجائے ان کے فتاویٰ سنائے جائیں۔ مولا علیؑ کی شان جب عیاں ہوگی تو مقصر کہے گا ہائے میں نے جب اللہؑ کے بارے میں کیوں تقصیر کی۔

❖......❖......❖

قَالَ يَاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ط اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ط خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

اللہ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے اسکو سجدہ کرنے سے روکا جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ کیا تو بڑا بن رہا ہے یا تو عالین میں سے ہے؟ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو تو نے مٹی سے خلق کیا ہے۔ (ص۔75-76)

1. رسول اللہؐ سے ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہؐ مجھے اس بارے میں بتائیں جو اللہ عزوجل نے ابلیس سے کہا: ''کیا تو تکبر کرتا ہے یا تو عالین میں سے ہے'' یا رسول اللہؐ وہ عالین کون ہیں جو ملائکہ مقربین سے اعلی ہیں؟ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: میںؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ۔ ہم عرش کے دامن میں اللہ کی تسبیح کرتے تھے تو ہماری تسبیح سے ملائکہ نے تسبیح سیکھی آدمؑ کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے۔ پھر جب اللہ عزوجل نے آدمؑ کو خلق فرمایا تو ملائکہ کو اس کا سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اللہ نے صرف ہماری عظمت کی خاطر ان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو تمام ملائکہ نے مل کر سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کیونکہ اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے ابلیس تجھے اس کو سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے خلق کیا ہے۔ کیا تو تکبر کرتا ہے یا تو عالین میں سے ہے؟'' جن کے نام عرش کے شامیانے پر لکھے ہوئے ہیں۔ پس ہم اللہ کے دروازے ہیں جن سے آیا جاتا ہے۔ ہماری وجہ سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں۔ پس جس نے ہم سے محبت کی اللہ نے اس سے محبت کی اور اسے اپنی جنت میں جگہ دی اور جس نے ہم سے بغض کیا اللہ اس سے بغض کرتا ہے اور اسے اپنی آگ میں جگہ دیتا ہے اور ہمارے ساتھ پاک ولادت والے کے علاوہ کوئی اور محبت نہیں کر سکتا۔(البرہان۔ج۶۔ص۵۱۶)

2. امام جعفر صادقؑ کے پاس ایک شخص آیا تو اس سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تو قیاس کرتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: تم قیاس نہ کیا کرو۔ کیونکہ سب

سے پہلے جس نے قیاس (ظن) کیا وہ ابلیس ہے جب اس نے کہا ''تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس (آدمؑ) کو تو نے مٹی سے خلق فرمایا ہے'' تو اس نے آگ اور مٹی کے درمیان قیاس کیا اور اگر وہ آدمؑ کی نورانیت اور آگ کی روشنی کے بارے میں سوچتا تو دونوں کے درمیان کس کی فضیلت ہے جان جاتا اور ایک کا دوسری پر خالص پن جان لیتا۔ (البرہان۔ج٦۔ص٥١٨)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے انوار معصومینؑ کو آدمؑ کی پیشانی میں منتقل کرے ان انوار کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے معصوم ملائکہ سے سجدہ کروایا۔ اور ابلیس نے اپنے ظن وقیاس سے اجتہاد کرتے ہوئے اپنی رائے (فتویٰ) قائم کی کہ وہ بہتر ہے۔ دراصل اس نے ولایت سے انکار کیا۔ سجدہ نماز کا حصہ ہے تو ابلیس کے طریقے پر چلتے ہوئے مقصر ملاں نے بھی ظنِ اجتہادی سے ولایت علیؑ کے اقرار کو نماز سے نکال دیا۔ دین میں اللہ نے ہر چیز بیان فرما دی ہے تو پھر قیاس، ظن، رائے اور ھدایتِ معصومینؑ کے بغیر اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے کی کیا ضرورت ہے؟ حالانکہ ابلیس کا فتویٰ ہی غلط تھا کہ آگ مٹی سے بہتر ہے۔ مٹی سے درخت پیدا ہوتے ہیں اور درخت کی لکڑی سے پھر آگ پیدا ہوتی ہے تو مٹی آگ کو پیدا کرنے والی ہے۔

2. عالینؑ اللہ عزوجل کی محبوب ترین ہستیاں جو مشیتِ الٰہی ہیں زمان ومکان سے پہلے سے، جن کی خاطر اللہ تعالیٰ کائنات خلق فرماتا ہے اور سجدے کرواتا ہے انہی کے ذکر سے مقصرین منہ موڑتے ہیں اور اپنی ولادت کا پول کھولتے ہیں۔

❖......❖......❖

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝

(اے حبیبؐ) کہہ دو میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہوں۔ نہیں یہ مگر عالمین کیلئے ذکر۔ اور تم کچھ مدت بعد ضرور اس کا حال جان لو گے۔ (ص۔86۔88)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''کہہ دو میں تم سے اس (کارِ رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔ نہیں یہ سوائے عالمین کیلئے ذکر'' یعنی وہ (ذکر) امیرالمؤمنینؑ ہیں ''اور تم ضرور جان جاؤ گے اس کا حال کچھ مدت بعد'' یعنی جب قائمؑ ظہور فرمائیں گے۔ (البرہان۔ج٦۔ص٥٢٠)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: بناوٹ کرنے والے (متکلف) کی تین علامات ہیں: اپنے سے اعلیٰ رتبہ والے سے جھگڑے، اور جو حاصل نہ کر سکے اسکی کوشش کرے اور جس کے متعلق علم نہیں اس پر بیان بازی کرے۔

(الصافی۔ج٣۔ص٢٣٥)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: علماء میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو فتوے دینے کیلئے تیار کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں مجھ سے پوچھو (جو چاھو) اور شاید ایک حرف بھی صحیح نہیں بتا سکتے اور اللہ بناوٹی لوگوں کو پسند نہیں کرتا پس وہ آگ میں چھٹے طبقے میں ہوں گے۔ (الصافی۔ج٣۔ص٢٣٥)

فوائد:۔

1. تبلیغ دین کا اجر مودتِ معصومینؑ ہے انکی ولایت عالمین کیلئے رحمت ہے۔ مولا علیؑ عالمین کے لئے ذکر ہیں جو اس ذکر الٰہی سے منع کرتے ہیں انکو ظہور امامؑ کے بعد اس نباء عظیم کا پتہ چلے گا۔

2. مقصر ملاں متکلف ہے کہ کائنات کے سب سے اعلیٰ رتبے والوں سے حسد کرتے ہوئے ان کی ولایت سے جھگڑتا ہے، معصوم ہے نہیں مگر معصوم کا رتبہ حاصل کرنے کی جدوجہد کرتا ہے، من گھڑت علوم رٹ کر بغیر قرآن وسنت پڑھے دین میں فتوے بازی کرتا ہے اور کہتا ہے میں مرجع ہوں مجھ سے پوچھو۔

❖......❖......❖

سورة الزمر

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّـذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّـمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۝

کیا وہ جو خلوص سے دعا کرتا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدے کرتا ہے اور قیام میں کھڑا رہتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے۔ کہو کیا برابر ہوسکتے ہیں جو علم رکھتے ہیں اور جو کچھ علم نہیں رکھتے۔ نصیحت تو صرف اور صرف صاحبان عقل ہی حاصل کرتے ہیں۔ (الزمر۔9)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''کہہ دو کیا برابر ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے۔ صرف نصیحت حاصل کرتے ہیں صاحبانِ عقل'' کے بارے میں فرمایا: صرف اور صرف ہم وہ ہیں جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن وہ ہیں جو کچھ علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں ۔(البرہان۔ج٦۔ص٥٢٦)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ نے عقل سے زیادہ افضل کوئی چیز بندوں میں تقسیم نہیں کی، پس عاقل کی نیند جاھل کے جاگنے (عبادت) سے افضل ہے اور عاقل کا سکون جاھل کی تشخیص سے افضل ہے اور اللہ نے کوئی نبیؑ مبعوث نہ فرمایا جب تک اس کی عقل مکمل نہ کردی اور اس کی عقل تمام امت کی مجموعی عقول سے افضل ہوتی ہے اور جو کچھ نبی اکرمؐ کے نفس میں مضمر ہوتا ہے وہ مجتہدین کے اجتہاد سے افضل ہوتا ہے اور کوئی بندہ اللہ کے فرائض ادا نہیں کرسکتا جب تک اس (نبیؐ) سے عقل حاصل نہ کرلے، اور تمام عبادت گذار اپنی عبادتوں کی فضیلت نہیں جانتے جیسے عاقل جانتا ہے اور عقل والے ہی اولوالالباب ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اور نہیں سمجھتے سوائے اولوالالباب (صاحبان عقل وبصیرت) کے''۔(البرہان۔ج٦۔ص٥٢٦)

3. انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ''کیا وہ جو خلوص سے دعائیں کرتا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدے کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے''، راوی نے بیان کیا کہ میں علیؑ کی خدمت میں مغرب کے وقت آیا تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے اور قرآن تلاوت کرتے ہوئے پایا

حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی پھر آپؑ نے وضو کی تجدید کی اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی پھر تعقیباتِ نماز میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا پھر لوگ آپؑ کے پاس آ گئے تو اپنے فیصلے آپؑ سے کرواتے رہے یہاں تک کہ آپؑ ظہر کی نماز کے لئے اٹھے اور وضو کی تجدید کی پھر اپنے اصحاب کے ساتھ ظہر پڑھی پھر تعقیبات میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ ان کے ساتھ عصر پڑھی پھر لوگوں کے درمیان فیصلے کئے اور ان کو فتوے دیئے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

(البرہان۔ج٦۔ص٥٢٨)

فوائد:۔

1. معصومؑ کا قول اجتہاد سے افضل ہوتا ہے جب معصومینؑ نے ہر چیز کی تشریح فرمادی ہے تو پھر اجتہاد کس لئے؟ جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں ان کے پاس نہ علم ہے نہ عقل۔

2. شیعہ علماء کا کردار یہ ہے کہ وہ کسی مسئلے کا حل اپنی عقل کو معصومینؑ کی اطاعت میں رکھتے ہوئے قرآن وحدیث سے تلاش کر کے لوگوں کو بتائیں۔شیعہ علماء اپنے مولاؑ کے امر کے مطیع ہوتے ہیں اور صرف اللہ اور معصومینؑ کا حکم تلاش کر کے پیش کرتے ہیں۔

2. تمام معصومینؑ نے اس زمین پر نازل ہونے کے بعد صرف ہماری تعلیم کی خاطر بے انتہا عبادات کیں اور بے مثال قربانیاں پیش کیں تا کہ لوگ توحید کی معرفت حاصل کر سکیں۔

❖......❖......❖

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ج فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝١٧ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝١٨

اور جن لوگوں نے اجتناب کیا کہ وہ طاغوت کی عبادت کریں اور اللہ کی طرف رجوع کرلیں ان کے لئے خوشخبری ہے پس بشارت دے دو ان لوگوں کو جو قول کو سنتے ہیں اور اس کے بہترین (پہلو) کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی لوگ صاحبانِ عقل ہیں۔ (الزمر۔17۔18)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: سب کے سب جھنڈے جو قیامِ قائمؑ سے پہلے بلند ہوں گے ان کے اٹھانے والے اللہ عزوجل کے علاوہ طاغوت کی عبادت کرتے ہوں گے۔(البرہان۔ج٦۔ص٥٣٢)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "جو لوگ قول سنتے ہیں اور اس کے احسن کی اتباع کرتے ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ وہ جو آلِ محمدؐ کے لئے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں وہ لوگ جب حدیث سنتے ہیں تو نہ اس میں اضافہ کرتے ہیں اور نہ اس میں کمی کرتے ہیں اور اسے پہنچاتے ہیں جیسا اسے سنا ہوتا ہے۔(البرہان۔ج٦۔ص٥٣٢)

فوائد:۔

1. خبردار خبردار! امام زمانہؑ کے ظہور سے پہلے جتنے بھی انقلاب آئیں گے طاغوتی ہوں گے چاہے وہ اسلام کے نام پر آئیں یا انہوں نے بنو عباس کی طرح کالے جھنڈے اور

کالے کپڑے ہی کیوں نہ پہنے ہوں۔ بڑی آسان کسوٹی ہے کہ دیکھو وہ انقلابی ولایتِ علیؑ کے خلافت فتوے تو نہیں دیتے، عزاداری کے خلاف فتوے تو نہیں دیتے، ولایت میں شرک کرتے ہوئے خود ولایت کا دعویٰ تو نہیں کرتے، خون کا پرسہ دینے والوں کو دس محرم کے دن گرفتار تو نہیں کرتے۔ اگر ایسا کرتے ہیں تو سمجھ لو وہ سپاہ یزید کے طاغوتی اہل کا رہیں وہ اللہ کی نہیں شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کا مقصد اقتدار اور دولت ہے۔

2. ہدایت یافتہ وہی لوگ ہیں جو اقوال معصومینؑ کی کانٹ چھانٹ کے بغیر پیروی کرتے ہیں۔ اور وہ مقصرین کی طرح احادیث میں سے اپنی مرضی کا ایک جملہ سیاق و سباق کے بغیر پیش کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونکتے۔

❖......❖......❖

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلاً ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۹

اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک مرد کی جس میں کئی جھگڑالو شریک ہیں اور ایک مرد جو سالم ایک مرد کے لئے ہے۔ کیا مثل میں دونوں برابر ہو سکتے ہے؟ الحمد اللہ، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (الزمر۔29)

1. ''اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک مرد کی جس میں کئی جھگڑالو شریک ہیں'' یہ مثال اللہ نے امیر المومنینؑ کے لئے کی لئے دی ہے اور ان کے شریک وہ ہیں جنہوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کے حق کو غصب کر لیا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ''جھگڑالو'' کا مطلب بغض رکھنے والے ہیں اور اس کا فرمان ''اور ایک مرد سالم ایک مرد کیلئے ہے''، یعنی امیر المؤمنینؑ سالم رسول اللہؐ کے لئے ہیں پھر فرمایا ''کیا مثل میں دونوں برابر ہیں؟ الحمد اللہ۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''
(حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص۵۹۰) (البرہان۔ ج۶۔ ص۵۳۹)

2. امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: خبردار میرے قرآن میں مخصوص نام ہیں۔ اس بات سے ڈرو کہ انہیں اپنے لئے استعمال نہ کر لینا (ان پر غالب نہ ہو جانا) اور پھر اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤ، میں رسول اللہؐ کے لئے ''السلم'' ہوں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ''اور ایک مرد سالم ایک مرد کے لئے ہے''۔
(الصافی۔ ج۳۔ ص۲۴۳)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ میں شرکت کرنے والے ظالموں غاصبوں کو اللہ بد خلق جھگڑالو قرار دیتا ہے۔ مولا علیؑ نے اپنی جان مال اولاد سالم طور پر رسول اللہؐ کے لئے وقف اور قربان کر دی۔

2. مولا علیؑ نے اپنے اسمائے مبارکہ اور القابات کے استعمال سے منع فرمایا ہے، قرآن پاک میں مولا علیؑ کو آیت الکبریٰ کہا گیا ہے۔ جس کا مطلب سب سے بڑی اللہ کی آیت یعنی آیت اللہ العظمیٰ ہے اور زیارت امیر المؤمنینؑ میں آیت اللہ العظمیٰ کے الفاظ موجود ہیں۔ لہٰذا جو بھی اپنے آپ کو آیت اللہ العظمیٰ کہلوائے وہ مولا علیؑ کے قول کے مطابق دین سے گمراہ ہے اور کہنے والے بھی گمراہ ہیں صراط مستقیم سے۔

❖......❖......❖

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ

الْمُتَّقُوْنَ ۝

پھراس شخص سے بڑا ظالم اورکون ہوگا جس نے اللہ پرجھوٹ باندھا اورصدق (سچائی) کی تکذیب کی جب وہ اس کے پاس آیا۔کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟اور جوشخص صدق لےکرآیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقین ہیں۔(الزمر۔32۔33)

1. مولاعلیؑ بن ابی طالبؑ نے اللہ عزوجل کےقول "پھراس سے بڑا ظالم کون ہے جواللہ پرجھوٹ باندھے اورصدق (سچ) کی تکذیب کرے جب وہ اس کے پاس آئے" کے بارے میں فرمایا کہ صدق ہم اھل بیتؑ کی ولایت ہے۔(البرہان۔ج٦۔ص٥٤١)

2. امام جعفرصادقؑ نے اللہ عزوجل کےقول "اور جوصدق لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی" کے بارے میں فرمایا کہ جوصدق لےکرآیا وہ رسول اللہؐ ہیں اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

(البرہان۔ج٦۔ص٥٤١)

فوائد:۔

1. ولایت مولاعلیؑ کی تکذیب کرنے والے کافر ہیں یعنی اگرکوئی سمجھے کہ ولایت صرف معصومینؑ کے لئے نہیں بلکہ مقصر ملاں بھی اس کا حقدار ہے اور مولاعلیؑ کے القابات بھی مقصر ملاں کے لئے جائز ہیں تو وہ شخص دراصل اللہ پرجھوٹ باندھتا ہے اوراس سے بڑا ظالم کوئی نہیں۔

❖......❖......❖

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(اے حبیبؐ) کہہ دواے میرے بندوجنہوں نے اپنی جانوں پرزیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجانا۔بیشک اللہ سارے گناہ معاف کردیتا ہے بیشک وہ غفورورحیم ہے۔ (الزمر۔53)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اللہ قیامت کے دن کسی ایک کا بھی یہ عذرقبول نہیں کرے گا کہ وہ کہے: اے رب مجھے معلوم نہیں تھا کہ صرف فاطمہ زہراؑ کی ذریتؑ تمام انسانوں کی ولی ہے۔اوراللہ نے خاص طور پر یہ آیت فاطمہ زہراءؑ کی ذریتؑ کے شیعوں کے بارے میں نازل فرمائی ہے "اے میرے بندوں جنہوں نے اپنی جانوں پرزیادتی کی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔۔۔"(البرہان۔ج٦۔ص٥٤٦)

فوائد:۔

1. ولایت صرف سیدہ فاطمہ زہراءؑ کےگھرانے سے مخصوص ہے۔اللہ کوئی عذرقبول نہیں کرے گا کہ ہم نے بڑی بڑی پگڑیوں والے وکیلوں سے سنا تھا کہ مجوسی مقصر بھی ولایت میں شریک ہیں ان کوبھی ولی مانو اوران کی اطاعت مثل امام واجب ہے اوران کا فتویٰ اللہ کا حکم سمجھ کر مانو اوراس پرعمل کرو۔

2. ہرایک پرفرض ہے کہ خودمعصومینؑ کی معرفت حاصل کرے سنی سنائی باتوں پربغیرحوالے اورتصدیق کے یقین نہ کرے۔

3. یہ آیت خاص کراولاد فاطمہ زہراءؑ کے شیعوں کیلئے اللہ تعالی نے نازل فرمائی ہے کہ جو فاطمہ زہراءؑ کے لال مظلومؑ کربلا کےغم میں اپنے جسموں پرزخم لگالگاکرخون کا پرسہ دیتے ہیں اللہ فرماتا ہے کہ تم میری رحمت سے مایوس نہ ہونا اگرتمہارے کوئی گناہ بھی ہونگے توسارے کےسارے معاف کردوں گا۔

❖......❖......❖

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ
۵۴ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۵۵ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ
جَنْبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۵۶ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۵۷ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۵۸ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۵۹ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
مُّسْوَدَّةٌ ط اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۶۰

اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور اس کے مطیع بن جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہاری کوئی مدد نہیں کی جاسکے گی، اور اتباع کرو احسن چیز کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو۔ کہ کوئی شخص کہے ہائے افسوس اس کوتاہی پر جو میں جنب اللہ کے بارے میں کرتا رہا اور دراصل میں تو مذاق اڑانے والوں میں تھا۔ یا کہے کہ کاش اگر اللہ نے مجھے ہدایت دی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا۔ یا جب عذاب دیکھے تو کہے کاش مجھے ایک بار (دنیا میں) واپس جانا مل جائے تو میں بھی محسنین میں سے ہو جاؤں۔ ہاں یقیناً میری آیات تیرے پاس آئی تھیں پھر تو نے انکی تکذیب کی اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔ اور قیامت کے دن تم ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا جہنم تکبر کرنے والوں کیلئے ٹھکانہ نہیں ہے۔ (الزمر۔54۔60)

1. اللہ عزوجل کا قول "اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف" یعنی توبہ کرو "اور اس کے مطیع بن جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہاری مدد نہیں کی جاسکے گی۔ اور اتباع کرو احسن (بہترین) کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے" قرآن میں اور امیر المومنینؑ اور آئمہ کی ولایت اور اس پر دلیل اللہ عزوجل کا قول ہے " کہ کوئی شخص کہے ہائے افسوس اس کوتاہی پر جو میں جنب اللہ کے بارے میں کرتا رہا" یعنی امامؑ کے بارے میں، امام

صادقؑ نے فرمایا کہ ہم حزب اللہ ہیں۔(حدیث۔تفسیر قمی۔ص۵۹۲)

2. امیر المؤمنین نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: میں ہادی ہوں، میں مہدی ہوں، میں یتیموں اور مسکینوں کا باپ ہوں اور بیواؤں کا نگران ہوں، اور میں ضعیفوں کا ملجا ہوں اور ہر خوفزدہ کی امان ہوں اور میں جنت میں جانے والے مومنین کا قائد ہوں اور میں اللہ کی حبل متین ہوں اور میں اللہ کا عروۃ الوثقیٰ ہوں اور کلمہ تقویٰ ہوں اور میں عین اللہ ہوں اور اس کی سچی زبان (لسان صدق) اور اس کا ہاتھ ہوں اور میں وہ جنب اللہ ہوں جس کے بارے میں فرمایا" کہ کوئی شخص کہے ہائے حسرت اس تقصیر پر جو میں نے جنب اللہ کے بارے میں کی"اور میں اللہ کا اس کے بندوں پر رحمت و مغفرت کا کھلا ہوا ہاتھ ہوں اور میں باب حطہ ہوں۔جس نے میری معرفت حاصل کر لی اور میرے حق کو جان لیا تو یقیناً اس نے اپنے رب کو پہچان لیا کیونکہ یقیناً میں اس کی زمین میں اس کے نبیؐ کا وصیؑ ہوں اور اس کی مخلوق پر اس کی حجت ہوں۔کوئی اس بات کا انکار نہیں کرتا مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو رد کرتا ہے۔(البرہان۔ج۶۔ص۵۴۸)

3. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: جنب اللہ امیر المؤمنینؑ ہیں اور اسی طرح ان کے بعد اوصیاءؑ ہیں اعلیٰ مقام پر حتیٰ کے یہ امر ان کے آخری تک پہنچتا ہے۔(البرہان۔ج۶۔ص۵۴۷)

4. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول"اگر اللہ میری ھدایت کرتا تو میں بھی متقین میں سے ہوتا" یعنی علیؑ کی ولایت۔تو اللہ ان کی بات رد کرتا ہے"ہاں میری آیات تیرے پاس آئی تھیں پھر تو نے ان کی تکذیب کی اور تکبر کیا تو نے اور تو کافروں میں سے تھا"(البرہان۔ج۶۔ص۵۵۳)

5. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول"اور قیامت کے دن تم ان لوگوں کے منہ سیاہ دیکھو گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔کیا جہنم تکبر کرنے والوں کیلئے ٹھکانہ نہیں ہے!" کے بارے میں فرمایا کے جو یہ گمان کرلے کے وہ امام ہے اور وہ (دراصل) امام نہ ہو اور چاہے وہ علوی فاطمی ہی کیوں نہ ہو۔(البرہان۔ج۶۔ص۵۵۳)

فوائد:۔

1. سب سے احسن نعمت ولایت معصومینؑ ہے جو لازم ہے جس کی اللہ تعالیٰ بار بار دعوت دے رہا ہے اس کے بارے میں کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا ہر شخص پر خود اس ولایت کے بارے میں جاننا لازم ہے۔قیامت کے دن کالے چہرے کے ساتھ ہاتھ ملنے اور دانتوں سے اپنے ہاتھ چبانے سے کوئی مدد نہیں ملے گی کہ ہائے میں مقصروں میں سے کیوں ہوگیا، ولایتِ علیؑ کا مذاق اڑاتا تھا، ولایت علیؑ سے نماز کو باطل سمجھتا تھا مگر تکبر کرتے ہوئے اپنا ذکر سجدے میں کرتا تھا۔ ہائے افسوس اللہ میری ولایت علیؑ کی طرف ھدایت کر دیتا تو میں بھی متقی اور محسن ہوتا۔مگر اللہ نے تو قرآن میں ولایت علیؑ کی شان میں اور اس کے لازم ہونے کے بارے میں کثیر آیات نازل فرما دیں اور اس بارے میں بے شمار احادیث بھی موجود ہیں مگر مقصرین سننے کو ہی تیار نہیں تو پھر دوزخ کا ٹھکانہ تو ہے ہی۔

2. بغض علیؑ رکھنے والے مقصرین ولایت علیؑ کے حسد میں اندھا دھند تقلید کرنے والے لوگوں کی جہالت اور بے عقلی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے مقصر رہبروں اور مجتہدوں کو کچھ نہ کہو وہ تو سید ہیں مگر امام معصومؑ فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹے ہیں جو امام کہلواتے ہیں چاہے سید ہی کیوں نہ ہوں۔یعنی جو اپنے آپ کو امام کہلوائے اللہ کی بڑی آیت سمجھے وہ اگر سید ہے تو سادات سے خارج ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔

❖......❖......❖

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝۶۵ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ کُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝۶۶

اور یقیناً تمہاری طرف اور جو (انبیاءؑ) تم سے پہلے تھے وحی کی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بلکہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ۔(الزمر۔65۔66)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور یقیناً ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور ان کی طرف جو تم سے پہلے تھے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل حبط ہو جائے گا'' کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم نے ولایت میں کسی اور کو شریک کیا یا علیؑ کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خاسرین میں سے ہو جاؤ گے۔ ''بلکہ اللہ کی عبادت کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ'' یعنی بلکہ اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اسی کی عبادت کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ کیونکہ میں نے تمہارے بھائی اور چچا کے بیٹے کے ذریعے تمہاری مدد کی ہے۔

(البرہان۔ج ٦۔ص ٥٥٧)

فوائد:۔

1. اس آیت میں خطاب رسول اللہؐ سے ہے مگر حکم انسانوں کو دیا جا رہا ہے۔ کیونکہ معاذ بن جبل نے مشورہ دیا کہ ولایت علیؑ میں کسی اور کو بھی شریک کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ انبیاء ماسبق کے زمانوں میں بھی ولایت معصومینؑ میں کسی کو شرکت کی اجازت نہیں تھی اور مولا علیؑ ہی انکا بھی مددگار تھا اور اللہ کی اس مدد پر شکر ادا کرو اور ولایت علیؑ میں شرک کر کے اپنے اعمال ضائع کروا کے خسارہ پانے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

2. اللہ کی سنت تو بدلتی نہیں ازل سے ابد تک کسی ایرے غیرے کو ولایت علیؑ میں شرکت کا حق نہیں تو مقصر ملاں دشمن ولایت وعزاداری کو یہ حق کس نے دیا ہے؟

3. اللہ کی عبادت وہی کرتا ہے جو ولایت علیؑ پر قائم رہتے ہوئے اور اقرار ولایت کے ساتھ عبادات بجالاتا ہے۔ ولایت علیؑ کی تبلیغ نہ کرنے سے اور اس ولایت میں شرکت کرنے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

❖......❖......❖

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٥ الربع

اور تم دیکھتے ہو کہ ملائکہ عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا ہر حمد (تعریف) اللہ ہی کیلئے ہے جو عالمین کا رب ہے۔ (الزمر۔75)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا جب ایک رات میں معراج پر گیا تو عرش کے نیچے اپنے سامنے دیکھا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ میرے سامنے عرش کے بالکل نیچے کھڑے ہیں اور اللہ کی تسبیح وتقدیس کر رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے جبرائیلؑ علیؑ بن ابی طالبؑ مجھ سے پہلے آ گئے؟ اس نے عرض کی: نہیں یا محمدؐ بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل عرش کے اوپر علیؑ بن ابی طالبؑ کی بہت کثرت سے ثنا کرتا ہے اور صلوٰۃ بھیجتا ہے تو عرش کو علیؑ بن ابی طالبؑ کی زیارت کا بہت شوق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو علیؑ بن ابی طالبؑ کی صورت پر عرش کے نیچے خلق فرما دیا تا کہ عرش اس کی طرف دیکھتا رہے اور اس کے شوق کو سکون ملتا رہے اور اس ملک کی تسبیح اور تقدیس اور تحمید کا ثواب اھل بیتؑ کے شیعوں کیلئے قرار دیا۔ یا محمد مصطفیؐ۔

(البرہان۔ج ٦۔ص ٥٦٩)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ کم از کم ایک سو بیس مرتبہ معراج پر تشریف لے گئے۔ قاب قوسین پر مولا علیؑ کو اپنے استقبال اور مصافحہ کیلئے موجود پایا۔ مولا علیؑ کی شان واضح کرنے کیلئے مذکورہ بالا معراج پر پوچھا کہ کیا علیؑ مجھ سے پہلے آ گئے۔ معصومینؑ کا آسمانوں پر جانا قابل تعجب نہیں وہ تو نازل ہی عرش سے ہوئے ہیں اور جب مولا علیؑ اس دنیا میں نازل ہوئے تو عرش اور فرشتوں نے مولا علیؑ کی جدائی برداشت نہ کی تو اللہ نے مختلف جگہ پر کچھ ملائکہ کو مولا علیؑ کی صورت پر خلق فرما دیا تا کہ آسمان والے مولا علیؑ کی نورانی شبیہوں کی زیارت کرتے رہیں۔

سورة المؤمن

الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط وَذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُالْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

جوعرش کواٹھائے ہوئے ہیں اور جواس کے اردگرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اوراس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لیئے استغفار کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم ہر چیز پر وسیع ہے پس معاف کردے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیری سبیل کا اتباع کیا ہے ان کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب داخل کران کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہیں ان کو بھی۔ بیشک تو غالب اور حکیم ہے اور بچالے ان کو برائیوں سے جس کو تو اس دن برائیوں سے بچالے اس پر تو نے بڑا رحم کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان سے پکار کر کہا جائے گا اللہ کی نفرت تمہارے غصے سے کہیں زیادہ ہے جو تم کو اپنے اوپر آرہا ہے، اس وقت جب تمہیں ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو تم کفر کرتے تھے۔ (المؤمن۔ 7-10)

1. ''جوعرش کواٹھائے ہوئے ہیں'' یعنی رسول اللہؐ اور انؑ کے بعد انؑ کے اوصیاءؑ اللہ تعالیٰ کے علم کے حامل ہیں ''اور جواس کے اردگرد ہیں'' یعنی ملائکہ ''وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اوراس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لیئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں'' یعنی آل محمدؐ کے شیعوں کے

لیئے ''اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم ہر چیز پر وسیع ہے پس معاف فرمادے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کرلی'' ایرے غیرے کی ولایت سے اور بنوامیہ کی ولایت سے ''اور تیری سبیل کا اتباع کرلیا'' یعنی اللہ کے ولی علیؑ کی ولایت ''ان کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب اور ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہیں ان کو بھی، بیشک تو غالب حکمت والا ہے'' یعنی جو علیؑ سے محبت رکھتے ہیں وہ ان میں سے نیک ہیں ''اور ان کو بچالے برائیوں سے جس کو تو نے اس دن برائیوں سے بچالیا تو یقیناً تو نے ان پر بڑا رحم کیا'' یعنی قیامت کے دن ''اور یہی بڑی کامیابی ہے'' جن کو اللہ نے مولا علیؑ کے مخالفین کی ولایت سے نجات دی ''جنہوں نے کفر کیا'' یعنی بنی امیہ ''ان کو پکار کر کہا جائے گا اللہ کی نفرت تمہارے غصے سے کہیں زیادہ ہے جو تم کو اپنے اوپر آرہا ہے اس وقت جب تمہیں ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی'' یعنی ولایت علیؑ کی طرف ''تو تم کفر کرتے تھے''۔ (امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ج ۷۔ص۱۲)

فوائد:۔

1. معصومینؑ حاملان عرشِ الٰہی ہیں علمِ الٰہی کا خزانہ ہیں معصومینؑ کے توسط سے ہی آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عبادت ہوئی، معصومینؑ کے علاوہ کسی اور کی ولایت کی پیروی اللہ تعالیٰ کو قابل قبول نہیں۔ اور جو لوگ ذکر مولا علیؑ سے منع کریں اور اپنی ولایت کی دعوت دیں ایسے لوگوں کی تو بات بھی سننا جائز نہیں اور نہ ہی اپنے کسی دین و دنیا کے کام میں ان کو شامل کرنا چاہیے۔ جو ولایت علیؑ والی آیات واحادیث سے انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان پر بے انتہاء غصہ ہے۔

❖......❖......❖

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ ﴿۵۱﴾

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُھُمْ وَلَھُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

یقیناً ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں اس دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور اس دن جب گواہ قیام کریں گے۔ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لیئے لعنت ہے اور ان کے لیئے بدترین گھر ہے۔ (المؤمن۔51-52)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول ''یقیناً ہم اپنے رسولوں کی نصرت کرتے ہیں اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے اس دنیا میں اور جس دن گواہ قیام کریں گے'' کے بارے میں فرمایا اللہ کی قسم یہ رجعت میں ہوگا، کیا تم نہیں جانتے کہ کثیر تعداد میں انبیاؑ کی دنیا میں مدد نہیں کی گئی اور ان کو قتل کیا گیا اور ان کے بعد آئمہؑ کو بھی قتل کیا گیا اور نصرت نہیں کی گئی اور یہ رجعت میں ہوگا۔ (البرہان۔ج ۷۔ص۳۰)
2. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ ان میں شامل ہیں ان کو قتل کیا گیا مگر ابھی تک نصرت نہیں کی گئی اللہ کی قسم حسینؑ کو قتل کیا گیا مگر انؑ کے خون کا بدلہ ابھی تک نہیں لیا گیا۔ (البرہان۔ج ۷۔ص۳۰)
3. اللہ تعالیٰ کا قول ''اور جس دن گواہ قیام کریں گے'' کا مطلب آئمہ طاہرینؑ ہے۔ (البرہان۔ج ۷۔ص۳۱)

فوائد:۔

1. کربلا سے شام تک معصومینؑ نے ولایت علیؑ کے جہاد میں قربانیاں پیش کیں اور اَب بھی ولایت علیؑ کو زبانوں سے قتل کیا جارہا ہے۔ ہر لحہ فضاؤں میں ''ھل من ناصر اینصر نا'' کی آوازیں گونج رہی ہیں اور امام العصرؑ قبضہ ذوالفقار پر ہاتھ رکھے ولایت علیؑ کے دشمنوں سے بدلہ لینے کیلئے تیار ہیں اور پھر دوبارہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اس مودت کو کس جرم میں ہاتھوں اور زبانوں سے قتل کرتے رہے۔ اس دن کوئی معذرت قبول نہ ہوگی کہ یہ توضیح المسائل میں لکھا ہوا تھا کیونکہ اللہ کی طرف سے تو صرف ھدایت قرآن اور قول معصومؑ ہے۔

سورة فصلت

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحَى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ
وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

(اے حبیبؐ) کہہ دو بیشک میں تمہارے جیسا بشر نہیں ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے بس تمہارا معبود واحد معبود ہے پس تم سیدھے اسی کی طرف رہو اور اس سے استغفار کرو اور تباھی ہے ان مشرکین کے لیئے جو زکواۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں ۔(فصلت 6-7)۔

1. امام جعفر صادقؑ نے ابان بن تغلب سے فرمایا اے ابان کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ عزوجل مشرکین سے ان کے اموال سے زکواۃ طلب کرتا ہے جبکہ وہ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں جہاں وہ فرماتا ہے ''اور تباھی ان مشرکین کے لیئے جو زکواۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں''۔ابان نے عرض کی: میں آپؑ پر قربان یہ کیسے ہے میرے لیئے تفسیر فرمادیں۔فرمایا: اور تباھی ہے ان مشرکین کے لیئے جنہوں نے امام اولؑ کے ساتھ شرک کیا اور وہ آخری آئمہؑ کا کفر کرتے ہیں۔اے ابان صرف اللہ بندوں کو اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے اور جب وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آتے ہیں تو ان پر فرائض فرض کرتا ہے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۳)

فوائد:۔

1. معصومینؑ مشیت الٰہی ہیں اللہ تعالٰی نے ان کی ہر خلقت کو عظیم بنایا (انک لعلی خلق عظیم) آسمان والوں کی ھدایت کیلیئے انؑ کو نور کی صورت میں ظاہر کیا۔زمین والے اس نور کی ایک تجلی بھی نہ برداشت کر سکے تو اللہ تعالٰی نے معصومینؑ کو زمین پر لباس بشری میں نازل فرمایا تا کہ زمین والے زیارت کا شرف حاصل کر سکیں۔
2. امام اول مولا علیؑ کی ولایت میں شرک کرنے والے مقصرین مشرک ہیں اور عملی طور پر وہ امام آخرؑ کے بھی منکر ہیں کیونکہ اگر وہ امام آخرؑ کو حاضر ناظر سمجھیں تو غیر معصوم مقصر مجوسی ملاں کی تقلید نہ کریں۔لہذا مشرک بھی ہوئے اور کافر بھی ٹھہرے اور ھلاکت و تباھی میں گھر گئے۔

❖……❖……❖

٢٥ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ ٢٦
فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا لا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا

يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعۡدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمۡ فِيۡهَا دَارُ الۡخُلۡدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا

كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۲۸﴾

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور (خلل) ڈالو شاید کہ تم غالب آجاؤ۔ تو ہم ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ہے سخت عذاب (کا مزا) چکھائیں گے اور ہم ان کو بدترین اعمال جو وہ کرتے رہے تھے کا ضرور بدلہ دیں گے۔ وہ دوزخ ہے جو اللہ کے دشمنوں کی جزا ہے اس میں ہمیشہ کے لیئے ان کا گھر ہے اس بات کا بدلہ کہ وہ ہماری آیات سے انکار کرتے تھے۔

(فصلت۔26-28)

1. اللہ تعالیٰ کا قول ''اور جن لوگوں نے کفر کیا کہا کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور مچاؤ شاید کہ تم غالب آجاؤ'' یعنی اس کو مذاق اور خرافات قرار دو۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۰)

2. اللہ عزوجل کا فرمان ''تو ہم مزا چکھائیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا'' ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کو ترک کر کے ''شدید عذاب کا'' اس دنیا میں ''اور ہم ضرور بدلہ دیں گے بدترین اعمال کا جو وہ کرتے رہے'' آخرت میں ''وہ آگ جو اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے اس میں ہمیشہ کیلئے ان کا گھر ہے اس بات کا بدلہ کہ وہ ہماری آیات سے انکار کرتے تھے'' اور آیات آئمہؑ ہیں۔ (امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۱)

فوائد:۔

1. قرآن حکیم کو مہجور بنانے کیلئے مقصرین اس دور میں بھی بڑا شور مچاتے ہیں مثلاً مقصر ملاں کہے گا کہ قرآن میں سب کچھ ہے تو نماز کا طریقہ اس میں دکھاؤ یا کہے گا کہ قرآن میں تو صرف پانچ سو آیات احکام شریعت کے متعلق ہیں باقی دین اللہ نے ملاں پر چھوڑ دیا ہے تا کہ ملاں کی دکان چلتی رہے اور اس کے پیٹ کا دوزخ بھرتا رہے حالانکہ لوگ رسول اللہؐ کی وصیت بھول چکے ہیں کہ ثقلین چھوڑ کر جا رہا ہوں یعنی معلم قرآن اور قرآن۔ معصومینؑ کے اقوال کے بغیر نہ قرآن کا ترجمہ سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ ہی تفسیر و تاویل کا پتہ چل سکتا ہے۔ مشیتِ الٰہی اور لسان اللہ ہی جانتے ہیں کہ اللہ بندوں سے کیا چاہتا ہے۔ سب جانتے ہیں اللہ معصومینؑ کی ولایت اور مودت چاہتا ہے۔

❖......❖......❖

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيۡنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ نَجۡعَلۡهُمَا تَحۡتَ اَقۡدَامِنَا لِيَكُوۡنَا مِنَ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ نَحۡنُ اَوۡلِيٰٓـؤُكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمۡ

فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿ؕ۳۱﴾ نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿٪۳۲﴾

اور جن لوگوں نے کفر کیا کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں دکھا ان جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھیں تا کہ وہ خوب ذلیل وخوار ہوں۔ جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لیئے وہ کچھ ہے جس کی تمہارے دل خواہش کریں گے اور اس میں تمہارے لیئے وہ کچھ ہے جو تم طلب کرو گے، یہ ضیافت ہے غفور ورحیم کی طرف سے۔

(فصلت۔29-32)

1. قیامت کے دن سیدہ فاطمہ زہراءؑ کے قاتلوں کو لایا جائے گا پھر ان کو آگ کے کوڑوں سے مارا جائے گا اگر وہ ایک کوڑا سمندروں پر پڑ جائے تو ان کو مشرق سے مغرب تک آگ پکڑ لے اور اگر دنیا کے پہاڑوں پر مارا جائے تو سب پگھل کر راکھ ہو جائیں، پس ان کو اس سے مارا جائے گا۔ پھر امیر المؤمنینؑ کی مخالفت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور ان کو آگ کے کنوئیں میں پھینک کر اوپر سے ڈھکن بند کر دیا جائے گا نہ ان کو کوئی دیکھ سکے گا نہ وہ کسی کو دیکھ سکیں گے تو وہ لوگ جو ان کی ولایت ماننے والے ہوں گے کہیں گے ''اے ہمارے رب ہمیں دکھا ان جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے رکھیں تا کہ وہ ذلیل ترین ہوں'' اللہ عزوجل فرمائے گا ''اور تمہیں آج کے دن (کوئی بات) ہرگز فائدہ نہیں دے سکتی اس لیئے کہ تم نے (بھی) ظلم کیا (لہذا) یقیناً تم دونوں عذاب میں اکٹھے شریک ہو'' (الزخرف۔39)۔ (خلاصہ حدیث۔امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ج ۷۔ص۵۲)

2. جنوں میں سے ابلیس نے دارالندوہ میں رسول اللہؐ کے قتل کی تجویز پیش کی اور لوگوں کو نافرمانی کرا کے گمراہ کر دیا اور پھر رسول اللہؐ کی شہادت کے بعد آیا اور مولا علیؑ کے مخالف کی بیعت کی اور آدمیوں میں سے بھی ایک نے بیعت کی ''ہم انہیں اپنے قدموں تلے رکھیں تا کہ وہ ذلیل ترین ہوں'' پھر امیر المؤمنینؑ کے شیعوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ ثابت قدم رہے'' امیر المؤمنینؑ کی ولایت پر، اللہ فرماتا ہے ''ان پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں'' موت کے وقت ''کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم تمہارے دنیا کی زندگی میں دوست ہیں'' یعنی تمہیں شیطانوں سے بچاتے ہیں ''اور آخرت میں بھی'' یعنی موت کے وقت ''اور اس میں تمہارے لیئے وہ کچھ ہے جس پر تمہارا جی چاہے اور اس میں وہ کچھ ہے جو تم طلب کرو گے'' یعنی جنت میں ''ضیافت ہے غفور ورحیم کی طرف سے''۔ (حدیث معصومؑ) (البرہان۔ج ۷۔ص۵۲)

3. ''پھر ثابت قدم رہے'' امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یعنی ایک امامؑ کے بعد دوسرے امامؑ (کی ولایت) پر ثابت قدم رہے۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۵۳)

فوائد:۔

1. معصومینؑ پر ہاتھوں اور زبانوں سے ظلم کرنے والوں کو دوزخ کے سب سے نچلے ذلیل ترین درجے کے کنوئیں میں پھینک کر اوپر سے ڈھکن سے ڈھک دیا جائے گا۔ ان آگ کے کنوؤں میں ڈھکے جانے والے ڈھکو صاحبان کے مقلدین بھی وہاں آس پاس ہی ہوں گے اور مطالبہ کریں گے کہ ان کو نکالو تا کہ ہم ان گمراہ کرنے والوں کو اپنے پاؤں تلے روند کر ذلیل کریں اور اپنا غصہ نکالیں کیونکہ انہوں نے ہمیں بڑے خوبصورت انداز سے گمراہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا کہ تم ظلم میں شریک تھے لہذا عذاب میں بھی شریک رہو۔ جب اھل بیتؑ کے خلاف ان کی عصمت وطہارت اور عظمت واقتدار پر انہوں نے زبان درازی کی تو تم چپ رہے، جب ایک اور ظالم نے امیر المؤمنینؑ کی ولایت میں شرکت کی ان کے القابات اپنالئے پھر بھی تم چپ رہے، پھر ایک اور ظالم نے حق سیدہؑ کے بارے میں زبان درازی کی تو بھی تم چپ رہے، ظالموں نے عزاداری کے خلاف فتوے دیئے تم

چپ رہے، حلال وحرام کو بدلا بیہودہ فتوے دیئےتم چپ رہےاور یہی کہتے رہے کہ یہ تو ہمارے قابل عزت قابل تقلید علماء ہیں اسلام کی پہچان ہیں لہذا آج ان کے ساتھ ہی آگ میں مزے اڑاؤ۔ ولایت الٰہی چھوڑی ہے تو ولایت ملاں کے اب مزے لو۔

2. جوایک کے بعد دوسرے یعنی تمام معصومینؑ کی ولایت پر قائم رہتے ہیں اورانہی کی اطاعت پر ثابت قدم رہتے ہیں فرشتے ان کو شیطانوں سے بچاتے ہیں ان کو مقصر مجوسی ملاؤں کے جال سے بچاتے ہیں موت کے وقت ان کے استقبال کو جنت کی خوشخبری کے ساتھ آتے ہیں کہ غفور ورحیم کی ضیافت تمہارے لئے تیار ہے۔ ❖......❖......❖

سورۃالشوریٰ

وَلَوْشَآءَ اللّٰـهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

اوراگراللہ چاہتا تو ان سب کوایک ہی امت بنادیتا مگر وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہےاورظالموں کا نہ کوئی ولی ہےاور نہ ہی مددگار۔(الشوریٰ۔8)

1. امام جعفرصادقؑ نے اللہ عزوجل کے فرمان ''اور وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ رحمت ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ ہے ''اورظالموں کا نہ کوئی ولی ہےاور نہ ہی مددگار''۔

(البرہان۔ج ۷۔ص۶۹)

فوائد:۔

1. دین میں جبرنہیں اللہ تعالیٰ نے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں اوران کا نتیجہ جزااورسزا بھی بتا دیا ہے جنت ودوزخ کا انجام بھی بتلا دیا۔اب یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے کہ جو چاہےاللہ کی سبیل اختیار کرلےیعنی ولایت معصومینؑ اختیارکرلےاور جو چاہے غیر معصوم ملاں کی ولایت کو سینے سے لگالے ایسے ظالموں کی بڑی آسان پہچان ہے کہ یاعلیؑ مددسن کر ان کے چہرے پرموت کے آثارنمودار ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ حقیقت میں مولاعلیؑ کی ولایت اور مدد کے قائل نہیں ہوتے جس کا ذکراس آیت میں ہے وہ صرف زبانی کلامی کہتے ہیں کہ ہم بھی مولاعلیؑ کوولی مانتے ہیں مگر وہ تقلید مجوسی ملاؤں کی کرتے ہیں جومولاعلیؑ کی ولایت میں شرک کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَالْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَىْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ ۖ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ
اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ یَذْرَؤُکُمْ فِیْهِ ؕ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ
شَیْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا
وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی
وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ؕ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا
تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ ؕ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ۝

کیا انہوں نے اس کے سوا دوسرے ولی بنا لئے ہیں۔ پس اللہ ہی ولی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس چیز میں بھی تم اختلاف کرو اس کا فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے۔ وہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میرا توکل ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جس نے تمہارے لئے تم میں سے جوڑے بنائے اور جانوروں میں بھی جوڑے بنائے، اس میں تمہیں پھیلاتا ہے۔ کوئی چیز اس کی مثال نہیں ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہ جس کیلئے چاھتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کیلئے چاھتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بیشک وہ ہر چیز جاننے والا ہے۔ اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور جس کی اب ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراھیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ کرنا یہی بات مشرکوں کو ناگوار ہے جس کی طرف تم انہیں دعوت دیتے ہو۔ اللہ اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے جس کو چاھتا ہے اور اپنی طرف راہ کی اسی کو ھدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (الشوریٰ۔ 9۔ 13)

1. نبی اکرمؐ کے پاس یمن کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: ہم آل نوحؑ کے ایک سابقہ بادشاہ کی نسل سے ہیں اور ہمارے نبیؑ کے وصی سامؑ تھے اور اپنی کتاب میں خبر دی کہ ہر نبیؑ کے پاس معجزہ ہوتا ہے اور اس کا وصی اس کا قائم مقام ہوتا ہے تو آپؐ کا وصی کون ہے؟ تو آپؐ نے مولا علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: یا محمدؐ اگر ہم آپؐ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں سامؑ بن نوحؑ دکھا دیں تو آپؐ کریں گے؟ فرمایا: ہاں اللہ کے حکم سے، اور فرمایا: یا علیؑ اٹھو اور ان کے ساتھ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت ادا کرو اور محراب کے پاس زمین پر اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارنا، تو علیؑ گئے اور ان لوگوں کے پاس صحیفہ تھا اور مسجد کے اندر محرابِ رسول اللہؐ میں پہنچے اور دو رکعت ادا فرمائیں پھر کھڑے ہو کر اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھوکر ماری تو زمین پھٹ گئی اور ایک قبر اور تابوت

ظاہر ہوا اور تابوت سے ایک بزرگ کھڑا ہو جس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور وہ اپنے سر سے مٹی جھاڑ رہا تھا اور اس کی ناف تک داڑھی تھی اور اس نے علیؑ پر صلوات پڑھی اور کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ سید المرسلین وانک علیؑ وصی محمدؐ ،سید الوصیین ، میں سامؑ بن نوحؑ ہوں۔ تو انہوں نے اپنا صحیفہ کھولا اور اس (سامؑ) کو ویسا ہی پایا جیسا کہ صحیفہ میں بیان تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ صحیفہ میں سے ایک سورۃ پڑھیں تو سامؑ نے اس میں سے پڑھا اور سورۃ تمام کی پھر مولا علیؑ کو سلام کیا اور پھر سو گئے جیسے پہلے تھے اور زمین مل گئی۔ اور انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا: بیشک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور وہ ایمان لے آئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا'' کیا انہوں نے اس کے سوا دوسرے ولی بنا لئے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں''۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۷۰)

2. ہم پاک خاندان ہیں اور ہمارے فضائل انبیاءؑ کے فضائل ہیں اور ہم اوصیاءؑ کے بیٹے ہیں اور ہم اللہ کی کتاب میں مخصوص ہیں اور ہم لوگوں کی نسبت اللہ کے زیادہ حقدار ہیں اور ہم لوگوں کی نسبت اللہ کی کتاب کے زیادہ حقدار ہیں اور ہم لوگوں کی نسبت اللہ کے دین کے زیادہ حقدار ہیں اور ہم وہ ہیں جن کیلئے اللہ نے اپنے دین کا طریقہ بتایا کہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے'' اس نے تمہارے لئے طریقہ مقرر کیا'' اے آل محمدؐ'' اس دین کا جس کا حکم نوح کو بھی دیا '' اور یقیناً ہم کو وصیت کی جس کا نوحؑ کو حکم دیا'' '' جس کی تمہیں وحی کی ہے'' یا محمدؐ'' اور جس کا حکم ابراھیمؑ کو دیا'' اور اسماعیلؑ کو'' اور موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو'' اور اسحاق اور یعقوب کو۔ پس یقیناً ہم علم رکھتے ہیں اور پہنچاتے ہیں جو ہمیں علم عطا کیا گیا ہے اور ان کا علم سونپا گیا ہے اور ہم انبیاءؑ کے وارث ہیں اور ہم اولی العزم رسولوںؑ کے وارث ہیں'' کہ دین کو قائم کرو'' اے آل محمدؐ'' اور اس میں تفریق نہ کرنا'' اور ایک جماعت رہنا'' یہ بات مشرکین پر بھاری ہے'' جو ولایت علیؑ میں شرک کرتے ہیں'' جس کی طرف تم انہیں دعوت دیتے ہو'' یعنی ولایت علیؑ کی طرف ،مگر اے محمدؐ'' اللہ اس کو اپنی طرف ھدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے'' یعنی جو ولایت علیؑ قبول کرتا ہے۔

(اقتباس حدیث۔امام زین العابدینؑ) (البرہان۔ج ۷۔ص ۷۴)

فوائد:۔

1. اللہ کی ولایت مولا علیؑ کی ولایت ہے یعنی ولایت الٰہی اور ولایت معصومینؑ ایک ہی بات ہے معصومینؑ صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں معصومؑ موت وحیات پر اختیار رکھتا ہے۔ اور ضروری نہیں کہ ابوتراب کسی کی قبر پر جائیں، جہاں سے چاہیں جس کو چاہیں زمین پھاڑ کر نکال لیں۔
2. کلمہ طیبہ ازل سے مکمل ہے جو حضرت سامؑ نے بھی پڑھ کر سنایا مگر مقصرین کے نجس سینوں میں ولایت علیؑ والا کلمہ حلق سے نیچے نہیں اترتا۔
3. جو اللہ کی طرف رجوع کرے یعنی معصومینؑ کو مرجع مانے اللہ اسی کو سیدھے راستے پر قائم رکھتا ہے اور جو معصومینؑ کی مخالفت کرنے والے مجوسی ملاؤں کو اپنا مرجع بنالے ان کو اقرار ولایت علیؑ ناگوار گزرتی ہے اللہ کے نزدیک وہ مشرک ہیں۔
4. اللہ کی سنت اور طریقہ نہیں بدلتا، دین کی بنیاد ازل سے ایک ہی ہے جس کا حکم تمام انبیاءؑ کو دیا گیا وہ بنیاد معصومینؑ کی ولایت ہے۔

❖......❖......❖

اَللّٰهُ لَطِيۡفٌ ۢ بِعِبَادِهٖ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ۞ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ ۚ وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا

وَمَا لَهٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ ﴿۲۰﴾

اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے، جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی میں ہم اضافہ کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے ہم اسی سے کچھ دے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ۔(الشوریٰ۔19-20)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے'' یعنی ولایت امیرالمؤمنینؑ ''جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے'' یعنی امیرالمؤمنینؑ اور آئمہؑ کی معرفت ''اس کی کھیتی میں ہم اضافہ کرتے ہیں'' یعنی ہم اس میں اضافہ کرتے ہیں وہ انؑ کی حکومت میں اپنا حصہ پاتا ہے'' اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے ہم اسی سے کچھ دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کیلئے کوئی حصہ نہیں'' یعنی امام قائمؑ کی معیت میں اس کے لیئے حق کی حکومت میں کوئی حصہ نہیں۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۷۶)

فوائد:۔

1. رزق اور نعمت ولایت علیؑ ہے جو ان لوگوں کو اللہ عطا فرماتا ہے جو ظن اور شک سے نفرت کرتے ہیں اور مخالفین ولایت کی بجائے اللہ سے رجوع کرتے ہیں یعنی باب اللہ پر سر تسلیم سجدے میں رکھ دیتے ہیں اور مجوسیوں کا قلادہ گردن میں نہیں ڈالتے۔
2. جو لوگ معصومینؑ کی معرفت و ولایت کے رزق و نعمت پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں ان کو رجعت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا تا کہ حق کی حکومت دیکھ کر خوش ہوں۔ اور جن لوگوں نے منکرین ولایت اور دشمنان عزاداری کو اپنا پیر و مرشد بنا لیا ہے اور قرآن و سنت کو پس پشت ڈال دیا ہے ان کو بھی رجعت میں اٹھایا جائے گا مگر فرق یہ ہے کہ ان کو حصہ دینے کی بجائے ذوالفقار سے دو حصے کر دیا جائے گا۔

❖......❖......❖

اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمۡ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ ۚ لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِىۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ؕ وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً

نَزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

کیا ان کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی؟ اور اگر فیصلہ کن کلمہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا اور بیشک ان ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔ تم دیکھو گے یہ ظالم اپنے ان اعمال (کے انجام) سے ڈر رہے ہوں گے جو انہوں نے کمائے تھے اور وہ ان پر واقع ہونے والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیئے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے جو کچھ بھی چاہیں گے اپنے رب کے ہاں پائیں گے یہی بہت بڑا فضل ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے ہیں اور صالح اعمال کرتے ہیں (اے حبیبؐ) کہہ دو میں تم سے اس (کار رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے قربیٰ کی مودت کے اور جو کوئی بھلائی کمائے گا ہم اس کے لئے اس میں اضافہ کر دیں گے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔ کیا وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے پس اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگا دے اور اللہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور اپنے کلموں سے حق کو ثابت کرتا ہے بیشک وہ سینوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

(الشوریٰ۔21۔24)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور اگر فیصلہ کن کلمہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا اور بیشک ان ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ اگر اللہ عزوجل کا ان کے بارے میں پہلے سے امر طے شدہ نہ ہوتا تو امام قائمؑ ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑتے۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۷۷)

2. کلمہ امام ہے اور اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''اور کلمہ باقیہ کو ان کے بعد آنے والوں کیلئے قرار دیا تا کہ ان کو دوبارہ اٹھایا جائے'' یعنی امامت۔ پھر فرمایا ''اور بیشک ظالمین'' یعنی وہ لوگ جنہوں نے اس کلمہ پر ظلم کیا ''ان کے لئے دردناک عذاب ہے'' پھر فرمایا ''تم دیکھو گے کہ ظالم'' آل محمدؐ کے حق پر ظلم کرنے والے ''ڈر رہے ہوں گے جو انہوں نے کمایا'' یعنی خائف ہوں گے کہ جن اعمال کا انہوں نے ارتکاب کیا ''اور وہ ان پر واقع ہوگا'' جس سے وہ خوف کھاتے تھے۔ پھر اللہ نے ان لوگوں کا ذکر کیا جو کتابوں پر ایمان لائے اور ان کا اتباع کیا تو فرمایا ''اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیئے وہ جنتوں کے باغوں میں ہوں گے ان کے لئے جو وہ چاہیں گے ان کے رب کے ہاں موجود ہے یہی بہت بڑا فضل ہے یہی وہ چیز ہے جس کی اللہ اپنے بندوں کو بشارت دیتا ہے جو ایمان لائے'' اس کلمہ پر ''اور صالح اعمال کرتے رہے'' جن کا ان کو حکم دیا گیا۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۷۷)

3. امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ مہاجرین اور انصار رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہؐ آپ کو خرچ کرنے کے لیئے سامان کی ضرورت ہے اور آپؐ کے پاس وفود بھی آتے ہیں یہ ہمارے مال اور جانیں حاضر ہیں جو چاہیں فیصلہ کریں اس میں جو چاہیں عطا کر دیں جو چاہیں رکھ لیں بغیر کسی حرج کے۔ تو اللہ عزوجل نے روح الامین کو نازل فرمایا اور کہا: اے محمدؐ ''کہہ دو میں تم سے اس (کار رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے میرے

قربیٰ کی مودت کے‘‘ یعنی تم میرے بعد میرے قرابتداروں سے مودت کرنا، جب وہ چلے گئے تو منافقوں نے کہا جو رسول اللہؐ نے ہم پر بوجھ ڈالا ہے اسے ترک کرتے ہیں اس کو تو ہمارے سامنے صرف اس لیئے پیش کیا ہے تا کہ اپنے بعد اپنے قرابتداروں کے ذریعے ہمیں ذلیل کریں یہ تو کوئی چیز نہیں مگر اس کو بیٹھے بیٹھے گھڑ لیا ہے۔ اور یہ انہوں نے بہت بڑی بات کہی تو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ’’کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے۔ ان سے کہو اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم میرے بارے میں اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے اور وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم اس بارے میں بنا رہے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ کافی ہے اور وہ غفور و رحیم ہے۔ (الاحقاف۔8) تو نبی اکرمؐ نے ان کو بلایا اور پوچھا: یہ بات کس نے کی ہے؟ تو وہ کہنے لگے اللہ کی قسم ہم میں سے کچھ نے یہ سخت باتیں کی ہیں جسے ہم ناپسند کرتے ہیں تو رسول اللہؐ نے ان کو یہ آیات سنائیں تو وہ رونے لگے اور شدید آہ و بکا انہوں نے کی، تو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ’’وہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے اور جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں‘‘۔ (البرہان۔ج ۷۔ص۸۲)

4. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت ’’کہہ دو میں اس (کار رسالت) کے اجر کا تم سے کوئی سوال نہیں کرتا سوائے میرے قربیٰ کی مودت کے‘‘ رسول اللہؐ پر نازل ہوئی تو رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر ایک فرض فرض کیا ہے تو کیا تم اس کے لیئے تیار ہو؟ ان میں سے کسی ایک نے بھی جواب نہ دیا تو آپؐ پلٹ آئے، پھر جب دوسرا دن ہوا تو کھڑے ہو کر پھر وہی فرمایا پھر تیسرے دن ان میں کھڑے ہوئے اور اسی طرح فرمایا تو کوئی ایک بھی نہ بولا۔ تو فرمایا اے لوگو یہ بات نہ سونے کے متعلق ہے اور نہ چاندی کے اور نہ کھانے کے متعلق ہے اور نہ پینے کے۔ پھر وہ کہنے لگے: اَب بتا دیں۔ فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے ’’کہہ دو میں تم سے اس کا اجر نہیں مانگتا سوائے میرے قربیٰ کی مودت کے‘‘ انہوں نے کہا: اس کو ہم قبول کرتے ہیں، اللہ کی قسم اس کو وفا نہ کیا مگر سات افراد نے: سلمان اور ابوذر اور عمار اور مقداد بن اسود کندی اور جابر بن عبداللہ انصاری اور رسول اللہؐ کا غلام ثبیت اور زید بن ارقم۔ (البرہان۔ج ۷۔ص۸۳)

5. رسول اللہ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کو مختلف شجروں سے پیدا کیا اور مجھے اور علیؑ کو ایک شجر سے خلق فرمایا پس میں اس کی جڑ ہوں اور علیؑ اس کی شاخ (تنا) ہیں اور فاطمہؑ اس کا شگوفہ ہیں اور حسنؑ و حسینؑ اس کا پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں، جس نے اس کی شاخوں کو پکڑ لیا نجات پا گیا اور جس نے کج روی کی ھلاک ہو گیا اور اگر ایک بندہ صفا اور مروہ کے درمیان اللہ کی ایک ہزار سال عبادت کرلے پھر ایک ہزار سال پھر ایک ہزار سال حتیٰ کہ سوکھی مشک کی طرح ہو جائے مگر ہماری محبت نہ رکھتا ہو تو اللہ اسے آگ میں ناک کے بل پھینک دے گا، پھر فرمایا: ’’کہہ دو میں تم سے اس (کار رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے میرے قربیٰ کی مودت کے‘‘ (البرہان۔ج ۷۔ص۸۶)

6. جب یہ آیت نازل ہوئی تو پوچھا گیا: یا رسول اللہ آپؐ کے قرابتدار کون ہیں جن کی مودت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ فرمایا: علیؑ اور فاطمہؑ اور انؑ کے بیٹےؑ۔ (البرہان۔ج ۷۔ص۸۶)

فوائد:۔

1. اگر اللہ نے ظالموں کو امتحان کے لیئے مہلت نہ دی ہوتی تو اَب تک اللہ کے حکم سے امامؑ ظالموں کا صفایا کر چکے ہوتے، جب ظالموں کی نسل میں کوئی نیک آدمی پیدا ہونے والا نہ رہے گا تو امام قائمؑ ظہور فرما کر باطل و طاغوت کا صفایا کر دیں گے۔

2. کلمہ آئمہؑ ہیں ان کی ولایت و امامت ہے، جو لوگ اس کلمہ طیبہ پر ظلم کرتے ہیں یعنی زبان سے اسکے ٹکڑے کرتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ ’’علیؑ ولی اللہ‘‘ اس کلمے کا جزو نہیں ہے ان ظالموں کے لیئے دردناک عذاب ہے، اور وہ اپنے دلوں میں جانتے ہیں اور خوفزدہ بھی ہیں کہ ان پر حارث بن نعمان کی طرح عذاب واقع ہوگا۔

3. جو لوگ مکمل کلمہ طیبہ پر ایمان لا کر اللہ کی کتابوں (قرآن و احادیث) کا اتباع کرتے ہیں یعنی مقصر ملاں کے فتاویٰ ظنی پر مبنی کتاب پر عمل نہیں کرتے وہی اللہ کے فضل سے جنت کے باغوں میں من پسند کی زندگی گزاریں گے۔

4. آدمؑ سے خاتمؐ تک کی تبلیغ ھدایت کا نچوڑ معصومینؑ کی مودت ہے ولایت علیؑ ہے۔ ولایت علیؑ کے بغیر ہزاروں سالوں کی عبادت بھی دوزخ سے ہرگز نہیں بچا سکتی، ذکر علیؑ

کے بغیر عبادت دوزخ کی ضامن ہے۔

❖......❖......❖

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝

اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان لوگوں پر تو کوئی راہ (کھلی) نہ تھی، راہ تو صرف ان لوگوں پر (کھلی) تھی جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور کسی حق کے بغیر زمین میں بغاوت کرتے ہیں ان لوگوں کے لیئے دردناک عذاب ہے، البتہ جو شخص صبر کرے اور معاف کردے تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا اللہ کے بعد کوئی ولی نہیں اور تم دیکھو گے کہ ظالم جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ اور تم دیکھو گے کہ جب یہ پیش کیئے جائیں گے تو ذلت سے جھکے جارہے ہوں گے اور وہ چھپی چھپی نگاہوں سے دیکھیں گے، اور جو لوگ ایمان لائے تھے کہیں گے کہ بیشک خسارہ اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈال دیا، خبردار ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہوں گے، اور ان کا کوئی ولی نہ ہوگا جو اللہ

کے علاوہ ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لیئے کوئی (نجات کی) سبیل نہیں۔(الشوریٰ۔41-46)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ''اور جو ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے'' یعنی القائمؑ اور انؑ کے اصحاب ''ان لوگوں کیلیئے کوئی راستہ نہیں'' اور جب قائمؑ قیام فرمائیں گے تو بنی امیہ، جھٹلانے والوں اور ناصبیوں سے وہؑ اور انؑ کے اصحاب بدلہ لیں گے اور یہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول ہے ''راستہ تو صرف ان کیلیئے تھا جو لوگوں پر ظلم کرتے اور بغیر کسی حق کے زمین میں بغاوت کرتے ان لوگوں کے لیئے دردناک عذاب ہے'' پھر یہ بھی فرمایا ''اور تم دیکھو گے کہ ظالمین'' جنھوں نے آل محمدؐ کے حق پر ظلم کیا ''جب وہ عذاب دیکھیں گے'' اور علیؑ اس پہلو سے عذاب ہے کہ اس کی وجہ سے عذاب ہوا کیونکہ وہ جنت اور دوزخ تقسیم کرنے والا ہے ''وہ کہیں گے کہ کیا واپسی کی کوئی راہ ہے؟'' تاکہ پھر علیؑ سے محبت اختیار کر لیں ''اور تم دیکھو گے کہ جب یہ اس کے سامنے پیش کیئے جائیں گے تو ذلت سے جھکے جا رہے ہوں گے'' علیؑ کے سامنے ''وہ دیکھیں گے'' یعنی آل محمدؐ اور انؑ کے شیعہ ''بیشک خسارہ اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈال دیا خبردار بیشک ظالم لوگ دائمی عذاب میں رہیں گے'' جنھوں نے آل محمدؐ کے حق پر ظلم کیا، اللہ کی قسم ناصبیوں کا مطلب وہ لوگ ہیں جنھوں نے امیر المؤمنینؑ اور انکی ذریتؑ کے خلاف عداوت نصب کی اور جھٹلانے والے ''اور ان کا کوئی ولی نہ ہوگا جو اللہ کے علاوہ ان کی مدد کرے اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لیئے کوئی راہ نجات نہیں''۔(البرہان۔ج ۷۔ص۹۴)

فوائد:۔

1. جب امام قائمؑ قیام فرمائیں گے تو جھوٹے ناصبیوں سے بدلہ لیں گے کیونکہ ناصبوں نے معصومینؑ کے حق کے خلاف عداوت نصب کی، ولایت علیؑ کے سامنے ولایت ملاں نصب کی، مولا علیؑ کے مخصوص القابات چھین لیئے اور خود امام اور آیت اللہ العظمیٰ بن بیٹھے، امام مظلومؑ کی عزاداری روکنے کیلیئے فتوے دیئے خون کا پرسہ دینے والوں کے زخموں پر نمک چھڑکا اور قید خانوں میں بند کیا، حق سیدہ فاطمہ زہراءؑ کا انکار کیا، یہی وہ ناصبی ہیں جن کا تفصیل سے امامؑ نے پول کھولا ہے کہ یہ ناصبی شیعہ علماء کا لبادہ اوڑھ کر ہمارے فضائل گھٹائیں گے اور پھر اس پر اضافہ کرتے چلے جائیں گے جس سے ہم مبرا ہیں یہ لوگ فوج یزید سے بدتر ہیں، یہ ناصبی خود بھی خسارے میں ہیں اور اپنے مقلدین کو بھی انہوں نے ہلاکت وخسارے میں ڈال دیا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ الزخرف

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور بیشک وہ ام الکتاب میں ہمارے ہاں یقیناً علی حکیم ہے۔ (الزخرف۔4)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''صراط مستقیم'' کے بارے میں فرمایا کہ وہ امیر المؤمنینؑ ہیں اور ان کی معرفت ہے اور اس کی دلیل کہ وہ ہی امیر المؤمنینؑ ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ''اور بیشک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک یقیناً علی حکیم ہے''۔(البرہان۔ج ۷۔ص۱۰۶)

2. اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

(البرہان۔ج ۷۔ص۱۰۶)

فوائد:۔

1. دشمنانِ ولایت کوششوں کے باوجود مولا علیؑ کے نام قرآن سے نہ مٹا سکے تو اَب شیطان نے اپنے وکیلوں کو یعنی مقصر ملاؤں کو نیا سبق پڑھایا کہ مولا علیؑ کا نام مٹ نہیں سکتا مگر اس کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کرو اور مقلدین کو بتاؤ کہ علیؑ کا نام کلمے، آذان، اقامت کا جزو نہیں ہے بلکہ شیعوں کو علیؑ کا نام لینے کی عادت (شعارِ شیعہ) سی پڑ گئی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مکاری کا یہ جواب دیا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ قدر ضرور پڑھو تا کہ جو لوگ طوعاً نماز میں ذکرِ علیؑ نہیں کرنا چاہتے وہ کرہاً ضرور کریں کیونکہ ان سورتوں میں مولا علیؑ کا ذکر ہے معصومینؑ کا ذکر ہے۔ ❖......❖......❖

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۲۸

اور باقی رہنے والے کلمہ کو اس کی اولاد میں قرار دیا تا کہ وہ (لوگ) اس کی طرف رجوع کریں۔ (الزخرف۔28)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور باقی رہنے والے کلمے کو اس کی پشت میں قرار دیا'' کے بارے میں فرمایا کہ وہ امامت ہے جس کو اللہ عزوجل نے مولا حسینؑ کی پشت میں قرار دیا جو قیامت کے دن تک باقی رہے گی۔

(البرہان۔ج ۷۔ص۱۱۴)

فوائد:۔

1. اس آیت کا ذکر سورۃ الشوریٰ کی آیات 21-24 کے ذیل میں بھی گذر چکا ہے۔
2. یہ باقی رہنے والا کلمہ اور اللہ کا نورِ ھدایت امامِ قائمؑ ہیں جن کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے، آئمہ طاہرینؑ کعبہ کی مثل ہیں لوگوں کو ان کے حضور حاضر ہونے کا حکم ہے وہ لوگوں کے پاس نہیں آتے، جو ھدایت چاہتا ہے وہ باب اللہ پر سرِ تسلیم سجدے میں رکھ دے تو ھدایت مل جائے گی۔
3. اور جو لوگ اس باقی رہنے والے کلمہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے خود ساختہ مقصر مرجع کے سامنے ماتھا ٹیک دیں ان کو اللہ منہ کے بل آگ میں پھینک دے گا جس کا ایندھن بت (منکرِ ولایت مرجع) اور انسان (اندھے مقلد مقصرین) ہیں۔

❖......❖......❖

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝۴۱

پس اگر ہم تمہیں لے جائیں تو پھر بھی ہم ان سے انتقام لینے ہی والے ہیں۔ (الزخرف۔41)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اے محمدؐ پس اگر ہم تمہیں مکہ سے مدینہ لے جائیں تو پھر اس کی طرف واپس لائیں گے اور علیؑ بن ابی طالبؑ کے ذریعے ان سے انتقام لیں گے۔ (البرہان۔ج ۷۔ص۱۲۶)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ کو تنگ کر کے مکہ سے نکالنے والوں سے مولا علیؑ نے انتقام لیا، اور مولا علیؑ کے ذکر کو نماز اور عبادات سے نکالنے والے ناصبیوں مقصروں سے امام زمانہؑ انتقام لیں گے۔ ❖......❖......❖

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۳ وَاِنَّهٗ

لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ج وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ۝۴۴

پس تم اس کو تھامے رہو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک تم صراط مستقیم پر ہو، اور بیشک یہ ذکر ہے تمہارے لیئے اور تمہاری قوم کیلئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔(الزخرف۔43-44)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کی طرف وحی کی ''پس تم اس کو تھامے رہو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک تم صراط مستقیم پر ہو'' یعنی بیشک تم ولایت علیؑ پر ہو اور علیؑ ہی صراط مستقیم ہے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۲۹)
2. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''پس تم اس کو تھامے رہو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۲۹)
3. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور بیشک یہ تمہارے لیئے اور تمہاری قوم کے لیئے ذکر ہے اور عنقریب تم سے سوال کیا جائے گا'' کے بارے میں فرمایا کہ ذکر قرآن ہے اور ہم اسؐ کی قوم ہیں اور ہم مسئول ہیں۔
(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۳۰)

فوائد:۔

1. ذکر رسول اللہؐ ہیں مولا علیؑ ہیں قرآن ہے۔ قرآن حکیم صامت ہے معصومینؑ قرآن ناطق ہیں، ولایت علیؑ اللہ کی وہ عظیم نعمت اور امانت ہے جس سے متمسک رہنے کی تمام انبیاءؑ کو وصیت کی گئی ہے، قرآن ذکر ولایت ہے اس کو پس پشت ڈالنے والوں کے لیئے ہلاکت ہے۔

❖.....❖.....❖

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝۴۵

اور تم سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے ان سب سے پوچھ لو کیا ہم نے رحمان کے علاوہ بھی کوئی معبود بنائے تھے کہ ان عبادت کی جائے۔(الزخرف۔45)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب میں آسمانوں کی طرف معراج پر گیا تو میرے ساتھ سفر پر جبرائیلؑ بھی چوتھے آسمان پر پہنچا تو وہاں میں نے سرخ یاقوت کا بیت دیکھا۔ تو جبرئیلؑ نے کہا یا محمدؐ یہ بیت معمور ہے جس کو اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے خلق فرمایا، پس آپؐ اس میں نماز پڑھائیں، پس میں نماز کے لیئے کھڑا ہوا اور اللہ نے نبیوںؑ اور رسولوںؑ کو جمع کیا تو جبرئیلؑ نے ان کی صفیں بنائیں پھر میں نے ان کو نماز پڑھائی جب میں نے سلام پڑھا تو میرے رب کی طرف سے مجھے پیغام ملا کہ یا محمدؐ تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے کہ رسولوں سے پوچھو: مجھ سے پہلے کس چیز پر تمہیں بھیجا گیا؟ تو میں نے پوچھا؟ انہوں نے کہا: تمہاری ولایت پر اور علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت پر اور یہی اللہ کا قول ہے ''اور تم سے قبل ہم نے جتنے رسول بھیجے ان سے پوچھ لو''۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۳۵)
2. امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ ولایت علیؑ تمام انبیاءؑ کے صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے اور اللہ نے کسی بھی رسولؑ کو ہرگز مبعوث نہ فرمایا مگر محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی وصایت کے ساتھ۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۳۵)

3. رسول اللہؐ نے جابر سے پوچھا: اے جابر کون سے بھائی افضل ہوتے ہیں۔ اس نے عرض کہ: ایک باپ اور ماں سے بیٹے۔ تو فرمایا: بیشک تمام انبیاءؑ میرے بھائی ہیں اور میں ان سب میں افضل ہوں اور بھائیوں میں سے سب سے محبوب علیؑ بن ابی طالبؑ ہے اور وہ میرے نزدیک انبیاءؑ سے افضل ہے پس جس نے گمان کیا کہ انبیاءؑ اس سے افضل ہیں تو یقیناً اس نے کفر کیا کیونکہ میں نے علیؑ کو بھائی نہیں بنایا مگر یہ کہ میں اس کی فضیلت کا علم رکھتا ہوں۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۳۶)

4. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں جو اس کا پیغام پہنچاتا ہے اور تم وجہ اللہ ہو جس پر ایمان لایا جاتا ہے پس میری کوئی نظیر نہیں سوائے تیرے اور تیری کوئی مثال نہیں سوائے میرے۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۳۶)

فوائد:۔

1. ولایت معصومینؑ کے اقرار سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو نبوت عطا فرمائی۔ مجوسی ملاں اسی اقرار ولایت کو اصول دین اور فروع دین سے نکالنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

2. ولایت علیؑ تمام آسمانی کتب میں فرض قرار دی گئی اور تمام امتوں کو اس پر ایمان لانے اور اقرار کرنے کا حکم دیا جاتا رہا۔ جو ولایت علیؑ سے انکار کرتا رہا ہلاک ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔

3. مجوسی ملاں آخری سجدے میں اپنا ذکر تو کرتا ہے اور مولا علیؑ جو تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں کے ذکر سے نماز کو باطل قرار دیتا ہے یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کر کے کفر کرتا ہے۔

❖......❖......❖

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝

اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو یکا یک تیری قوم اس پر شور مچانے لگی اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ۔ یہ بات انہوں نے محض کج بحثی کیلئے بیان کی ہے بلکہ یہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ۔ وہ صرف ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے مثال بنا دیا۔ اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے بنا دیں جو زمین میں جانشین ہوں۔ (الزخرف۔ 57۔ 60)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ایک دن جب رسول اللہؐ تشریف فرما تھے کہ امیرالمؤمنینؑ آئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک تم میں عیسیٰؑ بن مریم کی شباھت ہے اگر میری امت کا ایک گروہ تمہارے بارے میں وہ نہ کہتا جو نصاریٰ نے عیسیٰؑ بن مریمؑ کے بارے میں کہا تو میں تمہارے بارے میں ضرور وہ بیان کرتا کہ لوگوں کی اکثریت نہ گذرتی مگر تیرے قدموں کے تلے سے مٹی اٹھا لیتی اور وہ اس کی بدولت برکت کی دعائیں کرتے۔ پس ابو داور مغیرہ بن شعبہ اور

کچھ قریشی غصے میں آ گئے اور کہنے لگے یہ تو راضی نہیں ہوتا مگر اپنے چچا کے بیٹے کو عیسیٰؑ بن مریمؑ کی مثال بنا دیا۔ تو اللہ نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمایا ''اور جب ابن مریمؑ کی مثال دی گئی یک لخت تیری قوم اس پر شور مچانے لگی اور وہ کہنے لگے کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ۔ یہ بات انہوں نے صرف کج بحثی کیلئے کی ہے بلکہ وہ ہے ہی جھگڑالو قوم۔ وہ صرف ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے مثال بنا دیا اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے'' یعنی بنی ھاشم میں سے ''فرشتے بنا دیں جو زمین میں جانشین ہوں''۔

حارث بن عمرو فہری غصے میں آ گیا اور کہنے لگا: اے اللہ اگر یہ حق ہے تمہاری طرف سے کہ بنی ھاشم بادشاھوں کی طرح ایک کے بعد دوسرا وارث ہوں گے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب لے آ۔ تو اللہ نے حارث کی گفتگو نازل کی اور آپؐ پر یہ آیت نازل کی ''اور اللہ ان پر عذاب کرنے والا نہیں جبکہ آپؐ ان میں موجود ہیں اور نہ اللہ ان پر عذاب کرنے والا ہے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں'' (الانفال۔33)۔ تو آپؐ نے اس سے فرمایا: اے ابن عمرو یا تو توبہ کر لو اور یا یہاں سے چلے جاوَ۔ اس نے کہا: اے محمدؐ بلکہ سارے قریش کو کچھ نہ کچھ بنا دو جو تمہارے اختیار میں ہے تاکہ بنو ھاشم تمام عرب وعجم پر مکرم ہو جائیں۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یہ میری طرف سے نہیں ہے یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا: یا محمدؐ میرا دل توبہ پر نہیں مانتا البتہ میں آپؐ کے پاس سے چلا جاتا ہوں پھر اپنی سواری منگوا کر اس پر سوار ہو گیا جب مدینہ سے باہر پہنچا تو پتھر آیا اور اس کے سر پر لگا۔ تو اسی وقت نبی اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی ''ایک سائل نے واقع ہونے والا عذاب مانگا جو ولایت علیؑ سے کفر کرنے والوں کیلئے ہوتا ہے جس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا معارج والے اللہ کی طرف سے'' تو رسول اللہؐ نے اپنی ارد گرد جو منافق تھے ان سے کہا: جاوَ اپنے ساتھی کی طرف کہ یقیناً جو فیصلہ اس نے چاہا تھا وہ اس پر آ گیا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے ''اور انہوں نے فیصلہ چاہا اور ہر جابر اور دشمنِ حق نامراد ہو گیا'' (ابراھیم۔15) (البرہان۔ج ۷۔ص ۱۴۰)

2. کچھ لوگ نبی اکرمؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا محمدؐ بیشک عیسیٰؑ بن مریمؑ مردے کو زندہ کرتے تھے پس ہمارے لئے بھی مردہ زندہ کریں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا: تم کس کو زندہ کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم فلاں شخص کو چاہتے ہیں اور اس کی موت کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ تو آپؐ نے علیؑ بن ابی طالبؑ کو بلایا اور کچھ کہا جو معلوم نہیں اور فرمایا: ان کے ساتھ مردے تک جاوَ اور اس کو اسکے اور اسکے والد کے نام سے پکارنا۔ پس وہ ان کے ساتھ گئے اور اس مرد کی قبر پر جا کر کھڑے ہوئے اور پکارا: یا فلاں بن فلاں تو مردہ اٹھا تو انہوں نے اس سے سوال کئے پھر وہ اپنی قبر میں واپس لیٹ گیا پھر وہ واپس پلٹے اور کہنے لگے یہ تو بنی عبد المطلبؑ کے عجائب میں سے ہے تو اللہ نے نازل فرمایا ''اور جب ابن مریمؑ کی مثال بیان کی گئی تو یکدم تمہاری قوم شور مچانے لگی'' یعنی مذاق اڑانے لگی۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۱۴۲)

3. مولا علیؑ نے فرمایا کہ ایک دن میں نبی اکرمؐ کے پاس گیا تو قریش کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، مجھے دیکھا تو فرمانے لگے: یا علیؑ تمہاری مثال اس امت میں عیسیٰؑ بن مریمؑ کی مثال ہے۔ ایک قوم تم سے محبت کرے گی تو تمہاری محبت میں حد سے بڑھ جائے گی تو ھلاک ہو جائے گی اور ایک قوم بغض کرے گی اور تمہارے بغض میں حد سے بڑھ جائے گی تو ھلاک ہو جائے گی اور ایک قوم میانہ روی اختیار کرے گی تو نجات پا جائے گی۔ یہ بات ان لوگوں پر گراں گزری اور مذاق کرنے لگے اور انہوں نے کہا: اب اس کو انبیاء ورسل کی شبیہہ قرار دیتا ہے۔ تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۴۴)

فوائد:۔

1. فضائل مولا علیؑ سن کر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس سے زیادہ لات وعزیٰ اور وہ بت جن کی ہم جاھلیت میں پوجا کرتے تھے زیادہ پسند ہیں۔ وہ لوگ تمام اھل بیتؑ کے فضائل وعظمت سے حسد کرتے تھے۔ ان لوگوں کی اولاد بھی وہی رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ ولایت علیؑ کے متعلق واضح آیات واحادیث سننے کے باوجود پھر کہہ دیتے ہیں مگر ہم تو مجوسی مقصر ملاں کی بات مانیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ مردہ زندہ کریں تو خوش ہوتے ہیں مگر مولا علیؑ مردے کو زندہ اور زندہ کو مردہ اور جنس اور نوع تبدیل کریں تو منہ پر مردنی چھا جاتی ہے۔

2. خاندانِ نبوت نور کا گھرانہ ہے معصومینؑ لباس بشری میں نازل ہوئے تا کہ لوگ زیارت کا شرف حاصل کریں وہ چاہیں تو ملکوتی لباس پہن لیں، یا نور کا لباس پہن لیں مگر تجلی کون برداشت کرے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ معصومینؑ دراصل مشیتِ الٰہی ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو بنی ھاشم کو ملائکہ بنا کر زمین کا حاکم کردے۔

3. وہ قوم جس نے مولا علیؑ کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے ان کو اللہ کہا اور اپنی طرف سے محبت میں حد سے گذر گئے دراصل انہوں نے مولا کی نافرمانی کی وہ نصیری کہلائے۔ دوسری قوم جو مولاؑ سے بغض وحسد کرتی ہے منہ زبانی تو کہتے ہیں کہ ہم بھی مولا علیؑ سے محبت کرتے ہیں ان کی ولایت پر ایمان رکھتے ہیں مگر اقرار ولایت کو کلمہ کا جزو بھی نہیں مانتے مولا علیؑ کی ولایت میں شرک کرتے ہیں انکے القابات اپنے لئے جائز قرار دیتے ہیں اور قرآن وسنت کی بجائے من گھڑت علوم کی ترویج کرتے ہیں۔ تیسری قوم شیعہ مومنین میانہ رو ہے جو معصومینؑ کو مشیت الٰہی مانتے ہیں۔ اللہ اور معصومینؑ کو جدا نہیں کرتے یعنی اللہ اور معصومینؑ کی رضا اور ارادہ ایک ہے۔ معصومینؑ جو فرماتے ہیں اور عمل کرتے ہیں وہ اللہ کی منشا سے ہوتا ہے مومنین کا کام ان احکامات کی بلا چوں وچراں اطاعت کرنا ہے یہی قوم نجات یافتہ ہے۔

❖......❖......❖

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اور یقیناً وہ قیامت کی شناخت ہے پس تم اس کے بارے میں شک نہ کرو اور میرا اتباع کرو یہی صراط مستقیم ہے اور شیطان تم کو (اس سے) نہ روک دے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (الزخرف۔61۔62)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

کیا وہ صرف ساعت کا انتظار کررہے ہیں کہ اچانک ان پر آجائے اور ان کو شعور بھی نہ ہو۔
(الزخرف۔66)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: اور یقیناً علیؑ تمہارے لئے اور تمہاری قوم کیلئے ساعت کا علم ہے اور عنقریب تم سے لازمی علیؑ بن ابی طالبؑ کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (البرہان۔ج۷۔ص۱۴۴)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور یقیناً وہ ساعت کی نشانی ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ تم اس امت کے علم (ھدایت) ہو پس جس نے تمہارا اتباع کیا نجات پا گیا اور جس نے تمہیں چھوڑا ھلاک ہوگیا گمراہ ہوگیا۔ (البرہان۔ج۷۔ص۱۴۵)

3. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''کیا وہ صرف ساعت کا انتظار کررہے ہیں کہ اچانک ان پر آجائے'' کے بارے میں فرمایا کہ وہ قیام قائمؑ کی ساعت ہے جو ان پر اچانک آجائے گی۔ (البرہان۔ج۷۔ص۱۴۵)

فوائد:۔

1. ساعت کا مطلب قیامت بھی ہے اور ظہور قائمؑ کا وقت بھی ہے۔ معصومینؑ کو سب کا علم ہے۔ انسانوں کا نہ فائدہ ہے نہ حق بنتا ہے کہ ساعت کے وقت کے متعلق دریافت کریں کیونکہ مخلوق کا مقصدِ تخلیق اطاعت ہے اور معصومینؑ کا حق ولایت وحکمرانی ہے۔

دین الٰہی کی شناخت، نشانی علم ھدایت مولا علیؑ ہیں انکی ولایت ومودت ہے۔ مجوسی ملاں ولایت علیؑ کے ذکر کو اپنے منہ کی پھونکوں سے مٹا کر دین الٰہی کی شناخت ختم کرنا چاہتا ہے

مگر اللہ قادر مطلق کا ارادہ حاوی ہے کہ وہ اپنا نور مکمل کر کے رہے گا۔

❖......❖......❖

وَ مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَ لٰكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ۞ وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ۞ لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ۞ اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ۞ اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰىهُمۡ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ۞

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود (اپنے اوپر) ظلم کرتے تھے۔ اور وہ پکاریں گے اے مالک! تیرا رب ہمارا خاتمہ ہی کر دے۔ وہ کہے گا: تم (یوں ہی) پڑے رہو گے۔ یقیناً ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔ کیا ان لوگوں نے کسی امر کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہم بھی ایک فیصلہ کر رہے ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور ان کی سرگوشیاں نہیں سنتے۔ کیوں نہیں۔ اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس لکھ رہے ہیں۔ (الزخرف۔76۔80)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظالم ہیں'' کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا کہ انہوں نے اھل بیتؑ کی ولایت ترک کر دی بلکہ وہ خود ظلم کرتے تھے۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۴۸)

2. پھر اھل دوزخ کی ندا بیان کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے ''اور وہ پکاریں گے اے مالک (خازنِ دوزخ) تمہارا رب ہم پر فیصلہ کر دے'' یعنی ہمیں موت دے دے تو مالک کہے گا'' تم یوں ہی رہو گے'' پھر اللہ فرمائے گا ''یقیناً تمہارے پاس حق آیا'' یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ ''لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے'' یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ کو اور دلیل کہ ولایت امیر المؤمنینؑ حق ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''اور کہہ دو حق میرے رب کی طرف سے ہے'' یعنی ولایت علیؑ ''پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کر دے بیشک ہم نے '' آل محمدؑ کے حق پر ''ظلم کرنے والوں کیلئے آگ تیار کر رکھی ہے'' (البرہان۔ج ۷۔ص ۱۴۸)

3. نبی اکرمؐ نے بعض صحابہ کو حکم دیا کہ علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو تو ایک شخص کہنے لگا: نہیں اللہ کی قسم اھل بیتؑ میں نبوت اور امامت کبھی بھی جمع نہ ہونے دیں گے تو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا'' کیا انہوں نے ایک امر کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہم بھی ایک فیصلہ کر رہے ہیں، کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور ان کی سرگوشیاں نہیں سنتے۔ کیوں نہیں۔ اور ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس لکھ رہے ہیں'' (البرہان۔ج ۷۔ص ۱۵۰)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کو ترک کرنے والے خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں پھر دوزخ میں موت بھی مانگیں گے تو نہیں ملے گی، دائمی عذاب میں رہیں گے۔ مقصر مجوسی ملاں بھی نبوت و امامت کو اھل بیتؑ میں جمع نہیں دیکھ سکتا۔ لہذا نبوت کا دعویٰ قادیانی مرزائیوں نے کر لیا اور مجوسیوں نے ولایت و امامت کا دعویٰ کر لیا۔

سورة الدخان

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝

حٰمٓ۔قسم ہے کتاب مبین کی۔ بیشک ہم نے اسے لیلہ مبارکہ میں نازل فرمایا کیونکہ ہم خبردار کرنے والے تھے اس میں تمام امر حکیم صادر کئے جاتے ہیں۔(الدخان۔1-4)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی باطنی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حٰمٓ تو محمدؐ ہیں اور یہ (نام) ھوڈؑ کی کتاب میں ہے جو ان پر نازل ہوئی اور یہ (نام) مخفف حروف میں ہے اور کتاب مبین کا مطلب امیر المؤمنین علیؑ ہے اور لیلہ مبارکہ فاطمہؑ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قول ''اس میں تمام امر حکیم صادر کئے جاتے ہیں''یعنی اس سے خیر کثیر عطا ہوتی ہے کہ ایک رجل حکیم اور رجل حکیم اور رجل حکیم۔(اقتباس حدیث)(البرہان۔ج۷۔ص۱۵۶)
2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا:''حٰمٓ۔قسم ہے کتاب مبین کی۔ بیشک ہم نے اسے''یعنی قرآن''مبارک رات میں نازل کیا کیونکہ ہم خبردار کرنے والے تھے'' اور یہی لیلۃ القدر ہے جس میں اللہ نے قرآن کو ایک ہی دفعہ بیت معمور میں نازل کیا۔ پھر بیت معمور سے بیس سال میں نبی اکرمؐ پر نازل فرمایا''اس میں صادر ہوتے ہیں''یعنی لیلۃ القدر میں''تمام حکمت والے امور''یعنی جو کچھ اللہ نے حق و باطل کے امر مقدر کیئے ہیں اور اس سال میں جو کچھ ہونا ہوتا ہے اور اس میں اللہ مشیت اور بدا ہوتی ہے جس کو چاھے مقدم کردے جس کو چاھے موخر کردے اجل، رزق، بلا اور مرض میں سے، جس میں چاہے اضافہ کردے اور جس میں چاھے کمی کردے اور وہ (امور) رسول اللہؐ سے امیر المؤمنین تک پہنچتے ہیں اور امیر المؤمنینؑ سے آئمہؑ تک، حتیٰ کہ صاحب الزمانؑ تک منتہی ہوتے ہیں اور وہ بداء اور مشیت اور تقدیم اور تاخیر سے مشروط ہوتے ہیں۔(البرہان۔ج۷۔ص۱۶۱)

فوائد:۔

1. لیلہ مبارک اور لیلہ قدر سیدہ فاطمہ زہراؑ ہیں اور ازل سے اللہ کے مہینے (شھر) بارہ ہیں جو آئمہ طاہرینؑ ہیں۔ لیکن اگر سیدہ فاطمہ زہراؑ کی ذریت میں ہزار آئمہؑ بھی ہوتے تو وہ ان سے افضل ہوتیں۔ سیدہؑ کا کفو مولا علیؑ کے علاوہ کوئی نہیں۔
2. اللہ تعالیٰ کائنات کے امور اپنے حبیب معصومینؑ کے ذریعے چلاتا ہے اور کائنات کی ابتداء، بقا اور انتہا بھی معصومینؑ کے لیئے ہے۔

❖......❖......❖

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝۲۹

پھر نہ آسمان ان پر رویا نہ زمین اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔(الدخان۔29)

1. امیر المؤمنینؑ کے سامنے سے اللہ اور اسکے رسولؐ کا ایک دشمن گذرا تو فرمایا''پھر نہ آسمان ان پر رویا اور نہ زمین اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی'' پھر آپؑ کے سامنے مولا حسینؑ گذرے تو فرمایا: لیکن اس پر آسمان اور زمین ضرور روئیں گے۔ اور آسمان و زمین کسی پر نہیں روئے سوائے یحییٰؑ بن ذکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ

کے۔(البرہان۔ج ۷۔ص۱۶۳)

2. امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ کسی بھی مومن کی آنکھوں میں حسینؑ اوران کے ساتھیوں کی شہادت پرآنسوآجائیں حتیٰ کہ وہ اس کے رخسار پر جاری ہو جائیں تو اللہ جنت میں اس کے لیئے گھر تیار کر دیتا ہے اور کسی بھی مومن کیا آنکھوں میں آنسوآ جائیں حتیٰ کہ اس کے رخسار پر جاری ہو جائیں اس اذیت کی وجہ سے جو ہمارے دشمنوں نے ہمیں دنیا میں دی تو اللہ اس کیلئے جنت میں مکان صدق تیار کرتا ہے اور کوئی بھی مومن ہمارے لیئے اذیت اٹھاتا ہے اوراس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کے رخسار پر جاری ہو جاتے ہیں اس جھگڑے کی وجہ سے جو اذیت اسے ہمارے لیئے ملی تو اللہ اس کے چہرے سے اذیت کو دور کر دیتا ہے اور قیامت کے دن اسے مصیبت اور دوزخ سے امان ہے۔(البرہان۔ج ۷۔ص۱۶۳)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس نے ہمارا ذکر کیا یا جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا گیا اوراس کی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر بھی آنسو نکل آئے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(البرہان۔ج ۷۔ص۱۶۳)

4. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جس نے حسینؑ کو قتل کیا وہ زنازادہ تھا اور جس نے یحییٰؑ بن زکریاؑ کو قتل کیا وہ بھی زنازادہ تھا اور جب حسینؑ شہید ہوئے تو آسمان ایک سال سرخ رہا۔(البرہان۔ج ۷۔ص۱۶۵)

5. حسینؑ پر آسمان اور زمین طویل زمانے تک روتے رہے اوراس کی تصدیق یہ ہے کہ ان کی شہادت کے دن آسمان سے خون برسا اور یہ جو سرخی تم آسمان میں دیکھتے ہو حسینؑ کی شہادت کے دن ظاہر ہوئی اوراس سے قبل کبھی نہ دیکھی گئی اوران کی شہادت کے دن دنیا میں جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے خون پایا جاتا۔

(البرہان۔ج ۷۔ص۱۶۵)

فوائد:۔

1. بیشک عزاداران امام مظلومؑ طاہر ولادت والے ہوتے ہیں۔اور معصومینؑ کو ہاتھوں اور زبانوں سے شہید کرنے والے اور عزاداری کے خلاف فتوے دینے والے نجس ولادت والے ہوتے ہیں۔خون کے پرسے کی مخالفت کرنے والے اپنی ماں کے راز کو افشا کرتے ہیں"۔

❖……❖……❖

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

اس دن کوئی عزیز کسی عزیز کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جا سکے گی سوائے اس کے جس پر اللہ رحم کرے بیشک وہ عزیز اور رحیم ہے۔(الدخان۔41-42)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ جس کا ذکر بلند ہے نے انبیاءؑ کے اوصیاءؑ اوران کے اتباع کرنے والوں میں سے کسی کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا سوائے امیر المؤمنینؑ اوران کے شیعوں کے اور وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اوراس کا قول سچا ہے "اس دن کوئی دوست کسی دوست کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا اور نہ ان کی مدد کی جا سکے گی سوائے اس کے جس پر اللہ کا رحم ہے" اس سے مراد علیؑ اوران کے شیعہ ہیں۔(البرہان۔ج ۷۔ص۱۶۸)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم ہم وہ ہیں جن پر اللہ کا رحم ہے اور وہ ہیں جو مستثنیٰ ہیں اور وہ ہیں جن کی ولایت تم کو فائدہ دے گی۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۶۸)

فوائد:۔

1. اس دنیا میں، قبر میں اور قیامت میں فائدہ دینے والی چیز صرف ولایت مولا علیؑ ہے۔اور جو اقرار ولایت علیؑ سے روکے اور اس کے خلاف فتوے دے وہ لوگوں کے اعمال کی ذمہ داری کیسے لے سکتا ہے اور کیسے کہتا ہے کہ میرے رسالہ عملیہ پر عمل کرو تو تم بری الذمہ ہو! کیا مجوسی ملاں نے اللہ سے نجات کا کوئی عہد لیا ہوا ہے؟ نعوذ باللہ۔

❖......❖......❖

سورة محمدؐ

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَھُمۡ ۝ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّھِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡھُمۡ سَیِّاٰتِھِمۡ وَاَصۡلَحَ بَالَھُمۡ ۝ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّھِمۡ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَھُمۡ ۝

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکا اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیئے اور اس چیز پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کی گئی ہے اور وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اللہ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔یہ اس لیئے کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے انہوں نے باطل کا اتباع کیا ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں انہوں نے حق کا اتباع کیا ہے جو ان کے رب کی طرف سے ہے اسی طرح اللہ لوگوں کیلیئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔ (محمدؐ۔1-3)

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَتَعۡسًا لَّھُمۡ وَاَضَلَّ اَعۡمَالَھُمۡ ۝ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمۡ کَرِھُوۡا مَآ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَھُمۡ ۝

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے تو ان کے لیئے ھلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا یہ اس لیئے کہ انہوں نے اس چیز کو

ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی ہے تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔
(محمدؐ۔8۔9)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا "جن لوگوں نے کفر کیا" یعنی بنو امیہ" اور اللہ کی سبیل سے روکا" یعنی ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ سے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۰۵)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا "اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کی گئی ہے" علیؑ کے بارے میں" اور وہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اللہ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا" پھر ان کے اعمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا" یہ اس لئے کہ جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے باطل کا اتباع کیا ہے" یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ اور امیر المومنینؑ کے دشمنوں کا اتباع کیا" اور جو لوگ ایمان لائے ہیں انہوں نے اپنے رب کی طرف سے حق کا اتباع کیا ہے" (البرہان۔ج ۷۔ص ۲۰۵)

3. امام محمدؐ باقرؑ نے فرمایا: یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے علیؑ کے بارے میں نازل کی تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۰۷)

فوائد:۔

1. مجوسی ملاں ذکر علیؑ سے روکتا ہے اقرار ولایت سے روکتا ہے نعرہ حیدریؑ سے روکتا ہے یعنی اللہ کی سبیل سے روکتا ہے اور اپنے اور اپنے پیروکاروں کے اعمال کو ضائع اور برباد کرتا ہے۔ دراصل یہ لوگ باطل کا اتباع کرتے ہیں ابلیس کے وکیل ہیں۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝٢٥ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝٢٦ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝٢٧ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٢٨ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝٢٩ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝٣٠

بیشک جولوگ الٹے پاؤں پھر گئے بعداس کے کہ ان کیلئے ھدایت واضح ہوگئی ہے شیطان نے ان کودھوکہ دیا ہے اورانہیں امیدیں دلائی ہیں ۔یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہا جنہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جواللہ نے نازل کی ہے کہ ہم بعض امور میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ ان کی خفیہ باتیں جانتا ہے۔پھر کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے ان کا خاتمہ کریں گے ۔یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کا اتباع کیا جواللہ کو بہت غضبناک کرتی ہے اورانہوں نے اس کی رضا سے کراھت کی تو اس نے ان کے اعمال کو برباد کردیا۔کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ لیا ہے کہ اللہ ان کے دلوں کا کھوٹ باہر نہیں نکالے گا۔اوراگر ہم چاھیں توان کوتمہیں دکھادیں توان کے چہروں (علامتوں) سے تم ان کو پہچان لواوران کے لہجے (اندازِ کلام) سے توتم ان کو پہچان ہی لو گے۔اللہ تم سب کے اعمال کوخوب جانتا ہے۔(محمدؐ۔25۔30)

1. امام جعفرصادقؑ نے فرمایا''بیشک جولوگ اپنے الٹے پاؤں مرتد ہو گئے انکے لئے ھدایت واضح ہوجانے کے بعد''یعنی مخالفینِ مولاعلیؑ ایمان سے پھر گئے امیرالمؤمنینؑ کی ولایت ترک کر کے۔پھر مخالفین علیؑ اوران کے اتباع کرنے والوں کے بارے میں فرمایا''یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہا جنہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جواللہ نے نازل کی ہے''علیؑ کے بارے میں ''کہ ہم تمہاری صرف کچھ امور میں اطاعت کریں گے''بنوامیہ کواپنے اس عہد کی طرف دعوت دی کہ نبی اکرمؐ کے بعد خلافت کا امرہم میں نہ آجائے اورہمیں خمس میں سے بھی کچھ نہ دیا جائے۔

(اقتباس حدیث)(البرہان۔ج۷۔ص۲۱۸)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب رسول اللہؐ نے غدیرخم کے دن مولاعلیؑ کی ولایت نصب کی تو لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا ہوگیا ہے کہ اپنے چچا کے بیٹے کا بازو بلند کردیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض ہے یہ سمجھ لیا ہے کہ اللہ ان کے دلوں کا ٹیڑھ پن ظاہر نہیں کرے گا''(البرہان۔ج۷۔ص۲۲۰)

3. امیرالمؤمنینؑ نے فرمایا:آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوتا ہے جب بولتا ہے تو ظاہر ہوجاتا ہے پس اللہ نے نازل فرمایا''اورتم ان کوان کے لہجے سے تو ضرور پہچان لو گے''(الصافی۔ج۳۔ص۳۲۹)

4. ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ''انداز کلام''سے مراد یہاں علیؑ بن ابی طالبؑ کے لئے ان لوگوں کا بغض ہے۔اورہم رسول اللہؐ کے عہد میں منافقوں کوعلیؑ بن ابی طالبؑ کے بغض سے ان کو پہچانتے تھے۔(ایسی روایت جابر سے بھی ہے)(الصافی۔ج۳۔ص۳۲۹)

فوائد:۔

1. ناصبی مقصرین کی ان آیات میں بڑی واضح خصوصیات بیان فرمائی گئی ہیں کہ وہ مرتد ہیں ولایت علیؑ سے منہ موڑ کر شیطان کی امیدوں سے وابستہ ہیں وہ ولایت علیؑ والی آیات کو ناپسند کرتے ہیں،موت کے وقت فرشتے ان کے چہروں اور پیٹھ پرآگ کے کوڑے ماریں گے۔انہوں نے اللہ کے بنائے ہوئے امام کو چھوڑ کر اپنے بنائے ہوئے امام کی پیروی شروع کردی اوروہ سمجھتے ہیں کہ ان کا پول نہیں کھلے گا یعنی سب یہی سمجھیں گے کہ یہ بھی شیعہ عالم ہیں مگران کے اندازِ کلام سے ہی ان کا پتہ چل جاتا ہے کہ وہ دشمن الٰہی ہیں جب وہ شعائر اللہ کو برا بھلا کہتے ہیں،عزاداری کے جلوسوں کودکھاوا کہتے ہیں،خون کے پرسہ کوحرام کہتے ہیں،اقرار ولایت سے عبادت کو باطل قرار دیتے ہیں،قرآن و احادیث سے لوگوں کومتنفر کرتے ہیں،ان کے چہروں پر مجوسیت عیاں ہوتی ہے۔نعرہ حیدری بلند کروتوان کی ولادت کی خبران کے ماتھے پرلکھی جاتی ہے۔

❖......❖......❖

اِنَّ الَّـذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَشَآقُّوا الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ

لَهُمُ الْهُدٰی ۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکا اور رسولؐ کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان کیلئے ھدایت واضح ہو چکی تھی وہ اللہ کو ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور عنقریب اللہ ان کے اعمال برباد کردے گا۔ (محمدؐ۔32)

1. ''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکا''یعنی امیر المؤمنینؑ سے روکا''اور رسولؐ کی مخالفت کی''یعنی اھل بیتؑ کے حق میں عہد کر کے اسے قطع کر دیا''بعد اس کے کہ ان کے لئے ھدایت واضح ہو چکی تھی''یعنی امرِ ولایتِ علیؑ بن ابی طالبؑ۔(البرہان۔ج ۷۔ص۲۲۲)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال قبول ہونے کی صرف ایک کسوٹی ہے کہ اعمال کی بنیاد ولایت علیؑ ہو، دین کی بنیاد ولایت علیؑ ہو، اقوال کی بنیاد ولایت علیؑ ہو، دل و دماغ اور زبان پر علیؑ علیؑ ہو۔ ولایت علیؑ کے بغیر اعمال ضائع اور برباد ہو جاتے ہیں یعنی وہ کرنے والے کیلئے دوزخ میں سانپ اژدھے اور بچھو بنتے رہتے ہیں اور ان اعمال کے کرنے والے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ الفتح

اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی وَ کَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

جب ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا ہے اپنے دلوں میں حمیت بٹھالی جاھلانہ عصبیت تو اللہ نے اپنے رسولؐ اور مومنین پر سکون نازل فرمایا اور کلمہ تقویٰ ان پر لازم قرار دیا اور وہی اس کے زیادہ حقدار ہیں اور انکے اھل اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔(الفتح۔26)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے عہد لیا تو میں نے عرض کی اے میرے رب اسے کھول کر بیان فرما۔ اللہ نے فرمایا تو سنو۔ میں نے کہا کہ میں سن رہا ہوں۔ اللہ نے فرمایا: اے محمدؐ بیشک تیرے بعد ھدایت کا علم علیؑ ہے اور میرے دوستوں کا امام ہے اور جو میری اطاعت کرتے ہیں انکے لئے نور ہے اور وہ وہ کلمہ ہے جس کو اللہ نے متقین پر لازم قرار دیا ہے، پس جس نے اس سے محبت کی یقیناً اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا یقیناً اس نے مجھ سے بغض رکھا پس اس کو اسکی بشارت دے دو۔(البرہان۔ج ۷۔ص۲۴۳)

2. امام علی رضاؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور ان پر کلمہ تقویٰ لازم قرار دیا اور وہ اسکے زیادہ حقدار ہیں اور انکے اھل'' کے بارے میں فرمایا کہ یہ ولایت امیرالمؤمنینؑ ہے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۴۳)

فوائد:۔

1. کلمہ طیبہ ازل سے ایک ہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں جو جنت پر، عرش پر، کرسی پر، ملائکہ کے پروں پر، حوروں کے چہروں پر لکھا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کو بار بار یاد کروایا معراج پر مومنین کیلئے دوبارہ یاد کرایا کہ یہ کلمہ متقین اور انکے اھل وعیال کیلئے لازم ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ جب بھی کوئی لا اله الا الله محمدؐ رسول الله کہے تو فوراً علیؑ ولی الله کہے۔تو صاف واضح ہو گیا جو لوگ کہتے ہیں کہ علیؑ ولی اللہ کلمے کا جزو نہیں ہے وہ یقیناً نہ متقی ہیں اور نہ ہی ایمان ان کے دلوں میں داخل ہوا ہے۔وہ جاھل بغضی متعصب منافقین ہیں اللہ کے نافرمان ہیں۔

❖......❖......❖

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝۲۸ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝۲۹

وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے اور اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے ۔محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ (حقیقت میں) ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحمدل ہیں تم انہیں رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھو گے وہ اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہے سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر علامات ہیں یہ ان کی صفت (مثال) تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی مثال یوں ہے کہ جیسے ایک کھیتی ہو جس نے کونپل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ اور موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تا کہ ان کی وجہ سے کافر جلیں ۔اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور صالح اعمال کرتے ہیں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔(الفتح۔28۔29)

1. مولا ابوالحسنؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''وہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا'' کے بارے میں فرمایا کہ وہ وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو اس کے وصیؑ کی ولایت کا حکم دیا اور ولایت ہی دینِ حق ہے ''تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے'' قیام قائمؑ کے وقت تمام ادیان پر

غالب کردے۔ اللہ فرماتا ہے ''اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے''، یعنی ولایتِ قائمؑ ''خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو''(الصّف 8) یعنی ولایت علیؑ ناگوار ہو۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۴۶)

2. ابن عباس سے اللہ کے قول کے بارے میں روایت ہے کہ ''جیسے ایک کھیتی ہے جس نے کونپل نکالی'' اصل کھیتی عبدالمطلبؑ ہے اور کونپل محمدؐ ہے اور ''وہ کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے'' یعنی علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۴۸)

فوائد:۔

1. دین حق ولایت علیؑ ہے اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ کو غالب کرنے والا ہے خواہ خود ساختہ مجوسی ولیوں کو ناگوار ہی گذرے۔ جو اقرار ولایت کا انکار کرتا ہے وہ دین حق کا انکار کرتا ہے۔

2. تمام آسمانی کتب میں ولایت معصومینؑ بیان کی گئی۔ جب مومنین فضائل علیؑ والی آیات واحادیث بیان کرتے ہیں اور نعرہ حیدری بلند کرتے ہیں تو اصولی لوگوں کا دم گھٹنے لگتا ہے جب تشہد میں اقرارِ توحید ورسالت کے بعد ''اشھد ان علیا ولی اللہؑ'' کہتے ہیں تو ان پر موت کے سائے چھا جاتے ہیں اور جب مومنین اسی پر نہیں رکتے بلکہ مزید شھادت دیتے ہیں ''واولادہ المعصومین حجج الله صلوات الله علیهم اجمعین'' تو وہ جلنے لگتے ہیں جیسے کہ دوزخ میں۔ اور اللہ کو یہ بات بہت پسند ہے کیونکہ اس نے ہی زمین توحید میں یہ شجرہ طیبہ کاشت کیا ہے جب اس پورے شجرے کا ذکر مومن کرتا ہے اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور مقصرین آگ میں جلتے ہیں کہ مجوسی ملاں نے تو صرف ذکر علیؑ سے روکا تھا یہ مومنین تو تمام معصومینؑ کی ولایت کی گواہی دیتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورة الحجرات

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے

۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو نبیؐ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کیا کرو اور نہ ان کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے اونچی آواز میں بات کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (الحجرات۔1۔2)

1. اللہ اور اس کے رسولؐ کے فیصلے اور حکم سے قبل خود کسی امر کا فیصلہ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور یہ بھی مطلب ہے کہ رسول اللہؐ کے آگے آگے نہ چلو۔ (الصافی۔ج۳۔ص۳۴۲)

2. کچھ بیوقوف لوگ رسول اللہؐ کے پاس آتے تو بیت الشرف کے باہر سے اونچی آواز میں پکارتے یا محمدؐ باہر تشریف لائیں ہم آپؐ سے کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے معصومینؑ کا ادب سکھانے کیلئے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (البرہان۔ج۷۔ص۲۵۲)

فوائد:۔

1. قیامت تک کیلئے جن چیزوں کی انسان کو ضرورت ہو سکتی ہے اس کے بارے میں معصومینؑ اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور احکامات بتا چکے ہیں پھر اللہ اور معصومینؑ سے آگے بڑھ کر فتوے بازی کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین کو آسان بنایا ہے یعنی جتنا معصومؑ فرما دیں کافی ہے پھر بال کی کھال اتارنا خود کو ھلاکت میں ڈالنے والی بات ہے۔

2. قول و فعل میں معصومینؑ سے آگے بڑھنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔ اسی طرح مقامات مقدسہ پر اونچی آواز سے باتیں کرنا منع ہے۔

❖......❖......❖

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ؕ لَوۡ یُطِیۡعُکُمۡ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَکَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡیَانَ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۙ

اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسولؐ موجود ہے اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لے تو تم ھلاکت میں پڑ جاؤ۔ مگر اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے اور کفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو نفرت دی ہے ایسے ہی لوگ ھدایت یافتہ ہیں۔ (الحجرات۔7)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ''اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب امیر المؤمنینؑ ہے ''اور کفر و فسوق و عصیان سے تمہیں نفرت دی ہے'' یعنی ولایت علیؑ کے مخالفین۔ (البرہان۔ج۷۔ص۲۵۷)

2. امام باقر العلومؑ نے فرمایا کہ کیا دین محبت کے سوا کچھ ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے'' اور فرماتا ہے ''اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو تو اللہ تم سے محبت کرے گا'' اور فرماتا ہے ''وہ ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف ہجرت کرتے ہیں''۔

(البرہان۔ج۷۔ص۲۵۷)

فوائد:۔

1. دین الٰہی صرف مودت معصومینؑ ہے ولایت مولا علیؑ ہے۔ مومن وہ ہے جس کے دل میں ولایت علیؑ مزین ہو۔ اور ولایت علیؑ کے مخالفین کی بھرپور نفرت ہو یعنی جو ولایت علیؑ سے کفر کرتے ہیں یعنی اقرارِ ولایتِ علیؑ کا انکار کرتے ہیں اور جو فاسق ہیں یعنی معصومینؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں معصومینؑ کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں اور مقصر ملاں کو بنی

اسرائیل کے انبیاءؑ سے افضل سمجھتے ہیں اور جو عصیان کرتے ہیں یعنی معصومینؑ کے اقوال کی نافرمانی کرتے ہیں اور ان کو رد کر کے اپنے فتوے جاری کرتے ہیں۔

2. رشد وھدایت کی نشانی مودت معصومینؑ اور ولایت علیؑ ہے اور مقصر ملاں سے نفرت ہے۔

❖......❖......❖

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے ہیں تا کہ تم ایک دوسرے کو تعارف کرا سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے بیشک اللہ سب جاننے والا باخبر ہے۔ بدو لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ ان سے کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کسی چیز کی کمی نہیں کرے گا بیشک اللہ غفور و رحیم ہے۔(الحجرات۔13۔14)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے دو قسمیں خلق فرمائیں اور مجھے بہترین قسم میں قرار دیا اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے جب وہ اصحاب یمین اور اصحاب شمال کا ذکر فرماتا ہے اور میں اصحاب یمین میں سب سے بہترین ہوں۔ پھر اللہ نے تین اقسام میں تقسیم فرمایا تو مجھے ان میں سے تیسری بہترین قسم میں قرار فرمایا اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے'' پس اصحاب یمین کیا (خوش نصیب) ہیں اصحاب یمین۔ اور اصحاب شمال کیا (بدنصیب) ہیں اصحاب شمال اور سابقون تو پھر سبقت لے جانے والے ہیں'' (الواقعہ۔8۔10) اور میں سابقین میں سب سے بہتر ہوں۔ پھر اس نے تین قبائل بنائے اور مجھے سب سے بہترین قبیلے میں قرار دیا اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے'' اور ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ تم تعارف کرا سکو بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے'' اور میں تمام اولاد آدم سے زیادہ متقی ہوں اور ان سب سے زیادہ عزت والا ہوں اللہ بلند حمد و ثنا والے کے نزدیک لیکن میں فخر نہیں کرتا پھر اللہ نے قبائل کے گھر بنائے اور مجھے سب سے بہترین گھر میں قرار دیا اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے'' صرف اور صرف اللہ کا ارادہ ہے کہ تم اھل بیتؑ سے رجس کو دور رکھے اور تمہیں طاہر رکھے جیسا طاہر رکھنے کا حق ہے'' (الاحزاب۔33) (البرہان۔ج۷۔ص۲۶۷)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول'' بدو لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم اسلام لائے اور ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا'' کے بارے میں فرمایا کہ کیا تم نہیں سمجھتے کہ ایمان اسلام سے جدا ہے۔

امام محمد باقرؑ نے اسی آیت کے بارے میں فرمایا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ ایمان لائے تو یقیناً اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے تو اس نے بھی جھوٹ بولا۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۶۹)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ایمان اقرار اور عمل ہے اور اسلام بغیر عمل کے اقرار ہے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۷۰)

4. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ہے۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۷۰)

5. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایمان دل سے معرفت اور زبان سے اقرار اور ارکان سے عمل ہے۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۷۳)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ اور انکی اھل بیتؑ کے انوار کو معصومین انبیاءؑ کی سب سے بہترین قوم اور قبیلے میں نازل فرمایا۔قیامت کے دن سب نسب اور رشتہ داریاں ٹوٹ جائیں گی سوائے نسبِ معصومینؑ کے۔لوگوں میں قبیلے اور قومیں تعارف کیلئے ہیں مگر اللہ کے نزدیک وہی مکرم ہے جس کے پاس ولایت مولا علیؑ ہے۔

2. مومن صرف وہی ہے جس کے دل میں معرفت مولا علیؑ ہے اور زبان سے اس ولایت کا اقرار کرتے ہوئے اعضاء و جوارح سے عمل صالح کرتا ہے۔جو شخص صرف منہ زبانی ولایت علیؑ کا اقرار کرے مگر عمل کی منزل پر دانستہ طور پر اقرار ولایت نہ کرے تو وہ منافق ہے۔

❖......❖......❖

يَمُنُّونَ عَلَيۡكَ اَنۡ اَسۡلَمُوۡا ؕ قُلۡ لَّا تَمُنُّوۡا عَلَيَّ اِسۡلَامَكُمۡ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيۡكُمۡ اَنۡ هَدٰٮكُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۱۷

یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے ہیں۔ان سے کہو اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ھدایت دی ہے اگر تم سچے ہو۔

(الحجرات۔17)

1. جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں خندق کھودنے میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا اور لوگ خندق کھود رہے تھے اور علیؑ بھی خندق کھود رہے تھے تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ میرے بابا تم پر قربان جب تم خندق کھود رہے ہو تو جبرائیلؑ مٹی جھاڑ رہا ہے اور میکائیلؑ اس کی مدد کر رہا ہے اور اس سے قبل کسی ایک کی مدد نہیں کی۔پھر رسول اللہؐ نے ایک شخص سے کہا کہ تم بھی خندق کھودو تو وہ غصہ کھا گیا اور کہنے لگا محمدؐ اس پر راضی نہیں ہے کہ ہم اس کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں حتیٰ کہ اب ہمیں مشقت کرنے کا حکم دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمایا ''یہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ اسلام قبول کیا ہے ان سے کہہ دیں اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہیں ایمان کی ھدایت دی ہے اگر تم سچے ہو''۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۷۶)

فوائد:۔

1. خندق کے دن جب عمار یاسر خندق کھود رہے تھے تو گرد و غبار اڑ رہا تھا اور یہ صحابی جس کو رسول اللہؐ نے خندق کھودنے کا حکم دیا تھا پاس سے گزرتے ہوئے ناک پر آستین رکھ لی دھول سے بچنے کیلئے تو عمار نے اس برا بھلا کہا۔ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مسلمان بن کر اللہ اور معصومینؑ پر احسان کیا ہے۔

یہی ہر دور میں ہوتا چلا آیا ہے لوگ آج بھی کہتے ہیں کہ مقصر مجوسی ملاں کو کچھ نہ کہو کیونکہ ان کی وجہ سے اسلام کی پہچان ہے عزت ہے وہ ہمارے رہبر ہیں حالانکہ اللہ کا ان پر احسان ہے کہ مجوسیوں کو اسلام کی نعمت دی اب وہ ولایت علیؑ اور عزاداری کی مخالفت کرتے ہیں اور خود ان کو جلوس میں آ کر ماتم امام مظلوم کرنے سے ہتک محسوس ہوتی ہے۔جو کوئی

بھلائی کرے گا اپنے ہی لئے کرے گا، پوری کائنات معصومینؑ کی احسان مند ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ ق

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝۲۱ لَقَدْ كُنْتَ فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا
فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝۲۲ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا
مَالَدَىَّ عَتِيْدٌ ۝۲۳ اَلْقِيَا فِىْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۲۴ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۙ
۝۲۵ الَّذِىْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِى الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝۲۶ قَالَ قَرِيْنُهٗ
رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَ لٰكِنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝۲۷ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَىَّ وَقَدْ
قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝۲۸ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۲۹

اور ہر شخص (اس حال میں) آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانک کرلانے والا اور ایک گواہی دینے والا ہوگا۔ اس کی طرف سے تو غفلت میں تھا تو ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ خوب تیز ہے اور اس کے ساتھی نے کہا یہ جو میرے پاس تھا حاضر ہے۔ (اللہ فرمائے گا) تم دونوں ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو، خیر سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے شک میں پڑے ہوئے کو جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنالیا تھا پس ڈال دو اسے سخت عذاب میں۔ اس کے ساتھی نے کہا اے ہمارے رب میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود ہی دور کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔ اللہ نے فرمایا میرے حضور جھگڑا نہ کرو میں نے تو پہلے ہی تمہاری طرف تنبیہہ بھیج دی تھی میرے ہاں قول بدلا نہیں جاتا اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ (ق۔21-29)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اور ہر نفس آئے گا کہ اس کے ساتھ سائق اور شہید ہوگا" کے بارے میں فرمایا کہ سائق (ہانکنے والا) امیرالمؤمنینؑ اور شہید (گواہ) رسول اللہؐ ہیں۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۲۹۰)

2. مولا علیؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول "تم دونوں ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو" کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بیشک جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو ایک ہی جگہ جمع کرلے گا تو میں اور تم اس دن عرش کے دائیں طرف ہوں گے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ سے اور تم سے کہے گا: تم دونوں اٹھو اور جہنم میں ڈال دو جس نے تم دونوں سے بغض رکھا اور تم دونوں کی تکذیب کی اور تم دونوں سے دشمنی کی، آگ میں ڈال دو۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۲۹۲)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا اس دن (قیامت) میرے سر پر تاج الملک ہوگا جس پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ ولی اللہ۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۲۹۲)

4. عبداللہ بن مسعود ایک دن رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ مجھے حق دکھا دیں تاکہ میں اس کا اتباع کروں۔ تو فرمایا: اے ابن مسعود کمرے کے اندر چلے جاؤ۔ پس وہ اندر گیا تو دیکھا کہ امیرالمؤمنینؑ رکوع و سجود کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں اے اللہ تیرے عبد اور تیرے رسول محمدؐ کی حرمت کے صدقے میرے شیعوں میں سے خطا کار کو معاف فرمادے۔ ابن مسعود رسول اللہؐ کو یہ خبر دینے کیلئے باہر نکلا تو ان کو بھی رکوع و سجود میں پایا اور وہ کہہ رہے تھے اے اللہ تیرے عبد علیؑ کی حرمت کے صدقے میری امت کے گناہ گاروں کو معاف فرمادے۔ ابن مسعود گھبرا گیا حتیٰ کہ غش کھا گیا تو رسول اللہؐ نے اس کو اٹھایا اور کہا: اے ابن مسعود ایمان کے بعد کفر کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: معاذ اللہ لیکن میں نے دیکھا کہ علیؑ آپؐ کے صدقے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں اور آپؐ انؑ کے صدقے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علیؑ کو اور حسنؑ و حسینؑ کو اپنے نور عظمت سے مخلوق پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے خلق فرمایا جس وقت کوئی تسبیح و تقدیس نہیں تھی اور میرے نور کی شعاع سے آسمان و زمین پیدا کیئے اور میں آسمانوں اور زمین سے افضل ہوں اور علیؑ کے نور کی شعاع سے عرش اور کرسی پیدا کی اور علیؑ عرش اور کرسی سے اعلیٰ ہے اور حسنؑ کے نور کی شعاع سے لوح و قلم پیدا کیئے اور حسنؑ لوح و قلم اعلیٰ ہے اور حسینؑ کے نور کی شعاع سے جنتیں اور حوریں پیدا کیں اور حسینؑ ان دونوں سے افضل ہے۔ پھر مشارق و مغارب پر اندھیرا طاری کردیا تو ملائکہ نے اللہ عزوجل سے اندھیرے کی شکایت کی اور عرض کی: اے اللہ ان انوار کے صدقے جن کا تو خالق ہے ہمیں اس اندھیرے سے نجات دے۔ تو اللہ عزوجل نے ایک روح کو خلق فرمایا اور اسے ایک دوسری کے قریب کیا اور ان دونوں سے ایک نور خلق فرمایا پھر نور اور روح کو ملا دیا تو اس سے زہراءؑ خلق ہوئیں پس اسی لئے اس کا نام زہراءؑ رکھا کہ اس سے مشرق و مغرب روشن ہوگئیں۔ اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل مجھ سے اور علیؑ سے کہے گا: جس کو تم دونوں چاہو آگ میں داخل کردو اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے "تم دونوں ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو" پس کافر وہ ہے جس نے میری نبوت کی مخالفت کی اور سرکش وہ ہے جس نے علیؑ سے دشمنی کی اور اس کی اھل بیتؑ سے اور اس کے شیعوں سے۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۲۹۹)

5. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ صراط پر تشریف فرما ہوں گے کسی کو گذرنے جانے کی اجازت نہیں ہوگی سوائے اس کے جس کے پاس دوزخ سے نجات نامہ ہوگا۔ پوچھا گیا کہ نجات نامہ کیا ہے؟ فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ اور انکی ذریت کے آئمہ طاہرینؑ کی ولایت۔ اور منادی ندا دے گا: اے محمدؐ اے علیؑ تم دونوں ڈال دو جہنم میں ہر کافر کو" تمہاری نبوت کا انکار کرنے والا" سرکش" علیؑ بن ابی طالبؑ اور انکی ذریت کے آئمہؑ کی ولایت سے سرکشی کرنے والا۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۳۰۱)

6. اللہ تعالیٰ کا قول "خیر سے روکنے والا" کے بارے میں فرمایا کہ روکنے والا مولا علیؑ کا مخالف ہے اور خیر سے مراد ولایت امیرالمؤمنینؑ ہے اور آل رسولؐ کے حقوق ہیں جب ایک نے سیدہ فاطمہؑ کو فدک واپس کرنے کی تحریر لکھ دی دوسرے نے منع کردیا پس وہ "حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہے جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنالیا" انہوں نے کہا ہم انکار کرتے ہیں کہ آپؐ نے اپنے لیئے امامت اور خمس قرار دیا ہے۔ "اس کے ساتھی نے کہا" یعنی دوسرے شیطان نے "اے ہمارے رب میں نے تو اسے سرکش نہیں بنایا" یعنی پہلے کو" بلکہ یہ خود ہی دور کی گمراہی میں تھا" تو ان دونوں سے کہا جائے گا" میرے حضور

میں جھگڑا نہ کرو میں نے تو پہلے ہی تمہاری طرف تنبیہہ بھیج دی تھی۔ میرے ہاں قول بدلا نہیں جاتا'' جو کرتوت تم کرتے رہے ہو اس کو نیکیوں سے تو بدلا نہیں جا سکتا، جو میں وعدہ کرتا ہوں اس کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۳۰۱)

7. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا'' کے بارے میں فرمایا: جس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نافرمانی پر مجبور کیا یا ان پر وہ ذمہ داریاں ڈالیں جن کی وہ طاقت نہیں رکھتے تو اس شخص کا ذبح کیا ہوا نہ کھاؤ اور نہ اس کی شہادت قبول کرو اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھو اور نہ اسے زکواۃ میں سے کوئی چیز دو۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۰۲)

فوائد:۔

1. محشر برپا کر کے مخلوقات کو اکٹھا کرنے والے مولا علیؑ ہیں اور سب پر گواہ رسول اللہؐ ہیں۔ اور دوزخ و جنت کے تقسیم کرنے والے مولا علیؑ ہیں اگر کسی کی شفاعت ہو گی تو معصومینؑ کے صدقے میں ہو گی اللہ تمام مخلوقات کو صرف معصومینؑ کے صدقے معاف کرتا ہے جس طرح عبداللہ بن مسعود کو حق دکھایا گیا۔

2. قیامت کے دن رسول اللہؐ کے تاج پر بھی پورا مکمل کلمہ لکھا ہو گا تا کہ مقصرین پر واضح ہو جائے کہ ازل سے اللہ کا کلمہ اور قول یہی ہے جو بدلتا نہیں۔ مقصر ملاں زبان درازی کرتا ہے ''علیؑ ولی اللہ'' کلمہ کا جز نہیں ہے لیکن قیامت کے دن اسے پتہ چل جائے گا کہ ''علیؑ ولی اللہ'' کے بغیر کلمہ اور عبادت والے اپنی کثرت کے باوجود بغیر پاسپورٹ (جواز صراط) کے دوزخ کی اندھیر نگری میں پھینک دیئے جائیں گے۔ پھر اقرار ولایت سے روکنے والے مجوسی ملاں کے بارے میں ان کے ساتھی مقلدین اللہ سے کہیں گے ہم نے تو انہیں سرکش نہیں بنایا تھا یہ خود ہی اپنے آپ کو انبیاءؑ سے افضل سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اَب میرے سامنے نہ جھگڑو میرے رسولؐ نے تو تبلیغ ولایت کر دی تھی مگر تم نے خود مجوسی ملاں کی بات مان کر اپنے اوپر ظلم کیا۔ اللہ کی سنت، طریقہ، اصول، دین، قول اور کلمہ نہیں بدلتا۔ اَب دونوں پیر مرید یہاں دوزخ میں بھی اکٹھے رہو۔

❖......❖......❖

سورۃ الذاریات

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُکِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّکُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ یُّؤۡفَکُ عَنۡہُ مَنۡ اُفِکَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ ۙ﴿۱۰﴾

بیشک جو تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ سچا ہے اور بیشک دین حقیقتِ واقع ہے قسم ہے مضبوط راستوں والے آسمان کی۔ بیشک تم قول میں اختلاف کر رہے ہو۔ اس سے وہی روگردانی کرتا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہو، ہلاک ہو گئے قیاس و گمان سے حکم لگانے والے۔ (الذاریات 10-5۔)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ''بیشک تم سے جو وعدہ کیا جا رہا ہے وہ یقیناً سچا ہے'' یعنی علیؑ کے بارے میں ''اور بیشک دین حقیقت واقع ہے'' یعنی علیؑ اور علیؑ ہی

دین ہے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۰۸)

2. ''قسم ہے مضبوط راستوں والے آسمان کی'' فرمایا آسمان رسول اللہؐ ہیں اور علیؑ مضبوط راستے ہیں۔ ''بیشک تم قول میں اختلاف کررہے ہو'' یعنی علیؑ کے بارے میں اختلاف، یہ امت اسؑ کی ولایت میں اختلاف کرے گی پس جو علیؑ کی ولایت پر ثابت قدم رہا جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے ولایت علیؑ کی مخالفت کی وہ دوزخ میں داخل ہوگیا'' اس سے وہی منہ پھیرتا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہو'' یعنی علیؑ، جس نے اسؑ کی ولایت سے روگردانی کی وہ جنت سے محروم ہوگیا۔

(حدیث۔امام محمد باقرؑ)(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۱۰)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ نجات کی ضامن ہے یہ اللہ تعالٰی کا سچا وعدہ ہے ولایت علیؑ ہی دین الٰہی ہے جو اس پر ثابت قدم رہے اسے ضرور جزا ملے گی یہ حقیقت واقع ہے اور مضبوط راستہ صراط مستقیم ہے جو بلندیوں کی طرف جاتا ہے وہ ولایت علیؑ کا راستہ ہے۔

2. جو قول حق میں اختلاف کررہے ہیں یعنی اقرار ولایت عبادات میں جائز نہیں یہ جزو نہیں وغیرہ وغیرہ وہ لوگ حق سے پھرے ہوئے ہیں اور ظن وقیاس سے فتوے دیتے ہیں اللہ ان کو ھلاک کرتا ہے۔یعنی ولایت علیؑ کے خلاف ظن اجتہادی سے حکم لگانے والے مغضوب اہل دوزخ ہیں۔وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گے۔

❖......❖......❖

سورة النجم

وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰى ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَمَا غَوٰى ۚ وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ؕ

اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ۙ عَلَّمَهٗ شَدِيۡدُ الۡقُوٰى ۙ ذُوۡمِرَّةٍ ؕ فَاسۡتَوٰى ۙ وَهُوَ

بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰى ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوۡسَيۡنِ اَوۡ اَدۡنٰى ۚ فَاَوۡحٰۤى اِلٰى

عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى ؕ

قسم ہے ستارے کی جب وہ اترا۔تمہارا مالک (نبیؐ) نہ بھٹکا اور نہ بہکا اور وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا۔نہیں یہ مگر وحی جو اس کی

طرف کی جاتی ہے۔ اسے بڑی قوتوں والے اور بڑے دانا نے تعلیم دی ہے، پھر وہ کھڑا ہو گیا جبکہ وہ بالائی افق پر تھا پھر وہ اور قریب ہوا پھر معلق ہو گیا پس دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم پھر اللہ نے اپنے عبد کی طرف وحی فرمائی جو کچھ بھی وحی فرمائی۔ (النجم۔1-10)

1. امام زین العابدینؑ نے فرمایا: فتح مکہ کے سال میں ایک رات اصحاب رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہؐ جتنے بھی انبیاءؑ گذرے ہیں جب ان کا امر رسالت استقامت پکڑ گیا تو وصی کی وصیت کی جو اس کے بعد اس کے مقام پر کھڑا ہوا اور اس کے امر کا حکم دے اور امت میں انتظام کرے جس طرح وہ کرتا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یقیناً میرے رب نے اس کا مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرا رب عزوجل جس کو محبوب رکھتا ہے کہ وہ میرے بعد میری امت میں میرا خلیفہ ہو صاف ظاہر کر دے آسمان سے آیت نازل کر کے تاکہ لوگ میرے بعد وصیؑ کو جان لیں۔ جب عشاء کی نماز پڑھا چکے تو اس گھڑی لوگوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے اور وہ تاریک رات تھی جس میں چاند نہیں تھا کہ ایک عظیم روشنی دیکھی جس نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا اور یقیناً ستارہ آسمان سے زمین پر نازل ہوا اور چکر پر چکر کھائے حتیٰ کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کے حجرے پر آ کر رک گیا اور اس کی شعاعیں بے انتہا تھیں کہ حجرے کو ڈھانپ لیا کہ تنور لگتا تھا اور اس کی شعاعیں چکر کاٹ رہی تھیں اور لوگ گھبرا گئے تو لوگ کلمہ اور تکبیر پڑھنے لگے اور کہنے لگے: یا رسول اللہؐ ستارہ تو یقیناً آسمان سے علیؑ بن ابی طالبؑ کے حجرے کے اوپر نازل ہو چکا ہے۔ تو رسول اللہؐ اٹھے اور فرمایا: اللہ کی قسم وہی ہے میرے بعد امامؑ اور میرے امر کو قائم کرنے والا وصی۔ پس اس کی اطاعت کرو اور تم اس کی مخالفت نہ کرنا اور نہ تم اس سے آگے بڑھنا اور وہی میرے بعد اللہ کا خلیفہ ہے اس کی زمین میں۔ پھر لوگ رسول اللہؐ کے پاس سے نکلے تو منافقین میں سے ایک کہنے لگا: یہ تو اپنے چچا کے بیٹے کے بارے میں اپنی خواہش نفس کے علاوہ کچھ کہتا ہی نہیں اور بہک گیا ہے حتیٰ کہ اگر ممکن ہو کہ اسے نبی قرار دے تو ضرور ایسا کر دے۔ اس وقت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا: یا محمدؐ علی الاعلیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ سے فرماتا ہے: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم قسم ہے ستارے کی جب وہ اترا تمہارا مالک نہ گمراہ ہوا نہ بہکا اور وہ خواہش نفس سے نہیں بولتا۔ نہیں ہے یہ سوائے وحی کے جو اس کی طرف کی جاتی ہے''۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۳۴۲)

2. ''اور وہ بالائی افق پر تھا'' یعنی رسول اللہؐ ''پھر قریب ہوا پھر سکون اختیار کیا پس دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا'' یعنی وہ اللہ سے اتنے قریب تھے جتنا کمان کے قبضے سے کمان کے سرے تک ''یا اس سے بھی کم'' اللہ کے انعام و رحمت سے اس سے بھی کم فاصلہ'' پھر اس نے اپنے عبد پر وحی کی جو کچھ بھی وحی کی'' یعنی وحی بالمشافہ (براہِ راست گفتگو)۔ اللہ کے قول اور رسول اللہؐ کی سماعت میں کمان کی رسی اور لکڑی کے درمیان جتنا فاصلہ تھا۔ رسول اللہؐ سے اس وحی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: میری طرف وحی کی گئی کہ بیشک علیؑ سید الوصیین ہے اور امام المتقین ہے اور قائد الغر المحجلین ہے اور خاتم النبیینؐ کے بعد انکا پہلا خلیفہ ہے۔ تو لوگوں نے بیان کے درمیان ہی کہہ دیا: کیا یہ اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے فرمایا کہ ان سے کہہ دو ''اس کے دل نے تکذیب نہیں کی جو اس نے دیکھا'' پھر ان لوگوں کی رد کرتے ہوئے فرمایا ''کیا تم اس چیز پر جھگڑتے ہو جو وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے'' پھر رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا: یقیناً اس کے بارے میں مجھے اس کے علاوہ مزید حکم دیا گیا ہے مجھے حکم ہے کہ لوگوں کیلئے اس (کی ولایت) کو نصب کر دوں اور ان سے کہوں: یہ میرے بعد تمہارا اولی ہے اور یہ غرق ہونے کے دن کشتی کی مانند ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے باہر نکل گیا غرق ہو گیا۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۳۴۴)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا: جب میں آسمان پر معراج کو گیا تو اپنے رب عزوجل کے قریب ہوا حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا تو اللہ نے فرمایا: یا محمدؐ تو خلق میں کس سے محبت کرتا ہے۔ میں نے کہا: یا رب علیؑ سے۔ اللہ نے فرمایا: یا محمدؐ ادھر دیکھو پس میں نے اپنے بائیں دیکھا تو علیؑ بن ابی طالبؑ موجود تھے۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۴۷)

4. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''پھر قریب ہوا پھر رک گیا پس دو کمانوں یا اس سے بھی کم فاصلہ تھا'' کے بارے میں فرمایا: محمدؐ اللہ کے قریب ہوئے تو ان کے اور اللہ کے درمیان کچھ نہ تھا سوائے ایک لؤلؤ کے فریم کے جس کی پلیٹ سونے کی تھی قریب ہوئے تو ایک تصویر نظر آئی تو اللہ نے پوچھا: یا محمدؐ کیا تم اس تصویر کو پہچانتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہاں یہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی تصویر ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر وحی کی کہ اس سے فاطمہ زہراؑ کا عقد فرما دیں اور اسے وصیؑ قرار دیں۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۵۱)

فوائد:۔

1. ستاروں نے کئی دفعہ مولا علیؑ کی دہلیز پر سجدہ کیا۔قاب قوسین جیسے بلند ترین مقام پر اللہ اپنے حبیبؐ کو بلا کر خود ذکر بن کر علیؑ کی ولایت بیان فرماتا ہے اور اللہ نے قاب قوسین کو مولا علیؑ کی تصویر سے سجایا ہوا ہے یہی تصویر حجاب الٰہی بنی ہوئی تھی اور مولا علیؑ بھی خود وہاں موجود تھے۔

2. اعلان ولایتِ علیؑ قاب قوسین سے لے کہ کائنات کے ہر کونے کونے میں اور ازل سے لے کر ابد تک ہوتا رہے گا۔جس نے شک کیا غرق ہو گیا۔

❖......❖......❖

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝٢٦

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آسکتی مگر اس کے بعد کہ اللہ اس کی اجازت دے جس کیلئے وہ چاہے اور اس کو پسند کرے۔(النجم۔26)

1. نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: میں تمہارے پاس حوض پر وارد ہوں گا اور اے علیؑ تم ساقی ہو گے اور حسنؑ راہنما ہو گا اور حسینؑ سردار ہو گا اور علیؑ بن حسینؑ انتظام کرنے والا ہو گا اور محمدؑ بن علیؑ تقسیم کرنے والا ہو گا اور جعفرؑ بن محمدؑ اکٹھا کر کے لانے والا ہو گا اور موسیٰؑ بن جعفرؑ محبوں اور مبغضوں کی پہچان کرنے والا اور منافقوں کا خاتمہ کرنے والا ہو گا اور علیؑ بن موسیٰؑ مومنین کو آراستہ کرنے والا ہو گا اور محمدؑ بن علیؑ اھل جنت کو انکے درجوں میں لے جانے والا ہو گا اور علیؑ بن محمدؑ اپنے شیعوں کا خطیب اور انکا حوروں سے عقد کرنے والا ہو گا اور حسنؑ بن علیؑ اھل جنت کا چراغ ہو گا جس سے وہ روشنی حاصل کریں گے اور ھادی مھدیؑ قیامت کے دن ان کی شفاعت کرنے والا ہو گا ۔وہاں کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی مگر جس کے لئے وہ چاہے اور اس کو پسند کرے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۵۶)

فوائد:۔

1. شفاعت کا حق ان کو ہے جو مشیت الٰہی ہیں اور مرتضیٰ ہیں۔امام موسیٰ کاظمؑ وہاں منافقوں کا قلع قمع کر دیں گے جو صرف منہ زبانی ولایت علیؑ کے دعویدار ہیں۔مقصر مجوسی ملاں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ جو اس کے فتووں پر عمل کرے گا وہ جوابدہی سے بری الذمہ ہے۔معصومینؑ کے علاوہ مخلوقات کی شفاعت کرنے والا کوئی نہیں۔تمام انبیاءؑ بھی اپنے پیروکاروں کی شفاعت کیلئے رسول اللہؐ کے پاس آئیں گے۔

❖......❖......❖

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝٥٦

یہ ڈرانے والوں میں سے سب سے پہلا نذیر ہے۔(النجم۔56)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''یہ ڈرانے والوں میں سے سب سے پہلا نذیر ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے پہلے عالم ذر میں تمام مخلوق کی نسلوں کو حاضر کرکے صفوں میں کھڑا کیا تو اللہ نے محمدؐ کو بھیجا تو ان پر کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگوں نے آپؐ کا انکار کیا تو اللہ عزوجل نے فرمایا ''یہ ڈرانے والوں میں سے سب سے پہلا نذیر ہے'' اس سے اللہ کی مراد محمدؐ ہے جب آپؐ نے پہلے عالم ذر میں لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف دعوت دی۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۶۵)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں تمام مخلوق کو توحید و رسالت و ولایت کی دعوت دی اور سب سے پہلے دین الٰہی کی طرف دعوت دینے والے رسول اللہؐ ہی ہیں اور تمام انبیاءؑ نے دین مصطفیٰؐ کی طرف اپنی قوموں کو دعوت دی۔ پہلی قوموں کو انبیاءؑ و ولایت معصومینؑ پر ایمان لانے اور اقرار کرنے کی دعوت دیتے رہے، جن لوگوں نے ولایت علیؑ کو ٹھکرایا اللہ نے ان کو ھلاک کر دیا۔ ازل سے ھلاکت کی وجہ انکارِ ولایتِ علیؑ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ کے بارے میں کوتاہی اور تقصیر سے بار بار خبردار کیا ہے اور قیامت تک ولایت علیؑ کی تبلیغ کا حکم دیا ہے۔ ہر ایک مومن اور مومنہ کا فرض ہے کہ ولایت علیؑ کا پیغام آنے والی نسلوں تک پہنچائیں۔ اور شیعہ علماء کا بھیس بدل کر ولایت علیؑ سے مختلف طریقوں سے روکنے والے منافقین کی نشاندہی کریں۔ اور اپنے بچوں کو ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے یہود و نصاریٰ بننے سے بچائیں۔

❖......❖......❖

سورة القمر

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

بیشک متقین جنتوں اور نہروں میں ہوں گے۔ سچی جگہ میں بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے پاس۔
(القمر۔54-55)

1. جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں رسول اللہؐ کے پاس تھے تو بعض اصحاب نے جنت کا ذکر کیا تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: بیشک جنت والوں میں سے سب سے پہلے اس میں علیؑ بن ابی طالبؑ داخل ہوگا۔ تو ابو دجانہ انصاری نے عرض کی: یارسول اللہؐ کیا آپؐ نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ جنت انبیاءؑ پر حرام ہے جب تک آپؐ اس میں داخل نہ ہوں گے اور تمام امتوں پر جب تک آپؐ کی امت اس میں داخل نہ ہوگی؟ تو فرمایا ہاں اے ابو دجانہ مگر جان لو کہ اللہ عزوجل نے نور کے ایک علم اور نور کے ایک عمود دونوں کو آسمانوں اور زمین پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے بنایا اور اس علم پر لکھا: ''لا الہ الا اللہ، محمدؐ رسول اللہ، آل محمدؐ تمام مخلوق سے بہترین ہیں، لواء (علم) کا مالک علیؑ ہے اور وہ قوم کا امامؑ ہے''۔ تو امام علیؑ نے فرمایا: حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں یہ خبر دی، یارسول اللہؐ اور ہمیں شرف عطا فرمایا۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یاعلیؑ میں بشارت دیتا ہوں کہ جان لو جو بھی ہم سے محبت کرتا ہے اور ہماری محبت کا دعویٰ کرتا ہے اللہ اسے ہمارے ساتھ رکھے گا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ''بیشک متقین جنتوں اور نہروں میں ہوں گے سچی جگہ میں صاحب اقتدار بادشاہ کے پاس''

۔(البرہان ۔ج ۷۔ص ۳۷۹)

فوائد:۔

1. کامیاب وہی لوگ ہیں جن کا کلمہ توحید ورسالت اور تمام معصومینؑ کی ولایت پر مشتمل ہے اور وہ اللہ کے حضور نماز میں تمام معصومینؑ کی ولایت کی گواہی دے کر مودت معصومینؑ کے دعویدار ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔صاحبان عقل وبصیرت کے لیئے تو صاف ظاہر ہے کہ اقرار ولایت وامامت والا کلمہ طیبہ،قول ثابت اور کلمۃ التقویٰ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے نور کے پرچم پر لکھ دیا تھا۔

❖......❖......❖

سورۃ الرحمٰن

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ

رحمان ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی ''الانسان'' کو خلق فرمایا اسے ''البیان'' کا علم دیا۔

(الرحمٰن۔1-4)

1. امام علی رضاؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''رحمان ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی'' کے بارے میں فرمایا کہ بیشک اللہ عزوجل نے محمد مصطفیؐ کو قرآن کی تعلیم دی ، '' الانسان'' کو خلق فرمایا اسے ''البیان'' ''کا علم دیا'' وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ان کو ہر چیز کا علم بیان فرما دیا جس کی لوگوں کو ضرورت ہو سکتی ہے ۔(البرہان ۔ج ۷۔ص ۳۸۳)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ''البیان'' اسم اعظم ہے جس سے ہر چیز کی تعلیم دی۔(البرہان ۔ج ۷۔ص ۳۸۳)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیؐ اور علی مرتضیٰؑ کو اپنا علم اور اسم اعظم ،مشیت ورضا عطا فرما کر پھر خلق فرمایا۔معصومینؑ علم الٰہی کا خزانہ ہیں آئمہ طاہرینؑ نے قیامت تک پیش آسکنے والے مسائل کا حل بتلا دیا۔اس لیئے معصوم امامؑ کی اطاعت وتقلید کرنے والے مومن کو کسی مقصر مجوسی ملاں کے ظنی فتاویٰ کی ہرگز ضرورت نہیں پڑتی۔

جو شخص اپنی جہالت یا بدبختی کی وجہ سے یہ کہتا ہے کہ نئے جدید دور کے نئے نئے مسائل ہیں وہ قرآن وحدیث میں کہاں ملیں گے۔تو ایسا شخص درحقیقت قول الٰہی اور قول معصومؑ کی تکذیب کرتا ہے۔

❖......❖......❖

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ ۙ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِى الۡمِيۡزَانِ ۞ وَاَقِيۡمُوا الۡوَزۡنَ

بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ ۝

اورآسمان کواس نے بلند کیااور میزان کو قائم کردیا۔تا کہ تم میزان میں زیادتی نہ کرواورٹھیک ٹھیک تولوانصاف کے ساتھ اور نہ میزان کو خسارہ دو۔(الرحمٰن۔7-9)

1. امام علی رضاؑ نے فرمایا: آسمان رسول اللہؐ ہیں انکو اللہ نے اپنی طرف بلند کیا اور میزان امیرالمومنینؑ ہیں جن کو مخلوق کے لیئے نصب فرمایا'' تا کہ تم میزان میں زیادتی نہ کرو'' یعنی امامؑ کی نافرمانی نہ کرو''اور ٹھیک وزن کروانصاف کے ساتھ'' یعنی عدل کے ساتھ امامؑ کی اطاعت قائم رکھو ''اور نہ میزان کو خسارہ دو'' یعنی امامؑ کے حق کو ہلکامت جانو اور اس پر ظلم نہ کرو۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۸۳)

فوائد:۔

1. بلندترین حقیقی آسمان رسول اللہؐ ہیں جس کے بارہ برج آئمہ طاہرینؑ ہیں۔اللہ تعالیٰ کا جزاوسزا کا پیمانہ، میزان اور کسوٹی صرف مولا علیؑ ہیں ان کی ولایت ہے۔ولایت مولا علیؑ کو اللہ نے نصب فرمایا ہے اس کے مقابلہ میں جو اپنی ولایت نصب کرے وہ ناصبی مقصر ظالم ملاں ہے۔قول معصومؑ کو چھوڑ کر زیادتی نہ کرو، غیر معصوم کی اطاعت وتقلید نہ کرواور حق معصومؑ کو ہلکا سمجھ کر ظلم نہ کرو۔

❖......❖......❖

رَبُّ الۡمَشۡرِقَیۡنِ وَرَبُّ الۡمَغۡرِبَیۡنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِ ۝ بَیۡنَہُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یَخۡرُجُ مِنۡہُمَا اللُّؤۡلُؤُ وَالۡمَرۡجَانُ ۝

دومشرقوں کا رب اوردومغربوں کا رب۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کی تکذیب کروگے۔اس نے دوسمندر جاری کیئے جو باہم ملتے ہیں،ان دونوں کے درمیان ایک پردہ (برزخ) ہے کہ ایک دوسرے پر سبقت نہیں کرتے۔پھرتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ان دونوں سے لؤلؤ اورمرجان نکلتے ہیں۔(الرحمٰن۔17۔22)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''دومشرقوں کا رب اور دومغربوں کا رب'' کے بارے میں فرمایا: مشرقین رسول اللہؐ اور امیرالمؤمنینؑ ہیں اور مغربین حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔''پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کی تکذیب کروگے'' یعنی تم دونوں میری کون کون سی نعمت کی تکذیب کروگے محمدؐ کی یا علیؑ کی؟ اور انہی دونوںؑ کے صدقے میں نے بندوں پر انعام فرمایا ہے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۸۶)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اس نے دوسمندر جاری فرمائے جو باہم ملتے ہیں'' کے بارے میں فرمایا کہ علیؑ اور فاطمہؑ دو عمیق سمندر ہیں ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی پر سبقت نہیں کرتا۔''ان دونوں کے درمیان برزخ ہے'' یعنی رسول اللہؐ ''ان دونوں میں سے لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں'' یعنی حسنؑ اور حسینؑ۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۸۶)

فوائد:۔

1. مشرقین اور مغربین کا رب یعنی اللہ کو معصومینؑ کا رب ہونے پر فخر ہے اور مشرق و مغرب یعنی کائنات کی ابتداء اور انتہاء معصومینؑ کے صدقے میں ہے۔اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت محمدؐ، علیؑ اور ان کی پاک آلؑ ہے تو جن وانس دونوں میں سے کون اللہ کی اس عظیم تکذیب کرسکتا ہے۔معصومینؑ کے صدقے اللہ تعالیٰ بندوں پر رحمت کرتا ہے۔اللہ کی عظیم نعمت وامانت کی تکذیب کرنے والے شیطان، اسکے چیلے اور انسانی شکل میں مقصرین ہیں۔

2. مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہ زہراءؑ علم الٰہی کے دو لامحدود گہرے سمندر ہیں جو ایک دوسرے کا کفو ہیں دونوں کا درجہ اللہ کے نزدیک برابر ہے ایک دوسرے پر سبقت نہیں کرتے اور ان کی ذریت آئمہ طاہرینؑ ہیں جو لؤلؤ اور مرجان ہیں۔

❖......❖......❖

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

ہر چیز جو اس (زمین) پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب کا جلال واکرام والا چہرہ باقی رہ جائے گا۔(الرحمٰن۔26-27)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝

ہم عنقریب فارغ ہیں تمہارے لیئے اے ثقلین۔(الرحمٰن۔31)

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

بڑی برکت والا ہے تیرے رب کا اسم جلال واکرام والا۔(الرحمٰن۔78)

1. امام زین العابدینؑ نے فرمایا ''ہر چیز جو اس پر ہے فنا ہونے والی ہے'' یعنی جو کچھ زمین پر ہے۔''اور صرف تیرے رب کا چہرہ باقی رہنے والا ہے'' فرمایا کہ ہم وہ چہرہ ہیں جس سے اللہ کی طرف آیا جاتا ہے۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۹۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ ہم وجہ اللہ ہیں۔(الصافی۔ج ۳۔ص ۳۸۷)

3. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''ہم عنقریب فارغ ہیں تمہارے لیئے اے ثقلین'' کے بارے میں فرمایا ثقلین سے مراد ہم اور قرآن ہے۔اور اس پر دلیل رسول اللہؐ کا قول ہے ''یقیناً میں تم میں ثقلین چھوڑ رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عترت اھل بیتؑ ''۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۳۹۱)

4. امام محمد باقرؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول ''بابرکت ہے تیرے رب کا اسم جلال واکرام والا'' بارے میں فرمایا کہ ہم اللہ کا جلال اور اس کی کرامت ہیں۔ہماری اطاعت کے صدقے اللہ بندوں پر کرم کرتا ہے۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۰۲)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ باقی رہنے والا چہرہ، اللہ کے جلال واکرام کا مظہر، اللہ کا بابرکت اسم اعظم معصومینؑ ہیں جن کی وجہ سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور انہی کی وجہ سے کائنات میں اللہ کی عبادت ہوتی ہے۔

2. ثقلین قرآن صامت اور قرآن ناطق ہیں۔ان کے علاوہ ہر چیز فنا وھلاک ہونے والی ہے۔جب ہر چیز تباہ ہو جائے گی تو اللہ فرمائے گا کہ آج ملک کس کا ہے؟ تو معصومینؑ جواب دیں گے کہ اللہ جبار وقہار کیلئے۔جس ملک پر اللہ تعالیٰ کو فخر ہے وہ ملک معصومینؑ ہی ہیں۔

❖......❖......❖

سورة الواقعة

وَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝

اور اگر وہ اصحاب یمین میں سے ہو (تو اس کا استقبال یوں ہوتا ہے) سلام ہے تجھے تو اصحاب یمین میں سے ہے۔ (الواقعہ۔ 91-90)

1. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: تم وہ ہو جس کے ذریعہ اللہ نے ابتدائے خلق میں حجت پیش کی جب مخلوق کو روحوں کی صورت کھڑا کیا تو ان سے فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔فرمایا: اور محمدؐ میرا رسول؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔فرمایا: اور علیؑ امیر المؤمنین وصی؟ تو تمام مخلوق نے تیری ولایت سے تکبر و نافرمانی کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا سوائے قلیل تعداد لوگوں کے اور وہ قلیل سے بھی کم ہیں اور وہی اصحابِ یمین ہیں۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۳۰)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے کائنات خلق فرمائی تو اعلان ولایت کیا اور جب قیامت برپا ہوگی تو بھی اعلان ولایت سے اور مولا علیؑ کے مخالفین پر لعنت کے ساتھ۔اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے سامنے امانتِ ولایتِ علیؑ کو پیش کیا پھر عالم ارواح میں تمام انسانوں کو ولایت علیؑ کی دعوت دی چند انسانوں کے علاوہ سب نے انکار کیا۔عالم ذر میں بھی یہی ہوا۔پھر اللہ تعالیٰ تو ہر انسان کو ولایت علیؑ پر پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ عادل ہے تاکہ اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے۔اس نے بار بار ولایت علیؑ کی دعوت دی پھر تمام انبیاءؑ ولایت علیؑ کا میثاق لیتے رہے۔رسول اللہؐ نے تمام ظاہری حیاتِ دنیا میں ولایت علیؑ کی تبلیغ کی۔رسول اللہؐ کا سب سے پہلا اور آخری پیغام بھی یہی تھا۔اَب یہ والدین اور معلم کی ذمہ داری ہے کہ بچے کو فطرت الٰہی پر رہنے دیں یا اسے ولایت علیؑ سے ہٹا کر عیسائی اور یہودی بنا دیں۔عیسائی اور یہودی علما نہیں چاہتے تھے کہ عوام خود تورات، زبور اور انجیل پڑھیں کیونکہ ان میں ذکر معصومینؑ تھا اس لیئے انہوں نے عوام کیلئے توضیح المسائل کی طرف کتابیں وضع کر دیں کہ صرف ان کو عوام پڑھے جن میں ذکر معصومینؑ نہیں تھا۔یہی کام مقصر مجوسی ملاں کرتا ہے کہ عوام کو بڑے خوبصورت انداز سے قرآن پاک سے دور کرتا ہے اور ذکر معصومینؑ سے مختلف بہانوں سے دور کرنے کیلئے اپنے من گھڑت فتووں کی کتابیں رائج کرتا ہے۔

2. مومنین کو مقصرین کی اکثریت سے ہرگز پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اصحاب یمین یعنی شیعانِ مولا علیؑ تو ہیں ہی قلیل تعداد میں۔جن کا استقبال فرشتے کرتے ہیں اور سلام کریں گے اور بشارتیں دیں گے۔

❖......❖......❖

سورة الحدید

هُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبۡدِہٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ بِکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۝

وہ وہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل کرتا ہے تا کہ وہ تمہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آئے اور بیشک اللہ تم پر شفیق ومہربان ہے۔(الحدید۔9)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''تا کہ وہ تمہیں ظلمات سے نور کی طرف نکال لائے'' کے بارے میں فرمایا کہ کفر سے ایمان کی طرف یعنی ولایتِ علیؑ کی طرف۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۳۹)

فوائد:۔

1. قرآن حکیم اوراس کی واضح آیات اور رسول اللہؐ اوران کی واضح احادیث کا یہ کام ہے کہ وہ انسان کو گمراہی وھلاکت کے اندھیرے سے نکال کر ولایت علیؑ کے نورِ نجات میں لے آتی ہیں۔معصومینؑ کی ولایت نورِ الٰہی ہے اور غیر معصوم کی ولایت ظلمت ہے۔ولایت علیؑ ایمان ہے اور مجوسی مقصر ملاں کی ولایت کفر ونفاق ہے۔

❖......❖......❖

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَ لَہٗۤ اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ ۝

کون ہے جو اللہ کو قرض دے قرض حسنہ تو وہ اسے کئی گنا بڑھادے گا اور اس کے لیئے بہترین اجر ہے۔ (الحدید۔11)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''کون ہے جو اللہ کو قرض دے قرضہ حسنہ'' کے بارے میں فرمایا کہ یہ صلہ رحمی (تعلق جوڑنا) کے بارے میں ہے اور یہ تعلق (رشتہ ورابطہ) خاص طور پر آل محمدؐ سے تعلق ہے۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۴۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک درھم جو امامؑ کو پہنچے وہ وزن میں احد کے پہاڑ سے کہیں زیادہ ہے۔ایک اور موقع پر فرمایا کے ایک درھم جو امامؑ کو پہنچے وہ ان ایک ہزار درھموں سے افضل ہے جو نیک کاموں پر خرچ کیئے جائیں۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۴۱)

فوائد:۔

1. آئمہ طاہرینؑ کے امر کو زندہ کرنے کیلیئے جو رقم مؤمنین تبلیغ ولایت علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ پر خرچ کرتے ہیں وہ اللہ کا قرضہ حسنہ ہے جس کا اجر عظیم اور کریم ہے۔
2. جو لوگ ولایت علیؑ کے مخالفین اور عزاداری امام مظلومؑ کے مخالفین مقصر مجوسی ملاں کو مال ودولت دیتے ہیں وہ اپنے پیسے بھی ضائع کرتے ہیں اور ظلم بھی کماتے ہیں۔

❖......❖......❖

یَوۡمَ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ

نُّوْرِكُمْ ج قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ط فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ
بَابٌ ط بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ
مَّعَكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ
الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ
فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ط هِيَ مَوْلٰىكُمْ ط وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہیں گے کہ ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ حاصل کرسکیں۔ان سے کہا جائے گا اپنے پیچھے پلٹو تاکہ نور تلاش کرو پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔وہ آواز دیں گے (مومنوں کو) کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔وہ کہیں گے ہاں لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا اور تم موقع کے منتظر رہے اور تم شک میں پڑے رہے اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں فریب دیا حتیٰ کہ اللہ کا امر آگیا اور بڑے دھوکے باز نے تمہیں اللہ کے معاملے میں فریب دیا۔پس آج تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا تمہارا ٹھکانہ آگ ہے وہی (آگ) تمہاری خبر گیری کرنے والی (ولی) ہے اور یہ بہت برا انجام ہے۔(الحدید۔13-15)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول "پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔وہ آواز دیں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟" کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیات ہمارے، ہمارے شیعوں اور کافروں کے بارے میں نازل ہوئیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور تمام مخلوقات کو میدان محشر میں جمع کیا جائے گا تو اللہ ایک دیوار حائل کردے گا جس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر رحمت یعنی نور ہوگا اور اس کے باہر کی طرف عذاب یعنی ظلمت۔پس اللہ ہمیں اور ہمارے شیعوں کو دیوار کے اندر کردے گا جہاں رحمت اور نور ہوگا اور ہمارے دشمنوں اور کفار کو دیوار کے باہر کردے گا جہاں ظلمت ہوگی۔پھر تمہیں (شیعوں کو) ہمارے دشمن اور تمہارے دشمن اس دروازے سے جو دیوار میں ہوگا کے باہر سے عذاب میں سے پکاریں گے: کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے ہمارا نبیؐ ایک تھا، ہماری نماز اور تمہاری نماز ایک تھی اور ہمارے روزے اور تمہارے روزے ایک تھے اور ہمارے حج اور تمہارے حج ایک تھے؟ پھر ان کو اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ جواب دے گا: ہاں لیکن تم نے اپنے نبیؐ کے بعد اپنے آپ کو فتنے میں ڈال دیا پھر تم نے منہ پھیر لیا اور جس امر کا تمہارے نبیؐ نے تم کو حکم دیا تھا تم نے ترک کردیا اور تم گردش

زمانہ کا انتظار کرتے رہے اور جو کچھ تمہارے نبیؐ نے کہا تھا اس میں شک کرتے رہے اور تمہاری جھوٹی امیدوں اور جو کچھ تم نے اھل حق کے خلاف جمع کیا نے تمہیں فریب دیا اور اللہ کے حلم و بردباری کی وجہ سے تم دھوکہ کھا گئے اس حال تک کہ حق آ گیا یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ نے حق کے ساتھ ظہور کیا اور اس کے بعد آئمہ حق کے ساتھ ظاہر ہوئے اور اللہ عزوجل کا قول ''اور بڑے دھوکہ باز نے تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دیا'' یعنی شیطان ''پس آج کے دن تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا'' یعنی تمہارے لئے کوئی بھلائی موجود نہیں تم نے خود اسے ختم کر دیا ''تمہارا ٹھکانہ آگ ہے وہی تمہاری سرپرست ہے اور بہت برا انجام ہے'' (البرہان۔ج ۷۔ص ۴۴۴)

2. رسول اللہؐ نے اللہ عزوجل کے قول ''پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب'' کے بارے میں فرمایا کہ میں دیوار ہوں اور علیؑ دروازہ ہے اور دیوار سے نہیں آیا جا سکتا سوائے دروازے کی طرف سے۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۴۵)

فوائد:۔

1. قیامت کے دن مومنین کے آگے اور دائیں طرف معصومینؑ کا نور راہنمائی کر رہا ہوگا اور ولایت علیؑ سے منافقت کرنے والے مرد اور عورتیں اندھیرے میں ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے تو وہ مومنین سے نور مانگیں گے تو ان کو مومنین جواب دیں گے کہ اپنے پیچھے پلٹو تا کہ دوزخ کی آگ سے روشنی لے سکو۔ پھر رسول اللہؐ اور مولا علیؑ مومنین کو اپنے حصار میں لے لیں گے یعنی اپنے نورانی دامن رحمت میں امان دیں گے اور اس حصار رحمت کے باہر منافق اور کافر عذاب کی تاریکیوں میں ہونگے۔ منافقوں، مقصروں نے معصومینؑ کو نور اللہ نہ مانا بلکہ اپنے جیسا بشر سمجھا تو اس لیئے قیامت کے دن نور تو دور کی بات ہے ان کو روشنی تک نہ ملے گی۔ رحمت کا شہر تو رسول اللہؐ ہیں مگر دروازہ صرف ولایت علیؑ ہے۔ در و دیوار کے باہر سے منافق پکار کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ اکٹھے مسجد و امام بارگاہ میں نہیں ہوتے تھے نماز روزہ اکٹھا کیا حج پر ساتھ گئے تو جواب ملے گا رسول اللہؐ کے بعد تم نے ولایت علیؑ سے منہ پھیر کر مجوسی ملاں کی ولایت کو گلے لگا لیا۔ نبی اکرمؐ نے تمہیں اقرار ولایت کا حکم دیا تھا تم نے اقرار ولایت سے عبادت کے باطل ہونے کا فتویٰ دے دیا۔ تم نے گردش زمانہ کا انتظار کیا جب موقع ہاتھ آیا تو خود ولی اور امام اور آیت اللہ بن بیٹھے۔ تم نے معصومینؑ کی عصمت، اختیار و قدرت اور حاضر ناظر ہونے پر شک کیا مگر شیطان کے حاضر و ناظر اور گمراہ کرنے پر قادر ہونے پر یقین رکھا۔ مجوسی ملاں نے تمہارے اعمال کی ذمہ داری لینے کا وعدہ کیا تو تم اس شیطان کے دھوکے میں آ گئے۔ مقصر مجوسی ملاں کو تم نے اپنا ولی بنایا تو اس آگ پرست کی تقلید کرنے کا نتیجہ ہے کہ آج آگ تمہاری ولی ہے۔

ولایت علیؑ وہ بھلائی ہے جس سے شفاعت و نجات ہے۔

❖......❖......❖

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ ۙ وَ لَا یَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلُ فَطَالَ عَلَیۡهِمُ الۡاَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَ کَثِیۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ قَدۡ بَیَّنَّا لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

کیا ابھی ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے ہیں وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کیلئے اور اس حق کیلئے جو نازل ہوا ہے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر لمبی مدت گذر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر فاسق

ہیں۔ جان لو کہ بیشک اللہ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے یقیناً ہم نے تمہارے لیئے اپنی آیات واضح بیان کر دیں ہیں شاید کہ تم عقل سے کام لو۔ (الحدید۔16-17)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: یہ آیت "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر لمبی مدت گذر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں اکثر فاسق ہیں" زمانہ غیبت کے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور مدت غیبت (کبریٰ) کی مدت ہے اور اس سے اللہ عزوجل کی مراد ہے کہ اے امت محمدؐ یا اے شیعو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر طویل مدت گذر گئی۔ پس اس کی تاویل زمانہ غیبت کے لوگوں کے لیئے جاری ہے۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۴۴۶)

2. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول "جان لو کہ یقیناً اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کی موت کے بعد" کے بارے میں فرمایا کہ اس کی موت کے بعد سے مراد اھل ارض کا کفر ہے اور کافر مردہ ہوتا ہے پس اللہ زمین کو قائمؑ کے ذریعے زندہ کرے گا تو وہ اس میں عدل کرے گا تو زمین زندہ ہو گی اور اس کے اھل زندہ ہوں گے ان کی موت کے بعد۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۴۶)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ اور معصومینؑ ذکر اللہ ہیں۔ حق اسی طرف مڑتا ہے جدھر جدھر مولا علیؑ مڑتے ہیں۔ اللہ خبردار کر رہا ہے مومنین کو یعنی شیعوں کو کہ یہی وقت ہے کہ اپنے دلوں کو ذکر اللہ اور حق کیلیئے جھکا دو کیونکہ غیبت کبریٰ کے ختم ہونے پر ظہور قائمؑ کے بعد ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ خبردار مقصر مجوسی ملاں کے چکر میں نہ آنا وہ تمہیں نماز میں بھی ذکر اللہ اور کلمہ حق سے روکے گا اور تم کافروں کی طرح مردہ ہو جاؤ گے۔ اللہ نے ولایت علیؑ کی واضح آیات بیان فرما دیں ہیں شاید تم عقل سے کام لے لو۔

❖......❖......❖

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۲۵

یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا نازل کیا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیئے فوائد ہیں تاکہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔ (الحدید۔25)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہم میزان ہیں۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۴۶۳)

2. کافی صحابہ سے روایات ہیں کہ اس آیت میں حدید (لوہا) سے مراد ذوالفقار ہے جو آسمانوں سے نبی اکرمؐ پر نازل ہوئی تو اسے علی مرتضیٰؑ کو عطا فرمایا۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۴۶۳)

فوائد:۔

1. تمام رسولوںؑ کو اللہ نے کتاب اور میزان یعنی ولایت علیؑ دے کر بھیجا تاکہ لوگ عدل و انصاف پر رہیں کیونکہ ولایت علیؑ کے بغیر عدل و انصاف نہیں ہو سکتا کیونکہ جاہل

ولایت علیؑ نہیں ہوگی وہاں ہر کام خراب ہو جائے گا چاہے ولادت ہو، موت ہو، حساب کتاب ہو سب جگہ ہلاکت و خسارہ ہوگا۔

2. جو ولایت علیؑ پر قائم رہے گا اسے بڑا فائدہ ہوگا۔ جو ولایت علیؑ کے بارے میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم نہیں مانتا، غیبت کبریٰ میں امامؑ کو دیکھے بغیر اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد نہیں کرتا وہ ذوالفقار کے زوردار وار سے نہیں بچ سکے گا۔

❖......❖......❖

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙۚ ۝۲۸

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوگنا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہارے لیئے ایک نور قرار دے گا جس میں تم چلو گے اور تمہیں معاف کر دے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ (الحدید۔28)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا "تمہیں اپنی رحمت کا دوگنا حصہ عطا فرمائے گا" یعنی حسنؑ اور حسینؑ "اور تمہارے لیئے نور قرار دے گا جس کے ذریعے تم چلو گے" یعنی تمہارے لیئے امام عادل قرار دیتا ہے جس کی تم اطاعت کرتے ہو اور وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۴۶۵)

فوائد:۔

1. اللہ سے ڈرنے والے متقین، رسول اللہؐ پر مکمل ایمان لانے والے مومنین کیلئے امام حسنؑ اور امام حسینؑ رحمت ہیں ان کے دلوں میں اللہ نور مودتِ علیؑ قرار دیتا ہے جس سے وہ چلتے ہیں یعنی ان کو حیات ابدی مل جاتی ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں نور ولایت علیؑ نہیں وہ مردہ ہیں۔ طوطے کی طرح زبانی کلامی یہ کہہ دینا کہ ہم بھی ولایت علیؑ کو مانتے ہیں مگر عملی طور پر اقرار ولایت اور عزاداری کے خلاف فتوے دینے والے ناصبیوں کی تقلید کرنا ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ولایت علیؑ خطاؤں کو سوکھی لکڑی کی طرح جلا کر راکھ بنا دیتی ہے اور ولایت علیؑ کی کسی پہلو سے بھی مخالفت نیک اعمال کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔

❖......❖......❖

سورة المجادلة

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ

الْقِیٰمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ یقیناً اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور کچھ زمین میں ہے نہیں کوئی سرگوشی ہوتی تین آدمیوں میں مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ میں مگر وہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی وہ ہوں پھر قیامت کے دن وہ ان کو بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا ہے بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔(المجادلۃ۔7)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ ولایت علیؑ کے مخالفین کے بارے میں نازل ہوئی جن میں ابوعبیدہ بن جراح، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوحذیفہ کا غلام سالم، مغیرہ بن شعبہ بھی شامل تھے جب انہوں نے اپنے درمیان ایک عہدنامہ لکھا اور عہد کیا اور متفق ہوگئے کہ جب محمدؐ چلے گئے تو خلافت ونبوت کو بنی ھاشم میں کبھی بھی نہ جانے دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔(البرہان۔ج ۷۔ص ۱۷۴)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کے خلاف یہ عہدنامہ کعبہ میں بیٹھ کر لکھا گیا تھا۔اسی عہدنامے کی تائید کرتے ہوئے مقصر ملاں مقاماتِ مقدسہ کے پاس بیٹھ کر تحریری فتوے صادر کرتے ہیں کہ اقرار ولایت سے نماز باطل ہے، اقرار ولایت اذان واقامت کا جزو نہیں، علیؑ ولی اللہ کلمہ کا جزو نہیں، یاعلیؑ مدد اور نعرہ حیدری جائز نہیں خصوصاً مسجد میں، عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے، معصومینؑ کی عصمت وقدرت کے خلاف زبان درازیاں۔ایسے لوگوں پر ازل سے ابدتک لعنت ہے۔

2. ولایت علیؑ کے مخالفین کا عقیدہ سہ شعبہ ہے: منافقت یعنی منہ زبانی ولایت کا اقرار مگر عملی طور پر مخالفت، کفر یعنی حقیقی طور پر ولایت علیؑ کے منکر، اور شرک یعنی ولایت علیؑ کے ساتھ مجوسی مقصر ملاں کی ولایت شامل کرنا۔ایسے لوگ قیامت کے دن سہ شعبہ سائے کے تلے ٹھہرائے جائیں گے جس کا ذکر سورۃ مرسلات کی آیت نمبر 30 میں ہے کیونکہ یہ تین والا گروہ ہے اور دوسرا گروہ پانچ والا ہے جو لوائے حمد کے نیچے مولا علیؑ کی ولایت کے صدقے رحمت میں ہوں گے۔

❖......❖......❖

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰی ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَیَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا جَآءُوْکَ حَیَّوْکَ بِمَا لَمْ یُحَیِّکَ بِهِ اللّٰهُ لا وَیَقُوْلُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ط حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ج یَصْلَوْنَهَا ج فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝

کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا ہے پھر وہی کام کرتے ہیں جس سے منع کیا گیا اور وہ گناہ اور زیادتی اور رسولؐ کی نافرمانی کیلئے سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں ان باتوں کی وجہ سے عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں ان کے لئے جہنم کافی ہے جس میں وہ جھلسیں گے پس بہت برا انجام ہے۔ (المجادلۃ۔8)

1. رسول اللہؐ کے پاس کچھ صحابی آئے اور عرض کی کہ اللہ سے انکے لئے فلاں چیز کا سوال کریں اور وہ چیز انکے لئے حلال نہیں تھی جس کا وہ سوال کرتے تھے تو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ''اور وہ گناہ اور زیادتی اور رسولؐ کی نافرمانی کیلئے سرگوشیاں کرتے ہیں'' اور جب وہ (منافق) آتے تو آپؐ سے کہتے: انعم صباحاً اور انعم مساءً، اور یہ زمانہ جاھلیت والوں کا سلام ہے تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ''اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا'' تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا: یقیناً ہم اس کو اس سے بہتر سے بدل دیتے ہیں: اھل جنت کا سلام ہے: السلام علیکم۔(البرہان۔ج ۷۔ص۴۷۲)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ایک یہودی رسول اللہؐ کے پاس آیا تو کہا: السام علیکم۔ تو رسول اللہؐ نے جواب دیا: علیکم۔ پھر ایک اور آیا تو اسی طرح کہا تو اس کا جواب بھی وہی دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا۔ پھر ایک اور آیا تو اسی طرح کہا تو رسول اللہؐ نے اسکو وہی جواب دیا جو ان کے ساتھیوں کو دیا۔(البرہان۔ج ۷۔ص۴۷۳)

فوائد:۔

1. جو چیزیں جائز نہیں منافق ان کا سوال کرتے تھے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے اسی طرح مجوسی مقصر ملاں لوگوں کے لئے بے ہودہ باتیں فتوے دے کر جائز قرار دے رہا ہے، اور جو چیزیں دین کی بنیاد اور لازم فرض ہے یعنی ولایت علیؑ اُسے دین سے نکال رہا ہے

2. یہ مقصرین زمانہ جاھلیت اور منافقوں کی طرح آپس میں سلام کرتے ہیں یعنی آپ دیکھیں گے کہ یہ کہتے ہیں: صبح بخیر اور شام بخیر۔ یعنی حقیقت میں ان کو اسلام کا سلام بھی پسند نہیں اور عقل و بصیرت سے خالی کمزور ایمان لوگ ان کی اندھادھند تقلید کئے جا رہے ہیں۔

3. السام علیکم کا مطلب ہے تم پر موت آئے۔ یہ یہودیوں کی لفظوں کے ھیر پھیر (علم الاصول) سے رسول اللہؐ کی نافرمانی اور مخالفت تھی، جیسے وہ راعنا بھی کہتے تھے، یہی کام مجوسی ملاں کر رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ مجھ پر دم بریدہ صلوات مت بھیجو اور اللھم صلی علی محمدؐ کہہ کر نہ رک جاوٴ بلکہ اس طرح کہو اللھم صلی علی محمدٍؐ وّ آل محمدؐ۔ تو آپ مشاہدہ کرلیں کہ مومنین مکمل درود ایک ہی سانس میں تلاوت کریں گے اور مجوسی مقصرین پہلے اللھم صلی علی محمدؐ کہیں گے پھر تھوڑا رک کر و آل محمدؐ کہیں گے۔ ظاہراً وہ کہیں گے کہ ہم نے تو درود موسیقانہ اور شاعرانہ انداز سے خوبصورت کر کے پڑھا ہے مگر دراصل وہ رسول اللہؐ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اور کمزور ایمان کے بیچارے لوگ بھیڑ چال کی طرح ہر وہ چیز اپنا رہے ہیں جو مجوسی ملاں کہتا جاتا ہے۔

❖......❖......❖

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم آپس میں پوشیدہ بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول اللہؐ کی نافرمانی کے لئے پوشیدہ باتیں نہ کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کے لئے پوشیدہ باتیں کیا کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں جمع کیا جائے گا۔(المجادلۃ۔9)

1. ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ منافقین کی علامت بغض علیؑ بن ابی طالب تھی ایک دن رسول اللہؐ مسجد میں مہاجرین وانصار کے درمیان تشریف فرما تھے اور میں بھی ان میں موجود تھا کہ علیؑ آئے اور لوگوں میں سے راستہ بناتے ہوئے نبی اکرمؐ کے پاس آکر بیٹھ گئے اور وہی ان کے بیٹھنے کی جگہ تھی جسے سب جانتے تھے تو ایک شخص نے دوسرے کی طرف دیکھا اور وہ منافقت کا اشارہ تھا تو رسول اللہؐ کو پتہ چل گیا کہ ان کا کیا ارادہ ہے تو غضبناک ہو گئے شدید غضبناک حتیٰ کہ رخ اقدس کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک مجھ سے محبت نہ کرے اور اس نے جھوٹ بولا جس نے گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور اس سے بغض رکھتا ہے۔ اور علیؑ کا ہاتھ پکڑا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے

بارے یہ آیت نازل فرمائی۔

(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۷۳)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو یہ بھی ہرگز برداشت نہیں کہ کوئی آنکھوں کے اشارے سے بغیر بولے مولا علیؑ کے خلاف بات کرے۔شیطان نے بڑی امیدیں دلائی ہوں گی سبز باغ دکھائے ہوں گے کہ مجوسی ملاں کمر باندھ کر ولایت علیؑ کے خلاف فتوے دیتا ہے۔اور ان کے چھوٹے چھوٹے چمچے کڑچھے ایک دوسرے کے کانوں میں باتیں کرتے ہیں کہ ان شیعوں کے پاس ولایت علیؑ کے علاوہ کوئی اور عنوان گفتگو ہی نہیں۔ہاں یہ سچ ہے ہمارے نامہ اعمال کا عنوان بھی ''حب علیؑ'' ہوگا۔

❖......❖......❖

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم رسولؐ سے کوئی پوشیدہ بات کرو تو راز کی بات کرنے سے پہلے صدقہ دو یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے اور اگر تمہیں کچھ میسر نہ ہو تو بیشک اللہ غفور و رحیم ہے۔کیا تم ڈر گئے کہ پوشیدہ بات کرنے سے پہلے صدقہ دیں۔پس جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ نے بھی تمہاری توبہ قبول کر لی تو نماز قائم کرو اور زکواۃ دو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اللہ با خبر ہے اس سے جو کچھ تم کرتے ہو۔(المجادلۃ۔12۔13)

1. امام علیؑ نے فرمایا کہ بیشک اللہ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے پہلے نہ کسی ایک نے عمل کیا اور نہ میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا: آیت نجویٰ۔میرے پاس ایک دینار تھا تو میں نے اسے بھنا کر دس درھم لے لئے تو میں نے ہر دفعہ نبی اکرمؐ سے راز کی بات کرنے سے پہلے ایک درھم دیا۔پھر اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کر دیا'' کیا تم ڈر گئے کہ پوشیدہ بات کرنے سے پہلے صدقہ دیں۔۔۔۔۔اللہ با خبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو''

(البرہان۔ج ۷۔ص ۴۸۳)

فوائد:۔

1. معصومینؑ ناطق قرآن ہیں۔مومنین تمام آیاتِ قرانی پر ایمان رکھتے ہیں۔اور مقصرین صرف پانچ سو آیات کو قابل عمل جانتے ہیں۔یعنی قرآن پاک میں جو سینکڑوں آیات ولایت علیؑ کے بارے میں ہیں کیا وہ شریعت کا حصہ نہیں ہیں۔ولایت علیؑ تو دین الٰہی اور شریعتِ محمدی کی بنیاد ہے۔

❖......❖......❖

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ

وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۴

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے ایسی قوم کو دوست بنایا ہے جس پر اللہ کا غضب ہے وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ جانتے ہوئے جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں۔(المجادلۃ۔14)

1. ایک صحابی کے پاس سے رسول اللہؐ گذرے اور وہ ایک یہودی شخص کے پاس بیٹھا رسول اللہؐ کی خبریں لکھ رہا تھا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ۔وہ صحابی رسول اللہؐ کے پاس آیا تو رسول اللہؐ نے اس سے پوچھا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم یہودی کے پاس سے لکھ رہے تھے جبکہ اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے؟اس نے عرض کی: یارسول اللہؐ میں تو اس سے وہ لکھ رہا تھا جو آپؐ کی صفتیں تورات میں ہیں اور وہ پڑھ کر رسول اللہؐ کو سنانے لگا اور وہؐ غصے میں تھے۔تو انصار میں سے ایک شخص اسے کہنے لگا: تیرا بیڑا اغرق، کیا تو نہیں دیکھتا کہ رسول اللہؐ تم پر غضبناک ہیں؟ تو پھر وہ کہنے لگا: میں اللہ کے غضب اور اس کے رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں میں نے تو صرف یہ اس لیئے لکھا کہ اس میں آپؐ کی خبر پائی۔تو رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا: اگر موسیٰؑ بن عمران بھی ان میں موجود ہوتے اور میں اس کے پاس آتا تو وہ اس چیز سے دستبردار ہو جاتا جو تو لایا ہے لیکن تو جو لایا ہے اس کی وجہ سے کافر بن رہا ہے۔اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے''انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے''یعنی ان کے اور کفار کے درمیان پردہ،تلوار کے ڈر سے زبان سے اقرار ان کی قسمیں ہیں اور جزیہ سے معافی ہے۔(البرہان۔ج۷۔ص۴۸۵)

فوائد:۔

1. یہودیوں نے رسول اللہؐ کی صفات میں تحریف کی ہوئی تھی کہ وہ عظیم الجثہ ، لمبے لمبے بالوں والے،مزید پانچ سو سال بعد آئیں گے تا کہ لوگ آپ کو پہچان کر ایمان نہ لے آئیں۔بالکل یہی حال مجوسی مقصرین کا ہے وہ معصومینؑ کے بارے میں بڑے خوبصورت انداز سے کتابیں لکھتے ہیں مگر درحقیقت اس میں معصومینؑ کی تنقیص کی ہوئی ہوتی ہے اور سادہ لوح عوام سمجھتی ہے کہ دین ہے تو مجوسی قوم کے پاس ہے۔حالانکہ مقصر علماء کا مقصد صرف دولت واقتدار ہے۔مومنین کو مقصرین مجوسی علماء کی لکھی ہوئی کتب سے بے حد محتاط رہنا چاہیے۔یہ نہ ہو کہ معصومینؑ کے کسی فضائل میں شک کر کے تمام کے تمام اعمال برباد ہو جائیں اور عذاب واقع ہو جائے۔

❖......❖......❖

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۸ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ

ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

۝۱۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝۲۰ كَتَبَ اللّٰهُ

لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ﴿۲۱﴾

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا اور وہ اس کے سامنے (اسی طرح) قسمیں کھائیں گے جس طرح وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں خبردار بیشک وہ جھوٹے ہیں۔ ان پر شیطان مسلط ہو چکا ہے اور اس نے اللہ کا ذکر ان کو بھلا دیا ہے یہی لوگ شیطان کا گروہ ہیں خبردار شیطان کے گروہ کے لوگ خسارہ پانے والے ہیں بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرا رسولؐ ضرور غالب رہیں گے بیشک اللہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔ (المجادلۃ۔18۔21)

1. اللہ تعالیٰ کا قول ''جس دن اللہ سب کو اٹھائے گا تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھائیں گے جس طرح وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں'' یعنی جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ان لوگوں کو جمع کرے گا جنہوں نے آل محمدؑ کا حق غصب کیا ہوگا تو ان کے سامنے ان کے اعمال پیش کیئے جائیں گے تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھائیں گے کہ انہوں نے ان میں سے کوئی عمل نہیں کیا جس طرح انہوں نے دنیا میں رسول اللہؐ کے سامنے قسمیں کھائیں جب انہوں نے عہد کیا تھا کہ ولایت بنی ھاشم میں نہیں جانے دیں گے اور پھر جب انہوں نے عقبہ میں رسول اللہؐ کو قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ نے اپنے نبیؐ کو مطلع کر دیا اور اس بات کی خبر کر دی تو انہوں نے آپؐ کے سامنے قسمیں کھالیں کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا اور نہ ہی اس بات کی کوشش کی ہے حتیٰ کہ اللہ نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمایا ''وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (یہ بات) نہیں کہی اور یقیناً انہوں نے کلمہ کفر کہا اور اپنے اسلام کے بعد کفر کیا اور انہوں نے اس کام کا ارادہ کیا جو نہ کر سکے اور انہوں نے یہ انتقام نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کیلئے بہتر ہے۔۔۔'' (توبہ۔74) (البرہان۔ج ۷۔ص ۴۸۶)

2. مولا علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا: بیشک عنقریب امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر فرقے آگ میں اور ایک فرقہ جنت میں۔ اور تہتر سے میں تیرہ فرقے ہم اھل بیتؑ کی مودت کا دعویٰ کرتے ہوں گے ان میں ایک جنت میں اور بارہ آگ میں جائیں گے۔ پس ھدایت یافتہ فرقہ (رحمت الٰہی کا) امیدوار مومن مسلم رشد و معرفت والا ہے جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور وہ میری اطاعت و محبت کرتے ہوئے میرے امر کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے اور میرے دشمنوں سے برأت کرتا ہے، مجھ سے محبت اور میرے دشمن سے بغض رکھتا ہے وہ میرے حق میری امامت اور کتاب اللہ اور اس کے نبیؐ کی سنت میں میری فرض کی ہوئی اطاعت کی معرفت رکھتا ہے اور وہ نہ کبھی تکذیب کرتا ہے اور نہ کبھی شک کرتا ہے کیونکہ اللہ نے ہمارے حق کے صدقے اس کا دل منور کر دیا ہے اور وہ ہمارے فضائل کی معرفت رکھتا ہے اور اسے الہام کیا جاتا ہے اور اسے سر سے پکڑ کر ہمارے شیعوں میں داخل کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے دل کو اطمینان آجاتا ہے اور اس کا یقین مضبوط ہوتا ہے اس میں شک داخل نہیں ہوتا کہ میں اور قیامت تک میرے بعد اوصیاءؑ ھادی ہیں جن کو اللہ نے اپنے ساتھ اور اپنے نبیؐ کے ساتھ قرآن کی کثیر آیات میں ملایا ہے اور ہمیں طاہر اور معصوم خلق فرمایا اور اپنی مخلوق پر گواہ قرار دیا اور اپنی زمین پر اپنی حجت اور اپنے علم کا خزانہ اور اپنی وحی کا ترجمان بنایا اور ہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ قرار دیا نہ ہم اس سے جدا ہوتے ہیں اور نہ وہ ہم سے جدا ہوتا ہے حتیٰ کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس حوض پر وارد ہوں گے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے۔ پس یہی فرقہ تہتر میں سے آگ سے نجات پانے والا ہے اور تمام فتنوں اور گمراہیوں اور شبھات سے نجات پانے والا ہے اور یہی سچے اھل جنت ہیں اور یہی ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور باقی تمام بہتر فرقے جن کا دین بغیر حق کے ہے وہ شیطان کے دین کے مددگار ہیں وہ دین کو ابلیس اور اس کے دوستوں سے لیتے ہیں وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس کے رسولؐ کے دشمن ہیں اور مومنین کے دشمن ہیں وہ آگ میں بغیر حساب کے داخل کیئے جائیں گے اللہ اور اس کا رسولؐ ان سے برأت کرتا ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے

ساتھ شرک کرتے ہیں اور وہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں جبکہ ان کو پتہ بھی نہیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ وہ قیامت کے دن کہیں گے: اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے اور وہ قسمیں اٹھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں اٹھاتے ہیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں خبردار یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۴۸۶)

فوائد:۔

1. تمام مقصر ملاؤں نے عوام کو فریب دیا ہوا ہے صرف یہی منبر سے بتایا جاتا ہے کہ شیعہ جنت میں جائیں گے۔ یہ نہیں بتایا جاتا کہ شیعوں کے کون سے بارہ فرقے دوزخ میں جائیں گے۔ کیونکہ اگر پوری حدیث پڑھ دیں تو عوام لامحالہ ملاں کے پیچھے پڑ جائے گی کہ نجات پانے والے فرقے کی نشاندھی کروتا کہ ہم دوزخ سے بچ سکیں۔ پھر عوام کو بتانا پڑے گا کہ ناجی فرقہ وہ ہے جو علم الاصول، فلسفہ اور ظن وقیاس کو چھوڑ کر قرآن وسنت پر عمل کرتا ہے۔ جو قرآن وسنت کو کافی اور مکمل سمجھتا ہے جو ولایت علیؑ کے سامنے مجوسی ملاں کی ولایت نصب نہیں کرتا۔

2. مجوسی ملاں کی ولایت پر ایمان رکھنے والے گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں مگر وہ بغیر حق کے مذھب پر ہیں شیطان ان کو ذکر اللہ (ذکر ولایت علیؑ) نہیں کرنے دیتا۔ وہ ذلیل ترین لوگ ہیں۔ عنقریب حق غالب آنے والا ہے یعنی ظہور قائمؑ۔

❖......❖......❖

سورة الحشر

لَا يَسْتَوِيٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ط اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝٢٠

اھل دوزخ اور اھل جنت برابر نہیں ہو سکتے اور اھل جنت ہی کامیاب ہیں۔ (الحشر۔20)

1. رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہو سکتے اور جنت والے ہی کامیاب ہیں'' اور فرمایا اصحاب جنت وہ ہیں جو میری اطاعت کرتے ہیں اور میرے بعد علیؑ بن ابی طالبؑ کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور اصحاب دوزخ وہ ہیں جو اس کی ولایت پر یقین نہیں رکھتے اور عہد ولایت کو توڑتے ہیں اور اسے میرے بعد قتل کریں گے۔ (البرہان۔ج ۷۔ص ۵۰۶)

فوائد:۔

1. بڑی واضح حدیث ہے کہ اھل جنت ولایت علیؑ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں کسی غیر معصوم مجوسی مقصر کی ولایت کے دھوکے میں نہیں آتے اور مومنین اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت کا اقرار کرتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے فریب دہی کے لئے اقرار کرنا اہمیت نہیں رکھتا۔ ایمان، اقرار اور اعمال تو صرف اللہ کیلئے ہیں اس لئے اپنے ایمان کا اظہار اللہ کے سامنے کرنا چاہیئے۔

2. دوزخ جانے والے وہ ہیں جن کو ولایت علیؑ پر تسلی اور اطمینان نہیں اور وہ اللہ سے کئے ہوئے ولایت علیؑ کے میثاق کو توڑ کر مقصر ملاں کی بیعت کر لیتے ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ واقعی مقصر ملاں ان کے اعمال کا ذمہ دار جوابدہ ہوگا۔ اور پھر وہ ولایت علیؑ کو زبان سے قتل کرتے ہیں یعنی اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر دیدہ دانستہ ولایت علیؑ کے اقرار سے انکار کرتے ہیں۔

سورة الصف

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ تو اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے خواہ کافروں کو ناگوار ہو۔ وہ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو ناگوار ہو۔ (الصّف۔8۔9)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں'' کے بارے میں فرمایا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ولایت امیر المؤمنینؑ کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں، ''اور اللہ تو اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے'' اور اللہ امامت کو پورا کرے گا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے'' ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے'' (تغابن۔8) تو وہ نور امامؑ ہے اور فرماتا ہے ''وہ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے''، یعنی وہ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو وصیؑ کی ولایت کے ساتھ بھیجا ہے اور ولایت ہی دین حق ہے'' تا کہ اسے پورے دین پر غالب کر دے''، یعنی قیام قائمؑ کے وقت اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اللہ اپنے نور کو پورا کرے گا قائمؑ کی ولایت کے ساتھ خواہ ولایت علیؑ کا انکار کرنے والوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۲۶)

فوائد:۔

1. مجوسی مقصرین کے فتوؤں سے نورِ ولایت علیؑ نہیں بجھ سکتا چاہے وہ کتنی ہی پھونکیں زہریلے سانپ کی طرح مارتے رہیں کہ ولایت علیؑ کلمہ، اذان، اقامت اور تشھد کا جزو نہیں ہے بلکہ موجب بطلان ہے (نعوذ باللہ)۔ واضح قول معصومؑ ہے کہ ولایت معصومینؑ ہی دین حق ہے نور ہے ھدایت ہے۔ ولایت علیؑ پوری کائنات پر غالب ہے۔
2. ولایت علیؑ اور ظہور قائمؑ جن کافروں اور مشرکوں کو ناگوار ہے وہ کافر و مشرک کوئی اور نہیں ہیں بلکہ یہی مجوسی مقصرین ہیں جب ظہور امام زمانہؑ ہوگا تو یہ لوگ اگر پتھروں کے اندر بھی جا چھپیں گے تو پتھر پکارے گا اے مومن میرے اندر کافر یا مشرک چھپا ہوا ہے اسے نکال کر قتل کرو۔ اور حضرت عیسیٰؑ تمام خنزیروں کو قتل کر دیں گے چاہے وہ انسانی لباس کے اندر ڈھکے ہوئے ہوں۔
3. لوگوں کو فریب دیا جاتا ہے کہ صرف ایک خنزیر کہتا ہے کہ معصومینؑ بالکل ہم جیسے بشر ہیں اور نور نہیں ہیں۔ دراصل تمام اصولی مقصرین کا عقیدہ یہی ہے صرف وہ ظاہر نہیں کرتے تا کہ دنیا کو مقصرین کا مذہب غالب نظر آئے۔ مقصر ملاں کے دھوکے میں ہرگز نہیں آنا چاہیے جو بھی مجوسی ملاں کی ولایت کا قائل ہے وہ دشمنِ دین ہے۔

❖......❖......❖

سورة الجمعة

هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ﴿۲﴾

وہ وہی ہے جس نے امیوں (مکہ کے رہنے والوں) میں ایک رسولؐ بھیجا جو ان میں موجود ہے جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے اور ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یقیناً وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (الجمعۃ۔2)

1. امام محمد تقیؑ سے پوچھا گیا: یا بن رسول اللہؐ کہ نبی اکرمؐ کو امی کیوں کہا گیا؟ فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ عرض کی گئی: وہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو امی اس لیئے کہا گیا کہ وہ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ تو امامؑ نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت یہ کیسے ہوسکتا ہے اور اللہ اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے "وہ وہی ہے جس نے امیوں میں رسولؐ بھیجا جو ان میں ہے جو ان کو آیات الٰہی سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے" تو وہ ان کو تعلیم کیسے دیتے تھے جب خود نہیں جانتے تھے؟ اللہ کی قسم یقیناً رسول اللہؐ تہتر زبانوں میں پڑھ لکھ لیتے تھے اور صرف ان کو امی اس لیئے کہا کہ وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور مکہ امہات القریٰ میں سے ہے اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے "تا کہ تم ام القریٰ اور اس کے اردگرد والوں کو ڈراؤ" (انعام۔92)

(البرہان۔ج۸۔ص۶)

فوائد:۔

1. مجوسی مقصر ملاں اس لیئے معصومینؑ کے علم کے بارے میں زبان درازی کرتا ہے کہ وہ غیب کا علم نہیں جانتے تھے تا کہ ملاں کی اپنی جہالت اور بدبختی کا پول نہ کھل جائے کیونکہ دشمنان ولایت علیؑ کی زبان اس دنیا اور آخرت میں بھی مجوسی زبان ہے۔ قول معصومؑ ہے کہ دوزخ میں مجوسی زبان بولی جائے گی۔ اسی لیئے قنوت میں فارسی کے علاوہ ہر زبان میں دعا مانگی جاسکتی ہے۔
2. اللہ کی پسندیدہ زبان عربی کوفروغ دینا چاہیے اور دین کی تعلیم صرف عربی زبان میں ہونی چاہیے۔

❖......❖......❖

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۴﴾

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ (الجمعہ۔4)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ محمدؐ اور علیؑ بن ابی طالبؑ اور ان کی اھل بیتؑ کے فضائل کا ذکر کرنے کیلیئے اکٹھے ہوتے ہیں تو آسمان سے ملائکہ ان کی عزت افزائی کے لیئے اترتے ہیں، جب وہ (مومنین) کا متفرق ہوجاتے ہیں تو ملائکہ آسمان کی طرف بلند ہوجاتے ہیں تو (دوسرے) ملائکہ کہتے ہیں: یقیناً ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھ رہے ہیں جو ہم نے پہلے نہیں سونگھی اور اس سے بہتر خوشبو کوئی نہیں ہے۔ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جو محمدؐ وآل محمدؐ کے فضائل کا ذکر کررہے تھے تو ان کی خوشبو پھیل کر ہمیں بھی لگ گئی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں: ہمیں ساتھ لیئے ہوئے بھی اس مکان میں اتر

وجہاں وہ تھے۔تو وہ کہتے ہیں: وہ تو متفرق ہو گئے ہیں۔تو وہ کہتے ہیں: ہمارے ساتھ اس مکان میں اترو اس میں ابھی بھی ہمارے لیئے تبرک ہے۔ (البرہان۔ج۸۔ص۸)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تحقیق جب آسمان دنیا والے ملائکہ دیکھتے ہیں کہ ایک اور دو اور تین لوگ آل محمدؐ کے فضائل کا ذکر کر رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں: کیا تم نے دیکھا یہ کتنے قلیل ہیں اور ان کے دشمن کثرت میں ہیں (پھر بھی) وہ آل محمدؐ کے فضائل بیان کر رہے ہیں۔تو دوسرا گروہ کہتا ہے:''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاھتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔(البرہان۔ج۸۔ص۸)

فوائد:۔

1. مجلس میں مقصرین کا دم گھٹتا ہے ہر وقت فضائل علیؑ ولایت علیؑ۔فضائل محمدؐ وآل محمدؐ سننا سنانا عظیم فضل اور نعمت ہے۔فضائل علیؑ کی مجالس میں ملائکہ تبرک لینے آتے ہیں۔ مقصروں کا گمان ہے کہ مجالس میں فروع دین بھی بیان ہونے چاھیں کہ وضو غسل اور طہارت وغیرہ کیسے کی جاتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے تو منبر اور مجلس ہے ہی فضائل آل محمدؐ بیان کرنے کے لیئے، دوسرے ولایت علیؑ کے بغیر اگر کوئی سمندر میں بھی ڈوب جائے تو پاک نہیں ہو سکتا اور تیسرے یہ کہ بنیادی مسائل تو گھر سے سیکھے جاتے ہیں اگر والدین کو ہی نہیں پتہ تو انہوں نے طہارت کے بغیر ہی زندگی گذار دی اور مقصر کو جنم بھی دے دیا۔

❖......❖......❖

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بار ڈالا گیا تھا پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا اس گدھے کی طرح جس پر کتابیں لادیں جاتی ہیں۔بہت بری ہے مثال ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ھدایت نہیں دیتا۔ان سے کہہ دو اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو اگر تمہارا گمان ہے کہ تم سب لوگوں کے سوا اللہ کے ولی ہو تو موت کی تمنا کرو اگر سچے ہو۔ (الجمعۃ۔5-6)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ پھر بنی اسرائیل میں مثال بیان کی تو فرمایا''ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بار ڈالا گیا پھر وہ اسے نہ اٹھا سکے اس گدھے کی مانند ہیں جس پر کتابیں لادیں جائیں''، یعنی گدھا کتابیں اٹھاتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ ان میں کیا ہے اور نہ ان پر عمل کرتا ہے۔اسی طرح بنی اسرائیل نے گدھے کی طرح بار اٹھایا کہ نہ وہ جانتے تھے اس میں کیا ہے اور نہ وہ اس پر عمل کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ کا قول ہے''اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو اگر تمہارا گمان ہے کہ تم تمام انسانوں کے سوا (بالاتر) اللہ کے ولی ہو تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو'' تورات میں لکھا ہے کہ اولیاءاللہ موت کی تمنا کرتے ہیں ۔(البرہان۔ج۸۔ص۹)

فوائد:۔

1. مجوسی مقصرین کی مثال گدھے کی ہے کہ جس نے قرآن وحدیث کا بوجھ تو اپنے اوپر لادلیا ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ اس میں لکھا کیا ہے صدیاں گذر جانے کے بعد اتنا پتہ چلا

ہے کہ قرآن میں پانچ سو آیات شریعت کے متعلق ہیں۔اور باقی جو سینکڑوں آیات ولایتِ علیؑ کے متعلق ہیں جو دین و شریعت کی بنیاد ہیں اس سے یہ مقصر گدھا بھاگتا ہے جیسے جنگلی گدھا اسد اللہؑ سے بھاگتا ہے (مدثر۔49-51) اور یہ گدھے قرآن و حدیث میں لازم کی گئی ولایت علیؑ پر عمل بھی نہیں کرتے پھر جب دوزخ میں آگ کے صندوق میں اللہ ان کو گدھا بنا کر عذاب الیم دے گا تو پھر اونچی آواز میں رینگیں گے (ڈینچو ڈینچو کی آوازیں نکالیں گے) اور دوسرے دوزخیوں کے آرام میں خلل ڈالیں گے۔

یہ بے حد اپنے ظالم مقصر جو ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے یہودی بن گئے ہیں اور مولا علیؑ کی ولایت کے مقابلے میں اپنی ولایت کا جھنڈا نصب کرتے ہیں اگر یہ واقعی اللہ کی طرف سے ولایت کے عہدے پر فائز ہو کر بڑے آیت اللہ بن گئے ہیں تو مومنین کے مقابلہ میں آکر مباہلہ کرلیں اور موت کی بددعا کریں اس کیلئے جو جھوٹا ہو۔اللہ کے فضل سے شیعان حیدر کرارؑ مباہلہ کیلئے حاضر ہیں۔

❖……❖……❖

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨانْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب ندا دی جائے نماز کیلئے یوم جمعہ کی طرف سے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمھارے لیئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشہ ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کی طرف بھاگ گئے اور تمہیں قیام میں چھوڑ دیا۔کہہ دو جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (الجمعۃ۔9-11)

1. امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا: جمعہ کو جمعہ کیسے کہا گیا؟ فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس میں اپنی مخلوق کو محمدؐ اور انؐ کے وصیؑ کی ولایت کے میثاق کیلئے جمع کیا تو اس کا نام یوم جمعہ رکھا کہ اس میں اپنی مخلوق کو جمع کیا۔(البرہان۔ج۸۔ص۱۱)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اللہ نے جمعہ اس لیئے کہا کہ اللہ عزوجل نے اس دن تمام اولین وآخرین کو جمع کیا اور تمام جو جن وانس اللہ نے پیدا کیئے ہیں اور ہر چیز جو ہمارے رب نے پیدا کی ہے اور تمام آسمان اور زمینیں اور سمندر اور جنت اور دوزخ اور ہر شئی جو اللہ نے پیدا کی ہے میثاق لینے کیلئے، پھر ان سے ربوبیت اور محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت کا میثاق لیا اور اس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کیلئے فرمایا ''آجاؤ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے۔دونوں نے کہا ہم آگئے فرمان بردار ہو کر'' (فصلت۔11) تو اللہ نے اس دن کا نام جمعہ رکھا کہ اس میں اولین وآخرین کو جمع کیا۔پھر اللہ عزوجل نے فرمایا ''اے لوگو جو

ایمان لائے ہو جب نماز کیلئے ندادی جائے یوم جمعہ کی طرف سے'' یعنی تمہارے اس دن کی طرف سے جس میں تمہیں جمع کیا گیا اور نماز امیر المؤمنینؑ ہیں یعنی نمازِ ولایت اور یہی ولایت کبریٰ ہے پس اسی دن رسولؐ اور انبیاءؑ اور ملائکہ اور ہر چیز جو اللہ نے خلق کی ہے اور ثقلان: جن و انس اور تمام آسمان اور زمینیں اور مومنین اللہ عزوجل کو لبیک کہتے ہوئے آئے۔ ''پس اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ'' اور ذکر اللہ امیر المؤمنینؑ ہیں ''اور خرید و فروخت چھوڑ دو'' یعنی علیؑ کے مخالف کو ''اور یہ تمہارے لیئے زیادہ بہتر ہے'' یعنی امیر المؤمنینؑ کی بیعت اور ولایت، مولا علیؑ کے مخالف کی بیعت اور ولایت سے بہتر ہے ''اگر تم علم رکھتے ہو اور جب نماز پوری ہو جائے'' یعنی امیر المؤمنینؑ بیعت ''تو زمین میں پھیل جاؤ'' یعنی اوصیاءؑ کی زمین، اللہ نے ان کی اطاعت اور ولایت کا حکم دیا ہے جس طرح رسولؐ کی اطاعت اور امیر المؤمنینؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اللہ نے ان کو ارض کہہ کر انؑ کے اسمائے مبارک کی طرف اس سے مراد لی ہے ''اور اللہ کا فضل تلاش کرو'' جو اوصیاءؑ پر ہے ''اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ'' پھر اللہ عزوجل اس مقام پر محمدؐ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: یا محمدؐ ''جب تم تجارت اور تماشہ دیکھو'' یعنی شک اور مخالفت کرنے والے مخالفین ولایت (تو ان سے منہ موڑ لو) ''اور وہ تمہیں چھوڑ دیتے ہیں'' علیؑ کے ہمراہ ''قیام میں ان سے کہہ دو'' یا محمدؐ ''جو کچھ اللہ کے پاس ہے'' علیؑ اور اوصیاءؑ کی ولایت ''وہ تماشے اور تجارت سے بہتر ہے'' یعنی ولایت علیؑ کے مخالفین کی بیعت اور ''اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے''۔ (البرہان۔ ج۸۔ ص۱۲)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ جمعہ کی نماز پڑھا رہے تھے کہ دحیہ کلبی شام سے سامان تجارت لے کر آیا اور لوگوں کو متوجہ کرنے کیلئے ڈھول باجے بجے تو سب مسلمان نماز چھوڑ کر بھاگ گئے سوائے امام علیؑ، مولا حسنؑ، مولا حسینؑ، سیدہ فاطمہؑ، سلمان، ابوذر، مقداد اور صہیب کے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ نے یقیناً جمعہ کے دن میری مسجد کو دیکھا ہے اگر یہ آٹھ افراد جو میری مسجد میں بیٹھے ہیں نہ ہوتے تو اللہ شہر کو اس کے باسیوں سمیت آگ سے جلا دیتا اور قوم لوط کی طرح پتھر کا عذاب ہوتا۔ اور مسجد میں باقی رہ جانے والوں کے بارے میں یہ نازل ہوا ''ان لوگوں کو تجارت غافل نہیں کرتی''۔ (نور۔37)

2. امام جعفر صادقؑ نے مقصرین کیلئے سارے راستے بند کر دیئے ہیں اس سے زیادہ اور کس وضاحت کی ضرورت ہے کہ نماز کا مطلب ازل سے امیر المؤمنینؑ ہے اور علیؑ کی ولایت کا اقرار کرنا ہے پھر تمام آئمہ طاہرینؑ کی ولایت کے صدقے اللہ کے فضل کے امیدوار بن جاؤ تا کہ کامیابی حاصل کر سکو۔

3. جو جاھل اصل نماز (ولایت علیؑ) کو چھوڑ کر مجوسی ملاں کے کھیل تماشے (تقلید کا ڈھونگ) کی طرف متوجہ ہیں وہ آگ اور پتھروں کے عذاب کے مستحق ہیں مگر چند مومنین کی نماز ولایت قائم کرنے کے صدقے بچ رہے ہیں ان کو قیام قائمؑ تک مہلت دی جا رہی ہے۔

4. یوم جمعہ کی ندا، اذان، نماز، ذکر اللہ یہ سب اقرار ولایت علیؑ کی طرف دعوت ہے اور پھر ظہور امام قائمؑ کے دن ولایت علیؑ کی دعوت دی جائے گی اور مومنین ذکر اللہ یعنی امام زمانہؑ کی طرف بھاگ پڑیں گے۔

❖......❖......❖

سورۃالمنافقون

اِذَا جَآءَکَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُ اللّٰهِ‌ۘ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَكٰذِبُوۡنَ‌ۚ ۝ اِتَّخَذُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ جُنَّةً فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهُمۡ سَآءَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ ۝ وَاِذَا رَاَيۡتَهُمۡ تُعۡجِبُكَ اَجۡسَامُهُمۡ‌ ؕ وَاِنۡ يَّقُوۡلُوۡا تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِهِمۡ‌ ؕ كَاَنَّهُمۡ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ‌ ؕ يَحۡسَبُوۡنَ كُلَّ صَيۡحَةٍ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ هُمُ الۡعَدُوُّ فَاحۡذَرۡهُمۡ‌ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ‌ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ۝ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا يَسۡتَغۡفِرۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ لَـوَّوۡا رُءُوۡسَهُمۡ وَرَاَيۡتَهُمۡ يَصُدُّوۡنَ وَهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۝ سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ‌ ؕ لَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝

(اے حبیبؐ) جب یہ منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں آپ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ تم ضرور اس کے رسولؐ ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اس طرح اللہ کی سبیل سے رکتے اور روکتے ہیں بہت برا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ یہ اس لیئے کہ وہ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا اس لیئے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ کچھ نہیں سمجھتے۔ اور اگر تم ان کو دیکھو تو ان کے جثّے تمہیں اچھے لگیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات سنتے رہ جاؤ۔ یہ تو (دیوار کے ساتھ) چنی ہوئی لکڑیوں کی مانند ہیں ہر زوردار آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہی دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہو، اللہ ان کو قتل کرے! کدھر سے

بہکائے جارہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کا رسولؐ تمہارے لیئے مغفرت کی دعا کرے تو اپنے سر موڑ لیتے ہیں اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ رکتے ہیں اور وہی متکبر ہیں۔ان کے لیئے برابر ہے خواہ تم ان کے لیئے مغفرت کی دعا کرو یا تم ان کیلئے مغفرت کی دعا نہ کرو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا بیشک اللہ فاسق لوگوں کو ھدایت نہیں دیتا۔(المنافقون۔1-6)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''یہ اس لیئے کہ وہ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا'' کے بارے میں فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو منافق کہا ہے جو اس کے رسولؐ کی اسکے وصیؑ کی ولایت کے بارے میں اتباع نہیں کرتے اور جو اسکے وصیؑ کی اور اس کی امامت کی مخالفت کرتے ہیں ان کو محمدؐ کی مخالفت کرنے والوں کی طرح قرار دیا اور اس کو قرآن میں نازل فرمایا اور فرمایا: یا محمدؐ ''جب منافق تمہارے پاس آتے ہیں'' یعنی تمہارے وصیؑ کی ولایت کے منافق'' وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپؐ یقیناً اس کے رسولؐ ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ'' ولایت علیؑ کے''منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے پس اللہ کی سبیل سے روکتے ہیں''اور سبیل وصیؑ ہے''بہت برا ہے جو کچھ وہ کررہے ہیں۔یہ اس لیئے کہ وہ ایمان لائے'' تمہاری رسالت پر اور''کفر کیا'' تمہارے وصیؑ کی ولایت سے''تو اس لیئے اللہ نے ان کے دلوں پر چھاپا لگادیا پس وہ کچھ نہیں سمجھتے''۔

پوچھا گیا کہ اس کے کیا معنی ہیں کہ وہ کچھ نہیں سمجھتے۔فرمایا کہ وہ تمہاری نبوت کے بارے میں عقل سے کام نہیں لیتے''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہؐ تمہارے لیئے دعائے مغفرت کریں''یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ولایت علیؑ کی طرف آؤ تو نبیؐ تمہارے لیئے گناہوں کی معافی کرادیں'' تو وہ اپنے سروں کو جھٹکتے ہیں'' اللہ فرماتا ہے''اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ روکتے ہیں'' ولایت علیؑ سے''اور وہ متکبر بنتے ہیں''اس پر پھر چونکہ اللہ ان کے دل کی حالت جانتا ہے تو اس طرح فرمایا'' ان کیلئے برابر ہے کہ آپؐ ان کے لیئے دعائے مغفرت کریں یا آپؐ ان کے لیئے دعائے مغفرت نہ کریں اللہ ان کو ہر گز معاف نہیں کرے گا بیشک اللہ فاسق لوگوں کو ھدایت نہیں دیتا''یعنی آپؐ کے وصیؑ پر ظلم کرنے والے۔(البرہان۔ج۸۔ص۱۶)

فوائد:۔

1. مجوسی مقصرین جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ ولایت علیؑ کے قائل ہیں پھر وہ ان قسموں کو ڈھال بنا کر یعنی لوگوں کو فریب دے کر ولایت علیؑ سے روکتے ہیں وہ بہت برا کام کررہے ہیں اللہ نے ان کے دلوں پر چھاپا لگادیا ہے۔جب تم ایسے مقصر ملاں کو دیکھتے ہو تو بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے۔بہترین پگڑیاں عبا قبا، بناوٹی رعب ودبدبہ اپنے اوپر طاری کیئے ہوئے اور غاصبِ شام کی طرح بڑی چپڑی چپڑی سیاست وفلسفہ والی باتیں،لگتا ہے کہ بڑے متقی و پرہیز گار ہیں مگر یہ لکڑیاں ہیں جو ولایت علیؑ کی بات نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں بلکہ یہ لکڑیاں دوزخ کا ایندھن ہیں۔اگر رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ خلق عظیمؐ اخلاقاً ان کے لیئے دعا کر بھی دیں تو اللہ ان فاسقوں کو معاف نہیں کرے گا کیونکہ انہوں نے ولایت علیؑ کے بارے میں ظلم کیا خود بھی اقرار ولایت نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں یہ مغضوب یہودی ہیں۔دراصل ان کو اپنے دل کی حالت کا علم ہے کہ ولایت معصومینؑ سے بغض رکھتے ہیں ان کے فضائل سے جلتے ہیں اس لیئے جب بھی کوئی گرج دار آواز سنتے ہیں تو ڈر جاتے ہیں کہ ان پر عذاب تو نہیں آ گیا۔اللہ نے ان دشمنان ولایت سے ہوشیار رہنے کا حکم دیا ہے۔یہ لوگوں کو بہکانے والے، اللہ ان کو قتل کرے ھلاک کرے۔اس قرآن پاک کی آیت کی مانند ہی مفاتح الجنان میں زیارت امامؑ کا جملہ ہے: اللہ ان کو قتل کرے جنہوں نے آپؑ کو ہاتھ یا زبان سے قتل کیا۔مقصرین اقرار ولایت سے انکار کرکے زبان سے قتل کررہے ہیں۔اپنے ناپاک منہ کی پھونکوں سے نور ولایت کو بجھانے کی یزیدی کوشش کررہے ہیں۔اسی لیئے امامؑ نے ان کو فوج یزید سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃالتغابن

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

وہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پس تم میں سے کوئی کافر ہےاور تم میں سے کوئی مومن ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ وہ سب دیکھ رہا ہے۔ (التغابن۔2)

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝

پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔(التغابن۔8)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ''پس تم میں کوئی کافر ہے اور تم میں کوئی مومن ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ اللہ عزوجل ہماری ولایت پر ان کے ایمان کو جانتا ہے اور ان کے کفر کو بھی، جس دن صلب آدمؑ میں جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اللہ نے ان سے میثاق لیا۔(البرہان۔ج۸۔ص۲۴)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ''اور نور جس کو ہم نے نازل فرمایا'' وہ امیر المؤمنین ہیں۔

(البرہان۔ج۸۔ص۲۷)

3. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا'' کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم نور آل محمدؐ میں آئمہ طاہرینؑ ہیں قیامت کے دن تک اور اللہ کی قسم وہی نور اللہ ہیں جن کو نازل کیا اور اللہ کی قسم وہی آسمانوں اور زمین میں اللہ کا نور ہیں، اللہ کی قسم امامؑ کا نور مومنین کے دلوں میں اس سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے جو دن کو چمکتا ہے اور اللہ کی قسم وہی مومنین کی دلوں کو منور کرتے ہیں اور جس کے لیئے اللہ چاھتا ہے انؑ کا نور اس سے چھپالیتا ہے تو ان کے دل اندھیر ہوجاتے ہیں۔اللہ کی قسم کوئی بندہ ہم سے محبت نہیں کرسکتا اور ہمیں ولی نہیں مانتا جب تک اللہ اس کے دل کو طاہر نہ کردے، اور کسی بندے کا دل اللہ پاک نہیں کرتا جب تک وہ ہمیں تسلیم نہ کرلے اور ہمارا مطیع نہ ہوجائے پس جب وہ ہمارا مطیع ہوجاتا ہے اللہ اسے سخت ترین حساب سے معاف کردیتا ہے اور اسے قیامت کے دن کی سب سے بڑی گھبراہٹ سے امان دے دیتا ہے۔

(البرہان۔ج۸۔ص۲۷)

فوائد:۔

1. اللہ تعالی ولایت علیؑ کے منکرین ومقصرین ومنافقین کو عالم ذر اور عالم ارواح سے جانتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے بھی پہلے سے ہر چیز اللہ کے علم میں ہے کہ کون خبیث کیا کیا ظلم آل محمدؐ کے حقوق پر کرے گا، منکرِ ولایت وعصمتِ معصومین عقل وبصیرت کا اندھا ہوگا یا کسی کا کانا کیا ہوا ہوگا یا لنگڑا ہوگا یا اپاہج ہوگا یا مجوسی ہوگا یا کسی بے وفا شہر کا ہوگا یا کسی بے ہودہ معاشرے کی پیداوار ہوگا، اللہ ان سب کے کرتوت سے باخبر ہے اور دیکھ رہا ہے، کچھ کی نشاندہی احادیث میں موجود ہے۔

2. مقصر ملاں معصومینؑ جو اللہ کا نور ہیں کو اپنے جیسا خاکی بشر گمان کرتا ہے۔مقصر ملاں کے ظن اجتہادی نے اس کے دل کا دیا بجھا دیا ہے اور اس پر حارثی کمپنی کا تالا لگ گیا ہے۔

❖......❖......❖

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۲﴾

اوراطاعت کرواللہ کی اوراطاعت کرورسولؐ کی اوراگرتم منہ موڑلوتوہمارے رسولؐ پرتوصرف صاف واضح پہنچادیناذمہ ہے۔(التغابن۔12)

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِیۡعُوۡا وَاَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۶﴾

پس اللہ کاتقویٰ اختیارکروجتنی تم میں استطاعت ہےاورسنواوراطاعت کرواور مال خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کیلئے بہتر ہےاور جونفس کی کنجوسی سے بچالیئے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔(التغابن۔16)

1. امام جعفرصادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اوراطاعت کرواللہ کی اوراطاعت کرورسولؐ کی اوراگرتم منہ موڑلوتوتمہارے رسولؐ کے ذمے صرف صاف پہنچادیناہے'' کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم جوان سے پہلے تھے جوھلاک ہوئے اور جو ہمارے قائمؑ کے قیام تک ھلاک ہوں گے وہ سب صرف ہماری ولایت ترک کرنے اور ہمارے حق کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ھلاک ہوئے۔اوررسول اللہؐ نے اس دنیا سے پردہ نہیں فرمایاجب تک اس امت کی گردن پرہماراحق لازم نہ کردیااوراللہ جسے چاھتاہےصراط مستقیم کی ھدایت دیتاہے۔(البرہان۔ج۸۔ص۲۹)

2. امیرالمؤمنینؑ نے اللہ تعالیٰ کےقول''اللہ کاتقویٰ اختیارکروجیساتقویٰ کرنےکاحق ہے'' کے بارے میں فرمایاکہ اللہ کی قسم رسول اللہؐ کی اہل بیتؑ کے علاوہ اس پرکسی نےعمل نہیں کیا،ہم اللہ کاایسےذکرکرتے ہیں کہ کسی لمحہ اس کونہیں بھولےاورہم اس کاایساشکراداکرتے ہیں کہ کبھی ناشکری نہیں کی اورہم اس کی اطاعت کرتے ہیں کہ کبھی نافرمانی نہیں کرتے،اورجب یہ آیت نازل ہوئی توصحابہ نےعرض کی:ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو پھراللہ نے نازل فرمایا''پس اللہ سے ڈروجتنی تم استطاعت رکھتے ہو'' پھرفرمایا''اورسنو''یعنی جس چیز کاتمہیں حکم دیاجاتاہے''اوراطاعت کرو''یعنی اللہ،اوراس کے رسولؐ اوراسکی اھل بیتؑ کی اطاعت کروجس کے بارے میں تمہیں حکم دیاجاتاہے۔

(البرہان۔ج۸۔ص۳۰)

فوائد:۔

1. یہ دنیاامتحان کی جگہ ہےاس لیئےدونوں راستوں میں سے جوچاھواختیارکرلو۔رسول اللہؐ نے واضح کھلاصاف طورپربارباربزارہامواقع پرولایت علیؑ کی تبلیغ فرمادی اوربتادیا کہ ہرھلاک ہونے والی قوم صرف اس لیئےھلاک ہوئی کہ اس نے ولایت علیؑ سے منہ موڑلیا۔رسول اللہؐ نے امت کی گردن میں ولایت علیؑ کاہارڈال دیا،مقصرین نے اللہ کی عظیم نعمت کے ہارکواتارکرمجوسی ملاں کاپھنداانپی گردن میں ڈال لیا۔

2. اللہ کی معرفت صرف معصومینؑ کوہے،اللہ کی کماحقہ عبادت،ذکر،حمدوثنااورتسبیح وتقدیس صرف معصومینؑ کرتے ہیں۔باقی تمام مخلوقات معصومینؑ کودیکھ کراپنی ہمت کےمطابق اللہ کی عبادت کی کچھ کوشش کرتے ہیں۔ہماراکام صرف سنتااوراطاعت کرناہے۔مقصر ملاں کامعصومینؑ کی برابری کرناشیطان کاپڑھایاہواسبق ہے۔

سورة الطلاق

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ ۛ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۛ قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكُمۡ ذِكۡرًا ۙ رَّسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخۡرِجَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا يُّدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزۡقًا ۝

اللہ نے ان کے لئے شدید عذاب تیار کیا ہے پس اللہ سے ڈرواے عقل رکھنے والو جو ایمان لائے ہو یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسولؐ نازل فرمایا جو تمہیں اللہ کی واضح طور پر بیان کرنے والی آیات سناتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لائے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں تا ابد ہمیشہ رہیں گے یقیناً اللہ نے اس کا بہترین رزق قرار دیا ہے۔

(الطلاق۔10۔11)

1. امام علی رضاؑ نے فرمایا: الذکر رسول اللہؐ ہیں اور ہم ان کے اھل ہیں اور یہ اللہ عزوجل کی کتاب میں واضح بیان ہے جب وہ سورۃ طلاق میں فرماتا ہے''۔۔۔۔پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرواے صاحبان عقل جو ایمان لائے ہے، یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسولؐ نازل فرمایا جو تم پر واضح بیان کرنے والی آیات تلاوت کرتا ہے۔۔۔۔''پس ذکر رسول اللہؐ ہیں اور ہم ان کے اھل ہیں اور یقیناً اس کے متعلق سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے''پس اھل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے''۔(البرہان۔ج ۸۔ص ۴۵)

فوائد:۔

1. رسول اللہؐ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں، مولا علیؑ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں جس کا بیان سورۃ زخرف کی آیت نمبر۔ 44 میں ہے کہ''یقیناً یہ ذکر ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کیلئے''اور تمام معصومینؑ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں اسی لئے قول معصومؑ ہے: نحن ذکر اللہ۔ معصومینؑ قرآن ناطق ہیں اور قرآن صامت بھی اللہ کا ذکر ہے۔ اللہ عزوجل معصومینؑ کا ذاکر ہے اور معصومینؑ اللہ تعالیٰ کے ذاکر ہیں۔

2. مقصر مجوسی ملاں دور کی گمراہی میں مبتلا ہے انتہائی درجے کا جاھل ہے کہتا ہے کہ نماز میں قرآن اور ذکر الٰہی کے علاوہ مزید کچھ نہیں پڑھا جا سکتا۔ لیکن وہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ اللہ کا ذکر محمدؐ اور علیؑ اور انکی پاک آلؑ ہیں۔ اور قرآن ناطق بھی وہی ہیں۔ پھر نماز اقرار ولایت علیؑ سے باطل کیسے ہوگئی؟ جو بھی جان بوجھ کر اقرار ولایت علیؑ کے بغیر نماز پڑھتا

ہے وہ اللہ تعالیٰ کو صرف غضبناک کرتا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ الملک

اَفَمَنۡ يَّمۡشِىۡ مُكِبًّا عَلٰى وَجۡهِهٖۤ اَهۡدٰٓى اَمَّنۡ يَّمۡشِىۡ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝

کیا وہ شخص جو اوندھا اپنے منہ کے بل چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو بالکل سیدھا صراط مستقیم پر چل رہا ہے۔(الملک۔22)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ بیشک اللہ مثال دے رہا ہے اس شخص کی جو ولایت علیؑ سے پھر گیا ہو وہ اس شخص کی طرح ہے جو منہ کے بل چل رہا ہو اور اپنے معاملے میں ہدایت نہ پاتا ہو۔ اور جو مولا علیؑ کا اتباع کرے وہ بالکل سیدھا صراط مستقیم پر ہے اور صراط مستقیم امیرالمؤمنینؑ ہیں ۔(البرہان۔ج۸۔ص۷۴)

2. امام محمد باقرؑ مسجد حرام میں باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے تھے تو لوگوں کو دیکھ کر فضیل سے فرمایا: اے فضیل یہ لوگ اسی طرح جاھلیت میں طواف کرتے تھے اور نہ یہ حق کی معرفت رکھتے ہیں اور نہ انکا اپنایا ہوا دین دین ہے۔ اے فضیل ان کی طرف دیکھو وہ اپنے منہ کے بل اوندھے ہیں اللہ ان پر لعنت کرتا ہے جو منہ کے بل اوندھے مسخ شدہ پیدا ہوئے ہیں، پھر فرمایا ''کیا وہ جو اوندھا اپنے منہ کے بل چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو بالکل سیدھا صراط مستقیم پر چل رہا ہے'' اللہ کی قسم اس (صراط مستقیم) کا مطلب علیؑ اور اوصیاءؑ ہیں۔ پھر تلاوت کی '' پھر جب وہ اس کو قریب سے دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا اور کہا جائے گا یہی تو وہ ہے جس کی تم تمنا کرتے تھے' امیرالمؤمنینؑ۔ (اقتباس حدیث) (البرہان۔ج۸۔ص۷۵)

فوائد:۔

1. ظاہر ہے جو ولایت علیؑ پر ہو وہ اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا اور جو ولایت علیؑ کو چھوڑ کر مجوسی مقصر ملاں کی بیعت کا قلادہ گلے میں ڈال لے تو پھر تو اسے جانور کی طرح منہ کے بل ہی چلنا پڑے گا۔

2. ولایت علیؑ کے مخالفین پیدا ہی مسخ شدہ ہوتے ہیں منہ کے بل الٹا چلنے والے قیامت کے دن بھی منہ کے بل چلا کر ان کو اوندھا ناک کے بل دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ یہ امیرالمومنینؑ کے القابات دوسروں کے لئے جائز قرار دیتے ہیں۔

❖......❖......❖

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝

پھر جب وہ اس کو قریب سے دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے جنھوں نے کفر کیا تھا اور کہا جائے گا یہی تو ہے وہ جس کی تم تمنا کرتے تھے۔(الملک۔27)

1. امام محمد باقرؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کس کو دیکھیں گے؟ اللہ کی قسم وہ علیؑ کو رسول اللہؐ کے ساتھ دیکھیں گے اور وہ انکے قریب لائے جائیں گے" اوران سے کہا جائے گا یہی ہے وہ جس کی تم تمنا کرتے تھے"یعنی اپنے آپ کو امیر المؤمنین کا لقب دیتے تھے، امیر المؤمنینؑ کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ لقب جائز نہیں سوائے اپنے پاس سے گھڑ لینے والے جھوٹے کے لئے، یہ قیامت تک کیلئے ہے۔(البرہان۔ج۸۔ص۷۸)

2. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا کہ یہ علیؑ ہیں جب وہ (مخالفین ولایت) انؑ کی اللہ کے پاس منزلت و مقام دیکھیں گے تو اپنے ہاتھ چبائیں گے کہ اسؑ کی ولایت میں میں نے کوتاہی کیوں کی۔

(البرہان۔ج۸۔ص۷۷)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والے، خود کو آیت اللہ العظمیٰ اور امام کہلوانے والے یعنی مولا علیؑ کے القابات اپنے لئے جائز قرار دینے والے اور ان کے پیروکار جب قیامت کے دن مولا علیؑ کی شان کی جھلک دیکھیں گے تو ان کے چہرے مسخ اور سیاہ ہو کر بگڑ جائیں گے، پھر وہ افسوس کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اپنے منہ سے چبائیں گے کہ کیوں ولایت علیؑ کے سامنے اپنی ولایت نصب کی پھر اپنے لئے معصومینؑ کے القابات جائز قرار دیئے اور فرعون بن بیٹھے۔ ولایت علیؑ سے کفر کیا اور دوسروں کو بھی اقرار ولایت علیؑ سے فتوے دے دے کر روکا۔ اس دن منہ کے بل دوزخ میں پھینک دیئے جانے کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہوگا۔

2. معصومینؑ کے مقام و مرتبہ اور انکی فضیلتوں کی تمنا کرنا ہلاکت ہے۔ مخلوق صرف ان کی اطاعت کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ ہمارا کام فضائل معصومینؑ سننا اور سنانا ہے اور ولایت علیؑ کی تبلیغ کرنا ہے اور انتظار ظہور امام زمانہؑ کرنا ہے اور عزاداری امام مظلومؑ برپا کرنا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ القلم

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۵۲

اور ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہارے قدم اپنی بری نظروں سے اکھاڑ دیں گے جب ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو یقیناً دیوانہ ہے اور وہ کچھ نہیں سوائے عالمین کے لیئے ذکر۔

(القلم۔51-52)

1. امام جعفر صادقؑ مدینہ سے مکہ جا رہے تھے جب غدیر خم پہنچے تو فرمایا: اس جگہ رسول اللہؐ کھڑے تھے جب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ اور دائیں طرف چار لوگوں کے خیمے تھے جب انہوں نے آپؐ کی طرف دیکھا کہ علیؑ کا ہاتھ بلند کیا حتیٰ کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہوگئی تو وہ کہنے لگے: اسؐ کی آنکھوں کی طرف دیکھو ایسے گھوم رہی ہیں جیسے مجنون کی آنکھیں۔ تو جبرئیلؑ آئے اور عرض کی: تلاوت فرمائیں ''اور ایسے لگتا ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے تمہارے قدم اپنی بری نظروں سے اکھاڑ دیں گے جب ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ضرور مجنون ہے اور وہ تو صرف عالمین کیلئے ذکر ہے'' اور ذکر علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۹۷)

فوائد:۔

1. جو بھی ولایت علیؑ پر ثابت قدم ہو اور اسکی تبلیغ کرے اسے باطل کے طعنے تو سننے پڑتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے مقصرین کی ذرا پرواہ نہیں کی اور ذکر علیؑ جاری رکھا۔ اصولی مقصرین بھی شیعہ مومنین کا مذاق اڑاتے ہیں کہ یہ شیعہ ولایت علیؑ میں پاگل دیوانے ہوگئے ہیں ہر بات میں ولایت علیؑ لے آتے ہیں۔ حالانکہ بصیرت کے اندھوں مقصرین کو معلوم نہیں کہ مولا علیؑ عالمین کے لیئے ذکر ہیں جس طرح رسول اللہؐ عالمین کے لیئے رحمت ہیں۔

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اپنی مجالس کو ذکر علیؑ سے مزین کیا کرو''۔

ذکر علیؑ عمل کو خوبصورت بناتا ہے۔ ذکر علیؑ کے بغیر اعمال بدصورت اور ناقابل قبول ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''۔۔۔۔ میں کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول ہی نہیں کرتا مگر علیؑ کی ولایت اور میرے رسول احمدؐ کی نبوت کے اقرار کے ساتھ۔۔۔۔'' (حدیث قدسی) اس حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ عمل میں ایمان کی شرط نہیں لگا رہا بلکہ اقرار ولایت کی شرط ہے عمل کے دوران۔ یعنی جو علم آجانے کے بعد بھی نماز میں ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں۔ اس نے سنت رسولؐ کی مخالفت کی۔

❖......❖......❖

سورۃالحاقۃ

اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ۚۙ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوۡلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ؕ﴿۴۲﴾ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ۙ﴿۴۴﴾ لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ۙ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ﴿۴۶﴾ ۖ فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذۡكِرَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعۡلَمُ اَنَّ مِنۡكُمۡ مُّكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسۡرَةٌ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الۡيَقِيۡنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۵۲﴾

بیشک یہ رسول کریمؐ کا قول ہے اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے تم لوگ کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے اور اگر بعض باتیں خود گھڑ کر ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے تو تم میں سے کوئی بھی روکنے والا نہ ہوتا۔اور بیشک یہ متقین کے لیئے تذکرہ ہے اور بیشک ہم ضرور جانتے ہیں کہ تم میں سے یقیناً کچھ لوگ جھٹلانے والے ہیں اور بیشک یہ کافروں پر حسرت ہے اور بیشک یہ یقینی حق ہے پس تسبیح کرواپنے رب عظیم کے اسم کے ساتھ۔(الحاقۃ۔40۔52)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے ان آیات کے بارے میں فرمایا کہ لوگوں نے کہا کہ محمدؐ نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے اللہ نے علیؑ کے بارے میں اس کا حکم نہیں دیا تو اللہ نے اس کو قرآن میں نازل کیا اور فرمایا کہ بیشک ولایت علیؑ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے اور اگر بعض باتیں خود گھڑ کر ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔پھر یوں فرمایا کہ بیشک ولایت علیؑ متقین کے لئے تذکرہ ہے، عالمین کیلئے بھی، اور بیشک ہم ضرور جانتے ہیں کہ تم میں جھٹلانے والے بھی ہیں اور بیشک علیؑ کافروں کیلئے حسرت ہے اور بیشک ولایت علیؑ یقینی حق ہے۔پس اے محمدؐ تسبیح کرواپنے رب عظیم کے اسم کے ساتھ یعنی اپنے رب عظیم کا شکرادا کرو جس نے تمہیں یہ فضل عطا فرمایا ہے۔(البرہان۔ج۸۔ص۱۱۰)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کے بارے میں آیات کلام الہی ہیں اور قول رسولؐ ہیں۔ولایت علیؑ سے بھرپور قرآن شاعری اور کہانت نہیں بلکہ عالمین کے رب کا حکم ہے۔پھر اللہ تعالی ولایت علیؑ کی اہمیت واضح کرنے کیلئے انداز کلام وہی اختیار کرتا ہے جو سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 67 میں ہے۔تاکہ مقصرین پر واضح ہوجائے کہ ولایت علیؑ والی آیات واحادیث کو غیر معتبر سمجھنے والوں کو اللہ قتل کرے گا۔ولایت علیؑ کو جھٹلانے والے کافر ہیں اور ولایت علیؑ ان کافروں پر حسرت بن کر ٹوٹتی ہے اور یہی کافر ذکر ولایت سے مایوس ہوجاتے ہیں جس کا ذکر

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 3 میں ہے۔ ولایت علیؑ حق الیقین ہے اور صرف متقین کا تذکرہ ہے اور وہ اللہ کی اس نعمتِ ولایت پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ المعارج

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ۗ

مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے جو کافروں کے لئے واقع ہونے والا ہے اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ اللہ کی طرف سے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے۔ (المعارج۔1۔3)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا کہ مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے جو ولایت علیؑ کا کفر وانکار کرنے والوں پر واقع ہوتا ہے جس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ جب غدیر خم کا دن تھا رسول اللہؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا پھر علیؑ بن ابی طالبؑ کو بلایا اور انکا ہاتھ پکڑا پھر اپنے ہاتھ سے بلند کیا حتیٰ کہ ان کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو گئی اور لوگوں سے فرمایا: کیا میں نے رسالت پہنچا دی؟ کیا میں نے تمہیں نصیحت کر دی؟ انہوں نے کہا: ہاں اللہ گواہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں تو اس کا علیؑ مولا ہے اے اللہ اس سے محبت کر جو اسؑ سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو اسؑ سے دشمنی کرے۔

پس یہ خبر لوگوں میں پھیل گئی تو یہ حارث بن نعمان فہری تک پہنچی تو اپنی سواری پر نکلا اور رسول اللہؐ مقام ابطح پر تھے تو اونٹنی کو دوڑاتے لایا پھر اسے باندھا اور نبی اکرمؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا عبداللہؐ۔ آپؐ نے ہمیں دعوت دی کہ کہو لا الہ الا اللہ تو ہم نے کیا پھر ہمیں دعوت دی کہ کہو آپؐ اللہ کے رسول ہیں تو ہم نے کیا اور جو دل میں تھا وہ تھا ہی پھر آپؐ نے ہم سے کہا نماز پڑھو تو ہم نے پڑھی پھر آپؐ نے ہم سے کہا روزے رکھو تو ہم نے رکھے پھر آپؐ نے ہم سے کہا حج کرو تو ہم نے حج کیا پھر آپؐ نے ہم سے کہا جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علیؑ مولا ہے اے اللہ اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو اس سے دشمنی کرے۔ تو یہ آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ تو اس سے فرمایا: بلکہ اللہ کی طرف سے اور اسے تین دفعہ فرمایا۔ پس وہ اٹھا اور وہ غصہ میں تھا اور کہنے لگا: اے اللہ اگر جو محمدؐ کہتا ہے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا تاکہ پہلوں کے لیئے عذاب اور ہمارے بعد والوں کے لیئے عبرت کی نشانی بن جائے اور اگر جو محمدؐ کہتے ہیں وہ جھوٹ ہے تو ان پر عذاب نازل کر (نعوذ باللہ)۔ پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور چل دیا تو اللہ نے اس کے سر پر پتھر مارا اور وہ گر کر مر گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نازل فرمایا: مانگنے والے نے عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہوتا ہے جس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ اس اللہ کی طرف سے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے۔

(البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۱۵)

فوائد:۔

1. ولایت علیؑ کے متعلق قرآن وحدیث کے احکامات کو رد کرنے والے کو اللہ اس لیئے سنگسار کرتا ہے کیونکہ اس کی ولادت میں شرک وگندگی ہوتی ہے۔ منکر ولایت کے لیئے دنیا میں پتھر اور آخرت میں آگ ہے۔

سورة نوحؑ

رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۲۸

میرے رب مجھے معاف فرما دے اور میرے والدین کو بھی اور جو میرے گھر میں مومن داخل ہو اور مومنین اور مومنات کو بھی اور ظالموں کے لئے ھلاکت (خسارہ) کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔

(نوحؑ۔28)

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد صرف اور صرف ولایت ہے، جو ولایت میں داخل ہو گیا وہ انبیاءؑ کے گھر میں داخل ہو گیا اور اللہ کا قول ہے ''صرف اور صرف میرا ارادہ ہے کہ تم اہلبیتؑ سے رجس کو دور رکھوں اور تمہیں طاہر رکھوں جیسے طاہر رکھنے کا حق ہے'' اس سے مراد آئمہؑ اور ان کی ولایت ہے جو انؑ کی ولایت میں داخل ہو گیا وہ نبی اکرمؐ کے گھر داخل ہو گیا۔(البرہان۔ج ۸۔ص ۱۳۳)

فوائد:۔

۱۔ ولایت علیؑ اللہ عزوجل کا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا عذاب سے امان پا گیا۔ ولایت علیؑ رسول اللہؐ کا بیت الشرف ہے جو اس میں داخل ہو گیا اس کے گناہ ختم ہو گئے۔ جو بھی گناہ گار ولایت علیؑ سے متمسک ہو گیا وہ بھی پاک ہو گیا۔ نجات و کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ آخری دم تک ولایت علیؑ پر قائم رہے۔

۲۔ نبیؑ دعا کر رہے ہیں کہ ظالموں کیلئے بربادی میں اضافہ فرما، یعنی ولایت علیؑ کے سلسلے میں ظلم و مخالفت کرنے والوں کیلئے انبیاءؑ بھی بددعا کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورة الجن

وَّاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا ۝۱۴ وَاَمَّا الۡقٰسِطُوۡنَ فَکَانُوۡا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝۱۵ وَّاَنۡ لَّوِ اسۡتَقَامُوۡا عَلَی

الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝١٦ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ
يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝١٧ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝١٨ وَّاَنَّهٗ
لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝١٩ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ
وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٠ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝٢١ قُلْ اِنِّيْ
لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٢ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝٢٣
حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝٢٤
قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝٢٥ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا
يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٦ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝٢٧ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا
لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝٢٨

اور ہم میں سے کچھ مسلم ہیں اور کچھ ہم میں سے حق سے منحرف ہیں۔ پس جو مسلم ہوئے انہوں نے نجات کا راستہ ڈھونڈ لیا۔ اور جو حق

سے منحرف ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن بن گئے ہیں۔اور یہ کہ اگر لوگ طریقہ پر قائم رہیں تو ہم انہیں وافر پانی سے ضرور سیراب کرتے۔تاکہ اس میں ہم انہیں آزمائیں۔اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔اور بیشک مساجد اللہ کے لیئے ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو،اور یقیناً جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کے لیئے کھڑا ہوا تو لوگ قریب تھے کہ اس پر ہجوم کر آئیں۔کہہ دو میں تو بس اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔کہہ دو کہ میں تمہارے لئے نہ نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ بھلائی کا۔کہہ دو مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پاتا۔اللہ کی بات اور اس کے پیغامات پہنچا دینے کے سوا (میری کوئی ذمہ داری نہیں) اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔حتیٰ کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور (کون) تعداد میں کم ہے۔کہہ دو میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کیلئے لمبی مدت مقرر کرتا ہے۔وہ عالم الغیب ہے پس اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے جو رسولؐ سے مرتضیٰؑ ہے تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتا ہے۔تاکہ وہ جان لے کہ درحقیقت انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور وہ احاطہ کیئے ہوئے ہیں ان سب چیزوں کا جو ان کے آس پاس ہیں اور ہر چیز کی تعداد کو اس نے شمار کر رکھا ہے۔ (الجن۔14-28)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ''پس جو مسلم ہوئے انہوں نے نجات کا راستہ ڈھونڈ لیا'' یعنی جن لوگوں نے ہماری ولایت کا اقرار کیا ''انہوں نے بھلائی کا راستہ پالیا۔اور جو حق سے منحرف ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن بن گئے'' مولا علیؑ کے مخالف اور انکے ساتھی۔''اور یہ کہ اگر لوگ طریقہ پر ثابت قدم رہیں تو ہم انہیں وافر پانی سے ضرور سیراب کرتے'' پس طریقہ ولایت علیؑ ہے۔''تاکہ اس سے ہم انہیں آزمائیں'' یعنی قتلِ حسینؑ سے آزمائیں۔''اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا اور بیشک مساجد اللہ کے لیئے ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو'' یعنی آل محمدؐ کے ساتھ کسی اور کو (شریک نہ کرو) پس ان کے علاوہ کسی اور کو امام مت بناؤ۔''اور یقیناً جب اللہ کا عبدؐ اس کو پکارنے کیلئے کھڑا ہوا'' یعنی رسول اللہؐ جب لوگوں کو ولایت علیؑ امیر المؤمنینؑ کی دعوت دیتے ہیں تو ''قریب ہے'' کہ قریش ''انؐ پر ہجوم کر آئیں'' یعنی دشمنی کرتے ہیں۔''کہہ دو میں تو بس اپنے رب کو پکارتا ہوں'' میں تو صرف اپنے رب کے حکم کی طرف دعوت دیتا ہوں۔''میں تمہارے لیئے کوئی اختیار نہیں رکھتا'' اگر تم ولایت علیؑ سے منہ پھیر لو'' نقصان کا اور نہ بھلائی کا'' '' کہہ دو مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا'' اگر میں چھپاؤں جس چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے'' اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پاتا'' یعنی ماویٰ ''سوائے اللہ کی بات پہنچا دینے کے'' کہ میں تمہیں پہنچا دوں جو اللہ نے ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں حکم دیا ہے'' اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا'' ولایت علیؑ کے بارے میں ''تو یقیناً اس کے لیئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے''۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: یاعلیؑ تم دوزخ (نار) تقسیم کرنے والے ہو اور تم کہو گے: یہ میرے لیئے ہے اور یہ تیرے لیئے ہے۔لوگوں نے پوچھا کہ یہ علیؑ اور نار والا امر کب ہوگا؟ تو اللہ نے نازل فرمایا ''حتیٰ کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے'' یعنی موت اور قیامت ''تو وہ دیکھ لیں گے'' یعنی مولا علیؑ کے تمام مخالفین '' کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور (کون) تعداد میں کم ہے'' تو انہوں نے کہا کہ یہ کب ہوگا؟ تو اللہ نے محمدؐ سے فرمایا'' کہہ دو میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ وہ قریب ہے یا میرا رب اس کیلئے لمبی مدت مقرر کرتا ہے'' یعنی ملتوی کرتا ہے'' وہ عالم الغیب ہے پس اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے جو رسولؐ میں سے مرتضیٰؑ ہے'' یعنی علی مرتضیٰؑ رسولؐ سے ہیں اور وہ اس سے ہیں۔اللہ فرماتا'' تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتا ہے'' یعنی اس کے دل میں علم ہے اور جو اس کے پیچھے رصد (مہیا کرنے والا محافظ) ہے اس کو علم تعلیم کرتا ہے اور اس کو علم کا رزق کھلاتا ہے اور اللہ

اس کو الہام سے تعلیم دیتا ہے اور رصد نبی اکرمؐ سے تعلیم ہے ''تا کہ وہ جان لے'' کہ نبیؐ نے ''اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے۔اور وہ احاطہ کیئے ہوئے ہے ''،یعنی علیؑ جو رسولؐ کے پاس علم ہے ''اور ہر چیز کی تعداد کو اس نے شمار کر رکھا ہے'' جو ہو چکا ہے یا ہوگا آدمؑ کے پیدا کرنے کے دن سے لے کر قیامت قائم ہونے تک جو بھی ہو فتنہ یا زلزلہ یا زمین دھنس جائے یا الٹا دی جائے یا جو گذری قومیں ھلاک ہوئیں یا جو باقی میں ھلاکت میں پڑیں گی اور کتنے ظالم یا عادل امام ہوں گے ان سب کے نام اور نسب جانتے ہیں اور کون موت سے مرے گا یا قتل ہوگا اور کتنے اماموں کو ذلیل کرنے کی کوشش کی جائے گی تو ذلالت انکو نقصان نہ دے گی اور کتنے اماموں کی مدد کی جائے گی تو مدد اس کو فائدہ نہ دے گی۔

(البرہان۔ج ۸۔ص۱۴۰)

2. امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ مساجد آئمہؑ ہیں۔(البرہان۔ج ۸۔ص۱۴۳)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ''اگر وہ طریقہ پر ثابت قدم رہیں تو ہم ضرور انہیں وافر پانی سے سیراب کریں''،یعنی اگر وہ علیؑ بن ابی طالبؑ امیرالمومنین اور ان کی ذریت میں سے اوصیاءؑ کی ولایت پر ثابت قدم رہیں اور انکے حکم و نہی کی اطاعت کریں تو ہم ان کے دلوں کو ضرور ایمان سے سیراب کریں اور طریقہ علیؑ بن ابی طالبؑ اور اوصیاءؑ کی ولایت ہے۔ (البرہان۔ج ۸۔ص۱۳۹)

فوائد:۔

1. جو ولایت علیؑ پر ثابت قدم ہو کر صرف معصومینؑ کے احکامات (امر و نہی) پر عمل کرتا ہے اور غیر معصوم مقصرین کے فتووں سے منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ اس کے دل کو ایمان سے سیراب کر کے مودت سے بھر دیتا ہے۔اور پھر کربلا کی قربانی ہر ایک لیئے آزمائش ہے کون عزاداری کرتا ہے اور کون عزاداری کے خلاف فتوے دیتا ہے اور کون ولایت آئمہؑ سے شرک کر کے مجوسی ملاں کو امام اور ولی بناتا ہے۔ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والوں کو کوئی عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتا۔

2. مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہے۔جیسے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔اور اللہ فرماتا ہے کہ جو مرتضیٰ محمدؐ سے ہے اس کے پاس میرا علم غیب ہے وہ امامؑ جس میں ہر چیز احصاء کر دی گئی ہے۔

❖......❖......❖

سورۃالمزملؐ

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ

اے (چادر تطہیر لپیٹنے والے) مزملؐ۔رات کو (نماز میں) قیام کرو مگر کم۔اس (رات) کا نصف یا اس سے کچھ کم کر لو۔(المزملؐ۔ 1-3)

1. قول معصومؑ کے مطابق اس سورۃ کا شان نزول یہ ہے کہ نبی اکرمؐ پوری رات کھڑے ہو کر عبادت فرماتے تو اس سے ان کے پاؤں مبارک سوجھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے تخفیف کیلیئے یہ نازل فرمایا۔اور آپؐ چادر اوڑھ کر آرام فرماتے تھے اس لیئے اللہ نے مزمل کہہ کر خطاب کیا۔ (البرہان۔ج ۸۔ص۱۴۷)

فوائد:۔

1. تمام مخلوقات اللہ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتیں۔صرف معصومینؑ اللہ کی کما حقہ عبادت کرتے ہیں۔معصومینؑ نے آسمانوں میں عبادت کی تو فرشتوں نے ان کو دیکھ کر عبادت کرنا سیکھی۔اور جن وانس کو پیدا ہی عبادت کرنے کیلیئے کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ سے فرماتا ہے کہ کم عبادت کیا کرو تا کہ مقصرین کو پتہ چل سکے کہ معصومینؑ نہ ہم جیسے ہیں اور نہ ان کو عبادت کرنے کیلیئے اللہ نے خلق کیا ہے۔معصومینؑ نے جو ظاہری حیات انسانوں کے سامنے گذاری اس میں سب کام ہماری تعلیم وھدایت کی خاطر انجام دیئے۔معصومینؑ کا کھانا پینا چلنا پھرنا زندگی بسر کرنا عبادت کرنا سب ہماری تعلیم کی خاطر ہے۔ورنہ معصومینؑ تو اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیاں ہیں جن کو اللہ نے صرف اپنی خاطر خلق فرمایا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃالمدثرؐ

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝

اے مدثرؐ (چادر تطہیر اوڑھنے والے)۔اٹھو اور خبردار کرو۔(المدثر۔1-2)

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝

پس جب ناقور میں پھونک ماری جائے گی تو وہ دن بڑا مشکل دن ہوگا کافروں پر آسان نہ ہوگا۔ (المدثر۔8-10)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجلؐ کے قول ''اے مدثر اٹھو اور خبردار کرو'' کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد محمدؐ ہیں اور رجعت میں ان کا قیام جس میں وہ خبردار کریں گے۔''پس جب ناقور میں پھونک ماری جائے گی'' ناقور وہ ندا ہے جو آسمان سے آئے گی کہ خبردار تمہارا ولی اللہ اور فلان بن فلان القائمؑ بالحق ہے۔یہ ندا جبرائیلؑ اس دن کی تین گھڑیوں میں دے گا تو وہ دن کافروں پر مشکل ہوگا آسان نہیں ہوگا یعنی کافروں مرجئہ لوگوں پر جو اللہ کی نعمت اور ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کا انکار کرتے ہیں۔(البرہان۔ج۸۔ص۱۵۳۔۱۵۵۔۱۵۶)

فوائد:۔

1. مقصرین اللہ کی عظیم نعمت ولایت اور اعلان غدیر بھول چکے ہیں۔مجوسی ملاں یہ بھی بھول چکا ہے کہ رسول اللہؐ نماز کیسے پڑھتے تھے،سنت کے مطابق تشھد وسلام کیسے ہونا چاہیئے۔لیکن خبردار۔رسول اللہؐ اور تمام معصومینؑ رجعت میں آرہے ہیں پھر ولایت علیؑ کی تبلیغ ودعوت شروع ہوگی۔اقرار ولایت علیؑ سے بھاگنے والوں پر ظہور کا دن آسان نہیں ہوگا

۔

❖......❖......❖

ذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلۡتُ لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیۡنَ

شُهُوۡدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدۡتُّ لَهٗ تَمۡهِیۡدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطۡمَعُ اَنۡ اَزِیۡدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا

عَنِیۡدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیۡفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ

كَیۡفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَاسۡتَكۡبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنۡ هٰذَاۤ

اِلَّا سِحۡرٌ یُّؤۡثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصۡلِیۡهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

چھوڑ دو مجھے (اس سے بھگتنے کیلئے) جس کو میں نے وحید پیدا کیا ہے اور اس کے لیئے بہت پھیلا ہوا مال قرار دیا اور حاضر رہنے والے (گواہ) بیٹے اور اس کے لیئے راہ ہموار کی پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں بیشک وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے میں عنقریب اسے کٹھن گھاٹی پر چڑھاؤں گا۔ یقیناً اس نے سوچا اور ایک بات تجویز کی۔ پس وہ ھلاک ہو کیسی بات تجویز کی پھر ھلاک ہو کیسی بات تجویز کی پھر اس نے دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا پھر پلٹا اور تکبر کیا پھر کہا یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔ یہ کچھ نہیں سوائے بشر کے کلام کے۔ عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا۔ (المدثرؑ۔ 11-26)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''چھوڑ دو مجھے اور جس کو میں نے وحید پیدا کیا'' کے بارے میں فرمایا کہ وحید کا مطلب حرام زادہ ہے یعنی ولایت علیؑ کا مخالف ''اور اس کے لیئے زیادہ مال قرار دیا'' یعنی مال کی زیادتی (مہلت) ایک مدت تک ملتوی کر دی ''اور گواہ بیٹے'' جن لوگوں نے گواہی دی کہ رسول اللہؐ کا کوئی وارث نہیں ہوتا ''اور اس کے لیئے راہ ہموار کی'' جو بادشاھی اسے ملی اس کی راہ ہموار کی ''پھر وہ لالچ کرتا ہے کہ اس میں اضافہ کروں۔ ہرگز نہیں بیشک وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے'' یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ کی مخالفت میں رسول اللہؐ سے عناد رکھتا ہے ''میں عنقریب اسے کٹھن گھاٹی پر چڑھاؤں گا کیونکہ اس نے سوچا اور ایک بات تجویز کی'' گھاٹی دوزخ میں ایک تانبے کا پہاڑ ہے جس پر مولا علیؑ کا مخالف مجبوراً چڑھتا ہے جب اس پہاڑ پر ہاتھوں سے چلنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ پگھل جاتا ہے تو گھٹنوں تک اس میں دھنس جاتا ہے پھر جب نکلتا ہے پھر وہی ہوتا ہے اور اسی طرح ہوتا رہتا ہے جب تک اللہ کا حکم ہو۔ تو اس نے ولایت کے بارے میں سوچا جس کے بارے میں حکم دیا گیا تھا اور اس نے اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ جب رسول اللہؐ پردہ فرما جائیں گے تو امیر المؤمنینؑ کی بیعت کو تسلیم نہیں کریں گے جو بیعت عہد رسول اللہؐ میں کی ہے ''پس ھلاکت ہو اس پر کیسی بات سوچی پھر ھلاکت ہو اس پر کیسی بات تجویز کی'' عذاب پر عذاب ہوگا اس کو قائمؑ عذاب دیں گے۔ پھر اس نے رسول اللہؐ کی طرف دیکھا اور امیر المؤمنینؑ کی طرف اور تیوری چڑھائی اور منہ بنا لیا اس پر جو اسے حکم دیا گیا'' پھر وہ پلٹا اور تکبر کیا اور اس نے کہا یہ کچھ نہیں سوائے چلتے جادو کے'' منکر ولایت نے کہا بیشک نبیؐ علیؑ کے ذریعے لوگوں پر

جادو کرتا ہے یعنی یہ اللہ عزوجل کی طرف سے وحی نہیں ہے "عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا"۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۱۵۸)

فوائد:۔

1. مقصروں میں وہ حرام زادہ ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ فدک حقِ سیدہ زہراءؑ نہیں تھا۔ یہ مجوسی مقصرین دراصل معصومینؑ سے عناد و حسد رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا سوچ کر فیصلہ کر لیا تھا کہ امام قائمؑ کے پردہ غیبت میں جانے کے بعد بیعت مولا علیؑ توڑ کر اپنی ولایت کا اعلان کر دیں گے۔ اللہ ان کو ھلاک کرے پھر امامؑ ظہور فرما کر ان کو عذاب دیں۔

❖......❖......❖

وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ص وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ لا وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ط كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ط وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝

اور ہم نے دوزخ کے نگران نہیں بنائے سوائے فرشتوں کے اور ہم نے ان کی یہ تعداد نہیں بنائی مگران لوگوں کی آزمائش کیلئے جنہوں نے کفر کیا ہے تا کہ وہ لوگ یقین کر لیں جن کو کتاب دی گئی ہے اور ان لوگوں کا ایمان بڑھ جائے جو ایمان لائے ہیں اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے اور مومنین شک میں نہ رہیں اور جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے اور کفار یہ کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال سے کیا ارادہ ہے اسی طرح اللہ گمراہ کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ھدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہیں یہ مگر انسانوں کے لیئے ذکر۔ ہرگز نہیں قسم ہے چاند کی اور رات کی جب وہ پلٹتی ہے اور صبح کی جب وہ روشن ہوتی ہے۔ یہ بڑی چیزوں میں سے ایک ہے انسانوں کو خبردار کرنے والی۔ تم میں اس کے لیئے جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے۔ (المدثرؔ۔ 31-37)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا "تا کہ وہ یقین کر لیں جن کو کتاب دی گئی ہے" وہ یقین کرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسولؐ اور اس کا وصیؑ حق ہیں۔ "اور ان کا ایمان زیادہ ہو جائے جو ایمان لائے ہیں" ان کے ایمان میں وصیؑ کی ولایت سے اضافہ ہوتا ہے۔ "اور جن کو کتاب دی گئی ہے اور مومنین شک میں نہ رہیں"

یعنی ولایت علیؑ کے بارے میں۔ ''اور نہیں یہ سوائے انسانوں کے لئے ذکر'' ہاں ولایت علیؑ'' یہ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک ہے'' یعنی ولایت'' تم میں سے جو چاہے آگے بڑھے یا پیچھے رہے'' یعنی جو ہماری ولایت کی طرف آگے بڑھے اس سے دوزخ دور کر دیا اور جو ولایت سے پیچھے ہٹے دوزخ کی طرف آگے بڑھا دیا جاتا ہے۔(البرہان۔ج۸۔ص۱۵۹)

فوائد:۔

1. شیعہ مومنین جن کو اللہ نے کتاب دی ہے ولایت علیؑ کے صدقے ان کا یقین وایمان بڑھتا ہے اور جن کے دلوں میں ولایت علیؑ کے حسد کا مرض ہے وہ ان آیاتِ قرانی سے مزید گمراہ ہوتے ہیں کہ یہ کیا ہے کہ معصومینؑ ہر آیت کو ولایت علیؑ سے جوڑ دیتے ہیں۔ پھر اللہ عزوجل مولا علیؑ کی سیدۃ فاطمہؑ کی اور قیام قائمؑ کی قسم اٹھا کر فرماتا ہے کہ ولایت علیؑ بہت بڑی چیز ہے۔اب دین میں زبردستی نہیں کہ مولاؑ کی ولایت کی طرف بڑھ کر نجات حاصل کر و یا ملاں کی ولایت کی طرف بڑھ کر نار حاصل کرو۔

❖......❖......❖

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ ۝ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝

ہر شخص رہن (یرغمال۔قیدی) ہے ان (اعمال) کا جو اس نے کمائے ہیں سوائے اصحاب یمین کے جو جنتوں میں ہوں گے (وہاں سے) وہ مجرموں سے پوچھیں گے۔تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (حق پر) نکتہ چینی کرنے والوں کے ساتھ نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور ہم یوم الدین کی تکذیب کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں موت آ گئی پس سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔(المدثر۔38-48)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت ''تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے'' کے بارے میں فرمایا کہ اس مطلب ہے کہ ہم آئمہؑ کے اتباع کرنے والوں میں سے نہ تھے جنؑ کے بارے میں اللہ فرماتا ہے''اور سابقون تو سبقت لے جانے والے ہیں وہی مقربین ہیں'' (واقعہ۔10۔11) کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو گھڑ دوڑ میں سبقت لینے والے کے پیچھے (یعنی دوسرے نمبر پر) رہتا ہے لوگ اسے مصلی کہتے ہیں پس یہی مطلب یہاں ہے کہ اللہ فرماتا ہے''ہم مصلین میں سے نہ تھے'' ہم سابقین کی اتباع کرنے والوں میں سے نہیں تھے''اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے''

یعنی حقوق آل رسولؐ اور وہ خمس ہے جو آل رسولؐ کے قربیٰ اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول'' اور ہم (حق پر) نکتہ چینی کرنے والوں کے ساتھ نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور ہم یوم الدین کی تکذیب کرتے تھے'' یعنی یوم جزا کی'' حتیٰ کہ ہمیں یقین آ گیا'' یعنی موت آ گئی اور'' پس سفارش ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گی'' اگر تمام مقرب فرشتےؑ اور انبیاءؑ و مرسلینؑ بھی آل محمدؐ کے ناصبی کی شفاعت کریں تو ان سے قبول نہیں کی جائے گی جو وہ سفارش کریں گے۔(البرہان۔ج ۸۔ص۱۶۲)

فوائد:۔

1. مقصرین اپنے ہی اعمال کے قیدی ہیں اس دنیا میں قید با مشقت کاٹ رہے ہیں۔اقرار ولایت علیؑ کے بغیر محنت و مشقت کر کے اپنی طرف سے بڑے نیک اعمال کر رہے ہیں مگر ان کو را کھ بنا کر اڑا دیا جائے گا۔آخرت میں معلوم ہوگا کہ اقرار ولایت نہ کرنے کی وجہ سے وہ مجرم بن گئے کیونکہ وہ سابقینؑ کی اطاعت و پیروی کرتے ہوئے ویسی نماز نہیں پڑھتے تھے جیسے رسول اللہؐ پڑھتے تھے جس میں رسول اللہؐ ولایت علیؑ کی گواہی تلاوت فرماتے تھے اور نماز میں امت کی مغفرت کے لیئے دعا بھی کرتے تو علیؑ کے حق کا واسطہ دے کر کرتے۔اور مقصرین خمس نہیں دیتے تھے یعنی خمس کے حقداروں کی بجائے مجوسی ملاں کو دے کر ضائع کر دیتے تھے اور بغیر علم کے خواہ مخواہ ولایت علیؑ پر نکتہ چینی کرتے تھے کہ مسجد اور نماز میں ذکر علیؑ کہاں سے آ گیا۔اور رجعت پر بھی مقصرین کا کما حقہ ایمان نہیں ہے۔اسی لیئے امامؑ نے فرمایا کہ اگر تمام فرشتےؑ اور انبیاءؑ بھی ناصبی کی شفاعت کریں گے تو قبول نہ ہوگی۔اور ناصبی کی تشریح بھی امامؑ نے مکمل طور پر فرما دی ہے کہ وہ نام نہاد شیعہ علماء جو معصومینؑ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور اس میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں جو فوج یزید لعنت اللہ سے بھی بدتر ہیں۔یعنی وہ مجوسی عالم جو ولایت علیؑ کے سامنے اپنی ولایت کا جھنڈا نصب کرتے ہیں پھر اقرار ولایت علیؑ کے خلاف فتوے دیتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور پھر معصومینؑ کے القابات بھی استعمال کرتے ہیں۔تفصیل احتجاج طبرسی میں موجود ہے۔

❖......❖......❖

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تذکرہ سے منہ موڑ رہے ہیں گویا کہ وہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے خوفزدہ ہو کر بھاگ رہے ہیں۔بلکہ ان میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ اسے کھلی کتاب دی جائے ہرگز نہیں بلکہ وہ لوگ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔ہرگز نہیں بیشک وہ تذکرہ ہے۔پس جو چاہے اس کا ذکر کرے اور کوئی ذکر نہیں کرتا سوائے جس کیلئے اللہ چاہے وہ تقویٰ والے اور مغفرت والے ہیں۔(المدثرؑ۔49-56)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا'' پس ان کو کیا ہو گیا ہے کہ تذکرہ سے منہ موڑتے ہیں'' یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ کے تذکرے سے اور'' گویا وہ جنگلی گدھے جو شیر سے ڈر کر فرار ہوتے ہیں'' یعنی وہ وحشی گدھے ہیں جو فرار اختیار کرتے ہیں جب اسد کو دیکھتے ہیں اور اسی طرح مرجئہ لوگ حق سے نفرت کرتے ہیں

جب آل محمدؐ کے فضائل سنتے ہیں پھر اللہ فرماتا ہے" بلکہ ان میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ اسے کھلی کتاب دی جائے" یعنی مخالفین میں تمام آدمی چاہتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کتاب نازل ہو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے خوف نہیں کھاتے" اس سے مراد قائمؑ کی حکومت ہے پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ تذکرہ ولایت ہے" ہرگز نہیں بیشک وہ تذکرہ ہے پس جو چاہے اس کا ذکر کرے اور ذکر نہیں کرتا مگر جس کے لیئے اللہ چاہے وہ ہی تقویٰ والے اور مغفرت والے ہیں"۔ اس جگہ پر تقویٰ نبیؐ اور مغفرت امیر المؤمنینؑ ہیں۔ (البرہان۔ ج۸۔ص۱۶۱)

فوائد:۔

1. جو اقرار ولایت علیؑ سے فرار کرتے ہیں اللہ ان کو جنگلی وحشی (جن کو اصل تہذیب وشریعت کا پتہ نہ ہو) گدھے قرار دیتا ہے جو اسد اللہ سے بھاگتے ہیں اور پھر بھاگ کر آگ کے گڑھے میں گر جاتے ہیں۔ اور بھاگتے مقصرین اس لیئے ہیں کہ ولایت علیؑ قرآن وسنت کے تحت شک واختلافات سے پاک دینِ حق پر جمع ہونے کی دعوت دیتی ہے اور اس کے برعکس مقصرین کے مجوسی رہبر قرآن وسنت کو ناکافی سمجھتے ہیں اختلافات کو رحمت سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہر مجوسی ملاں پر آسمان سے کتاب اترے۔ اَب یہ تو ان کو معلوم ہے کہ اللہ سے تو ان کا کوئی رابطہ ہے نہیں لہذا البغض وحسد کی بنا پر ہر ایک ملاں نے اپنی کتاب چھاپ لی اور لوگوں کو گمراہ کیا کہ یہ رسالہ عملیہ اللہ کی طرف سے ہے جو اس پر عمل کرے مجوسی ملاں اسکا ذمہ دار ہوگا۔ اور وہ دراصل قیام قائمؑ اور ذوالفقار سے بھی نہیں ڈرتے۔ اب یہ اللہ کی عطا کردہ توفیق ہے پاک وحلال ولادت والوں کے لیئے کہ وہ اقرار ولایت علیؑ اور ذکر فضائل علیؑ کرتے ہیں وہی تقویٰ اور مغفرت والے ہیں یعنی محمد مصطفیؐ اور علی مرتضیٰؑ انہی کے ھادی اور ولی ہیں۔

❖......❖......❖

سورة القيامة

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ۝۱۷ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ۝۱۸ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝۱۹ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝۲۰ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝۲۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝۲۲ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝۲۳

بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کو پڑھانا ہمارے ذمہ ہے پس جب ہم اسے پڑھیں تو اس قرات کی پیروی کرو۔ پھر اس کی وضاحت کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ تم دنیا سے محبت کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

(القیامۃ۔17-23)

1. فرمایا: قرآن کا جمع کرنا اور پڑھانا آل محمدؐ کی ذمہ داری ہے ''پس جب ہم اسے پڑھیں تو اس قرآت کا اتباع کرو'' یعنی اس کا اتباع کرو جو سنایا جاتا ہے ''پھر اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے'' یعنی اس کی تفسیر۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۱۶۷)

2. امام علی رضاؑ سے عبدالسلام ھروی نے پوچھا: یابن رسول اللہؐ اس حدیث کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں ''بیشک مومنین جنت میں اپنی منزلوں سے اپنے رب کی زیارت کریں گے'' تو فرمایا: اے ابوصلت بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو اپنی مخلوق میں انبیاءؑ اور ملائکہؑ سے بھی زیادہ فضیلت عطا فرمائی ہے اور انؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور انؐ کی بیعت کو اپنی بیعت اور دنیا و آخرت میں انؐ کی زیارت کو اپنی زیارت۔ پس اللہ عزوجل فرماتا ہے'' جس نے رسولؐ کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی'' (النساء۔ 80) اور فرمایا ''بیشک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں یقیناً وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے'' (الفتح۔10) اور نبی اکرمؐ کا فرمان ہے: جس نے میری حیات ظاہری میں یا میری شہادت کے بعد میری زیارت کی تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی۔ اور نبی اکرمؐ کا جنت میں درجہ تو سب درجات سے بلند ہے۔ پس جس نے اپنی منزل میں جنت کے درجے سے آپؐ کی زیارت کی تو یقیناً اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کی۔

پھر عبدالسلام نے پوچھا: یابن رسول اللہؐ اس حدیث کے کیا معنی ہیں ''کہ لا الہ الا اللہ کا ثواب اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف دیکھنے کے برابر ہے'' تو فرمایا: اے ابوصلت جس نے اللہ تعالیٰ کے چہرے کی صفت بیان کی جیسے چہرے ہوتے ہیں تو یقیناً کفر کیا لیکن اللہ تعالیٰ کا چہرہ اس کے انبیاءؑ اور اس کے رسولؑ اور اس کی حجتیںؑ ہیں جن کے ذریعے اللہ عزوجل کی طرف توجہ حاصل ہوتی ہے اور اس کے دین کی طرف اور اس کی معرفت۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور باقی رہ جانے والا ہے تیرے رب کا چہرہ جلال و اکرام والا'' (الرحمٰن۔26-27) اور اللہ عزوجل فرماتا ہے'' ہر چیز ھلاک ہو جانے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے'' (القصص۔88) پس قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے انبیاءؑ اور اس کے رسولوںؑ اور اس کی حجتوںؑ کی طرف اپنے درجوں سے دیکھنا ثواب عظیم ہے مومنین کے لیئے اور تحقیق نبی اکرمؐ نے فرمایا: جس نے میری اھل بیتؑ اور عترتؑ سے بغض کیا قیامت کے دن نہ میں اسے دیکھوں گا اور نہ وہ مجھے دیکھے گا۔ بیشک تم میں ایسے موجود ہیں جو مجھے کبھی نہ دیکھیں گے بعد اس کے جب میں ان سے جدا ہو جاؤں گا۔ اے ابوصلت بیشک اللہ تعالیٰ کا وصف مکان سے نہیں بیان کیا جا سکتا اور نہ وھم و بصیرت اس کا ادراک کر سکتے ہیں۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۱۶۹)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا: فقیر مومنین میں سے کوئی ایک ایسا نہیں جس کے ذمہ تبعہ (پیروی) نہ ہو۔ پوچھا گیا: میں آپؐ پر قربان تبعہ کیا ہے؟ فرمایا: اکاون رکعات اور مہینے میں تیس دن روزے۔ جب قیامت کا دن ہوگا وہ اپنے قبروں سے نکلیں گے اور ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے تو ان میں سے ایک مرد سے کہا جائے گا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے۔ تو وہ کہے گا: میں اپنے رب سے محمدؐ کے چہرے کی زیارت مانگتا ہوں۔ تو اللہ عزوجل اھل جنت کے لیئے اجازت دے گا کہ وہ محمدؐ کی زیارت کریں۔ پس رسول اللہؐ کے لیئے جنت کے قالینوں میں سے ایک قالین پر نور کا منبر نصب کیا جائے گا جس کی ایک ہزار سیڑھیاں ہیں اور ایک زینے سے دوسرے زینے تک گھوڑے کی دوڑ کا سفر ہے تو اس پر محمدؐ اور امیر المومنینؑ اوپر چڑھ کر تشریف فرما ہوں گے اور آل محمدؐ کے شیعہ اس منبر کو مس کریں گے تو اللہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے'' اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے'' تو ان کو نور عطا کیا جائے گا حتیٰ کہ جب ان میں سے کوئی واپس آئے گا تو حور اس کی طرف نظر بھر کر دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتی ہوگی۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۱۷۰)

فوائد:۔

1. قرآن مجید کو رسول اللہؐ نے کے فرمانے پر مولا علیؑ نے جمع کیا۔ قرآن کا ترجمہ، تفسیر، تنزیل اور تاویل صرف معصومینؑ جانتے ہیں کہ اللہ کے کلام کا کیا مطلب ہے کیونکہ وہی لسان اللہ اور مشیت اللہ ہیں۔ اور احکامات قرآنی کی پیروی کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہم صرف پانچ سو آیات لیں گے باقی ولایت علیؑ والی آیات ہم پر لاگو نہیں ہوتیں

۔قرآن پاک کا ترجمہ اورتفسیر بھی علماء صرف اقوال معصومینؑ کی روشنی میں مزید وضاحت کے لیئے کر سکتے ہیں۔اپنے ظن وقیاس، عقل وفلسفہ سے قرآن کا ترجمہ وتفسیر مناسب نہیں۔

2. رسول اللہؐ اورامیر المؤمنینؑ کی زیارت اللہ کی زیارت ہے انؑ کے اعمال کو کئی مقامات پر اللہ نے اپنا عمل قرار دیا ہے۔لہٰذا جو مجوسی ملاں ذکر علیؑ سے نماز کو باطل قرار دیتا ہے اور اقرار ولایت سے منع کرتا ہے تو درحقیقت وہ دشمن خدا ہے۔معصومینؑ تو اللہ تعالیٰ کا باقی رہنے والا چہرہ ہیں جن کی وجہ سے اللہ کی معرفت اور عبادت قائم ہوئی۔

❖......❖......❖

30 فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پس اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ تکذیب کی اور منہ موڑ لیا پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس۔پھر افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس۔کیا انسان گمان کرتا ہے کہ اسے یونہی بغیر حساب کتاب چھوڑ دیا جائے گا۔ (القیامۃ۔31-36)

1. ان آیات کا سبب نزول یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے غدیر خم کے دن علیؑ کی بیعت کیلئے بلایا پس لوگ پہنچ گئے اور لوگوں کو علیؑ کے بارے میں خبر دے دی جو اللہ کا ارادہ تھا کہ ان کو اس کی خبر دے دیں اور لوگ واپس ہوئے اور غاصبِ شام،مغیرہ بن شعبہ اور ابوموسیٰ اشعری پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چلا اور کہا: خدا کی قسم ہم ہرگز کبھی بھی علیؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کریں گے اور نہ ہم محمدؐ کے مقالے (لمبے خطبے) کی تصدیق کرتے ہیں تو اللہ عزوجل نے اس کا بیان نازل کر دیا''پس نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ تکذیب کی اور منہ پھیر لیا پھر چلا گیا اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا ۔افسوس تجھ پر پھر افسوس''اے فاسق آدمی۔(البرہان۔ج۸۔ص۱۷۲)

فوائد:۔

1. بڑی واضح آیات ہیں کہ جو اقرار ولایت علیؑ نہ کرے اور ولایت کے بارے میں احادیث نہ مانے تو اللہ فرماتا ہے کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی۔یعنی جو لوگ جان بوجھ کر تشھد میں اقرار ولایت نہیں کرتے وہ غاصب شام کی پارٹی ہیں ناصبی ہیں مقصر ہیں جنہوں نے امام علیؑ،امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو شہید کیا۔مقصرین کیا گمان کرتے ہیں کہ ان سے قیامت کے دن ولایت علیؑ کا سوال نہیں کیا جائے گا اور بغیر حساب کتاب کے چھوڑ دیا جائے گا کیونکہ توضیح المسائل میں لکھا ہے کہ ملاں ان کو جوابدہی سے بری الذمہ قرار دیتا ہے۔افسوس ہے مقصروں پر پھر افسوس فاسقوں پر۔

❖......❖......❖

سورۃالانسان

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝

اور وہ اللہ کی محبت کی بنا پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔(الانسان۔8-9)

1. امام حسنؑ اور حسینؑ کی ایک دفعہ طبیعت ذرا ناساز ہوئی تو مولا علیؑ نے تین روزوں کی نذر مان لی اور سیدۃ فاطمہ زہراؑ اور حضرت فضہؓ نے بھی نذر مان لی اور امام حسنؑ و حسینؑ نے بھی نذر مان لی۔ان کی طبیعت بحال ہوگئی تو اھل بیتؑ نے روزہ رکھ لیا۔اور حضرت فضہؓ نے جَو کی پانچ روٹیاں پکائیں اور افطار کے وقت دسترخوان لگا دیا تو دروازے پر ایک مسکین نے آ کر کھانا مانگا تو سب نے اپنا کھانا اسے عطا کر دیا۔دوسرے دن پانی سے روزہ رکھا کیونکہ روزانہ جناب سیدہ فاطمہ زہراءؑ اون کاتتی تھیں تو شمعون یہودی سے ایک صاع جَو معاوضہ میں ملتے اور یہ تین روزوں کیلئے مولا علیؑ نے تین صاع جَو کا اس سے معاملہ کیا تھا۔دوسرے دن ہر ایک کیلئے پھر حضرت فضہؓ نے ایک روٹی پکائی اور افطار کے وقت پانچ روٹیاں دسترخوان پر رکھ دیں تو دروازے پر ایک یتیم نے آ کر کھانا مانگا تو پھر سب نے اپنا کھانا اسے دے دیا اور بھوکے رہے۔تیسرا روزہ پھر پانی سے رکھا اور حضرت فضہؓ نے پانچ روٹیاں پکا کر افطار کے وقت دسترخوان پر رکھیں تو دروازے پر ایک قیدی نے آ کر کھانے کا سوال کیا تو سب نے اپنا کھانا اسے عطا کر دیا۔صبح ہوئی تو رسول اللہؐ نے آ کر فرمایا کہ جبرائیلؑ آئے ہیں اور آپ سب کو سلام کہتے ہیں اور آپ کی شان میں یہ آیات (1-22) نازل فرمائی ہیں۔ (خلاصہ حدیث)(البرہان۔ج۸۔ص۱۷۹)

فوائد:۔

1. معصومینؑ کا قول و فعل قرآن بنتا ہے اور مزید براں معصومینؑ کچھ بولتے ہی نہیں مگر وہ اللہ کی منشا ہوتی ہے اور معصومینؑ کوئی فعل انجام دیں تو اللہ اسے اپنا فعل قرار دیتا ہے۔اور معصومینؑ اللہ کی محبت میں ہر چیز قربان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ جو اھل بیتؑ کی شان میں نازل کی ہے اس میں اھل بیت کی جار یہ حضرت فضہؓ بھی شامل ہیں۔قرآن معصومینؑ کا قصیدہ ہے اور ان کے دشمنوں کیلئے عذاب کی خوشخبری ہے۔اسی لیئے مقصرین قرآن سے دور بھاگتے ہیں۔

❖......❖......❖

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝ۖ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ

رَحۡمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۳۱

بیشک یہ تذکرہ ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے والی سبیل اختیار کرے۔اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر جو اللہ چاہتا ہے بیشک اللہ علیم وحکیم ہے۔وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (الانسان 29-31)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ''بیشک یہ تذکرہ ہے'' یعنی ولایت ''وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کرتا ہے'' یعنی ہماری ولایت میں۔''اور ظالموں کیلئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے'' کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ فرماتا ہے''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں'' بیشک اللہ اس سے بلند تر ہے کہ وہ ظلم کرے اور وہ منع کرتا ہے کہ اس کی ذات کے ساتھ ظلم منسوب کیا جائے۔لیکن اللہ اپنے نفس کو ہمارے ساتھ ملاتا ہے تو اس نے ہمارے اوپر ظلم کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت قرار دیا پھر اس کو قرآن میں اپنے نبیؐ پر نازل فرمایا''اور ہم ان پر ظلم نہیں کرتے بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں'' (نحل۔118۔بقرہ 57)(البرہان۔ج۸۔ص۱۸۷)

فوائد:۔

1. تذکرہ ولایت علیؑ قرب الٰہی کی سبیل ہے۔معصومینؑ مشیت الٰہی ہیں جو یہ چاہتے ہیں وہی ان کا خالق چاہتا ہے۔جو ولایت علیؑ میں پورا داخل ہو گیا وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہو گیا۔ولایت علیؑ ولایت الٰہی ہے تو لامحالہ جو ولایت الٰہی کو چھوڑ کر مجوسی ملاں کی ولایت کے سامنے پوجا پاٹ شروع کر دے گا تو اس نے خود ہی اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔اب اگر کسی پر قرآن وحدیث چھوڑ کر ظن وقیاس پر مبنی فتاویٰ پر عمل کرنے کی وجہ سے عذاب ہو گا تو یہ عدل ہے ظلم نہیں ہو گا۔

❖......❖......❖

سورۃ المرسلات

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۱۵ اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ ۱۶ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِيۡنَ ۱۷

كَذٰلِكَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ ۱۸

تباہی ہے اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیئے۔کیا ہم نے اگلوں کو ھلاک نہیں کیا؟ پھر انہی کے پیچھے ہم بعد والوں کو بھیج دیں گے۔مجرموں کے ساتھ ہم اسی طرح کرتے ہیں۔

(المرسلات۔15-18)

اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی مَا کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿ۚ۲۹﴾ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿ۙ۳۰﴾ لَّا

ظَلِیۡلٍ وَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ اللَّہَبِ ﴿ؕ۳۱﴾

چلو(اب)اس چیز کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔چلواس سایے کی طرف جو تین شاخوں (نوکوں) والا ہے۔نہ ٹھنڈا سایہ دینے والا اور نہ ہی شعلوں سے بچانے والا۔ (المرسلات۔29-31)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ''تباھی ہے اس دن تکذیب کرنے والوں کیلئے'' یعنی اللہ فرماتا ہے کہ اے حبیب محمدؐ! تباھی ہے تکذیب کرنے والوں کیلئے اس کی جو میں نے تمہاری طرف ولایت علیؑ کے بارے میں وحی کی ہے۔'' کیا ہم نے اولین کو ھلاک نہیں کیا۔ پھر انہی کے پیچھے ہم آخرین کو بھیج دیں گے'' یعنی اولین وہ لوگ جنہوں نے اوصیاءؑ کی اطاعت کے بارے میں رسولوںؑ کی تکذیب کی ''مجرموں کے ساتھ ہم اسی طرح کرتے ہیں'' یعنی جس نے آل محمدؐ کے بارے میں جرم کیا اوران کے وصی کوستایا جتنا ستا سکتا تھا۔ (البرہان۔ج۸۔ص۱۹۱)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب لوگوں (مخالفینِ ولایت) کو پیاس ستائے گی تو ان سے کہا جائے گا '' جاؤ اس کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے'' یعنی امیرالمؤمنینؑ، پھر جب وہ انؑ کے پاس آئیں گے تو ان لوگوں سے فرمائیں گے'' جاؤ سہہ شعبہ سائے کی طرف۔ نہ سایہ دار اور نہ شعلوں سے بچانے والا'' یعنی پیاس کے شعلوں سے۔

(البرہان۔ج۸۔ص۱۹۱)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب اھل دوزخ آگ میں جانے کو تیار کیئے جائیں گے تو آگ میں داخل ہونے سے پہلے انہیں اس کی طرف بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا: اس سہہ شعبہ سائے میں داخل ہوجاؤ۔ جو آگ کے دھوئیں سے بنا ہوا ہوگا اور وہ سمجھیں گے کہ یہ جنت ہے۔ پھر وہ آگ میں فوج درفوج داخل ہوں گے اور وہ دوپہر کا وقت ہوگا۔اور اھل جنت کو ان کی خواہش کے تحفے ملیں گے حتیٰ کہ جنت میں انکو انکی منزلیں عطا کردی جائیں گی دوپہر کے وقت۔

(الصافی۔ج۳۔ص۵۰۴)

فوائد:۔

1. پہلی امتوں میں جو ھلاک ہوئے وہ ولایت علیؑ کی مخالفت میں واصل جہنم ہو چکے ہیں اور جو بعد والوں میں ولایت علیؑ اور عزاداری کے خلاف فتوے دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو بھی پہلوں کے ساتھ دوزخ میں منسلک کرتا ہے۔ قیامت کے دن بڑے بڑے نمازی حاجی روزے دار مگر جب اللہ کے حق میں اقرار ولایت سے انکار کر کے کوتاہی کرنے والے مقصرین اللہ سے جنت کا مطالبہ کریں گے تو ان کو اس تکونے سائے کے نیچے جانے کا حکم ہوگا جسے وہ جنت سمجھیں گے وہاں ان پر شعلوں کی بارش ہوگی کیونکہ دنیا میں بھی وہ ولایت علیؑ کو چھوڑ کر آگ پرست مجوسی ملاں کی ولایت کا اقرار کرتے تھے تو جس کو جو چیز پسند اور محبوب ہوتی ہے وہ اسی کے ساتھ محشور ہوگا اور اسی کے ساتھ رہے گا۔

2. یااللہ ہماری دعا ہے جو شیعہ مومنین سنتِ رسول اللہؐ اور تیرے حکم کے مطابق تیرے حضور میں حاضر ہو کر نماز میں ولایت علیؑ کی شہادت دیتے ہیں انکو معصومینؑ کی رحمت کے سائے تلے رکھنا۔اور جو لوگ مجوسی مقصر ملاں کی ولایت کو مانتے ہیں انکو مجوسی ملاں کے ساتھ بھیجنا جہاں بھی وہ جائیں۔ الٰہی آمین۔

❖......❖......❖

سورۃالنباء

عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ كَلَّا

سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝

وہ کس کے متعلق ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں؟ اس عظیم خبر کے متعلق جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا پھر ہرگز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے۔

(النباء۔1-5)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ''وہ کس کے متعلق سوال کرتے ہیں'' یہ امیرالمؤمنینؑ کے متعلق ہے اور امیرالمؤمنینؑ کا فرمان ہے: اللہ عزوجل کی کوئی آیت مجھ سے بڑی نہیں اور نہ ہی اللہ کی کوئی خبر مجھ سے بڑی ہے اور یقیناً میری ولایت کو گذری ہوئی امتوں پر بھی فرض کیا گیا۔ تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (البرہان۔ج۸۔ص۱۹۴)

2. رسول اللہؐ نے علی مرتضٰیؑ سے فرمایا: یا علیؑ تم حجت اللہ ہو اور تم باب اللہ ہو اور تم اللہ کی طرف جانے والا راستہ ہو اور تم نباء عظیم ہو اور تم صراط مستقیم ہو اور تم مثل الاعلیٰ ہو، یا علیؑ تم مسلمانوں کے امام ہو اور امیرالمؤمنینؑ ہو اور خیرالوصیین ہو اور صدیقوں کے سید و سردار ہو، یا علیؑ تم فاروق اعظم ہو اور تم صدیق اکبر ہو، یا علیؑ تم میرے خلیفہ ہو اور تم میرے دین کے قاضی ہو اور تم میرے دشمنوں کو سزا دینے والے ہو، یا علیؑ تم میرے بعد مظلوم ہو یا علیؑ تجھے چھوڑ دیا جائے گا یا علیؑ تجھے مہجور بنا دیا جائے گا۔

اللہ گواہ ہے اور جو میری امت میں سے حاضر ہیں کہ تیرا گروہ (پارٹی، حزب) میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور بیشک تیرے دشمنوں کی پارٹی شیطان کی پارٹی ہے۔ (البرہان۔ج۸۔ص۱۹۵)

3. رسول اللہؐ کے پاس صخر بن حرب آیا اور پوچھنے لگا: یا محمدؐ آپؐ کے بعد یہ امر (ولایت) ہمارے لیئے ہے یا کس کے لیئے ہے؟ فرمایا: اے صخر۔ میرے بعد امارت (خلافت) اس کے لیئے ہے جو مجھ سے اس منزلت پر ہے جس پر ھارونؑ موسیٰؑ سے ہے تو اللہ نے یہ نازل فرمایا ''وہ کس بارے میں پوچھتے ہیں؟ نباء عظیم کے بارے میں'' ان میں سے کچھ علیؑ کی ولایت وخلافت کی تصدیق کرتے ہیں اور ان میں سے کچھ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا ''ہرگز نہیں'' اور یہ ان کی نفی اور رد ہے۔ ''عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا'' یعنی عنقریب انہیں اسکی خلافت معلوم ہوجائے گی جب ان سے ان کی قبروں میں اس کے متعلق سوال کیا جائے گا، پس کوئی اس دن نہ زمین کے مشرق میں اور مغرب میں، اور نہ خشکی پر اور نہ سمندر میں بچے گا مگر یہ کہ منکر ونکیر اس سے موت کے بعد امیرالمؤمنینؑ کی ولایت وخلافت کے متعلق سوال کریں گے اور وہ مرنے والے کو کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کون سا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ اور تیرا امامؑ کون ہے؟ (البرہان۔ج۸۔ص۱۹۵)

4. جنگ صفین میں ایک شخص فوج شام سے نکلا۔ اس نے اسلح لگایا ہوا تھا اور اس کے اوپر قرآن اور وہ پڑھ رہا تھا ''عم یتساءلون۔عن النباء العظیم'' تو

مولا علیؑ بنفس نفیس نکلے اور اس سے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ نباء عظیم کیا ہے جس میں تم اختلاف کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو مولا علیؑ نے اس سے فرمایا: میں ہوں اللہ کی قسم وہ عظیم خبر جس میں تم اختلاف کر رہے ہو اور اسؑ کی ولایت میں تم جھگڑا کر رہے ہو اور میری ولایت سے تم قبول کرنے کے بعد واپس پلٹ رہے ہو اور تمہاری بغاوت تمہیں ھلاک کر رہی ہے بعد اس کے کہ میری تلوار نے تمہیں نجات دلوائی اور یقیناً تم غدیر کے دن کو بھی جانتے ہو اور قیامت کے دن بھی (دوبارہ) جان جاؤ گے جو تم (پہلے سے) جانتے ہو۔ پھر مولا نے اپنی ذوالفقار بلند کی اور اس کے سر اور ہاتھوں پر ماردی۔ (البرہان۔ج۸۔ص۱۹۶)

5. مولا علیؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں وہ نباء عظیم ہوں جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہر گز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے پھر ہر گز نہیں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا جب میں جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں گا اور کہوں گا: یہ میرے لئے اور یہ تیرے لئے۔ (البرہان۔ج۸۔ص۱۹۶)

فوائد:۔

1. اللہ کی عظیم خبر اور سب سے بڑی آیت مولا علیؑ ہیں اگر کوئی کہے کہ نہیں میں بھی آیت اللہ العظمیٰ ہوں اور ولی بھی ہوں اور مخلوق پر حجت بھی ہوں اور اسلام پر بھی حجت ہوں تو اللہ اسے قتل اور ھلاک نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا۔ جیسے گذری ہوئی امتوں کو ھلاک کیا جنہوں نے ولایت علیؑ سے انکار اور اس کی مخالفت کی۔

2. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ تم میرے دین کے قاضی ہو مگر میرے بعد تمہیں مظلوم اور مہجور بنایا جائے گا اور تیرے مخالف شیطان کی پارٹی ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے جو مولا علیؑ کو قاضی نہیں مانتے یعنی اقوال معصومینؑ پر مجوسی ملاں کے فتوؤں کو ترجیح دیتے ہیں وہ شیطان کی پارٹی ہیں یعنی وہ نماز یں اللہ کیلئے نہیں پڑھتے بلکہ طاغوت کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ قیام قائمؑ سے پہلے جتنے بھی جھنڈے اٹھیں گے وہ باطل پر ہوں گے اور طاغوت کی عبادت کرتے ہوں گے (یعنی ولایت علیؑ کی مخالفت)۔ اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جن علماء اور قاضیوں کے اعمال ان کے اقوال سے مختلف ہوں گے (یعنی زبانی کلامی لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہم شیعہ ہیں اور ولایت علیؑ کو مانتے ہیں مگر عمل کی منزل پر کہتے ہیں کہ اقرار ولایت سے نماز باطل ہو جاتی ہے) قیامت کے دن وہ اپنی زبانیں چبا رہے ہوں گے اور ان کی زبانیں ان کے سینوں تک نکلی ہوں گی اور ان سے پیپ بہہ رہی ہوگی۔

3. اللہ کے سامنے اقرار ولایت سے انکار کا نتیجہ موت کے وقت، قبر میں، حشر میں اور صراط پر معلوم ہوگا کہ مجوسی ملاں نے مقصرین کے ساتھ کیا ہاتھ کیا ہے۔ مجوسی ملاں کو تو آگ سے محبت ہے اور اپنی زبان سے بھی محبت ہے جو آگ میں رہنے والے بولیں گے۔ دوسرے لوگ خوامخواہ بھیڑ چال میں خود کو ھلاک کر رہے ہیں۔

4. مجوسی مقصرین فوج شام کی طرح قرآن تو پڑھتے ہیں مگر آیاتِ ولایت سے بے خبر ہیں۔ مقصر چاہے قرآن پڑھے یا نماز وہ ذوالفقار سے ہر گز نہیں بچ سکتا۔

❖……❖……❖

يَوۡمَ يَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ

وَقَالَ صَوَابًا ۝٣٨ ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝٣٩ اِنَّآ

اَنۡذَرۡنٰكُمۡ عَذَابًا قَرِيۡبًا ۖ ۚ يَّوۡمَ يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ

يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ۝٤٠

جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔کوئی نہیں بولے گا سوائے اس کے جسے رحمان نے اجازت دی ہے اور وہ ٹھیک بات کہتا ہے۔وہ دن حق ہے پس جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنالے۔بیشک ہم نے تمہیں اس عذاب سے خبردار کردیا ہے جو قریب ہے جس دن آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر کہے گا کاش میں تراب (خاک) ہوتا۔(النباء۔38 ۔40)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جس کیلئے رحمان کی اجازت ہے اور وہ ٹھیک بات کہتا ہے'' اللہ کی قسم ہم ہیں جن کو اس دن اجازت دی گئی ہے اور ہم حق بات کہتے ہیں۔پوچھا گیا: میں آپؑ پر قربان، آپؑ کیا کہیں گے؟ فرمایا: ہم اپنے رب کی حمد کریں گے اور ہم اپنے نبیؐ پر صلوات پڑھیں گے اور ہم اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے اور ہمارا رب اسے رد نہیں کرے گا۔(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۰۰)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ اولین و آخرین کی مخلوقات کو ایک میدان میں جمع کرلے گا تو تمام مخلوقات سے ان کا قول ''لا الہ الا اللہ'' جدا کردے گا سوائے اس کے جس نے ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کا اقرار کیا ہوگا۔اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''جس دن روح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جس کیلئے رحمان کی اجازت ہو اور وہ حق بولے'' (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۰۰)

3. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر (منکر ولایت) کہے گا: کاش میں تراب ہوتا'' کے بارے میں فرمایا کہ کاش میں ترابی ہوتا یعنی علوی جو ابوترابؑ سے محبت کرتا ہے۔بیشک رسول اللہؐ نے امیرالمؤمنینؑ کو ابوترابؑ کنیت دی۔(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۰۱)

4. عبایہ نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ابوترابؑ کی کنیت کیوں دی؟ اس نے کہا: کیونکہ وہ زمین کے مالک ہیں اور اھل ارض پر آپؐ کے بعد اللہ کی حجت ہیں اور انؑ ہی کے صدقے زمین کی بقا ہے اور انہی کے صدقے سکون میں ہے اور بیشک میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرمایا: بیشک جب قیامت کا دن ہوگا اور کافر دیکھے گا کہ جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے علیؑ کے شیعہ کیلئے ثواب اور قدر و منزلت اور انعام و اکرام تیار کر رکھا ہے تو وہ کہے گا: اے کاش میں تراب ہوتا یعنی علیؑ کے شیعوں میں سے ہوتا اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے'' اور کافر کہے گا اے کاش میں تراب ہوتا'' (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۰۲)

فوائد:۔

1. سفارش و شفاعت کا حق صرف معصومینؑ کو ہے۔مجوسی ملاں کا ذمہ داریاں اپنے سر لینا سراسر فریب ہے۔ویسے بھی منکر ولایت علیؑ کے بارے میں اللہ کسی کی بھی سفارش قبول نہیں کرے گا چاہے تمام انبیاءؑ اور ملائکہؑ زور لگالیں۔

2. جو اللہ کے سامنے پورا مکمل کلمہ نہیں پڑھتے یعنی توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ ولایت علیؑ کی شہادت نہیں دیتے اللہ ان کے نامہ اعمال سے پڑھے ہوئے کلمے ختم کردے گا اعمال راکھ بن جائیں گے۔اقرار ولایت علیؑ کے علاوہ کوئی اور چارہ ہے ہی نہیں۔زمین کے مالک اور کائنات کی بقا کے راز مولا علیؑ ہیں۔کائنات ان کے بغیر تباہ و برباد ہوجائے تو کیا مقصر کی نماز اقرار ولایت کے بغیر تباہ و برباد نہ ہوگی۔قیامت کے دن اپنے ہاتھ منہ میں چبانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ابھی وقت ہے صرف زبان سے سنت رسولؐ کے مطابق ایک جملہ ہی تو تلاوت کرنا ہے یعنی اللہ حضور نماز میں تشہد میں توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ ولایت علیؑ و آئمہؑ کی شہادت تلاوت کرنی ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ النازعات

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ

پس سبقت کرنے والے سبقت کرتے ہیں پھر امور کی تدبیر کرتے ہیں۔ جس دن راجفہ (زلزلہ) ہلا دے گا۔ اس کے بعد اس کے پیچھے آنے والا (رادفہ) آئے گا۔ (النازعات 4۔7)

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ

وہ کہتے ہیں تب تو یہ واپسی (قیامت میں) بڑے خسارے والی ہے۔ (النازعات۔12)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''جس دن راجفہ ہلا دے گا اس کے پیچھے رادفہ آئے گا'' یعنی راجفہ حسینؑ بن علیؑ ہیں اور رادفہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں اور سب سے پہلے جو اپنے سر سے خاک جھاڑیں گے وہ حسینؑ بن علیؑ ہیں۔
(البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۰۵)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: حساب کے دن مبارک نفع بخش واپسی ان کے لیئے ہے جو میری ولایت رکھتے ہیں اور میرے امر کا اتباع کرتے ہیں اور علیؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ کی ولایت رکھتے ہیں اور ان کے امر کا اتباع کرتے ہیں۔ اس کی بدولت اللہ ان کو جنت میں داخل کرے گا میرے ساتھ اور میرے وصی علیؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ کے ساتھ۔ اور خسارے والی واپسی میری عداوت ہے اور میرا امر ترک کرنا ہے اور علیؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ کی عداوت ہے اس کی بدولت اللہ ان کو آگ میں نچلے طبقوں میں سے سب سے نچلے طبقے میں داخل کر دے گا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۰۶)

فوائد:۔

1. پہلی آیات رجعت کے بارے میں ہیں کہ معصومینؑ جب زمین سے ظہور فرمائیں گے تو زلزلے کے ساتھ زمین پھاڑ کر برآمد ہوں گے جس طرح مولا علیؑ قیامت کے دن آسمان پھاڑ کر فرشتوں کے ساتھ برآمد ہوں گے جہاں مولا علیؑ کو غمام کے نام سے پکارا گیا ہے۔ معصومینؑ حاضر و ناظر ہیں جہاں سے چاہیں ظہور فرمائیں جس طرح رجعت میں مولا علیؑ زمین ہلا کر دابۃ الارض کے نام سے برآمد ہوں گے مولا علیؑ تو کوئی بار آئیں گے ہر معصومؑ کی مدد کریں گے۔

2. قیامت کے دن حشر نشر تو اسی کے لیئے فائدہ مند ہے جو معصومینؑ کی ولایت پر دل سے ایمان رکھتا ہے اور انہی کے امر (اقوال و احکامات و فتاویٰ) کا اتباع کرتا ہے اور غیر معصوم مقصر ملاں کے فتووں کو رد کر کے ردی کی ٹوکری میں پھینکتا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ عبس

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی ۙ﴿۱﴾ اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی ؕ﴿۲﴾ وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰۤی ۙ﴿۳﴾ اَوۡ یَذَّکَّرُ فَتَنۡفَعَہُ الذِّکۡرٰی ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۵﴾ فَاَنۡتَ لَہٗ تَصَدّٰی ؕ﴿۶﴾ وَمَا عَلَیۡکَ اَلَّا یَزَّکّٰی ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡ جَآءَکَ یَسۡعٰی ۙ﴿۸﴾ وَہُوَ یَخۡشٰی ۙ﴿۹﴾ فَاَنۡتَ عَنۡہُ تَلَہّٰی ﴿۱۰﴾

(اس شخص نے) تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا کہ آپؐ کے پاس ایک نابینا آ گیا ہے اور (اے شخص) تمہیں کیا معلوم کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا ہے یا نصیحت لیتا ہے تو (نبیؐ کی) نصیحت اسے فائدہ دیتی ہے۔ لیکن جو بے پرواہ بنتا ہے تم اس کی طرف متوجہ ہو گے حالانکہ اگر وہ پاکیزہ نہ بھی ہو تو تم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ لیکن جو آپؐ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے تم (رسول اللہؐ کے پاس بیٹھا ہوا شخص) اس (نابینا) سے بے رخی برتتے ہو۔ (عبس۔ 1-10)

1. ابن ام مکتوم رسول اللہؐ کے مؤذن تھے اور وہ نابینا تھے۔ وہ رسول اللہؐ کے پاس آیا تو آپؐ کے پاس صحابہ بیٹھے تھے جن میں ایک امیر آدمی بھی تھا تو رسول اللہؐ نے ابن ام مکتوم کو اس پر مقدم کیا تو اس پر اس امیر شخص نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا تو اللہ نے نازل فرمایا کہ اس شخص نے ''تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا کہ آپؐ کے پاس نابینا آیا ہے اور تجھے کیا معلوم کہ وہ اپنا تزکیہ نفس کرتا ہے'' یعنی طاہر اور پاک ہوتا ہے ''یا نصیحت لیتا ہے'' کہ رسول اللہؐ اس کو نصیحت کرتے ہیں ''تو وہ نصیحت سے فائدہ حاصل کرتا ہے'' پھر اللہ اس شخص سے فرماتا ہے ''کیا جو بے نیازی کرتا ہے تم اس کی طرف توجہ دو گے'' یعنی جب تمہارے پاس غنی (بے نیاز) آئے تو اس کی طرف تم توجہ دو گے اور بلند مقام دو گے؟ ''اور تم پر ذمہ داری نہیں کہ وہ پاکیزہ ہو'' یعنی تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیے کہ وہ پاک ہو یا ناپاک رہے جبکہ وہ غنی ہے ''لیکن جو تمہارے پاس دوڑتا آتا ہے'' یعنی ابن ام مکتوم ''اور وہ ڈرتا ہے اور تم اس سے بے رخی کرتے ہو'' یعنی تم (امیر شخص) اس سے بے رخی برتتے ہو اور اس سے محبت سے پیش نہیں آتے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۱۲)

فوائد:۔

1. ایک امیر شخص جو مسلمان تھا اس کو بچانے کیلئے لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیات رسول اللہؐ کی تہدید کیلئے نازل ہوئیں کیونکہ آپؐ نے نابینا سے بے رخی کی (نعوذ باللہ) رسول اللہ جو عالمین کیلئے رحمت ہیں اور سب سے عظیم اخلاق کے مالک و معلم ہیں وہ نیک اور غریب لوگوں سے کیسے بے رخی سے پیش آ سکتے ہیں۔

اسی طرح آجکل بھی کچھ نام نہاد مسلمان شیعوں سے امامؑ کے نام پر رقمیں بٹور کر غنی بن گئے ہیں اور ولایت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ کمزور ایمان والے معصومینؑ کی بجائے ان مقصر غنیوں کی حمایت کرتے ہیں کہ جو وہ فتوے دیتے ہیں وہ صحیح ہیں مگر قرآن و حدیث ناکافی اور غیر معتبر ہو سکتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایسے خود ساختہ ولیوں اور غنیوں کی

کوئی پرواہ نہیں جو شک وظن اور بغض وحسد کی نجاستوں سے لت پت ہیں۔

❖......❖......❖

سورة التكوير

وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۪ۙ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ

اور جب زندہ درگور سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی۔(التکویر۔8۔9)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب مودت سے پوچھا جائے گا کہ کس خطا پر قتل کیا گیا۔اور یہ مودت فی القربیٰ ہے اور بیشک اسے قطع کیا گیا ہے پوچھا جائے گا کہ اسے کس قصور میں قطع کیا گیا۔(البرہان۔ج۸۔ص۲۲۰)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ کے پورے نظام ہدایت آدمؑ سے خاتمؐ تک کا ثمر اور مقصد مودت محمدؐ وآل محمدؐ ہے اور اس مودت کو دشمنان الہی نے تلوار، زہر اور زبان سے شہید کیا اور اب بھی مسلسل زبانوں سے شہید کر رہے ہیں اسی مودت اور ولایت علیؑ کے بارے میں قبر اور قیامت میں سوال ہوگا کہ کس جرم وخطا کی بنا پر اس کو قتل کیا گیا۔

❖......❖......❖

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ۙ الۡجَوَارِ الۡکُنَّسِ ۙ وَالَّیۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ۙ وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ۙ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ؕ وَمَا صَاحِبُکُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ۚ وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ۚ وَمَا هُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ۚ وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَیۡطٰنٍ رَّجِیۡمٍ ۙ فَاَیۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۙ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡکُمۡ اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمَ ؕ وَمَا تَشَآءُوۡنَ

اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۲۹

پس نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں پلٹنے والے کی، چلنے والے پھر چھپ جانے والے کی اور رات کی جب وہ رخصت ہو اور صبح کی جب اس نے سانس لی۔ بیشک یہ کریم رسول کا قول ہے جو صاحب قوت ہے مالک عرش کے ہاں بلند مرتبہ ہے۔ اسکی اطاعت کی جاتی ہے اور امین ہے اور تمہارا مالک (رسولؐ) مجنون نہیں ہے اور بیشک اس نے اسے کھلے افق پر دیکھا اور وہ غیب کے معاملے میں بخیل نہیں ہے اور وہ کسی شیطان مردود کا قول نہیں ہے پھر تم لوگ کدھر جارہے ہو۔ یہ تو محض عالمین کیلئے ذکر ہے تم میں سے جو چاہے صراط مستقیم پر چلے اور تم کچھ بھی نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے۔

(التکویر۔15۔29)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''پس نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں پلٹنے والے کی چلنے اور چھپ جانے والے کی'' کے بارے میں فرمایا کہ امامؑ سن دو سو ساٹھ میں پردہ غیبت میں چلے جائیں گے پھر وہ شہاب کی طرح ظاہر ہو کر تاریک رات کو روشن کر دیں گے اور اگر تم انؑ کا زمانہ پالو گے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

(البرہان۔ج۸۔ص۲۲۴)

2. مولا علیؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور رات کی جب وہ رخصت ہو'' کے بارے میں فرمایا اس کا معنی تاریک رات ہے اور یہ اللہ اس شخص کی مثال کے رہا ہے جو اپنی ذات کی ولایت کی طرف دعوت دے اور ولی الامرؑ کی ولایت سے منہ موڑے۔ ''اور صبح کی جب وہ سانس لے'' اس کا مطلب اوصیاءؑ ہے۔ بیشک انؑ کا علم صبح سے زیادہ منور اور واضح ہوتا ہے جب وہ طلوع ہوتی ہے۔ (البرہان۔ج۸۔ص۲۲۵)

3. ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے قول ''بیشک یہ رسول کریم کا قول ہے جو صاحب قوت ہے مالک عرش کے ہاں بلند مرتبہ ہے اسکی اطاعت کی جاتی ہے اور امین ہے'' کا مطلب رسول اللہؐ ہیں جو مالک عرش کے ہاں صاحب قوت و بلند مرتبہ ہیں اور رضوان جنت اور دوزخ کے مالک فرشتے آپؐ کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ کی مخلوق پر امین ہیں اس پر جو کچھ ان کو سونپا گیا اور آپؐ کے بھائی علی امیر المومنینؑ بھی امین ہیں جو کچھ محمد مصطفیٰؐ نے ان کو امت کے بارے میں سونپا۔ (البرہان۔ج۸۔ص۲۲۶)

4. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''اور تمہارا مالک مجنون نہیں ہے'' کے بارے میں فرمایا اس کا مطلب رسول اللہؐ ہیں جو امیر المومنینؑ کو لوگوں کے لئے علم ھدایت نصب کرنے پر مجنون نہیں ہیں۔ ''اور وہ غیب کے معاملے میں بخیل نہیں'' اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نبیؐ پر غیب کے معاملے میں بخل نہیں کرتا'' اور شیطان مردود کا قول نہیں'' یعنی کہانت جو قریش میں تھی تو وہ ان کے کلام کو شیاطین کے کلام سے منسوب کرتے تھے جو ان کے ساتھ ہوتے تھے اور ان کی زبان سے متکلم ہوتے تھے'' پھر تم کدھر جارہے ہو۔ یہ تو محض عالمین کے لئے ذکر ہے'' تم لوگ علیؑ سے کہاں بھاگے جارہے ہو یعنی اس کی ولایت سے تم کہاں فرار ہو رہے ہو'' یہ تو صرف عالمین کیلئے ذکر ہے'' جو اللہ نے میثاق اسؑ کی ولایت کا لیا'' تم میں سے جو چاہے صراط مستقیم پر چلے'' علیؑ اور اس کے بعد آئمہؑ کی اطاعت میں'' اور تم کچھ بھی نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے'' یعنی انؑ کی مشیت اللہ کی طرف ہے لوگوں کی طرف نہیں۔

(البرہان۔ج۸۔ص۲۲۶)

5. امام علی نقیؑ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے آئمہؑ کے دلوں کو اپنے ارادہ کا سرچشمہ بنایا ہے اور جب وہ کوئی چیز چاہتے ہیں تو اللہ بھی وہی چاہتا ہے

اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر جو اللہ چاہتا ہے''

(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۲۷)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ امام قائمؑ کے ظہور وغیبت کی قسم کھا کر پھر تاریک دور کا ذکر فرماتا ہے جس میں مقصرین ومخالفینِ ولایت معصومینؑ کی ولایت سے منہ موڑ کر اپنی ذاتی ولایت کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے پھر اس کے بعد حق کی صبح طلوع ہوگی تو ظہور قائمؑ سے دنیا پھر منور ہوجائے گی۔

2. تبلیغ ولایت علیؑ پر لوگوں نے رسول اللہ کو دیوانہ کہا (نعوذ باللہ) قرآن کا کلام الہی ہونے سے انکار کیا۔اسی طرح مقصر ملاں کھل کر تو قرآن کی مخالفت کرنہیں سکتا تو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ اس قرآن میں احکامات واضح اور مکمل نہیں ہیں لہذا ملاں کی ولایت مان لو تا کہ وہ فتوے دے اور لوگوں کے ماڈرن مسائل حل ہوں۔

3. جو صراط مستقیم پر چلنا چاہے تو ذکر علیؑ کرے۔معصومینؑ کی اطاعت کرے جو مشیت الہی ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ المطففین

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۙ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۖ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ؕ

تباہی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں پر۔جو لوگوں سے جب ناپ تول کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو انہیں کم دیتے ہیں۔

(المطففین۔1۔3)

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ؕ

ہرگز نہیں۔بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔ **(المطففین۔7)**

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ كَلَّا بَلۡ ۜ سکتة رَانَ عَلٰى

قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٤ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۝١٦ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝١٧ كَلَّا اِنَّ

كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝١٨

۱۸ **جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں کہتا ہے یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ زنگ لگا دیا ہے ان کے دلوں پر ان اعمال نے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بیشک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رکھے جائیں گے پھر وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ ہرگز نہیں، بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال علیین میں ہے۔**

(المطففین ۔13-18)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ''تباھی ہے ان کی کرنے والوں کیلئے'' یعنی اے محمدؐ جو تیرے خمس میں کمی کرتے ہیں ''جو لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں'' یعنی جب غنیمت میں اپنا حق لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں ''جب ان کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو انہیں کم دیتے ہیں'' یعنی جب ان سے آل محمدؐ کے خمس کا سوال کیا جاتا ہے تو اس میں کمی کرتے ہیں۔ ''ھلاکت ہے اس دن تکذیب کرنے والوں کیلئے'' اے محمدؐ تیرے وصیؑ کی تکذیب کرنے والوں کے لیئے'' جب اس کو ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ پہلوں کی کہانیاں ہیں'' یعنی قائمؑ کی تکذیب کرتا ہے۔ جب وہ آپؑ سے کہے گا: ہم تو آپؑ کو نہیں جانتے اور آپؑ سیدہ فاطمہؑ کی ذریت سے نہیں ہیں جیسے مشرک محمد مصطفیٰؐ کیلئے کہتے تھے۔ (البرہان۔ ج۸۔ص۲۳۳)
2. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''ہرگز نہیں۔ بیشک فاجروں کا اعمال نامہ سجین میں ہے'' کے بارے میں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں کے آئمہؑ کے حق کے خلاف بہت برے کام کیئے اور ان پر زیادتی کی۔'' پھر ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے'' یعنی امیر المؤمنینؑ۔ (البرہان۔ ج۸۔ص۲۳۵)
3. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی پس مجھے اور تجھے خلق فرمایا دو روحیں اپنے نور جلال سے اور ہم رب العالمین کے عرش کے سامنے اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد اور تہلیل کرتے تھے اور یہ آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پہلے کی بات ہے اور جب اللہ نے ارادہ کیا کہ آدمؑ کو خلق کرے تو مجھے اور تجھے ایک طینت سے خلق فرمایا طینت علیین سے اور اسے اس نور سے گوندھا اور ہمیں تمام انوار اور جنت کی انہار سے مس کیا۔ پھر آدمؑ کو خلق کیا اور وہ طینت ونور اس کی صلب کے سپرد کر دیا پھر جب وہ خلق ہو چکا تو اس کی صلب سے اس کی ذریت کو نکالا تو ان کو قوت گویائی دی اور اپنی ربوبیت کا اقرار لیا۔ اور سب سے پہلے جس نے اس کی ربوبیت کا اقرار کیا وہ میں اور تم ہو اور پھر انبیاءؑ اللہ عزوجل سے اپنی منزلت اور قربت کے لحاظ سے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں نے سچ کر دکھایا اور اقرار کیا اے محمدؐ اور اے علیؑ، اور تم دونوں نے میری اطاعت میں سبقت کی اور یہی تمہارے بارے میں میرے علم میں پہلے سے تھا پس تم دونوں میری خلق میں چنے ہوئے ہو اور تمہاری دونوں کی ذریت میں سے آئمہؑ اور تم دونوں کے شیعہ اور اس طرح میں نے تمہیں خلق کیا ہے۔

پھر رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ وہ طینت صلب آدمؑ میں تھی میرا اور تیرا نور اس کی آنکھوں کے درمیان تھا اور وہ انبیاءؑ اور معصومینؑ کی آنکھوں کے درمیان منتقل ہوتا رہا حتیٰ کہ وہ نور اور طینت صلب عبدالمطلبؑ تک پہنچے تو اس کے دو حصے کیئے گئے تو آدھے حصے سے اللہ نے مجھے خلق فرمایا اور مجھے نبیؐ اور رسولؐ قرار دیا اور دوسرے آدھے حصے سے تجھے خلق فرمایا اور تجھے خلیفہ اور وصی اور ولی قرار دیا۔ جب میں اپنے رب کی عظمت سے دو کمان یا اس سے کم فاصلے پر تھا تو مجھ سے فرمایا: یا محمدؐ میری خلق میں سب سے زیادہ تجھے کون پسند ہے؟ تو میں نے کہا: علیؑ بن ابی طالبؑ تو عزوجل نے فرمایا: پس اس کو خلیفہ اور وصی قرار دو اور یقیناً میں نے اسے ولی اور صفی قرار دیا ہے۔ اے محمدؐ میں نے تمہارا نام اور علیؑ کا نام اپنے عرش پر لکھا ہے قبل اس کے کہ میں نے مخلوق پیدا کی میری محبت تم دونوں کے لئے ہے اور اس کے لئے جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور تم دونوں کو ولی مانتا ہے اور تم دونوں کی اطاعت کرتا ہے۔ پس جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور تم دونوں کی اطاعت کرتا ہے اور تم دونوں کو ولی مانتا ہے وہ میرے نزدیک مقربین میں سے ہے۔ اور جو تم دونوں کی ولایت کی مخالفت کرے اور تم دونوں سے منہ موڑ لے وہ میرے نزدیک گمراہ کافروں میں سے ہے۔ یا علیؑ جو میرے اور تمہارے درمیان جھگڑے جبکہ میں اور تم ایک نور سے ہیں اور ایک طینت سے ہیں تو تم مجھ پر دنیا و آخرت میں لوگوں سے زیادہ حق رکھتے ہو اور تیری اولاد میری اولاد ہے اور تیرے شیعہ میرے شیعہ ہیں اور تیرے دوست میرے دوست ہیں اور تم کل میرے ساتھ جنت میں ہوگے۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۳۶)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیؐ اور علی مرتضیٰؑ کو کائنات خلق کرنے سے پہلے سے ایک ساتھ رکھا ہے انکے انوار کو معصوم انبیاءؑ اور حجتوںؑ کی پیشانیوں میں منتقل کرتا رہا جو سجدے کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے انوار کو ساجدین کی پیشانیوں میں منتقل ہوتا دیکھتا رہا۔ محمدؐ اور علیؑ ہر جگہ اکٹھے ہیں اور اللہ فرماتا ہے کہ جب بھی کوئی لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کہے تو فوراً علیؑ ولی اللہ کہے مگر مجوسی مقصر نے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے کہ علیؑ ولی اللہ تلاوت کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے۔ مقصر ملاں ذلیل نجس پانی کی پیداوار اپنے نجس ذھن سے اللہ تعالیٰ کے نور جلال کے خلاف فتوے دیتا ہے۔ ان کو اپنے جیسا بشر سمجھتا ہے ان سے بھول چوک جائز قرار دیتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

❖......❖......❖

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

جن لوگوں نے جرم کیئے تھے وہ (دنیا میں) ان لوگوں پر ہنستے تھے جو ایمان لائے تھے۔ جب ان کے پاس سے گذرتے تو ان کی طرف

آنکھوں سے اشارے کرتے تھے اور جب اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے اور جب دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بھٹکے ہوئے لوگ ہیں حالانکہ یہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس جو لوگ ایمان لائے تھے وہ آج کفار پر ہنس رہے ہیں مسندوں پر بیٹھے ہوئے (ان مجرموں کا حال) دیکھ رہے ہیں۔ کیا بدلہ دے دیا گیا کفار کو ان اعمال کا جو وہ کرتے رہے تھے۔ (المطففین۔ 29-36)

1. ابن عباس سے ان آیات کے متعلق روایت ہے کہ صحنِ کعبہ میں حارث بن قیس اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے مولا علیؑ گذرے تو وہ کہنے لگے: اس مرد کی طرف دیکھو جسے محمدؐ نے منتخب کرلیا ہے اور اپنی اھل بیتؑ میں سے چن لیا ہے۔ اور وہ مذاق اڑا رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ پس قیامت کا دن ہوگا تو ایک دروازہ جنت اور دوزخ کے درمیان کھول دیا جائے گا اور اس دن مولا علیؑ مسند پر تشریف فرما ہوں گے اور ان (مجرموں) سے فرمائیں گے: تم اِدھر آجاؤ۔ تو جب وہ آئیں گے تو ان کے درمیان دروازہ بند ہوجائے گا۔ پس اسی طرح ان کا مذاق کیا جائے گا ان پر ہنسا جائے گا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۴۱)

فوائد:۔

1. امام زین العابدینؑ اور امام حسن عسکریؑ سے بھی اسی طرح کی احادیث وارد ہیں کہ ولایت علیؑ کے منکرین سے دوزخ میں مذاق کا بدلہ لیا جائے گا۔ مجوسی مقصرین بھی مذاق اڑاتے ہیں دیکھو یہ شیعہ ہر کام میں علیؑ ولی اللہ، نحس رنگ کے کالے کپڑے پہن کر یا حسینؑ یا حسینؑ خون ضائع کرتے ہیں، نہ نماز نہ روزہ، کہتے ہیں مولا علیؑ بچالیں گے! ہاں حق ہے ہم گناہ گار مگر عزاداروں کی معصومینؑ انشاءاللہ ضرور شفاعت کریں گے۔ ❖......❖......❖

سورۃ الانشقاق

لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ۝

تم ضرور منزل بمنزل گذروگے۔ (الانشقاق۔ 19)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ''تم ضرور درجہ بدرجہ چلو گے'' کا مطلب ایک حالت سے دوسری حالت، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے پہلوں کی سنت پر ضرور چلو گے جیسے ایک جوتا بالکل دوسرے جیسا ہوتا ہے اور تیر کا ایک پر دوسرے پر جیسا ہوتا ہے اور تم ان کے طریقہ پر چلنے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کرو گے نہ گز بھر نہ ہاتھ بھر نہ بالشت بھر حتیٰ کہ اگر تم سے پہلے والے کسی گوہ کے بھٹ میں داخل ہوئے تو تم بھی ضرور اس کے بل میں داخل ہوگے۔ پوچھا گیا: آپؐ کا مطلب یہود و نصاریٰ ہے یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: تو اور کیا مراد ہے۔ تم ضرور اسلام کے بندھن ایک ایک کر کے توڑو گے پس تم اپنے دین میں سب سے پہلے جسے توڑو گے وہ امامت ہے اور آخری نماز ہے۔ (الصافی۔ ج ۳۔ ص ۵۲۹)

فوائد:۔

1. ہر آسمانی کتاب میں واضح طور پر محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر موجود ہے اس ذکر سے عوام کو دور اور گمراہ کرنے کیلئے یہود و نصاریٰ کے علماء نے عوام کیلئے کتابیں وضع کردیں جن میں ذکر معصومینؑ نہیں تھا۔ یہی کام مجوسی مقصر ملاؤں نے کیا ہے کہ قرآن و احادیث کی بجائے توضیح المسائل پڑھو جس میں کلمہ طیبہ تک موجود نہیں۔

2. قول رسولؐ کے مطابق مقصروں نے یہودونصاریٰ کی تمام سنتیں پوری کر لی ہیں بلکہ اَب ان سے آگے آگے ہیں۔ اسلام کے پہلے بندھن امامت وولایت کوتوڑ چکے ہیں خود مجوسی ملاں امام اور ولی بن گیا ہے، ولایت ملاں کی دعوت عام پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ اوراَب مقصر ملاں نماز کو بھی توڑ چکا ہے۔ شہادت ثالثہ کی تلاوت سے نماز باطل ہونے کے فتوے یزید کے لہجے میں گونج رہے ہیں۔ جن علماء سو نے امام حسینؑ کو قتل کرنے کے فتوے دیئے تھے ان کی اولاد مجوسی مقصرین آجکل بے حیائی کو فروغ دینے کیلئے فتوے پرفتوے دی رہی ہے۔ سب جانتے ہیں کھول کر بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ البروج

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۭ

قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور شاہد کی اور مشہود کی۔

(البروج۔1-3)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ذکر عبادت ہے اور میرا ذکر عبادت ہے اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے اور اس کی اولاد میں سے آئمہؑ کا ذکر عبادت ہے اور اس کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور سب مخلوقات سے افضل قرار دیا بیشک میرا اوصیؑ تمام اوصیاءؑ سے یقیناً افضل ہے اور وہ یقیناً اللہ کے بندوں پر اللہ کی حجت ہے اور اسکی مخلوق پر اس کا خلیفہ ہے اور جو اس کی اولاد میں آئمہ ھدیٰ اس کے بعد ہیں۔ انہی کے صدقے اللہ نے اھل ارض پر عذاب روکا ہوا ہے اور انہی کے صدقے اللہ کی اجازت سے آسمان زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے اور انہی کے صدقے پہاڑ لوگوں پر گرنے سے رکے ہوئے ہیں اور انہی کے صدقے سے مخلوق بارش سے سیراب ہوتی ہے اور انہی کے صدقے نباتات اگتے ہیں اور وہی اللہ کے اولیائے حق ہیں اور اس کے صادق خلفاء ہیں ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے اور وہ بارہ ماہ ہیں اور انؑ کی تعداد موسیٰؑ بن عمران کے نقیبوں کی تعداد کے برابر ہے "قسم ہے برجوں والے آسمان کی" پس آسمان میں ہوں اور بروج میرے بعد آئمہؑ ہیں ان میں اول علیؑ اور ان میں آخری مہدیؑ ہے۔

(البرہان۔ج۸۔ص۲۵۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: شاھد نبیؐ اور مشہود امیر المؤمنینؑ ہیں۔ (البرہان۔ج۸۔ص۲۵۰)

فوائد:۔

1. نبی اکرمؐ شاھد گواہی دینے والے اور مولا علیؑ مشہود جن کی ولایت کی گواہی رسول اللہؐ نماز میں دیتے رہے۔ اور ذکر علیؑ عبادت ہے۔ بدبخت مقصر ملاں ذکر علیؑ کو عبادات سے خارج قرار دیتا ہے۔ مجوسی ملاں کو اللہ تعالیٰ نے جو مہلت شیطان کے ہمراہ دی ہے اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ وہ نمک حرام اللہ کا رزق اور نعمتیں تو مولا علیؑ کے صدقے حاصل کر رہا ہے مگر خنزیر کی طرح تمام برے افعال انجام دیتا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃالطارق

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَا اَدۡرٰئکَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾

قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی اور تمہیں کیا معلوم رات کو نمودار ہونے والا کیا ہے چمکتا ہوا تارا۔ (الطارق ۔3-1)

1. امام جعفر صادقؑ کے قول کے مطابق یہ تارا (نجم) امیرالمؤمنینؑ اور اوصیاءؑ کا تارا ہے جو ساتویں آسمان پر طلوع ہوتا ہے اور اس کی روشنی چیرتی ہوئی آسمان دنیا کو روشن کرتی ہے اسی لیئے اللہ عزوجل نے وہاں اس کا نام نجم الثاقب رکھا ہے۔ (البرہان۔ج۸۔ص۲۵۸)

فوائد:۔

1. قسم اس چیز کی کھائی جاتی ہے جو اپنے سے افضل ہو یا محبوب ترین ہو یا جس کی عظمت واہمیت اجاگر کرنا مقصود ہو۔اللہ تعالیٰ سب کا خالق و مالک ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی محبوب ترین ہستیوں کی قسمیں کھاتا ہے یا انؑ سے منسوب چیزوں کی قسمیں کھاتا ہے تاکہ مقصرین پر معصومینؑ کی عظمت واضح ہو جائے اور حجت باقی نہ رہے۔اللہ تعالیٰ معصومینؑ کی قسمیں کھاتا ہے بدبخت مجوسی ملاں ان کے خلاف فتوے دیتا ہے ان کے حقوق غصب کرتا ہے ان کے القابات اپنے لیئے جائز قرار دیتا ہے۔

ولایتِ علیؑ کا ستارا سارے آسمانوں کو روشن کرتا ہے۔اندھے مقلدوں کا اپاہج کانا راجہ لوگوں کو نورِ ولایت سے نکال کر اپنی اندھیر نگری میں بسانا چاہتا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ الاعلی

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۙ﴿۱﴾

(اے حبیبؐ) اپنے رب اعلیٰ کے اسم کی تسبیح کرو۔ (الاعلی۔1)

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ۙ﴿۱۴﴾ وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ؕ﴿۱۵﴾

یقیناً فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ نفس کیا اور اپنے رب کے اسم کا ذکر کیا پھر نماز پڑھی۔

(الاعلیٰ۔14-15)

1. امیرالمؤمنینؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اپنے ربِ اعلیٰ کے اسم کی تسبیح کرو" کے بارے میں فرمایا کہ عرش کے ستون پر اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے یہ لکھا ہے: **لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدً اً عبدہ ورسولہ فاشھدوا بھما وان علیاً وصی محمدؐ۔**

(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۶۳)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زکواۃ ادا کرنا روزے کو مکمل کرتی ہے جس طرح نبی اکرمؐ پر صلواۃ بھیجنا نماز کو مکمل کرتی ہے اور جس نے روزہ تو رکھا مگر زکواۃ نہ دی تو اس کا روزہ قبول نہ ہوا اگر اس نے جان بوجھ کر اس کو ترک کیا اور جس نے نماز پڑھی اور نبی اکرمؐ پر صلواۃ نہ بھیجی اور اسے جان بوجھ کر ترک کیا تو اس کی نماز نہیں بیشک اللہ عزوجل اس کے سبب نماز قبول کرتا ہے وہ فرماتا ہے "یقیناً فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ نفس کیا اور اپنے رب کے اسم کا ذکر کیا پھر نماز پڑھی"۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۶۳)

3. امام علی رضاؑ نے عبیداللہ دھقان سے پوچھا کہ اللہ کے قول "اور اپنے رب کے اسم کا ذکر کرو تو نماز پڑھو" کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ جب اپنے رب کے اسم کا ذکر کرو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ فرمایا: پھر تو اللہ عزوجل نے اس سے (بندوں کو) بہت زیادہ تکلیف دی ہے! اس نے عرض کی میں آپؑ پر قربان پھر کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ جب بھی اپنے رب کے اسم کا ذکر کرو تو محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجو۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۶۳)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ نے بیان فرما دیا کہ اللہ کا ذکر اور تسبیح توحید و رسالت وولایت کا اقرار ہے جو عرش پر لکھا ہے کائنات کی تخلیق سے پہلے۔ اور تمام مسلمان متفق ہیں کہ نماز محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

تو واضح ہے کہ مقصر ملاؤں کا فتوی شیطان کا القا کیا ہوا ہے کہ اقرار ولایت علیؑ سے نماز باطل ہوتی ہے۔ مکمل کلمہ طیبہ (شہادات) جو عرش پر، جنت پر، کرسی پر لکھا ہوا ہے اس سے نماز کیسے باطل ہوگی پھر تو مجوسی ملاں کی فکر وظن کے مطابق عرش کرسی اور جنت بھی باطل ہو گئے (نعوذ باللہ) مگر در حقیقت جنت مقصر ملاں جو ولایت وعزاداری کے خلاف فتوے دیتا ہے پر حرام ہے اسی لیئے وہ دانستہ طور پر ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتا اور اپنی دوزخی فوج یزید میں اضافہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

❖......❖......❖

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝

مگر تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہ پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ ابراھیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔ (الاعلیٰ۔16-19)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "مگر تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو" کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب ولایت علیؑ کے مخالفوں کی ولایت ہے "اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے" یعنی ولایت امیرالمؤمنینؑ "بیشک یہ پہلے صحیفوں میں بھی ہے ابراھیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں"۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۶۴)

2. امام رضاؑ نے فرمایا کہ ولایت علیؑ تمام انبیاءؑ کے صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے اور اللہ نے ہرگز کوئی رسولؑ مبعوث نہیں فرمایا مگر محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی

وصایت کی بنیاد پر۔ (البرہان۔ج۸۔ص۲۶۴)

فوائد:۔

1. احادیث میں ایک سوچار آسمانی کتب کا تذکرہ ملتا ہے جن میں اللہ نے ولایت علیؑ لکھ کر اس پر ایمان اور اس کا اقرار تمام امتوں پر فرض قرار دیا اور اللہ نے رسالت ونبوت کی شرط بھی یہی رکھی یعنی اقرارِ ولایتِ معصومینؑ۔افسوس صد افسوس کہ مجوسی مقصرین کو اس کے باوجود اقرار ولایت علیؑ کا ثبوت نہیں ملتا۔اسی لیئے عقل وبصیرت کے یہ اندھے بکواس کرتے ہیں کہ ''علیؑ ولی اللہ'' کلمے اذان اقامت اور تشھد کا جزو نہیں ہے۔ پھر یہ بھی بکواس کرتے ہیں کہ اگر ولایت علیؑ اتنی اہم ہوتی تو مولاعلیؑ کا نام قرآن میں دکھاؤ۔ہم ایسے اندھوں کو قرآن کیسے سمجھائیں جن کا ایمان ہی قرآن پر نہیں جن کو مشکل سے پانچ سو آیات کی سمجھ آئی ہے۔ ورنہ مولاعلیؑ کا ذکر قرآن میں ڈیڑھ ہزار مرتبہ سے زیادہ دفعہ آیا ہے۔ سورۃ مریم آیت نمبر 50, سورۃ حجر آیت نمبر 41, سورۃ زخرف آیت نمبر 4 میں مولاعلیؑ کے اسم شریف کا ذکر ہے سورۃ جن آیت نمبر 27 میں مرتضیؑ کا ذکر ہے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 40 میں علیؑ والے کلمے کا ذکر ہے۔مگر پھر بھی مقصرین ہمیشہ رہنے والی ولایت علیؑ کو چھوڑ کر ولایتِ ملاں کے سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔اور عقل سے بے بہرے یہ کہتے ہیں کہ ملاں کی ولایت بھی اللہ کی طرف سے ہے جس طرح سامری نے بچھڑے کے بارے میں کہا تھا۔ایک دل میں دو محبتیں کیسے ہوسکتی ہیں کہ مولاعلیؑ کی بھی اور ان سے حسد کرنے والوں سے بھی جو ان کے القابات چراتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃالغاشیۃ

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ۝ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ ۝ لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ۝ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ۝

کیا تمہارے پاس چھا جانے والی کی خبر آئی ہے۔ کچھ چہرے اس دن خوفزدہ ہوں گے ناصبیوں والے عمل کرنے والے۔ دھکتی آگ میں وہ داخل ہوں گے انہیں کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا۔نہیں ہوگا ان کیلئے کوئی کھانا سوائے ضریع (تلخ خاردار جھاڑی) کے جو نہ موٹا کرے گی نہ بھوک میں کام آئے گی۔ کچھ چہرے اس دن بارونق ہوں گے اپنی سعی پر خوش ہوں گے عالی مقام جنت میں ہوں گے۔

اس میں وہ کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے۔(الغاشیہ۔1-11)

1. امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ہر ایک ناصبی چاہے وہ عبادت اور اجتہاد بھی کرے وہ اس آیت سے منسوب ہے ''ناصبیوں والے عمل کرنے والے دھکتی آگ میں داخل ہوں گے'' اور ہر ناصبی مجتہد کے عمل راکھ ہیں۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۶۸)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہمیں کوئی پرواہ نہیں کہ ناصبی نماز پڑھے یا زنا کرے اور یہ آیات ان کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ''ناصبیوں والے اعمال کرنے والے وہ دھکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے''۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۶۸)

3. ''کیا تمہارے پاس چھا جانے والی کی خبر آئی ہے'' یعنی یا محمدؐ یقیناً تمہارے پاس قیامت کی خبر آ چکی ہے اور غاشیہ کا مطلب کہ لوگوں پر چھا جانے والی'' کچھ چہرے اس دن خوفزدہ ہوں گے ناصبی کام کرنے والے'' یہ ناصبیوں کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے دین کی مخالفت بھی کرتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں اور امیر المؤمنینؑ کے خلاف (انکے غیر کی ولایت) نصب بھی کرتے ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے'' ناصبی اعمال کرنے والے'' عمل بھی کرتے ہیں اور (غیر کی ولایت) نصب بھی کرتے ہیں ان کے اعمال و افعال میں سے کوئی چیز قبول نہیں کی جائے گی'' جھلس دے گی'' ان کے چہرے'' دھکتی ہوئی آگ۔ انہیں کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا'' شدید حرارت سے کھولتا ہوا پانی ان کیلئے'' ان کیلئے کوئی طعام نہ ہوگا سوائے ضریع کے'' دوزخیوں کا پسینہ اور جوزانیوں کی شرمگاہ سے (پیپ) خارج ہوتی ہے'' جو نہ موٹا کرے گی اور نہ بھوک مٹائے گی'' پھر اللہ امیر المؤمنینؑ کا اتباع کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے'' کچھ چہرے اس دن خوشحال ہوں گے اپنی کوشش پر خوش ہوں گے یعنی اللہ ان کی کوشش پر راضی ہوگا'' وہ جنت عالیہ میں ہوں گے جہاں وہ کوئی لغو بات نہ سنیں گے'' یعنی بے ہودہ بات اور جھوٹ۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۷۰)

فوائد:۔

1. بڑی واضح تشریح بیان فرمادی گئی ہے کہ ناصبی مجتہد جو اپنی ولایت مولا علیؑ کی ولایت کے سامنے نصب کرتا ہے یعنی کسی مسئلے کا فتویٰ قرآن و حدیث کے خلاف ظن اجتہادی سے دیتا ہے اس کے اعمال راکھ اور خاک بن کر اڑ جائیں گے اور وہ اعمال گناہانِ کبیرہ کے مترادف ہیں چاہے نمازیں روزے ہی کیوں نہ ہوں۔ معصومینؑ کی عصمت پر شک کرنے والوں کو نجس ترین گندی چیزیں پلائی جائیں گی۔

❖......❖......❖

اِنَّ اِلَيۡنَاۤ اِيَابَهُمۡ ۝۲۵ ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا حِسَابَهُمۡ ۝۲۶ النصف

ان لوگوں کو ہماری طرف ہی پلٹنا ہے۔ پھر ان کا حساب لینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

(الغاشیہ۔25-26)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا ہمارے شیعوں کا حساب ہمارے سپرد کر دیا جائے گا۔ تو جو گناہ اس کے اور اللہ عزوجل کے درمیان ہوں گے اس کے متعلق ہمارا فیصلہ اللہ قبول فرمالے گا اور جو گناہ اس کے اور لوگوں کے درمیان ہوں گے اس کا ہم انہیں معاوضہ دیں گے تو وہ قبول کر لیں گے اور جو گناہ اس کے اور ہمارے درمیان ہوں گے تو ہم اس کو بخشنے اور معاف کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۷۲)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول'' انہیں ہماری طرف پلٹنا ہے پھر ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ جب اللہ تمام

لوگوں کوایک میدان میں محشور کرے گا تو ہمارے شیعوں کا سختی سے حساب لینا ملتوی کر دے گا تو ہم کہیں گے: اے ہمارے معبود یہ ہمارے شیعہ ہیں۔ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: یقیناً ان کا معاملہ میں نے تمہارے سپرد کر دیا اور انکے لیئے تمہاری شفاعت ہے اور میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے انکو جنت میں بغیر حساب کے داخل کر دو۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۷۳)

3. امام علی نقیؑ نے آئمہ کی زیارت جامعہ تعلیم کرتے ہوئے فرمایا: پس آپؑ سے منہ موڑنے والا دین سے خارج ہے اور آپؑ سے جدا ہونے والا پیچھے رہ جانے والا ہے اور آپؑ کے حق کا مقصر نیست و نابود ہو جانے والا ہے اور حق آپؑ کے ساتھ ہے اور حق آپؑ میں ہے اور آپؑ سے ہے اور آپؑ کی طرف ہے اور آپؑ حق کے اھل اور معدن ہیں اور نبوت کی میراث آپؑ کے پاس ہے اور مخلوق کا پلٹنا آپؑ کی طرف ہے اور ان کا حساب آپؑ کے ذمہ ہے اور فیصلہ کن بیان آپؑ کے پاس ہے۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۷۳)

فوائد:۔

1. معصومینؑ ذمہ داری لے رہے ہیں کہ ہم اپنے گناہ گار شیعوں کی شفاعت و نجات کے ضامن ہیں۔ مقصرین کو شرم آنی چاہیے کے معصومینؑ کے حقوق میں شک کرتے ہیں انؑ کی مودت میں کوتاہی کرتے ہیں انؑ کے اختیارات مجوسی ملاں کے لیئے جائز گمان کرتے ہیں کہ مجوسی ملاں اپنے مقلدوں کو بچالے گا۔ مقصروں کو تو اللہ ھلاک کرے گا۔ معصومینؑ حق کا سرچشمہ ہیں نبوت و رسالت کی کان ہیں ولایت الٰہی کا خزانہ ہیں۔ تمام مخلوقات کا رجوع معصومینؑ کی طرف ہے اور مقصرین کا مرجع مجوسی ملاں ہے جس نے دوزخ میں سیٹیں بک کروانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃالفجر

وَالۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ ۚ﴿۴﴾ هَلۡ فِىۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىۡ حِجۡرٍ ؕ﴿۵﴾

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب کہ وہ جارہی ہو کیا اس میں صاحب عقل کیلئے کوئی قسم ہے۔ (الفجر۔1-5)

1. اقوال معصومینؑ کے مطابق فجر سے مراد امام قائمؑ ہیں اور دس راتوں سے مراد امام حسنؑ سے لے کر امام حسن عسکریؑ تک دس آئمہؑ ہیں اور شفع سے مراد رسول اللہؐ اور مولا علیؑ اور وتر سے مراد اللہ واحد القہار ہے۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۷۶)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ چہاردہ معصومینؑ کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ صاحبان عقل کیلئے یہ بڑی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے فرعونوں کو ضرور عذاب دے گا جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

اے نفس مطمعن۔واپس لوٹ اپنے رب کی طرف۔تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے پس شامل ہو جا میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔ (الفجر۔27-30)

1. امام جعفر صادق نے فرمایا: سورۃ فجر کو اپنے فرائض اور نوافل میں تلاوت کرو کیونکہ یہ حسینؑ بن علیؑ کی سورت ہے اور اس سے رغبت رکھو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ابو اسامہ نے پوچھا: اس سورت کا خاص امام حسینؑ کیلئے ہونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا ''اے نفس مطمئن اپنے رب کی طرف رجوع کر تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا'' اس کا مطلب صرف حسینؑ بن علیؑ ہے پس وہی نفس مطمئن ہیں جو اللہ سے راضی ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے۔اور آل محمدؐ کے اصحاب قیامت کے دن اللہ سے راضی ہوں گے اور وہ ان سے راضی ہوگا۔اور یہ سورت حسینؑ بن علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور انکے شیعوں اور آل محمدؐ کے شیعوں کے بارے میں خاص طور پر۔جو سورۃ فجر کی تلاوت عادت بنالے وہ حسینؑ کے ساتھ جنت میں ہوگا بیشک اللہ عزیز وحکیم ہے۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۲۸۴)

فوائد:۔

1. عصر عاشور کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمان حبیب حسینؑ کو اپنے پاس معراج پر بلانے کیلئے انہی آیات کے ذریعے پیغام بھیجا تھا۔مگر سجدے میں مولا حسینؑ نے کوئی ایسی راز و نیاز کی باتیں اپنے محبوب اللہ سے کیں کہ اللہ قادر مطلق نے کربلا کو قاب قوسین او ادنیٰ بنا دیا۔

2. معصومینؑ نے نماز میں ان سورتوں کی تلاوت کا حکم دیا ہے جو معصومینؑ کے متعلق ہیں مثلاً سورۃ فاتحہ میں ذکر علیؑ ہے مولا علیؑ صراط مستقیم ہیں۔سورۃ اخلاص مولا علیؑ کے مثل ہے۔سورۃ القدر میں تمام معصومینؑ کا ذکر ہے فرشتے لیلۃ القدر میں معصومینؑ کا طواف کرتے ہیں۔سورۃ الفجر مولا حسینؑ کی سورۃ ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ہر ایک انسان نماز میں ذکر معصومینؑ کرے چاہے طوعاً یا کرھاً۔مومنین دل کی گہرائیوں سے رضائے الٰہی کی خاطر تشہد میں ولایت معصومینؑ کی شہادت خوشی سے دیتے ہیں اور مقصرین ومنافقین کرھاً لالچ دنیا میں عبادت کرتے ہیں آخرت پر یقین کے بغیر کیونکہ مقصرین کا مذہب ظن وقیاس، شک واشکال، احتیاط واجتہاد پر مبنی ہے جس میں یقین کا کہیں گذر نہیں۔اور دین حق میں صرف یقین ہے شک کا کہیں گذر بھی نہیں۔

❖......❖......❖

سورۃالبلد

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ.

نہیں میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تم اس شہر میں مقیم ہو اور قسم ہے باپ کی اور اسکی اولاد کی۔

(البلد۔1-3)

اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَيۡنَيۡنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيۡنِ ۙ وَهَدَيۡنٰهُ النَّجۡدَيۡنِ ۚ فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ۖ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُ ؕ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ

کیا ہم نے اس کے لیئے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے اور ہم نے اسے دو راستے (حق اور باطل) دکھا دیئے ہیں مگر وہ گھاٹی پر سے نہ گذرا اور تمہیں کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی گردن کو چھڑانا۔ (البلد۔8-13)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور تم اس شہر میں مقیم ہو'' کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد رسول اللہؐ ہیں اور ''قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی'' علیؑ اور انکی اولاد (آئمہ طاہرینؑ) (البرہان۔ج۸۔ص۲۸۸)

2. امام علیؑ نے فرمایا: بیشک میں اور میری اولاد میں اوصیاء آئمہ مہتدون ہیں ہم سب محدث ہیں۔ پوچھا گیا کہ یا امیرالمؤمنینؑ وہ کون ہیں؟ فرمایا: حسنؑ اور حسینؑ پھر میرا بیٹا علیؑ بن حسینؑ پھر اس کے بعد آٹھ ایک کے بعد ایک اور یہ وہی ہیں جن کی اللہ قسم کھاتا ہے ''اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی'' باپ رسول اللہؐ ہیں اور انکی اولاد یہ اوصیاءؑ ہیں۔ (البرہان۔ج۸۔ص۲۸۹)

3. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''کیا ہم نے اس کیلیئے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے'' کے بارے میں فرمایا کہ دو آنکھیں رسول اللہ ہیں اور زبان امیرالمؤمنینؑ ہے اور دو ہونٹ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

(البرہان۔ج۸۔ص۲۹۱)

4. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''مگر وہ گھاٹی پر سے نہ گذرا'' کے بارے میں فرمایا کہ جس کو اللہ نے ہماری ولایت کی وجہ سے عزت بخشی تو یقیناً اسے گھاٹی سے گذرنے کا جواز مل گیا اور ہم وہ گھاٹی ہیں جس سے جو گذرا نجات پا گیا۔ ''کسی گردن کو چھڑانا'' یعنی تمام تر لوگ آگ کے غلام ہیں سوائے اس کے جو ہماری اطاعت و ولایت میں داخل ہو گیا تو یقیناً اللہ نے اس کی گردن آگ سے چھڑا لی۔ اور گھاٹی ہماری ولایت ہے۔

(البرہان۔ج۸۔ص۲۹۲)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں محمدؐ و علیؑ کی قسم کھاتا ہے اور انکے گیارہ بیٹوں آئمہ طاہرینؑ کی قسم کھاتا ہے کہ شاید انسان میری اس عظیم نعمت کا شکر ادا کر کے نجات پا جائے۔ اللہ تعالیٰ

چاہتا ہے کہ ہم دو آنکھوں سے رسول اللہؐ کا قرآن اور احادیث پڑھیں جس میں ذکر معصومینؑ ہے ان کے فضائل ہیں پھر زبان سے اقرار ولایت علیؑ کریں اور ہونٹوں (منہ) سے آئمہؑ کے فضائل ومصائب بیان کریں۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں راستے بتا دیئے ہیں ایک ولایت علیؑ کا صراطِ مستقیم جو بلندیوں کی طرف جاتا ہے جسے عقبہ (گھاٹی) کہا گیا ہے اور دوسرا پستی کی طرف طبقات جہنم کی طرف جاتا ہے جو معصومینؑ کے مخالفوں کا راستہ ہے جو لوگوں کی گردنوں میں قلادے ڈال کر ساتھ لے جارہے ہیں۔ جو ولایت علیؑ کا راستہ اللہ کے فضل وکرم سے اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن سے ناری قلادہ اتار دیتا ہے یعنی مجوسی ملاں کے مقلدین صرف ولایت علیؑ کے اقرار کے ذریعے اپنی گردنیں آگ کے پھندے سے بچا سکتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورة الشمس

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰىهَا ۞ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۞ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۞ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىهَا ۞

قسم ہے شمس کی اور اس کی روشنی کی۔ قسم ہے قمر کی جبکہ وہ اس کے پیچھے آتا ہے اور قسم ہے دن کی جب وہ سورج کو نمایاں کر دیتا ہے اور قسم ہے رات کی جب وہ سورج کو ڈھانک لیتی ہے۔ (الشمس۔1-4)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "قسم ہے شمس کی اور اس کی روشنی کی" کے بارے میں فرمایا کہ شمس رسول اللہؐ ہیں ان کے ذریعے اللہ عزوجل نے لوگوں کیلئے انکا دین واضح کر دیا "قسم ہے قمر کی جبکہ وہ اس کے پیچھے آتا ہے" وہ امیر المؤمنینؑ ہیں جو رسول اللہؐ کے پیچھے آتے ہیں اور آپؐ نے انہیں اپنا علم منتقل کیا "اور رات کی جب وہ سورج کو ڈھانک لیتی ہے" وہ آئمہ جور ہیں جنہوں نے ظلم سے آل محمدؐ سے امر خلافت غصب کرلیا اور اللہ ان کا فعل بیان کرتا ہے "اور رات کی جب وہ اس کو ڈھانک لیتی ہے" اور "قسم ہے دن کی جب وہ سورج کو نمایاں کر دیتا ہے" وہ سیدۃ فاطمہ زہراءؑ کی اولاد سے امامؑ ہیں جن سے رسول اللہؐ کے دین کے بارے میں سوال کیا جائے تو پوچھنے والے کیلئے واضح صاف بیان کر دیتے ہیں تو اللہ عزوجل نے اسے بیان کیا ہے "قسم ہے دن کی جب وہ سورج کو جلا بخشتا ہے"۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۲۹۷)

فوائد:۔

1. دین الٰہی کی وضاحت معصومینؑ کے ذمہ ہے علماء حق کا کام صرف اور صرف احکامات کو قرآن وحدیث کا حوالہ دے کر عوام تک پہچانا ہے۔ علمائے حق کی عزت وتوقیر مومنین کا فرض ہے۔ لیکن ولایت معصومینؑ کے مقابلے میں کسی کی ولایت نصب کرنا اور دین الٰہی میں ظن سے فتوے صادر کرنا ناحق اور باطل ہے۔ قیامت تک پیش آسکنے والے مسائل کا حل معصومینؑ بتا چکے ہیں اور علمائے حق اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور پھر ہمارے زمانے کے امامؑ حاضر وناظر ہیں جس کو بھی راہنمائی اور ھدایت کی ضرورت ہو وہ یقیناً

عطافرماتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃالیل

فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ﴿ۚ۱۴﴾ لَایَصۡلٰٮہَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَی ﴿ۙ۱۵﴾ الَّذِیۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿ؕ۱۶﴾

پس میں نے تمہیں خبردار کردیا ہے اس آگ سے جو بھڑک رہی ہے۔اس میں داخل نہیں ہوگا مگر وہ شقی جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ (الیل۔14-16)

1. امام جعفر صادقؑ نے ان آیات کے متعلق فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں آگ بھری ہے اس میں شقی کے سوا کوئی نہیں جائے گا یعنی وہ جس نے علیؑ کے بارے میں رسول اللہؐ کی تکذیب کی اور انؑ کی ولایت سے منہ موڑ لیا۔اور دوزخ کی آگیں ایک سے ایک بڑھ کر ہے اور اس آگ کی وادی سے زیادہ آگ نہیں جو ناصبیوں کے لیئے ہے۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۳۰۴)

فوائد:۔

1. شقی القلب بدبخت ہیں وہ لوگ جو ولایت علیؑ کے مقابلے میں ایسے لوگوں کی ولایت نصب کرتے ہیں جو واضح احادیث رسولؐ کی تکذیب کرتے ہیں جو ولایت علیؑ کے بارے میں ہیں۔مثلاً رسول اللہؐ نماز میں ذکر ولایت علیؑ فرماتے اور علیؑ کا واسطہ دے کر مومنین کی مغفرت کی دعا کرتے اور مومنین کیلئے علیؑ کی محبت دلوں میں ڈالنے کی دعا فرماتے تھے ۔اور ناصبی مجوسی ملاں لوگوں کو نماز میں ذکر علیؑ سے روکتا ہے۔دوزخ کی وادیاں اور کنوئیں انکے انتظار میں ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃالم نشرح

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَکَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہیں کیا اور ہم نے تم پر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا جس سے تمہاری کمر ٹوٹی جاتی تھی اور تمہارے لیئے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔ پس بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے پس جب تم فارغ ہو چکو تو قائم مقام مقرر کر دو اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جاؤ۔ (الم نشرح ۔ 1-8)

1. امام علی رضاؑ نے فرمایا ''کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہیں کیا'' یعنی اے محمدؐ کیا ہم نے علیؑ کو تمہارا وصی نہیں بنایا؟ ''اور ہم نے تم پر سے باری بوجھ اتار دیا'' یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ کے ذریعے کفار اور اھل تاویل سے جنگوں کا بوجھ ''اور ہم نے بلند کر دیا تمہارے لیئے'' اس کے ذریعے ''تمہارا ذکر'' یعنی اے محمدؐ ہم نے تمہارے ذکر کے ساتھ اس کا رتبہ بھی بلند کیا ہے۔ (البرہان ۔ ج ۸ ۔ ص ۳۱۶)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''پس جب تم فارغ ہو چکو تو قائم مقام نصب کر دو'' کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہؐ حج فرما رہے تھے کہ نازل ہوا ''پس جب تم فارغ ہو جاؤ'' اپنے حج سے ''تو نصب کر دو'' لوگوں کے لیئے علیؑ کو۔ (البرہان ۔ ج ۸ ۔ ص ۳۱۵)

فوائد:۔

1. مولا علیؑ اللہ کی طرف سے وہ سلطان نصیر ہے جس پر رسول اللہؐ کا فخر سے سینہ مبارک چوڑا ہو گیا۔ یعنی جس کے دل میں علیؑ ہو اسے کوئی فکر اور مشکل نہیں۔ ولایت علیؑ کی بدولت مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ مولا علیؑ کی مدد سے کائنات کے رسول رحمتؐ کا سینہ اقدس چوڑا ہے اور مقصرین کا یا علی مدد سن کر سینے میں دم گھٹتا ہے۔

2. اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے ساتھ اپنے رسولؐ اور اپنے ولیؑ کا ذکر بلند فرمایا ہے مجوسی فتووں سے یہ نور نہیں بجھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کثرت اعمال نہیں احسن عمل کی ضرورت ہے اگر اکثریت نماز میں ذکر ولایت علیؑ نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ کو انکی کوئی پرواہ نہیں۔ ولایت علیؑ مومنین کے دلوں میں نصب ہے۔ اس نور ولایت کو کوئی دلوں سے نہیں بجھا سکتا۔

❖......❖......❖

سورۃ التین

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ لَـقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ۖ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۙ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ؕ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ۙ

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس پرامن شہر کی۔ بیشک ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا پھر اسے سب نیچوں سے نیچے پلٹا دیا سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے ان کے لیئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے پس اس کے بعد دین کے بارے میں تمہیں کون جھٹلا سکتا ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے۔ (التین۔1-8)

1. امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ التین (انجیر) اور زیتون حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور طور سینا امیر المؤمنینؑ ہیں اور بلد الامین رسول اللہؐ ہیں یعنی لوگ آگ سے امان پاتے ہیں جب آپؐ کی اطاعت کرتے ہیں ''یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا'' یعنی جب اللہ نے اپنی ربوبیت اور محمدؐ کی نبوت اور ان کے اوصیاءؑ کی ولایت کا میثاق لیا تو انہوں نے اقرار کیا۔ ہاں خبردار دیکھو کہ اللہ فرماتا ہے ''پھر اسے سب نیچوں سے نیچے پھینک دیا'' یعنی سب سے نچلے طبقے میں جب عہد کو توڑا اور آل محمدؐ پر زیادتی کی ''سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے'' اللہ کی قسم یہ امیر المؤمنینؑ اور ان کے شیعہ ہیں ''ان کیلئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے'' اور ''پس اس کے بعد دین کے بارے میں تمہیں کون جھٹلا سکتا ہے'' اور دین امیر المؤمنینؑ ہیں ''کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے''۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۳۲۰)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ معصومینؑ کی قسمیں کھا کر فرماتا ہے کہ جو معصومینؑ کی اطاعت کرے گا وہ امان پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً انسانوں کو دین فطرت، اسلام، فطرت الٰہی، بہترین ساخت یعنی ولایت علیؑ پر پیدا کیا ہے۔ اب انسان کو اختیار ہے کہ ولایت علیؑ کا جواز نجات ترک کر کے مجوسی ملاں کی ولایت کا پھندا گلے میں ڈال کر دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں چھلانگ لگا دے۔

2. ولایت مولا علیؑ کی مخالفت کرنے والے جہنم میں سے سر اٹھا کر پکاریں گے کہ ہم ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ پر ایمان لائے۔ اسوقت مولا علیؑ حجاب عظمت سے مسکراتے ہوئے باہر آئیں گے اور فرمائیں گے رب کعبہ کی قسم میرے رب نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے''

3. اگر مقصر سیدھی راہ پر آنا چاہیں تو کام اتنا مشکل نہیں ہے بلکہ آسان ہے کیونکہ اللہ نے دینِ ولایت کو آسان بنایا ہے۔ کرنا صرف اتنا ہے کہ مجوسی ملاں کی ولایت کا پھندا گردن سے اتار کر حر بن جاؤ۔ اللہ کے حضور نماز میں اقرارِ ولایتِ علیؑ کرو، عزاداری امام مظلوم قائم کرو، ظہور قائمؑ کیلئے اپنے آپ کو اعمال صالح کے ذریعے تیار کرو اور کوئی بھی ولایت، عزاداری یا عصمتِ معصومینؑ کے خلاف بات کرے یا فتویٰ دے تو اس کی مذمت کرو۔ دشمنان اھل بیتؑ پر لعنت کرو۔

سورۃ العلق

اِقْـرَاْ بِـاسْـمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَـلَـقَ الْاِنْسَـانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ

الْاَکْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾

پڑھو(اے حبیبؐ) اپنے رب کے اسم کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔جس نے انسان کوخون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھواور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی۔انسان کووہ کچھ سکھایا جس کا اسے علم نہ تھا۔(العلق۔1۔5)

1. ابن عباس کی روایت میں بیان ہے کہ جب جبرائیلؑ پہلی وحی لے کرخوبصورت شکل اور بہترین خوشبو کے ساتھ حاضر ہوئے تو عرض کی: یا محمدؐ آپؐ کا رب آپؐ کوسلام کہتا ہےاور آپؐ کیلئے برکتیں اور اکرام مخصوص کرتا ہےاور آپؐ سے فرماتا ہے: آپؐ ثقلین کی طرف میرے رسولؐ ہیں پس ان کو میری عبادت کی طرف دعوت دواور تحقیق وہ کہیں: لااله الا الله محمدؐ رسول الله علیؑ ولی الله۔ پھروحی سنائی۔(البرہان۔ج۸۔ص۳۲۳)

فوائد:۔

1. پہلی وحی قرآن شروع کرنے سے پہلے اللہ نے لوگوں کوکلمہ یاددلایا جس کا عہد عالم ذر میں لیا گیا تھا۔اور مجوسی مقصر ملاں اللہ جبار وقہار کے سامنے مخالفت پرڈٹا ہوا ہے کہ علیؑ ولی اللہ تو کلمے کا حصہ ہے ہی نہیں۔اللہ عادل ہے ولایت علیؑ کے مخالفوں کوان کی نجاستوں کے ساتھ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں پھینکے گا۔
2. قلم مولاعلیؑ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ کے ذریعے لوگوں کوھدایت تعلیم فرماتا ہے۔جس کے دل میں ولایت علیؑ ہے یقیناً اس پر بڑے کریم کا کرم ہے۔ پھر وہ شخص ملاں کے چکر میں نہیں آتا کہ کلمہ تو صرف لا الہ الا اللہ ہے پھراس میں محمدؐ رسول اللہؐ کا اضافہ ہوا پھر یہ شیعوں کا شعار (عادت) ہے کہ اس کے بعد علیؑ ولی اللہ کہتے ہیں۔

سورۃ القدر

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ

مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ

سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

بیشک ہم نے اس کولیلۃ القدر میں نازل کیا ہےاور تمہیں کیا معلوم لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔فرشتے اورروح اس میں اپنے رب کےاذن سے ہرحکم لے کراترتے ہیں وہ(رات) سلامتی ہے فجر کے طلوع ہونے تک۔(القدر۔1۔5)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا:علیؑ وفاطمہ کا گھر رسول اللہؐ کا گھر ہےاوران کے گھر کا چھت عالمین کے رب کا عرش ہے۔اوران کے گھروں کا چھت عرش تک بالکل کھلا ہے وحی اور ملائکہ کی معراج کیلئے وہ ان پر وحی لے کرصبح شام نازل ہوتے ہیں اور ہر ساعت اور ہر لمحے اور ملائکہ کی فوجوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا ،ایک فوج نازل ہوتی ہےاورایک فوج بلند ہوتی ہے۔اور بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابراھیمؑ کے لیئے آسمانوں کوکھول دیا حتیٰ کہ عرش کودیکھ سکیں اوراللہ نے انکی بصارت میں زیادتی کی اور بیشک اللہ نے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کوزیادہ قوتِ بصارت عطا فرمائی ہےاوروہ عرش کودیکھتے ہیں اوروہ اپنے گھروں کا چھت عرش کے سوا کوئی اورنہیں پاتے پس ان لوگوں کے گھروں کے چھت رحمان کے عرش سے بنے ہیں۔اور ملائکہ اورروح معراج کرتے ہیں فوج کے بعد فوج ان کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔اورہم آئمہؑ کے گھروں میں کوئی گھر ایسا نہیں کہ جس میں ملائکہ معراج کو نہ آتے ہوں جس کیلئے اللہ تعالیٰ کا قول ہے''ملائکہ اورروح اپنے رب کےاذن سےاس میں نازل ہوتے ہیں ہرحکم لے کر۔سلامتی ہے''۔

(البرہان۔ج۸۔ص۳۴۲)

2. امام جعفر صادقؑ کی ایک حدیث مبارک کے مطابق لیلۃ القدر سے مراد سیدہ فاطمہ زہراءؑ اور فجر سے مراد قیام قائمؑ ہے۔ (البرہان۔ج۸۔ص۳۴۲)

فوائد:۔

1. ملائکہ معراج کرنے کیلئے سیدۃ النساء العالمینؑ کے بیت الشرف اوران کے امامؑ بیٹوں کے بیوت الاشراف میں ہرلمحہ نازل ہوتے رہتے ہیں ادر کائنات میں جواحکامات الٰہی نافذ ہونے ہوتے ہیں ان کو پیش کرتے رہتے ہیں۔

2. شہر(ماہ) سے مراد امام بھی ہےاورلیلۃ القدر سے مراد سیدۃ فاطمہؑ زہراء بھی ہے۔یعنی مولا علیؑ کی ہمسراورکفوسیدہؑ کی عظمت ہزاراماموں سے زیادہ ہے۔امام حسن عسکری نے فرمایا ہے کہ ہم اللہ کی حجتیں ہیں اس کی مخلوق پراور ہماری جدہ فاطمہؑ ہم پر اللہ کی حجت ہیں۔اسی لیئے سیدہؑ کا اسم حجۃ اللہ بھی ہے۔

3. قیام قائمؑ (فجر) تک ولایت علیؑ کے مخالفین پرعذاب رکا ہوا ہے یہ مہلت ہے جواللہ تعالیٰ نے انکوشیطان کے ساتھ ساتھ دی ہوئی ہے۔ظہور کے بعد ابلیس اوراسکے مجوسی ساتھی واصل جہنم کردیئے جائیں گے۔

4. معصومینؑ کے گھروں کی چھت عرش الٰہی ہے یعنی ان کے درمیان مختلف عالم اورساتوں آسمان حائل نہیں ہوتے۔معصومینؑ کے روضہ ہائے مبارک انکے گھروں میں ہی شمار ہوتے ہیں۔یعنی جب مومن زائرین زیارت معصومینؑ کیلئے انکے حرم میں داخل ہوتے ہیں تو وہ عرش الٰہی کے سائے میں ہوتے ہیں اوراللہ تعالیٰ کی نظرکرم میں ہوتے ہیں۔

5. معصومین کی نظر میں پوری کائنات ہوتی ہے یعنی انکی بصارت کی کوئی حدنہیں اورکائنات انکی نظر میں ہونا عجیب نہیں کیونکہ کائنات اللہ تعالیٰ نے انکی محبت میں خلق فرمائی ہے۔عقل وبصیرت سے محروم گمراہی وضلالت کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں دھکے کھانے والا مقصر مجوسی ملاں مولا علیؑ کے ذکر کی حدیں مقرر کرتا ہے۔جنؑ کے ذکر کواللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر سے متصل کیا ہےاور بلند کیا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃالبینۃ

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡ
تِیَهُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَۃً ۙ﴿۲﴾ فِیۡهَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ﴿۳﴾
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَیِّنَۃُ ﴿۴﴾ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا
اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ
وَذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ وَالۡمُشۡرِکِیۡنَ
فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ اُولٰٓئِکَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ هُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ﴿۷﴾

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا وہ باز آنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس ایک کھلی دلیل آجاتی۔ اللہ کی طرف سے رسول انہیں پاک صحیفے پڑھ کر سناتا۔ جن میں بالکل درست لکھا ہے۔ جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان میں افتراق نہیں ہوا مگر اس کے بعد کے ان کے پاس کھلی دلیل آچکی تھی۔ اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں اپنے دین کو اس کیلئے خالص کرتے ہوئے بالکل یکسو (سیدھا) اور نماز قائم کریں اور زکواۃ دیں اور یہی بالکل درست دین ہے۔ بیشک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ مخلوقات میں سے بدترین ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیئے وہ لوگ تمام مخلوقات میں سے بہترین ہیں۔ (البینہ۔1-7)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا'' کے بارے میں فرمایا کہ وہ شیعوں میں سے جھٹلانے والے ہیں کیونکہ کتاب سے مراد آیات ہیں اور اھل کتاب شیعہ ہیں اور ''مشرکین نہ باز آنے والے'' سے مراد مرجئی فرقہ ہے ''یہاں تک کہ انکے پاس کھلی دلیل آجاتی''، یعنی

حتیٰ کہ انکے لیئے حق واضح ہو جاتا اور ''اللہ کی طرف سے رسول'' کا مطلب محمد مصطفیؐ ہیں ''انہیں پاک صحیفے پڑھ کر سناتا ہے'' یعنی اپنے بعد اولی الامر کا ثبوت ان کو دیتے ہیں اور وہ آئمہؑ ہیں اور وہی پاک صحیفے ہیں اور ''جن میں بالکل درست لکھا ہے'' یعنی انؑ کے پاس حق مبین ہے اور ''جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان میں تفرقہ نہیں ہوا'' یعنی شیعوں میں جھٹلانے والا فرقہ اور ''مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس کھلی دلیل آ چکی تھی'' یعنی اس کے بعد کہ ان کے پاس حق آ چکا تھا ''اور ان کو حکم نہیں دیا گیا'' یعنی ان مختلف فرقوں کو ''مگر اللہ کی عبادت کریں دین کو اس کے لیئے خالص کرتے ہوئے'' اور اخلاص اللہ اور اس کے رسولؐ اور آئمہؑ پر ایمان ہے ''اور نماز قائم کریں اور زکواۃ دیں'' اور نماز امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ''اور یہی سیدھا دین ہے'' اس سے مراد فاطمہؑ ہے اور ''جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیئے'' یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ اور اولی الامرؑ پر ایمان لائے اور جو انہوں نے حکم دیا اس کی انہوں نے اطاعت کی تو یہ ایمان اور عمل صالح ہوگا۔

(البرہان۔ج۸۔ص۳۴۶)

2. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یا اخی۔ کیا تو اللہ عز وجل کا قول اسکی کتاب میں سنتا ہے ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیئے وہی خیر البریہ ہیں''؟ مولا علیؑ نے فرمایا جی ہاں یا رسول اللہؐ۔ فرمایا: وہ تم اور تمہارے شیعہ ہو تم روشن چہروں والے سیراب شکم مطمعن آؤ گے۔ کیا تم اللہ عز وجل کا قول اسکی کتاب میں سنتے ہو ''بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اھل کتاب اور مشرکین میں سے وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے وہی شر البریہ ہیں''؟ مولا علیؑ نے جواب دیا: جی ہاں یا رسول اللہؐ۔ فرمایا: وہ تمہارے دشمن اور انکے شیعہ ہیں وہ قیامت کے دن سیاہ چہروں والے پیاسے لائے جائیں گے شقی مغضوب انکار کرنے والے منافقین۔ (البرہان۔ج۸۔ص۳۴۷)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مولا علیؑ سے فرمایا: تم خیر البریہ ہو اور تمہارے شیعہ روشن چہروں والے ہیں۔ (البرہان۔ج۸۔ص۳۵۱)

4. جابر سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ خیر البریہ ہے اور رسول اللہؐ کے اصحاب جب مولا علیؑ کو آتے دیکھتے تو کہتے کہ خیر البریہؑ آ رہے ہیں۔ (البرہان۔ج۸۔ص۳۵۱)

فوائد:۔

1. واضح ہو گیا ہے کہ سب شیعہ کہلوانے والے ایک جیسے نہیں ہیں۔ قول معصومؑ کے مطابق تیرہ فرقے شیعوں کے ہیں جن میں صرف ایک ناجی ہے۔ اور ان آیات میں کچھ فرقوں کا ذکر ہے۔ ایک فرقہ جو جھٹلانے والا تکذیب کرنے والا ہے یعنی کسی مسئلے کے بارے میں واضح آیات واحادیث کے باوجود اور انکی تکذیب کرتے ہوئے مجوسی ملاں کا فتویٰ درست قرار دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر واضح ثبوت موجود ہے کہ رسول اللہؐ نماز میں ولایت علیؑ کی شہادت تلاوت فرماتے تھے مگر یہ کاذب شیعہ فرقہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اقرار ولایتِ علیؑ سے نماز باطل ہوتی ہے (نعوذ باللہ) اور دوسری مکذب شیعہ فرقے کی مثال یہ ہے کہ اتنی واضح آیات واحادیث موجود ہیں کہ کلمہ طیبہ اقرار توحید ورسالت وولایت آئمہؑ پر مشتمل ہے جو ازل سے ہے مگر مکذب شیعہ فرقہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ''علیؑ ولی اللہ'' کلمے کا جز نہیں ہے۔ یعنی یہ فرقہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو جھٹلانے والا ہے۔ دوسرے فرقہ جس کا ذکر ہے وہ مشرکین یعنی جنہوں نے آئمہ طاہرینؑ کو چھوڑ کر اپنا امام خود مقرر کر لیا یعنی اللہ کے اختیارِ ولایت میں شرک کیا اور خود امام بنانے پر ناصبی ہوئے۔ لیکن اصولی شیعوں میں بہت زیادہ صفات پائی جاتی ہیں: 1- منافقت: منہ زبانی ولایت علیؑ کا اقرار مگر عمل کی منزل پر انکار۔ منہ زبانی شیعہ کہلوانا مگر ان کے دین کی بنیاد علم الاصول فقہ فلسفہ وغیرہ جو کہیں اور سے لیا گیا ہے۔ 2- تکذیب: قرآن وحدیث کو جھٹلا کر مجوسی ملاں کے فتووں پر ایمان رکھتے ہیں۔ 3- کفر وشرک: ولایت علیؑ کا انکار کر کے مجوسی ملاں کی ولایت کا عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے اختیار ولایت میں شرک کرتے ہیں۔ معصومینؑ کے القابات کو منع کرنے کے باوجود اپنے لیئے جائز قرار دیتے ہیں۔ 4- ناصبی: ولایت علیؑ کے مقابلے پر ولایت ملاں نصب کرتے ہیں۔ معصومینؑ کے فضائل وعصمت کے بارے میں گستاخی کرتے ہیں اور امام حسن عسکریؑ نے تو ان کو ناصبی اور فوج یزید سے بدتر فرمایا ہے۔ 5- منکر حق: قرآن اور رجعت پر کما حقہ اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ ہر حق پر شک کرتے ہیں۔ انکا مذہب شک کی بنیاد پر قائم ہے۔ معصومین کے علم غیب، عصمت، عظمت واقتدار، حاضر وناظر ہونے، معرفت نورانیہ یعنی ہر حق پر شک کرتے ہیں۔ یہ اصولی مقصرین علم اور حق، دلیل وبرھان آ جانے کے باوجود کرتے ہیں کیونکہ اسکے بغیر مجوسی ملاں کی ھنڈی حوالے کی دکان نہیں چلتی۔

2. امامؑ نے واضح فرمایا ہے کہ نماز مولا علیؑ ہیں اور اللہ کا سیدھا دین سیدہ فاطمہ زہراءؑ ہیں یعنی اللہ کا دین مولا علیؑ کے گھر سے صادر ہوتا ہے۔ اسی مولا علیؑ کو مقصر نماز سے خارج کرتا ہے پھر قیامت کے دن سیاہ چہرے اور پیاس سے اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ افسوس جب اللہؑ کے بارے میں کوتاہی کیوں کی۔ مولا علیؑ کا انکار کرنے والے مخلوقات میں سب سے زیادہ بدتر شرالبریہ ہیں یعنی حیوانوں سے بھی بدتر۔

❖......❖......❖

سورة الزلزلة

اِذَا زُلْـزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْـرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۝

جب زمین کو بڑی شدت سے زلزلہ دیا جائے گا اور زمین اپنے سارے بوجھ باہر نکال دے گی اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ (الزلزلہ۔ 1-3)

1. سیدۃ فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں کہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ کے زمانے میں لوگ زلزلے میں مبتلا ہوئے تو پریشانی میں خلیفہ کی طرف نکلے تو اس کو خود مولا علیؑ کی طرف پریشانی میں جاتے ہوئے پایا تو لوگ اس کے پیچھے مولا علیؑ کے دروازے پر پہنچے تو مولا علیؑ ان کے پاس باہر آئے بغیر کسی خوف کے جس میں وہ (عوام) مبتلا تھے۔ پس آپؑ چلے اور لوگ آپؑ کے پیچھے چلے حتیٰ کہ ایک ٹیلے پر آ کر رکے اور اس پر بیٹھ گئے اور وہ لوگ آپؑ کے اردگرد بیٹھ گئے اور وہ مدینہ کی دیواروں کو آگے پیچھے لرزتے دیکھ رہے تھے۔ مولا علیؑ نے ان سے کہا کہ ایسے لگتا ہے کہ تم یہ دیکھ کر ھلاک ہو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم کیسے ھلاک نہ ہوں جبکہ ایسا (زلزلہ) ہم نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ تو آپؑ نے لبوں کو حرکت دی اور زمین پر اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ سکون میں آ جا۔ تو زمین رک گئی۔ تو لوگوں کو تعجب ہوا ان کے پہلے تعجب سے زیادہ جب آپؑ باہر تشریف لائے تھے۔ آپؑ نے ان سے فرمایا: یقیناً تمہیں تعجب ہو رہا ہے کہ جو میں نے کام کیا ہے؟ انہیں نے جواب دیا: ہاں۔ فرمایا: میں وہ مرد ہوں جس کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جب زمین کو شدید زلزلہ دیا جائے گا اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی اور انسان کہے گا اسے کیا ہو گیا ہے''، پس میں وہ انسان ہوں جو اس سے کہے گا: تجھے کیا ہو گیا ہے ''اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی'' مجھ سے اپنی خبریں بیان کرے گی۔

(البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۵۶)

فوائد:۔

1. یہ زلزلہ روکنے کا واقعہ ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ پیش آیا۔ ایک دفعہ بصرہ جاتے ہوئے ایسا ہوا۔ ایک دفعہ مولا علیؑ اپنی ظاہری خلافت کے دور میں بازار کا معائینہ کر رہے تھے

کہ زلزلے کو روکا۔ ایک دفعہ مقام رحبہ پر ایسا ہوا اور مولا علیؑ نے یہ بھی فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ اپنے رب سے باتیں کرتی ہے۔ ایک دفعہ یہ واقعہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ کے زمانے میں پیش آیا۔ یعنی زمین کے مالک ومختار مولا علیؑ ابوتراب ؑ ہیں۔ اور یہ طے ہے کہ غصبی جگہ پر نماز نہیں ہوتی تو مقصرین جو مولا علیؑ کی ولایت کی شہادت سے انکار کرتے ہیں وہ مولا علیؑ کی زمین پر نماز کیسے پڑھ سکتے ہیں۔ اور نمک بھی زمین سے نکلتا ہے یعنی رزق بھی اللہ معصومؑ کی جوتیوں کے صدقے بندوں کو عطا کرتا ہے اور کائنات کی بقا معصومؑ کے حاضر وناظر ہونے کا ثبوت ہے۔ تو جو بھی مولا علیؑ کے خلاف زبان درازی کرے تو وہ یقیناً سگ نمک حرام ہے۔

2. قیام قائمؑ کے وقت زمین اپنے بوجھ باہر نکالدے گی یعنی دشمنان مولا علیؑ اور دشمنان امام مظلوم کو باہر پھینک دے گی تاکہ امام قائمؑ ان کو زندہ کر کے سزا دیں۔
جو لوگ ولایت مولا علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کی مخالفت کرتے ہیں وہ زمین پر بوجھ ہیں۔

❖......❖......❖

سورۃ العادیات

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے ہانپتے (فراٹے بھرتے) گھوڑوں کی پھر پتھروں پر ٹاپیں مار کر چنگاریاں نکالنے والوں کی پھر صبح سویرے چھاپہ مارنے (حملہ کرنے) والوں کی۔ تو اس سے گردوغبار بلند کرتے ہیں پھر (دشمنوں کے) گروہ میں جا گھستے ہیں۔ (العادیات۔1۔5)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس سورت کی تفسیر بڑی تفصیل سے بیان فرمائی ہے جس کا خلاصہ ہے کہ وادی یابس کے لوگوں نے بارہ ہزار گھڑسواروں کا لشکر جمع کیا اور پکے حلف اٹھائے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کو شہید کر کے رہیں گے چاہے ہم سب کام آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خبر دی تو آپؐ نے ایک شخص کی سرداری میں چار ہزار گھڑسواروں کا لشکر روانہ کیا تو وہ شخص وادی یابس کے لوگوں کی دھمکی سن کر فوج کی مخالفت کے باوجود شکست خوردہ واپس آ گیا۔ رسول اللہؐ نے اس کی سرزنش کی اور ایک دوسرے کو اس لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا۔ پھر وہی ہوا جو پہلے کے ساتھ ہوا۔ پھر رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کو لشکر دے روانہ کیا اور آپؑ رسول اللہؐ کے بتائے ہوئے راستے پر بڑی تیز رفتاری سے وہاں پہنچ گئے اور انکو اسلام پیش کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم تو آپؑ کے منتظر تھے لڑنے کے لئے۔ مولا علیؑ نے صبح کی نماز اول وقت پر پڑھ کر حملہ کر دیا اور اتنی جلدی فتح ہوگئی کہ مولا علیؑ کے لشکر کے آخری حصے کو پتہ بھی نہ چلا۔ ادھر رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو فتح کی خبر دی اور نماز میں یہ نازل کردہ سورت بھی تلاوت فرما دی۔ اور تین میل مدینہ سے باہر آ کر سواری سے اتر کر مولا علیؑ کا استقبال کیا۔ مولا علیؑ بھی گھوڑے سے اتر آئے اور رسول اللہؐ نے گلے لگا کر پیشانی پر آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اور جنگ خیبر جتنا مال غنیمت ملا جتنا کسی

اور جنگ میں نہ ملا۔ مسلمانوں میں صرف دو شہید ہوئے اور ان کے ایک سو بیس قتل ہوئے اور چھ سو بیس قیدی بنائے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۶۱)

فوائد:۔

1. اللہ تعالیٰ فضائل علیؑ سے حسد کرنے والوں کو جانتا ہے کہ وہ قرآن سے بھاگیں گے صرف چند آیات لے کر کیونکہ قرآن میں جگہ جگہ علیؑ کا تذکرہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ کے اقرار سے بھاگنے والوں کو اور زیادہ جلاتا ہے تاکہ دنیا میں بھی حسد کی آگ میں جلیں اور آخرت میں دوزخ کی آگ میں جلیں۔ تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے مولا علیؑ کے گھوڑے کی قسمیں کھا کر قرآن کی آیات بنا دیں تاکہ مقصرین کے پاس کوئی دلیل باقی نہ رہے۔ تاکہ جب بھی قرآن پڑھیں تو معصومؑ کا گھوڑا بھی یاد آئے۔ اسی لئے مجوسی ملاں ذوالجناح کی مخالفت کرتا ہے نعوذ باللہ بدعت کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ معصومؑ کی سواری کی قسمیں کھاتا ہے۔ مجوسی مقصرین دراصل اللہ کے دشمن ہیں ابلیس کے بھائی ہیں۔ رسول اللہؐ سواری سے اتر کر مولا علیؑ کا استقبال کرتے ہیں مقصر انؑ کے ذکر سے منہ موڑتا ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ التکاثر

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

پھر ضرور اس دن تم سے نعیم کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (التکاثر۔ 8)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس امت سے سوال ہوگا اس نعمت کا جو اللہ نے ان پر کی ہے اپنے رسولؐ اور اہل بیتؑ کے ذریعے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۷۴)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علیؑ بیشک جو بندے سے موت کے بعد سب سے اول پوچھا جائے گا وہ شہادت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور تم مومنین کے ولی ہو جس کو اللہ نے قرار دیا ہے اور میں نے بھی قرار دیا ہے تمہارے لیئے۔ پس جس نے اس کا اقرار کیا اور اس پر عقیدہ رکھا وہ نعیم کی طرف چلا گیا جس کیلئے زوال نہیں۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۷۵)

3. امام جعفر صادقؑ سے نعمان نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان امر بالمعروف کیا ہے؟ فرمایا: المعروف وہ ہے جسے آسمان والے بھی جانتے ہیں اور زمین والے بھی جانتے ہیں اور وہ امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں (یعنی امر بالمعروف کا مطلب ولایت علیؑ کی دعوت دینا ہے)۔ اس نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان پھر منکر کیا ہے؟ فرمایا وہ جنہوں نے علیؑ کے حق پر ظلم کیا اور انؑ کے معاملہ کو خراب کیا اور لوگوں کو انؑ کے برخلاف اکسایا۔ اس نے پوچھا: اگر کوئی شخص کسی کو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھے اور اسے اس سے منع کرے تو وہ کیا ہے؟ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: وہ نہ امر بالمعروف ہے اور نہ نہی عن المنکر ہے وہ تو صرف نیکی ہے جو اس نے کی ہے اپنے لیئے۔ نعمان نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان مجھے اللہ عزوجل کے قول "پھر ضرور اس دن تم سے نعیم کے بارے پوچھا جائے گا" کے بارے میں بتائیں۔ امامؑ نے فرمایا: تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے عرض کی: زندگی میں امن اور بدن کی صحت اور کھانے کو ملتا ہو۔ فرمایا: اے نعمان اگر اللہ یہ تجھے دے دے اور قیامت کے دن تمہیں ٹھہرا لے حتیٰ کہ تم سے ہر لقمہ جو تو نے کھایا اور ہر گھونٹ جو تو نے پیا کے متعلق پوچھے تو تمہارا کھڑا ہونا

بہت طولانی ہوجائے گا۔اس نے عرض کی: تو پھر نعیم کیا ہے میں آپؑ پر قربان۔فرمایا: نعیم ہم ہیں جس کے ذریعے اللہ نے لوگوں کو گمراہی سے نکالا اور انہیں اندھے پن سے ہمارے ذریعے بصارت عطا کی اور جہالت سے نکال کر ہمارے ذریعے ان کو علم دیا۔اس نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان تو قرآن ہمیشہ جدید کیسے رہے گا؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ قرآن کو کسی ایک زمانے کیلئے قرار نہیں دیا گیا کہ دوسرے زمانے کیلئے نہ ہو کہ ایام گذرنے سے وہ پرانا ہوجائے اور اگر یہ اس طرح ہوتا تو دنیا فنا ہونے سے پہلے قرآن فنا ہو چکا ہوتا۔

(البرہان۔ج ۸۔ص ۳۷۷)

فوائد:۔

1. ہر جگہ ولایت علیؑ کا سوال ہوگا کہ ولایت کو دین کی بنیاد ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوئے ولایت علیؑ کی شہادت دی یا مجوسی مقصر ملاں کے فتوے کے مطابق ولایت علیؑ کو جز و بھی نہ مانتے ہوئے صرف زبانی کلامی وہ بھی صرف لوگوں کے سامنے بیان بازی کردی۔

2. مقصر ملاں روح عبادات کے بغیر فروع دین پر زور دیتا ہے کہ بس بغیر سوچے سمجھے ابلیس کی طرح عبادتیں کیئے جاؤ۔ ہر چیز کی بنیاد ولایت علیؑ ہے۔نماز ولایت کی گواہی دینے کا نام ہے۔روزہ ولایت علیؑ کے خلاف زبان درازی کرنے سے باز رہنے کا نام ہے۔حج مولا علیؑ کے مقام ظہور کی زیارت کا نام ہے۔زکواۃ اپنے نفس کو مولا علیؑ کے خلاف شکوک سے پاک کرنے کا نام ہے۔خمس مولا علیؑ کا حقِ ولایت ادا کرنے کا نام ہے۔ جہاد تبلیغ ولایتِ علیؑ کا نام ہے، امر بالمعروف ولایت علیؑ کی دعوت کا نام ہے۔ نہی عن المنکر لوگوں کو مجوسی مقصر ملاں سے رجوع کرنے سے باز رکھنے کا نام ہے، تولا مولا علیؑ کی مودت کا نام ہے اور تبرا مولا علیؑ کی ولایت کے مخالفین پر لعنت کا نام ہے۔

توحید مولا علیؑ کے خالق کا نام ہے، عدل مولا علیؑ کا صفات الٰہیہ کا مکمل مظہر ہونے کا نام ہے، نبوت مولا علیؑ کے بھائی کا نام ہے، امامت مولا علیؑ کی ذریت کا نام ہے، قیامت مولا علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال کا نام ہے۔

3. مقصرین نے جس سے اپنے دین کی بنیاد یعنی علم الاصول وغیرہ کو لیا اس شخص سے قرآن کے مبہم اور ناکافی ہونے کا عقیدہ بھی لے لیا کہ نئے دور کے نئے نئے مسائل قرآن و حدیث میں کہاں سے ملیں گے لہذا سو سالہ بلکہ ہزاروں سالہ شیطان سنیاسی مجوسی بابا سے رجوع کرو۔ کیونکہ اس تجربہ کار عامل بابا نے آدمؑ کو بھی دھوکا دیا تو کمزور ایمان شیعوں کو گمراہ کرنا تو بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔مجوسی مقصر ملاں اللہ کے دعویٰ حق کو رد کرتا ہے کہ قرآن میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔

❖......❖......❖

سورة العصر

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

قسم ہے عصر کی۔ بیشک انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے رہے۔ (العصر۔1-3)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''العصر'' سے مراد ظہور قائمؑ کا وقت ہے ''بیشک انسان خسارے میں ہے'' یعنی ہمارے دشمن ''سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے'' امیر المؤمنین علیؑ کی ولایت پر ''اور صالح عمل کیئے'' یعنی فرائض ادا کیئے ''اور حق کی نصیحت کرتے رہے'' یعنی ولایت علیؑ کی ''اور صبر کی نصیحت کرتے رہے'' یعنی اپنی اولادوں کو جو اپنے بعد چھوڑ گئے ولایت پر صبر کرنے (ثابت قدم رہنے) کی وصیت کرتے رہے۔ (البرہان۔ج ۸۔ص ۳۸۰)

فوائد:۔

1. مؤمنین کو واضح طور پر ظہور قائمؑ یاد دلاتے ہوئے تبلیغِ ولایتِ علیؑ کا حکم ہے اور اپنی اولاد کو اس کام پر لگانے کا حکم ہے۔ ہر ایک کو اپنی حیثیت کے مطابق تبلیغ ولایتِ علیؑ کرنا لازم ہے ورنہ خسارہ اور ھلاکت ہے۔

❖......❖......❖

سورۃ الفیل

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ۧ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہیں کر دیا اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے جو ان پر پتھر کی کنکریاں پھینکتے تھے پھر ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا۔ (الفیل۔1۔5)

1. حدیث معصومؑ کا خلاصہ یہ ہے کہ حبشہ کا بادشاہ ابرھہ بن صباح کعبہ کو منہدم کرنے کیلئے لشکر کے ساتھ آیا اور لوٹ مار مچادی تو حضرت عبدالمطلبؑ کے اونٹ بھی پکڑ لئے۔ تو حضرت عبدالمطلبؑ اس کے پاس گئے وہ تخت پر بیٹھا تھا اس نے آپؑ کے حسن و جمال اور صورت کو دیکھا تو پوچھا کہ آپؑ کے آباء واجداد میں بھی یہی نور اور جمال تھا جو میں آپؑ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: اے بادشاہ میرے تمام تر آباؤ اجداد میں یہ جمال اور نور اور خوبصورتی تھی۔ ابرھہ نے اپنے سب سے بڑے ہاتھی کو حاضر کرنے کا حکم دیا جو عظیم الجثہ اور سفید رنگ کا تھا اس کے دانت در وجواھر سے مرصع تھے اور اس پر ابرھہ کو بڑا فخر تھا۔ جب سائس ہاتھی جس کا نام محمود تھا کو لایا تو جب وہ ہاتھی حضرت عبدالمطلبؑ کے سامنے آیا تو آپؑ کو سجدہ کیا مگر اس نے بادشاہ کو کبھی سجدہ نہ کیا تھا اور اللہ نے اسے قوت گویائی دی تو اس نے عربی زبان میں حضرت عبدالمطلبؑ کو سلام کیا۔ اور حضرت عبدالمطلبؑ نے ہاتھی کو بتایا کہ اسے کعبہ گرانے کیلئے لایا گیا ہے تو اس نے کہا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ بادشاہ نے ہاتھی کو واپس لے جانے کا حکم دیا۔ پھر اس نے جناب عبدالمطلبؑ کے آنے کا سبب پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ تیرے بندوں نے میرے اونٹوں پر قبضہ کر لیا ہے وہ مجھے واپس کر دے۔ اسے حیرت ہوئی کہ کعبہ پر حملہ کرنے سے منع نہیں کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ

میں اونٹوں کا رب ہوں جن کو تیرے ساتھیوں نے پکڑلیا ہے۔ میں اس بیت کا رب نہیں ہوں جسے تو منہدم کرنے کے ارادے سے آیا ہے اور بیت کا رب اسے تمام مخلوق سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اور سب سے زیادہ حقدار ہے۔ آپؑ اونٹ واپس لے کر چلے تو وہ بھی لشکر لے کر نکلا مگر محمود ہاتھی حرم میں داخل نہ ہوتا مگر جب اسے چھوڑتے تو واپس بھاگتا تھا۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے حضرت عبداللہؑ سے فرمایا کہ کوہ ابوقبیس پر جا کر سمندر کی طرف دیکھو کہ کوئی چیز آرہی ہے تو مجھے خبر کرو۔ تو حضرت عبداللہؑ نے دیکھا کہ پرندوں کے جھنڈ سیلاب اور رات کی طرح آرہے ہیں وہ پہلے کوہ ابوقبیس پر آئے پھر کعبہ کے سات طواف کئے پھر صفا و مروہ کے سات چکر لگائے تو حضرت عبداللہؑ نے آ کر خبر دی۔ تو حضرت عبدالمطلبؑ نے باہر نکل کر لوگوں سے فرمایا اے اہل مکہ! فوج کی طرف جاؤ اور مال غنیمت لے لو۔ لوگوں نے جا کر دیکھا تو فوج کھائی ہوئی لکڑی کی طرح پڑی تھی ہر پرندے کے پاس تین پتھر تھے ایک چونچ اور دو پنجوں میں۔ ایک پتھر سے ایک آدمی کو قتل کیا۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے پھر کعبہ کا پردہ پکڑ کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۸۹)

فوائد:۔

1. جانور بھی حجت الہی، مولا علیؑ کے دادا عبدالمطلبؑ کو سجدہ کرتے ہیں۔ مقصرین ان جنگلی جانوروں سے بھی بدتر ہیں جو ذکر علیؑ سے بھاگتے ہیں اور سجدہ تو دور کی بات ہے اقرار ولایت سے انکار کرتے ہیں مگر سجدے میں اپنا ذکر کرنا نہیں بھولتے کہ اے رب مجھ کمزور، ذلیل، حقیر اور مسکین بندے پر رحم کر۔

2. کعبہ ولایت علیؑ کی نشانی ہے۔ کعبہ کی دیوار ولایت علیؑ کے سامنے سجدہ ریز ہوئی تو اللہ نے اس کعبہ کو گرانے کے ارادے سے آنے والوں کو پتھر مار مار کر کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا۔ اسی طرح ولایت علیؑ کے بغیر کی ہوئی عبادات دوزخ میں عذاب بن کر اپنے کرنے والے کے انتظار میں ہیں کہ وہ آئے تو اسے چبا چبا کر بھوسہ بنا دیں۔

3. حضرت عبدالمطلبؑ کو علم تھا کہ ان کا رب کیا کرنے والا ہے مگر مقصرین معصومینؑ کے علم غیب رکھنے کا انکار کرتے ہیں۔ ابرھہ دشمن تھا مگر اس نے عبدالمطلبؑ کا نور دیکھا تو اس کا اقرار کیا مگر مجوسی مقصرین شیعہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہوئے بھی معرفت نورانیہ کا انکار کرتے ہیں اور معصومینؑ کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں۔ یہ مجوسی کنوئیں کے مینڈک دوزخ کی زبان میں ٹیں ٹیں کرتے ہیں۔

❖......❖......❖

سورة الكوثر

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾

بیشک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی ہے پس تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی دو بیشک تمہارا دشمن ابتر (بے نسل) ہے۔ (الکوثر۔ 1۔ 3)

1. رسول اللہؐ مسجد الحرام میں داخل ہوئے تو وہاں عمرو بن عاص اور حکم بن ابوالعاص بھی تھا۔ تو عمرو نے زبان درازی کرتے ہوئے کہا اے ابا الابتر۔ اور

جاھلیت میں ابتر اس شخص کو کہتے تھے جس کے اولاد نہ ہو، پھر عمرو نے یہ بھی بکواس کیا کہ میں محمدؐ سے بغض رکھتا ہوں تو اللہ نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمایا ''بیشک ہم نے آپؐ کوکوثر عطا کی ہے پس اپنے رب کیلئے نماز ادا کرو اور قربانی دو بیشک تمہارا دشمن ہی ابتر ہے'' یعنی آپؐ سے بغض رکھنے والے لوگوں کا نہ دین ہے نہ نسل ہے۔(البرہان۔ج ۸۔ص ۴۰۵)

2. رسول اللہؐ کی ایک طویل حدیث کے چند جملہ ہائے مبارک مولا علیؑ کے بارے میں یہ ہیں۔۔۔۔۔۔۔اللہ نے مجھے نبیؐ قرار دیا اور علیؑ کو وصی قرار دیا اور مجھے کوثر عطا فرمائی اور اسے سلسبیل عطا فرمائی۔۔۔۔(ابن عباس کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا) تم پر علیؑ بن ابی طالبؑ کی مودت لازم ہے۔اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے اللہ کسی بندے سے نیکی قبول ہی نہیں کرتا جب تک اس سے علیؑ بن ابی طالبؑ کی محبت کا سوال نہ کر لے حالانکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔پس اگر وہ بندہ ولایت لیکر آیا ہے تو اس کا عمل جیسا کچھ بھی ہو قبول کیا جاتا ہے اور اگر بندہ ولایت لے کر نہیں آیا ہے تو اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں ہوتا پھر اسے آگ میں لے جانے کا حکم ہو جاتا ہے۔اے ابن عباس۔اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبیؐ مبعوث فرمایا بیشک دوزخ کی آگ کا غضب بغض علیؑ رکھنے والے پر اس شخص سے زیادہ ہے جو گمان کرتا ہو کہ اللہ کا بیٹا ہے۔اے ابن عباس اگر (بفرض محال) تمام مقرب فرشتےؑ اور انبیاءؑ مرسلینؑ علیؑ کے بغض پر جمع ہو جائیں تو اللہ انکو ضرور آگ کا عذاب دے مگر وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے۔ابن عباس نے پوچھا: یارسول اللہؐ کوئی ایسا بھی ہوگا جو علیؑ سے بغض رکھے؟ فرمایا: ہاں ایک قوم بغض رکھے گی جو گمان کرتی ہوگی کہ وہ بھی میری امت میں ہے لیکن اللہ نے انکا اسلام میں کوئی حصہ قرار نہیں دیا۔اے ابن عباس ان کے بغض کی علامت یہ ہے کہ وہ علیؑ پر ایسے کو فضیلت دیں گے جو ان سے کہیں پست درجہ ہوگا۔اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبیؐ مبعوث فرمایا اللہ نے مجھ سے معزز کوئی نبیؑ مبعوث نہیں فرمایا اور وصیوںؑ میں علیؑ سے زیادہ کوئی معزز وصی نہیں۔۔۔اے ابن عباس علیؑ کی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کرنا اور انکا مددگار اور دوست نہ ہو جانا۔۔۔۔اے ابن عباس اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ وہ تم سے راضی ہو تو تم علیؑ بن ابی طالبؑ کا طریقہ پکڑ لو، جس طرف وہ رغبت کریں تم ان کے ساتھ رغبت کرنا اور ان کی امامت پر راضی رہنا اور اس سے دشمنی کرنا جس سے وہ دشمنی کریں اور اس سے محبت کرنا جس سے وہ محبت کریں۔اے ابن عباس، اس بات سے ڈرو کہ علیؑ کے بارے میں کسی شک میں داخل ہو جاؤ کیونکہ علیؑ میں شک یقیناً اللہ عزوجل کا کفر ہے۔(البرہان۔ج ۸۔ص ۳۹۹)

فوائد:۔

1. سیدۃ فاطمہ زہراءؑ کے نور کے علاوہ معصومینؑ کا نور معصوم انبیاءؑ اور حجتوںؑ کی پیشانیوں میں منتقل ہوتا رہا۔نورِ سیدہؑ عرش الٰہی پر رہا۔جب دشمنوں نے رسول اللہؐ کے بیٹوں کے چلے جانے پر طعنے دیئے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو معراج پر بلا کر براہ راست نورِ سیدہؑ عطا فرمایا۔سیدہ زہراءؑ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم کوثرؑ بھی ہے۔جس کا ذکر اس سورۃ میں ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو کوثرؑ عطا فرمائی تو مولا علیؑ کو سلسبیل عطا فرمائی یعنی سیدہ معصومہ زینبؑ اور سیدہ معصومہ ام کلثومؑ۔

2. کوثرؑ کی ذریت نے اللہ کی رضا کی خاطر ایسی نماز قائم کی اور ایسی قربانیاں دیں کہ ہر چیز دین الٰہی کی سربلندی کیلئے قربان کر دی تو بے نیاز کو کسی تدبیر سے امام زین العابدینؑ کو بچانا پڑا اور کوثرؑ کی ذریت طاہرہ کو اللہ نے قیامت تک قائمؑ اور حاضر و ناظر بنا دیا۔اور معصومینؑ کے دشمنوں کو بے نسل بنا دیا۔یہ حقیقت ہے جس کی قرآن میں بار بار تصدیق ہے کہ اھل بیتؑ کے دشمن اپنے باپ کی نہیں بلکہ شیطان کی اولاد ہوتے ہیں۔

3. رسول اللہؐ کی حدیث حق ہے کہ مولا علیؑ سے بغض اور حسد رکھنے والا دوزخ کے عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکتا چاہے وہ نبی ہو یا فرشتہ۔اور علیؑ کے بارے میں شک کفر ہے مثلاً اس شک میں پڑ جانا کہ نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی دیں یا نہ دیں؟ یعنی اس شخص نے حکم الٰہی اور سنت رسولؐ پر مجوسی پست ترین ملاں کے فتوے کو ترجیح دے کر اللہ عزوجل کا کفر کیا۔یہی بغض علیؑ کی علامت قول رسولؐ میں بیان ہے۔

❖......❖......❖

سورۃالکافرون

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ٪﴿۶﴾

کہہ دواے کافرو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم نے کی ہے۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ تمہارے لیئے تمہارا دین اور میرے لیئے میرا دین ہے۔ (الکافرون۔ 1-6)

1. امام جعفر صادقؑ سے ایک شخص نے اس سورۃ کے بارے میں سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بار بار ایک بات کے تکرار کی کیا حکمت ہے؟ امامؑ نے فرمایا: اس کے نزول اور تکرار کا سبب یہ ہے کہ قریش نے رسول اللہؐ سے کہا: آپؐ ہمارے معبودوں (بتوں) کی ایک سال عبادت کریں اور ہم آپؐ کے معبود کی ایک سال عبادت کریں گے اور آپؐ ہمارے معبودوں کی ایک سال عبادت کریں اور ہم آپؐ کے معبود (اللہ) کی ایک سال عبادت کریں گے۔ تو اللہ نے ان کا جواب اسی طرح دیا جو انہوں نے کہا۔ تو اس بارے میں فرمایا جو انہوں نے کہا: تم ہمارے معبودوں کی ایک سال عبادت کرو ''کہہ دواے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو'' اور اس بارے میں جو انہوں نے کہا: ہم تمہارے معبود کی ایک سال عبادت کریں گے'' اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں'' اور اس بارے میں جو انہوں نے کہا: تم ہمارے معبودوں کی ایک سال عبادت کرو'' اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم نے کی ہے'' اور اس بارے میں جو انہوں نے کہا: ہم تمہارے معبود کی ایک سال عبادت کریں گے ''اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے'' (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۴۰۹)

فوائد:۔

1. بالکل اسی فرمانِ الٰہی کے تحت شیعہ مومنین اپنے دین اور عبادات میں شرک نہیں کرتے۔ شیعہ ولایت الٰہیہ میں شرک نہیں کرتے یعنی کسی غیر معصوم کو ولایت الٰہی میں شریک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ معصوم حجتوںؑ کے علاوہ کسی کی اطاعت نہیں کرتے۔

2. حالانکہ اصولی مقصر علماء نے اپنی پوری کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں کہ کسی طرح شیعہ اثناعشری دینِ حق کو ختم کر کے اپنے ساتھ ملا کر ایک مرکب قسم کا دین بنا لیا جائے جس میں ولایت علیؑ کے ساتھ ساتھ ولایت ملاں بھی شامل ہو۔ مگر اللہ کو یہ ہرگز منظور نہیں ہے۔ مجوسیوں کو انکا چوری کیا ہوا اصولی مذہب مبارک ہو اور شیعہ مومنین کو قران و سنت والا ولایت علیؑ کا دینِ حق مبارک ہو۔

❖......❖......❖

سورة الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں فلق کے رب کی ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔(الفلق۔1۔5)

1. ''کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں فلق کے رب کی'' فرمایا کہ فلق جہنم میں کنواں ہے جس کی گرمی کی شدت سے دوزخ والے بھی پناہ مانگتے ہیں۔اس کنوئیں نے اللہ سے اجازت مانگی کہ ایک سانس بھرے (پھونک مارے) تو اسے اجازت ملی تو جہنم بھڑک اٹھا۔اور اس کنوئیں میں ایک آگ کا صندوق ہے جس صندوق کی حرارت سے اس کنوئیں والے بھی پناہ مانگتے ہوں اور وہ تابوت ہے اور اس تابوت میں پہلوں میں سے چھ اور آخرین میں سے چھ ہیں پہلوں میں سے چھ یہ ہیں: آدمؑ کا بیٹا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور نمرود جس نے ابرھیمؑ کو آگ میں ڈالا اور فرعون موسیٰؑ والا اور سامری جس نے بچھڑا بنایا اور وہ جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا (یعنی جس نے عزیزؑ کو اللہ کا بیٹا کہلوایا) اور وہ جس نے نصاریٰ کو نصرانی بنایا (یعنی جس نے عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہلوایا) اور آخرین میں چھ یہ ہیں: ابن ملجم اور خارجیوں کا سردار اور انکے چار ساتھی۔''اور تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے'' یعنی جو کنوئیں میں ڈالا جاتا ہے وہ اس گڑھے میں گر جاتا ہے۔(البرہان۔ج۸۔ص۴۳۸)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ بیشک حسد ایمان کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

(البرہان۔ج۸۔ص۴۳۸)

فوائد:۔

1. ازل سے ابد تک جتنے ولایت علیؑ کے دشمن ہیں جنھوں نے لوگوں کو ولایت الٰہی سے گمراہ کر کے اپنی بادشاہی کا اعلان کیا وہ سب اس کنوئیں میں ہیں جن میں یزید، عمرو عاص، ابوموسیٰ اشعری اور آئمہؑ کو شہید کرنے والے سب شامل ہیں یعنی ہر دور، ہر ملک، ہر نسل سے ولایت علیؑ کے مخالفین کو اللہ اس کنوئیں میں پھینک کر فوراً اس کا ڈھکن بند کر دیتا ہے تا کہ باقی دوزخیوں کو اس کی حرارت سے تکلیف نہ ہو۔کیونکہ وہ سب اس اندھے کنوئیں میں ڈھکے ہوئے ہیں اسی لئے ان سب کو ڈھکوا اینڈ برادرز کہا جاتا ہے۔اور جنھوں نے ولایت علیؑ کی مخالفت کی بنیاد رکھی وہ اس کنوئیں کے اندر آگ کے تابوت میں بند گدھوں کی طرح چیختے ہیں۔

2. مجوسی مقصر ملاں ولایت علیؑ سے حسد کرتا ہے۔اپنے ظنی فتاویٰ کو شائع کر کے کہتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اپنی ولایت کا ڈھونگ رچاتا ہے۔معصومینؑ کے فضائل سے حسد کی وجہ سے مجوسی ملاں کا ایمان لکڑی کی طرح جل کر راکھ بن چکا ہے۔

❖……❖……❖

تکمیل

امام العصر والزمانؑ **عجل الله تعالیٰ فرجه الشریف** کی عنایات کے صدقے اس کتاب کی تالیف نصف شعبان 1431 ھجری مکمل ہوئی۔اس میں ولایت سے متعلق ایک ہزار ایک سو سے زیادہ آیات معصومینؑ کی تفسیر کے ساتھ جمع کی گئی ہیں۔تالیف میں تفسیر القمی، تفسیر الصافی اور البرھان فی تفسیر القرآن سے استفادہ کیا گیا ہے۔

منتظر قیامِ قائمؑ
السید ابو محمد نقوی
syyed.naqvi@yahoo.com